بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ کلام۔ رسول اللہ ﷺ

از ریحانؔ اعظمی

لفظ آپ کے شایان کہاں سے لاؤں
ابو طالبؑ کا قلمدان کہاں سے لاؤں

لوگ کہتے ہیں کروں آپ کی مدحت آقا — اور میں لہجہ قرآن کہاں سے لاؤں
آپ کی آل کی پہچان نہیں دنیا کو — دیدہ بوذرؓ و سلمانؓ کہاں سے لاؤں
آپؐ کے حکم کو جو حکم خدا مانتے تھے — آج میں ایسے مسلمان کہاں سے لاؤں
آج جس گت سے انکاری ہے امت تیری — ڈھونڈ کر منبر پالان کہاں سے لاؤں
آپ کی نعت تو لکھتا ہے مگر سوچتا ہوں — میں بھلا دوسرا قرآن کہاں سے لاؤں
جلتے جلتے در زہراؑ نے صداری ہوگی — بضعتہ منی کا فرمان کہاں سے لاؤں
کھو گیا عشق محمدؐ میں بڑی دیر ہوئی
اپنا دل ڈھونڈ کے ریحانؔ کہاں سے لاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمیں پہ آسماں اترا محمدؐ کے قدم آئے
وہ اپنے ساتھ لیکر عرش سے لوح و قلم آئے

بدل دوں گا میں تقدیر بشر کردار سے اپنے
محمد مصطفیٰؐ دنیا میں کھا کر یہ قسم آئے

کبھی احمدؐ کبھی حیدرؑ کبھی بیت خدا آیا
حفاظت میں ابو طالبؑ کے سب بالا حشم آئے

درود آیا سلام آیا نبیؐ کی ذات اقدس پر
سلامی کو فرشتے ان کے در پر دم بدم آئے

شب معراج تھا اک شور بزم ماہ و انجم میں
چلو تعظیم کی خاطر رسول محترمؐ آئے

مدینے کی فضاؤں نے میرے بوسے لئے بڑھ کر
مدینے کربلا ہوتے ہوئے جس وقت ہم آئے

بچھا کر فرش مجلس منتظر تھا موتو کا میں
اچانک یوں لگا گھر میں میرے شاہ امم آئے

نوید فتح دی جبریلؑ نے آ کر محمدؐ کو
سر میداں علیؑ جس دم لئے تیغ و علم آئے

مدینے کی طلب میں میں کسی صورت نہ ٹھہروں گا
میرے رستے میں چاہے بارہا باغ ارم آئے

نبیؐ کی نعت میں نادِ علیؑ جیسا اثر دیکھا
کبھی ریحانؔ جب نزدیک میرے رنج و غم آئے

--ریحانؔ اعظمی--

افسر عباس صاحب کا کلام

انہی کے نور سے روشن یہ چاند تارے ہیں — انہی کے واسطے یہ اہتمام سارے ہیں
کتاب و مصحف و عرش و سراج و لوح و قلم — یہ سب جمال محمدؐ کے استعارے ہیں

--افسر عباس--

بیکار ہے سوال ہی ان کے جواب کا — وہ ہیں مجسمہ کرم بے حساب کا
دنیا ئے ممکنات میں سب کچھ سہی مگر — ہمسر نہیں ہے کوئی رسالتمآبؐ کا

--افسر عباس--

انہی کے صدقے میں چشم کرم کے جاری ہیں — انہی کا فیض ہے یہ برکتیں جو ساری ہیں
وہ قدسیانِ فلک ہوں کہ جن و انس و ملک — در رسول خداؐ کے سبھی بھکاری ہیں

--افسر عباس--

کبھی امام کبھی وہ رسول ہوتا ہے — پیام حق کا اسی سے وصول ہوتا ہے
بشر کی شکل میں آتا ہے آسمان سے وہ — کلام پاک کا یوں بھی نزول ہوتا ہے

--افسر عباس--

ذات جس کی وجہ خلق عالم ایجاد ہے — جس کے صدقے میں جہان کن فکاں آباد ہے
اسکو یہ جبریل کیا آ کر پڑھائے گا سبق — جس کے شاگردوں میں خود جبریل کا استاد ہے

--افسر عباس--

سرکار کا جہان میں ہمسر نہیں کوئی — ہم پایہ بدر و حیدرؑ نہیں کوئی
سچ تو یہ کہ کارگہ کائنات میں — رتبہ میں مصطفیٰؐ کے برابر نہیں کوئی

--افسر عباس--

فرشتہ در پہ بصد احترام آتا ہے — خدا کے بعد تمہارا ہی نام آتا ہے
کلیم ہوں گے تمہیں کیا کلیم سے نسبت — تمہارے گھر پہ خدا کا کلام آتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ـــ طالب دعا ـــ سید ز عباس ۲ جون ۲۰۰۲ ـ اشرکانت ـ دبئی)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۷ رجب معراج

اک رات محمدؐ ہوا مہمان جلی کا   خالق سے ہوئی بات یہ کہنا ہے ولی کا
پردے میں خدا تھا کہ نہیں تھا اسے معلوم   سرورؐ نے بتایا ہے کہ لہجہ تھا علیؑ کا

۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

کمال ورفعت کی منزلوں پہ سدا خدا کے ولی کو دیکھا
جدھر جدھر بھی نظر اٹھائی وہاں پہ نور جلی کو دیکھا
جہاں بھی مشکل پڑی خدا و نبی کو حیدرؑ ہی کام آیا
وہاں بھی شب میں علیؑ کو دیکھا یہاں بھی شب میں علیؑ کو دیکھا

۔۔شوکت۔۔

محبوب سے الفت کی گرہ کھول رہا ہے   ہر لفظ میں صد شہد و شکر گھول رہا ہے
معراج میں ہر بات ہے لہجہ میں علیؑ کے   انسان کے پردے میں خدا بول رہا ہے

کبھی تو کعبے میں دوش رسولؐ پر دیکھا   کبھی تو عرش علا سے قریب تر دیکھا
جو پوچھا اہل نظر سے نظر تو یہ بولے   علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

اپنے بچوں کے محرم ۱۴۲۳ میں پڑھنے کے لئے لکھا۔ طالب دعا سید نذر عباس۔ ۸ مارچ ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیاں ۔ رسول اللہؐ

کیا سمجھ سکتے فرشتے صبح ہے یا شام ہے
کس کو کہتے ہیں زمیں اور عرش کس کا نام ہے
پہلے نورِ مصطفےٰؐ اس واسطے پیدا کیا
اب اندھیرے کا نہیں ہے، روشنی کا کام ہے

خود پرست انسان تھا یا بندۂ اصنام تھا
جو بھی تھا دنیا میں وہ ناواقفِ اسلام تھا
مصطفےٰؐ جبتک نہ آئے تھے یہ جبکی بات ہے
بت ہی بت کعبے میں تھے آگے خدا کا نام تھا

نبی سب آئے رسالتمآبؐ سے پہلے
کہ جیسے کمسنی کے دن شباب سے پہلے
قمر نکلنے کو جب آفتاب ہوتا ہے
شعاعیں پھیلتی ہیں آفتاب سے پہلے

کوئی نورِ مجسم آ رہا ہے — اندھیرا کفر کا گھبرا رہا ہے
عرب میں ہے تجلی ہی تجلی — مدینہ جگمگایا جا رہا ہے

پہلا انہی کا سجدہ ہیں رب کے آگے
کون و مکاں بنے ہیں شاہِ عرب کے آگے
دونوں جہاں کے ناظم جیسی جہاں ضرورت
دنیا میں سب سے پیچھے، محشر میں سب سے آگے

(استاد قمر جلالوی کی رباعیاں اپنے بچوں کے لئے جمع کی۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس)

اک ایک شئے کو دو عالم میں دکھایا ہوگا
بعد میں آنے کا حکم اِس لئے پایا ہو گا
پہلے تو حق کی محبت میں رکے ہوں گے رسولؐ
پھر سوا لاکھ پیمبر کو بڑھایا ہو گا

نہ ہوا تجھ سا حسیں تیری قسم تیرے بعد
حسن میں پایا نہ یہ جاہ و حشم تیرے بعد
غور سے دیکھ کے تصویر سراپا تیری
رکھ دیا کاتبِ قدرت نے قلم تیرے بعد

حق تو کیا ہٹتا بھلا اپنے کسی دستور سے
پاس تھا اس بات کا آیا ہے موسیٰؑ دور سے
طور پر آخر کو نورِ مصطفےٰؐ دکھلا دیا
اور کس کا نور مل جاتا خدا کے نور سے

جیسے احمدؐ تھے کوئی مختارِ کار ایسا نہ تھا
تھے ہزاروں انبیاء لیکن وقار ایسا نہ تھا
وہ تو کچھ محبوب کے کہنے سے امت بخش دی
مان جاتا اور کی ، پروردگار ایسا نہ تھا

طے منزلِ حیات کی رہبر کے ساتھ ساتھ
محشر میں پہنچا شافعِ محشر کے ساتھ ساتھ
دیکھو وہ جا رہا ہے قمر جھومتا ہوا
کوثر کی سمت ساقیٔ کوثر کے ساتھ ساتھ

-----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علامہ فرقانی صاحب کا نعتیہ کلام

نعتِ رسول پاکؐ کا کس کو خیال ہے
مداح جن کا خود بخدا ذو الجلال ہے
وہ واجب الوجود ہے ہم ممکن الوجود
دونوں کا اک مقام پہ ہونا محال ہے

۔۔علامہ فرقانی امروہوی۔۔

ہے مجھ کو عشق شافعِ روز جزا کے ساتھ
دعوائے ہمسری نہیں لیکن خدا کے ساتھ
باتیں بھی کیں دکھا دیا پردہ سے ہاتھ بھی
گویا علیؑ بھی عرش پہ تھے مصطفےٰؐ کے ساتھ

۔۔علامہ فرقانی امروہوی۔۔

سلام ملائک، درودِ خلائق   یہ رتبہ شہِ انبیا اللہ اللہ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔۔سید زرعباس۔۔۔۲۴_۱۰_۲۰۰۲ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعتیہ کلام۔ رسول اللہ ؐ

افسر عباس صاحب کا کلام

اُنہی کے نور سے روشن یہ چاند تارے ہیں   انہی کے واسطے یہ اہتمام سارے ہیں
کتاب و مصحف و عرش و سراج و لوح و قلم   یہ سب جمالِ محمدؐ کے استعارے ہیں

۔۔افسر عباس۔۔

بیکار ہے سوال ہی ان کے جواب کا   وہ ہیں مجسمہ کرم بے حساب کا
دنیا کے ممکنات میں سب کچھ ہی مگر   ہمسر نہیں ہے کوئی رسالتمآبؐ کا

۔۔افسر عباس۔۔

انہی کے صدقے میں چشمِ کرم کے جاری ہیں   انہی کا فیض ہے یہ برکتیں جو ساری ہیں
وہ قدسیانِ فلک ہوں کہ جن و انس و ملک   درِ رسول خداؐ کے سبھی بھکاری ہیں

۔۔افسر عباس۔۔

کبھی امام کبھی وہ رسولؐ ہوتا ہے   پیامِ حق کا اسی سے وصول ہوتا ہے
بشر کی شکل میں آتا ہے آسمان سے وہ   کلامِ پاک کا یوں بھی نزول ہوتا ہے

۔۔افسر عباس۔۔

ذات جس کی وجہ خلقِ عالم ایجاد ہے   جس کے صدقے میں جہانِ کن فکاں آباد ہے
اسکو یہ جبریل کیا آکر پڑھائے گا سبق   جس کے شاگردوں میں خود جبریل کا استاد ہے

۔۔افسر عباس۔۔

سرکار کا جہان میں ہمسر نہیں کوئی   ہم پایہ برادرِ حیدر نہیں کوئی
سچ تو یہ کہ کارگہِ کائنات میں   رتبہ میں مصطفیٰؐ کے برابر نہیں کوئی

۔۔افسر عباس۔۔

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔۔۔ طالب دعا ۔۔ سیدہ ز عباس ۲ جون ۲۰۰۲ ۔ اشرکاٹ ۔ دبئی)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام علیك یا رسول اللہ

محسن نقوی مرحوم کا کلام

خاموش گر رہے تو خدا کی کتاب ہے

اور بولنے لگے تو رسالت مآبؑ ہے

ہر صبح مکافات کی شاموں کیلئے ہے   دنیا دل نادار کے کاموں کے لئے ہے
اعدائے نبوت کا ٹھکانہ ہے جہنم   جنت تو محمدؐ کے غلاموں کے لئے ہے

--محسن نقوی--

نازاں ہوں مقدر پہ ہے احسان محمدؐ   ہوں آئینہ بردار غلامان محمدؐ
اعدائے نبوت کا ٹھکانہ ہے جہنم   جنت تو محمدؐ کے غلاموں کے لئے ہے

--محسن نقوی--

آپ کی دید کے ارمان چلے آتے ہیں   دل سلامت رہے تو مہمان چلے آتے ہیں
میں اگر جاؤں مدینے تو نہ واپس آؤں   جانے کیوں جا کے مسلمان چلے آتے ہیں

-محسن نقوی--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رفیق رضوی صاحب کا نعتیہ کلام

جو تم کہنا تو اس تیور سے نعت مصطفیٰ کہنا
درِ جنت سے رضواں خود پکار اٹھے کہ کیا کہنا
بہت آسان ہے صلے علیٰ کا ورد کرنا
بہت مشکل ہے دل سے یا محمدؐ مصطفیٰ کہنا

رسولِ خدا بن کے آئے محمدؐ		صداقت کا پیغام لائے محمدؐ
جو بستر سے اٹھے تو سب نے یہ دیکھا		علیؑ سو رہے ہیں بجائے محمدؐ

قمر کو شق تو ستارے کو گھر بلائے رسولؐ		جو سوچ بھی نہ سکیں ہم وہ کر دکھائے رسولؐ
عظیم خلق اچھوتی زباں بلند افکار		ڈھلی ہے عدل کے سانچے میں ہر ادائے رسولؐ
کہاں کہاں پہ زمانے نے ٹھوکریں کھائیں		کہاں کہاں پہ زمانے کو یاد آئے رسولؐ
جو دل ملول ہوئے مقتدر صحابہ سے		علیؑ کا ذکر کیا اور مسکرائے رسولؐ
کہاں میں اور یہ مدح و ثناء کہاں رضوی
کہاں تھا اور کہاں مجھ کو کھینچ لائے رسولؐ

---رفیق رضوی---

کوئی پابندی نہیں جو مانگنا ہے مانگ لے		بزمِ میلادِ محمدؐ مصطفیٰ ہے مانگ لے
اے زہے قسمت دیارِ مصطفیٰ ہے مانگ لے		دینے والا تجھ کو اے رضوی خدا ہے مانگ لے
کیا طلب کیا آرزو کیا مدعاء ہے مانگ لے		ہاں یہی وقتِ دعا وقتِ دعاء ہے مانگ لے
بوذرؓ و سلمانؓ کی تقلید کیوں کرتا نہیں
زندگی ختم الرسل کے زیرِ پاء ہے مانگ لے

یہ اعجازِ نعتِ محمدؐ تو دیکھو		کہ پڑھتا ہوں میں اور فضا جھومتی ہے
خدا کی قسم ذکرِ آلِ نبیؐ پر		عطا تو عطا ھل اتیٰ جھومتی ہے

---رفیق رضوی---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com		http://fb.com/ranajabirabbas

نعتِ رسول ﷺ

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

فرشتہ در پہ بصد احترام آتا ہے   خدا کے بعد تمہارا ہی نام آتا ہے
کلیم ہوں گے تمہیں کیا کلیم سے نسبت   تمہارے گھر پہ خدا کا کلام آتا ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن ، وہ تقریر ہے
سوچتی ہے دل میں دنیا مصطفےٰؐ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

تصور آپ کا اے رحمت اللعالمینؐ آیا
تو مایوسانِ رحمت کو بھی بخشش کا یقیں آیا
مدینے کی گدائی پر میں قرباں اس کو کر دوں گا
اگر ملکِ سلیماںؑ بھی میرے زیرِ نگیں آیا

ﷺ ﷺ ﷺ

یٰسین کو سن کر جو قضا کرتے ہیں   حق الفت احمدؐ کا ادا کرتے ہیں
یٰسین ہے نبیؐ کا نام سوزِ ع کے وقت   اس نام پہ جان اپنی فدا کرتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

نام خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام ہے   اتنی بلند منزلِ خیر الانام ہے
اللہ کا شریک تو کوئی نہیں مگر   ان کے بغیر کلمۂ حق نا تمام ہے

اُن حلقۂ اربابِ ولا میں ہوتے   انصار میں ہوتے رفقاء میں ہوتے
سنتے ہیں کہ ہر نبیؐ کو حسرت یہ رہی   ہم امتِ محبوبؐ خدا میں ہوتے

انسان کا ذریعۂ نجات آ ہی گیا   منشورِ خدائے کائنات آ ہی گیا
تبلیغ تھی نا تمام قرآں کے بغیر   وہ آخری دستورِ حیات آ ہی گیا

کیا قامتِ احمدؐ نے ضیاء پائی ہے   چہرے میں عجب نور کی زیبائی ہے
مصحف پہ نہ کیوں فخر ہو اس صورت کو   قرآن سے پہلے یہ کتاب آئی ہے

محمدؐ محمدؐ محمدؐ پیارے   بنے ہو تمہیں عاصیوں کے سہارے
قدم ڈگمگاتے ہیں وحشت ہے غالب   علیؑ سے کہو پار پل سے اتارے
میں بے کس بھی بے بس بھی نادار بھی ہوں
دکھا دو مدینے کے مجھ کو نظارے

دعا بن کے آئے دوا بن کے آئے   خدا جانے دنیا میں کیا بن کے آئے
جدھر دیکھئے اس جہاں میں ہے جلوہ   محمدؐ وہ نورِ خدا بن کے آئے

کفر باطل ہو گیا وہ حق نما پیدا ہوئے   یعنی دنیا میں محمدؐ مصطفےٰؐ پیدا ہوئے
مو منو سترہ ربیع الاول بھی کیسی نیک ہے   آمنہؑ کے گھر میں محبوبِ خدا پیدا ہوئے
رحمۃ اللعالمیں جن کو خدا نے کہہ دیا
اُمتِ عاصی کے بن کر آسرا پیدا ہوئے

جب نعتِ مصطفےٰؐ کا اثر بولنے لگے   پتھر بھی سامنے اگر بولنے لگے
نعتِ رسولِ پاکؐ کا یوں حق ادا کرو   کٹ جائے گر زباں تو نظر بولنے لگے
پتھر کو رزقِ نطق ملے جس کے ہاتھ سے   حیرت ہے اس کو لوگ بشر بولنے لگے
اللہ رے خوشبوئے جسدِ پاکِ مصطفےٰؐ   گزرے جدھر سے راہ گزر بولنے لگے
سورج انہیں سلام کرے جب یہ حکم دیں   انگلی کی جنبشوں میں قمر بولنے لگے
عرفان یہ حسینؑ کے نانا کا فیض ہے   ہم جیسے بے ہنر بھی اگر بولنے لگے

(عرفان حیدر عابدی مرحوم)

رتبے میں فرشتوں کے مراتب سے بڑے ہیں   پیشانیوں پہ گوہرِ نایاب جڑے ہیں
ہر نقشِ قدم ان کا ہے معراجِ عبادت   دہلیزِ محمدؐ پہ جو دیوانے پڑے ہیں

(بلال جعفری)

یہ مانا حسنِ یوسفؑ زمانے سے سوا ٹھہرا   محمدؐ کے مقابل میں کوئی کیسے بھلا ٹھہرا
تقابل حضرتِ یوسفؑ کا کیا ختمی مرسلؐ سے   وہ محبوبِ زلیخا تھے یہ محبوبِ خدا ٹھہرے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو   ہم جس میں بس رہے ہیں وہ تمنا تمہی تو ہو
جلتے ہیں جبرائیلؑ کے پر جس مقام پر   اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو
دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں مثال وہ تنہا تمہی تو ہو

ﷺ ﷺ ﷺ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔۔ سید بزرگ عباس۔ ۱۷ دسمبر ۲۰۰۱ء م ۲ شوال ۱۴۲۲ھ)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فرشتہ در پہ بصد احترام آتا ہے — خدا کے بعد تمہارا ہی نام آتا ہے
کلیم ہوں گے تمہیں کیا کلیم سے نسبت — تمہارے گھر پہ خدا کا کلام آتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن ، وہ تقریر ہے
سوچتی ہے دل میں دنیا مصطفےٰؐ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

تصور آپ کا اے رحمت اللعالمینؐ آیا
تو مایوسان رحمت کو بھی بخشش کا یقیں آیا
مدینے کی گدائی پر میں قرباں اس کو کر دوں گا
اگر ملکِ سلیمانؑ بھی میرے زیرِ نگیں آیا

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

یٰسین کو سن کر جو ضا کرتے ہیں
حق الفت احمدؐ کا ادا کرتے ہیں
یٰسین ہے نبیؐ کا نام سوزِ نزع کے وقت
اس نام پہ جان اپنی فدا کرتے ہیں

نامِ خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام ہے
اتنی بلند منزلِ خیر الانام ہے
اللہ کا شریک تو کوئی نہیں مگر
ان کے بغیر کلمۂ حق نا تمام ہے

دعا بن کے آئے دوا بن کے آئے
خدا جانے دنیا میں کیا بن کے آئے

جدھر دیکھئے اس جہاں میں ہے جلوہ
محمدؐ وہ نورِ خدا بن کے آئے

اُس حلقۂ اربابِ ولا میں ہوتے
انصار میں ہوتے رفقاء میں ہوتے
سنتے ہیں کہ ہر نبیؑ کو حسرت یہ رہی
ہم امتِ محبوبؐ خدا میں ہوتے

انسان کا ذریعہ نجات آ ہی گیا
منشورِ خدائے کائنات آ ہی گیا
تبلیغ تھی نا تمام قرآں کے بغیر
وہ آخری دستورِ حیات آ ہی گیا

کیا قامتِ احمدؐ نے ضیاء پائی ہے
چہرے میں عجب نور کی زیبائی ہے
مصحف پہ نہ کیوں فخر ہو اس صورت کو
قرآن سے پہلے یہ کتاب آئی ہے

محمدؐ محمدؐ محمدؐ پیارے — بنے ہو تمہیں عاصیوں کے سہارے
قدم ڈگمگاتے ہیں دہشت ہے غالب — علیؑ سے کہو پار پل سے اتارے
میں بے کس بھی بے بس بھی نادار بھی ہوں
دکھا دو مدینے کے مجھ کو نظارے

کفر باطل ہو گیا وہ حق نما پیدا ہوئے — یعنی دنیا میں محمدؐ مصطفےٰ پیدا ہوئے
مومنو سترہ ربیع الاول بھی کیسی نیک ہے — آمنہؑ کے گھر میں محبوب خدا پیدا ہوئے
رحمت اللعالمیں جن کو خدا نے کہہ دیا
اُمتِ عاصی کے بن کر آسرا پیدا ہوئے

جمع کردہ ـــ سید زرعباس ـــ ۲ ستمبر ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی غربت میں ہوئے حضرت آدمؑ کے کفیل — حصرت نوحؑ کی کشتی کو بچایا تم نے
تم نے آتش کو براھیمؑ پہ گلزار کیا — موت کے پنجے سے یونسؑ کو چھڑایا تم نے
انبیاؑ کہتے ہیں کچھ کہتی ہے مخلوق کچھ اور — ناخدا کہتا ہے کوئی، کوئی کہتا ہے خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی اعلان نبوت کی تھے شرط اول — تم سے تھا احمدؑ مرسل کی نبوت کا بھرم
دوش سدرا پہ قدم رکھے محمدؐ نے مگر — تم وہ ہو جس نے رکھے دوش محمدؐ پہ قدم
علم کہتا ہے نبوت پہ نہیں تم فائز — عقل کہتی ہے نبوت سے ہو درجے میں سوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم وہ ہو جس کے اشارے کا ہے تابع خورشید — در پہ واللہ تمہارے ہی ستارا اترا
وہ تمہارا ہی تو ہے نفس کہ جس کی خاطر — اپنی مرضی کو بھی خالق نے تمہیں سونپ دیا
سوچتا ہوں کہ خدائی میں رہا کیا باقی — تم ہی مرضی ہو خدا کی تم ہی ہو نفس خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری — ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم
انبیاءؑ سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے — حق ہے شاھد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو — آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہو صناعی خلاق دو عالم کا غرور — ناخدائی پہ تمہاری ہے خدائی کو بھی ناز
نازش لہجہ قرآں ہے تمہارا لہجہ — حق کی آواز ہے واللہ تمہاری آواز
کہتے ہیں احمد مختارؐ کہ معراج کی شب — عرش کے پردے سے آتی تھی تمہاری ہی صدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

زندگی بھر کی کمائی چھین لی — سب تمہاری رخ ودنمائی چھین لی
قابل صد حیف ہے یہ اے بتو — ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے — حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے — پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچوں تن
محمدؐ، علی، فاطمہؑ، حسینؑ، حسنؑ

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

★★★★★

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں   حسنؑ کو نورِ شہءِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ   کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں   نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی   علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاجِ دل   ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

جب حیدرؑ میں باغ خلد ملا   اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

★★★★★

جو مدحت حیدر کو بیکار سمجھتے ہیں   ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

قائم ۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

مصطفے لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے   اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن   وہ اور یجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

★★★★★★★★

حب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھئے   مصطفےؐ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ   آئے کعبے میں دوش مصطفے سے پوچھئے

کل ایماں مرضی رب جانشین مصطفے   شیر حق ناد علیاً کہہ کے سمجھانا پڑا
پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور   لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم   انگشتری نے جب کے سلیماں بنا دیا
جو بھی مہم ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ   بس اس جلن نے بہتوں کو شیطاں بنا دیا

★★★★★

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے   لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے
لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر   ہم نے یہ دیکھا نبیؐ ناد علیؑ پڑھتے رہے

امیر المومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے   پسینے چھوٹتے سن کے لیکن قول ربانی
بحکم حق امیر المومنیں اس دن سے ہیں آقا   نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو پیش و پس تو غچہ کھا گئے ثانی

★★★★★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

★★★★

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا　　معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا　　واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

★★★★★

کعبہ کو یداللہ نے آباد کیا　　بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا
اللہ رے جلالِ اسمِ اعلائے علیؑ　　اصنام کو اس نام نے برباد کیا

★★★★★

دیدار دمِ نزع دکھاتے ہیں علیؑ　　ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ
منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیٔ موت　　چھپلے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

محبوب خدا کا جانشیں حیدر ہے　　قندیل سرِ عرشِ بریں حیدرؑ ہے
رکھے کعبہ میں یاس دو سرداش نبیؐ　　لو مہر نبوت کا نگیں حیدرؑ ہے؟؟؟

؟؟؟؟؟؟

منتظم کعبہ کا آپہنچا صفائی کے لئے　　اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم　　جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ　　آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

★★★★★

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا　　پر چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا
جتنا کہ اٹھایا درِ خیبر کو بلند　　نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

دبیر

سب کے درِ دولت سے تم اکراہ کرو　　ہاں گھر میں درِ علوم کے راہ کرو
کعبہ درِ حیدرؑ ہے نہ ششدر ہو دبیر　　جاؤ بیٹھو بھی اللہ اللہ کرو

دبیر

رہ جاتا ہوں انگشت بدنداں ہو کر　　حیدرؑ کو کہا ابر سخنداں ہو کر
مانا کہ گہر بخش ہے نیساں بھی مگر　　وہ دیتا ہے رو رو کے یہ خنداں ہو کر

دبیر

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو تارا پہلے　　اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے
آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ　　اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

دبیر

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے　　پر نام علیؑ نہ لو تو کب ملتا ہے
اعداد محمدؐ و علیؑ کو گن لو　　یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

دبیر

حیدرؑ کو جو خالق کا ولی کہتا ہے　　شاباش قدیرِ ازلی کہتا ہے
کہتے ہیں نصیری تو علیؑ کو اللہ　　بندہ اللہ کو علیؑ کہتا ہے

دبیر

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا　　معدن ایماں کا اس گھر سے پایا
پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے　　پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

دبیر

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے　　روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب تو ہے قبرِ حیدرؑ　　یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نذرانہ امیر المومنینؑ (رباعیات)

خلوصِ دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے
وہی تو لذتِ عمرِ دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہِ سکونِ قلب و جگر
علیؑ کا نام تو گرتوں کو تھام لیتا ہے

بلّغ کا تاج سر پہ ہے امت کا شاہ ہے
بیعت علیؑ کی سب نے کی بخّ گواہ ہے

★★★★★

سلمانؑ سے پوچھئے نہ ابو ذرؑ سے پوچھئے
کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گیتی میں خود رسولؑ سے بعد ان کے عرش پر
رتبہ علیؑ کا خالق اکبر سے پوچھئے

خیبر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا
افواجِ محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار
میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمنِ آلِ عبا کا ہاتھ
وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریاء کا ہاتھ
آئیں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغور سن
مشکل پڑے تو تھام لے مشکل کشا کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا
جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا
زمیں پہ یہ علیؑ عرش پہ علیٔ اعظیم
علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھ کو ملا رسول کا بستر جو یا علیؑ
تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالعِ اسلام کی سحر
دینِ خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے
خدا کے اک نور کے ہیں ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایسا ہوا نہ ہوگا نہ ایسا پایا وصیؑ کسی نے
فلک پہ ذکرِ علیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکرِ علیؑ علیؑ ہے

داماد رسول کی شہادت ہے آج
معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا
خاتونِ قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شور و شین
ماہِ رمضاں میں ہوئی بنتِ زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ
جنت میں تڑپتے ہیں رسولِ ثقلینؑ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے
او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بسترِ رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا
انگڑائی جب کہ لی شبِ ہجرت گزار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا
پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا
مظہر ہی میں قوت پروردگار کے

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخ خونِ شاہ چھپائے تو کس طرح — یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلیٰ کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہ زمن — اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوجِ شام — تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا — لیلیٰ نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہِ جنگ عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے — یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

علیؑ نے کر دیا ثابت کہ حیدرؑ ایسے ہوتے ہیں — بہادر ایسے ہوتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں
وہی عادت وہی جرءات وہی قدرت وہی حکمت — پیمبر کے وصی بعد از پیمبر ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوشِ نبی پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
ابھر کے مہرِ رسول بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

کونین پہ روشن ہے کمالِ حیدرؑ — ہے کون شجاعت میں مثالِ حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین — خالق ک ا جلال ہے جلالِ حیدرؑ

ذکر علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا — اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور — سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے — خلد اس کا مقام ہو جائے — یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو — صبح ہو جائے شام ہو جائے
اے خدا انکے ذکر کے صدقے — زندگی کو دوام ہو جائے — جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہو فدا — میرا ان پر سلام ہو جائے
ذرہ خورشید کی طرح چمکے — ان کا جب فیض عام ہو جائے — اے خدا ان کے ذکر کے صدقے — زندگی کو دوام ہو جائے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا — ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں — یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مد مقابل کہاں سے لاؤ گے — زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؐ عالم انساں میں سب سے افضل ہیں — خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے
سوا دو کے نہیں تیسرا کوئی بہتر
وہ پست ہو گا جسے درمیاں سے لاؤ گے

●●●●●

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقیء ماہوش مہ خم غدیر لا　　　مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا　　　جسکو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ھم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر　　　ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر　　　پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ھم پر نہیں اثر　　　دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم　　　روز ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے　　　حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے　　　پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

●●●●●

زندگی بھر کی کمائی چھین لی　　　سب تمہاری خود نمائی چھین لی　　　قابل صد حیف ہے اے بتو　　　ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

مصطفٰے لرننگ سٹی ہیں اور حیدر گیٹ ہیں　　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن
وہ اوریجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار　　　لافتی الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار
اسلحے کے ساتھ ایک لائسنس چاہیئے　　　کیا ملا کسکو ملا یہ سب ہو اس سے آشکار
آئی قدرت کی صدا لائسنس پڑھو جبرائیل
لافتی الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

★★★★★

کشتیء دین کی پتوار سنبھالی جائے　　　بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو　　　یہ نہیں مادرء عیسیٰ کہ نکالی جائے

●●●●●

بھر بھر کے جام الفت حیدرؑ پیا کرو　　　مشکل پڑے تو نام علیؑ کا لیا کرو
گر چاہتے ہو خلد میں اونچا ملے مقام　　　زہراؑ کے دشمنوں پہ تبرا کیا کرو

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں　　　جبریل کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف　　　جس وقت کہ میں ناد علیؑ پڑھتا ہوں

★★★★★

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جانے　　　طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے　　　اللہ و محمدؐ و علیؑ ہیں مولا　　　مولا مولا کا فرق مولا جانے

●●●●●●●●●●●●●●●

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ　　　پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ہماری تو ٹل جاتی ہیں ساری مصیبتیں　　　جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا — کہاں ہو گا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسن حیدرؑ کو — بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا

★★★★★★★★

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ — اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور — جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

رک گیا کیوں روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے — کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر — موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

★★★★★

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں — ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علیؑ — تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

●●●●●

علی سے اگر لو لگائی نہیں — تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں — علیؑ کی محبت نبیؐ کی محبت — علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

★★★★★★★★★★★★★★★

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے — کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح — آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

●●●●●

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے — قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم — نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

★★★★★

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے — اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے — رات بھر جاگے کل علم کے لئے — آج چھونے سے دم نکلتا ہے

●●●●●●●●●●●●●

یکتا ہے جو مداح مدام اس کا ہوں — واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا نہیں — قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

★★★★★

کریں گے جب کہ نکیرین آکے مجھ سے کلام — کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کہونگا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام — محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام من است و من غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

★★★★★

جو رتبہ احمدؐ کے وصی کا دیکھا — ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا — کہتے ہیں نبیؐ جب ہوئی معراج مجھے — پہنچا جو وہاں ہاتھ علیؑ کا دیکھا

●●●●●

jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دو انکو — جس سے بھن جائے کلیجہ وہ سزا دواں کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے — مدحت حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

★★★★★

کسی کو نگہ پاک باز دیتا ہے — کسی کو نعمت عمر دراز دیتا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا — علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دیتا ہے

★★★★★★★★

زباں سے نام شہ ذوالفقار لیتا ہوں — نبیؑ کا اسم حسیں بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا ہو جیسے ہی سامنا افسر — میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

در جناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے — ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا — وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

★★★★★

نہ باغ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں — نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہ نجف میں تیری بارگاہ عالی سے — بس اپنے حسن عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

★★★★★

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں — وقار حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان جہاں کو نصیب ہو نہ سکا — قلندران علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

●●●●●

فضائے گلشن جنت کی سیر چاہتا ہے — اور احترام علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شر پسندی کا — بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

★★★★★

دست نبیؑ و شیر خدا یا علیؑ مدد — انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد — ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے — خیبر میں خود نبیؑ نے کہا یا علیؑ مدد

★★★★★

دل کو جان چمن پہ وار کے دیکھ — پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ — دور ہو ویں گی مشکلیں ساری — پھر علیؑ کو ذرا پکار کے دیکھ

★★★★★

حالت عجب تھی خانہء رب جلیل کی — یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی — آمد ہوئی خدا و نبیؑ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

●●●●●

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے — مظہر شان خدا شیر جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام — یکجا کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

★★★★★

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبیؑ آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آئے | خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سبھی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے گھر سے آیا ہے | خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

★★★★★

معراج میں گر حیدر کرارؑ کی ذات نہ ہوتی | طالب سے کبھی مطلوب کی بات نہ ہوتی
خالق کی زباں بنتے نہ گر حیدر کرارؑ | ہو جاتی ملاقات مگر بات نہ ہوتی

●●●●●

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیر خدا ہے | روشن ہے زمانے پہ علیؑ دست خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کار ہے | حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

★★★★★

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے | روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدرؑ | یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

●●●●●

سرور ہیں شہر علم علیؑ اس کا باب ہے | حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ | اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

★★★★★

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی | میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے | وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

●●●●●

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں | ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے | بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

★★★★★

نور حق شان خدا وجہ خدا عین خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پہلے | ہاتھ درکار تھا صناعیء قدرت کے لئے
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو | ایک مظہر کی ضرورت جو تھی وحدت کے لئے
راز کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کچھ بھی | نہ جدا تم ہو خدا سے نہ خدا تم سے جدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

ذاتِ واجب سے ہے ماخوذ تمہاری ہستی | نورِ واحد کی تجلی ہوئی ظاہر تم سے
خالق و مالک کونین کا منشا ہو تم | ان کا ہر حکم ہوا دہر میں صادر تم سے
مظہر کن فیکوں پردہء رازء وحدت | تم کو بندہ میں کہوں یا کہہ دوں تم ہی کو میں خدا

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نور حیدرؑ کو یہاں نور جلی کہنے لگے
جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں
مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

★★★★★

ساقیءِ ماہوشِ مہءِ خمِ غدیر لا
پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا
جس کو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر
ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روز ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

★★★★★

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی
کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں
عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کربلا لے لی

★★★★★

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے
بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے
سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علیؑ میں نے
ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

●●●●●

محسن نقوی

ہیبتِ نادِ علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا
رقص کرتے ہوئے خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پہ پسینہ دیکھا

★★★★★★★★★

مرتبہ رتبہ شناسوں کا ولی تک پہنچا
اس کو مل گئے محمدؐ جو علیؑ تک پہنچا
بوترابی ہوں زمیں نے میری جھولی بھر دی
جب میرا دست دعا نادِ علی تک پہنچا

(محسن نقوی — اوپر والی رباعیاں)

کعبے کی حرمتوں میں اجالا علیؑ سے ہے
یعنی خدا کے گھر میں اجالا علیؑ سے ہے
اس کو بھی شرک کہہ دو وسیلے کے منکرو
خیرات مانگتا جو فرشتہ علیؑ سے ہے
آ کر درِ علیؑ پہ ستارہ یہ کہہ گیا
روشن مقدروں کا ستارہ علیؑ سے ہے

★★★★★

سنعر --- ۲۲ ستمبر ۱۹۹۹ء ---

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے
خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو
ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

المرسلہ سیدنذرعباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بھکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضیٔ حق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے
راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندۂ مخصوص کو میرے گھر میں
بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگ اسود سے تو پوچھے بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجوم کثیر ہے
ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا
سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے
کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق
فرمایا آج آمدِ بابِ علوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرضِ عیاں ہے
طوافِ کعبہ اک رازِ نہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں
بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

یہ لطف ہے کہ بلا گل بہارِ باغ نہیں
جبھی تو دامنِ قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل
کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی ---- طالب دعاء ---
سیدنذرعباس ---- ۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے
مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے
خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو
ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

المرسلہ سید نذر عباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضیء حق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے
راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندہء مخصوص کو میرے گھر میں
بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگ اسود سے تو پوچھے بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجوم کثیر ہے
ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا
سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے
کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق
فرمایا آج آمدِ بابِ علوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی
ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا
خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرضِ عیاں ہے
طوافِ کعبہ اک رازِ نہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں
بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

یہ لطف ہے کہ بلا گل بہار باغ نہیں
جبھی تو دامن قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل
کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

عارف شانِ رسالت بخدا ہیں حیدرؑ عظمتِ دینِ محمدؐ کی بقا ہیں حیدرؑ
قمر بجنت رجب برجِ شرف میں آیا للہ الحمد کہ تمہید وفا ہیں حیدر

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی ---- طالب دعاء ---
سید نذر عباس ---- ۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳ رجب کے لئے مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے   خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو   ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

(المرسلہ سید نذر عباس (شاعر کا نام نہیں معلوم))

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضیٔ حق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے   راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندۂ مخصوص کو میرے گھر میں   بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے   علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگ اسود سے تو پوچھے   بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجوم کثیر ہے   ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا   سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے   کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق   فرمایا آج آمدِ باب علوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا   ادب رسول کا خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی   خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرض عیاں ہے   طوافِ کعبہ اک راز نہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں   بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

یہ ظلم ہے کہ بلا گل بہار باغ نہیں   جبھی تو دامن قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل   کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی ---- طالب دعاء ---- سید نذر عباس ---- ۱۲ رجب ۱۴۲۲ھ)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جز حبِ علیؑ جرم و خطا کوئی نہیں

(از جناب سید فیاض مھدی صاحب۔کینیڈا)

کعبہ کا شرف اس سے بڑا کوئی نہیں ہے
دیوار میں در ایسا کھلا کوئی نہیں ہے

مالک ہے یہ مولود یا کعبے کی فضیلت
پیدا کبھی کعبے میں ہوا کوئی نہیں ہے

ممکن نہیں اونچا ہو کوئی دوشِ نبیؐ سے
اب اس سے بلندی کی جگہ کوئی نہیں ہے

وہ جن کی محبت کو کہا اجرِ رسالت
ان لوگوں میں جز اہلِ کساء کوئی نہیں ہے

اسلام کی بنیاد ہیں عمران و خدیجہؑ
ان دونوں کی محنت کا صلہ کوئی نہیں ہے

کیوں جور و جفا ڈھاتے ہو شیعانِ علیؑ پر
کیا خوفِ نبیؐ خوفِ خدا کوئی نہیں ہے

ہر دور میں اک ظلم نیا ٹوٹا ہے ہم پر
کیا قاتلِ مسلم کی سزا کوئی نہیں ہے

بغداد ہو لبنان کراچی کہ بامیان
جز حبِ علیؑ جرم و خطا کوئی نہیں ہے

سو بار بھی مارو تو یہی ورد رہے گا
مولا میرا حیدرؑ کے سوا کوئی نہیں ہے

وہ لات ہو عزیٰ ہو گوسالہ کہ خلیفہ
ہادی تو بنانے سے بنا کوئی نہیں ہے

غزوات میں اصحاب نے وہ ریس لگائی
خیبر ہو کہ خندق ہو رکا کوئی نہیں ہے

نصرت کو پیمبرؐ کی علیؑ تیرے علاوہ
خاتمؐ کا مددگار ہوا کوئی نہیں ہے

تا حشر یوں ہی گونجے گی جبریل کی آواز
جز حیدرِ صفدرؑ کے فتیٰ کوئی نہیں ہے

دوزخ کے طالبان نے اسلام کی گتھی
الجھائی ہے ایسی کہ سرا کوئی نہیں ہے

صدام، ملا عمر اور اسامہ
امریکی ہیں سب مردِ خدا کوئی نہیں ہے

ظالم کو سزا ملنے میں کچھ دیر ہو لیکن
اللہ کی لاٹھی سے بچا کوئی نہیں ہے

اکثر جہان سے وہ سدھارے ہیں اس طرح
قبروں کا بھی کچھ ان کے پتہ کوئی نہیں ہے

کوثر کی طلب ساقیٔ کوثر کو چھوڑ کر
وہ مرض ہے کہ جس کی دوا کوئی نہیں ہے

محروم رکھنا دل کو مودت سے آلؑ کی
ایسا عمل ہے جس کی قضا کوئی نہیں ہے

ایمان عمل بغیر، شفاعت بھی فری میں
فیاضؔ بری اس سے بلا کوئی نہیں ہے

سفر --- یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء (موجودہ حالات کے تناظر میں اسمرح طرح ۱۳ رجب ۱۴۲۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصرع طرح بمقام مشی گن۔امریکہ (کعبے کی دیوار میں خود راستہ بن جائے گا)۔۲۰۰۲ء

گود میں عمران کی جو مصطفےٰ بن جائے گا
اس کے ہاتھوں کا پلا پھر مرتضےٰ بن جائے گا

فاطمہ جب کعبہء ایماں کو لے کر آئیں گی
کعبے کی دیوار میں خود راستہ بن جائے گا

سب مسلمانوں نے مل کر ووٹ ڈالے تھے اسے
کیا خبر تھی بش کا بچہ کیا سے کیا بن جائے گا

یہ جو سمٹے گا تو نقطہ تحتِ با بن جائے گا
پھیل کر ہر ہر شرف کی انتہا بن جائے گا

وہ بلندی کا مکیں آئے گا ارضِ خاک پر
جو کہ انسانوں کی وجہِ ارتقاء بن جائے گا

خامنہ ای اور خمینی ہیں ولایت کے امیں
جو ولایت سے بچے گا من چلا بن جائے گا

لشکرِ اسلام کا یہ آسرا بن جائے گا
اور جواں ہو کر جوانِ لافتیٰ بن جائے گا

ہے ظہورِ حضرتِ استادِ جبریلِ امیں
نعرہ اب جبریل کا صدمرحبا بن جائے گا

ہے قیامِ حق بھی لازم ہر حسینی کے لئے
بس عبادت سے نہ کوئی پارسا بن جائے گا

ہر معرکے میں محمد کی دعا بن جائے گا
فتح و نصرت بس علی کا معجزہ بن جائے گا

بچپنے میں کلہ اژدر کو پھاڑے گا علی
دستِ حیدر اس طرح دستِ خدا بن جائے گا

جب تلک سارے مقدس ماب گھر میں قید ہیں
یہ سیاست رہزنوں کا مشغلہ بن جائے گا

معرکہ خیبر کا ایسا معرکہ بن جائے گا
فاتحِ بدر واحد، خیبر کشا بن جائے گا

مار کھائی جب علی سے بول اٹھے لات و منات
کیا خبر تھی کعبہ اپنا مقبرہ بن جائے گا

جو ارادے سے لٹائے اپنی جاں اسلام پر
ان کا ذمہ دار شاہِ کربلا بن جائے گا

سو کہ بستر پر رسولِ دوسرا بن جائے گا
اور نصیری جیسے مشرک کا خدا بن جائے گا

ذکرِ حیدر سے سجیں گی مومنوں کی محفلیں
اور منافق کے لئے یہ مرثیہ بن جائے گا

کم نفر ہونے سے ہم کو کوئی مایوسی نہیں
ایک اک کر کے ہی اپنا قافلہ بن جائے گا

دشمنوں کے واسطے زہرِ وغا بن جائے گا
اور نبی کے واسطے مشکل کشا بن جائے گا

دیکھنا جس کو عبادت ہو پیمبر کے بقول
وجہِ حیدر وہ جمالِ کبریاء بن جائے گا

ہر عمل فیاض خالص ہو خدا کے واسطے
خود بخود جنت کا اپنی راستہ بن جائے گا

بانیء شر کو ہلاکت سے بچائے گا یہی
غاصبِ حق کے لئے بھی رہنما بن جائے گا

فخرِ محنت اور مباہاتِ عمل کا تاج ور
کھیت میں چل کر علی کا بیلچہ بن جائے گا

آئے گا وہ تاجدارِ اوصیاء و اولیاء
رہبری کا تاقیامت سلسلہ بن جائے گا

دور ہو گا جو بھی در سے حیدرِ کرار کے
ایسا ہر بے قاعدہ القاعدہ بن جائے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عالم میں کوئی ساقیٔ کوثر ہو تو لاؤ
کونین میں داماد پیمبر ہو تو لاؤ
مزدور کا ثانی جو میسر ہو تو لاؤ
باندھے ہوئے جو پیٹ پہ پتھر ہو تو لاؤ
مجبور بھی لاچار بھی اور عقدہ کشا بھی
اک بندہ، عاجز بھی نصیری کا خدا بھی

کونین کی تخلیق کا عنوان علی ہیں
حافظ ہے خدا جس کا وہ قرآن علی ہیں
حق یہ ہے کہ ایمان کی میزان علی ہیں
مخلوق پر اللہ کا احسان علی ہیں
کونین میں اونچا بنی آدم کا علم ہے
یہ ہیں، تو فرشتوں میں بھی انساں کا بھرم ہے

اک وقت میں غازی بھی، نمازی بھی، جری بھی
اوصاف الٰہی بھی، صفات بشری بھی
اسلام کی حرمت کے لیے چارہ گری بھی
اور بانیٔ اسلام کی سینہ سپری بھی
واللہ کہ حیدر کی اگر ذات نہ ہوتی
اسلام جو ہوتا بھی تو وہ بات نہ ہوتی

قدرت کے کوئی ناز اٹھائے تو علی ہے
نبیوں کو مصیبت سے چھڑائے تو علی ہے
اسلام کی بگڑی کو بنائے تو علی ہے
اور خون کے دریا میں نہائے تو علی ہے
پتے کو لہو کر دیا۔ خوں کر دیا جی کا
واللہ کہ یہ دل، یہ کلیجہ ہے علی کا

طوفان بھی معراج نظارہ ہے علی کو
ہر موج بلاخیز کنارا ہے علی کو
کب غیر کی تکلیف گوارا ہے علی کو
مشکل میں رسولوں نے پکارا ہے علی کو
حیدر کی اگر چشم عنایات نہ ہوتی
یعقوب سے یوسف کی ملاقات نہ ہوتی

وہ کھیت، وہ مزدور، وہ باغات ذرا دیکھ
وہ فاقہ کشی، رنج والم، صبر و رضا دیکھ
وہ بخششیں، وہ رحمتیں، وہ جود و سخا دیکھ
انساں کے جلووں میں وہ آیات خدا دیکھ
پیہم جو کئی روز سے محروم غذا ہے
وہ گرسنہ مزدور، نصیری کا خدا ہے

ہے یاد مجھے خانۂ کعبہ کا وہ منظر
وہ شیر خدا، دوش پیمبر کا وہ ممبر
خاکم بدہن، عرض کروں آپ سے کیونکر
یہ کون ہے زیر قدم فاتح خیبر
یہ شان ہے، یہ مرتبہ ہے جس کی یہ جا ہے
کیا کہتے نصیری جو نہ کہتے کہ خدا ہے

وہ جسکو سمجھنے میں فرشتوں سے خطا ہو
اعجاز نمائی میں مسیحا سے سوا ہو
کعبہ میں ولادت ہو تو مسجد میں قضا ہو
جو بات ہو بندوں کی طریقت سے جدا ہو
سچ کہیئے نصیری اسے کیا کیا نہ بنا دے
اللہ کے گھر کو جو زچہ خانہ بنا دے

بیمار محبت بھی دو عالم کی دوا بھی
مشہور زمانہ بھی، زمانے سے جدا بھی
جوتوں کی مرمت بھی حکومت کی قضا بھی
اک عقدہ دشوار بھی اور عقدہ کشا بھی
ادراک تحیر میں تھا ہر ایک ادا سے
ورنہ کوئی کاوش تھی نصیری کو خدا سے

ممبر پہ مقرر تو مصلے پہ نمازی
مسجد میں جو مسکین تو میدان میں غازی
مالی کبھی گلشن میں کبھی شاہ حجازی
صد غیرت محمود کبھی فخر ایازی
ہر حال میں ہر بھیس میں یکتا و یگانہ
بدنام نصیری ہوئے اے وائے زمانہ

یہ موم کا دل رکھتے ہیں پتھر کا جگر بھی
یہ خود ہی شناور بھی ہیں دریا بھی گوہر بھی
ملاح بھی کشتی بھی کنارہ بھی بھنور بھی
مشہود بھی شاہد بھی نظارہ بھی نظر بھی
خود جنس محبت ہیں، خریدار بھی خود ہیں
بازار بھی خود صاحب بازار بھی خود ہیں

سنتے ہیں صدا زحمت گفتار سے پہلے
دیتے ہیں دوا پرسش بیمار سے پہلے
گاہک انہیں مل جاتے ہیں بازار سے پہلے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

جاگو طلوعِ شمسِ امامت کا وقت ہے

مصرع طرح ۱۳ رجب ۱۴۲۴ھ۔مرکز المہدی ٹورنٹو۔سید فیاض مہدی

اعلیٰ علیؑ ہے اور جہاں سارا پست ہے
شیطاں پکارتا ہے سب ہی کو پئے مدد

کعبے میں اس کا آنا تو کعبے کا بخت ہے
بش ابن بش عراق میں اب تنگدست ہے

ہے در نیا یہ مادرِ حیدرؑ کے واسطے
طاقت جو کل سُپر تھی، صفر لگ رہی ہے آج

اوروں کے واسطے تو یہ دیوار سخت ہے
فوجیں پکارتی ہیں کہ یہ خونی دشت ہے

اٹھو بتو! فرار کرو دارِ حق سے آج
دامن پہ تیرے دھبّے ہیں خونِ حکیمؒ کے

جاگو طلوعِ شمسِ امامت کا وقت ہے
لائے گا انقلاب یہ زہرؑاء کا لخت ہے

میں لکھ رہا ہوں ساقئ کوثر کا تذکرہ
ابا الیکشن ہارا تھا جنگ جیتنے کے بعد

میرا قلم بھی ساتھ میرے مست مست ہے
تیرا ابھی اے یزید مقدّر شکست ہے

خیبر کا در ہے حیدرِ صفدر کے ہاتھ پر
راہِ علیؑ پہ کیسے چلیں اپنے حکمراں

حیدرؑ کا ہاتھ قادرِ مطلق کا دست ہے
مقصودِ نظر دولتِ دنیا و تخت ہے

افسوس انتظارِ دفن بھی نہ کر سکے
اب تک ڈٹا ہوا ہے جو باطل کے سامنے

کرسی پہ شیخ کیسی لگائی یہ جست ہے
رہبر وہی ہے دنیا میں جو حق پرست ہے

روزِ احد کھلی تھی فضیلت صحابہ کی
حفظِ نظام واجبِ اوّل ہے دوستو!

رفتار بعض کی تو قیامت کی رفت ہے
یومِ غدیر اپنا تو یومِ الست ہے

بغضِ علیؑ کا آیئے لیجیے انعام
فیاض کو حوادثِ دُنیا سے ڈر نہیں

دوزخ کے در پہ اک یہی تحریر ثبت ہے
کیونکہ یقین ہے کہ کوئی سرپرست ہے

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغا سروش کا کلام

ذوالفقار ایسا کہیں دوسرا ہتیار کہاں　　یا علیؑ آپ نے بنوائی یہ تلوار کہاں

ہم کہاں منقبتِ حیدرِ کرارؑ کہاں　　ہاں بلا لاؤ کہ ہیں میثمِ تمار کہاں

کچھ خبر ہے تجھے اے لیلیٔ شامِ ہجرت　　سو رہے ہیں تیرے زلفوں کے گرفتار کہاں

ہم نے دل سب کے ٹٹولے ہیں خبر ہے ہم کو　　سب نصیری ہیں مگر جراءت اظہار کہاں

مانتا ہوں کہ میں خاک قدمِ یوسفؑ ہوں　　مصر کے لوگ کہاں میرے خریدار کہاں

۔۔آغا سروش۔۔

میثمؑ کو زورِ زباں دینے والے　　مجھے بھی زباں دے زباں دینے والے

کہاں یہ زمانہ کہاں آلِ احمدؐ　　کہاں لینے والے کہاں دینے والے

علیؑ کی ولایت سے انکار کیسا　　زباں دے چکے ہیں زباں دینے والے

درِ سیدہؑ پر دعائے ملک ہے　　سلامت رہیں روٹیاں دینے والے

بتائیں کہاں ہیں وہ شامِ ہجرت　　نبیؐ کے اشاروں پہ جاں دینے والے

اٹھاتے نہیں کیوں جنازہ نبیؐ کا　　کہاں مر گئے بیٹیاں دینے والے

فدک تو امامِ زمانہ ہی لیں گے

بھلا ایسے دیں گے کہاں دینے والے

۔۔آغا سروش صاحب کا کلام صادق امام صاحب نے عنایت کیا۔۔

اگر کوئی ٹائپ کی غلطی ہو تو مطلع کریں

طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۲ نومبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغا سروش کا کلام

اس شرط پر خدا سے ہوئی زندگی کی بات
ہم عمر بھر کریں گے ولائے علی کی بات

ہے تم کو اختیار کرو تم کسی کی بات　　میں بندہ علیؑ ہوں کروں گا علیؑ کی بات

بھولی نہیں ہے آج بھی اپنے مکین کو
دیوارِ کعبہ کرتی ہے ابتک علیؑ کی بات

مشکل میں ہر نبیؑ کے ورد زباں رہی　　خیبر میں کچھ نئی نہ تھی نادِ علیؑ کی بات

اعلان کر رہا ہے ستارہ زمین پر
طے ہو گئی بتول سے عقدِ علیؑ کی بات

میثم ولا کے جوش میں پہنچے ہیں دار پر　　اب ان بلندیوں سے بھی ہو گی علیؑ کی بات

پاکیزگی ماں کی نہیں جس میں اے سروش
مر جائے گا مگر نہ کرے گا علیؑ کی بات

طالب دعا۔ سید زر عباس۔ ۲ نومبر ۲۰۰۲

اے تشنہ لبو! خضرؑ نہ الیاسؑ ملیں گے　　دریا پہ اب حضرت عباسؑ ملیں گے

قرآن میں جو ڈھونڈو گے تو تم کو میرے مولا　　الحمد سے تا سورۃ والناس ملیں گے

حیدر کے عدو لاکھ رکھیں دولتِ دنیا　　ذہنوں میں مگر غربت و افلاس ملیں گے

تم جب بھی ملو شہ کے عزادار سے تم کو　　پلکوں پہ چمکتے ہوئے الماس ملیں گے

قرآن میں کھو جاؤ تو تم کو میرے مولا　　الحمد سے تا سورۃ والناس ملیں گے

کچھ دیر کو گر سوئیں بھی شہ کے عزادار　　حرؑ ہی کی طرح جاگتے احساس ملیں گے

حرؑ بن کے چلو یا کہ حبیب ابن مظاہر　　شبیرؑ سے پہلے تمہیں عباسؑ ملیں گے

میں مدح علیؑ آنکھوں سے لکھوں گا کفن پر
مرقد میں کہاں خامہ و قرطاس ملیں گے

المرسلہ۔ سید زر عباس۔ ۲۷ نومبر ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

هر پھول کي قسمت ميں گلستاں نہيں ہوتا
هر سنگ کے حصے يں بدخشاں نہيں هوتا
هر کوہ نشيں موسي عمراں نہيں هوتا
جو تخت پہ بيٹھے وہ سليماں نہيں هوتا
هر شمع کي قسمت ميں پروانہ نہيں هے
اللہ کا گھر سب کا زچہ خانہ نہيں هے

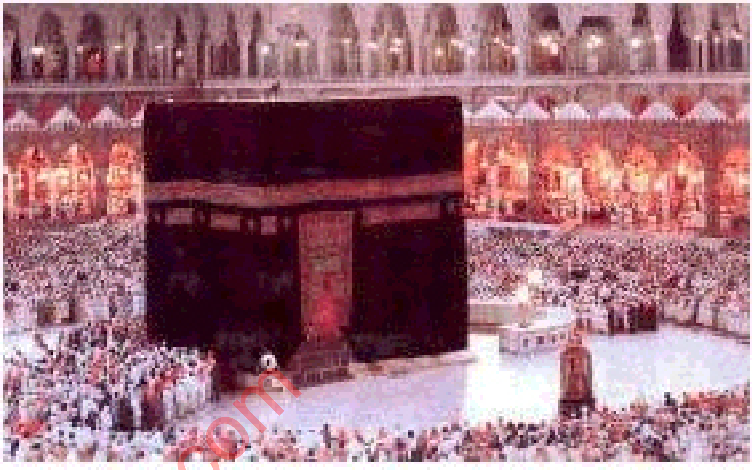

Congratulation to All Momeeneen & Mominat

13th Rajab The Birthday Of

MOLOODE-KAABA

الامام علي المرتضى(ع)

دعاؤں کا طلبگار

سید حسن مہدی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ کا سہرا

ہو گیا حاصلِ ایمان علیؑ کا سہرا
آجتک پڑھتا ہے قرآن علیؑ کا سہرا

فخر سے گوندھ کے طوبیٰ کی گھنی چھاؤں میں — خلد سے لایا ہے رضوان علیؑ کا سہرا
سج گیا آیتوں سے بنتِ نبیؐ کا آنچل — اور بھی ہوگیا ذیشان علیؑ کا سہرا
نیگ میں آیہِ تطہیر بھی اور کوثر بھی — کر گیا دین کو دیندار علیؑ کا سہرا
مظہرِ شانِ امامت ہیں یہ بارہ لڑیاں — نورِ وحدت کی ہے پہچان علیؑ کا سہرا
سرخرو ہوگئے خود اپنے لہو سے سب پھول — کربلا میں چڑھا پروان علیؑ کا سہرا
فاطمہؑ بنتِ اسد تیری دعاؤں کی طرح — ابو طالبؑ کا ہے ارمان علیؑ کا سہرا
دھڑکنیں پھر دلِ بلقیس کی کچھ تیز ہوئیں — گنگناتے ہیں سلیمانؑ علیؑ سہرا
حسن یوسفؑ سے زلیخا کی نظر ہٹنے لگی — دے گیا عشق کو عرفان علیؑ کا سہرا
ہیں کہیں لولو و مرجان، کہیں مرج البحرین — بن گیا سورۂ رحمٰن علیؑ کا سہرا

یہ بھی ہے ان کی عطا نیّر و عامر ورنہ
کیا کہے گا کوئی انسان علیؑ کا سہرا

(جلالپور اور اتر وڑہ کے شعرا کا یہ کلام سید نذر عباس نے بواسطہ سید سلمان رضا آف محمد آباد حاصل کیا)

۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء

jabir.abbas@yahoo.com

علیؑ آگئے / سیّد سبطِ جعفر

جب خدا کو پکارا علیؑ آگئے ، جب علیؑ آگئے زندگی آگئی

زندگی بندگی روشنی آگئی ، روشنی آگئی ، آگہی آگئی

موت اِنکے محبوں کو آتی نہیں ، آبھی جائے تو پھر بچ کے جاتی نہیں

موت کا کیا خطر ، موت سے کیا حذر ، اِس سے بچنا بھی کیا ! آگئی ، آگئی

غسلِ میّت نہ کہنا مِرے غسل کو ، اُجلے ملبوس کو مت کفن نام دو

میں چلا ہوں علیؑ سے ملاقات کو ، جس کی تھی آرزو وہ گھڑی آگئی

جبرئیلؑ اور قنبرؓ پہ کیا منحصر ، دَر ترا چھوڑ کر کوئی جاتا نہیں

جو غلامی کا تیری مزہ پاگیا ، راس جس کو تِری نوکری آگئی

"جس کا مولا تھا میںؐ اُس کا مولا علیؑ" جب نبیؐ نے کہا دین کامل ہُوا

مرحبا مصطفیٰؐ رب بھی راضی ہُوا ، وہ جو آنا تھی آیت وہی آگئی

تیری مسند پہ غیروں کو بٹھلا دِیا ، نائبِ مصطفیٰؐ مظہرِ کبریا

تو وصی و ولی و علیؑ ہی رہا ، منزلت میں تِری کیا کمی آگئی

مسلکِ عشق میں مانگنا عیب ہے ، میں بھی خاموش ہوں وہ بھی خاموش ہیں

اُن کو سب ہے خبر اسلئے چپ ہوں میں ، کیا ہُوا آنکھ میں گر نمی آگئی

خمس دینا مودّت کی ایک شرط ہے اور نہ دینا بھی مثلِ فدک ہے گناہ

حق سادات و زہراؑ کے مقروض ہے ، جب تبرا سُنا تو ہنسی آگئی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قمرؔ جلالوی / اضافی اشعار بمناسبت شہادتِ مولا علیؑ / س ج

منتظم کعبے کا آ پہنچا صفائی کے لئے
اے بُتو ، اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے

چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ
آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے

دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہئے تیغ آزمائی کے لئے

کہتے تھے عباسؑ ، میں سقہ ہوں فوجِ شاہؑ کا
خون کے دریا بہا دوں گا ترائی کے لئے

اے عروسِ تیغِ قاسمؑ رن میں گھونگٹ تو اُٹھا
سر لئے لاکھوں کھڑے ہیں رونمائی کے لئے

چونک اُٹھتی تھی سکینہؑ نام سُن کر شاہؑ کا
جب کبھی روتی تھی زینبؑ اپنے بھائی کے لئے

ابنِ ملجم نے لگائی جب علیؑ کے سر پہ تیغ
عرش سے اُترے ملائک بھی دُہائی کے لئے

کردیا کیوں ابنِ ملجم ، ایسے مولاؑ کو شہید
تھا جو اِک مشکل کشا ساری خدائی کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ مولا علیؑ

رضا صاحب کا قصیدہ برادر قمر الحسن نے دیا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے
خلد اس کا مقام ہو جائے
یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو   صبح ہو جائے شام ہو جائے
ان کی چشم کرم کی دیر ہے بس
غم زدہ شاد کام ہو جائے
یوں ہی کرتے رہیں گے ذکر علیؑ   صبح ہو جائے شام ہو جائے
ذرہ خورشید کی طرح چمکے
انکا جب فیض عام ہو جائے
اے خدا ان کے ذکر کے صدقے   زندگی کو دوام ہو جائے
پھر مٹائے بھی مٹ نہیں سکتا
نقش گر تیرا نام ہو جائے
جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہو فدا   میرا ان پر سلام ہو جائے
دل نجف میں یہ چاہتا ہے رضا
اور کچھ دن قیام ہو جائے

منقبت از ظہور جارچوی

مدینے سے خیبر شجاع غضنفر
رسولؐ خدا کا مددگار آیا
علیؑ مرد میداں علیؑ شیر یزداں
علیؑ غیر فرار کرار آیا
علیؑ کو ہے الفت خدا و نبیؐ سے
خدا و نبیؐ کو ہے الفت علیؑ سے
خدا و نبیؐ و علیؑ کا ہے پیارا
علیؑ سے میسر جسے پیار آیا

جو شہر علوم خدا ہیں پیمبرؐ
تو دروازہ شہر ہیں صرف حیدرؑ
سلام نبیؐ کو جو اک بار آیا
علیؑ کی سلامی کو دوبار آیا
علیؑ اولیا ہیں علیؑ مرتضیٰ ہیں   علیؑ انما ہیں علیؑ قل کفیٰ ہیں
علیؑ ناخدا کو پکارا جو ہم نے   جہاز اپنا طوفاں سے پار آیا

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے
سب اعضائے تن خاک و خوں میں نہائے
گراں بار اجرء رسالت اٹھائے
عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

ہوئی شاد پتھراؤ کر کر کے امت
لہو میں نہائی پیمبرؐ کی عترت
خبردار زینبؑ پھر آئی قیامت
ہوا ختم بازار دربار آیا

یہ شاعر یہ ذاکر ظہور و امانت
کئے جا رہے ہیں جو مولا کی مدحت
کہیں گے یہ کوثر پہ اہل مودت
وہ مے نوش آیا وہ مے خوار آیا

----بشکریہ برادر حسن مجتبیٰ نقوی----

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا...طالب دعا...سید نذر عباس

۲۳اپریل ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے چند رباعیاں

یہ بھید کوئی کیا سمجھے گا یہ راز کوئی کیا جانے گا　　گھر بند رہے گا کعبے کا اور آنے والا آئے گا
یہ بنت اسد ہیں بنت اسدؑ کیا روک سکیں گی دیواریں　　معصوم نگاہیں پڑتے ہی دیواریں در بن جائے گا

کشتیء دین کی پتوار سنبھالی جائے　　بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو　　یہ نہیں مادر عیسیٰؑ کہ نکالی جائے

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے　　کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح　　آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

حالت عجب تھی خانہء رب جلیل کی　　یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی　　آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبے کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

نبی آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آیا　　خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سب ہی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے گھر سے آیا ہے　　خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

نور حق شان خدا عین خدا　　یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں　　عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری
ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم　　انبیاء سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے　　حق ہے شاھد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو　　آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

(طالب دعا ـــــ سید نزر عباس ـــــ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۱)

jabir.abbas@yahoo.com

ہم سے ہو مدحتِ اغیار یہ ناممکن ہے
ہم ہوں باطل کے پرستار یہ ناممکن ہے
اور جو کہیئے وہ اے نورؔ ہے ممکن لیکن
بن سکے ریت کی دیوار یہ ناممکن ہے

خالی کوئی سائل نہ گیا اُس در سے
جو آیا بھریں جھولیاں سیم و زر سے
مانگو تو خدا سے مانگو ۔ لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے علیؑ کے گھر سے

ظلم و ستم کرے ۔ کوئی جور و جفا کرے
اے نورؔ اس کے دل میں جو آئے کیا کرے
لیکن نہ بند ہو گی عزادارئ حسینؑ
"وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے"

دنیا پہ بے حساب ہیں احسانِ مرتضیٰؑ
جز مصطفیٰ نہ سمجھا کوئی شانِ مرتضیٰؑ
دنیا و دیں کی نعمتیں حاصل ہوئیں اُسے
آیا جو زیرِ سایۂ دامانِ مرتضیٰؑ

علیؑ امین ہے قدرت کے سب خزینوں کا
ہے ناخدا ہی ایماں کے سفینوں کا
علیؑ کے قبضۂ قدرت میں آسماں ہیں تمام
ہے بوتراب ہی مختار کل زمینوں کا

علیؑ ہے بندوں کے دل حق سے جوڑنے والا
طلسم کفر و ضلالت کو توڑنے والا
نہ بت پرست ہی باقی رہے نہ بت خانے
بتوں کی آیا جو گردن مروڑنے والا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات

علیؑ کو خالقِ اکبر کا عین کہتے ہیں
حسنؑ کو قلبِ رسالت کا چین کہتے ہیں
لٹا کے گھر کو جو دینِ خدا کی لاج رکھے
زبانِ عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

--مندرجہ ذیل رباعیاں ذاکر صاحب نے لکھوائی--

مرادِ حبِ علیؑ سے وصول ہوتی ہے
اور علیؑ کے صدقے دعا قبول ہوتی ہے
علیؑ کے ذکر سے خوش ہیں محب لیکن
منافقوں کی طبیعت ملول ہوتی ہے

بیکار زندگی ہے حبِ علیؑ بغیر
جیسے چمن ویراں ہو پھول و کلی بغیر
اعمال سبھی نیک ہونگے تیرے حساب میں
بخشش کبھی نہ ہوگی حق کے ولی بغیر

خدا کے مدِ مقابل عوام بن بیٹھے
اور کسی کے تخت کے مالک غلام بن بیٹھے
جنہیں شعور نہ تھا بات کرنے کا
غضب تو یہ ہے وہ بھی امام بن بیٹھے

ہر سوز کو ہم سوزِ بلالی نہیں کہتے
ہر مرد کو ہم مردِ حلالی نہیں کہتے
حیدر کی امامت کا جو منکر ہے نظیر
ہم ایسے حرامی کو حلالی نہیں کہتے

قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

ملائکوں میں دھوم ہے ۔ یہ تو درِ علوم ہے
جو بن کے آ گئے ہیں وصیِ مصطفےٰؐ

قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

گماں ہوا یہ فاطمہؑ کو در قفیل ہے
ظہورِ مرتضٰیؑ کا وقت بھی قلیل ہے
یہ حکمِ ایزدی ہوا دیوار کو کہ در بنا
پلیٹ نہ جائے گھر کہیں علیؑ کی والدہ

قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

کچھ اس طرح صنم پہ ان کا رعب چھا گیا
لرز گئے کہ سامنے یہ کون آ گیا
شرم لئے نگاہوں میں
گرے ادب سے پاؤں میں
حرم میں ٹوٹ ٹوٹ کے
کفار کے خدا

قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔سید نذر عباس۔۳۰ ستمبر ۲۰۰۴)

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولا علیؑ اور خیبر

تشویش بڑھی جب خیبر میں آئی یہ ندا اے پیارے نبیؐ

تم نادِ علیؑ کا ورد کرو ہم کام تمہارا کرتے ہیں

۔۔کرمانی۔۔

کرے چاند ٹکڑے نبیؐ کا اشارہ — تو پلٹائے سورج وصیؑ کا اشارہ

ظہور ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے — زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

۔۔ظہور رجا رجوی۔۔

خیبر میں یہ ہے دھوم کہ جرار آیا — افواجِ محمدؐ کا علمدار آیا

فی النار ہو اکفر تو کافر فرار — میداں میں جب حیدرِ کرار آیا

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے

او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے

مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا

پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے

خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا

مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے

ہیں بسترِ رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا

انگڑائی جب کہ لی شبِ ہجرت گزار کے

تاریکیاں یہ شامِ غریباں کی اے قمر

تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

۔۔قمر جلالوی مرحوم۔۔

کروں توصیف کن الفاظ میں آقائے قنبر کی

نرالی شان دیکھی اللہ اللہ زورِ حیدرؑ کی

ہلایا اور اکھاڑا پھر اٹھایا تول کر پھینکا

حقیقت کھول کر رکھ دی علیؑ نے بابِ خیبر کی

فتح خیبر ۔ ۲۴ رجب

پڑا رعب اس قدر دنیا کے دل پر فتح خیبر سے

مسلمانوں نے یورپ کر لیا سر فتح خیبر سے

فدک والوں نے رستے میں دیا نذرانہ خود آکر

ہوا حاصل حق بنتِ پیمبرؐ فتح خیبر سے

جنابِ عائشہ اکثر یہ سچی بات کہتی تھیں

ملیں ہم کو کھجوریں پیٹ بھر کر فتح خیبر سے

صحابہ کے سروں سے ٹل گئی مشکل رہائش کی

بنے بے گھر غریبوں کے لئے گھر فتح خیبر سے

مسلمانوں کے بچے کھیلے سونے کے کھلونوں سے

ملا تھا بے زروں کو اس قدر زر فتح خیبر سے

ظہور اسلام کی تاریخ ہے اس امر کی شاہد

ہوئے اعدائے دیں کے حال ابتر فتح خیبر سے

۔۔ظہور رجا رجوی۔۔

جب کسی سے بھی مرحب نہ مارا گیا

میرے مولا علیؑ کو پکارا گیا

کان میں پہنچی جس دم نبیؐ کی صدا — جلد خیبر میں عمراں کا پیارا گیا

سست رفتار و بدل بحکم علیؑ — مثل طیار وہ بھر کر طرارہ گیا

کیسے ان کو بہادر کوئی مان لے — ایک بھی جن سے کافر نہ مارا گیا

ہو کے گستاخ بولا پیمبرؐ سے جو — اس کا ایمان سارے کا سارا گیا

حق یہی ہے کہ ہم بھی پکاریں اسے — جس کو قرآں میں ناصر پکارا گیا

ڈھونڈتا آگیا میرے مولا کے گھر — آسماں سے جو تارا اتارا گیا

جو امامِ زماں سے نہ واقف ہوا — دوزخی کفر کی موت مارا گیا

اٹھ رہے تھے جو سجدے سے مولا علیؑ — سر پہ تلوار کا ہاتھ مارا گیا

رہ گئے روتے اہل ولا ظہور

حوضِ کوثر پہ مولا ہمارا گیا

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا ۔۔ سیدہ زہرا عباس ۔ ۲۴ رجب ۔ ۱ ۔ ۱۰ ۔ ۲۰۰۴)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

★★★★★

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں   حسنؑ کو نور شہء مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ   کمال ء صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں   نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی   علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاج ء دل   ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

حب ء حیدرؑ میں باغ خلد ملا   اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

★★★★★

جو مدحت حیدر کو بیکار سمجھتے ہیں   ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

قائم ــــــــــ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

مصطفٰے لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے   اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن   وہ اوریجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

★★★★★★★★

جب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھئے   مصطفٰےؐ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ   آئے کعبے میں دوش مصطفٰے سے پوچھئے

کل ایماں مرضی رب جانشین مصطفٰے   شیر حق ناد علیا کہہ کے سمجھانا پڑا   پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور   لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم   انگشتری نے جب کے سلیماں بنا دیا   جو بھی مہم ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ   بس اس جلن نے بہتوں کو شیطاں بنا دیا

★★★★★

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے   لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے   لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر   ہم نے یہ دیکھا نبیؐ ناد علیؑ پڑھتے رہے

امیر المومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے   لپیٹے چھوٹے سن کے لیکن قول ربانی   بحکم حق امیر المومنیں اس دن سے ہیں آقا   نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو پیش و پس تو پچھ کھا گئے ثانی

★★★★★★★★★

بیزار علیؑ کو مال و زر سے پایا   طاعت ء الٰہی میں شام و سحر پایا
اللہ نے تیغ دی نبیؐ نے دختر   رتبہ یہ ادھر سے وہ ادھر سے پایا

★★★★★

ایمان پایا تو علی کے گھر سے پایا   رتبہ پایا تو کس بشر سے پایا
طوبیٰ کوثر بہشت آرام ء لحد   جو کچھ پایا علی کے در سے پایا

★★★★★

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد   انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد
ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے   خیبر میں خود نبی نے کہا یا علیؑ مدد
دست یزید عصر میں ہے پھر نظام ء دہر   ہر ہر قدم ہے کرب و بلا یا علیؑ مدد
چھینی ہوائے غرب نے فیشن کے نام پر   سیدانیوں کے سر کی ردا یا علیؑ مدد
کہرام ہے خیام صداقت میں آج بھی   آتی ہے العطش کی صدا یا علیؑ مدد
مشکل نہیں ہے ایسی کہ جس کا حل نہ ہو
دل سے کوئی کہے تو ذرا یا علیؑ مدد

●●●●●عاشور کاظمی●●●●● ۱۹ فروری ۲۰۰۰●●●●●

جہان والے جسے آفتاب کہتے ہیں   ہم اس کو عکس رخ بو تراب کہتے ہیں
نہیں جو دوست علی کا خدا کا دشمن ہے   جناب ء من یہ رسالت ماب کہتے ہیں

پلٹ کے حکم علیؑ سے شتاب آتا ہے   کبھی شباب کبھی آفتاب آتا ہے
سلام کس کو کیا عرش پہ نبیؐ تم نے   یہ کس کے لہجے میں کس کا جواب آتا ہے

★★★★

علیؑ

آپ ہیں مولود کعبہ آپ باب ء شہر علم ہیں   آپ ہیں اللہ کی تلوار یا مشکل کشا
یا علی کہہ کر گزر جاتے تھے ہر مشکل سے ہم   چپ رہے تو لٹ گئے اس بار یا مشکل کشا

★★★★

شریک کار مصطفٰے علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ   امین دین مصطفٰے علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
بلندیوں کا سلسلہ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ   فضیلتوں کی انتہا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
وہ غازی و سعید بھی مجاھد و شہید بھی   خدائے دین ء کبریا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

★★★★★

دیکھ کر مولود کو روشن حرم ہو جائے گا   نور مہر و ماہ کے چہرے کا کم ہو جائے گا
وہ فسردہ خاطری ہو یا تکان ء زندگی   یا علیؑ کہتے ہی انساں تازہ دم ہو جائے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بھید کوئی کیا سمجھے گا یہ راز کوئی کیا پائے گا
در بند رہے گا کعبے کا اور آنے والا آئے گا
یہ بنت اسد ہیں بنت اسد کیا روک سکیں گی دیواریں
معصوم نگاہیں پڑتے ہی دیواریں در بن جائے گا

دونوں کی نگاہوں میں الفت کے گلے ہوں گے   ہونٹوں پہ تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے
کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو   جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

*****

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے   قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم   نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

●●●●●

ہزار بار جئیں اور ہزار بار مریں   علیؑ علیؑ ہی کہے جائیں گے خدا کی قسم
یہ موت کیا ہے ہماری نظر میں ہے ایک کھیل   غلامِ شاہِ شہیداں کربلا کی قسم

OOOOO

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں   ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے   بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

****

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے   بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
سنی زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے   نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علیؑ میں نے
ہر اک سوال کا لب پہ میرے جواب رہا
میں امتحانِ محبت میں کامیاب رہا

*****

جنگل پہاڑ کہتے ہیں نادِ علیؑ علیؑ   مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ
حیدرؑ کا نام سن کے میں آیا ہوں دور سے   کشتی کو میری بھر دو محمدؐ کے نور سے

*****●●●●●*****

کیوں ضرورت پر مدد مانگوں کسی ہم جنس سے   کون کس کے کام آتا ہے خدا کا نام لو
ہم کو حیدرؑ نے پیمبرؐ نے بتایا ہے یہ راز
جب کبھی مشکل پڑے مشکل کشا کا نام لو

۱۸ فروری ۲۰۰۰ سنعر

ع سے عین عبادت کا سرانجام ہوا   ل و لام کہ جس لام سے اسلام ہوا   ی سے یاور ہوئے ہر شخص کی مشکل میں   صدقے اس نام کے کیا خوب علیؑ نام ہوا

*****

اس زمانے میں بنے گا حیدر کرارؑ کون   شہ پر جبریلؑ تک لے جائے گا تلوار کون
یادگارِ فاطمہؑ بنت اسدؑ کعبے میں ہے   جوڑ سکتا ہے بھلا ٹوٹی ہوئی دیوار کون

*****

خندق میں ایک ضربِ علیؑ اس طرح چلی   دونوں جہاں نثار ہیں اس ایک وار پر
تھم تو گئی تھی آ کے پرِ جبرائیل پر   تیور بدل گئے تھے مگر ذوالفقار

*****

امکاں کی سرحدوں سے تیرا مرتبہ بلند   تو بھی بلند اور تیرا سلسلہ بلند
ہر اس جگہ پہ اب بھی تیرا اقتدار ہے   جس جس جگہ ہے پرچم صدق و صفا بلند

*****

اللہ کا گھر سجا سجایا تجھ کو   اب حاصل کون و نین کو پایا تجھ کو
کل ایماں آ گیا جب کعبے میں   اکملت لکم دینکم آیا تجھ کو

*****

معراجِ عبادت کی طرف بڑھتا ہوں   جبریلؑ کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف   جس وقت کہ میں نادِ علی پڑھتا ہوں

*****

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے   طلب اسی کی کبھی بہرہ مند ہوتی ہے
دلِ نجس میں سمائی کبھی نہ حب علیؑ   کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

*****______*****______*****

نجم آفندی

کیا تجھ کو امیرالمومنینؑ سے نسبت   پہلے پیدا تو کر کہیں سے نسبت
جو کھائی ہیں عمر بھر وہ ایسا تھا امیر   تجھ کو بھی ہے کچھ نانِ جویں سے نسبت

رہبر کوئی جز فکر خدا ساز نہ لے   ہاں قرض کسی کے طرز و انداز نہ لے
آقا ہے تیرا علیؑ سا مافوق بشر   جبریلؑ بھی دے تو پرِ پرواز نہ لے

تکلیف میں دم کسی کا بھرنا کیسا   غفلت میں کوئی نفس گزرنا کیسا   ہر سانس میں ہو ورد زباں نام علیؑ   یہ وقت پڑے پہ یاد کرنا کیسا

حق کی قوت سے کام لینا ہوگا   ہم دیتے ہیں جو پیام لینا ہوگا   گرتا ہوں یوں کوئی نہ سنبھلا اب تک   دنیا کو علیؑ کا نام لینا ہوگا

دل میں تیرے درد کی لے ہے کہ نہیں   کردار میں ملتی ہے کوئی شے کہ نہیں
ہے حبِ علیؑ سفینہ نوحؑ مگر   تیری بھی سفینہ میں جگہ ہے کہ نہیں

نجم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

http://fb.com/ranajabirabbas

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیرِ خدا کی شان میں نذرانہ عقیدت از افسر عباس

زباں پہ حسنِ حقیقت کا اعتراف نہیں   حجابِ دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہء احرام دل میں بغضِ علیؑ   تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

*****

رک گیا روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے   کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر   موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

●●●●●

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے   فقط اسی کی طلب بہرہ مند ہوتی ہے
دل نجس میں سمائی کبھی نہ حب علیؑ   کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

*****

دل ان کا مقابل کی طرف بڑھتا تھا   اور جوش عقیدت کا اسے چڑھتا تھا
جب سامنے آتا تھا علیؑ کے قرآں   معلوم نہیں کون کسے پڑھتا تھا

●●●●●

متاعِ شوق کو خود سے جدا نہیں کرتا   وہ اپنے دل پہ کبھی یہ جفا نہیں کرتا
علیؑ کا عشق اک ایسی نماز ہے جس کو   قضا کے وقت بھی مومن قضا نہیں کرتا

*****

علیؑ مرتضےٰ کا جس کو دیوانہ سمجھتا ہوں   اسی کو عاقل و ہشیار و فرزانہ سمجھتا ہوں
مئے حب علیؑ کا جس کو مستانہ سمجھتا ہوں   اسے دنیا و مافیہا سے بیگانہ سمجھتا ہوں
جو خاکی ہو میں اس کو نائب نوری نہیں کہتا   فسانے کو حقیقت سے جداگانہ سمجھتا ہوں
مصیبت میں جو کام آئے اسے کہتا ہوں میں اپنا   جو تنہا چھوڑ جائے اس کو بیگانہ سمجھتا ہوں
جو پیغمبر کے بدلے سو گیا تیغوں کی چھاؤں میں   اسے شمع رسالتؐ کا میں پروانہ سمجھتا ہوں
علیؑ مرتضےٰ کے ذکر سے زینت نہ ہو جس کی   میں ایسی ہر بھری محفل کو ویرانہ سمجھتا ہوں
وصیء مصطفےٰ کے حسن عالم تاب کا افسر
جو دیوانہ نہیں میں اس کو دیوانہ سمجھتا ہوں

****

نہ گداگری نہ تونگری نہ سکندری نہ قلندری   ہے عزیز مجھ کو جہاں میں فقط اک فریضہء قنبری
میں خلوص قلب و نگاہ سے ہوں فدائے عظمت مرتضےٰ   میرے چاکروں میں ہے قیصری میری ٹھوکروں میں سکندری

****

تجھے اے علیؑ کے دشمن کوئی فائدہ نہ دے گا   یہ قیام آخر شب یہ سجود صبح گاہی
جسے منتخب کرے حق وہی جانشین جائز   کہ نیابت محمدؐ ہے عطیہء الٰہی

●●●●●●●●●

خورشید سے ذرہ تک مہتاب سے تا ماہی   حیدرؑ کی وزارت ہے احمد کی شہنشاہی
ہے جس کے مقدر میں کج بینی و گمراہی   لاحق ہے اسی دل کو بغض اسد اللہی
مخلوق نہیں چنتی خالق کا نمائندہ   مانگے سے نہیں ملتے اوصاف ید اللہی
خاصان الٰہی کی منزل ہے بہت اعلیٰ   رہ جاتا ہے رستے میں جبریل سا ہمراہی

*****

میرے حدود معرفت میرے وسائل شرف   کرب و بلا و سامرہ مشہد و یثرب و نجف
نوح سے ہے بلند تر مرتبہ ابوالحسن   ان کے پسر ہیں باشرف ان کا پسر تھا ناخلاف

●●●●●

لب واعظ پہ ہے العظمۃ للہ کا نعرہ   مگر دل میں بتان شیطنت کا رقص جاری ہے
تجھے اے دشمن حق ہادیٔ امت سے کیا نسبت   وہ عرشی ہے تو فرشی ہے وہ نوری ہے تو ناری ہے
کرم فرما ہمارا ہے قسیم نار والجنۃ
اسی باعث تو ہم کہتے ہیں کہ جنت ہماری ہے

*****

جو مشکلات رسالت کا کارساز نہیں   وہ فرد شاں نیابت سے سرفراز نہیں
کلام پاک میں جس کا کوئی جواز نہیں   قسم خدا کی وہ قول شہ حجاز نہیں
خلیفہ ساز خلیفہ سے گر نہیں بہتر
تو پھر خدا کی قسم وہ خلیفہ ساز نہیں

●●●●●

مولا میں انہی کو تو سمجھتا ہوں جہاں میں   جن کا تیرے آقا کو ہے اقرار غلامی
بے مثل تھی بے مثل ہے بے مثل رہے گی   پیغمبر اسلام کی شائستہ کلامی

OOOOO

جو آشنائے مقام ابوتراب نہیں   حقیقتوں کی تحمل کی اس کو تاب نہیں
عطا کیا ہے خدا نے علیؑ کو ذوق نظر   یہ علم وہ ہے جو ممنون اکتساب نہیں
امام کیوں نہ لٹائے کمال کے گوہر
کہ وہ علوم کا گرداب ہے سراب نہیں

*****

میں سجدہ ریز باب علم ہوں میری نگاہوں میں   نہیں جچتا مقام رازی و سینا و فارابی
در علم خدا سے دور رہنے کا نتیجہ ہے   زمانے میں حقیقت آشنا ذہنوں کے کمیابی

●●●●●

دیگر شعراء کے کلام

اک نظر ظاہر کی دل کی ترجماں ہوتی ہے ایک   بات اک رہتی ہے مخفی داستاں ہوتی ہے ایک

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

*****

نکیرین کادل لبھاناپڑے گا علیؑ کاقصیدہ سناناپڑے گا جوہوناہے شامل ہماری خوشی میں جدارِ حرم مسکراناپڑے گا
چلوہوتوکچھ جنتیں ساتھ رکھ لو فقیروں کودیناد لاناپڑے گا عجب شان سے ہوگی معراج حیدرؑ نہ جاناپڑے گانہ آناپڑے
بچاناہواگر دین حق شام ہجرت علیؑ کوپیمبرؐ بناناپڑے گا سوئے خلد کیاسوچ کر آرہے ہو یہاں داغ ماتم دکھاناپڑے
مجھے بے سہارا سمجھتی ہے دنیا سروتن اب علیؑ کوبلاناپڑے گا

_____ سنغر_____ ازمدینہ منورہ___۱۱ فروری ۲۰۰۰م_____

مولاہے توامیرہے تو مرتضےٰ ہے تو اللہ گواہ ہے کہ شیرخدا ہے تو
قرباں ہو میری جاں اے شاہ لافتی سب مشکلوں کاحل ہے کہ مشکل کشا ہے تو

*****

یہ کون سی جناب ہے بلاکی آب وتاب ہے اجل بھی آب آب ہے حرم کاآفتاب ہے
جوان بے نظیر ہے یہ قدسیوں کاپیرہے امیرکیاامیرہے نبیؐ کایہ وزیرہے
خداکاانتخاب ہے یہی توبوتراب ہے

_____ سنغر___۱۵ فروری ۲۰۰۰_____

مولود جووہاں حکم ِقدرسے پایا کعبے نے شرف علیؑ کے درسے پایا
ہاتھوں پہ لئے نبیؐ یہ کہتے نکلے لوہم نے وصی خداکے گھرسے پایا

*****

جبرائیل نے دیکھاتھاجوتاراپہلے اس سے بھی تھاامام ہماراپہلے
آئے جوبرائے سیردنیامیں علیؑ اللہ نے اپنے گھرمیں اتاراپہلے

●●●●●

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتاہے پرنام ِعلی نہ لوتوکب ملتاہے
اعدادِ محمدؐ وعلیؑ کوگن لو یہ دونوں جوباہم ہوں تورب ملتاہے

*****

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا پرچشم ِعلیؑ میں نہ سمائی دنیا
جتناکہ اٹھایادرِ خیبرکوبلند نظروں سے اسی قدرگرائی دنیا

OOOOO

قطرے کوعلیؑ چاہیں تودریاکردیں ادنیٰ پہ کریں مہرتواعلیٰ کردیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے بیمارکوچاہیں تومسیحاکردیں

*****

پتھرپہ علم دین کاگاڑاکس نے للکارکے مرحب کوپچھاڑاکس نے
اصحاب ِپیمبرتوسب ہی تھے موجود بولوبولودرِ خیبرکواکھاڑاکس نے

*****

10 APR 2000

نذرانہ امیرالمومنینؑ (رباعیات)

خلوص دل سے علیؑ کا جونام لیتاہے وہی تولذت ِعمر دوام لیتاہے
علیؑ کانام ہے وجہ ِسکونِ قلب وجگر علیؑ کانام توگرتوں کوتھام لیتاہے

بلغ کاتاج سرپہ ہے امت کاشاہ ہے
بیعت علیؑ کی سب نے کی بخٌ گواہ ہے

*****

سلماںؑ سے پوچھئے نہ ابوذرؑ سے پوچھئے کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گیتی میں خود رسولؐ سے بعد ان کے عرش پر رتبہ علیؑ کا خالق اکبر سے پوچھئے

خیبرمیں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا افواجِ محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہواکفر توکافر فرار میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمنِ آلِ عباکاہاتھ وہ ہاتھ جوہے مکروفریب وریاء کاہاتھ
آمیں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغورسن مشکل پڑے توتھام لے مشکل کشاکاہاتھ

میں کیابتاؤں علیؑ کوکدھرکدھردیکھا جدھرجدھربھی نظرکی ادھرادھردیکھا
زمیں پر یہ علیؑ عرش پر علی العظیم علیؑ علیؑ نظرآئے جدھرجدھردیکھا

تجھ کوملارسول کابسترجو یاعلیؑ تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالع اسلام کی سحر دین ِخداکے پھرگئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے خداکے اک نورکے ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایساہوانہ ہوگا نہ ایساپایاوصیؑ کسی نے فلک پہ ذکر ِعلیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکرعلیؑ علیؑ ہے

دامادرسول کی شہادت ہے آج معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقاکوتمہارے مارا خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنولازم ہے تمہیں شوروشین ماہ رمضاں میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدرہوئے ہیں حسنینؑ جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ

بیٹھاہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے او بدنصیب دیکھ علیؑ کوپکار کے
ہے بسترِرسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا انگڑائی جب کہ لی شب ہجرت گزار کے
مرحب کاقتل بھی کوئی خیبرمیں قتل تھا پھینکاتھاذوالفقارکاصدقہ اتار کے
خیبرکے درنے کھل کے اشارہ یہ کردیا مظہر یہی ہیں قوت پروردگار کے

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

****

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا   معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا   واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

*****

کعبہ کو ید اللہ نے آباد کیا   بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا   اللہ رے جلالِ اسمِ اعلائے علیؑ   اصنام کو اس نام نے برباد کیا

*****

دیدار دمِ نزع دکھاتے ہیں علیؑ   ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ   منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیٔ موت   پہلے ملک الموت سے آتے ہیں

محبوب خدا کا جانشیں حیدر ہے   قندیل سرِ عرشِ بریں حیدرؑ ہے   رکھے کعبہ میں پاس دو سرِ دوش نبیؐ   لو مہر نبوت کا نگیں حیدرؑ ہے

؟؟؟؟؟؟

منتظم کعبہ کا آ پہنچا صفائی کے لئے   اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم   جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ   آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

*****

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا   پر چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا   جتنا کہ اٹھایا در خیبر کو بلند   نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

—دبیر—

سب کے درِ دولت سے تم اکراہ کرو   ہاں گھر میں درِ علوم کے راہ کرو   کعبہ درِ حیدرؑ ہے نہ ششدر ہو دبیر   جاؤ بیٹھو بھی اللہ اللہ کرو

—دبیر—

رہ جاتا ہوں انگشت بدنداں ہو کر   حیدرؑ کو کہا ابر سخنداں ہو کر   مانا کہ گہر بخش ہے نیساں بھی مگر   وہ دیتا ہے رو رو کے یہ خنداں ہو کر

—دبیر—

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو تارا پہلے   اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے   آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ   اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

—دبیر—

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے   پر نام علیؑ نہ لو تو کب ملتا ہے   اعداد محمدؐ و علیؑ کو گن لو   یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

—دبیر—

حیدرؑ کو جو خالق کا ولی کہتا ہے   شاباش قدیرِ ازلی کہتا ہے   کہتے ہیں نصیری تو علیؑ کو اللہ   بندہ اللہ کو علیؑ کہتا ہے

—دبیر—

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا   معدن ایماں کا اس گھر سے پایا   پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے   پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

—دبیر—

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے   روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے   مغرب ہی کی جانب تو ہے قبر حیدرؑ   یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

10 APR 2000

http://fb.com/ranajabirabbas

تاریخ خونِ شاہ چھپائے تو کس طرح   یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلیٰ کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہ زمن   اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوج شام   تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا   لیلیٰ نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہِ جنگ عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے   یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
تاریکیاں یہ شامِ غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

علیؑ نے کر دیا ثابت کہ حیدرؑ ایسے ہوتے ہیں   بہادر ایسے ہوتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں
وہی عادت وہی جرءات وہی قدرت وہی حکمت   پیمبر کے وصی بعد از پیمبر ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوش نبی پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
ابھر کے مہر رسول بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

کونین پہ روشن ہے کمالِ حیدرؑ   ہے کون شجاعت میں مثالِ حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین   خالق کا اجلال ہے جلالِ حیدرؑ

ذکر علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا   اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور   سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے   خلد اس کا مقام ہو جائے   یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو   صبح ہو جائے شام ہو جائے
اے خدا انکے ذکر کے صدقے   زندگی کو دوام ہو جائے   جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہو فدا   میرا ان پر سلام ہو جائے
ذرہ خورشید کی طرح چمکے   ان کا جب فیض عام ہو جائے   اے خدا ان کے ذکر کے صدقے   زندگی کو دوام ہو جائے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا   ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں   یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مدمقابل کہاں سے لاؤ گے   زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؐ عالم انساں میں سب سے افضل ہیں   خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے
سوا دو کے نہیں تیرا کوئی بہتر
وہ پست ہو گا جسے درمیاں سے لاؤ گے

●●●●●

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

Presented by: Rana Jabir Abbas

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا   کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسن حیدرؑ کو   بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا

****

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ   اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور   جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

رک گیا کیوں روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے   کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر   موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

*****

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں   ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علیؑ   تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

●●●●●

علی سے اگر لو لگائی نہیں   تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں
علیؑ کی محبت نبیؐ کی محبت   علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

****

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے   کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح   آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

●●●●●

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے   قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم   نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

*****

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے   اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے
رات بھر جاگے کل علم کے لئے   آج چھونے سے دم نکلتا ہے

●●●●●●●●●●●●●

یکتا ہے جو مداح مدام اس کا ہوں   واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا نیں   قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

*****

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام   کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کہونگا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام   محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام من است و من غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

*****

جو رتبہ احمدؐ کے وصی کا دیکھا   ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا
کہتے ہیں نبیؐ جب ہوئی معراج مجھے   پہنچا جو وہاں ہاتھ علیؑ کا دیکھا

●●●●●

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دو انکو   جس سے بھن جائے کلیجہ وہ سزا دواں کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے   مدحت حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

*****

کسی کو نگہ پاک باز دیتا ہے   کسی کو نعمت عمر دراز دیتا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا   علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دیتا ہے

****

زباں سے نام شہ ذوالفقار لیتا ہوں   نبیؐ کا اسم حسیں بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا ہو جیسے ہی سامنا افسر   میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

در جناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے   ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا   وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

*****

نہ باغ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں   نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہ نجف میں تیری بارگاہ عالی سے   بس اپنے حسن عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

*****

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں   وقار حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان جہاں کو نصیب ہو نہ سکا   قلندران علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

●●●●●

فضائے گلشن جنت کی سیر چاہتا ہے   اور احترام علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کرلے کچھ اپنی شر پسندی کا   بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

*****

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد   انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد
ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے   خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

*****

دل کو جان چمن پہ وار کے دیکھ   پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ
دور ہو دیں گی مشکلیں ساری   پھر علیؑ کو ذرا پکار کے دیکھ

*****

حالت عجب تھی خانہء رب جلیل کی   یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی   آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

●●●●●

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے   مظہر شان خدا شیر جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام   یکجا کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

*****

10 APR 2000

http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقی،ماہوش مہ خم غدیرلا   مومن کو جو بناتی ہے روش ضمیرلا   جسکو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ھم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر   ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر   پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ھم پر نہیں اثر   دیرینہ ایک رسم بجالا رہے ہیں ہم   روز ازل سے پیتے چلے آرہے ہیں ہم

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے   حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے   پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

●●●●●

زندگی بھر کی کمائی چھین لی   سب تمہاری خود نمائی چھین لی   قابل صد حیف ہے اے بتو   ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدر گیٹ ہیں   اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن
وہ اوریجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار   لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الاذوالفقار
اسلحے کے ساتھ ایک لائسنس چاہیئے   کیا ملا کسکو ملا یہ سب ہو اس سے آشکار
آئی قدرت کی صدا لائسنس پڑھو جبرائیل
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

★★★★★

کشتیء دین کی پتوار سنبھالی جائے   بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو   یہ نہیں مادرِ عیسیٰ کہ نکالی جائے

●●●●●

بھر بھر کے جام الفت حیدرؑ پیا کرو   مشکل پڑے تو نام علیؑ کا لیا کرو
گر چاہتے ہو خلد میں اونچا ملے مقام   زہراؑ کے دشمنوں پہ تبرا کیا کرو

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں   جبریل کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف   جس وقت کہ میں ناد علیؑ پڑھتا ہوں

★★★★★

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جانے   طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے   اللہ و محمدؐ و علیؑ ہیں مولا   مولا مولا کا فرق مولا جانے

●●●●●●●●●●●●●●●●

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ   پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ہماری تو ٹل جاتی ہیں ساری مصیبتیں   جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

★★★★★

10 APR 2000

نبیؐ آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آئے   خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سبھی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے گھر سے آیا ہے   خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

★★★★★

معراج میں گر حیدر کرارؑ کی ذات نہ ہوتی   طالب سے کبھی مطلوب کی بات نہ ہوتی
خالق کی زباں بنتے نہ گر حیدر کرارؑ   ہو جاتی ملاقات مگر بات نہ ہوتی

●●●●●

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیر خدا ہے   روشن ہے زمانے پہ علیؑ دست خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کار ہے   حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

★★★★★

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے   روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدرؑ   یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

●●●●●

سرور ہیں شہر علم علیؑ اس کا باب ہے   حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ   اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

★★★★★

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی   میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے   وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

●●●●●

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں   ادنےٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کیسے ہیں کیسے   بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

★★★★★

نور حق شان خدا وجہ خدا عین خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں
تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پہلے   ہاتھ درکار تھا صناعیء قدرت کے لئے
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو   ایک مظہر کی ضرورت جو تھی وحدت کے لئے
راز کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کچھ بھی   نہ جدا تم ہو خدا سے نہ خدا تم سے جدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں
ذات،واجب سے ہے ماخوذ تمہاری ہستی   نور،واحد کی تجلی ہوئی ظاہر تم سے
خالق و مالک کونین کا منشا ہو تم   ان کا ہر حکم ہوا دہر میں صادر تم سے
مظہر کن فیکوں پردہء رازء وحدت   تم کو بندہ میں کہوں یا کہہ دوں تم ہی کو میں خدا

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی غربت میں ہوئے حضرت آدمؑ کے کفیل　　حضرت نوحؑ کی کشتی کو بچایا تم نے
تم نے آتش کو براھیمؑ پہ گلزار کیا　　موت کے پنجے سے یونسؑ کو چھڑایا تم نے
انبیاءؑ کہتے ہیں کچھ کہتی ہے مخلوق کچھ اور　　ناخدا کہتا ہے کوئی، کوئی کہتا ہے خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں
تم ہی اعلان نبوت کی تھے شرط اول　　تم سے تھا احمدؐ مرسل کی نبوت کا بھرم
دوش سدرا پہ قدم رکھے محمدؐ نے مگر　　تم وہ ہو جس نے رکھے دوش محمدؐ پہ قدم
علم کہتا ہے نبوت پہ نہیں تم فائز　　عقل کہتی ہے نبوت سے ہو درجے میں سوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں
تم وہ ہو جس کے اشارے کا ہے تابع خورشید　　در پہ واللہ تمہارے ہی ستارا اترا
وہ تمہارا ہی تو ہے نفس کہ جس کی خاطر　　اپنی مرضی کو بھی خالق نے تمہیں سونپ دیا
سوچتا ہوں کہ خدائی میں رہا کیا باقی　　تم ہی مرضی ہو خدا کی تم ہی ہو نفس خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں
عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری　　ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم
انبیاءؑ سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے　　حق ہے شاہد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو　　آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں
تم ہو صناع خلاق دو عالم کا غرور　　ناخدائی پہ تمہاری ہے خدائی کو بھی ناز
نازش لہجہ قرآں ہے تمہارا لہجہ　　حق کی آواز ہے واللہ تمہاری آواز
کہتے ہیں احمد مختارؐ کہ معراج کی شب　　عرش کے پردے سے آتی تھی تمہاری ہی صدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

زندگی بھر کی کمائی چھین لی　　سب تمہاری رخ ودنمائی چھین لی
قابل صد حیف ہے یہ اے بتو　　ایک بندے نے خدائی چھین لی

*****

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے　　حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے　　پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچوں تن
محمدؐ ، علی ، فاطمہؑ ، حسینؑ ، حسنؑ

10 APR 2000

نور حیدرؑ کو یہاں نور جلی کہنے لگے　　جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں　　مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

*****

ساقیء ماہوش مےء خمء غدیر لا　　پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا　　جس کو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر　　ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر　　واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روز ازل سے پیتے چلے آرہے ہیں ہم

*****

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی　　کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں　　عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کربلا لے لی

*****

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے　　بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے　　سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علیؑ میں نے　　ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

●●●●●

محسن نقوی　　ہیبتء نادعلیؑ میں یہ قرینہ دیکھا　　رقص کرتے ہوئے خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پہ پسینہ دیکھا

****

مرتبہ رتبہ شناسوں کا ولی تک پہنچا　　اس کو مل گئے محمدؐ جو علیؑ تک پہنچا
بوترابی ہوں زمیں نے میری جھولی بھر دی　　جب میرا دست دعا ناد علی تک پہنچا

(محسن ______ نقوی ____ اوپر والی رباعیاں)

کعبے کی حرمتوں میں اجالا علیؑ سے ہے　　یعنی خدا کے گھر میں اجالا علیؑ سے ہے
اس کو بھی شرک کہہ دو وسیلے کے منکرو　　خیرات مانگتا جو فرشتہ علیؑ سے ہے
آکر در علیؑ پہ ستارہ یہ کہہ گیا
روشن مقدروں کا ستارہ علیؑ سے ہے

*****

سنغر ۔۔۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۹م ۔۔۔

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیاں جو اوسط صاحب نے ایک مجلس میں پڑھی

کربلا رکھتے ہیں ہم باغِ ارم رکھتے ہیں ہم
دو جہاں کی نعمتیں سُن لیں بہم رکھتے ہیں ہم
راہِ حق میں اس لئے ٹھوکر کبھی کھاتے نہیں
یا علیؑ کہتے ہیں پہلے پھر قدم رکھتے ہیں ہم

میدان غدیر تو بتا کیا ہے علیؑ ۔۔۔ اتنا مجمع ہے اس میں تنہا ہے علیؑ
اے معنیِ مولا میں الجھنے والو ۔۔۔ جو تم نہیں بن سکتے وہ مولا ہے علیؑ

علیؑ کا خانہءِ حق میں قیام ہے کہ نہیں ۔۔۔ بتوں کا درہم و برہم نظام ہے کہ نہیں
ارے خدا کے بعد محمدؐ کا نام ہے کہ نہیں ۔۔۔ علیؑ وصیِ رسولؐ انام ہے کہ نہیں
جہاں علیؑ کی ولادت ہوئی مسلمانو ۔۔۔ بتاؤ سجدہ گاہِ خاص و عام ہے کہ نہیں
خدا کے گھر میں ذرا آ کے دیکھ لے دنیا
نبیؐ کے دوش پہ میرا امام ہے کہ نہیں

اکبرؑ نے کہا بابا عبث روتے ہو ۔۔۔ زخمی مجھے دیکھ کے جاں کھوتے ہو
فرمایا کہ کس طرح نہ روؤں بیٹا ۔۔۔ اٹھارہ برس پالا تھا جدا ہوتے ہو

طالب دعا ۔ سید نوزش عباس ۔ الرال ۔ ج ۔ ۴ نومبر ۲۰۰۳

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا (حدیث رسولؐ)

(افسر عباس صاحب کلام)

جستجو دوست کی کرتے نہیں دشمن کی طرح
پیش پھولوں سے تو آتے نہیں آہن کی طرح
چھوڑ کر علم کا در نزدِ محمدؐ کیا تو
جائے گا توڑ کے دیوار ، نقب زن کی طرح

چہرہ فکر و نظر کی خوش جمالی دیکھ لی
دعوٰی حقانیت کی بے مثالی دیکھ لی
علم کا در چھوڑ کر بیٹھے ہیں بابِ جہل پر
ہم نے حضرت آپ کی روشن خیالی دیکھ لی

کہتا ہے کون منزلِ انوار آئے گی
ہر اک قدم پہ وادیِ پُرخار آئے گی
جو سوئے شہر جائے گا دروازہ چھوڑ کر
ہر بار اُس کے سامنے دیوار آئے گی

سوئے گورستاں رواں غم کا جنازہ ہوگیا
چہرہء ہمت کو حاصل اور غازہ ہوگیا
حضرتِ افسر خدا محفوظ رکھے آپ کو
آپ کے اشعار سے ایمان تازہ ہوگیا

کرے جو ظلم وہ شاہی تجھے مبارک ہو
نشیب پست نگاہی تجھے مبارک ہو
علیؑ کے عشق کی راہِ ثواب سے ہے گریز
تو پھر عذابِ الٰہی تجھے مبارک ہو

نبیؐ کی آل سے تو دل میں بیر رکھتا ہے
اور اس کے ساتھ غمِ عشق غیر رکھتا ہے
یہ شر پسندی مسلسل عزیز ہے تجھ کو
پھر اُس پہ حق سے تو امیدِ خیر رکھتا ہے

توہین جلوہ گاہِ رسالت نہ کیجیے
ظلم و ستم بنامِ عدالت نہ کیجیے
ہمکو ستالیں جتنا ستا سکتے ہیں حضور
لیکن یزید کی تو وکالت نہ کیجیے

اپنی انا کی اتنی رعایت نہ کیجیے
بے جان فیصلوں کی حمایت نہ کیجیے
اپنا امام آپ بنا بیٹھے ہیں جناب
مذہب پہ اس قدر بھی عنایت نہ کیجیے

زندہ کو باتوں باتوں میں لاشہ بنا دیا
ماشہ کو تولہ تولے کو ماشہ بنا دیا
ہر گام پر بدل دیا اپنا اصول خود
مذہب کو مسخروں نے تماشہ بنا دیا

منکرِ مرتبہ حیدرِ کرارؑ بھی ہے
لئے سینے میں غمِ الفتِ فرار بھی ہے
مالکِ خلد سے رکھتا ہے عداوت دل میں
اور پھر اُس تو جنت کا طلبگار بھی ہے

کلام افسر عباس ۔۔۔ ارسال ۔ سید نوزر عباس ۔ ۲۴ اگست ۲۰۰۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابہا (حدیث رسول)

(ظہور جارچوی صاحب کلام)

بغض کیوں اے حضور ہے در سے　　آنا جانا ضرور ہے در سے
اس کو دیتا ہے شہر علم پناہ　　ارتباط ظہور ہے در سے

جو فیض پا رہا ہو شہر علم کے در سے　　وہ خیر خواہ بشر کیسے زیر ہو شر سے
جو اوج چاہتے ہیں ہر مقام پر اپنا　　بلند ہو نہ سکیں گے ظہور حیدرؑ سے

ولا کے خم کدے میں نعمتوں کی بارش ہے　　جمال مظہر معبود کی نمائش ہے
دل محبؑ ہوا روشن، جلا دل حاسد　　ظہور حیدر کرار کی یہ بخشش ہے

جو شہر علوم خدا ہیں پیمبرؐ　　تو دروازۂ شہر ہیں صرف حیدرؑ
سلام نبیؐ کو جو اک بار پہنچا　　علیؑ کی سلامی کو دوبار آیا

رباعیات المرسلہ حسنین جعفری صاحب

علیؑ والے ہیں شہر علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتحِ خیبر بھی رکھتے ہیں
محمدؐ اور علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ ۔ فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر پاور بھی رکھتے ہیں

چپ تھے سرکار رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے درد دل درد آشنا کوئی نہ تھا
اے ابو طالبؑ کے بیٹے زندہ و پائندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہِ مصطفےٰؐ کوئی نہ تھا
کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا
اے روایت کے امیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

بشکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ میل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۰

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا (حدیث رسولؐ)

(افسر عباس صاحب کلام)

جستجو دوست کی کرتے نہیں دشمن کی طرح
پیش پھولوں سے تو آتے نہیں آہن کی طرح
چھوڑ کر علم کا در نزدِ محمدؐ کیا تو
جائے گا توڑ کے دیوار، نقب زن کی طرح

چہرہ فکر ونظر کی خوش جمالی دیکھ لی
دعویٰ حقانیت کی بے مثالی دیکھ لی
علم کا در چھوڑ کر بیٹھے ہیں بابِ جہل پر
ہم نے حضرت آپ کی روشن خیالی دیکھ لی

کہتا ہے کون منزلِ انوار آئے گی
ہر اک قدم پہ وادی پُر خار آئے گی
جو سوئے شہر جائے گا دروازہ چھوڑ کر
ہر بار اُس کے سامنے دیوار آئے گی

سوئے گورستاں رواں غم کا جنازہ ہوگیا
چہرہ ءہمت کو حاصل اور غازہ ہوگیا
حضرتِ افسر خدا محفوظ رکھے آپ کو
آپ کے اشعار سے ایمان تازہ ہوگیا

کرے جو ظلم وہ شاہی تجھے مبارک ہو
نشیب پست نگاہی تجھے مبارک ہو
علیؑ کے عشق کی راہِ ثواب سے ہے گریز
تو پھر عذاب الٰہی تجھے مبارک ہو

نبیؐ کی آل سے تو دل میں بیر رکھتا ہے
اور اس کے ساتھ غمِ عشق غیر رکھتا ہے
یہ شرپسندی مسلسل عزیز ہے تجھ کو
پھر اُس پہ حق سے تو امیدِ خیر رکھتا ہے

توہین جلوہ گاہ ءرسالت نہ کیجیے
ظلم وستم بنام عدالت نہ کیجیے
ہمکو ستالیں جتنا ستاسکتے ہیں حضور
لیکن یزید کی تو وکالت نہ کیجیے

اپنی انا کی اتنی رعایت نہ کیجیے
بے جان فیصلوں کی حمایت نہ کیجیے
اپنا امام آپ بنا بیٹھے ہیں جناب
مذہب پہ اس قدر بھی عنایت نہ کیجیے

زندہ کو باتوں باتوں میں لاشہ بنادیا
ماشہ کو تولہ تولے کو ماشہ بنادیا
ہر گام پر بدل دیا اپنا اصول خود
مذہب کو مسخروں نے تماشہ بنادیا

منکرِ مرتبہ حیدرِ کرارؑ بھی ہے
لئے سینے میں غم ءالفتِ فرار بھی ہے
مالکِ خلد سے رکھتا ہے عداوت دل میں
اور پھر اُس تو جنت کا طلبگار بھی ہے

مندرجہ بالا رباعیاں جناب افسر عباس کی ہیں۔۔۔المرسلہ۔سید نذر عباس
۱۴ مئی ۲۰۰۴ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام علیؑ

کعبے کے در پہ آج ہجومِ کثیر ہے
ساغر کی آرزو میں ہر اک طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا ہے کیا قصور
سب نے یہ سن رکھا ہے ساقی امیر ہے

پورا نبیؐ کے دل کا ارمان کر رہا ہے
مشکل کشا ہے مشکلیں آسان کر رہا ہے
سورہ علیؑ سے سن کر فرما رہے ہیں احمدؐ
قرآن کی تلاوت قرآن کر رہا ہے

فرشتو! خوف مجھے کیا جواب کا ہوگا
غلام کس کا ہوں یہ تو تمہیں پتہ ہوگا
لحد میں پوچھ رہے ہو سوال مشکل کے
جو آ گئے میرے مشکل کشا تو کیا ہوگا

سوالِ قبر کے قصے مٹا دیے ہوں گے
مرے حضورؐ نے جلوے دکھا دیے ہوں گے
جبھی فرشتے یہ کہہ کر گئے ہیں تربت سے
تجھے جواب علیؑ نے بتا دیے ہوں گے

یہی نہیں کہ جہاں کی روایتیں چپ ہیں
علیؑ کے عدل کو سُن کر عدالتیں چُپ ہیں
مجال کس کی ہے جو اُن کے حکم میں بولے
کہ جن کے سامنے گیارہ امامتیں چُپ ہیں

ہیں علیؑ مثلِ محمدؐ مصطفےٰ تنویر میں
لحن داؤدی کا ہوتا ہے گماں تقریر میں
زہد عیسیٰؑ ہیبتِ موسیٰؑ، جمالِ یوسفیؑ
سارے پیغمبر نظر آتے ہیں اک تصویر میں

کرم غیبت میں بھی وہ کس پہ فرمایا نہیں کرتے
میرے سرکار لیکن سامنے آیا نہیں کرتے
تجھے جو مانگنا ہے دل میں مانگ اے مانگنے والے
یہ وہ در ہے جہاں پر ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

خبر جو خاص تھی اب عام میں ہے اے ساقی
کشش عجیب ترے نام میں ہے اے ساقی
تری نماز کی خاطر جو لوٹ آیا تھا
وہ آفتاب مرے جام میں ہے اے ساقی

عجیب حالتِ جبریلؑ پائی جاتی ہے
خبر یہ کہہ کے نبیؐ کو سنائی جاتی ہے
نہ دیر کیجیے اب اعلان میں خدا کیلئے
حضور! بات نبوت پہ آئی جاتی ہے

تارک الدنیا بھی دنیا بھر کے غم معلوم بھی
عابدِ گوشہ نشیں بھی دو جہاں میں دھوم بھی
جُز علیؑ ہم نے کسی میں بھی نہ دیکھیں یہ صفات
سینکڑوں کفار کے قاتل بھی اور معصوم بھی

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید بزرعباس۔ ۱۲ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات جناب امیرؑ

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا
ادب رسولؐ کا، خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی
خدا کا گھر تو بنا تھا مگر امام نہ تھا

بتوں نے کعبے سے کب اپنے رخ کو پھیرا ہے
پھر اُس پہ کفر کی تاریکیوں نے گھیرا ہے
علیؑ حرم میں نہ آئیں تو پھر کہاں آئیں
وہیں چراغ جلے گا جہاں اندھیرا ہے

حسن کمال دیکھو مولودِ مہ جبیں کا
چمکا دیا ستارہ کعبے کی سرزمیں کا
حیرت میں ہر نجومی کیونکر نہ اے قمر ہو
تاریخ تیرھویں ہے اور چاند چودھویں کا

ہم علیؑ کہتے ہیں یا عقدہ کشا کہتے ہیں
آگے اللہ کو معلوم ہے کیا کہتے ہیں
مطمئن روز جزا سے ہیں کہ تم اپنے ہو
اور تمہیں منتظمِ روزِ جزا کہتے ہیں

خدا کا حکم ہے کعبے میں در بنا جو جھکے
فرشتہ دیکھ لے مہمان کا قدم نہ رکے
بلند ہو قد آدم سے اتنا دروازہ
بتوں کے سامنے بنتِ اسد کا سر نہ جھکے

شریک اس جنگ میں جب تک نہ شیر کبریا ہو گا
پریشاں لشکرِ اسلام کل سے بھی سوا ہو گا
ہوا ہے بند یہ ہر ایک سے کہہ کر درِ خیبر
کہ وہ آ کر مجھے کھولے گا جو مشکل کشا ہو گا

آمدِ حیدرؑ کی دنیا بھر میں شہرت ہو گئی
اک نظر دیدار کی، ہر اک کو حسرت ہو گئی
مصطفٰےؐ پہنچے مکاں سے عرش سے روح الامیں
خانہ کعبہ کو گھر بیٹھے زیارت ہو گئی

مل گیا جبریلؑ سے جب آنے والے کا سراغ
کھل گیا کعبہ خوشی سے ہو گیا دل باغ باغ
اے قمر اللہ کے گھر میں اندھیرا دیکھ کے
فاطمہؑ بنت اسدؑ نے کر دیا روشن چراغ

جگا کر کہہ رہی ہے ماں یہ بیت اللہ کے در پر
اب آنکھیں کھول دو، ڈالو نظر روئے پیمبرؐ پر
شبِ ہجرت پڑی ہے، مطمئن ہو کر وہاں سونا
بڑے آرام سے نیند آئے گی احمدؐ کے بستر پر

زمانہ اب جو کہتا ہے تجھے وہ جب کہاں کہتا
محیطِ کُل نہ کہتا بلکہ محدود جہاں کہتا
بہت اچھا ہوا تُو نے علیؑ کو دے دیا کعبہ
مکاں ہوتا تو کوئی بھی نہ تجھ کو لامکاں کہتا

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید زوار عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام علیؑ

نہ شیخ کو نہ کسی برہمن کو ڈھونڈتے ہیں
یہ اہلِ حج کسی رازِ کُہن کو ڈھونڈتے ہیں
طواف کعبے کا کرتے ہیں ہیں بے مقصد
حرم کے چاروں طرف بت شکن کو ڈھونڈتے ہیں

تو نے یوں تعمیرِ ابراہیمؑ کی تطہیر کی
جیسے تاریکی پہ ہو جائے ظفر تنویر کی
خانۂ معبود میں جب ٹوٹتا تھا کوئی بُت
تیغ کی جھنکار دیتی تھی صدا تکبیر کی

گھر میں خالق کے ہو، کیا جانے کیا کہہ دیں گے
ڈر تو اس بات کا ہے حد سے سوا کہہ دیں گے
اب بھی کعبے سے نکل آؤ یہی بہتر ہے
ورنہ کچھ لوگ ہیں ایسے کہ خدا کہہ دیں گے

فکرِ انساں دمِ بخود پیدائشِ حیدرؑ میں ہے
آج تک قومِ نصیری بھی اسی چکر میں ہے
اک تو گھر اللہ کا پھر نام بھی نامِ خدا
لوگ سمجھیں گے کہ اپنے گھر کا مالک گھر میں ہے

کام پاتا ہے ہر اک انجام اپنے ہاتھ سے
دستِ حق نے توڑے خود اصنام اپنے ہاتھ سے
خانۂ حق میں نہ چھوڑا نام کو بھی کوئی بت
اس کو کہتے ہیں کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے

نبیؐ کی گود میں جو گلبدن معلوم ہوتا ہے
ابھی سے شیرِ ربِ ذوالمنن معلوم ہوتا ہے
ہے مٹھی بند جیسے قبضۂ شمشیر مٹھی میں
یہ بچہ ہو نہ ہو خیبر شکن معلوم ہوتا ہے

آغوشِ مصطفیؐ میں جب ان کو دیا گیا
کیا جانے مسکرانے میں کیا کیا کہا گیا
ننھے سے منہ کو چوم کے کہنے لگے رسولؐ
پہلا گواہ میری رسالت کا آ گیا

سوال بہرِ دعا جب بچے ولی نکلا
جواب بھی بخدا کس قدر جلی نکلا
زمانہ میرے تصور کا ہو گیا قائل
خدا کا نام بھی قرآن میں علی نکلا

نہ آیا ذہنِ بشر میں ملک سمجھ نہ سکا
زمیں ہو گئی قاصر فلک سمجھ نہ سکا
کہیں تو کیا کہیں تم کو کہ جز خدا و نبیؐ
خطا معاف کوئی آج تک سمجھ نہ سکا

نفسِ محبوبِ خدا بھی ہے خدا والا بھی ہے
عالمِ علمِ لدنی علم میں اعلیٰ بھی ہے
جز علی رازِ رسولِ حق سمجھ سکتا ہے کون ؟
بھائی کا بھائی بھی ہے، آغوش کا پالا بھی ہے

(یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے جمع کیں۔ نذر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام علیؑ

مسلمانوں پہ فرض حج عیاں ہے
طواف کعبہ اک راز نہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں
بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

حق کہ بیرون حرم تکلیف فرمانے نہ دے
خانہ زادی کا بجز حیدرؑ شرف پانے نہ دے
اے نصاریٰ کہتے ہو عیسیٰؑ کو تم فرزندِ حق
کیسا بیٹا ہے جسے گھر میں پدر آنے نہ دے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگِ اسود سے تو پوچھے بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

ساقی پلا دے اتنی کہ میں جھومنے لگوں
مثلِ طوفِ خانۂ حق گھومنے لگوں
جھک جائے اتنا بارِ کرم سے سرِ نیاز
ہاتھوں کے بدلے تیرے قدم چومنے لگوں

یہ ظلم ہے کہ چلا گل بہار نہیں
جبھی تو دامنِ قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ حرم میں نہ ہوتے تو حق سے کہتے خلیل
کہ گھر تو آپ نے بنوالیا چراغ نہیں

نماز کھوئی ہوئی ذہن ہر بشر میں تھی
یہ بات خالقِ کونین کی نظر میں تھی
علیؑ مکان پیمبرؐ ہوتے کیوں پیدا
امام کی تو ضرورت خدا کے گھر میں تھی

جس کو اعزاز نبوت کا عطا ہوتا ہے
اس کا ہر کام بہ مرضیٔ خدا ہوتا ہے
دوشِ معصوم پہ معصوم نہیں بے ادبی
رکھ دو قرآن پہ قرآن تو کیا ہوتا ہے

اس لئے کعبۂ خالق ہے علیؑ کی منزل
جس طرح سینۂ معصوم میں پُرنور ہو دل
روشنی محفلِ عالم میں برابر ہو جائے
اس لئے بیچ میں رکھا ہے چراغِ محفل

علیؑ کی خانۂ کعبہ میں سن کر جلوہ آرائی
نہ جانے تجھے نصیری کب سے اس دن کے تمنائی
نیا در دیکھ کر بولے مکاں کی کھل گئی قسمت
بڑی مدت میں گھر والے کو اپنے گھر کی یاد آئی

حل کرو مشکل جہاں مشکل کشا کہنے لگے
فتح خیبر ہو تو دنیا لافتیٰ کہنے لگے
بندہ پرور تین دن گھر میں خدا کے ہو گئے
کیا ہو، در پردہ اگر کوئی خدا کہنے لگے

--اپنے بچوں کیلئے جمع کیں۔ سید نزر عباس--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام علیؑ

ذاتِ حق ذات نبیؐ مداحیِ حیدرؑ میں ہے
جوشرف کعبے میں ہے وہ قصرِ پیغمبرؐ میں ہے
جائے حیرت کیا نصیری گر خدا کہنے لگے !
وہ یہ سمجھے تھے کہ اپنے گھر کا مالک گھر میں ہے

وہ معراج کی ذات مبہم نہیں ہے
شناسائی آواز کی کم نہیں ہے
یہاں پیش احمدؐ ذرا سر اٹھا دو
یہ کعبہ ہے عرشِ معظم نہیں ہے

جو بھی ہے دونوں میں ملک دینِ حق کا شاہ ہے
ایک ان میں حق نما ہے ایک حق آگاہ ہے
دستِ احمدؐ پر نظر آتے ہیں یوں مشکل کشا
سورہ ء الحمد پر جیسے کہ بسم اللہ ہے

تلاشِ فاتحِ خیبر جو اہلِ شب کو ہوئی
پکار اُٹھے پر جبریل لافتیٰ ہیں علیؑ
کچھ ایسے لہجے میں کی گفتگو شبِ معراج
رسولؐ سمجھے سرِ عرشِ کبریا ہیں علیؑ

دو جہاں حق نے بنائے اِن کے جد کے واسطے
جب ازل کے واسطے تھے اب ابد کے واسطے
یا حسینؑ ابنِ علیؑ کہہ کر جو ہم آواز دیں
باپ بیٹے دونوں آجائیں مدد کے واسطے

مباھلے کی رباعیاں

مباہلے کے لئے آئے جب اُدھر والے
مگر یہ بات بھی ہے ، تھے بہت نظر والے
ہر اک کو دیکھا کہا اب مقابلہ نہ کرو
رسولؐ چھانٹ کے لائے ہیں اپنے گھر والے

غضب کے کیف میں ڈوبی ہوئی ہے انگڑائی
علیؑ کا نام لیا تن بدن میں جان آئی
سب اپنے اپنے گھروں کے قمر جلائیں چراغ
مباہلے کی سرِ بزم پھر گھڑی آئی

اُدھر کی کیا خبر یہ پانچ تو محکوم داور ہیں
نبیؐ ہیں فاطمہؑ ہیں شبرؑ و شبیرؑ و حیدرؑ ہیں
ہر اک کو دیکھ کر آپس میں کہتے تھے یہ نصرانی
یہ کیسا کارواں ہے جسمیں سب رہبر ہی رہبر ہیں

سدا بہار ہو ایسے چمن کو لے آئے
جہاں سب ایک ہوں اس انجمن کو لے آئے
مباہلہ ہے نصاریٰ سے آج بھی تو قمر
کہو کہ ملتِ حق پنجتنؑ کو لے آئے

--اپنے بچوں کیلیے جمع کیں۔سید نذر عباس۔۱۵مئی ۲۰۰۵م--

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولا علیؑ اور خیبر

کرے چاند ٹکڑے نبیؐ کا اشارہ
تو پلٹائے سورج وصیؑ کا اشارہ
ظہور ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے
زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

۔۔ظہور رجا رجوی۔۔

خیبر میں یہ ہے دھوم کہ جرار آیا
افواجِ محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہو اکفر تو کافر فرار
میدان میں جب حیدرِ کرار آیا

--ﷺ ﷺ ﷺ--

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے
او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا
پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا
مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے
ہیں بسترِ رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا
انگڑائی جب کہ لی شبِ ہجرت گزار کے

تاریکیاں یہ شامِ غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

۔۔قمر جلالوی مرحوم۔۔

سید کرامت علی بخاری کا کلام

وہ نعرے سے ارض و سما تک ہلا دیں
وہ خیبر کے دیوار و در سب گرا دیں
ہوا ان کا اشارہ سحر ہو دوبارہ
سرِ شام سورج کو واپس بلا دیں
ہے بے مثل ہمت شہ بحر و بر کی
وہ اپنے ہی قاتل کو شربت پلا دیں
اے جنت کے آقا اے کوثر کے مولا
کوئی جام اس نیم جاں کو پلا دیں

۔۔کرامت۔۔

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سید نزر عباس ۔۲۔۸۔۲۰۰۲م

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقد امیر المومنینؑ

(ظہور جارچوی صاحب کا کلام)

یکم ذوالحجہ

زمانے کو عظمت دکھا دی علی کی
محمد نے عزت بڑھا دی علی کی
خدا نے فلک سے جو تارا اتارا
تو زہرا سے شادی رچا دی علی کی

--ظہور جارچوی--

کب کوئی لائق دامادی سرور نکلا
صرف مولودِ حرم خاصہ ِ داور نکلا
تولا میزان شرف میں تو علیؑ کا پلہ
نسبتاً بنت پیمبرؐ سے بھی برتر نکلا

--ظہور جارچوی--

خوش جو ہیں جبریل کے استاد آج
انس و جن حور و ملک ہیں شاد آج
فاطمہؑ زہرا سے شادی ہو گئی
گھر علیؑ کا ہو گیا آباد آج

--ظہور جارچوی--

مدعی ایک نہ ہم پلہ حیدرؑ اترا
عقل نے تولا تو ہر وزن سبک تر اترا
تارا خالق نے اتارا جو علیؑ کے گھر میں
دلِ حاسد میں چمکتا ہوا خنجر اترا

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔۔طالب دعا۔سید نذر عباس۔۔۲۴ مئی ۲۰۰۴ م)

jabir.abbas@yahoo.com

سجائی جا رہی ہے بزم شادی مصطفیٰ کے گھر میں
چلے ہیں ساکنانِ عرش فخرِ انبیاء کے گھر
رسولؐ اللہ کی بیٹی کی شادی ہونے والی ہے
اسی نوشاہ سے پیدا ہوا تھا جو خدا کے گھر

--ظہور جارچوی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیاں جو انٹرنیٹ کی آڈیو سائٹ سے لکھیں

وہ کرنے لگے جب رسن و دار کی باتیں
میں کرنے لگا میثم ِ تمار کی باتیں
ہو جائے گی پہچان منافق کی تمہیں بھی
ہنس ہنس کے کرو حیدرؑ کرار کی باتیں

کسی نے کچھ بھی مانا ہو مجھے اس سے غرض کیا ہے
محمدؐ کا علیؑ کو میں نے تنہا جانشیں مانا
کسی کو یا کسی کو یا کسی کو آج تک میں نے
قسم لے لو نہیں مانا نہیں مانا نہیں مانا

------

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

مبارک ہو یہ جشن یہ گرم جوشی　　مبارک ہو یہ کیف یہ بادہ نوشی
مبارک ہو تم سب کو ایمان والو　　شہنشاہِ اسلام کی تاج پوشی

۔۔ظہور جارچوی۔۔

ازل سے اٹھایا تھا بارِ رسالت　　ابد تک رہے گی بہارِ رسالت
یہ ہم حکمِ بلغ کے تیور سے سمجھے　　امامت پہ ہے انحصارِ رسالت

۔۔ظہور جارچوی۔۔

رب سبحان کی قسم محبوب سبحان کی قسم
بات سچی کہہ رہا ہوں آل و قرآن کی قسم
بخش کر نوروز کے دن کو شرف اللہ نے
کر دیا سلام کامل کل ایمان کی قسم

۔۔ظہور جارچوی۔۔

اپنا نہیں اللہ کا فرمان سنایا
قرآن اٹھائے ہوئے قرآن سنایا
ہر روز سناتے تھے علیؑ میرا وصی ہے
نوروز تھا جس روز یہ اعلان سنایا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

نہ کہنا بھول کر سہواً بنایا　　یہ کہہ سکتے ہو مجبوراً بنایا
خدا حکم پاتے ہی نبیؐ نے　　علیؑ کو جانشیں فوراً بنایا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

نہ پوچھو کیوں بنایا کیا بنایا　　یہ سمجھو خود بنے وہ یا بنایا
بحکمِ حق علیؑ کو مصطفےٰؐ نے　　بنایا جو کچھ آپ ایسا بنایا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

شرف علی کے بڑھائے گئے بحکمِ خدا　　حضور بزم اٹھائے گئے بحکمِ خدا
خمِ غدیر کے اجلاس میں علیؑ مولا　　بنے نہیں تھے بنائے گئے بحکمِ خدا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

کہہ رہے ہیں جو محمدؐ مان لو　　شکلِ مولا دیکھ لو پہچان لو
حسبنا قرآن کہنا ہے اگر　　بولتے قرآن سے قرآن لو

۔۔ظہور جارچوی۔۔

بہم فہرست کیسے ہو بتائیں نام کس کس کا
علیؑ مولا ہے اس اس کا نبیؐ مولا ہے جس جس کا
کہو مولا علیؑ ڈالو نظر حضارِ محفل پر
کھلے چہرے بتا دیں گے علیؑ مولا ہے اس اس کا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

بچتا ہے بھاگتا ہے جو عقل رسا سے دور
مشکل میں گھر کے رہتا ہے مشکل کشا سے دور
رہ آس پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ ساتھ
لیکن یقین کر لے کہ تو ہے خدا سے دور

۔۔ظہور جارچوی۔۔

سمجھتے ہیں جو رسولِؐ قدیر کی عظمت
انہی دلوں میں ہے اس کے وزیر کی عظمت
بھٹک رہے ہیں وہی راہرو تراہے پر
جو بھول بیٹھے ہیں راہِ غدیر کی عظمت

۔۔ظہور جارچوی۔۔

خدا کا حکم جہاں کو سنانے والے نے　　غضب کی دھوپ میں محفل سجانے والے نے
ظہور رہ گئے دشمن علیؑ کا منہ تکتے　　بنا دیا انہیں مولا بنانے والے نے

۔۔ظہور جارچوی۔۔

بگاڑتا ہے عبث کام آنے والے سے　　صراط و رستقر سے بچانے والے نے
علی سے بغض نہ رکھ خود بنے وہ کب مولا　　جو حوصلہ ہے بگڑ جا بنانے والے سے

۔۔ظہور جارچوی۔۔

خود بنے مولا اگر تو مرتضیٰ کو چھوڑ دے　　خود بنایا ہے اگر تو مصطفیٰ کو چھوڑ دے
حکم تاکیدی خدا کا تھا نبیؐ کا تھا عمل　　تیری مرضی چھوڑ دے ضد یا خدا کو چھوڑ دے

۔۔ظہور جارچوی۔۔

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی ۔۔طالب دعا۔سید نوزر عباس۔۔۲۴ مئی ۲۰۰۴ م)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعات عید مباہلہ

☆ظہور جارچوی صاحب کا کلام☆

حسنؑ حسینؑ علیؑ و بتولؑ آئے ہیں
ریاضِ ختمِ رسالت کے پھول آئے ہیں
دلوں پہ خوف نصاریٰ کے ہو گیا طاری
جو دیکھا آل کو لے کر رسولؐ آئے ہیں

--ظہور جارچوی--

گئے جب آل کو لے کر رسولؐ میداں میں — کیا نصاریٰ نے جذبہ قبول میداں میں
ادب سے جھک گئے مریمؑ کے ماننے والے — مباہلے کو جب آئیں بتولؑ میداں میں

--ظہور جارچوی--

وہ جان لے جو طلبگار ہے صداقت کا — ہمارے سامنے شہکار ہے صداقت کا
جو چاہے اپنی صداقت کو جانچ لے اس پر — مباہلہ نہیں معیار ہے صداقت کا

--ظہور جارچوی--

مقابلے میں تو دیکھا ہے اہل عالم نے — مجادلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم
کہاں تھے آپ چنے جب رسولؐ نے سچے — مباہلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم

--ظہور جارچوی--

راہرو منزل مقصود نہیں ہو سکتا — کوئی عابد کوئی مسجود نہیں ہو سکتا
حق جتایا تھا تو ابلیس نے پایا تھا خواب — پیشوا دین کا مردود نہیں ہو سکتا

--ظہور جارچوی--

نظر آتے جو ممتاز خلائق اور بھی ہوتے — نبیؐ لاتے اگر قرآن ناطق اور بھی ہوتے
مدینے میں بہت تھے نام کے صدیق و صدیقہ — اسی میدان میں ہوتے جو صادق اور بھی ہوتے

--ظہور جارچوی--

رد ہوئے سارے تردد قلب حق آگاہ کے — مل گئے دو رہبر کامل خدا کی راہ کے
دی شہادت آیۂ ابناءنا نے اے ظہور — شبرؑ و شبیرؑ بیٹے ہیں رسول اللہ کے

--ظہور جارچوی--

محمد مصطفیٰ کے گھر کے بچے ایسے ہوتے ہیں — نصاریٰ گر پڑے قدموں پہ بچے ایسے ہوتے ہیں
ظہور ابرار حق شبرؑ و شبیرؑ کی عظمت — کبھی سنتے نہیں کانوں کے بچے ایسے ہوتے ہیں

--ظہور جارچوی--

محمد آل کو جب لائے میدان صداقت میں — نصاریٰ دیکھ کر گھبرائے میدان صداقت میں
مسلمانوں میں تھے یوں تو بہت صدیق و صدیقہ — مگر کل پانچ تن ہی آئے میدان صداقت میں

--ظہور جارچوی--

مان لینا شرط ہے پہچان بھی کافی نہیں — بے اطاعت مومنو ایمان بھی کافی نہیں
آل کو بھیجا خدا نے اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ — جب یہ ثابت ہو گیا قرآن بھی کافی نہیں

--ظہور جارچوی--

جان محفل میں اگر پہچان میں آجائیے — نام پیدا کیجئے قرآن میں آجائیے
چھوڑئے قرآن وہ منزل دور ہے دشوار ہے — کوئی بھی میدان ہو میدان میں آجائیے

--ظہور جارچوی--

دلوں پہ صدق کی معصوم چوٹ دے کے گئے — ذرا سی بات میں پادری کے سارے ٹھیکے گئے
مباہلے میں یہ کیا کر گئے رسول اللہؐ — انہیں تو لے گئے حضرت انہیں نہ لے کے گئے

--ظہور جارچوی--

قدم راہِ حق میں جماؤ تو جانیں
ڈٹے ہیں نصاریٰ ہٹاؤ تو جانیں

ہے عیسائیت حملہ آور دین حق پر — بہادر ہو تو فتح پاؤ تو جانیں
تمہارے بہت کام اسلام آیا — تم اسلام کے کام آؤ تو جانیں
بچائی ہیں جانیں تو ہر معرکے میں — کبھی دینِ حق بھی بچاؤ تو جانیں
سنا ہے خدا و نبیؐ کے ہو پیارے — دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ تو جانیں
بہت ہاتھ پاؤں چلاتے رہے ہو — زباں راہِ حق میں چلاؤ تو جانیں
ہے میدان میں امتحان صداقت — خدا سے سند آج پاؤ تو جانیں
سند یافتہ صادقوں کو دبایا — جو ان کاذبوں کو دباؤ تو جانیں
ہیں اسلام کی سمت سے پانچ صادق — نصاریٰ کو بڑھ کر گھٹاؤ تو جانیں
نہ مانیں گے ہم پھر کبھی تم کو سچا — یہی وقت ہے آج آؤ تو جانیں
نصاریٰ پہ اسلام نے فتح پائی
ظہور آج خوشیاں مناؤ تو جانیں

--ظہور جارچوی--

نبیؐ کس شان سے میدان میں اللہ اکبر ہیں — علیؑ ہیں فاطمہؑ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں
نصاریٰ کہہ رہے ہیں دیکھ کر ایک اک کو آپس میں — یہ کیسا کارواں ہے جس میں سب ماہ منور ہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی ۔۔ طالب دعا سید نذر عباس ۔۔ ۲۵ مئی ۲۰۰۴ء)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولا علیؑ اور غدیر خم

غدیر خم میں علیؑ علیؑ ہے نبیؐ کا بازو علیؑ ولی ہے
شعار جن کا علیؑ ولی ہے خوشی سے جھومے کلی کلی ہے
لو آیا جبریلؑ آسماں سے پیام لایا جلی جلی ہے
کہو محمدؐ رئیس جس کا اسی کا رہبر علیؑ علیؑ ہے
بہار آئی غدیر خم میں صبائے الفت چلی چلی ہے

پیام، جاوید میرا لے لے
سلام الفت علیؑ علیؑ ہے
--جاوید اقبال قزلباش--

منقبت غدیر از جناب زائر نقوی

بناؤ کعبہ دل جب مرتضیٰؑ کے لئے
کہ یہ سبیل ہے خوشنودی خدا کے لئے

علیؑ کا ذکر عبادت ہے جب بقول نبیؐ
علیؑ کا تذکرہ کرتے رہو خدا کے لئے

نبیؐ حبیبِ خدا ہیں علیؑ حبیبِ نبیؐ
یہ بات سمجھو تو کھولو زبان ثناء کیلئے

غدیر آیہ بلغ نبیؐ علیؑ ولی
یہ ذکر چاہیئے ایمان کی جلا کیلئے

پھرے جو حج سے نبی حق کا یہ پیام آیا
رکیں غدیر پہ اس فرض کی ادا کے لئے

علیؑ کو سونپ دیں کل اقتدارِ مولائی
یہ کام کرنا ہے مرضیٔ کبریاء کیلئے

بلند کرکے علیؑ کو کہا یہ اُمت سے
وصی ہے یہ میرا اسلام کی بقا کیلئے

وہی ہیں آلِ محمدؐ یہ جان لے دُنیا
کہ جن کو چُن لیا قدرت نے ھل اتی کیلئے

عمل سے پنجتن پاکؑ کے یہ ثابت ہے
سخا تھی ان کے لئے اور یہ سخا کے لئے

ملی وہ ذہن کو زائرؔ کے مدح سے پرواز
کہ بام عرش پہ مضموں ملے تو جا کے لئے

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ سید زر عباس۔ ۱۸ دسمبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

رب کو علیؑ کہوں کہ علیؑ کو خدا کہوں
میں شافعیؒ کی طرح پریشاں ہوں کیا کہوں
ٹھوکر سے جان و جسم کے رشتوں کا جوڑنا
کارِ خدا کہوں کہ اسے معجزہ کہوں
بڑھتی ہی جا رہی ہے نصیری کی چھیڑ چھاڑ
میں چپ رہوں تو کیسے کہوں بھی تو کیا کہوں
حاجت روا خدا و نبیؐ کا جو ہے وفا
کیسے میں اپنے واسطے حاجت روا کہوں

--وفا--

پریشانیوں میں سوائے علیؑ کے جہاں میں کوئی بھی سہارا نہیں ہے
کہ مشکل گھڑی میں سوائے علیؑ کے نبیؐ نے کسی کو پکارا نہیں ہے
پتہ یہ چلا ہے ہمیں مصطفیٰؐ سے مصیبت میں مانگو مدد مرتضیٰؑ سے
لیا نام جس نے علیؑ مرتضیٰ کا مصیبت نے آنا دوبارہ نہیں ہے
یہ مجھ سے بھی پہلے یہاں آ گیا ہے بتا دو مجھے راز اس میں یہ کیا ہے
تو آواز آئی کہ پل کی جدائی علیؑ کو تمہاری گوارا نہیں ہے
تو جنت کی وادی میں جائے گا کیسے تو بغضِ علیؑ کو پکارے گا کیسے
تو بغضِ علیؑ کو چھپائے گا کیسے؟
علیؑ کے ملنگوں کی بستی ہے جنت خدا کی قسم گھر تمہارا نہیں ہے

صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

--علمدار سلمہ نے مئی ۲۰۰۲ میں کینیڈا کی ایک محفل میں پڑھا--

مریم کے جو بیٹے کی ولادت کا دن آیا
قبلے میں ٹھہرنے کے لئے حکم نہ پایا
پر مادرِ حیدرؑ کا شرف حق نے بڑھایا
دیوارِ حرم شق ہوئی اندر کو بلایا
تولو تو ذرا عیسیٰؑ و حیدرؑ کو نظر میں
جنگل میں وہ پیدا ہوں یہ اللہ کے گھر میں

--نسیم امروہوی--

مدح مولا علیؑ از ریحانؔ اعظمی

جس سر میں تیرے عشق کا سودا نہیں ہوگا
اس سر سے ادا ہو کے بھی سجدا نہیں ہوگا

جس آنکھ میں اس نور کا جلوہ نہیں ہوگا — وہ ان کو بشر مانے تو شکوہ نہیں ہوگا
جب تک نہ علیؑ آئیں گے اے پالنے والے — گھر تیرا صنم خانہ ہے کعبہ نہیں ہوگا
مت مان میرے مولا کو تو نور کا پیکر — مرغانہ اذاں دے تو سویرا نہیں ہوگا
کیوں سنتا نہیں نامِ علیؑ کا تو اذاں میں — اس نام کے سن لینے سے بہرا نہیں ہوگا
بے جب علیؑ تو نے پڑھی ہیں جو نمازیں — ماتھے سے تیرے دور یہ دھبہ نہیں ہوگا
تم بنتِ اسد تو نہیں اے مادرِ عیسیٰؑ — کعبہ تو کس طور کلیسا نہیں ہوگا
تم لا کھ بنا تے رہو دیوار کے شق کو — پیغام خیالی ہے کہ چرچا نہیں ہوگا
بغضِ اسداللہ کی بیماری سے بچنا — اس مرض کا بیمار تو اچھا نہیں ہوگا
وہ جس کے قدم مہرِ نبوت پہ پڑے ہوں — جز نور یہ رتبہ تو بشر کا نہیں ہوگا
اک نور کے دو ٹکڑے نبیؐ اور علیؑ ہیں — میں کیسے بشر مان لوں ایسا نہیں ہوگا
مر جاؤں اگر ذکرِ علیؑ میں تو خوشی ہے — میری تو لحد میں بھی اندھیرا نہیں ہوگا
فرمانِ محمدؐ ہے میرے مولا کے حق میں — جو تیرا نہیں ہوگا وہ میرا نہیں ہوگا

معمور ہے ریحانؔ یہ دل ذکرِ علیؑ سے
میرا تو کفن بھی کبھی میلا نہیں ہوگا

--ریحانؔ اعظمی--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۲۰ اگست ۲۰۰۲--طالبِ دعا سید زرعباس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولانا السید منظور حسین نقوی

یہ واقعہ عجیب کتابوں میں ہے لکھی
تھا مکۂ مکرمہ میں ایک اژدھا
پہچان کا تھا ایک ذریعہ بنا ہوا
بچہ حلال زادہ ہے یا کہ حرام کا

اژدر نے جس کو سونگھ لیا نطفۂ حرام
اس کے حرامی ہونے میں کوئی نہ تھا کلام
اژدر نے جس کی سمت نہ دیکھا وہ نیک نام
بچہ حلال زادہ ہے کہتے تھے خاص و عام

پیدا خدا کے گھر میں جو شیرِ خدا ہوئے
بچپن میں دیدنی تھے جوانی کے ولولے
گہوارہ میں ابھی تھے کہ جو دیکھا آپ نے
اک اژدہا ہے آ رہا منہ کھولے سامنے

گہوارہ کے قریب جونہی اژدہا ہوا
حیدرؑ اُٹھے کہ اُن کو ذرا بھی نہ خوف تھا
اژدر کے منہ میں اُنگلیاں ڈالیں برائے ذرا
دو ٹکڑے کر کے خاک پہ پھینکا وہ اژدہا

غل پڑ گیا یہ شہر میں لوگو غضب ہوا
دو ٹکڑے اژدہا ہوا لو اب بنے گا کیا
تفریق اب حلالی حرامی میں ہو گی کیا
چرچا ہر ایک شخص کے لب پر تھا برملا

اللہ کے کام کا ن

حیدرؑ سے جو پھرا

فرمایا یوں رسولِ خدا نے بحکمِ رب
اے لوگو خواہ کا تمہیں ہے غم و تعب
میرا وصی علیؑ ہے جسے جانتے ہیں سب
پہچان و امتیاز کا ہو گا یہ اب سبب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

MOHSIN NAQVI KI RUBAIYAN

حادثے جب بھی مجھے رہ سے ہٹانے آئے
لوگ جب بھی مجھے مشکل میں ستانے آئے
میں نے گھبرا کے کہا مولا علیؑ ادرکنی
انبیاء بڑھ کے مرا ہاتھ بٹانے آئے

کس نے کہا کہ مفتی و ملا کے شر میں آ؟
یا دشمن علیؑ کی حدودِ اثر میں آ
جنت خریدنے کو چلا ہے تو جانِ من!
بہلول کے سجے ہوئے "نیلام گھر" میں آ

کیوں کہہ رہے ہو رین بسیرا ہے زندگی
صحرائے کربلا کا سویرا ہے زندگی
ڈرتی ہے ان سے موت کہ جن کی نگاہ میں
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے زندگی

لڑکھڑائی جو زباں نطق جلی یاد آیا
کوئی مشکل جو پڑی حق کا ولی یاد آیا
زندگی بھر تو سخن کہہ کے مکرنا سیکھا
موت جب سامنے آئی تو علیؑ یاد آیا

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت کا ہر اک گھر تیری جاگیر ہے لیکن
شبیر کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

پڑا جو رعب تو سب قیل و قال بھول گئے
چلا دماغ کچھ ایسا کہ چال بھول گئے
لحد میں ہم نے جو مولا علیؑ کا نام لیا
قسم خدا کی فرشتے سوال بھول گئے

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیر حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دل کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

چھلنی تھا ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا
اپنے لہو میں تر تھا لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب شیخ ناظم صاحب کی رباعیاں

یاعلیؑ آقا عظمت آپ کی، کاقرآن قصیدہ خوان ہے
شجاعت آپ کی ، کا شاھد سارا جہان ہے
حسینؑ کی خدمت کے لئے سیدالملائکہ دربان ہے
اورطہارت آپ کی، کاخدائے لم یزل پاسبان ہے
قلم اٹھا ہے اب مدح ثنائے محمدؐ وآل محمدؐ میں
اے اللہ اب تو ہی ہمارا محافظ ونگہبان ہے

بچپن سے اک درس پکایا ہے
حیدرؑ کو اپنا مولا بنایا ہے
ماں کی شیرینی نے یہ کیسا ناظم
حیات جاوداں کا دوٹوک فیصلہ سنایا ہے

ہرکوئی تلاش منزل میں بڑھا جائے
کڑی سے کڑی ملائے آگے چلا جائے
رکتے نہیں قدم علیؑ کے چاہنے والوں کے
ہرمنزل میں یہی منزل قدآور نظرآئے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

سننے کو سنانے کو نام حیدرؑ کافی ہے
دنیاوآخرت کے بنانے کے لئے یہی نام کافی ہے
جس کو چاہیے ہو بخشش اللہ سے ناظم
اس کو بنالے وسیلہ یہی نام کافی ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

دیکھو حسینؑ اس جگ کا کتنا حسین پھول ہے
وہ برادر حسنؑ اورجگر گوشہء بتولؑ ہے
بابا کائنات کامشکل کشاء اورنانا رسولؐ ہے
اورامامت دینؑ الاسلام کا اصل الاصول ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

حسینؑ نانا تیرا رسولؐ اورنام تیرا کتنا حسین ہے
بس بابا جس کا ہو حیدرؑ اورمادر الزھراؑ ء

فرمایاپاک رسولؐ نے الحسین منی وانامن الحسینؑ
بس اُس گودمیں پل کر الاسلام کتنا حسین ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

حسینؑ تیرا نام کتنا پیارا ہے
رحمۃ للعالمین کی آنکھ کا تارا ہے
دین الاسلام کا اقویٰ سہارا ہے
بنت الرسولؐ کا راج دلارا ہے
ہرمومن کی زباں پر یہی نعرہ ہے
جیسے ڈوبتی کشتی کو کنارا ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ناظم بھائی نے اپنے بچوں کے لئے پڑھنے کے لئے عنایت کیا۔اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اورزورقلم عطافرمائے۔آمین

طالب دعا۔۔۔سیدنزرعباس۔۔۔۔۲۴فروری۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امیر المومنینؑ

سلمانؓ سے پوچھے نہ ابو ذرؓ سے پوچھے   کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھے
گیتی میں خود رسولؐ سے، بعدان کے عرش پر   رتبہ علیؑ کا خالقِ اکبر سے پوچھے

اے دوست چھوڑ دشمنِ آلِ عبا کا ہاتھ   وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب وریا کا ہاتھ
آ میں بتاؤں، ڈھونڈنے والے، بغور سن   مشکل پڑے تو تھام لے مشکلکشا کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا   جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر اُدھر دیکھا
زمیں پہ یہ علیؑ عرش پر علی العظیم   علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھکو ملا رسولؐ کا بستر جو یا علیؑ   تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالعِ اسلام کی سحر   دیں خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

گلستانِ پیمبری میں علیؑ امامت کی ایک کلی ہے
تھلیں گے پھول اس کلی سے گیارہ ازل سے اس کی خبر ملی ہے
وہ کون دوشِ نبیؐ پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
اُبھر کے مُہرِ نبوت رسولؐ بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

نشانِ حیدرؑ سجانے والو علیؑ کا نعرہ نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان ہے یہ نعرہ اسے خدارا نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان حکمِ رب ہے خدا کے بندو یقین کر لو
علیؑ صفاتِ خدا کا مظہر یہ اک اشارہ نہ بھول جانا

--ریحان اعظمی--

یا علیؑ آپ کو جو نفسِ نبیؐ مانتے ہیں   کب کسی اور کو وہ حق کا ولی مانتے ہیں
جن کو بہلول کی دانائی نے بخشا ہے شعور   وہ تو جنت کو نجف ہی کی گلی مانتے ہیں

--ریحان اعظمی--

علیؑ ولی سے محبت بڑی ضروری ہے
میرے رسولؐ کی سنت بڑی ضروری ہے
خدا کے شیر سے رکھو محبتیں ساری   اگر سمجھتے ہو جنت بڑی ضروری ہے

اگر ہے عشقِ پیمبرؐ کا جاگزیں دل میں   تو پھر وصی سے مودت بڑی ضروری ہے
حسنؑ حسینؑ علیؑ فاطمہؑ محمدؐ سے   بغرضِ اولیٰ عقیدت بڑی ضروری ہے
ہجومِ غم سے اگر دل فزا رہا نگے تو   علیؑ کے ذکر کی عادت بڑی ضروری ہے
ہو دل میں بغضِ علیؑ اور زباں پہ مولا علیؑ   پھر ایسے شخص کی درگت بڑی ضروری ہے
جو مصطفیٰؐ کی غلامی عزیز ہے عامر
تو مرتضیٰؑ سے بھی نسبت بڑی ضروری ہے

--عامر مقصود--

اک دن میرے لئے یہ ہوا مشکل بڑی تھی   اور جان مشکلات کے دریا میں غرق تھی
بے ساختہ لبوں سے جو نکلا علیؑ کا نام   دیکھا تو مشکلوں کی جبیں عرق عرق تھی

--شوکت رضا شوکت--

محمدؐ سے علیؑ کی ذات کا عرفان لیتے تھے   اور اک لمحے میں وہ ساری حقیقت جان لیتے تھے
رسالت کے زمانے میں صحابہ کی یہ عادت تھی   منافق کو علیؑ کے بغض سے پہچان لیتے تھے

--شوکت--

دل میں اگر ابلیس کی مورت ہی نہ ہوتی   ذہنوں میں کبھی حق کی کدورت ہی نہ ہوتی
کرتے کبھی انسان اگر پیار علیؑ سے   دوزخ کو بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی

--شوکت--

علیؑ سمجھتا ہے رحمٰن کے ارادوں کو   علیؑ کا کام نبھانا نبیؐ کے وعدوں کو
علیؑ کا پیار نہیں ہر بشر کی قسمت میں   ملی یہ نعمتِ عظمیٰ حلال زادوں کو

--شوکت--

منکر کے دل پہ ضرب خدا یا علیؑ مدد   مومن کو کبریا کی عطا یا علیؑ مدد
بسم اللہ جس نے جب بھی کہا اور جہاں کہا   در اصل اس بشر نے کہا یا علیؑ مدد

--شوکت--

قرآن پڑھ کے دیکھ لے ہجرت کی رات کو   رب نے رضائیں بیچ دیں اپنے ولی کے ہاتھ
راضی خدا کو کرنا ہے راضی علیؑ کو کر   کونین کی نجات ہے مولا علیؑ کے ہاتھ

--شوکت--

علیؑ ولی سا نہیں ہے کوئی نبیؐ کے سوا   یہی عقیدہ حقیقت میں اک سعادت ہے
تمہارے پاس عبادت گزار ہوں گے مگر   علیؑ وہ ہے کہ جسے دیکھنا عبادت ہے

--شوکت--

نمود پھول سے پہلے کلی ہونا ضروری ہے   زمانے پر حکومت کو ولی ہونا ضروری ہے
مسلمانوں کا رب ہو یا نصیری کا خدا شوکت   خدا کا ہو گماں جس پر علی ہونا ضروری ہے

--شوکت--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ رباعیاں جمع کی۔۔طالب دعا سیدہ رباب س ۲۹ جولائی ۲۰۰۴)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امیر المومنینؑ

مزدور بھی سلطان بھی اور عقدہ کشا بھی
مخلوق کا مولا بھی، اور خالق کی رضا بھی
اک وقت میں دو قیمتی منصب ہیں علیؑ کے
اللہ کا بندہ بھی، نصیری کا خدا بھی

--شوکت رضا شوکت--

یا علیؑ تیرا حسیں نام بھلا لگتا ہے
تیری نسبت سے یہ اسلام بھلا لگتا ہے
لوگ کہتے ہیں ترے عشق میں کافر مجھ کو
اور مرے دل کو یہ الزام بھلا لگتا ہے

--شوکت--

نگر نگر میں چمن چمن میں کلی کلی میں علیؑ کی باتیں
مرا وظیفہ ہے روز کرنا گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
علیؑ کی مجلس علیؑ کا جلسہ کیا کرو مسجدوں میں لوگو
سرور آئے گا جب بھی ہوں گی علیؑ کے گھر میں علیؑ کی باتیں

--شوکت--

جنہیں خبر نہ ہو اشرف ہے بس علیؑ کا شہر
وہ باب علم سے لینے شرف نہیں جاتے
ترے عمل سے اے نادریہ آشکار ہوا
کوئی بھی دور ہو کتے نجف نہیں جاتے

--شوکت--

نماز روزہ زکوٰۃ حج اور جہاد ہیں سب کے سب ہی واجب
مگر قیامت کے روز لوگو ولا کا رتبہ بلند ہوگا
صراط سے پرسکون ہو کر گزر سکے گا فقط وہ بندہ
کہ جس کے ہاتھوں میں حشر کے دن علیؑ کا لکھا جواز ہوگا

--شوکت--

قبر مومن میں سجا ہوگا ولا کا گلشن
گل ولایت کے کھلیں گے تو مزہ آئے گا
ہم بھی مومن ہیں فرشتے بھی موالی شوکت
یا علیؑ کہہ کے ملیں گے تو مزہ آئے گا

--شوکت--

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

--محسن نقوی--

ہیبت نادِ علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا
رقص کرتا ہوا خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پر بھی پسینہ دیکھا

--محسن نقوی--

نشان حیدرؑ سجانے والو علیؑ کا نعرہ نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان ہے یہ نعرہ اسے خدارا نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان حکم رب ہے خدا کے بندو یقین کرلو
علیؑ صفات خدا کا مظہر یہ اک اشارہ نہ بھول جانا

---ریحان---

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ دعائیں جمع کی ۔۔ طالب دعا سید نیر عباس ۳۰ جولائی ۲۰۰۲)

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امیر المومنینؑ

کونین پہ روشن ہے کمالِ حیدرؑ   ہے کون شجاعت میں مثالِ حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین   خالق کا جلال ہے جلالِ حیدرؑ

سلام اللہ علیہ سلام اللہ علیہ سلام اللہ علیہ

زیبائشِ قرآن ہے بیانِ حیدرؑ   معراجِ حدیث ہے زبانِ حیدرؑ
جتنے کتبِ خدا ہوئے ہیں نازل   ہے شانِ نزول سب کی شانِ حیدر

سلام اللہ علیہ سلام اللہ علیہ سلام اللہ علیہ

اے صلِ علی شوکت و شانِ حیدرؑ   ہے عرشِ الٰہی پہ مکانِ حیدرؑ
قُم کہہ کے ہزاروں ہی جلائے مردے   گویا ہے زبانِ حق زبانِ حیدرؑ

سلام اللہ علیہ سلام اللہ علیہ سلام اللہ علیہ

یا شیرِ خدا خدا کے نائب تم ہو   یکساں ہے خدا حاضر و غائب تم ہو
مہماں ہوئے اک وقت میں چالیس جگہ   ظاہر ہے کہ مظہر العجائب ہو تم

سلام اللہ علیہ سلام اللہ علیہ سلام اللہ علیہ

حیدرِ علیؑ کو مال و زر سے پایا   طاعت ہی میں ہر شام سحر سے پایا
اللہ نے دی تیغ، نبیؐ نے دختر   رتبہ یاں دھر سے، یہ ادھر سے پایا

--انیس

شاہانِ جہاں سب ہیں گدائے حیدرؑ   ہے ابرِ کرم دستِ سخائے حیدرؑ
یعقوبؑ و خلیلؑ و یوسفؑ و آدمؑ و نوحؑ   سب کے مشکل میں کام آئے حیدرؑ

--انیس

دل سیر ہے گدائے جنابِ امیر کا   خالی کبھی رہا نہیں کاسہ فقیر کا
کیا پوچھتے ہو نام مرے دستگیر کا   دامن نہ چھٹنے پائے جنابِ امیر کا
خیبر کا در اکھاڑ لے وہ جل شانہ   ٹکڑا نمک سے کھائے جو نانِ شعیر کا
حکمِ خدا سے قاسمِ رزاقِ خلق ہیں
سب ہاتھ دیکھتے ہیں مرے دستگیر کا

--انیس

حیدرؑ کو غنی سب کو غرض مند کہوں   بے حد ہیں شرف ان کے میں تا چند کہوں
ہے شیرِ خدا میں بخدا شانِ خدا   اس بندے کو سو بار خداوند کہوں

--انیس

قرآن میں ہے جا بجا ثنائے حیدرؑ   ہے وارد ہل اتیٰ عطائے حیدرؑ
دو چیزیں ہیں عقبیٰ کے لئے دنیا میں   اک یادِ خدا ایک ولائے حیدرؑ

--انیس

دیدار دمِ نزع دکھاتے ہیں علیؑ   ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ
مشہور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیِ موت   پہلے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

--انیس

یہ جود و سخا حاتم طائی میں نہیں   مثل ان کے کوئی عقدہ کشائی میں نہیں
مجبور کے ہیں عبد نصیری کے خدا   بندہ کوئی حیدرؑ سا خدائی میں نہیں

--انیس

اسلام یہ کہتا ہے کہ قرآن ہے تو سب کچھ ہے   قرآن کا دعویٰ ہے ایماں ہے تو سب کچھ ہے
محبوبِ الٰہی سے ایمان کو جب پوچھا   فرمایا کہ حیدرؑ کا عرفاں ہے تو سب کچھ ہے

--ظہور جارچوی

علیؑ کو ہے الفت خدا و نبیؐ سے   خدا و نبیؐ کو ہے الفت علیؑ سے
خدا و نبیؐ و علیؑ کا ہے پیارا   علیؑ سے میسر جسے پیار آیا

--ظہور جارچوی

علیؑ اولیا ہیں علیؑ مرتضیٰ ہیں   علیؑ انما ہیں علیؑ قل کفیٰ ہیں
علیؑ ناخدا کو پکارا جو ہم نے   جہاز اپنا طوفاں سے پار آ گیا

--ظہور جارچوی

منزل کے طلبگار نہ راہوں میں بھٹک   آنکھیں ہیں تو دیکھ نورِ واحد کی جھلک
احسان فراموش نہ بن اے منکر   ہیں ہم عدد اسمائے علیؑ اور نمک (۱۱۰)

--ظہور جارچوی

بتا دیا متفکر کو یہ تجسس نے   بچائے رکھا نہیں موت سے تقدس نے
اگلا پڑ گیا مچھلی کو کے ساحل پر   علیؑ علیؑ جو کہا بار بار یونسؑ نے

--ظہور جارچوی

قتل کرنے کو جو شیدائے توہم پہنچے   گر دیا تک بھی نہ آ جائے تلاطم پہنچے
دار پر جانے سے پہلے ہی جنابِ عیسیٰؑ   یا علیؑ کہہ کے سرِ چرخِ چہارم پہنچے

--ظہور جارچوی

باحشم پہنچے بہ زیب و زین پہنچے مصطفیٰؐ   جس جگہ پہنچے مع نعلین پہنچے مصطفیٰؐ
بڑھ سکے سدرہ کی منزل سے نہ آگے جبرائیلؑ   یا علیؑ کہہ کر سرِ قوسین پہنچے مصطفیٰؐ

--ظہور جارچوی

غیر کے گھر نہیں ہوتا کبھی پھیرا میرا   درِ حیدرؑ پہ رہا کرتا ہے ڈیرا میرا
بھیک ان ہاتھوں سے ملتی ہے شب و روز ظہور   جن کے نزدیک بڑی بات ہے تیرا میرا

--ظہور جارچوی

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ رباعیاں جمع کی۔۔۔طالبِ دعا سید زید عباس)

۲۴ مئی ۲۰۰۴ء

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولائے بوترابؑ

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہے اگر دل میں ترے صادق ولائے بوترابؑ
خاکساری سے جھکا لے سر برائے بوتراب

طرۂ دستار بسم اللہ بائے بوترابؑ سورۃ الحمد ہے محو ثنائے بوترابؑ

اس ولی حق کے پیرو کیوں نہ ہوں روشن ضمیر
سرمۂ عین الیقیں ہے خاک پائے بوترابؑ

ابن مریمؑ قم باذن اللہ کہتے ہی رہیں
قم باذنی کہہ کے جب ٹھوکر لگائے بوترابؑ

بغض حیدرؑ بغض احمدؐ بغض احمدؐ بغض رب
عشق رب عشق نبیؐ یعنی ولائے بوترابؑ

تول کاٹنے میں نظر کے احمدؐ و حیدرؑ کی قدر
اجر ہے ان کی رسالت کا ولائے بوترابؑ

مدح مولا میں کہوں میں انما کے بعد کیا
جب زبان حق سے ہے گویا ثنائے بوترابؑ

مصطفیٰؐ کے واسطے بنکر رسالت کی سند
مثل قرآن عرش سے کعبے میں آئے بوترابؑ

وہ بڑھاپے میں ڈرے اور جھولے میں یہ حیدرؑ بنے
انتہا موسیٰؑ کی وہ، یہ ابتدائے بوترابؑ

مزہ تھا ان جو میں اور نہ جانے کیا کشش
ھل اتیٰ آیا ہے سن کر عطائے بوتراب

دم بدم آئیں گی جنت کی ہوائیں اے نسیم
لطف دکھلائے گی تربت میں ولائے بوتراب

--نسیم امروہوی--

علیؑ کی مدح میں کچھ جذب دل جو کام آئے
تو ہم درود پڑھیں عرش سے سلام آئے

کلام حق میں جو ہیں حاصل کلام آئے
علیؑ کی مدح میں آئے ہیں وہ تمام آئے

ہوا نہ ایک بھی شافع نبی مدام آئے
وہی تو خوب ہے جو وقت بد میں کام آئے

علی کے دوست نکیرین سے ڈریں گے بھلا
یہ پختہ کار ہیں، پھر کیاں خیال خام آئے

مٹائے ماہ فلک منہ کی جھائیاں پہلے
زباں پہ تب کف پائے علیؑ کا نام آئے

عدوئے آل کو برزخ ہی جب کہ دوزخ ہے
تو کیا ضرور کہ اب روز انتقام آئے

عجب رجب کا مبارک ہے چاند صل علی
کہ جس کے پہلے ہی دن پانچویںؑ امام آئے

علیؑ کے گھر میں ولادت ہوئی محمدؑ کی
نبیؐ کی سمت سے جابر پے سلام آئے

دیا کریم نے دسواں امام چوتھی کو
جہاں میں آئی جو دسویں نویں امام آئے

وہ تیرھویں کو ہوا چودھویں کا چاند طلوع
اب آئے کل سے تو گھٹ کر مہ تمام آئے

رجب میں آئے جو باقرؑ نقیؑ تقیؑ حیدرؑ — تو چار بار زمیں پر ملک تمام آئے
غضب ہے دختر عقدہ کشا ہو جو بی بی — رسن میں بندھ کے مقتل سے تا شام آئے

سر بریدہ نے قرآن پڑھا جو نیزے پہ
حسینؑ مر کے بھی دین نبیؐ کے کام آئے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نوزر عباس۔ ۱۳۰ اکتوبر ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ جناب امام علی النقی علیہ السلام ولادت ۵ رجب

(از جناب سید فیاض مہدی صاحب ۔ کینیڈا)

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں ہوا ہے شور جو صلوات کا مدینے میں
تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں
کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے لگی ہے آگ جو بغضِ علیؑ کی سینے میں
جگایا جعلی خلیفہ کو خوابِ غفلت سے گیا تھا ہوش سے مدھوش وہ تو پینے میں
ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں
کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے نہیں ہے ہمت و طاقت کسی کمینے میں
خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے ملا نہ خون کو سرکارؐ کے پسینے سے
نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں
ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا پوتا
مزا کہاں رہا فیاضؔ ایسے جینے میں

مجاھدؔ رضوی کا نزرانہ عقیدت

جو طفل گھر میں شہِ لافتیٰ کے پلتے ہیں
وہ جنگ کے لئے گہوارے میں مچلتے ہیں
خیال آتا ہے جب کربلا کے پیاسوں کا پگھل کے قلب و جگر آنسوؤں میں ڈھلتے ہیں
یہاں تو بات ہے زخمِ گلوئے اصغرؑ کی وگرنہ تیر تو ہنگامِ جنگ چلتے ہیں
سوال آب پہ گردن سے تیر پار ہوا پدر کے ہاتھوں پہ اصغرؑ ہوا کے گلتے ہیں
نہیں قبول زمیں کو فلک کو ہے انکار لہو صغیر کا رخِ حسینؑ ملتے ہیں
مجاھدؔ اب یہ شکایت بھی ہے زمانے کو
غمِ حسینؑ میں آنسو بہت نکلتے ہیں

کربلا میں وہ تیری جنگ الاماں اصغرؑ تیغِ لب سے باطل کی کاٹ دی زباں اصغرؑ
سرخی شہادت ہے تیری داستاں اصغرؑ ہائے نونہالوں کے میرِ کارواں اصغرؑ
سن یہ چھ مہینے کا یہ یہ شباب کا عالم ننھے ننھے قدموں پر کر لیا جہاں کو خم
ہنس رہا تھا تو لیکن چشمِ ظلم تھی پرنم کر دیا قیامت تک ختم یزید کا پرچم
دو جہاں پہ بھاری ہے تیری ایک قربانی تو بڑا بہادر تھا اے حسینؑ کے جانی
تجھ کو چھیڑ کر کی تھی حرملہ نے نادانی بہہ رہا تھا تیرا خون تر تھی اس کی پیشانی
حرملہ لرزا تھا تن کے جب کیا نعرہ تیر کھا کے جیتے تم، وہ تیر مار کر ہارا

ایک حشر بپا تھا، گونجتا تھا رن سارا پھر علیؑ کے پوتے نے کُل کفر کو مارا
کربلا کے میداں میں تو اگر جواں ہوتا جراءت و شجاعت کا بڑھ کے آسماں ہوتا
تول کر علیؑ کی تیغ رن کو جب رواں ہوتا اس جہاں کے نقشے پر شام پھر کہاں ہوتا
تو کمالِ آدم ہے تو کمالِ انسانی
تیری فکر لامحدود تیرا عزم لافانی
--سید علی محمد رضوی سچے مرحوم--

ولادت امیر المومنینؑ

کر کے اللہ نے دو نور کو شاہی دے دی ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی
ﷺﷺﷺ
شرف یہ مادرِ حیدرؑ نے پایا ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے جہاں سے کوئی آ کے گا نہ آیا
ﷺﷺﷺ
جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود دیوارِ کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات
--ریحان اعظمی--
ہر اک مومن کا شہ آیا نصیری کا خدا آیا رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دو نور کے ٹکڑے سدا میں پر روشنی چمکی کہ پہلے مصطفیٰؐ آئے تھے تو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے
ﷺﷺﷺ
آمدِ شاہِ ولایت ہے خدا کے گھر میں
میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں
آج کعبے میں ہے اس ناصرِ کل کی آمد جس نے ہر دور میں کی طالبِ نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد در بنا لیجئے دیوار کو اے بنتِ اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں
مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج لیتے آیا ہے شجاعوں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں
--ظہور جارچوی--

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہادت امیر المومنینؑ

داماد رسولؐ کی شہادت ہے آج
معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ
خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شیون وشین
ماہِ رمضاں میں ہوئی زہراؑ بے چین
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنین

غل گھر میں علیؑ کے نالہ و آہ کا ہے
بیٹوں میں بیاں حیدرؑ ذیجاہ کا ہے
اے حیدریو بہاؤ تم بھی آنسو
باقی ابھی چہلم اسد اللہ کا ہے

عباسؑ کی ماں کی کفنی کالی ہے
زینبؑ کو بھی بیہوشی و بے حالی ہے
اس عید کو کیوں خاک سے ہم منہ نہ بھریں
فریاد کہ مسندِ علیؑ خالی ہے

ہے آج وہ دن کہ انبیاء روتے ہیں
گردوں پہ ملک اشکوں سے منہ دھوتے ہیں
دنیا سے محمدؐ کا وصی اٹھتا ہے
بن باپ کے سبطین نبیؐ ہوتے ہیں

گھر سے جو پئے نماز باہر نکلے
مرنے پہ کمر باندھ کے حیدرؑ نکلے
واللہ کہ حق خانہ زادی یہ ہے
نکلے جو خدا کے گھر سے مر کر نکلے

بس دیکھ ماہِ مبارک ہے ہے آہ
زہراؑ روتی ہے حالِ احمدؐ ہے تباہ
بن باپ کے ہوتے ہیں یتیم زہراؑ
جاتے ہیں سوئے خلد بریں شیر اللہ

کعبے میں جسے حق نے اتارا ہوگا
مرحب سے جواں کو جس نے مارا ہوگا
تلوار سے اک شقی کی سبحان اللہ
سجدے میں اسی کا سر دوپارہ ہوگا
--انیس--

ہے آج وہ دن کہ انبیاء روتے ہیں
گردوں پہ ملک اشکوں سے منہ دھوتے ہیں
دنیا سے محمدؐ کا وصیؑ اٹھتا ہے
بن باپ کے سبطین نبیؐ ہوتے ہیں
--انیس--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سیدہ ز عباس۔ ۱۰ جولائی ۲۰۰۲۔ راولپنڈی)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

آمد شاہِ ولایت ہے خدا کے گھر میں
میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں

آج کعبے میں ہے اس ناصرِ کل کی آمد
جس نے ہر دور میں کی طالبِ نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد
در بنا لیجئے دیوار کو اے بنتِ اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں

مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج
لینے آیا ہے شجاعوں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج
مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

—ظہور جارچوی—

آج کعبے میں ظہورِ شہِ مرداں ہوگا — جس جگہ بھی کوئی بت ہوگا وہ لرزاں ہوگا
کلمہ پڑھوائے گا دنیا کو محمدؐ کا کرم — فیضِ حیدرؑ سے منافق بھی مسلماں ہوگا
لب کھلے کعبہ پکارا کہ وہ قبلہ آیا — جس کا آنا میری تطہیر کا عنواں ہوگا
دے گا خود دستِ درازوں کو سزا ہاتھ کے ہاتھ — اب یداللہ محمدؐ کا نگہباں ہوگا
اب تو کفار بھی جھکتے ہیں علیؑ کے آگے
ان کا دشمن کبھی ہرگز نہ مسلماں ہوگا

—ظہور جارچوی—

یوں محمد مصطفےٰؐ آئے علیؑ مولا کے پاس — جیسے بے کراں پہنچے کسی دریا کے پاس
فاطمہؑ بنتِ اسد کی گود میں جو آج ہے — لال ایسے دو ملیں گے فاطمہؑ زہرا کے پاس
دے دیا بنتِ اسدؑ کے ہاتھ سے محبوب کو — تحفہ یکتا علیؑ تھے خالقِ یکتا کے پاس
اپنے ہاتھوں پر محمدؐ نے علیؑ کو یوں لیا — رکھ لیا ہو جیسے آئینہ رخِ زیبا کے پاس
جان کے بدلے خدائی کا جو سودا کر لیا — بخش دی ہر شے علیؑ کو جو بھی تھی داتا کے پاس

نذرانے مولودِ کعبہ کوئی لائے بھی تو کیا — جان بھی اپنی نہیں مولا ترے شیدا کے پاس
دور سے نورِ خدا ان کو نظر آیا نہ تھا — حضرت بوجہل نے دیکھا تماشہ جا کے پاس
آپ کے لطف و کرم کی دور تک ہیں بارشیں
مشکلیں حل کیجئے مولا کسی دن آ کے پاس

—ظہور جارچوی—

کر کے اللہ نے دو نور کو شاہی دے دی — ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے — کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

—ظہور جارچوی—

ظاہر اعمال سے ہوتی ہے خرد کی عظمت — آل کرتی ہے نمایاں اب و جد کی عظمت
خانہ کعبہ کی دیوار بتاتی ہے ظہور — مادرِ شیرِ خدا بنتِ اسدؑ کی عظمت

—ظہور جارچوی—

شرف یہ مادرِ حیدرؑ نے پایا — ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے — جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

—ظہور جارچوی—

موجزن میدان میں دریائے رحمت دیکھ کر — جھومتے ہیں اہلِ دل سامانِ فرحت دیکھ کر
پھر رہی ہے اپنی آنکھوں میں رجب کی تیرہویں — آج پھر دستِ رسالت پر امامت دیکھ کر

—ظہور جارچوی—

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات — ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود — دیوارِ کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

—ریحان اعظمی—

ہر اک مومن کا شہ آیا نصیری کا خدا آیا — رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دو نور کے ٹکڑے نظر میں پر روشنی پھیلی — کہ پہلے مصطفےٰؐ آئے تھے لو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ — مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے
نوید صبح ہو مسلم جھوم اٹھے مسرت سے — لو وہ خیبر شکن آیا ہاں شیرِ خدا آیا
میری سب مشکلیں حل ہو گئیں آفات بھاگ اٹھیں — علیؑ کا نام جب لب پر بوقتِ ابتلاء آیا
سلونی کا کیا دعویٰ علیؑ نے زمانے میں — وہ جب آیا سرِ منبر خطابت کا مزا آیا
علیؑ مظہر بھی ہے عباس مظہر یہ حقیقت ہے
کہ اس کے ہر قصیدے میں علیؑ کا تذکرہ آیا

—چودھری مظہر عباس۔ لاہور—

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔ طالبِ دعا۔ سید زوار عباس۔ ۲۴ مئی ۲۰۰۴م)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

منائیں جشن علیؑ کے غلام کعبے میں

ہوئے ہیں آج ہم خاص وعام کعبے میں
علیؑ کے آنے کی ہے دھوم دھام کعبے میں
درودِ حق کا جو ہے اہتمام کعبے میں　　ہوا ہے کفر کا درہم نظام کعبے میں
منا رہے ہیں ملک جشن عام کعبے میں　　کیا ہے شاہِ ارم نے قیام کعبے میں
خدا کے گھر میں نہ شب باش ہوسکا کوئی　　مکیں رہا تو ہمارا امام کعبے میں
بلند نعرہ ہو الا الہ الا اللہ
کیا خدا کی زباں نے کلام کعبے میں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ کے لئے رباعیاں

علیؑ کا نام نہ لوگے اگر دعاؤں میں
گھرے رہو گے خدا کی قسم بلاؤں میں
محبتِ شاہِ مرداں وہاں نہ ڈھونڈ و وفا
خیانتوں کا جہاں سلسلہ ہو ماؤں میں

۔۔وفا۔۔

بے رنگ تھا حیات کا نقشہ تیرے بغیر
خاموش تھا رسولؐ ہمارا تیرے بغیر
اے قلب مصطفیٰؐ کی تمنا خوش آمدید
صدیوں سے بے قرار تھا کعبہ تیرے بغیر

بہرِ تصدیقِ پیمبر دوسرا کوئی نہ تھا
حق تو تھا موجود لیکن حق نما کوئی نہ تھا

کیسے آتی وحیِ خالق، کیسے ہوتی حق کی بات
شہر تھا موجود لیکن راستہ کوئی نہ تھا

سر مرحب و انتر کا قلم کون کرے گا
اونچا تیری رحمت کا علم کون کرے گا
دے دے کسی بندے کو یداللہ کا منصب
ورنہ تیرے بندوں پہ کرم کون کرے گا

حسنین جعفری صاحب نے جدہ سے روانہ کیا۔۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

حیدر نے ہر اقلیم کو تسخیر کیا   مالک نے انہیں مالکِ شمشیر کیا
قابل جو ولادت کے نہ تھا کوئی گھر   گھر حق کا خلیلِ حق نے تعمیر کیا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

کعبہ عرش پہ پاؤں مرتضیٰ نے رکھا   زانو بھی احمدؐ کے سرہانے رکھا
کیا بندہ مقبولِ خدا ہیں حیدرؑ   اس بندہ کا نام اپنا خدا نے رکھا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

دینداروں نے امن کفر و شر سے پایا   کعبے نے شرف ایسے گھر سے پایا
ہاتھوں پہ علیؑ کو لے کے احمدؐ نے کہا   یہ دُرِ نجف خدا کے گھر سے پایا

۔۔انیس۔۔

کعبے کو ید اللہ نے آباد کیا   بت توڑ کے مصطفیٰؐ کا دل شاد کیا
اللہ رے جلال اسمِ اعلائے علیؑ   اصنام کو اس نام نے برباد کیا

۔۔انیس۔۔

عالم میں مرتضیٰؑ کی ولادت کی دھوم ہے   کعبے کے گرد قدسیوں کا اک ہجوم ہے
غل تہنیت کا شام سے لے تا بہ روم ہے   کس دبدبے سے آمدِ بابِ علوم ہے
ہر چند تھے مقربِ حق اور بھی نبی   پیدا ہوا نہ تھا اس جا بجز علیؑ
عیسیٰؑ کی والدہ کو نہ مطلق رضا ملی   بنتِ اسد کو پر ہوا فرمانِ ایزدی
کب رتبہ تھا یہ اور پیمبرؐ کے واسطے
دیوارِ کعبہ شق ہوئی حیدرؑ کے واسطے

۔۔انیس۔۔

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

نرالی شان سے آتا ہے اب وہ کروفر والا
لرز جاتا ہے جس کا نام سن کر ہر جگر والا
بتو اٹھو چلو نکلو ذرا جلدی بڑھو ورنہ
وہ آپہنچا پکڑ کر گردنیں توڑے گا گھر والا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

کعبے میں ہوا جب کہ ظہورِ حیدرؑ   اصنام گرے ڈر کے حضورِ حیدرؑ
مجرے کے لئے خم ہوا طاقِ کسریٰ   اے صلِ علیٰ وفورِ نورِ حیدرؑ

۔۔ظہور جارچوی۔۔

راہبر کو راہ میں ہمرازِ منزل مل گیا   چند دن رہ کر جدا پھر نور کا مل مل گیا
ہیں بہت خوش مصطفیٰؐ اللہ کے گھر میں ظہور   مرتضیٰ کیا مل گیا بچھڑا ہوا دل مل گیا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

مقامِ اصنام ہوتا کعبہ اللہ کا پاک گھر نہ ہوتا
خلیلؑ کی یادگار ہوتی مقدس ایسا مگر نہ ہوتا
نبیؐ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا یہ سچ ہے لیکن ظہور سمجھو
نہ ہوتا دینِ رسولؐ کامل ظہورِ حیدرؑ اگر نہ ہوتا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

چشمِ حساد ہو گئی خیرہ   جگمگایا جو نورِ حیدرؑ کا
ظلمتِ کفر ہو گئی روپوش   ہر طرف ہے ظہورِ حیدرؑ کا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

جہاں پہ چھائی ہوئی تھی ظلمت   حجاب میں جب تھا نورِ حیدرؑ
یہ نورِ خالق تھے کیا ٹھہرتا   کوئی اندھیرا حضورِ حیدرؑ
ہیں سربسجدہ رسولِ اکرمؐ   بدل گیا ہے نظامِ عالم
مبارک اسلام دینِ اعظم   خدا کے گھر میں ظہورِ حیدرؑ

۔۔ظہور جارچوی۔۔

کیا بتائیں کون ہے کیا نام ہے   اہلِ دل کہتے ہیں دل آرام ہے
آج آغوشِ محمدؐ میں ظہور   کل ایماں اور کل اسلام ہے

۔۔ظہور جارچوی۔۔

یہ سامانِ طرب اے صاحبانِ دل مبارک ہو   یہ بزمِ منقبت یہ نور کی محفل مبارک ہو
مبارک ہو ولادت ساقیِ کوثر کی اے رندو   چمک اٹھا تمہارا حال و مستقبل مبارک ہو

۔۔ظہور جارچوی۔۔

آ گئے ہیں جس قدر مینوش بیت اللہ میں   ہو رہے ہیں پی کے سب مدہوش بیت اللہ میں
جشن ہے ساقیِ کوثر کی ولادت کا ظہور   بڑھ رہا ہے میکشوں کا جوش بیت اللہ میں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی ۔۔ طالبِ دعا ۔ سید نذر عباس ۔۔ ۲۴ مئے ۲۰۰۲ء)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب مرزا مصطفےٰ علی ہمدانی

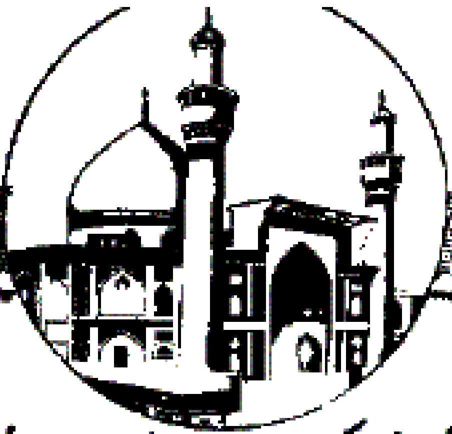

یا علیؑ مدد

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کی دل افزا اور روح پرور نوید جہاں مُبدا ءِ فیاض کی طرف سے ملی وہاں بنیادی آداب دُعا وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کی بھی آگاہی دی گئی۔ اور اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ کا فرمان صادر فرما کر کارفرمائی اور کارسازی کے لیے اِنَّمَا کا حصار قائم فرمایا گیا۔ لہٰذا مومن کے لیے صریحی بات ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے بڑھ کر کوئی وسیلہ بارگاہ ایزدی میں استغفار و طلبِ رحمت کا نہیں ہے۔ یہ نظم ایک پاکیزہ عرضداشت ہے۔ روائیِ حاجات و دفع بلیات کے لیے روزانہ پڑھیے۔ اور دیکھیے کیسی کامیابیاں ہوتی ہیں:

ہوں مُبتلائے رنج و بَلا یا علیؑ مدد
مَیں پابہ گل ہوں دستِ خُدا یا علیؑ مدد

سرتاجِ اتقیا ہے تو سرخیلِ اصفیا
اے تیرا نام صلِّ علےٰ ، یا علیؑ مدد

منہاجِ عدل ، پیرِ طریقت ، رواجِ دیں
جانِ وفا و صدق و صفا ، یا علیؑ مدد

کوہِ وقار، قطبِ شجاعت، مدارِ علم
بحرِ کرم ، محیطِ سخا ، یا علیؑ مدد

کانِ کرم ، نشانِ شرافت ، منارِ فضل
عمانِ جود و بذل و عطا ، یا علیؑ مدد

شاہِ نجف ، وصیِ نبیؐ ، اوّلین امام
اے بادشاہِ ہر دوسرا ، یا علیؑ مدد

یعسوبِ دیں ، امامِ مُبیں فخرِ اولیا
نفسِ رسولؐ وجہِ خُدا ، یا علیؑ مدد

اے تاجدارِ ملکِ ولایت پناہِ خلق
اے جاں نشینِ شاہِ ہُدیٰ ، یا علیؑ مدد

اے نائب و برادرِ سردارِ انبیاؐ
مہر و سپہرِ مجد و علا ، یا علیؑ مدد

اے پاسبانِ دین و شریعت، امامِ دہر
حاجت روائے خلقِ خُدا ، یا علیؑ مدد

عقدے تمام حل ہوئے اس خوش نصیب کے
جس نے خلوصِ دل سے کہا ، یا علیؑ مدد

صبح و شام ہے وردِ زباں تیرا نام پاک
میرا وظیفہ ، میری دُعا ، یا علیؑ مدد

شاعر ہوں مَیں مگر سگِ کوئے رسولؐ ہوں
تیرے ہی در کا ہوں میں گدا ، یا علیؑ مدد

دل میں ہے میرے اُلفتِ اولادِ فاطمہؑ
جنت میری ہے تیری وِلا ، یا علیؑ مدد

اللہ رکھے تیرے سلامت خُمِ سبو
اے ساقیِ غدیر پلا ، یا علیؑ مدد

کس کو سُناؤں تیرے سوا غم کی داستان
کس کو پُکاروں تیرے سوا ، یا علیؑ مدد

مشکل کے وقت نام تیرا بہترین سپہر
ہر دَرد لا دَوا کی دَوا ، یا علیؑ مدد

سیلابِ فتنۂ ارض ... سے ہے موج خیز
مولودِ کعبہ اِقبلہ نما ، یا علیؑ مدد

فریاد کر رہی ہے فلسطین کی سرزمیں
مِلّت پہ ہے ہجومِ بلا ، یا علیؑ مدد

ہے آج اپنا قبلۂ اوّل بھی پائمال
طوفان ظلم و جور و جفا ، یا علیؑ مدد

درپیش پھر ہیں خیبر و خندق کے مرحلے
اے یاورِ حبیبِ خُدا ، یا علیؑ مدد

زوروں پہ پھر ہے مرحب و عنتر کی سرکشی
دُلدل سوار ، قلعہ کشا ، یا علیؑ مدد

پھر ہو رہی ہے آتشِ نمرود شعلہ بار
اے وارثِ خلیلِ خُدا ، یا علیؑ مدد

ہے تیری ذاتِ نُورِ محمدؐ سے متصل
ہے تیرا نام ، نامِ خُدا ، یا علیؑ مدد

بہر محمدؐ عربی مقتدائے خلق
ہاں اے نصیریوں کے خُدا ، یا علیؑ مدد

بہر جنابِ فاطمہؑ بضعت الرسولؐ
زوجِ بتولؑ ، شیرِ خُدا ، یا علیؑ مدد

بہر حسنؑ امامِ دوم ، آیتِ کرم
بہر شہیدِ کرب و بَلا ، یا علیؑ مدد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

علیؑ کو کر کے پیدا اپنے گھر میں کہہ دیا حق نے
مبارک ہو میرے بندے مرا گھر تھا ترا گھر ہے
وہ عیسیٰؑ ہے کرے جو مہد میں انجیل کا دعویٰ
سنا دے جو صحیفے سب اسی کا نام حیدرؑ ہے

---کلیم

ابو طالبؑ! مسلماں جس حرم کے آج ہیں خادم
خدا شکر ہے وہ بھی تمہارے لال کا گھر ہے
طوافِ بیت کرتے ہیں مکاں سے دور رہتے ہیں
طواف اس کو نہیں کہتے ہیں یہ قسمت کا چکر ہے
کلیم اپنے عقیدے میں علیؑ ہیں باپ امت کے
ہمیں یہ فخر ہے۔ کعبہ ہمارے باپ کا گھر ہے

---کلیم

کسی نے نام علیؑ گر نہیں لیا اب تک
کوئی نجات کا ساماں نہیں کیا اب تک
نشان ملتا نہیں تختِ شام کا لیکن
ہر ایک گھر میں ہے حیدرؑ کا بوریا ابتک

---کلیم

ہے کیا یہ سارا جہاں بتاؤ نبیؐ کا صدقہ اگر نہیں ہے
جو منحرف ان کی آل سے ہو وہ شر تو ہوگا بشر نہیں ہے
عجیب اندھے ہیں یہ مسلماں نہیں ہے عترت پہ جنکا ایماں
بتاؤ یہ بھی نظر ہے کوئی کہ جس میں نورِ نظر نہیں ہے

---کلیم

دنیا میں جب علیؑ کا دل و جان آ گیا
گویا بشر کی شکل میں ایمان آ گیا
ہو گا نبیؐ پہ بعد میں آیات کا نزول
اور فاطمہ کی گود میں قرآن آ گیا

---کلیم

مٹی کو اتنا ارفع و اعلیٰ بنا دیا
نقشِ قدم کو صورتِ کعبہ بنا دیا
کل جس زمیں کو کہتے تھے صحرائے کربلا
اس کو بھی کربلائے معلیٰ بنا دیا

---کلیم

کہتے ہو تم کہ تمکو ہے ذکرِ خدا پسند
پھر کیوں نہیں ہے تذکرہ مرتضیٰؑ پسند
ذکرِ حسنؑ ہے ذکرِ نبیؐ ذکرِ کبریاء
بتلاؤ صاف اسمیں ہے کیا تمکو نا پسند

---کلیم

حضرتِ عباسؑ کا ہے کیا اعلیٰ مقام
عزتِ آدم ہے وہ اور غیرتِ حوا ہے یہ
حیدرؑ و زہرا سے پہچانا ان کا مرتبہ
ثانیِ حیدرؑ ہے وہ اور ثانیِ زہرا ہے یہ

---کلیم

کمالِ زینبؑ و عباسؑ یوں ہوا روشن
ہے شیر جانِ پدر زینتِ پدر عباسؑ
علیؑ کے خون کی تاثیر حضرت عباسؑ
تو شیرِ فاطمہ زہراؑ ہے اثر زینبؑ

---کلیم

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سید زرعباس۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے

یومِ ولادت امیر المومنینؑ

حالت عجب تھی خانہءِ ربِ جلیل کی
یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی
آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبے کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے
کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح
آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہرِ مبیں ایسا
کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشمِ بد سے حُسنِ حیدرؑ کو
بڑی مشکل سے پایا ہے نبیؐ نے جانشیں ایسا

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں
ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہءِ احرام دل میں بغضِ علیؑ
تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

زندگی بھر کی کمائی چھین لی
سب تمہاری خود نمائی چھین لی
قابلِ صد حیف ہے یہ اے بتو

ایک بندے نے خدائی چھین لی

جستجو منزلِ مقصود پہ لا سکتی ہے
دل میں مولا کی فضیلت بھی سما سکتی ہے
کون کعبے میں نئی راہ بنا کر آیا
مسکراتی ہوئی دیوار بتا سکتی ہے

اپنے بچوں کے لئے پیدا عیاں جمع کی۔طالبِ دعا۔۔۔سید نذر عباس۔۔۔۲۱ جنوری ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات ۱۳ رجب

نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی

منقبت عاصم گیلانی

میرے چمن میں الٰہی وہ انقلاب آئے
کہ پھول پھول سے خوشبوئے بوتراب آئے
حضورؐ علم کی بستی علیؑ ہیں دروازہ
جو در سے گزرے وہی ہو کے باریاب آئے
کرے جو قتل پلائیں اسی کو شربت بھی
نہ تھا شعار کہ قاتل پہ بھی عتاب آئے
سکوں جو چاہو تو نادِ علیؑ کا ورد کرو
وہ نام کیا جسے لیتے ہوئے حجاب آئے
درِ بہشت پہ لکھا ہوا ہے یہ عاصم
جو مانتا ہے علیؑ کو وہ بے حساب آئے

ﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺ

پروفیسر مظہر عباس

۱۳ رجب کی رات وہ کعبے میں آ گیا
جس کا وجود سارے زمانے سجا گیا
امرِ خدا سے ہوئی تھی بنتِ نبیؐ کے ساتھ
تزویج جس کی زہرا استارا بتا گیا
جس کے حسنؑ حسینؑ ہیں جنت کے بادشاہ
جس کا گھرانہ خلد کا رستہ دکھا گیا
کوئی بھی دور آئے علیؑ بادشاہ رہے
مومن دلوں میں ایسی حکومت بسا گیا
مظہر زہے نصیب کہ مجھ سے فقیر کی
نس نس میں عشقِ حیدرؑ و صفدرؑ سما گیا

ﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺ

ہو مبارک مومنو شاہ ہدا پیدا ہوئے
قاسمِ ما روجناں دستِ خدا پیدا ہوئے
اہر کی اے بادِ بیضے مدا ہاتف نے دی

جوفِ کعبہ میں مگر قبلہ نما پیدا ہوئے
کہہ رہے ہیں آج یہ لوگوں سے یہ خوش ہو کر نبیؐ
لو یہ کعبے میں علیؑ مشکل کشا پیدا ہوئے
کہہ اٹھے کعبے کے بت اب تو خدائی چھن گئی
آج دنیا میں نصیری کے خدا پیدا ہوئے

----سیدہ عاصرہ علی عصمی----

کیا گھڑی کیا لمحہ جسیں آ گیا
لامکاں کے مکاں میں مکیں آ گیا
یا علیؑ تیری تصدیق کے واسطے
پل جھپکتے ہی روح الامیں آ گیا
مصطفیٰؐ جن کو مہرِ نبوت ملی
مرتضیٰؑ بن کے اس کا نگیں آ گیا
تیری تعریف کا فیض شمشاد کو
مل گیا تو کہیں سے کہیں آ گیا

ﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺ

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے
حکمِ خالق سے محمدؐ کا وصی بنتا ہے
ہمسری حیدرِ کرارؑ کی ہے ناممکن
سارے نبیوں کے تقدس سے علیؑ بنتا ہے

خانہ زادِ لامکاں مولا علیؑ
عظمتوں کا آسماں مولا علیؑ
کل قرآں میں عیاں مولا علیؑ
ایک نقطے میں پنہاں مولا علیؑ
پیشوائے دو جہاں مولا علیؑ
حکمرانِ انس و جاں مولا علیؑ
فکرِ دنیا فکرِ عقبیٰ ہم کو کیا
ہے یہاں مولا علیؑ اور وہاں مولا علیؑ
چوم لی فرشتوں نے میری زباں
تھا میرے وردِ زباں مولا علیؑ
مجھ کو اختر بے کسی کی فکر کیا
دستگیرِ بے کساں مولا علیؑ

ﷺﷺﷺﷺﷺ

طالبِ دعا سید نذر عباس ۱ ستمبر ۲۰۰۲ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نزرِ امیر المومنین ۔۔علی علیہ السلام

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے
مظہرِ شانِ خدا شیرِ جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام
یکجا کیے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

ﷺﷺﷺﷺ

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دوان کو   جس سے بھن جائے کلیجہ وہ مزا دوان کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے   مدحتِ حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

ﷺﷺﷺﷺ

کسی کو نگہِ پاک باز دیتا ہے   کسی کو نعمتِ عمرِ دراز دیتا ہے
بطورِ خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا   علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دیتا ہے

ﷺﷺﷺﷺ

زباں پہ نام شہِ ذوالفقار لیتا ہوں   نبیؐ کا اسمِ حسیں بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا جیسے ہی سامنا ہو افسر   میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

---افسر عباس---

درِ جناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے   ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا   وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

ﷺﷺ افسر ﷺﷺ

نہ باغ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں   نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہِ نجف میں تیری بارگاہِ عالی سے   بس اپنے حسنِ عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

---افسر---

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں   وقارِ حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروانِ جہاں کو نصیب ہو نہ سکا   قلندرانِ علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

---افسر---

فضائے گلشنِ جنت کی سیر چاہتا ہے   اور احترامِ علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شر پسندی کا   بروزِ حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

---افسر---

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ   اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے ربِ غفور   جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

---افسر---

رک گیا کیوں روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علی کہتے ہوئے

---افسر---

وہ کب ہیں گردشِ دوراں سے ہارنے والے   قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہِ کرم   نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

--افسر--

علی سے اگر لو لگائی نہیں   تیرے حق میں نا سچ بھلائی نہیں
علی کی محبت نبیؐ کی محبت   علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

ﷺﷺﷺ

وہ کب ہیں گردشِ دوراں سے ہارنے والے   قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہِ کرم   نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

ﷺﷺﷺ

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام   کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کہوں گا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام   محمدؐ عربی ہے میرے نبی کا نام
علیؑ امامِ من است و منم غلامِ علیؑ
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علیؑ

ﷺﷺﷺﷺ

یکتا ہے جو مدامِ مدام اس کا ہوں   واحد ہے جو عہد نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا انہیں   قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

ﷺﷺﷺﷺ

کیا نام خدا بشر و مد کہتے ہیں   کہتے ہیں تو بے حساب و عدد کہتے ہیں
بھولے سے بھی کسی کی خود بھی کرتے ہیں مدد   دن رات جو یا علیؑ مدد کہتے ہیں

--نجم آفندی--

کس برتے پہ تو حیدری کہلاتا ہے   اپنی ہستی میں کیا جھلک پاتا ہے
تیرا دل بھی نہیں ہے تیرے بس میں   مغرب سے وہ آفتاب پلٹاتا ہے

--نجم آفندی--

دل کو جانِ چمن پہ وار کے دیکھ   پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ
دور ہو ویں گی مشکلیں ساری   پھر علیؑ کو پکار کے دیکھ

ﷺﷺﷺ

یا علیؑ مظہرِ آیات تجھے جان گئے   حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تیرہ پردے   پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

ﷺﷺﷺﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیرالمومنین ۔علی علیہ السلام

علیؑ کا نام نہ لو گے اگر دعاؤں میں
گھرے رہو گے خدا کی قسم بلاؤں میں
سنو بغور تو محسوس ہونے لگتی ہے
علیؑ کے نام کی سرگوشیاں ہواؤں میں

نورِ حیدرؑ کو یہاں نورِ جلی کہنے لگے
جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں
مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

تکلیف میں دم کسی کا بھرنا کیسا
غفلت میں کوئی نفس گزرنا کیسا
ہر سانس میں ہو وردِ زباں نامِ علیؑ
یہ وقت پڑے پہ یاد کرنا کیسا

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے
بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے
سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامنِ علیؑ میں نے
ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحانِ محبت میں کامیاب رہا

مولا ہے تو امیر ہے تو مرتضیٰؑ ہے تو
اللہ گواہ ہے کہ شیرِ خدا ہے تو
قرباں ہو میری جاں اے شہِ لافتیٰ
سب مشکلوں کا حل ہے کہ مشکل کشا ہے تو

ساقی مہا ہوش مے خمِ غدیر لا
پی کر جسے جواں ہو ہر مردِ پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا
جس کو کہیں ولائے جنابِ امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر
ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روزِ ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیرِ خدا ہے
روشن ہے زمانے پہ علیؑ دستِ خدا ہے
دونوں جہاں میں بھی مختار کار ہے
حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں
ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیا مزاج کہتے ہیں کے
بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

سرورؑ ہیں شہرِ علم علیؑ اس کا باب ہے
حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ
اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے مولا کی
میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے
وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے
روشن ہے دہر پہ جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبرِ حیدرؑ
یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

------طالب دعا ۔۔سید زرعباس------

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب ساجد رضوی صاحب

اسد سے آنکھ ملانا کوئی مذاق نہیں
فنونِ جنگ دکھانا کوئی مذاق نہیں
دہل رہے ہیں کلیجے لرز رہی ہے نظر
علیؑ کے سامنے آنا کوئی مذاق نہیں

اب آغاز کرتا ہوں سجدوں کا ساجد
مجھے مل گئے نقشِ پائے محمدؐ
یادِ علیؑ میں سجدۂ خالق ادا کیا
ساجد یہ عشق کی ہے وہ بندگی کی بات

تری تسبیح کی گردش سے تقدیریں بدلتی ہیں
جنھوں نے یہ ہر مشکل میں دیکھا فاطمہ زہراؑ

جہادِ نفس نے تیرے یہ کر دیا ثابت
ہے ذوالفقار سے بھی بڑھ کے صبر کی شمشیر!

تھا جو کارِ اجتماعی انبیاؑ کا اے حسینؑ
تُو نے اِک دن میں کیا وہ کام تنہا اے حسینؑ

مشرق سے روز گوشۂ مغرب تک آفتاب
پھرتا ہے نقشِ پائے علیؑ ڈھونڈتا ہوا

نبیؐ کی آزمودہ قوتوں سے کام لیتا ہوں
سنبھل اے گردشِ دوراں علیؑ کا نام لیتا ہوں

کہیں پر صبح کرتے ہیں کہیں پر شام کرتے ہیں
سلیقہ سے برابر وقت پر سب کام کرتے ہیں
بشارت پا چکے ہیں خاتمہ بالخیر ہونے کی
علیؑ والے کہیں اندیشۂ انجام کرتے ہیں

شیخ صاحب اپنی پیدائش کا کچھ کہیئے تو حال
جس طرح پیدا ہوئے ارشاد کچھ تو کیجئے
ہم وسیلے کا کبھی مانیں گے تارک آپ کو
والدِ ماجد کا اپنے نام ہی مت لیجئے

انکارِ نبوت کرتے ہو انکارِ رسالت کرتے ہو
اور پھر بھی مسلماں بنتے ہو کیسی یہ قیامت کرتے ہو
قرآں کو جس کے کہنے سے پیغامِ ہدایت مانا ہے
انکار اسی کے رتبے سے کیا دین کی خدمت کرتے ہو

گُل یوں تو کئی آئے گُلِ تر نہیں آیا
اَکملتُ کے اعزاز کا رہبر نہیں آیا
اُمت میں ہوں محبوبِ رسولانِ سلف بھی
اِس شان کا دُنیا میں پیمبر نہیں آیا

آلام و مصائب میں بھی وہ شاد رہے گا
جو صاحبِ ایماں ہے وہ آباد رہے گا
قرآں میں ابتر کے اشارے سے ہے ثابت
دشمن جو محمدؐ کا ہے برباد رہے گا

اس راز سے واقف ہیں غلامانِ محمدؐ
اِسلام ہے دراصل اِک احسانِ محمدؐ
اللہ جسے چاہے اُسے دے یہ سعادت!
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفانِ محمدؐ

نہیں ہے رُوح تو انسان رہ نہیں سکتا
بغیر معنٰی کے قرآن رہ نہیں سکتا
علیؑ کو چھوڑنے والے خبر بھی ہے تجھ کو
علیؑ سے ہٹتے ہی ایمان رہ نہیں سکتا

rubaiyat from sajid rizvi .collected by nazar abbas,rd-18-11-2004

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

علیؑ نوشتۂ تقدیر کو بدلتے ہیں
علیؑ سے کام خدائی کے سارے چلتے ہیں
یہ معجزہ ہے ذرا آپ بھی تو سُن لیجے
علیؑ کے نام سے گرتے ہوئے سنبھلتے ہیں

مُنافقت سے کوئی فیض پا نہیں سکتا
چراغِ حق کو زمانہ بجھا نہیں سکتا
سیاستِ اُمویّہ پسند ہو جس کو
علیؑ کا نام زباں پہ وہ لا نہیں سکتا

اُمورِ حق میں کہاں کس کا زور چلتا ہے
کہیں نوشتۂ تقدیر بھی بدلتا ہے
یہ بات میری سمجھ میں نہ آسکی اب تک
علیؑ کے ذکر سے کیوں دِل کسی کا جلتا ہے

علیؑ سے بُغض ہے دِل میں نبیؐ سے اُلفت ہے
عجیب ہے یہ طبیعت عجیب فطرت ہے
پکارتا ہے جہنّم اِدھر چلے آؤ
مخالفینِ علیؑ کی یہاں ضرورت ہے

مَیں جانتا ہوں کہ فطرت بدل نہیں سکتی
جو پھانس دل میں چُبھی ہے نکل نہیں سکتی
علیؑ کی بزم ہے اتنا سمجھ لیں دشمنِ دیں
یہاں سیاستِ شیخین چل نہیں سکتی

علیؑ سے عشق جو اُسے شیخ کر نہیں سکتا
صراط سے وہ سلامت گزر نہیں سکتا
ہزار بار نہیں لاکھ بار قتل کرو!
علیؑ کے عشق کا مارا تو مر نہیں سکتا

یہ بات سب پہ اچھی طرح آشکار ہے
پھولوں کے دَم قدم سے چمن پُربہار ہے
اے دشمنِ خدا تجھے شاید خبر نہیں
ذکرِ علیؑ سے ذکرِ خدا کا وقار ہے

دُنیا کو سہارا ہے ہر اک کام علیؑ کا
کام آتا ہے ہر کام میں بس نام علیؑ کا
ثابت ہی نُصیری پہ نہیں کُفر کا الزام
جو نام خدا کا ہے وہی نام علیؑ کا

ہر اک پہ کرم ہے سحر و شام علیؑ کا
مُشکل میں لیا کرتے ہیں سب نام علیؑ کا
یہ دستِ خدا، نفسِ خدا، عینِ خدا ہیں
معبُود ہی کا کام ہے ہر کام علیؑ کا

اِسلام کے حُدود میں داخل نہیں رہا
ایماں کے دائرے میں وہ شامل نہیں رہا
نامِ علیؑ کو لازمِ کلمہ نہ جو کہے
وہ منبرِ رسُولؐ کے قابل نہیں رہا

کیا کوئی بتا سکتا ہے امکان علیؑ کا
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفان علیؑ کا
اے دشمنِ ایماں تجھے کیا یہ نہیں معلوم
ایمان کی شہ رگ پہ ہے احسان علیؑ کا

برائے نام مُسلم ہے مسلماں جو بظاہر ہے
نگاہِ اہلِ ایماں میں تو وہ فاسق ہے فاجر ہے
علیؑ تو کُلِ ایماں ہیں جوابِ کُفرِ کُل بھی ہیں
علیؑ کو جُزوِ ایماں جو نہیں کہتا وہ کافر ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق کا عرفان جو پایا تو علیؑ یاد آیا
دل میں قرآن سمایا تو علیؑ یاد آیا

خود بہادر تھے مگر لڑنا نہیں جانتے تھے
شیرِ یزداں کو بہادر جو نہیں مانتے تھے
اُن کو مرحب نے ڈرایا تو علیؑ یاد آیا

اپنے گھر سے میں چلا کر کے ارادہ حج کا
میری نیت تھی کروں گا میں طوافِ کعبہ
کعبہ جب سامنے آیا تو علیؑ یاد آیا

شبِ معراج محمدؐ جو چلے عرشِ عُلا
گفتگو کرتا رہا اپنے پیمبرؐ سے خدا
ہاتھ پردے سے اٹھایا تو علیؑ یاد آیا

المرسلہ ---میاں محمد شفیق اویسی۔لاہور ۔ نزر عباس---۷ فروری ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے

مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے — خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو — ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

(المرسلہ سید نذر عباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضیِ حق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے — راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندۂ مخصوص کو میرے گھر میں — بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے — علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگ اسود سے تو پوچھے — بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجوم کثیر ہے — ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا — سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے
مختلف شعراء کی رباعیاں

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے   کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق   فرمایا آج آمد ء باب ء علوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا   ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی   خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرض ء عیاں ہے   طواف ء کعبہ اک راز ء نہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں   بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

یہ ظلم ہے کہ بلا گل بہار باغ نہیں
جبھی تو دامن قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل
کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۱ھ۔ سید نزر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

آغا سروش کا کلام

علیؑ خدا کے گھر میں انقلاب لے آئے
جہاں چراغ نہ تھا آفتاب لے آئے

رسولؐ عرش خدا کا جواب لے آئے
علیؑ کے عشق کا پورا نصاب لے آئے

علیؑ کا ذکر سرِ شام چھیڑ کر ہم بھی
طلوع ہوتا ہوا آفتاب لے آئے

کتاب سے نہ ہوئی مات جب نصاریٰ کو
نبیؐ خلاصۂ ام الکتاب لے آئے

ہمیشہ دشمن حیدرؑ سے دور دور رہو
عجب نہیں کہ یہ کوئی عذاب لے آئے

جو جبرائیلؑ نے تیار کی تھی یوم الست
غدیر میں وہ پرانی شراب لے آئے

علیؑ کے غیروں سے کیا ٹوٹتا درِ خیبر
جو خواب ٹوٹ چکے تھے وہ خواب لے آئے

ہمارے آگے فرشتوں نے دم نہیں مارا
کہ ہم جواب کے پیچھے جواب لے آئے

سنی جو حشر میں تعریفِ کوثر و تسنیم
گنہگار بھی چشم پُرآب لے آئے

نہ تھا رسولؐ کے انصار و اقرباء کا جواب
مگر حسینؑ عجب انتخاب لے آئے

جہادِ کرب و بلا کے لئے علی اکبرؑ
رسولِ پاک کا عہدِ شباب لے آئے

علیؑ کے لطف و کرم کی جو بارشیں ہوں سروشؔ
تو سنگلاخ زمیں بھی گلاب لے آئے

(جناب آغا سروش صاحب کا کلام اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ م)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

مختلف شعراء کا کلام

مانندِ موم سنگ بھی گھلتے چلے گئے — دھبے قبائے رنج کے دھلتے چلے گئے
مشکل کشا کا نام جو آیا زبان پر — مشکل کے جتنے بند تھے کھلتے چلے گئے

عیسیٰؑ کے مسیحا ہو دو عالم کی شفا ہو — اعجاز نما، راہ نما، عقدہ کشا ہو
کس نام سے اے شاہِ نجف مدح ثنا ہو — گر کفر نہ ہوتا تو یہ کہتا کہ خدا ہو

لبِ بیمارِ مسیحا پہ مسیحا کی ثنا — زندگی بخش ہے ہر دور میں آقا کی ثنا
جانے کیا چیز ہے یہ کیفِ مودت اے حسن — ہم سرِ راہ بھی کرتے ہیں مولا کی ثنا

(یہ دعائیاں اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید زرعباس ۱۵ جنوری ۲۰۰۳ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعاتِ عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

مبارک ہو یہ جشن یہ گرم جوشی　　مبارک ہو یہ کیف یہ بادہ نوشی
مبارک ہو تم سب کو ایمان والو　　شہنشاہِ اسلام کی تاج پوشی

--ظہور جارچوی--

ازل سے اٹھایا تھا بارِ رسالت　　ابد تک رہے گی بہارِ رسالت
یہ ہم حکمِ بلغ کے تیور سے سمجھے　　امامت پہ ہے انحصارِ رسالت

--ظہور جارچوی--

رب سبحان کی قسم محبوب سبحان کی قسم　　بات سچی کہہ رہا ہوں آلِ قرآن کی قسم
بخش کر نوروز کے دن کو شرف اللہ نے　　کر دیا سلام کامل کل ایماں کی قسم

--ظہور جارچوی--

اپنا نہیں اللہ کا فرمان سنایا　　قرآن اٹھائے ہوئے قرآن سنایا
ہر روز سناتے تھے علیؑ میرا وصی ہے　　نوروز تھا جس روز یہ اعلان سنایا

--ظہور جارچوی--

نہ کہنا بھول کر سہواً بنایا　　یہ کہہ سکتے ہو مجبوراً بنایا
خدا حکم پاتے ہی نبیؐ نے　　علیؑ کو جانشیں فوراً بنایا

--ظہور جارچوی--

نہ پوچھو کیوں بنایا کیا بنایا　　یہ سمجھو خود بے وہ یا بنایا
بحکمِ حق علیؑ کو مصطفےٰؐ نے　　بنایا جو بھی کچھ آپ ایسا بنایا

--ظہور جارچوی--

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۲۲۔۱۱۔۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعاتِ عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

شرف علیؑ کے بڑھائے گئے بحکمِ خدا　　حضورِ بزم اٹھائے گئے بحکمِ خدا
خمِ غدیر کے اجلاس میں علیؑ مولا　　بنے نہیں تھے بنائے گئے بحکمِ خدا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

کہہ رہے ہیں جو محمدؐ مان لو　　شکلِ مولا دیکھ لو پہچان لو
جس کو قرآن کہنا ہے اگر　　بولتے قرآن سے قرآن لو

۔۔ظہور جارچوی۔۔

بہم فہرست کیسے ہو بتائیں نام کس کس کا　　علیؑ مولا ہے اس اس کا نبیؐ مولا ہے جس جس کا
کہو مولا علیؑ ڈالو نظر حضارِ محفل پر　　کھلے چہرے بتا دیں گے علیؑ مولا ہے اس اس کا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

بچتا ہے بھاگتا ہے جو عقلِ رسا سے دور　　مشکل میں گھر کے رہتا ہے مشکل کشا سے دور
رہ آس پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ ساتھ　　لیکن یقین کر لے کہ تو ہے خدا سے دور

۔۔ظہور جارچوی۔۔

سمجھتے ہیں جو رسولؐ قدیر کی عظمت　　انہی دلوں میں ہے اس کے وزیر کی عظمت
بھٹک رہے ہیں وہی راہرو تراہے پر　　جو بھول بیٹھے ہیں راہِ غدیر کی عظمت

۔۔ظہور جارچوی۔۔

خدا کا حکم جہاں کو سنانے والے نے　　غضب کی دھوپ میں محفل سجانے والے نے
ظہور رہ گئے دشمن علیؑ کا منہ تکتے　　بنا دیا انہیں مولاؑ بنانے والے نے

۔۔ظہور جارچوی۔۔

بگاڑتا ہے عبث کام آنے والے سے　　صراط و نارِ سقر سے بچانے والے نے
علیؑ سے بغض نہ رکھ خود بنے وہ کب مولا　　جو حوصلہ ہے بگڑ جا بنانے والے سے

۔۔ظہور جارچوی۔۔

خود بنے مولا اگر تو مرتضیٰ کو چھوڑ دے　　خود بنایا ہے اگر تو مصطفیٰ کو چھوڑ دے
حکمِ تاکیدی خدا کا تھا نبیؐ کا تھا عمل　　تیری مرضی چھوڑ دے ضد یا خدا کو چھوڑ دے

۔۔ظہور جارچوی۔۔

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔۔طالب دعا۔سیدزدعباس۔۔۲۴ مئی ۲۰۰۴ م)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخِ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزاد اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ ذرا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنتِ پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیِ خدا سے کبھی بولتا نہیں
واللہ رکنِ دیں ہے صدا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحیدا ے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

ﷺ ﷺ ﷺ

امام رضاؑ کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے — ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ — زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو نعرۂ رسالت ہے — بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ — اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ — پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نفسِ ہمہ وَلا شُدم — حیدری ام قلندرم — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام — خونِ جگر چشیدہ ام — پردہ جاں دریدہ ام — رخِ یار دیدہ ام

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

زینتِ شاہ پیامِ او — دردِ دلِ ما خیامِ او — شیرِ خدا نامِ او
عرشِ علیٰ مقامِ او — مولودِ پاکِ حرم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا نجوم — تا بہ فلک جس کی ہے دھوم — جس پہ فدا ہیں سب نجوم
بابِ معنی مدینۃ العلوم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نامِ نبیؐ ﷺ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا-----سید ذرِعباس)

۳۰ جنوری ۲۰۰۲ kfpu

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیبر شکن ۔۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ

کروں توصیف کن الفاظ میں آقائے قنبر
نرالی شان دیکھی اللہ زورِ حیدرؑ کی
ہلایا اور اکھاڑا پھر اٹھایا تول کر پھینکا
حقیقت کھول کر رکھ دی علیؑ نے بابِ خیبر کی

بچپن میں جو ڈرا نہیں اژدر کو دیکھ کر
وہ کیا ڈرے گا مرحب و انتر کو دیکھ کر
شب بھر دعائیں مانگیں کہ پرچم ملے ہمیں
چہروں کے رنگ اڑ گئے حیدرؑ کو دیکھ کر

دستِ نبیؐ و شیرِ خدا یا علیؑ مدد
انسانیت کے راہ نما یا علیؑ مدد

ہم نے کہا تو موردِ الزام ہو گئے
خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

سورج نے تھرتھرا کے کہا یا علیؑ مدد
تارے نے گھر میں آ کے کہا یا علیؑ مدد
پردے میں کون تھا شبِ معراج اے حضور
خالق نے گھر بلا کے کہا یا علیؑ مدد
ہجرت میں مصطفےٰؐ نے کہا یا علیؑ مدد
میں کیا بتاؤں طالبِ نفرت تھا کون کون
خیبر میں کبریاء نے کہا یا علیؑ مدد

اے منکرِ حیدرؑ تجھے حیدرؑ نہ ملے گا
محشر میں شفاعت کا پیمبرؐ نہ ملے گا
در علم کا حیدرؑ ہے نبیؐ علم کا گھر ہے
جو در سے نہ گزرے گا اسے گھر نہ ملے گا

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے
اس کا مشکل سے دم نکلتا ہے
رات بھر جاگے کل علم کے لئے
آج چھونے سے دم نکلتا ہے

طالبِ دعا ۔۔۔۔ سید نذر عباس ۔۔۔۔ ۲۱ جنوری ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

منظرؔ حسنین صاحب کا کلام

شبِ اسریٰ نبیؐ کا زینتِ عرشِ بریں ہونا
وہاں حیدر کا بھی پردے کے پیچھے جاگزیں ہونا

ولایت پہ علیؑ کی منحصر تکمیلِ دیں ہونا
اسی اعلان سے دیں کا مقدر آفریں ہونا

غدیرِ خم ہے رندانِ مودت محوِ مدحت ہیں
ہے شرطِ مے کشی اس دم تخیل کا حسیں ہونا

علیؑ میں ہو گئیں سب انبیاء کی عظمتیں یکجا
علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

بدل کر حکم کے تیور کہا جاتا ہے لم تفعل
مشیت چاہتی ہے کام کا فوراً وہیں ہونا

علیؑ کے سر پہ رکھ کر تاج مَن کُنتُ یہ بتلایا
ہوا مفروض اب ہر ایک پہ زیرِ نگیں ہونا

رضیتُ کی سند دے کر وہ اتمامِ نعم کرنا
یہاں مطلوبِ داور ہے بشر کی خم جبیں ہونا

نہیں الجھا کوئی مفہومِ مولا میں ہوا ثابت
خلیفہ ہیں علیؑ بے فصل ایمان و یقیں ہونا

زمانے نے بھلا ڈالا کسی کا جل کے یہ کہنا
میرے مولا مبارک ہو امیر المومنینؑ ہونا

ولایت کی بحث سے شیخ جی گھبرا گئے سوچا
عذابِ سنگ ہی آتا ہے حاصل کچھ نہیں ہونا

بنی نوعِ بشر کا آسرا ہے بس یہی مولا
ولایت کے افق پہ آپ کا مہرِ مبیں ہونا

تیری عادت نہ جانے کس قدر مرغوبِ خالق ہے
غذا تیری دو عالم کے ولی نانِ جویں ہونا

بھلا سکتا نہیں لشکر جسے اُس پار چھوڑا تھا
پسر عمراںؑ کے خندق میں تیرا حبل المتیں ہونا

عجائب کا ہے مظہر جنگِ خیبر اس کی شاھد ہے
کہیں پر چھوڑنا مشکل کشا بن کر کہیں ہونا

عَلم کی چاہ میں بے چین کوئی، مطمئن کوئی
کسی کا سرخرو ہونا کسی کا دل حزیں ہونا

نکل کر ہاتھ کا پردے سے اور پھر لمس ہو جانا
اسے کہتے ہیں ہم قوسین کی صورت قریں ہونا

سلونی کا کیا دعویٰ یہ ثابت کر کے دکھلایا
مقام اپنا فلک ہونا زمانے کا زمیں ہونا

سندِ ایمان کی سلمان و بوذر کی طرح لے لو
نہیں کافی نکل کر ساتھ ہونا ہم نشیں ہونا

ہے کس میں حوصلہ کفار کو اسباب لوٹائے
علیؑ تم ہی نبیؐ کی ہر امانت کے امیں ہونا

دلیلِ عظمتِ انسان اس سے بھی سوا کچھ ہے
ابو طالبؑ کی زوجہ کا خدا کے گھر مکیں ہونا

بجا لانے ہیں یہ آدابِ زیارت تم نے اے منظرؔ
نجف کی خاک سے چہرہ سجانا سرمگیں ہونا

(منظرؔ ۔ ۱۲ فروری ۲۰۰۲م)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اس طرح قبر میں میرے لیے حیدرؑ بولے

(در مدح مولا علیؑ)

اس طرح قبر میں میرے لیے حیدرؑ بولے
جیسے قطرے کی حمایت میں سمندر بولے

آگیا جس کا ہے گھر بھاگ چلا کعبے سے
منہ کے بل گر کے صنم کعبے کے اندر بولے

کل علم اس کو ملے گا کہ ہے جو مردِ خدا
پھر وہ آئے پہ یاروں سے پیمبرؐ بولے

کل علم وہ کہ اُسے تیغ ملی رب سے جسے
بزدلی دیکھ کے یاروں سے پیمبرؐ بولے

مار کے مرحب خودسر کو پکارے مولاؑ
لے "نام میرا ہے علیؑ ماں مجھے حیدر بولے"

لافتیٰ الا علیؑ آج تو سب کہتے ہیں
جنگِ خیبر میں تو جبریلؑ کے شہپر بولے

اس کی توصیف میں کیا کوئی زباں کھولے گا
جس کی تعریف میں قرآن برابر بولے

یا علیؑ آپ کو کیا کہہ کے پکاریں ہم لوگ
کوئی رب بولے کوئی ساقیِ کوثر بولے

کتنا خوش بخت ہے ریحان کہ ساری دنیا
تیرے مولا کا تجھے خاص سخنور بولے

(۱) یہ بھائی کی منقبت کا مصرعہ

جز علیؑ کوئی بھی مولودِ حرم ہو نہ سکا

(در مدح مولا علیؑ)

جز علیؑ کوئی بھی مولودِ حرم ہو نہ سکا
اتنا قدرت کا کسی پہ بھی کرم ہو نہ سکا

دستِ حیدرؑ میں جب آیا تو بڑی شان بڑھی
یہ علم غیر کے ہاتھوں سے علم ہو نہ سکا

یہ بھی کوشش تھی کہ بت خانہ بنا دیں کعبہ
خواب کفار حقیقت سے بہم ہو نہ سکا

مستقل چلتا رہا رہو خیانت پہ قلم
مرتبہ حیدرِ کرار کا کم ہو نہ سکا

دستِ حیدرؑ میں کہ وہ دستِ علمدار میں ہو
دور کوئی ہو علم دین کا خم ہو نہ سکا

جز علیؑ منبرِ نبوت پہ قدم کس نے رکھا
ایسا پاکیزہ کوئی نقشِ قدم ہو نہ سکا

جتنے اوصاف علیؑ ہیں وہ مکمل لکھتا
سرخرو آج تلک کوئی قلم ہو نہ سکا

کتنی صدیوں سے لکھے جاتے ہیں اوصافِ علیؑ
پھر بھی یوں لگتا ہے کچھ بھی تو رقم ہو نہ سکا

یہ شرف بھی ابو طالبؑ کے پسر ہی کو ملا
کوئی بھی مالکِ تسنیم و ارم ہو نہ سکا

جاؤں صدقے ترے مولودِ حرم تیرے سبب
کعبہ کعبہ ہی رہا بیتِ صنم ہو نہ سکا

فخر محسوس کرے ریحان کسی دور میں بھی
غیر کی مدح سے آلودہ قلم ہو نہ سکا

قلم اور تلوار

اس کو کہتے ہیں اختیارِ امامؑ
جائے مدفن کو بھی ارم سے لیا
باپ کی تیغ کو نہ دی زحمت
کام تلوار کا قلم سے لیا

تو کیا ہے

جز علیؑ اپنی گفتگو کیا ہے
سجدہ کیا تیغ ہے وضو کیا ہے
ہے مقدر سے شاعرِ شبیرؑ
ورنہ ریحان سوچ تو کیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

QAMAR JALALVI

سلام

منتظم کعبہ کا آ پہونچا صفائی کے لئے
لے بتوں اب گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے

آئے کعبہ کی زمیں پر جب سے حیدرؑ کے قدم
جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے

چیرتے ہیں کلّہ اژدر کو جھولے میں علیؑ
آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے

اے عروسِ تیغِ قاسمؑ رخ سے گھونگھٹ تو اُٹھا
سر لئے لاکھوں کھڑے ہیں رونمائی کے لئے

کہتے تھے عباسؑ میں سقّہ ہوں فوجِ شاہ کا
خون کے دریا بہا دوں گا ترائی کے لئے

دو کیا مرحب کو جب حیدرؑ نے بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیے تیغ آزمائی کے لئے

مجھ سے جو چاہیں لحد میں پوچھیں اب منکر نکیر
آ گئے مولا مرے مشکل کشائی کے لئے

چونک اٹھتی تھی سکینہؑ نام سُن کر شاہ کا
جب کبھی روتی تھیں زینبؑ اپنے بھائی کے لئے

کہہ کے روتی تھی سکینہؑ دیکھ کر سوئے فلک
تازیانے اور مرے بیمار بھائی کے لئے

کس کے گھر اُترے ستارہ عرش سے دیکھو قمرؔ
یہ نشاں ہے فاطمہؑ کی کتخدائی کے لئے

کربلا جانے کو دل بیتاب رہتا ہے قمرؔ
جس طرح تڑپے کوئی طائر رہائی کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

حلق سرور پہ جو شمشیر چلائی ہوگی
خلد سے فاطمہؑ زہرہ نکل آئی ہوگی
رن کو سرور جو چلے آئی یہ زہرہؑ کی صدا
آج ضائع میری محنت کی کمائی ہوگی

مرکز ہر ایک حسنِ خفی و جلی کا ہے
باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ
کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے
ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ
بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا
اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر
کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ
ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ
بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شاں کا گھر ہے
یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے
مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا
دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا
ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادرِ تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے
یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے
اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آلِ نبیؐ پر
یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر
انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ___ طالب دعاء ___ سنعر ___ ۷ اگست ۱۹۹۹ء

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسند نشین بزمِ طہارت ہے فاطمہؑ — درِ یتیم تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفسِ نفیس جسمِ رسالت ہے فاطمہؑ — اصل واصولِ نخلِ امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ ،خدا کا ناطق کلام تو ہے — بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو — تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

★★★★★

تو ہے ایماں کا شرف تولا الہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

★★★★★

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ — شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نام بتول سے

★★★★★

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ — کوثر ہے آلؑ ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا — یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہء تطہیر بن گئی

★★★★★

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے — سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے — پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار — وردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

طالب ★★★★★ دعا سنعر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طالب ★ ★ ★ ★ ★ دعا سنغر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

★★★★★

فاطمہؑ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے روح مفہوم طہارت ہے خدا جانتا ہے
فاطمہؑ جزوِ رسالت ہے خدا جانتا ہے دین کی دوہری ضرورت ہے خدا جانتا ہے
محور آیہء تطہیر مدارِ عصمت مخزن زور نبوت ہے خدا جانتا ہے

یہ وہ معصومہ کونین ہیں جس کی آغوش
تربیت گاہِ امامت ہے خدا جانتا ہے

فقر و فاقے میں ہر ایک شکر کا سجدہ اس کا افتخارِ صمدیت ہے خدا جانتا ہے
کم نہیں چادر زہراؑ ورق قرآں سے اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا
ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں برابر والے دست زہراؑ ید قدرت ہے خدا جانتا ہے

روز محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی
مجھ کو زہراؑ سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

●●●●●●●●●

مریم سے بھی بتولؑ کو رتبہ سوا ملا بابا اسے رسولؑ سا خیرالوریٰ ملا بیٹا ہر اک شہید رہ کبریا ملا شوہر ملا تو خلق کا عقدہ کشا ملا
ہر ایک اپنے رتبے میں انتخاب ہے زہراؑ ہے بے نظیر علیؑ لاجواب ہے

یہ ہنس کے کہہ رہے ہیں بام و در اللہ کے جہاں میں دو محافظ آ گئے پیمبرؑ کے
ہے ایک وارث نبیؑ کا ایک وارث ہے زہراؑ مگر وارث ہیں دونوں اللہ اکبر کے

سیدہ طاہرہؑ پر درود و سلام بنت خیرالوریٰ پر درود و سلام
خلقت آسماں و زمیں فاطمہؑ مظہر کبریا پہ درود و سلام
مدح خواں جس کا خالق ہے اے مومنو راضیہ مرضیہ پر درود
جس کو خاتونِ جنت بنایا ہے رب نے عابدہ زاہدہ پر درود و سلام
اٹھے تعظیم کرنے خدا کے رسولؐ عظمتِ فاطمہؑ پر درود و سلام
جس کا شوہر دو عالم کا مشکل کشا بی بی خیرالنساء پر درود و سلام
میری بی بی کے فرزند حسنؑ و حسینؑ شوکتِ سیدہ پر درود و سلام
معرفت سیدوں کو عطا کیجیے
آپ کے معجزوں پر درود و سلام

مدینہ ــــ سنغر ــــ ۷ جنوری ۲۰۰۰ ــــ

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا رتبہ علیؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا
دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پر علیؑ علیؑ اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا

لوٹی ہے جس نے دولتِ سرکارِ فاطمہؑ
حق کی سزا سے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

ــــ مدینہ ــــ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

مرکز ہر ایک حسنِ خفی و جلی کا ہے
باغِ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ
کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

★★★★★

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے
ناکام اس میں فکرِ بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیمِ فاطمہؑ
بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

★★★★★

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا
اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر
کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافعِ محشر وہ فاطمہؑ	ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ	بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے	آئیں گی روزِ حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شان کا گھر ہے
یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے
مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں
اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا
دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا
ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادرِ تطہیر کے سائے میں پلے ہیں
یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے
یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے
اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا
ممکن نہیں امت کا قیاس آلِ نبیؐ پر
یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر
انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

nazar abbas collection

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ـــــ طالب دعا ـــــ منعم ـــــ ۷ اگست ۹۹۹ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ ۔۔۔ درِ یتیم و تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفسِ نفیس جسمِ رسالت ہے فاطمہؑ ۔۔۔ اصل واصول و نخل امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو ۔۔۔ آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو ۔۔۔ جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ خدا کا ناطق کلام تو ہے ۔۔۔ بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو ۔۔۔ تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

★★★★★

تو ہے ایماں کا شرف تولا الہ کا راز ہے ۔۔۔ دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دیں کا ضامن ۔۔۔ تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے ۔۔۔ تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے ۔۔۔ زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

★★★★★

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ ۔۔۔ شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے ۔۔۔ عصمت مجھ میں آتی ہے نام بتول سے

★★★★★

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ ۔۔۔ کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا ۔۔۔ یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہ تطہیر بن گئی

★★★★★

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے ۔۔۔ سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے ۔۔۔ پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار ۔۔۔ دردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — درِ یتیم و تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفسِ نفیس جسمِ رسالت ہے فاطمہؑ — اصل و اصول و نخلِ امامت ہے فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں
مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ خدا کا ناطق کلام تو ہے — بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو — تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

*****

تو ہے ایماں کا شرف تولا لہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دیں کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

*****

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ — شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت مجھ میں آتی ہے نام بتول سے

*****

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ — کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا — یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا
یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہ تطہیر بن گئی

*****

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے — سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے — پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار — دردا سر زینبؑ پہ نہ چادر رہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنت علیؑ کے سجدہ وافر کی ہے زکواۃ
دوزخ تو فاطمہؑ کی ہی رنجش کا نام ہے

رضی

انسانیت کی اوج شرافت ہیں فاطمہؑ ہر دور میں بشر کی ضرورت ہیں فاطمہؑ
بعد از خدا بزرگ ہے یہ قصہ مختصر بعد رسولؐ لائق مدحت ہیں فاطمہؑ
تطہیر ہو ہل آتا ہو کہ کوثر ہو دیکھ لو خود مالک جہاں کی تلاوت ہیں فاطمہؑ
مادر کی جگہ بیٹی نے لے لی پئے رسولؐ مانو نہ مانو مادر ملت ہیں فاطمہؑ
پل کر ان ہی کی گود میں معراج پا گئے گیارہ اماموں کی مشیت ہیں فاطمہؑ
جس کو رسولؐ بضعتو منی کا نام دیں وہ جزوء دین حق شریعت ہیں فاطمہؑ
بیٹی کے احترام میں احمدؐ کھڑے رہے نہ قابل بیان عبادت ہے فاطمہؑ
ناداں سمجھ کے باپ کی جاگیر کھا گئے سچ ہے شکار دور سیاست ہیں فاطمہؑ
کیا سیدہؑ کی شان میں لکھے رضی
خالق گواہ مبداء خلقت ہیں فاطمہؑ

رضی نے تہران میں دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایوانِ فاطمہؑ

کتنی بلندیوں پہ ہے ایوانِ فاطمہؑ
رُوح الامیںؑ ہے صُورتِ دربانِ فاطمہؑ

حاصل کہاں دماغ کو عرفانِ فاطمہؑ؟
خُلدِ بریں ہے نقشۂ امکانِ فاطمہؑ

کیا سوچیے بہارِ گلستانِ فاطمہؑ
حسنینؑ جب ہوں سُنبل و ریحانِ فاطمہؑ!

کچھ اس لیے بھی مجھ کو تلاوت کا شوق ہے
قرآں ہے لفظ لفظ ثنا خوانِ فاطمہؑ

نبیوں پہ حکم ہے کہ نگہ رُو برُو رہے
توحید حشر میں ہے نگہبانِ فاطمہؑ

اس کو مٹا سکیں گی نہ باطل کی سازشیں
اسلام پر ہے سایۂ دامانِ فاطمہؑ

کرتے پھریں زمیں پہ تجارت بہشت کی
اپنے گداگروں پہ ہے فیضانِ فاطمہؑ

ہر نقشِ پا میں جذب ہے فتحِ مُبیں کی مُہر
دیکھئے "مباہلہ" میں کوئی شانِ فاطمہؑ

ختمِ رُسُل کی گود ہے عصمت کی جا نماز
چہرہ علیؑ ولی کا ہے قرآنِ فاطمہؑ

مفہومِ "ماتشاءُ" کی قسم کائنات میں
فرمانِ کردگار ہے فرمانِ فاطمہؑ

وہ کل بھی "پنجتن" میں صداقت مقام تھی
منصب یہی ہے آج بھی شایانِ فاطمہؑ

ہے کُفر اس کے قول پہ حاجت گواہ کی
ایمانِ کُل ہے شاہدِ ایمانِ فاطمہؑ

اس انتظار میں ہے قیامت رُکی ہوئی
شاید ابھی کچھ اور ہو فرمانِ فاطمہؑ

کیسے کروں تمیز حسنؑ اور حسینؑ میں
اک رُوحِ فاطمہؑ ہے تو اک جانِ فاطمہؑ

رومالِ فرقِ تر ہے گواہی اس امر کی
بخشش کی اک سبیل ہے احسانِ فاطمہؑ

اولادِ فاطمہؑ نہ ہو دین پر نثار کیوں؟
نقصانِ دین ہے اصل میں نقصانِ فاطمہؑ

بابِ بتولؑ ہو کہ درِ خیمۂ حسینؑ
ہر دور میں لُٹا سر و سامانِ فاطمہؑ

میں سوچتا ہوں کچھ دُرِ وفا کے نصاب میں
فضہؑ کا نام شمعِ شبستانِ فاطمہؑ

اک مرثیہ ہے خونِ شہیداں کی بُوند بُوند
بکھرا ہوا ہے ریت پہ دیوانِ فاطمہؑ

نیزے کی نوک پر ہے مجھے نخل کا گماں
اُس پر سرِ حسینؑ ہے قرآنِ فاطمہؑ

دیکھ اے مزاجِ مصحفِ ناحق کی برہمی
شعلوں کی زد میں سورۂ رحمٰنِ فاطمہؑ

فوجِ ستم کے سامنے کب ہے علیؑ کا لال؟
شرک کے مقابلے میں ہے ایمانِ فاطمہؑ

بابِ بہشت پر مجھے روکے گا کیوں کوئی؟
محسنؔ میں ہوں غلامِ غلامانِ فاطمہؑ!!

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرتاج فاطمہؑ ثمرِ شجرۂ خلیل اللہ کی زمین پہ اللہ کی دلیل

(علامہ عرفان عابدی مرحوم کے مرثیہ فاطمہ زہراؑ سے چند اشعار ۔ ۳ جمادی الثانی کے لئے)

حوا جھکا رہی ہے ادب سے سرِ نیاز   سارہ و آسیہ کی فضیلت کا ہیں یہ راز
فضہ کے واسطے قدمِ پاک جا نماز   عیسیٰؑ کی ماں ہیں ان کی کنیزی سے سرفراز

یہ مرتبے ہیں فرش پہ بنتِ رسول ﷺ کے
حوروں کے گیسوؤں پہ قدم ہیں بتولؑ کے

چادر میں آیتوں کے ستارے جڑے ہوئے   جبرئیلؑ ان کے در پہ ادب سے کھڑے ہوئے
زیرِ قدم ہیں جنت و کوثر پڑے ہوئے   معصوم ان کی نسل میں چھوٹے بڑے ہوئے

تزئین نسلِ پاک ءاب و جد بنا دیا
پالا جسے بھی اس کو محمد ﷺ بنا دیا

سرکار سیدہؑ میں ادب سے کروں مقال   اے شہزادیٔ شرف و عزت و جلال
کھا کر پلے جو بی بی خدیجہؑ کا رزق و مال   کیوں اپنے حق کا آپ نے ان سے کیا سوال

آلِ رسول ﷺ کے لئے انجان تو نہ تھے
یہ کلمہ گو نصارائے نجران تو نہ تھے

ٹکراؤ لاکھ حکمِ رسالت مآب سے   آلِ نبیؐ جدا نہیں ہوگی کتاب سے
شیطان دور رہتا ہے راہِ ثواب سے   غاصب کبھی بچا نہ خدا کے عذاب سے

کیا کر لیا اگر نہ گواہی قبول کی
بنتِ نبیؐ تو اب بھی ہے وارث رسولؐ کی

یہ کیا کہ جس سے دین ملا راستہ ملا   عزت ملی، وقار ملا، مرتبہ ملا
قرآں ملا، نماز ملی، ضابطہ ملا   جس مصطفیٰؐ کے در سے خدا ملا

دونوں جہاں میں جن کو خدا محترم کرے
اس مصطفیٰؐ کی آلؑ پہ امت ستم کرے

گھر میں علیؑ کے ہائے وہ منظر تھا دل خراش   زہراؑ کی بیٹیوں کے جگر غم سے پاش پاش
حسنینؑ کے وہ بین وہ بنتِ نبی ﷺ کی لاش   ناگاہ آیا لاشۂ زہراؑ میں ارتعاش

جب پیٹتے تھے سر کو نواسے رسولؐ کے
نکلے کفن سے ہاتھ جنابِ بتولؑ کے

عرفاں قلم کو روک یہ رقت کا وقت ہے   زہراؑ کے گھر پہ آج قیامت کا وقت ہے
آفت کی ہے یہ رات مصیبت کا وقت ہے   گھر سے علیؑ کے بی بیؑ کی رخصت کا وقت ہے

تابوت میں جنازۂ بنتِ رسول ﷺ ہے
فرطِ الم سے ہر دلِ مومن ملول ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

_____طالب دعاء سید نذر عباس____۲۰ اگست ۲۰۰۱ء کم جمادی ثانی ۱۴۲۲ھ_____

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

چاروں طرف فضا میں خوشبوسی چھا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

ہاتھوں میں ہل اتی کا کنگنا بندھا ہوا ہے　　　ماتھے پہ قل کفی کا جھومر سجا ہوا ہے
چہرے پہ 'لافتی' کا غازہ ملا ہوا ہے　　　پائل سے انما کی جھنکار آ رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

جھلمل ہوئے ستارے والنجم کی عبا میں　　　جھالر ہے غربتوں کی چاروں طرف قبا میں
کون و مکاں کے فاقے پیوند ہیں ردا میں　　　چکی تلاوتوں کی لے ءگنگنا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

جنت کے پھول آئے طوبیٰ کی آئی ڈالی　　　کانوں میں جھلملائی شرم و حیا کی بالی
معراج میں ملی ہے تحفہ کیوں نہ ہو ہلالی　　　تسبیح صداقتوں کی گردن میں آ رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

والفجر آ کے صدقہ رخسار کا اتارے　　　واللیل آ کے گیسو شام و سحر سنوارے
والشمس والقمر کے کانوں میں گوشوارے　　　والتین کی ہر آیت صندل لگا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

دو پھول عصمتوں کے گلشن میں کھل رہے ہیں　　　الحمد اور کوثر دو سورے مل رہے ہیں
بحرین یہ ازل سے ہی متصل رہے ہیں　　　قدرت بھی اس ملن پر خود مسکرا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

فخر جناں دولھن ہے شاہ زمن ہے دولھا　　　عصمت زباں دولھن ہے قرآں سخن ہے دولھا
خیرالنساء دولھن ہے خیبر شکن ہے دولھا　　　تطہیر آیتوں کی ڈولی سجا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

عزم خلیل خوش ہیں سرور زہد عیسیٰ ، آدم کے سر پہ حق نے خلعت کا تاج رکھا　　　موسیٰ کو وجد آئے داؤد پڑھے سہرا　　　کونین کی رسالت موتی لٹا رہی ہے
مشکل ہوئی حراساں نادِ علی کے دم سے　　　الفاظ ایسے نکلے نیر تیرے قلم سے　　　عامر کی دھن ہے ، فطرت بھی مسکرا رہی ہے

جنت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے

(جلالپور او راتر ورہ کے شعرا نیر اور عامر کا یہ کلام سید نذر عباس نے بواسطہ سید سلمان رضا آف محمد آباد حاصل کیا تا کہ ہمارے بچے مستفید ہو سکیں ۔ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴م)

Presented by: Rana Jabir Abbas

*****

فاطمہؑ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے روح مفہوم طہارت ہے خدا جانتا ہے

فاطمہؑ جزوے رسالت ہے خدا جانتا ہے دین کی دوہرے ضرورت ہے خدا جانتا ہے

محور آیہء تطہیر مدارء عصمت مخزن زور نبوت ہے خدا جانتا ہے

یہ وہ معصومہ کونین ہیں جس کی آغوش

تربیت گاہء امامت ہے خدا جانتا ہے

فقرو فاقے میں ہر ایک شکر کا سجدہ اس کا افتخارء صمدیت ہے خدا جانتا ہے

کم نہیں چادر زہراؑ ورق قرآں سے اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا

ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں برابر والے دست زہراؑ ید قدرت ہے خدا جانتا ہے

روز محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی

مجھ کو زہرا سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

●●●●●●●●●●

مریم سے بھی بتول کو رتبہ سوا ملا بابا اسے رسولؐ ساخیر الوری ملا بیٹا ہر اک شہید رہ کبریا ملا شوہر ملا تو خلق کا عقدہ کشا ملا

ہر ایک اپنے رتبے میں انتخاب ہے زہرا ہے بے نظیر علیؑ لاجواب ہے

یہ ہنس کے کہہ رہے ہیں بام و در اللہ کے جہاں میں دو محافظ آگئے پیمبرؐ کے

ہے ایک وارث نبیؐ کا ایک وارث ہے زہراؑ مگر وارث ہیں دونوں اللہ اکبر کے

سیدہ طاہراؑ پر درود و سلام بنت خیر الوری پر درود و سلام خلقت آسماں و زمیں فاطمہؑ مظہر کبریا پہ درود و سلام

مدح خواں جس کا خالق ہے اے مومنو راضیہ مرضیہ پر درود جس کو خاتون جنت بنایا ہے رب نے عابدہ زاہدہ پر درود و سلام

تھے تعظیم کرنے خدا کے رسولؐ عظمتء فاطمہؑ پر درود و سلام جس کا شوہر دو عالم کا مشکل کشا بی بی خیر النساء پر درود و سلام

میری بی بی کے فرزند حسنؑ و حسینؑ شوکتء سیدہ پر درود و سلام

معرفت سیدوں کو عطا کیجئے

آپکے معجزوں پر درود و سلام

مدینہ ــــــ سنعر ــــــ ۷ جنوری ۲۰۰۰ ــــــ

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا رتبہ علیؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا

دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پر علیؑ علیؑ اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا

لوٹی ہے جس نے دولتء سرکارء فاطمہؑ

حق کی سزا سے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

ــــــ مدینہ ــــــ

جلوہ نمائے شمع حقیقت ہیں فاطمہؑ آئینہء کمالء نبوت ہیں فاطمہؑ

یہ مانتے ہیں ان کو رسالت نہیں ملی لیکن شریک کارء رسالت ہیں فاطمہؑ

*****

لے کر درء دولت کا سہارا اترا پا کر یدء قدرت کا اشارا اترا

اللہ رے زہراؑ کی عبادت کا شرف تسبیح بنانے کو ستارا اترا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

--رحیم امروہوی--

مرکز ہر ایک حسن خفی و جلی کی ہے — باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کی ہے
خود سیدہ ہے، باپ نبیؐ، اور پسر امام — کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

--اکبر عباس--

کیوں یہ عمل حضور کو اتنا پسند ہے — ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ — بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

--اکبر عباس--

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ
ہے جو حسنؑ حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ
بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہیں امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

مسند نشین بزم طہارت ہیں فاطمہؑ — در یتیم تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس جسم رسالت ہیں فاطمہؑ — اصل واصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریمؑ کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں
مریمؑ بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ دو ہی فرد ہیں

--نسیم امروہوی--

سمت شرق سے دبے پاؤں وہ آتی ہے سحر — خانہ احمد مختارؐ کی جانب ہے نظر
بہر معصومہ کونینؑ بہ طرز احسن — کشتی نور میں لاتی ہے طلائی زیور
کون معصومہ کونینؑ نبیؐ کی بیٹی — جن کی تعظیم کو اٹھتے تھے پیمبرؐ اکثر

جز عبادت جنہیں دنیا میں کوئی کام نہ تھا — روز و شب مرضی معبود پہ رہتی تھی نظر
جنکی پیشانی اقدس پہ نشان سجدہ — فرق پر جن کے تھی عصمت کی مقدس چادر
کام آئی یہ تری مدح سرائی محسن
ورنہ تو اور یہ شہزادی کونین کا در

--محسن اعظم گڑھی--

جگر کی جز نہیں جز و رسولؐ کہتے ہیں
جو اہل حق ہیں وہ باب قبول کہتے ہیں
جو ہر طرح کی نجاست سے پاک ہو شوکت
اسے زبان وحی میں بتولؑ کہتے ہیں

--شوکت--

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے — تاریخ نے لکھا ہے جسے اصل محمدؐ
ہاں بنت خدیجہؑ کے بیٹے ہیں وہ شوکت — قرآن بتاتا ہے جنہیں نسل محمدؐ

--شوکت--

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو ملکہ شوکت — جسکی تعظیم شہنشاہ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کیلئے میرے نبیؐ — وہ تو اک جز و رسالت کا ادب کرتے تھے

--شوکت--

صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا
دن پردہ دار در پہ دوسرا — رات میں بدلا ہے روز جاثیہ
فاطمہؑ زہرا شہید ظلم ہیں — اشک بجتے ہیں نثار عالیہ
تیری تربت کا نشاں ملتا کہیں — اشک کے موتی لٹاتا بے بہا
بیت ایسا حزن کا تعمیر کر — تا قیامت یاد آئے سیدہؑ
زندگی جاوید ماتم ہے تیری
سیدہؑ مظلوم ہے آنسو بہا

--جاوید اقبال قزلباش--

وجہ بقائے عالم نسواں بتولؑ ہیں — عصمت ہے ایک راز نگہباں بتولؑ ہیں
قرآں علیؑ ہیں معنی قرآں بتولؑ ہیں — ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتولؑ ہیں
عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

--وحید الحسن ہاشمی--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---۱۸ جولائی ۲۰۰۲ لاہور)

طالب دعا---سید نزر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں　　پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

حلق سرور پہ جو شمشیر چلائی ہوگی　　خلد سے فاطمہؑ زہرہ نکل آئی ہوگی
رن کو سرور جو چلے آئی یہ زہرہؑ کی صدا　　آج ضائع میری محنت کی کمائی ہوگی

مرکز ہر ایک حسن و خفی و جلی کا ہے　　باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ　　کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے　　ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضور نے تعظیم فاطمہؑ　　بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا　　اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر　　کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ　　ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ　　بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے　　آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شاں کا گھر ہے　　یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے　　مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا　　دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا　　ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادر تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے　　یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے　　اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آل نبیؐ پر　　یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر　　انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ــــ طالب دعا ــــ سنعر ــــ اگست ۱۹۹۹ء

10 APR 2000

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ　　درِ یتیم و تاج شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس نفیس جسم رسالت ہے فاطمہؑ　　اصل و اصول و نخل امامت ہے فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی اس سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو　　آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو　　جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے　　بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو　　تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

*****

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے　　دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن　　تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے　　تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے　　زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

*****

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ　　شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے　　عصمت کہ جس میں آتی ہے نام بتول سے

*****

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ　　کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا　　یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا
یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہ تطہیر بن گئی

*****

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے　　سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے　　پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار　　دردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

طالب ★★★★★ دعا سنعر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا ع

وحید الحسن ہاشمی

روشن ہے ان کے نور سے خورشید کا طبق
دیکھے جو ان کا در تو فلک ہو عرق عرق
قرآن ان کو گھر میں سنا تا رہا سبق
کہیئے انھیں کساء کے صحیفے کا سرورق
شاہد مباہلے کا بیاں ان کی ذات پر
آیات ناز کرتی ہیں زہرا کی بات پر

حق کی نظر میں جان حدیث کسا ہیں یہ
قلبِ نبی مراد ہے حرفِ دعا ہیں یہ
قرباں حقیقتیں وہ حقیقت رسا ہیں یہ
قبلہ نبی کی ذات ہے قبلہ نما ہیں یہ
آج اور بڑھ گئے ہیں مدارج رسول کے
تطہیر کی ردا میں پدر ہیں بتول کے

یہ رحمتِ خدائے دو عالم کی جان ہیں
یہ نسلِ مصطفےٰ کی بقا کا نشان ہیں
یہ غایتِ نماز ہیں وجہِ اذان ہیں
لفظِ نساؤنا کی یہی ترجمان ہیں
تکمیل مدعائے نبوت انہی سے ہے
دنیا میں اعتبارِ سیادت انہی سے ہے

حشمت پکارتی ہے یہ ہیں صاحبِ حشم
عالم میں ان کی وجہ سے ایماں ہے محترم
ڈالے نظر جو غیر نکل جائے اس کا دم
مٹھی میں ان کی خلد ہے زیرِ قدم ارم
جلوے تمام ان کی حدودِ نظر میں ہیں
وحدت کے جتنے چاند ہیں سب ان کے گھر میں ہیں

وجہِ بقائے عالمِ نسواں بتول ہیں
عصمت ہے ایک راز نگہباں بتول ہیں
قرآں علی ہیں معنیٔ قرآں بتول ہیں
ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتول ہیں
عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

بس یہ ہیں صدرِ بزمِ خواتینِ کائنات
پردہ ہے مثلِ رمزِ حروفِ مقطعات
ہونٹوں پہ فخر کرتی ہیں آیات بینات
ہے ان کے چار سمت ہجومِ تجلیات
دیکھا جو دور سے اثر قلبِ صاف کو
اترا انہی کے گھر پہ ستارہ طواف کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ رے فیضِ آمدِ بنتِ رسولِ دہر
معدوم ہو کے رہ گیا دختر کشی کا زہر
اُٹھی عرب میں شانِ عدالت کی ایک لہر
جاری ہر ایک گھر میں ہوئی نعمتوں کی نہر
انساں پہ یہ بھی حق کے کرم کا نزول ہے
زندہ ہیں بیٹیاں تو یہ فیضِ بتول ہے

زہرا وجودِ شرع میں ہیں جان کی طرح
درسِ نجات دیتی ہیں قرآن کی طرح
ذہنوں کو فتح کرتی ہیں احسان کی طرح
قلبِ محمدی میں ہیں ایمان کی طرح
پوچھے کوئی یہ بات خدا کے حبیب سے
ملتی ہے کائنات میں دختر نصیب سے

دختر کشی کی رسم شریعت پہ بار تھی
یہ رسم زندگی کی شرافت پہ بار تھی
نوعِ بشر کی دائمی حرمت پہ بار تھی
یہ رسم تو مزاجِ نبوت پہ بار تھی
خالق نے آبروئے مشیت بنا دیا
بنتِ نبی کو جزوِ رسالت بنا دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُمّ الائمّہ جنابِ فاطمۃ الزّہراءؑ

سیّد حیدر نقوی

کیا پیشِ خُدا صاحبِ توقیر ہے زہراؑ
خاتونِ جہاں صاحبِ تطہیر ہے زہراؑ

اُمّ الحسنؑ و مادرِ شبیرؑ ہے زہراؑ
سر تا بہ قدم نُور کی تصویر ہے زہراؑ

شوہر کو جو پوچھو تو شہنشاہِ عرب ہے
بیٹی ہے نبی کی یہ حسب اور نسب ہے

ماں باپ پہ واجب نہیں فرزند کی تعظیم
اس امر میں زہراؑ کو ہے سب خلق پہ تقدیم

لکھا ہے کہ جب آتی تھیں زہراؑ پئے تسلیم
خود اُٹھ کے رسولِ عربی کرتے تھے تعظیم

اس بی بی کے رُتبے ہیں فزوں سارے جہاں سے
کوثر سے وضو کرے تو لے نام زباں سے

کیا رُتبے ہیں اس بی بی کے خالق کی نظر میں
بیٹے بھی وہ پائے کہ جو سردارِ جہاں ہیں

شوہر وہ ملا جس پہ خدائی کے گماں ہیں
ایسے بھلا رُتبے کی بی بی کے کہاں ہیں

افضل کوئی اِس بی بی سے ہوگا نہ ہوا ہے
یہ ظلم جو ان پر ہوا وہ حد سے سوا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

(جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام)

ولادت ۲۰ جمادی الثانی

نبیؐ نے گڑگڑا کر جب دعا کی
تو رب نے سیدہؑ بیٹی عطا کی

ہے جس کے نام سے منسوب آیت
وہ چادر ہے جناب سیدہؑ کی

یہ خاتون جناں خاتون محشر
تو یوں جنت ہوئی اہل عزا کی

فرشتے ان کے در پہ بھیک مانگیں
کوئی حد ہی نہیں جود و سخا کی

علیؑ کرتے ہیں حل ہر اک کی مشکل
مدد کرتی ہیں یہ مشکل کشا کی

جب ان کی گود میں شبیرؑ آئے
تو قسمت جاگ اٹھی کربلا کی

وفا نے بھی وفا سیکھی انہیں سے
مگر دنیا نے ان سے کب وفا کی

نہیں ہے شک وہ دوزخ میں جلیں گے
رہیں ہیں سیدہؑ جس جس سے شاکی

دلہن اک دن تو جنت بھی بنی تھی
عروسی تھی جناب سیدہؑ کی

ستارہ ان کی چوکھٹ پر اتر کر
زیارت کر رہا ہے نقش پا کی

یہاں وعدہ کیا بچوں سے اپنے
وہاں پوشاک جنت میں سلا کی

نہ کیوں ہوں انبیاءؑ محو سماعت
یہ محفل ہے جناب سیدہؑ کی

انہوں نے روٹیاں خیرات کی تھیں
ملی بدلے میں آیت ہل اتیٰ کی

جہاں ہے پنجتنؑ کا نور یکجا
نہ کیوں تعظیم ہو ایسی ردا کی

دعا جس قوم کی مانگی انہوں نے
خوشا تاثیر ہیں ہم اس دعا کی

علیؑ ہے تاج مخدومہ کے سر کا
کوئی دیکھے بلندی مرتضیٰؑ کی

وہ جس نے فاطمہؑ کا دل دکھایا
رہا امت میں کب وہ مصطفیٰؐ کی

مبرا جس سے وہ ہیں جبھی تو
سند حق نے عطا کی انما کی

لکھا قرآں میں کوثر کا سورہ
خدا نے اس طرح ان کی ثنا کی

چلو ریحانؔ اس آب و ہوا میں
جہاں خوشبو بسی ہو کربلا کی

—ریحان اعظمی—

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا سیدز رعباس۔ ۲۱ اگست ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحوم سچے بھائی کا نذرانہ ء عقیدت
بحضور سیدہ کونینؑ
جن کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو ہوئی

یہ سیدہؑ ہے باغ نبوت کا پھول ہے
کار پیمبریؐ میں شریک رسولؐ ہے
اس در کو پا کے خواہش، جنت فضول ہے
جنت تو اہلبیتؑ کے قدموں کی دھول ہے
شامل ہے ان کا نام عبادت کے رکن میں
ان پر درود ہے تو عبادت قبول ہے
اک اک ادا ہے سانچہ ء حق میں ڈھلی ہوئی
ہر ہر عمل پہ آیہ ء حق کا نزول ہے
دل میں نہیں گر ان کی مؤدت تو با خدا
روزہ نماز و حج و زیارت فضول ہے

المرسلہ : سید نذر عباس۔ ۲۶ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسند نشین بزم طہارت ہیں فاطمہؑ

(حضرت نسیم امروہوی کا کلام)

مسند نشین بزم طہارت ہیں فاطمہؑ
دُرِ یتیم تاجِ شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
اصل اصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ

شوہر خلیل عصرؑ تو بیٹے ذبیحؑ ہیں
مریمؑ کا ایک آپ کے گیارہ مسیحؑ ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم رسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

چمکا وجود فاطمہؑ سے پنجتنؑ کا نور نفس نبیؐ کا نور، رسول زمنؐ کا نور
قائم ہے تا قیام حسینؑ و حسنؑ کا نور وجہ بقا بنا ہے علیؑ کی دلہن کا نور

جلوے سے دین کے جو ہیں رشک طور ہے
یہ فاطمہؑ کے نور کا سارا ظہور ہے

صورت سے آشکار ہے سیرت رسولؐ کی میراث میں ملی ہے کرامت رسولؐ کی
باتیں رسولؐ کی، تو فصاحت رسولؐ کی تطہیر فاطمہؑ ہے طہارت رسولؐ کی

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

بی بی پہ ہے طہارت و عصمت کا خاتمہ شوہر پہ ہے شجاعت و ہمت کا خاتمہ
بابا وہ ہے کہ جس پہ رسالت کا خاتمہ پوتا وہ ہے کہ جس پہ امامت کا خاتمہ

زہراؑ نہ ہوں تو دین کا قصہ تمام ہے
نام خدا انہیں سے محمدؐ کا نام ہے

--نسیم امروہوی--

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شان کا گھر ہے
یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے
مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے

کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا
دنیا میں اسے دینِ شریعت سے نوازا

عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا
ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا

سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادرِ تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے
یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے

جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے
اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے

مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آلِ نبیؐ پر
یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر

اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر
انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر

راہب کو کوئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

(۲۰ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ یومِ ولادت جنابِ سیدہؑ کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا سید زر عباس)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات سیدہ زہراؑ

مدح جب ربِ نیک نام کرے
کیوں نہ جبریلؑ پھر سلام کرے
اللہ اللہ ، رتبہء زہرا
باپؐ خود اُٹھ کے احترام کرے

جو بھی اس گھر میں ہے وہ ذیشان ہے
در پہ روح الامیں سا دربان ہے
باپ کل انبیاء کا ہے سردار
بیٹی گیارہ امام کی ماں ہے

پدر محبوبِ حق، مشکل کشائے خلق شوہر ہے
جوانانِ جناں فرزند ہیں عظمت بھرا گھر ہے
بہر صورت مراتب کم نہیں ہیں باپ بیٹی کے
پیمبر گر نہیں ہے فاطمہؑ خونِ پیمبرؐ ہے

دن پیمبرؐ کے لئے تو زہراؑ کے لئے راتیں ہیں
کیسی کیسی تیری خاطر کے لئے ذاتیں ہیں
عرش سے آتے ہیں جبریلؑ جھلانے کے لئے
سچ تو یہ ہے بڑے گھر کی بڑی باتیں ہیں

دینِ نبویؐ کو جس نے شہرت دے دی
بدلے میں خدا نے اس کو عظمت دے دی
اسلام پہ دولت کی خدیجہؑ نے جو خرچ
اللہ نے فاطمہؑ سی دولت دے دی

نگاہِ خلق میں عالی مقام ہو جائے
شریکِ آلِ رسولؐ انام ہو جائے
قمر خدا نے وہ رتبہ دیا ہے زہراؑ کو
جسے یہ دودھ پلا دیں امام ہو جائے

بیٹی زہراؑ سی جو خالق نے عطا فرما دی
آئے ہیں جن و ملک بہر مبارک بادی
کہہ رہے ہیں شہِ لولاکؐ سے جبریلؑ امیں
ہو مبارک میرے سردار کو یہ شہزادی

مہرباں ہے فاطمہ زہراؑ پہ کتنا کردگار
جس کو دو بیٹے دئے دونوں کے دونوں ذی وقار
حاملِ دینِ پیمبرؐ، حافظِ قرآنِ حق
وارثِ تختِ امامت، دوشِ احمدؐ کے سوار

اے خدیجہؑ دو جہاں کی تم کو عظمت مل گئی
حشر تک جو کام آئے گی وہ دولت مل گئی
فاطمہؑ زہرا سی بیٹی تم کو حق نے کی عطا
گھر کی جنت ہو گئی، خاتونِ جنت مل گئی

دعا قبول نہ اس کی کیوں کارساز کرے
کہ جس کی نسل کا خود سلسلہ دراز کرے
کسی رسولؑ کو بیٹی نہ فاطمہؑ سی ملی
بہشت کیوں نہ قمر روزِ حشر ناز کرے

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔طالب دعا۔سید بزرگ عباس۔۱۲ مئی ۲۰۰۵ء)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات جناب فاطمہؑ

اس قدر نور کی بھرمار ہوئی جاتی ہے
شام سے صبح نمودار ہوئی جاتی ہے
اے خدیجہؑ رخِ زہراؑ پہ اُڑھا دو چادر
شمع کی روشنی بے کار ہوئی جاتی ہے

حکمِ خدائے پاک جو پاتی ہیں فاطمہؑ
فہرستِ جبر و ظلم کی لاتی ہیں فاطمہؑ
اپنے پرائے اب رہیں ہشیار اے قمر
میزان بن کے حشر میں آتی ہیں فاطمہؑ

فاطمہؑ حُسن میں اللہ کی ایک قدرت ہے
جس کو دربارِ الٰہی میں بڑی قدرت ہے
شاہد اس بات کے جبریلؑ ہیں، احمدؐ ہیں گواہ
لے کے آیا جسے قرآن یہ وہ صورت ہے

ماں وہ ماں ہو امیری میں جو یکتا ہو جائے
باپ ایسا ہو کہ محبوبِ جو حق کا ہو جائے
خود ہو خاتونِ جناں، شوہر و فرزند امام
جمع ہوں اتنے جب اوصاف تو زہراؑ ہو جائے

ماں کی خدمت میں شب و روز رہا کرتی ہے
فاطمہؑ باپ کی اُمت کی دعا کرتی ہے
دین و دنیا میں جو ماں باپ کے کام آئے قمر
ایسی اولاد مقدر سے ملا کرتی ہے

اُن پہ اتنا مہرباں کیوں خالقِ اکبر نہ ہو
کوئی بھی جس کے پدر کے بعد پیغمبرؐ نہ ہو
منتظر ہوں خاتمِ مرسل شفاعت کے لئے
فاطمہؑ جب تک نہ آئیں پُرسشِ محشر نہ ہو

کون و مکاں میں غل ہے شہرت ہے بحر و بر میں
بیٹی ہوئی ہے پیدا خیر الوریٰ کے گھر میں
تعظیم کی نبیؐ نے یہ تو ہے سب پہ ظاہر
در پردہ مرتبے ہیں اللہ کی نظر میں

عقدِ زہراؑ کا ہوا حیدرؑ سے اے صلِّ علیٰ
ہے بنی خاتونِ جنت ساقیِ کوثر بنا
نور کے رشتے میں اللہ اور پیغمبر شریک
اک چراغِ کعبہ ہے اک شمعِ بیتِ مصطفیٰ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالبِ دعا۔ سید مزمل عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

غدیرِ خم میں نیا انقلاب آیا ہے
اِک آفتاب پسِ آفتاب آیا ہے
بلند کرکے علیؑ کو نبیؐ یہ کہتے ہیں
یہ میرا شِبل یہ میرا جواب آیا ہے

علیؑ کو بھی فاقوں میں دی ہے تسلّی!
علیؑ کی بھی مُشکل کُشا فاطمہؑ ہے

جو اقتدارِ نبیؐ ہے وہ اقتدارِ بتولؑ
امامِ وقت سے کچھ کم نہیں وقارِ بتولؑ
نبوّت اور امامت کا ہیں یہی مرکز
اب اِس سے بڑھ کے بھی کیا ہوگا اعتبارِ بتولؑ

جو اصلِ محمدؐ ہے وہی اصل ہے تیری
کہتے ہیں تجھے اہلِ نظر جزوِ رسالت
تُو ایک بڑے باپ کی بیٹی بخدا ہے
اے فخرِ پدر ہے تجھے حاصل وہی عظمت

جگر گوشۂ مصطفےٰؐ فاطمہؑ ہے
خدیجہؑ کے دِل کی دُعا فاطمہؑ ہے
نبوّت کا مقصد امامت کا حاصل
سمجھنا ہے دُشوار کیا فاطمہؑ ہے
طہارت مُسلّم ہے مریمؑ کی لیکن
وہ ہے ابتدا، اِنتہا فاطمہؑ ہے
نبیؐ اور علیؑ جیسے خیر البشر ہیں
اُسی طرح خیر النسا فاطمہؑ ہے
حقیقت جو پُوچھو تو بعدِ رسالت
امامت کا اِک آسرا فاطمہؑ ہے

محمدؐ ہیں گو مُدّعائے دوعالم
محمدؐ کا بھی مُدعا فاطمہؑ ہے
بظاہر نبیؐ تو نہیں ہے یہ لیکن
نبوّت کا اِک ارتقا فاطمہؑ ہے
علیؑ کو بھی فاقوں میں دی ہے تسلّی
علیؑ کی بھی مُشکل کُشا فاطمہؑ ہے
اگر پردے میں رُوئے اَنور نہ ہوتا
نصیری یہ کہتے خدا فاطمہؑ ہے

خدا کے سوا فاطمہؑ کو جو کہئے
مَیں کہتا ہُوں اُس سے سوا فاطمہؑ ہے
سمجھتا ہُوں ساجد میں سجدہ اسی کو
زباں پر مری فاطمہؑ فاطمہؑ ہے

اے فاطمہؑ سرمایۂ اسرارِ حقیقت
نازاں ہے تری ذات پہ توحید و رسالتؐ
یہ مرتبہ خالق نے ترے گھر کو دیا ہے
اِک سمت رسالت ہے تو اِک سمت امامت
نازل اسی منزل میں ہوئی آیۂ تطہیرؑ
قرآن سے پوچھے کوئی اس گھر کی طہارت
اِس گھر کے مکیں رازِ الٰہی کے امیں ہیں
کرتے ہیں یہ اسلامِ حقیقی کی اشاعت
ہے کوئی پیمبرؐ تو امامؑ اِن میں ہے کوئی
اے بنتِ نبیؐ ہے یہ ترے گھر کی فضیلت
تُو حاصلِ اسلام ہے تُو حاصلِ ایماں
باقی ہیں تری ذات سے احکامِ شریعت
مانا کہ نہ تھی مالِ خدیجہؑ کی کوئی حد
دراصل مگر تُو ہی خدیجہؑ کی ہے دولت

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے

آج دنیا میں علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے
مرتضیٰؑ سے بنتِ محبوبؐ خدا کا بیاہ ہے

حیدرِ صفدرؑ ہیں دولھا، فاطمہ زہراؑ دولھن
گلشنِ عالم میں وہ نورِ خدا کا بیاہ ہے

ہاشمی خوش آج ہیں سب، شاد ہیں مسکیں تمام
ابن بُو طالب سے بنتِ مصطفیٰؐ کا بیاہ ہے

شادماں سارے ہیں مسکین و یتیم اور سب اسیر
کہہ رہے ہیں بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے

صاحبِ شمشیر ہیں جتنے جواں آفاق میں
کہہ رہے ہیں آج شاہِ لافتیٰ کا بیاہ ہے

آج یہ شب ہے مبارک، ہے مبارک کل کا دن
سرورِ شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ کا بیاہ ہے

حق نے تارے کو اتارا جس کے قصرِ پاک میں
شکر صد شکر آج اس نجم الھدیٰ کا بیاہ ہے

بہرِ خدمت آئے ہیں کروبیاں اور قدسیاں
کہہ رہے ہیں یہ ہمارے بادشاہ کا بیاہ ہے

ہے زمیں سے آسماں تک شور غل پھیلا ہی
کشتیِ ارض و سماں کے ناخدا کا بیاہ ہے

کہتے ہیں الیاسؑ صدقے ساقیِ کوثر کے میں
خضرؑ کہتے ہیں ہمارے رہنما کا بیاہ ہے

کرکے زیبِ تن قبائے سرخ جبریلِ امیںؑ
کہہ رہے ہیں ثانیِ آلِ عبا کا بیاہ ہے

گلشنِ عالم میں نہ خوش کیونکر ہو ہر امیر
یہ وزیرِ بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے

خوش ہو ناجی دور سارے ہو گئے رنج و الم
مشکلیں آساں ہوئیں مشکل کشا کا بیاہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جمع کردہ۔ سید ذر عباس بماہ یکم ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ۔

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے

آج دنیا میں علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے
مرتضیٰؑ سے بنتِ محبوبِؐ خدا کا بیاہ ہے

حیدرِ صفدرؑ ہیں دولھا، فاطمہ زہراؑ دولھن — گلشنِ عالم میں وہ نورِ خدا کا بیاہ ہے
ہاشمی خوش آج ہیں سب، شاد ہیں مسکیں تمام — ابنِ بُو طالب سے بنتِ مصطفیٰ ؐ کا بیاہ ہے
شادماں سارے ہیں مسکین و یتیم اور سب اسیر — کہہ رہے ہیں بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے
صاحبِ شمشیر ہیں جتنے جواں آفاق میں — کہہ رہے ہیں آج شاہِ لافتیٰ کا بیاہ ہے
آج یہ شب ہے مبارک، ہے مبارک کل کا دن — سرورِ شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ کا بیاہ ہے
حق نے تارے کو اتارا جس کے قصرِ پاک میں — شکر صد شکر آج اس نجم الھدیٰ کا بیاہ ہے
بہرِ خدمت آئے ہیں کروبیاں اور قدسیاں — کہہ رہے ہیں یہ ہمارے بادشاہ کا بیاہ ہے
ہے زمیں سے آسماں تک شور غل پھیلا ہی — کشتیِ ارض و سماں کے ناخدا کا بیاہ ہے
کہتے ہیں الیاسؑ صدقے ساقیِ کوثر کے میں — خضرؑ کہتے ہیں ہمارے رہنما کا بیاہ ہے
کر کے زیبِ تن قبائے سرخ جبریلِ امیںؑ — کہہ رہے ہیں ثانیِ آلِ عبا کا بیاہ ہے
گلشنِ عالم میں نہ خوش کیونکر ہو ہر امیر — یہ وزیرِ بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے

خوش ہو ناجیؔ دور سارے ہو گئے رنج و الم
مشکلیں آساں ہوئیں مشکل کشا کا بیاہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جمع کردہ۔ سید نذر عباس برائے یکم ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ۔

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدہ فاطمہ زہرا ؑ بنت رسول اللہ ؐ

وارث نبی ؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسول ؐ تھیں

نبی ؐ کی بیٹی علی ؑ کی زوجہ خدا کا ناطق کلام تو ہے
بجز محمد ؐ تمام نبیوں میں وہ اعلیٰ مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو
تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہ ؑ — در یتیم و تاج شفاعت ہے فاطمہ ؑ
نفس نفیس جسم رسالت ہے فاطمہ ؑ — اصل واصول نخل امامت ہے فاطمہ ؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں
مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہرا ؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدر ؑ سے مرد ہیں
ختم الرسل ؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

****

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

اسلام فاطمہ ؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہ ؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہرا ؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

****

قندیل عرش عظمت انساں ہے فاطمہ ؑ — شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہ ؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسول ؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نام بتول ؑ سے

****

لے کر درِ دولت کا سہارا اترا — پا کر یہ قدرت کا اشارہ اترا
اللہ رے زہرا ؑ کی عبادت کا شرف — تسبیح بنانے کو ستارہ اترا

---نجم آفندی---

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا — رتبہ علی ؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا
دل میں نبی ؐ نبی ؐ ہے زباں پر علی علی — اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا
لوٹی ہے جس نے دولتِ سرکارِ فاطمہ
حق کی سزا ہے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

مرکز ہر ایک حسن خفی و جلی کا ہے — باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبی ؐ اور پسر امام — کتنی بلند مرتبہ زوجہ علی ؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضور ؐ کو اتنا پسند ہے — ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضور ؐ نے تعظیم فاطمہ ؑ — بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہ ؑ — ہے جو حسن ؑ و حسین ؑ کی مادر وہ فاطمہ ؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہ ؑ — بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہ ؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

معصومہ جو شغل آسیا کرتی تھیں — حیدر ؑ کی اطاعت میں قدم دھرتی تھیں
تقسیم علی ؑ کرتے تھے روزی ہر صبح — گندم سے یہ پتھر کا شکم بھرتی تھیں

---دبیر---

کیا صاحب فقر بنت پیغمبر ؐ ہے — عفت ہے لباس نور حق زیور ہے
فضہ ہے کنیز اور ابوذر ہیں غلام — گھر میں یہ ادائے نام سیم و زر ہے

---دبیر---

جمع کردہ ---سید ذر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ سیدہ فاطمہؑ

بضعۃ منی کہا جب صاحبِ لولاکؐ نے   کر دیا ماینطق نے حق ادا تصدیق کا
خالقِ کون و مکاں فاتح جسے کہتی ہے خلق   فاطمہؑ ہے نام اس کے جوہر تخلیق کا

--فاتح واسطی--

مقامِ برگ یہی ہے کہ پھول راضی ہو   وہ خوش نصیب ہے جس سے رسولؐ راضی ہو
جسے جسے کہو مانوں گا میں رضی اللہ   مگر یہ شرط ہے پہلے رسولؐ راضی ہو

پلے ہو تم بھی تو آلِ نبیؐ کے ٹکڑوں پر   نمک حلال اگر ہو نمک کی بات کرو
کہاں ہو بابری مسجد کے مانگنے والو   کبھی تو ہم سے بھی باغِ فدک کی بات کرو

بتولؑ راضی ہو

مَل لی ہے کربلا کی جبیں پر اٹھا کے خاک
پوچھے گا مجھ سے قبر میں اب کوئی آ کے خاک

وابستہ جو بتولؑ کے در سے نہیں اسے   ہاتھ آئے گا رسولؐ کے روضے پہ جا کے خاک
دیتا وہ کیا، رسول کی بیٹیؑ کا حق بھلا   میت کو دے سکا جو، نہ اس کی اٹھا کے خاک
اللہ اور رسولؐ کو کیا منہ دکھائے گا   جس نے کیا بتولؑ کے گھر کو جلا کے خاک

سالار جس کا پشت، دکھا جائے وقتِ جنگ
میدان میں وہ فوج، لڑے بھی تو جا کے خاک

--سید علی محمد بچے مرحوم--

(یہ اشعار اپنے بچوں کیلئے جمع کیا -- سید زرعباس - جولائی ۲۰۰۲ء)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

--نجم امروہوی--

مرکز ہر ایک حسن خفی و جلی کی ہے　　باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کی ہے
خود سیدہؑ ہے، باپ نبیؐ، اور پسر امام　　کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

--افسر عباس--

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے　　ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ　　بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

--افسر عباس--

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ ہے　　جو حسنؑ حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ　　بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہیں امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

مسند نشینِ بزم طہارت ہیں فاطمہؑ　　در یتیم تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس جسم رسالت ہیں فاطمہؑ　　اصل و اصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریمؑ کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں
مریمؑ بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو　　آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو　　جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

--نسیم امروہوی--

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہ ؑ

جگر کی جز نہیں جزوِ رسول ؐ کہتے ہیں — جو اہلِ حق ہیں وہ باب قبول کہتے ہیں
جو ہر طرح کی نجاست سے پاک ہو شوکت — اسے زبان وحی میں بتول ؑ کہتے ہیں

--شوکت--

وہ بیٹی محمد ؐ کو خدیجہ ؑ سے ملی ہے — تاریخ نے لکھا ہے جسے اصلِ محمد ؐ
ہاں بنت خدیجہ ؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکت — قرآن بتاتا ہے جنہیں نسلِ محمد ؐ

--شوکت--

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو ملکہ شوکت — جس کی تعظیم شہنشاہِ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کے لئے میرے نبی ؐ — وہ تو اک جزوِ رسالت کا ادب کرتے تھے

--شوکت--

سمت مشرق سے دبے پاؤں وہ آتی ہے سحر
خانہ احمد مختار ؐ کی جانب ہے نظر
بہر معصومہ کونین ؑ بطرز احسن — کشتی نور میں لاتی ہے طلائی زیور
کون معصومہ کونین ؑ نبی ؐ کی بیٹی — جن کی تعظیم کو اٹھتے تھے پیمبر اکثر
جز عبادت جنہیں دنیا میں کوئی کام نہ تھا — روز و شب مرضی معبود پہ رہتی تھی نظر
جنکی پیشانی اقدس پہ نشان سجدہ — فرق پر جن کے تھی عصمت کی مقدس چادر
کام آئی یہ تری مدح سرائی محسن
ورنہ تو اور یہ شہزادیِ کونین کا در

--محسن اعظم گڑھی--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وجہ بقائے عالمِ نسواں بتولؑ ہیں　　عصمت ہے ایک راز نگہباں بتولؑ ہیں

قرآں علیؑ ہیں معنیِ قرآں بتولؑ ہیں　　ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتولؑ ہیں

عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں

یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

--وحید الحسن ہاشمی--

صبت علی مصائب لو انہا　　صبت علی الایام صرن لیالیا

دفن پردہ دار در پردہ ہوا　　رات میں بدلا ہے روز جاثیہ

فاطمہؑ زہرا شہید ظلم ہیں اشک بہتے ہیں نثارِ عالیہؑ

تیری تربت کا نشاں ملتا نہیں　　اشک کے موتی لٹاتا ہے بہا

بیت ایسا حزن کا تعمیر کر　　تا قیامت یاد آئے سیدہؑ

زندگی جاویدؔ ماتم ہے تیری

سیدہؑ مظلوم ہے آنسو بہا

--جاویدؔ اقبال قزلباش--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---۱۸ جولائی ۲۰۰۲ لاہور)

طالب دعا--سید ز رعباس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحوم سچے بھائی کا نذرانہ ء عقیدت
بحضور سیدہ کونینؑ
جن کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو ہوئی

یہ سیدہؑ ہے باغ نبوت کا پھول ہے
کار پیمبریؐ میں شریک رسولؐ ہے

اس در کو پا کے خواہش جنت فضول ہے
جنت تو اہلبیت کے قدموں کی دھول ہے

شامل ہے ان کا نام عبادت کے رکن میں
ان پر درود ہے تو عبادت قبول ہے

اک اک ادا ہے سانچہء حق میں ڈھلی ہوئی
ہر ہر عمل پہ آیہء حق کا نزول ہے

دل میں نہیں گر ان کی مودت تو با خدا
روزہ نماز و حج و زیارت فضول ہے

المرسلہ : سید نذر عباس۔ ۲۶ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات بنام جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

از جناب صابر تھاریانی

سیاہی سنگِ اسود کی ملا کر آبِ کوثر میں ثنائے سیدہؑ لکھتا ہوں میں جبریلؑ کے پر سے
نظر آتا ہے اک اک حرف میں اب طور کا جلوہ مسلسل وحی کا اک سلسلہ ہے عرشِ داور سے

احمدِ مرسلؐ کے ہاتھوں سے ہوا آغازِ دیں فاطمہؑ کی نسل سے اس دین کا انجام ہے
دین کا پیغام پہنچانا نبیؐ کا کام تھا حشر تک اس کو بچانا فاطمہؑ کا کام ہے

نبی خوش ہیں کہ یہ اک مژدہ اتمامِ نعمت ہے نہ زہراؑ کی فقط، گیارہ اماموں کی ولادت ہے
رسالت اس لئے ہے شادماں بی بی کی آمد پر انہی کے نور سے قائم قیامت تک امامت ہے

رسولِؐ پاک کی بیٹی چلی بابا کی سیرت پر نہایت فخر تھا ان کو رسالت کی وراثت پر
نہ مال و زر کی کثرت پر نہ اس دنیا کی دولت پر مدارِ راحتِ زہراؑ تھا فاقوں میں قناعت پر

نورِ خلاقِ نبیؐ کی سر بسر تنویر ہے مصطفیؐ اک زندگی ہیں، فاطمہؑ تفسیرؑ ہ
صنفِ نسواں کے لئے زہراؑ ہے حق کا آئینہ یعنی پیغمبرؐ کی بیٹی باپ کی تصویر ہے

تو نے جھولوں میں جو بچوں کو سنائیں لوریاں ان کے صدقے میں ابھی تک نعرۂ تکبیر ہے
کربلا کی فتح تیری تربیت کا ہے اثر جذبۂ ایثار تیرے دودھ کی تاثیر ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے ماہنامہ پیامِ عمل لاہور ستمبر ۲۰۰۰ صفحہ ۳۶ سے نوٹ کیا۔ طالبِ دعا سیدنوزش عباس ۳ شوال ۱۴۲۳ھ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ فاطمہ زہرا ؑ بنت رسول ؐ اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدہؑ طاہرہ پر درود و سلام　　بنت خیر الوریٰ پر درود وسلام
خلقت آسماں وزمیں فاطمہؑ　　مظہر کبریا پر درود وسلام
مدح خواں جنکا خالق ہے اے مومنو　　راضیہ مرضیہ پر درود وسلام
جسکو خاتون جنت بنایا ہے رب نے　　عابدہ زاہدہ پر درود وسلام
اٹھے تعظیم کے لئے خدا کے رسولؐ　　عظمت فاطمہؑ پر درود وسلام
جسکا شوہر دو عالم کا مشکل کشا　　بی بی خیر النساء پر درود وسلام
میری بی بی کے فرزند حسنؑ وحسینؑ　　شوکت سیدہؑ پر درود وسلام
معرفت سیدوں کو عطا کیجئے
آپکے معجزوں پر درود وسلام

کرمانی صاحب کا نذرانہ عقیدت

فاطمہؑ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے
روح مفہوم طہارت ہے خدا جانتا ہے
فاطمہؑ جزو رسالت ہے خدا جانتا ہے　　دین کی دوہری ضرورت ہے خدا جانتا ہے

محور آیہء تطہیر مدارء عصمت　　مخزن نور نبوت ہے خدا جانتا ہے
یہ وہ معصومہ کونین ہیں جن کی آغوش　　تربیت گاہ امامت ہے خدا جانتا ہے
فقر وفاقے میں ہر ایک شکر کا سجدہ دین کا　　افتخارء صمدیت ہے خدا جانتا ہے
کم نہیں چادرء زہراؑ ورقء قرآن سے
اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا ہے
ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں بہ ارادہ لے　　دست زہراؑ یدقدرت ہے خدا جانتا ہے
روز محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی
مجھکو زہراؑ سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شان کا گھر ہے
یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے　　مومن کی منافق کی پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج ومحن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں
اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا　　دنیا میں اسے دین وشریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا　　ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں

سب چادر تطہیر کے سائے میں پلے ہیں
یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے　　یہ نور کے اجسام اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے　　اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا
ممکن نہیں امت کا قیاس آلء نبیؐ پر　　یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر　　انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کوئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر وبال اسی گھر سے ملے ہیں

طالب دعا ___ سید نذر عباس ___ ۲۲ جنوری ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصرع طرح۔ کون تھا جو مرتضیٰ زہراؑ سے نسبت کے لیئے۔ ۱۴۲۳ھ

المہدی اسلامک سینٹر ٹورنٹو ۔ سید فیاض مہدی

ہے شرف یہ معتبر انساں کی عظمت کے لیئے
فاطمہؑ کے در پہ پیغمبرؐ سلامی صبح و شام

جب قلم اٹھے تو اٹھے اُن کی مدحت کے لیئے
اور فرشتے عرش سے آتے ہیں خدمت کے لیئے

اور قدم اٹھے فقط حق کی حمایت کے لیئے
فاطمہؑ کی شان میں آیات کافی ہیں مگر

جان بھی جائے تو جائے دیں کی نصرت کے لیئے
آیہء تطہیر ہی کافی ہے عصمت کے لیئے

خون دیتے ہیں حسینی راہ میں اسلام کی
کس سے ہوتا عقدِ زہراؑ جاہلوں کے درمیاں

اِس جماعت کے لیئے نہ اُس جماعت کے لیئے
جو وسیلہ چاہتے تھے بس خلافت کے لیئے

نہ تو دوزخ بانٹے اور نہ ہی جنت کے لیئے
مشرکوں کی گود کے پالے کجا زہراؑ کجا

منبرِ مظلوم ہے حق کی اشاعت کے لیئے
کون تھا جو مرتضیٰ زہراؑ کی نسبت کے لیئے

حق بچانے کو بچانی ہے ہمیں کرب و بلا
پہلے تو حکمِ خدا سے پڑھ دیا عقدِ بتولؑ

نہ فقط زردہ و بریانی و شربت کے لیئے
پھر رسالت نے کئی بوسے امامت کے لیئے

آ !! نشانِ راہِ مولا پر قدم تُو بھی جما
مردہ باد امریکہ کا ہے شور ملکے میں بپا

اس قدر کیوں ہے پریشاں تُو شفاعت کے لیئے
آ گئے ہیں حاجی بچے شیطاں برأت کے لیئے

ایک گورے کو جو مومن کر سکیں مغرب میں ہم
جا رہا ہے دفن ہونے شرقِ وسطیٰ میں وہ

تب یہ سمجھیں کچھ کیا روزِ قیامت کے لیئے
قبر جس نے کھودی ہے اپنی ہلاکت کے لیئے

ایک ریوڑ ہے یہ امت اور بقولِ مرتضیٰ
ہم اگر فیاض ہوتے، سب لٹاتے دین پر

ایک رہبر چاہیے اس کی قیادت کے لیئے
ہر گھڑی تیار رہتے پھر شہادت کے لیئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو
تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو

زینبؑ کے چومے بازو اور رو دیئے حسنؑ
ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو

بازاروں سے گزرا جو شبرؑ کا جنازہ
پردے سے چلا تیر لگا شاہِ زمن کو

پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو
امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو

طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسنؑ ــــ سبطِ نبیؑ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی　　فضائیں ہونے لگیں صلح کُن زمانے
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی
خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے　　ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی
علیؑ کی چشم عنایت جو ہے نظر ہم پر　　مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے　　کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے　　کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ　　نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر　　پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنی قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

*****

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو　　تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ　　سوچو سمجھو نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے　　تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمۂ حیواں کی طرح　　چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن　　سرمایۂ رسولؐ ہے شہزادۂ امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ　　اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن
برسے ہیں تیر اتنے لاشِ حسنؑ پہ یوں　　رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے　　ممکن نہیں ہے اس کے تکمیلِ پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مردِ باوفا کا سردار ہے حسنؑ

*** سنفر ماض ـ ۲ مارچ ۲۰۰۰ ***

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے　　وہ اپنی دنیا کو عقبےٰ سے ہمکنار کرے
حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے　　رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے
شجاعت اس کی تو اریخ سے مسلم ہے　　یہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے
جناں کا سید و سردار شہزادۂ حسنؑ　　لسان صدق نبیؐ جس کو آشکار کرے
کہ جس کی شان میں اتری تھی آیۂ تطہیر　　یہ چار میں جسے ذات احد شمار کرے
اسے شریک نفوسِ مباہلہ دیکھو　　کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے
درود ذاتِ گرامی پہ وہ عبادت ہے　　خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے
جزاء مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

*****

10 APR 2000　　30

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو　　تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو
زینبؑ کے چومے بازو اور رو دیئے حسنؑ　　ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو
بازاروں سے گزرا جو شبرؑ کا جنازہ　　پردے سے چلا تیر لگا شاہِ زمن کو
پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو　　امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو
طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

---

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسنؑ ـــ سبط نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی

...انے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

علیؑ کی چشم عنایت جو ہے نظر ہم پر مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنی قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

*****

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ سوچو مجھو نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمہء حیواں کی طرح چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن سرمایہء رسولؐ ہے شہزادہء امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیل اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن
برسے ہیں تیر اتنے لاشہء حسنؑ پہ یوں رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے ممکن نہیں ہے اس کے تکمیل پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مردہء باوفا کا سر تدار ہے حسنؑ

*** سنعریاض ـ ۴مارچ ۲۰۰۰ ***

...ں مدح سرائی جو اختیار کرے وہ اپنی دنیا کو عقبےٰ سے ہمکنار کرے
حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے
...اس کی تو اریخ سے مسلم ہے یہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے
جناں کا سید و سردار شہزادہء حسنؑ لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے
...ں شان میں اتری تھی آیہ تطہیر یہ چار میں جسے ذات احد شمار کرے
اسے شریک نفوس مباہلہ دیکھو کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے
درود ذات گرامی پہ وہ عبادت ہے خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے
جزاء مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

*****

10 APR 200...

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو
زینبؑ کے چومے بازو اور روئیے حسنؑ ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو
بازاروں سے گزرا جو شبرؑ کا جنازہ پردے سے چلا تیر لگا شاہ زمن کو
پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو
طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

قربان حسنؑ کے رخِ نورانی پر
رویت ہے مہِ عید کی پیشانی پر
یوں شان علیؑ ختم ہے ان پر جیسے
مطلع ہو تمام مصرعِ ثانی پر

مجسم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے   کہیں پر جنگ بخاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے   کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم   بازوئے حیدر کی طاقت خامۂ شبرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصدِ صلح حسن   مقصد صلح حسنؑ فتح درِ خیبر میں ہے

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر   نبیؐ کا خلق حسن ہے علیؑ کا فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے   خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا   شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا
مہ رو نے مہ لقا نے قضا کی غضب ہوا   ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا
جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبرؑ لٹ گئے
ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام

ثنائے شبرؑ کی اور میری زباں ہے
محراب عقیدت میں اذاں ہے
کروں میں ذکر ان کے منکروں کا
عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے
میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے
حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے   حسنؑ فکر نبیؐ کا آسماں ہے
میرے مولاؑ کے ہاتھوں میں قلم ہے   امیر شام کیوں لرزاں بجاں ہے
علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے   علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے
پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو   علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے
خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں
امیر شام کے گھر میں فغاں ہے
فرشتوں نے دیا پیغام قدرت   حسنؑ کا ذکر ہی حسن بیاں ہے
سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسن میں گل فشاں ہے
---ریحان اعظمی---

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ   نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں اگرچہ ہیں قرآن کی تفسیر   پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنیٔ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین پہ حسنینؑ سے قربان کہاں ملتے ہیں   دین ملتے ہیں نگہبان کہاں ملتے ہیں
سید محمدؐ تھے کہ حسنینؑ سے بیٹے پائے   سب کو دنیا میں دل و جان کہاں ملتے ہیں
کیوں نہ کاندھے پہ نواسوں کو بٹھالیں مرسلؐ
سب کو منہ بولتے قرآن کہاں ملتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در جاناں پہ بھی حکم امامؑ چلتا ہے   ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا   وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے
---طالب دعا۔ سید زر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۴---

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

تابندہ ہے بہت جو امامت حسنؑ کی ہے
دینِ خدا پہ خاص عنایت حسنؑ کی ہے
تمہید کربلا کی کریں گے یہ استوار
پہلے حسینؑ سے بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

--اخترعباس--

جلی کچھ اور محمدؐ کا نور فرمایا   خدا نے سارے اندھیرے کو دور فرمایا
تھیں جتنی ظلمتیں کافور ہوگئیں فوراً   حسنؑ کے نور نے جس دم ظہور فرمایا

--اخترعباس--

بن کے دنیا میں نمائندہ ایزد آیا
خود اب وجد نے کہا فخر اب و جد آیا
اس کو خالق سے ملی صورتِ زیبائے حسن
شکل انساں میں جب خُلق محمدؐ آیا

--اخترعباس--

گرچہ اندازِ حیات اس کا بہت سادہ ہے
صورت ایسی ہے کہ اللہ بھی دلدادہ ہے
آپ کو فاطمہؑ زہرا یہ مبارک ہو کہ آج
آپ کی گود میں کونین کا شہزادہ ہے

--اخترعباس--

ہموار راستہ جو کیا انقلاب کا   باعث بنی تحفظ ام الکتاب کا
تاریخ جس کو دیتی ہے صلح حسنؑ کا نام   دیباچہ ہے وہ کرب و بلا کی کتاب کا

--اخترعباس--

حق کے چراغ کا تری آنکھوں میں نور ہے
تحقیق کے تقاضوں پہ حاصل عبور ہے
یہ سب صفات ہوں تو تجھے جا کے پھر کہیں
شخصیتِ حسنؑ کا مکمل شعور ہے

--اخترعباس--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے   پیکرِ ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا   یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--اخترعباس--

سچوں پہ جان دینا ہمارا اصول ہے
اس سلسلے میں موت بھی ہم کو قبول ہے
ہم سے نہ ہو سکے گا کہ جھوٹے کو داد دیں
اس رہ میں ہم سے توقع فضول ہے

--اخترعباس--

عرفان حیدر عابدی کا سلام

ٹھکرا کے تخت چل دیے اس بانکپن کے ساتھ
شاہی لپٹتی رہ گئی پائے حسنؑ کے ساتھ
لوگو امیر شام کجا اور حسنؑ کجا
بت کا مقابلہ نہ کرو بت شکن کے ساتھ
وہ ہاتھ اور بیعت فاسق کریں غلط
کھیلیں جو ہاتھ زلفِ رسولِ زمن کے ساتھ
صلح نہ تھی معاہدہ امن تھا فقط
ربِ اصول صلح کرے اہرمن کے ساتھ
یہ فاطمہؑ کے راج دلارے سے پوچھیے
اسلام زندہ رہتا ہے کس کس جتن کے ساتھ
امت نے خوب اجر رسالت ادا کیا
باندھے گئے تھے بارہ گلے اک رسن کے ساتھ
سجادؑ بولے کیسے سکینہؑ کو غسل دوں
چپکا ہوا ہے خوں بھرا کرتا بدن کے ساتھ
عرفان دربدر کا بھکاری وہ کیوں بنے
منسوب ہوگیا جو درِ پنجتن کے ساتھ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عدوئے آلِ مدثرؐ سے دو دو ہاتھ کرتا ہوں
نمازِ عشق پڑھتا ہوں خدا سے بات کرتا ہوں
تو پیشِ سامعینِ محترم سوغات کرتا ہوں
بشکلِ شاعری جنت میں تعمیرات کرتا ہوں

اگرچہ تھے شبیہِ مصطفیٰؐ شبیرؑ و اکبرؑ بھی
مگر جب کوئی پوچھے ہو بہو تصویر سرورؐ کی
حسنؑ کا تذکرہ حق الیقیں کے ساتھ کرتا ہوں

سوالِ جانشینِ پیمبرؐ اور حیدرؑ پر
فرزدقؓ کی طرح سود و زیاں سے بالاتر ہو کر
حسنؑ کا نام لیتا ہوں حسنؑ کی بات کرتا ہوں

حسنؑ کی کثرتِ ازواج کا جو اتنا چرچا ہے
مؤرخ جھوٹ لکھتا ہے منافق کفر بکتا ہے
میں ان کو مسترد تا حدِ امکانات کرتا ہوں

عنانِ اقتدار آ جائے جب بوجہل ہاتھوں میں
قلم کو دیکھتا ہوں جب کبھی نااہل ہاتھوں میں
تو میں فکرِ دفاعِ عزتِ سادات کرتا ہوں

مؤرخ مولوی مفتی محدث مفسد و شرّی
بزعمِ خود ہی کہلانے لگیں جب مصلحؔ و ھادی
بچے ردِ بلا صدقہ و خیرات کرتا ہوں

زمانے کی منافق نا موافق تلخ باتوں سے
میں جب پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں تلخ یادوں سے
حسنؑ کی مدح سے تسکینِ احساسات کرتا ہوں

نگاہیں پھیرنا آلِ نبیؐ سے یاد آتا ہے
روّیہ کوفیوں کا خون کے آنسو رلاتا ہے
براءت کا وظیفہ ہے جو میں دن رات کرتا ہوں

نہ چھوٹا ہاتھ سے میرے کبھی پھر صبر کا دامن
ہے جب سے سامنے میرے حسنؑ کا اسوۂ احسن
عجب مافوقِ فطرت، خارق العادات کرتا ہوں

محبانِ حسنؑ سے معصیت پیچھا چھڑاتی ہے
محبت معرفت کے ساتھ جوں جوں بڑھتی جاتی ہے
سرِ تسلیم خم، تعمیلِ احکامات کرتا ہوں

سوالی بن کے آتے ہیں جہاں جبریلؑ و رضواں بھی
اسی در کا بھکاری ہوں یہی ہے رازِ خوشحالی
درِ زہراؑ کے ٹکڑوں پہ گزر اوقات کرتا ہوں

بچا کر طمعِ دنیا سے بچایا فکرِ محشر سے
ہمیشہ رکھیو وابستہ درِ آلِ پیمبرؐ سے
یہی اک التجا اے قاضی الحاجات کرتا ہوں

و مات الشافعی ولیس یدری والی حالت ہے
علیؑ ربہٗ ام ربہٗ اللّٰہ کی صورت ہے
مجھے دل سے مگر تردیدِ الزامات کرتا ہوں

علی حبہٗ الجنۃ قسیم النار و الجنۃ
وصی المصطفیٰؐ حقا امام الانس و جاں
غلو کا ذکر کیا جب نقل فرمودات کرتا ہوں

نصیریؔ نے کیا دیدار رب کا اپنی آنکھوں سے
جلا اور موت پائی اپنے اپنے رب کے ہاتھوں سے
کبھی میں رشک کرتا ہوں کبھی ہیہات کرتا ہوں

نجف اور کاظمین و کربلا مشہد کی جنت میں
گیا تھا سامرہ، شام اور قم مولا کی خدمت میں
میں تنہائی میں اکثر یاد وہ لمحات کرتا ہوں

ہے دور اندیشی و مجبوری یہ مجھ سبطِ جعفرؔ کی
جہادِ سیف کا نعم البدل ہے شاعری میری
قلم سے کام لیتا ہوں رقم حالات کرتا ہوں

(امام حسنؑ کی ولادت کے دن ۱۵ رمضان کیلئے سبطِ جعفر کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا
دعا گو: زہرا عباس ۔ ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲ء)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جو دہر میں اوصاف الٰہی کا چمن ہے
اللہ کا بندہ ہے وہ سردارِ عدن ہے
ہے اس کا بدن حُسن خداوند کا پیکر
شاید اسی نسبت سے حُسین نام حسنؑ ہے

--شوکت--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے
پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا
یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--افسر عباس--

گر ارادہ ہو کہ اللہ کے فن کو دیکھو اور قرآن کے ناطق بدن کو دیکھو
سب کمالات نظر آئیں گے لوگو اس میں آغوشِ محمدؐ میں حسنؑ کو دیکھو

--شوکت--

اللہ رے رتبۂ حسنؑ آسماں مقام
کنیت رسولؐ پاک سے پائی خدا سے نام
قرآں کا یہ شرف ہیں حرم کا یہ احترام
اک تو نبیؐ کے نورِ نظر دوسرے امام
نانا نبیؐ سا باپ امیرِ حنین سا ماں فاطمہؑ سی قوتِ بازو حسینؑ سا

--محسن نقوی--

مدح امام حسنؑ از ریحان اعظمی

آئے حسنؑ تو صلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے
کوثر پہ منکران علیؑ کیسے جائیں گے
حب علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے
تحریر مجتبیٰ کی ہے انکار ظلم ہے
یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے
دست حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیر شام
بولا کہ میرا آج ہی یوم حساب ہے
اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
ان کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

--ریحان--

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم بازوئے حیدر کی طاقت خامۂ شبر میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصد صلح حسنؑ مقصد صلح حسنؑ فتح در خیبر میں ہے

--صابر تھاریانی--

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر نبیؐ کا خلق حسنؑ ہے علیؑ کی فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا
مہ رو نے مہ لقا نے قضا کی غضب ہوا ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا
جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبرؑ لٹ گئے
ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی فضائیں ہونے لگیں صلح کُن زمانے کی
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

---حسین بھائی نظر--

--جمع کردہ۔ سید زر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۴--

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسنؑ

حیدرؑ کے دل کا چین ہے جانِ رسولؐ ہے
پہلا یہ نونہالِ ریاضِ بتولؑ ہے
آغوشِ مصطفیٰؐ میں حسنؑ ہے بصد بہار
نخلِ پیمبریؐ میں امامت کا پھول ہے

ہے حسنؑ کا رخ مثالِ مصطفیٰؐ تنویر میں
خُلق شامل ہو کے آتا ہے ہر اک تقریر میں
وارثِ زورِ علیؑ ہوتے ہوئے ایثار و شکر
کس قدر ہے صبر یا رب فاطمہؑ کے شیر میں

کب حسنؑ عہدِ امامت میں پریشاں نہ رہے
کلمہ پڑھتے تھے جو وہ تابعِ فرماں نہ رہے
کوئی چارہ ہی نہ تھا گوشہ نشینی کے سوا
حد ہے! منہ دیکھے مسلماں بھی مسلماں نہ رہے

زہرا کی گود میں جو یہ گل پیرہن بڑھے
نگراں تھے مصطفیٰؐ و علیؑ علم و فن بڑھے
رفتار میں کلام میں سیرت میں شکل میں
اُتنا ہی حُسن بڑھ گیا جتنا حسنؑ بڑھے

نہاں تھا راز یہ قدرت کے کارخانے میں
کسی کا نام حسنؑ ہی نہ تھا زمانے میں
اسی لئے تو نبیؐ کو بہت محبت تھی
کہ پہلا نام تھا یہ ہاشمی گھرانے میں

حسن کی صلح پہ کیوں متفق عوام نہیں
حدیبیہ سے زیادہ تو یہ مقام نہیں
وہاں نبیؐ نے مٹایا تھا خود رسول اللہ
یہاں تو یہ بھی نہیں ہے کہ میں امام نہیں

ستمگروں سے نہ بدلے کبھی جفا کے لئے
یہ فیصلہ سرِ محشر رکھا خدا کے لئے
قدم تو راہِ ہدایت میں عمر بھر اُٹھے
مگر نہ ہاتھ اُٹھے اُمت کی بد دعا کے لئے

یہ لازمی ہے حسنؑ سے حق آشنا کے لئے
جمال بن کے رہیں دینِ مصطفیٰؐ کے لئے
کہ فیصلہ حق و باطل کا ہے پسرِ جلال
زمین کرتے ہیں ہموار کربلا کے لئے

حسنؑ یہ کہتے تھے کر لیں جفا، جفا والے
خدا کا راز بتاتے نہیں خدا والے
سوال مجھ سے جو کرتے ہو صلح کیوں کر لی
جواب اس کا تمہیں دیں گے کربلا والے

بغیرِ حکمِ خدا کون سا تھا کارِ حسنؑ
جو اختیارِ علیؑ تھا وہ اختیارِ حسنؑ
نبیؐ جو چپ رہے برسوں تو کیا نبیؐ نہ رہے
خموش رہنے سے گھٹتا نہیں وقارِ حسنؑ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالبِ دعا۔ سید نوید عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسنؑ

حسنؑ کی صلح سے کوئی فضیلت جا نہیں سکتی
خدا نے جو عطا کی ہے وہ فضیلت جا نہیں سکتی
یہ کیا کم ہے کہا ہے لحمک لحمی پیمبرؐ نے
پیا ہے دودھ زہراؑ کا امامت جا نہیں سکتی

جسے سپرد امامت کا کام ہوتا ہے
رسولؐ پاک کا قائم مقام ہوتا ہے
جہاد، صلح، یہ سب مصلحت کی باتیں ہیں
مگر امام جہاں ہو امام ہوتا ہے

جو بھی حکم حق ہے وہ منظور ہے
اس گھرانے کا یہی دستور ہے
صلح کو حالانکہ مدت ہو گئی
آج تک خُلق حسنؑ مشہور ہے

زمانہ دورِ جہالت کا پھر پلٹ آتا
دوبارہ کفر کی تاریکیوں میں گھر جاتے
حسنؑ حسینؑ نہ ہوتے تو اہل کوفہ و شام
خدا کا نام نہ لیتے، نبیؐ سے پھر جاتے

حسنؑ ہیں صبر میں جیسے رسولؐ ربِ قدیر
قدم قدم پہ گماں ہے کہ ہیں جنابِ امیرؑ
یہ ہے کمال مصور کہ کھینچ کر رکھ دی
ملی جلی ہوئی صبر و جلال کی تصویر

جوابِ حق بھی تو ی تھا مگر سبک جاتا
برا زمانہ تھا خونریزیوں پہ جھک جاتا
امامِ وقت کی قوت تھی جو خموش رہے
حسنؑ جو لڑتے، جہادِ حسینؑ رک جاتا

نظامِ گلشنِ عالم کہیں بدلتا ہے
پتہ یہیں سے بہارِ چمن کا چلتا ہے
پسر خدا نے دیا ہے علیؑ کو سبز قبا
شجر میں پہلے پہل سبز پھل نکلتا ہے

دل باغیوں کا نامِ حسنؑ سن کے ہل گیا
یعنی گلِ مرادِ پیمبرؐ کو مل گیا
سرخ و سفید و زرد کی رنگینیوں سے دور
گلزارِ مصطفیؐ میں ہرا پھول کھل گیا

نہ جانے دینِ نبیؐ کا نظام کیا ہوتا
ملوکیت سے بھلا اہتمام کیا ہوتا
حسنؑ، حسینؑ نہ ہوتے اگر زمانے میں
نبیؐ تو خیر خدا کا بھی نام کیا ہوتا

نظر کے سامنے ہے الفتِ رسولِ زمن
نبیؐ کی قبر پہ گنبد ہے سبز سایہ فگن
لحد میں بھی ہے محبت اُسی قرینے سے
کہ جیسے نانا کے سینے پہ جلوہ گر ہیں حسنؑ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالبِ دعا۔ سید رضا عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

مِل جو آلِ احمدؐ کو وہ عظمت جا نہیں سکتی
کبھی غیروں کے گھر حق کی ولایت جا نہیں سکتی
حسنؑ آئے جہاں میں ہِل گئیں باطل کی بنیادیں
نبیؐ کے خانداں سے اب خلافت جا نہیں سکتی

اے دل و جانِ علیؑ پابندِ تسلیم و رضا
مقصدِ پیغمبری منشائے صُلحِ مصطفےٰؐ

اے رسالت کے محافظ وارثِ خُلقِ عظیم
تیرا جادہ اہلِ ایماں کو صراطِ مُستقیم
صُلح کے جوہر دکھائے تُو نے اِس انداز سے
متفق ہے آج دُنیا تیری ہی آواز سے
تیرے دسترخوان پر سب ایک ہیں شاہ و گدا
اغنیا کی جو غذا ہے وہ فقیروں کی غذا
صُلح بھی ایسی نہیں تاریخ میں جس کی مثال
دنگ ہیں اِس انقلابی جنگ پر ماضی و حال
اِنفرادی رزم تھی یہ ایک اپنے رنگ کی
پھر نہ دُہرائی گئی تاریخ تیری جنگ کی

السّلام اے ناشرِ آیاتِ محکم السّلام
السّلام اے قدرت و قوت کے محرم السّلام
السّلام اے پیشوائے نسلِ آدم السّلام
السّلام اے رہبرِ اقوامِ عالَم السّلام
السّلام اے نُورِ چشمِ فخرِ مریمؑ السّلام
السّلام اے مظہرِ شانِ اعظم السّلام
السّلام اے نقشبندِ دین و مِلّت السّلام
السّلام اے راکبِ دوشِ نبوّت السّلام
السّلام اے صُلح کے پیغامبر جانِ بتولؑ
السّلام اے واقفِ اسرارِ حق سبطِ رسولؐ
صُلح نے تیری یہ دُنیا پر نمایاں کر دیا
ڈوبتی کشتی کو تُو نے اِک نیا لنگر دیا
تیری منزل ماوَرائے عالَم ادراک ہے
تیری ہستی ایک رازِ خلقتِ افلاک ہے
کاش مِل جائے کبھی ساجد کو تیرا آستاں
اے امامِ عرش منزل جانِ فخرِ مرسلاں

ایسا اِک مطلعِ پُر نور سُناؤ ساجد
آج صلواۃ کے نعروں سے فضا گونج اُٹھے

حسنؑ سبز قبا میرے بڑے شہزادے
امنِ عالَم کی فضا صُلح پہ تیری صدقے
سبطِ اکبر دلِ زہراؑ و نبیؐ جانِ علیؑ
یہی کیا کم ہیں دو عالَم میں فضائل تیرے
ناز بردار نظر آئے جو محبوبِ خُدا
حُلّے جنّت سے خدا نے تری خاطر بھیجے
جس کی تعظیم کو اُٹھتے تھے رسولؐ دوسرا
اُس نے سُنتے ہیں بڑے ناز سے پالا ہے تجھے
ہیچ ہیں اُس کی نگاہوں میں سلاطینِ جہاں
اُس کی تقدیر جسے اپنا تُو خادم سمجھے
اثر انداز ہو جس دل پہ تبسّم تیرا
زیست کیا اُس کے لئے موت بھی آساں کر دے
ناز کرتی ہے نبوّت بھی امامت پہ تری
کی ہے اس شان سے تبلیغِ شریعت تُو نے

آیا لبِ فُرات وفاؤں کا جب امام
موجوں نے سَر کو پاؤں پہ رکھا بہ احترام
عبّاسؑ نامدار نے ایک ایک بُوند پر
لکھا ہے اپنے خونِ جگر سے وفا کا نام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام حسن علیہ السلام

کم سخن سلام علیک — گلبدن سلام علیک
یاحسنؑ سلام علیک — صلوات اللہ علیک

تم ہو عرش کے ستارے — تم نبیؐ کے ہو دلارے
ہو علیؑ کے ماہ پارے — تم ہو فاطمہؑ کے پیارے

کم سخن سلام علیک

حق سے تھا جو عشق زیادہ — کیے حج بھی پا پیادہ
تھا قوی تیرا ارادہ — تو ہے دیں کا شہزادہ

کم سخن سلام علیک

تھا خدا کا پیار تم پر — جیسے میوے ہیں تمکو اکثر
تم پہ ہیں فدا پیمبرؐ — تم ہو اُن کے سبطِ اکبر

کم سخن سلام علیک

ہم پہ کر دو مہربانی — تم علیؑ کی ہو نشانی
تم ہو فاطمہؑ کے جانی — ہو تم ہی امام ثانی

کم سخن سلام علیک گلبدن سلام علیک یاحسنؑ سلام علیک

صلوات اللہ علیک

بجلمِ حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے
کہیں پر جنگِ خاموشی جوابِ جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے
کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جنابِ حسنؑ اور حضرتِ شبیرؑ
نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر
پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنیٔ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

خبر سنی جو امامِ حسنؑ کے آنے کی
فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے کی

نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی

خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے
ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی

علیؑ کی جنگ ہو صلحِ حسنؑ کہ صبرِ حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

علیؑ کی چشمِ عنایت جو ہو نظر ہم پر
مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

قربان حسنؑ کے رخِ نورانی پر
رویت ہے مہِ عید کی پیشانی پر
یوں شانِ علیؑ ختم ہے ان پر جیسے
مطلع ہو تمام مصرعِ ثانی پر

طالب دعا۔۔۔سید نزر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام

ثناءِ شبرؑ کی اور میری زباں ہے
یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے

کروں میں ذکر ان کے منکروں کا عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے

میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے

میرے مولاؑ کے ہاتھوں میں قلم ہے
امیرِ شام کیوں لرزاں بجاں ہے

علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے

خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں
امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے

فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت حسنؑ کا ذکر ہی حسنِ بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسن میں گل فشاں ہے

--ریحان اعظمی--

--طالبِ دعا۔ سید نذر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۴--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب کوثر نقوی صاحب کا کلام

جو تیزی ہم قلم کی دیکھتے ہیں دستِ شبرؑ میں
وہی تیزی رہی ہوگی یقیناً تیغ حیدرؑ میں

لغت عاجز نظر آتی ہے تشریح معانی سے
خدا جانے کہ کتنی وسعتیں ہیں لفظ کوثر میں

سکندر دیکھ شان آکر ذرا اس آئینہ گر کی
کہ چودہ آئینے یکساں نظر آتے ہیں جوہر میں

حسنؑ کو دیکھ کر ختم الرسلؐ کہتے ہیں زہراؑ سے
اے بیٹی بولتا قرآن اترا ہے ترے گھر میں

نہ دیکھو یہ کہ طوفاں اٹھ رہے ہیں پے بہ پے کوثر
یہ دیکھو نام کس کا لے کے اترے ہو سمندر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

--جمع کردہ۔سید نذر عباس۔ ۸ دسمبر ۲۰۰۲--

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

قربان حسنؑ کے رخِ نورانی پر رویت ہے مہِ عید کی پیشانی پر
یوں شان علیؑ ختم ہے ان پر جیسے مطلع ہو تمام مصرعِ ثانی پر

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے کہیں پر جنگِ خاموشی جوابِ جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم بازوئے حیدر کی طاقت خامہِ شبرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصد صلح حسن مقصدِ صلحِ حسنؑ فتحِ درِ خیبر میں ہے

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر نبیؐ کا خُلق حسنؑ ہے علیؑ کا فکر و نظر
نبی کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

درِ جناں پہ بھی حکمِ امامؑ چلتا ہے ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

--طالب دعا۔ سید زر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

اک روز جنابِ حسنؑ اور حضرتِ شبیرؑ نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں اگرچہ ہیں قرآن کی تفسیر پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنئِ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین پہ حسنینؑ سے قربان کہاں ملتے ہیں دین ملتے ہیں نگہبان کہاں ملتے ہیں
یہ محمدؐ تھے کہ حسنینؑ سے بیٹے پائے سب کو دنیا میں دل و جان کہاں ملتے ہیں
کیوں نہ کاندھے پہ نواسوں کو بٹھا لیں مرسلؐ
سب کو منہ بولتے قرآن کہاں ملتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا
مہ رو نے مہ لقا نے قضا کی غضب ہوا ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا
جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبیرؑ لٹ گئے
ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۔۔طالب دعا۔سیدزرعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عرفان حیدر عابدی کا سلام

ٹھکرا کے تخت چل دیئے اس بانکپن کے ساتھ
شاہی لپٹتی رہ گئی پائے حسنؑ کے ساتھ

لوگو امیر شام کجا اور حسنؑ کجا بت کا مقابلہ نہ کرو بت شکن کے ساتھ

وہ ہاتھ اور بیعت فاسق کریں غلط
کھیلیں جو ہاتھ زلفِ رسولِ زمن کے ساتھ

صلح نہ تھی معاہدہ امن تھا فقط رب اصول صلح کرے اہرمن کے ساتھ

یہ فاطمہؑ کے راج دلارے سے پوچھئے
اسلام زندہ رہتا ہے کس کی جتن کے ساتھ

امت نے خوب اجر رسالت ادا کیا باندھے گئے تھے بارہ گلے اک رسن کے ساتھ

سجادؑ بولے کیسے سکینہؑ کو غسل دوں
چپکا ہوا ہے خوں بھرا کرتا بدن کے ساتھ

عرفاؔن دربدر کا بھکاری وہ کیوں بنے
منسوب ہو گیا جو درِ پنجتن کے ساتھ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نوزر عباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب افسر عباس کا کلام

تابندہ ہے بہت جو امامت حسنؑ کی ہے — دینِ خدا پہ خاص عنایت حسنؑ کی ہے
تمہید کربلا کی کریں گے یہ استوار — پہلے حسینؑ سے بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

--افسر عباس--

جلی کچھ اور محمدؐ کا نور فرمایا — خدا نے سارے اندھیرے کو دور فرمایا
تھیں جتنی ظلمتیں کافور ہو گئیں فوراً — حسنؑ کے نور نے جس دم ظہور فرمایا

--افسر عباس--

بن کے دنیا میں نمائندہ ایزد آیا — خود اب وجد نے کہا فخرِ اب و جد آیا
اس کو خالق سے ملی صورتِ زیبائے حسنؑ — شکل انساں میں جب خُلقِ محمدؐ آیا

--افسر عباس--

گرچہ اندازِ حیات اس کا بہت سادہ ہے — صورت ایسی ہے کہ اللہ بھی دلدادہ ہے
آپ کو فاطمہؑ زہرا یہ مبارک ہو کہ آج — آپ کی گود میں کونین کا شہزادہ ہے

--افسر عباس--

ہموار راستہ جو کیا انقلاب کا — باعث بنی تحفظِ ام الکتاب کا
تاریخ جس کو دیتی ہے صلح حسنؑ کا نام — دیباچہ ہے وہ کرب و بلا کی کتاب کا

--افسر عباس--

حق کے چراغ کا تری آنکھوں میں نور ہے — تحقیق کے تقاضوں پہ حاصل عبور ہے
یہ سب صفات ہوں تو تجھے جا کے پھر کہیں — شخصیتِ حسنؑ کا مکمل شعور ہے

--افسر عباس--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے — پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا — یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--افسر عباس--

سچوں پہ جان دینا ہمارا اصول ہے — اس سلسلے میں موت بھی ہم کو قبول ہے
ہم سے نہ ہو سکے گا کہ جھوٹے کو داد دیں — اس رہ میں ہم سے توقع فضول ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید زرعباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جو دہر میں اوصافِ الٰہی کا چمن ہے
اللہ کا بندہ ہے وہ سردارِ عدن ہے
ہے اس کا بدن حُسنِ خداوند کا پیکر
شاید اسی نسبت سے حُسین نام حسنؑ ہے

--شوکت

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے
پیکرِ ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا
یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--اقتر عباس

گر ارادہ ہو کہ اللہ کے فن کو دیکھو
اور قرآن کے ناسوتی بدن کو دیکھو
سب کمالات نظر آئیں گے لوگو اس میں
آغوشِ محمدؐ میں حسنؑ کو دیکھو

--شوکت

اللہ رے رتبۂ حسنؑ آسماں مقام
کنیت رسولؐ پاک سے پائی خدا سے نام
قرآں کا یہ شرف ہیں حرم کا یہ احترام
اک تو نبیؐ کے نورِ نظر دوسرے امام

نانا نبیؐ سا باپ امیرِ حنین سا
ماں فاطمہؑ سی قوتِ بازو حسینؑ سا

--محسن نقوی

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا--سید نزر عباس--۱۰ رمضان ۱۴۲۳ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم بازوئے حیدرؑ کی طاقت خامۂ شبیرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصد صلح حسنؑ مقصد صلح حسنؑ فتح درِ خیبر میں ہے

--صابر تھاریانی--

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر نبیؐ کا خُلق حسنؑ ہے علیؑ کی فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبیر

خبر سنی جو امامِ حسنؑ کے آنے کی فضائیں ہونے لگیں صلحِ کُن زمانے کی
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلحِ حسنؑ زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی
علیؑ کی جنگ ہو، صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

---حسین بھائی اظہر---

آئے حسنؑ تو صلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکرانِ علیؑ کیسے جائیں گے حبِ علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے
تحریر مجتبیٰ کی ہے انکار ظلم سے یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے
دستِ حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیر شام بولا کہ میرا آج ہی یوم حساب ہے
اللہ رے بتولؑ کی فضہؓ کا مرتبہ
ان کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

--ریحان اعظمی--

--جمع کردہ۔ سید زر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب نسیم کاظمی صاحب کا کلام

خدائے امن واماں ناخدائے امت ہے یہی تو لختِ دلِ خاتمِ نبوت ہے

خدا کے بعد محمدؐ اور ان کے بعد علیؑ علیؑ کے بعد حسنؑ اوج پر امامت ہے

---نسیم کاظمی---

سمٹ کے خلق محمد ﷺ کا آ گیا ان میں حسنؑ کے روپ میں خالق کی یہ عنایت ہے

جو صلح و آشتیِ انسانیت کا زیور ہے حقیقتاً یہ امامِ حسنؑ کی سیرت ہے

---نسیم کاظمی---

تصور جس کا ہر دم روز و شب شام و سحر آیا

نگاہیں ڈھونڈتی ہیں جس کو وہ نورِ نظر آیا

نبوت اور امامت منتظر تھیں دید کی جس کے

ریاضِ فاطمہؑ میں آج وہ پہلا ثمر آیا

---نسیم کاظمی---

---جمع کردہ---سید نزر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسنؑ ـــــ سبطِ نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی   فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی
خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے   ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی
علیؑ کی جنگ، ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی
علیؑ کی چشم عنایت جو ہے نظر ہم پر   مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے   کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے   کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ   نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر   پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنی قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

*****

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو   تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ   سوچو مجھو نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے   تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمۂ حیواں کی طرح   چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن   سرمایۂ رسولؐ ہے شہزادۂ امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ   اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن
برسے ہیں تیر اتنے لاشِ حسنؑ پہ یوں   رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے   ممکن نہیں ہے اس کے تکمیلِ پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مردِ باوفا کا سردار ہے حسنؑ

★★★ سنعر یاض ـ ۱۹مارچ ۲۰۰۰ ★★★

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے   وہ اپنی دنیا کو عقبےٰ سے ہمکنار کرے
حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے   رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے
شجاعت اس کی تواریخ سے مسلم ہے   بہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے
جناں کا سید و سردار شہزادۂ حسنؑ   لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے
کہ جس کی شان میں اتری تھی آیہ تطہیر   یہ چار میں جسے ذات احد شمار کرے
اسے شریک نفوس و مباہلہ دیکھو   کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے
درود ذاتِ گرامی پہ وہ عبادت ہے   خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے
جزاء مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

*****

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو   تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو
زینبؑ کے چومے بازو اور رو دیئے حسنؑ   ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو
بازاروں سے گزرا جو شبرؑ کا جنازہ   پردے سے چلا تیر لگا شاہِ زمن کو
پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو   امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو
طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

---

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عدوئے آلِ مدثرؐ سے دو دو ہاتھ کرتا ہوں
نمازِ عشق پڑھتا ہوں خدا سے بات کرتا ہوں
تو پیشِ سامعینِ محترم سوغات کرتا ہوں
بشکلِ شاعری جنت میں تعمیرات کرتا ہوں

اگرچہ تھے شبیہِ مصطفیٰؐ شبیرؑ و اکبرؑ بھی
مگر جب کوئی پوچھے ہو بہو تصویرِ سرور کی
حسنؑ کا تذکرہ حق الیقیں کے ساتھ کرتا ہوں

سوالِ جانشینیِ پیمبرؐ اور حیدرؑ پر
فرزدقؒ کی طرح سود و زیاں سے بالاتر ہو کر
حسنؑ کا نام لیتا ہوں حسنؑ کی بات کرتا ہوں

حسنؑ کی کثرتِ ازواج کا جو اتنا چرچا ہے
مؤرخ جھوٹ لکھتا ہے منافق کفر بکتا ہے
میں ان کو مسترد تا حدِ امکانات کرتا ہوں

عنانِ اقتدار آ جائے جب بوجہل ہاتھوں میں
قلم کو دیکھتا ہوں جب کبھی نااہل ہاتھوں میں
تو میں فکرِ دفاعِ عزتِ سادات کرتا ہوں

مؤرخ مولوی مفتی محدث مفسد و شری
بزعمِ خود ہی کہلانے لگیں جب مصلحؔ و ہادی
بپئے ردِ بلا صدقہ و خیرات کرتا ہوں

زمانے کی منافق ناموافق تلخ باتوں سے
میں جب پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں تلخ یادوں سے
حسنؑ کی مدح سے تسکینِ احساسات کرتا ہوں

نگاہیں پھیرنا آلِ نبیؐ سے یاد آتا ہے
روّیہ کوفیوں کا خون کے آنسو رلاتا ہے
براءت کا وظیفہ ہے جو میں دن رات کرتا ہوں

نہ چھوٹا ہاتھ سے میرے کبھی پھر صبر کا دامن
ہے جب سے سامنے میرے حسنؑ کا اسوۂ احسن
عجب مافوقِ فطرت، خارق العادات کرتا ہوں

محبانِ حسنؑ سے معصیت پیچھا چھڑاتی ہے
محبت معرفت کے ساتھ جوں جوں بڑھتی جاتی ہے
سرِ تسلیم خم، تعمیلِ احکامات کرتا ہوں

سوالی بن کے آتے ہیں جہاں جبریلؑ و رضواں بھی
اسی در کا بھکاری ہوں یہی ہے رازِ خوشحالی
درِ زہراؑ کے ٹکڑوں پہ گزر اوقات کرتا ہوں

بچا کر طمعِ دنیا سے بچایا فکرِ محشر سے
ہمیشہ رکھیو وابستہ درِ آلِ پیمبرؐ سے
یہی اک التجائے قاضی الحاجات کرتا ہوں

و مات الشافعی ولیس یدری والی حالت ہے
علیؑ ربہٗ ام ربہٗ اللہ کی صورت ہے
مجھے دل سے مگر تردیدِ الزامات کرتا ہوں

علیؑ حبہٗ جنۃ قسیم النار و الجنۃ
وصی المصطفےٰؐ حقاً امام الانس و جان
غلو کا ذکر کیا جب نقل فرمودات کرتا ہوں

نصیری نے کیا دیدار رب کا اپنی آنکھوں سے
ملا اور موت پائی اپنے رب کے ہاتھوں سے
کبھی میں رشک کرتا ہوں کبھی ہیہات کرتا ہوں

نجف اور کاظمین و کربلا مشہد کی جنت میں
گیا تھا سامرہ، شام اور قم مولا کی خدمت میں
میں تنہائی میں اکثر یاد وہ لمحات کرتا ہوں

ہے دور اندیشی و مجبوری یہ مجھ سبطِ جعفر کی
جہادِ سیف کا نعم البدل ہے شاعری میری
قلم سے کام لیتا ہوں رقم حالات کرتا ہوں

(امام حسنؑ کی ولادت کے دن ۱۵ رمضان کیلئے سبطِ جعفر کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا
دعا گو: زوجہ عباس ـ ۱۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲ م)

رشکِ قمر یہ آج جو حسُن تراب ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

رشکِ قمر یہ آج جو حسُن تراب ہے
وقتِ نزولِ عکسِ رسالت مآب ہے

چہرہ نمائی کے لیے در پر نجوم ہیں
گودی میں فاطمہؑ کی گلِ بوتراب ہے

آئے حسنؑ تو صُلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکرانِ علیؑ کیسے جائیں گے
حبِ علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے

تحریرِ مجتبیٰؑ کی ہے انکار ظلم سے
یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے

زنجیر ہے قلم کی تو قرطاس کا ہے طوق
گردن میں میرِ شام کی رب کا عذاب ہے

وہ رند لڑکھڑانے کی تہمت سے ہے پرے
ساغر میں جس کے حبِ علیؑ کی شراب ہے

اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
اِن کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

دستِ حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیرِ شام
بولا کہ میرا آج ہی یومِ حساب ہے

ریحان اعظمی درِ علمِ رسولؐ ہے
مجھ جیسے بے ہنر پہ ہنر کا شباب ہے

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے — یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے
کروں میں ذکر اُن کے منکروں کا — عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے
میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے — حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے
میرے مولاؑ کے ہاتھوں میں قلم ہے — امیرِ شام کیوں لرزا بجاں ہے
علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے
علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچتے ہیں علیؑ اُن کی مدد کو — علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے
خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں — امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے
فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت
حسنؑ کا ذکر ہی حسُن بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحان مجھ کو
قلم ذکرِ حسنؑ میں گُل فشاں ہے

collection of nazar abbas for our community children for reading on 15 ramdhan 1424 h

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رشکِ قمر یہ آج جو حسنؑ تراب ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

رشکِ قمر یہ آج جو حسنؑ تراب ہے
وقتِ نزولِ عکسِ رسالت مآب ہے

چہرہ نمائی کے لیے در پہ نجوم ہیں
گودی میں فاطمہؑ کی گلِ بوتراب ہے

آئے حسنؑ تو صلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکرانِ علیؑ کیسے جائیں گے
حبِ علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے

تحریرِ مجتبیٰؑ کی ہے انکارِ ظلم سے
یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے

زنجیر ہے قلم کی تو قرطاس کا ہے طوق
گردن میں میرِ شام کی رب کا عذاب ہے

وہ رند لڑکھڑانے کی تہمت سے ہے پرے
ساغر میں جس کے حبِ علیؑ کی شراب ہے

اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
ان کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

یہ مجلسِ حسینؑ یہ نوحوں کی گھن گرج
ہر قاتلِ حسینؑ کا یہ احتساب ہے

دستِ حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیرِ شام
بولا کہ میرا آج ہی یومِ حساب ہے

ریحانؔ اعظمی در علم رسولؐ سے
مجھ جیسے بے ہنر پہ ہنر کا شباب ہے

نفسِ نبیؐ

علیؑ کو جو نفسِ نبیؐ مانتے ہیں
نبیؐ کو نبیؐ بس وہی مانتے ہیں
نصیریؔ نے یہ کہہ کے رب ان کو مانا
علیؑ کو ولی تو سبھی مانتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آغوشِ بابِ علم میں یہ جو کتاب ہے

(در مدح امام حسنؑ)

آغوشِ بابِ علم میں یہ جو کتاب ہے
دیکھو بغور صلحِ پیمبرؐ کا باب ہے
ماخوذ از حدیثِ رسالت مآب ہے
بغضِ علیؑ کی "ب" میں خدا کا عذاب ہے
سجدہ کیا ملائکہ جب سے تراب ہے
تب سے نصیریوں کا خدا بوتراب ہے
کیجیے طوافِ کعبہ مگر اس یقین سے
لبیک اللھم علیؑ کی جناب ہے
باغِ فدک کو حق جو نہ مانے بتولؑ کا
دوزخ میں اس کے جلنے کا ساماں شتاب ہے
مانگا قلم رسولؐ نے اصحاب سے مگر
شرمندگی سے حرفِ طلب آب آب ہے
صلحِ حسنؑ کو اور نہ مانیں یہ کلمہ گو
یہ انتشارِ وقت اُسی کا جواب ہے
ہے ماسوائے خلد و نجف اس کی کیا سزا؟!
میری رگوں میں حبِ علیؑ کی شراب ہے
ریحانؔ بابِ علم سے تو ربط خاص رکھ
تو کامیاب تیرا قلم کامیاب ہے

ہیں ایک عکسِ رخِ مصطفیٰؐ امامِ حسنؑ

(در مدح امام حسنؑ)

ہیں ایک عکسِ رخِ مصطفیٰؐ امامِ حسنؑ
علیؑ کی تیغ کا رُخ دوسرا امامِ حسنؑ
جو زخم دین کے سینے کا بن گیا ناسور
تمہاری صلح تھی اُس کی دوا امامِ حسنؑ
وہ جامِ سم ہو کہ ہو ذائقہ شہادت کا
چکھا ہے زیست کا ہر ذائقہ امامِ حسنؑ
امیرِ شام کو مفتوح کر دیا تم نے
بشکلِ تیغ قلم یوں چلا امامِ حسنؑ
بغیر تیغ کے ہر معرکہ کیا ہے سر
خدا کو کہنا پڑا مرحبا امامِ حسنؑ
نبیؐ نے تیغ کسی جنگ میں اٹھائی نہیں
کمالِ تربیتِ مصطفیٰؐ امامِ حسنؑ
تمہاری بات اگر مان لیتی یہ دنیا
نہ بنتی دہر میں پھر کربلا امامِ حسنؑ
تمام صورت و سیرت میں ہیں علی اکبرؑ
نبیؐ کا عکس تمہارے سوا امامِ حسنؑ
مجھے بتاتا ہے مسلک مرا بھی ریحانؔ
تمہارے در پہ ہے سجدہ روا امامِ حسنؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے

(در مدح امام حسنؑ)

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے — یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے
کروں میں ذکر اُن کے منکروں کا — عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے
میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے — حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے
میرے مولا کے ہاتھوں میں قلم ہے — امیرِ شام کیوں لرزا بجاں ہے
علیؑ کا بغض چہروں پہ لکھا ہے
علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو — علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے
خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں — امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے
فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت
حسنؑ کا ذکر ہی حسنِ بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسنؑ میں گل فشاں ہے

یہ اوج پایا کہاں سے مرے مقدر نے

(در مدح امام حسنؑ)

یہ اوج پایا کہاں سے مرے مقدر نے
قبول کر لیا مجھ کو ثنائے شبرؑ نے
ہے میری لاج ترے ہاتھ فاطمہ زہراؑ
میں آ گیا ترے فرزند کی ثنا کرنے

نبیؐ کی شکل و شباہت کا آئینہ ہے حسنؑ
بنایا جس کو ہے زہراؑ سے آئینہ گر نے
نبیؐ کی زندگی پیاری ہے کس قدر کس کو
یہ فیصلہ کیا اک شب نبیؐ کے بستر نے

حسنؑ نے تخت و حکومت کو مار دی ٹھوکر
فدک سے ہاتھ اٹھایا حسنؑ کی مادر نے
کسی کو زہر سے مارا کسی کو خنجر سے
اٹھایا پشت پہ اپنی جنہیں پیمبرؐ نے

قلم حسنؑ کا منافق پہ تیغ بن کے چلا
قلم تراشا تھا یہ ذوالفقارِ حیدرؑ نے
میں بابِ علم سے ریحانؔ حرف مانگا تھا
تو بھر دیا میرا کشکول آ کے قنبر نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبط رسول الثقلینؐ حضرت امام حسن علیہ السلام

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے
وہ اپنی دنیا کو عقبیٰ سے ہمکنار کرے

حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے
رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے

شجاعت اس کی تواریخ سے مسلم ہے
بہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے

جناں کا سید و سردار شاہزادہ حسنؑ
لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے

اے شریکِ نفوس مباہلہ دیکھو
کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے

درود ذاتِ گرامی پہ وہ عبادت ہے
خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے

جزائے مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

اپنی بیٹی ثوبیہ کی بیاض سے نقل کیا۔ طالب دعا۔ سید زرعباس۔ ۱۲ مئی ۲۰۰۴ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید ظلِ حسنین حسنی کا سلام

قدرت کی زمانے میں اہم ہم پہ عطا ہے
شبیرؑ کی ہر دور میں قائم جو عزاء ہے

گھر بار کو اغیار کے نرغے میں لٹا کے
تنہا رہ معبود میں شبیرؑ کھڑا ہے

شبیرؑ کے اس آخری خطبے کا اثر ہے
اصغرؑ کا بھی جھولے میں عجب حال ہوا ہے

ہم ڈرتے نہیں ظلم یزید کی سے کسی طور
سادات کا اک بچہ بھی فوجوں سے لڑا ہے

عاشور کا آغاز ہے اکبرؑ کی اذاں سے
اور سجدہء شبیرؑ پہ انجام ہوا ہے

مقتل میں جو نیزہ لگا اکبرؑ کے جگر میں
وہ مادرِ اکبرؑ کی نگاہوں میں گڑا ہے

اے روئے زمیں تو ہی ذرا اتنا بتا دے
قاسمؑ سا کہیں دولھا کوئی اور بنا ہے

کیا حکم ہے اس شاعرِ کم فہم و ذکا کو
مولا حسنی آپ کے کوچے میں پڑا ہے

---سنعر---۱۲اگست ۲۰۰۱---

jabir.abbas@yahoo.com

آپ کی شان ہے کیا شان مدینے والے

(رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

آپؐ کی شان ہے کیا شان مدینے والے
آپؐ ہیں وارثِ قرآن مدینے والے
آپؐ دانائے سُبل ختمِ رُسل ہادیٔ کل
آپؐ کونین کے سلطان مدینے والے
میں تو کیا آپؐ پہ صدقے مرے بچے سارے
میرے ماں باپ بھی قربان مدینے والے

میزبان آپؐ کا معراج کی شب خالق تھا
آپؐ خالق کے تھے مہمان مدینے والے
سنگ ریزوں کو عطا آپؐ نے گویائی کی
اک عالم ہوا حیران مدینے والے
زخم کھاتے رہے مصروفِ دعا پھر بھی رہے
دشمنوں پہ کیا احسان مدینے والے

نام لکھ کر تیرا تعویذ کی صورت باندھا
ہم ہوئے جب بھی پریشان مدینے والے
عبد کو آپؐ نے معبود سے ملوایا ہے
کام مشکل کیا آسان مدینے والے
علم کا شہر تمہیں ربؐ نے بنا کر بھیجا
سونپ کر اپنا قلمدان مدینے والے

مجھ کو ریحانؔ جہنم سے ڈرائے نہ کوئی
میری بخشش کا ہیں سامان مدینے والے

تذکرہ تلوار کا یا ذکر ہو میدان کا

(در مدح حضرت علیؑ)

تذکرہ تلوار کا یا ذکر ہو میدان کا
ذہن جاتا ہے سوئے حیدرؑ ہر اک انسان کا

ہم علیؑ کو رب نہیں کہتے مگر ہم کیا کریں
بندۂ معبود ہے، معبود ہی کی شان کا
شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
اُس کی ہے تعریف جو کہ مرد ہے میدان کا
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار
میں نے یہ مصرعہ لیا جبرئیل کے دیوان کا
گھر دیا اللہ نے بدلے میں جاں حیدرؑ نے دی
اس طرح احسان سے بدلہ دیا احسان کا
ساکنِ کعبہ علیؑ، حیدر علیؑ، صفدر علیؑ
یہ ہے فرمانِ خدا یہ فیصلہ قرآن کا
بعد میں من کنت مولا کی صدا احمدؐ نے دی
پہلے اک منبر بنایا دشت میں پالان کا
سوگئے ہجرت کی شب مولا علیؑ یہ کہہ کے بس
اے میرے بھائی میں صدقہ ہوں تمہاری جان کا
وہ علیؑ کو کس طرح مولا کہے بعد غدیر
جس کو قرآنِ نبیؐ پہ شک ہوا ہذیان کا
علم کا در کہہ کے شہرِ علم نے مصرعہ کہا
دین میں عشقِ علیؑ ہے واسطہ ایمان کا
آمدِ تکمیلِ دیں آتی تو آتی کس طرح
مرحلہ باقی تھا خم میں اک بڑے اعلان کا
تھے اگر قرآنِ ناطق مصطفیٰ و مرتضیٰؑ
نام دیجیے پھر ابوطالبؑ کو بھی جزدان کا
کس نے بلوایا فلک پہ گفتگو کس سے ہوئی
بولنے والے کا لہجہ تھا علیؑ کی شان کا
جب خدا جسمانیت رکھتا نہیں تو سوچئے
میزباں معراج میں پھر کون تھا مہمان کا
لہجہ پہچانا ہوا خوشبو سے بھی مانوس تھا
یہ خدا ہے یاعلیؑ تھا مسئلہ پہچان کا

نام میرا کاٹئے دالو حسد کی تیغ سے
سورۂ رحمان میں بھی نام ہے ریحانؔ کا

ماہِ شعباں اے نبیؐ کے مطلعِ انوار چاند

(در مدح امام حسینؑ)

ماہِ شعباں اے نبیؐ کے مطلعِ انوار چاند
آمدِ شبیرؑ سے تجھ میں لگے ہیں چار چاند
زینبؑ و عباسؑ و سرورؑ اتنے جلوے اک جگہ
یہ زمیں کی منزلت اور عرش پہ بیکار چاند
تیری شعبان کو لایا ہے اک تازہ خبر
بن گیا ہے آمدِ شبیرؑ پہ اخبار چاند
روشنی اسلام کے دیوار و در میں ہوگئی
ہو مبارک آپ کو اے حیدرِؑ کرار چاند
فاطمہؑ کے چاند کو دیکھا تو بہرِ تہنیت
لے کے آیا ہے ستاروں کا بنا کے ہار چاند
آئے ہیں جبرئیل تو جھولا جھلانے کے لیے
کر رہا ہے عرش سے شبیرؑ کا دیدار چاند
بچپنے ہی میں نمایاں ہیں شجاعت کے نشاں
کھیلنے کو مانگتا ہے حیدری تلوار چاند
اس کے تیور دیکھ کر جھولے میں ماں کہنے لگی
فضلِ خالق سے بنے گا جعفرِ طیار چاند
میں سواری خود بنوں گا غم نہ کر پیارے حسینؑ
خلد کے کپڑے پہن کر آؤ تو اک بار، چاند
بیعتِ فاسق نہ کی شبیرؑ نے سر دے دیا
تیرگی کی بات تھی کرتا رہا انکار چاند
مجلسِ شبیرؑ کی تابندگی اوڑھے ہوئے
ہے اندھیروں سے ابھی تک برسرِ پیکار چاند

قبر میں ریحانؔ لے جاؤں گا نوحے کی بیاض
خود بخود بن جائیں گے تم دیکھنا اشعار چاند

جس کو رسولؐ کہہ دیں ہمارا حسینؑ ہے

(در مدح امام حسینؑ)

جس کو رسولؐ کہہ دیں ہمارا حسینؑ ہے
دنیا و دیں میں سب کا سہارا حسینؑ ہے
دیکھو تو آسمانِ نبوتؐ پہ غور سے
زہراؑ ہیں چاند اور ستارا حسینؑ ہے
حسن میں یزیدیت کے فنا کی خبر چھپی
دینِ خدا کا ابھرا حسینؑ ہے
اے جوشؔ خوش ہو تیرا کہا ہوگیا امر
ہر قوم کہہ رہی ہے ہمارا حسینؑ ہے
راہب سے پوچھیے کبھی فطرس سے پوچھیے
کشتی بھنور میں ہو تو کنارا حسینؑ ہے
حیدرؑ کا آفتاب ہے زہراؑ کا ماہتاب
حرؑ کے نصیب کا تو ستارا حسینؑ ہے
یہ پھول تیرا ہے امامت کی شاخ پہ
جس کو نبیؐ پڑھیں وہ سپارا حسینؑ ہے
پھر کربلائے وقت نے آواز دی تجھے
تیری طلب جہاں کو دوبارا حسینؑ ہے
ریحانؔ میں تو کیا مری نسلیں گواہ ہیں
ٹکڑوں پہ تیرے سب کا گزارا حسینؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ مظلوم کربلا ـــــ رباعیاں مختلف شعراء کرام کی

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں ‏ ‏ ‏ ‏ غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

کوئی مثالِ شہ مشرقین بن نہ سکا ‏ ‏ ‏ ‏ خدا کے نور کا نورِ دوعین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے ‏ ‏ ‏ ‏ خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم ‏ ‏ ‏ ‏ دشت ثبات و عزم ہے دشت بلا و غم
صبر مسیحؑ و جراءت سقراط کی قسم ‏ ‏ ‏ ‏ اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

گزر منزل تسلیم و رضا مشکل ہے ‏ ‏ ‏ ‏ سہل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے
جن کے رتبے ہوں سوا ان کو سوا مشکل ہے ‏ ‏ ‏ ‏ وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے
یہ فقط امر ہوا فاطمہؑ کے جانی کو
مشکلیں جتنی تھیں کاٹی گئی آسانی سے

سیلاب آرہا ہے گناہوں کا شہر میں ‏ ‏ ‏ ‏ اے دوستو حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دور ستم ہے کیسے بھی گزرے گزار لو ‏ ‏ ‏ ‏ لیکن کسی یزید سے رشتہ نہ جوڑنا

*****

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ ‏ ‏ ‏ ‏ دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سرداد نداد دست در دست یزید ‏ ‏ ‏ ‏ حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

*****

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ ‏ ‏ ‏ ‏ حسینؑ دین بھی اور دیں پناہ ہیں حسینؑ
نہ کی یزید کی بیعت کٹا دیا سر کو ‏ ‏ ‏ ‏ اسی وجہ سے تو بنیاد لا الہ ہیں حسینؑ

*****

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے ‏ ‏ ‏ ‏ انوار انبیا کا مرقع حسینؑ ہے
خلق و سخا و حلم کا مجمع حسینؑ ہے ‏ ‏ ‏ ‏ مشکل میں خاص و عام کا مرجع حسینؑ ہے
بندوں میں کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے
حیدرؑ کا لال یاور پروردگار ہے

●●●●●

سر غیر کے آگے نہ جھکانے والا ‏ ‏ ‏ ‏ نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا ‏ ‏ ‏ ‏ اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ ‏ ‏ ‏ ‏ اسلام کو اسلام بنانے والا

****

کارے کہ حسینؑ اختیارے کردی ‏ ‏ ‏ ‏ در گلشن مصطفیٰ بہارے کردی
از ہیچ پیمبرے نہ آید ایں کار ‏ ‏ ‏ ‏ واللہ کہ اے حسینؑ کارے کردی

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عصمت کی فضاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ زہراؑ کی دعاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ
ہو نطق میں کس طرح نہ حق کا لہجہ قرآن کی چھاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ

●●●●●

سمجھی نہیں شبیر کو اب تک دنیا سمجھے گی نہیں شبیر کو کب تک دنیا
ہوتے ہی رہیں گے انقلابات عظیم سمجھے گی نہ شبیرؑ کو جب تک دنیا

★★★★★★★★★★

کیا مرتبہ شاہ حجازی کا ہے کیا عزو شرف امام غازی کا ہے
سجدے کا نشاں دیکھ کے سب کہتے تھے نیزے پہ یہ سر کسی نمازی کا ہے

●●●●●

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پیئیں گھوڑے پیئیں سوار پیئیں اور شتر پیئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پیئیں یہاں تک کہ سب چرندو پرند آن کر پیئیں
کافر اگر پیئیں تو نہ تم منع کیجیو
پر فاطمہؑ کے لال کو پانی نہ دیجیو

★★★★★

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ مشرقین بنا بشر کا ناز نبوت کا نور عین بنا
علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

●●●●●●●●●

قلب بشر کو حسن حقیقت کی چاہ دی احساس کو حیات تو دل کو نگاہ دی
جب کائنات میں نہ سہارا کوئی ملا اسلام کو حسینؑ نے بڑھ کر پناہ دی

★★★★★

حسینؑ جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

★★★★★

رونق بزم دوسرا ہیں حسینؑ محرم راز کبریا ہیں حسینؑ
راکب داش مصطفیٰ ہیں حسینؑ حسنؑ فطرت کا آئینہ ہیں حسینؑ

★★★★★

دولت کے نشے میں نہ صرف وقت کیا کر اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر
ہر روز کی خوشیاں تجھے برباد نہ کر دیں شبیرؑ کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

★★★★★★

دارین کا سلطان حسینؑ ابن علیؑ ہے اور منہ بولتا قرآن حسینؑ ابن علیؑ ہے
مانا کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ پر کلمہ کی تو پہچان حسینؑ ابن علیؑ ہے

★★★★★

اے حسینؑ ابن علیؑ اے ساقی بزم حجاز اے جہان آدمیت کے نگار دل نواز
تو نے ثابت کر دیا بن کے روح انقلاب
یوں پڑھا کرتے ہیں تیروں کے مصلیٰ نماز
آج بھی سجدہ تیرا ارباب حق کو یاد ہے تو بھی زندہ باد ہے تیرا غم بھی زندہ باد ہے

●●●●●

10 APR 2000

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے مرکزِ حیات شہرت حسینؑ کی — بخشش کا راستہ ہے محبت حسینؑ کی
کون و مکاں حسینؑ کا جنت حسینؑ کی — ایماں کی زندگی ہے شہادت حسینؑ کی
سر دے کے اس طرح سے سنوارا حیات کو
اپنی طرف جھکا لیا کل کائنات کو

★★★★★

اللہ رے کیا علاج کئے ہیں حسینؑ نے — دینِ خدا کے زخم سیئے ہیں حسینؑ نے
نسخے یہ مصطفیٰؐ سے لئے ہیں حسینؑ نے — راہب کو سات بیٹے دئے ہیں حسینؑ نے
حکمت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی
مٹی بھی اس حکیم کی خاکِ شفا ہوئی

حسینؑ منی وانا من ال حسینؑ — حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں (حدیث رسولؐ)
اسلام کی بقا ہے اسی نورِ عین سے
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

★★★★★

بادشاہ کربلا پہ کربلا کو ناز ہے — حور و ملک، جن و بشر، انبیاء کو ناز ہے
اس نواسے پر محمد مصطفیٰؐ کو ناز ہے — اس کی ہمت پر علیؑ المرتضیٰؑ کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے — ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ — نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

●●●●●●

زندہ اسلام کو کیا تو نے — حق و باطل دکھا دیا تو نے — جی کے مرنا تو سب کو آتا — مر کے جینا سکھا دیا تو نے

●●●●●●

خدا کے نور کا نورِ دو عین بن نہ سکے — جناب فاطمہؑ زہراؑ کے دل کا چین بن نہ سکے
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے — خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکے

★★★★★

خدا کے نور کا نورِ دو عین بن جاتے — نہ تھے مگر دل زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی — یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ فیض کے دریا بہادیئے تو نے — نگاہ فیض سے دل دل بنادیئے تو نے
وہ غم دیا ہے کہ سب غم بھلا کے اے مولا — فسانے درد کے رنگیں بنادیئے تو نے
ہوئیں وفاؤں کو بھی سرفرازیاں حاصل — عجب طریق سے درس وفادیئے تو نے
رہ خدا میں بسا گھر لٹا کے اے شیرؑ — دلوں میں اپنے لئے گھر بسادیئے تو نے
شہید ظلم، شہید ستم، شہید وفا — حیات وموت کے پردے اٹھادیئے تو نے
ہوا جو ناری سے نوری وہ ایک حر تھا مگر
نہ جانے کتنے مقدر بنادیئے تو نے

★★★★★

محرم ۱۴۰۵ھ کے رسالے پیام عمل سے مندرجہ ذیل رباعیاں لکھیں

سر در رہ معبود نثارے کردی — در گلشن مصطفےٰ بہارے کردی — از ہیچ پیمبرے نہ آید ایں کار
واللہ کہ اے حسینؑ کارے کردی (خواجہ معین)

مندرجہ ذیل افسر عباس کا کلام ہے

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا — اور اپنا سر رہ خالق میں بہ آب وتاب دیا
کسی امام سے بیعت کا پھر ہوا نہ سوال — کٹا کے سر کو جو شیرؑ نے جواب دیا

★★★★★

خون دل حسینؑ جو تازہ نکل گیا — دھو کر رخ نفاق کا غازہ نکل گیا
میدان کربلا میں ہمیشہ کے واسطے — زعم یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

برباد دین حق کے ولی کا نہ کرسکا — اور انسداد کفر کشی کا نہ کرسکا
اسلام کو حسینؑ نے دی اس طرح پناہ — اس کا یزید بال بھی بیکا نہ کرسکا

لہو میں غرق جبین نیاز ہوتی ہے — وجود رب علا کا جواب ہوتی ہے
کٹا کے سر کو سجدے میں بتا گئے ہیں حسینؑ — کہ دیکھو ایسے خدا کی نماز ہوتی ہے

نئی جو روشنی مصروف انعکاس ہوئی — تو روح بندگی سرتا بہ سپاس ہوئی
عبادت۔ پسرِ فاطمہؑ کے صدقے میں — نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

خلوص والے اسے دل کا چین کہتے ہیں — تو اہل فکر شہ مشرقین کہتے ہیں — جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے
زبان عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہین

10 APR 2000

★★★★★

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسمِ قرآن کو ایک روحِ معنی دی ہے   دینِ خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہ رگ کا لہو تو نے بہا کر شبیرؑ   حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

●●●●●

اس سے اوپر والی تمام رباعیاں سید افسر عباس زیدی کی ہیں

★★★★★

ہم تم سے کیا کہیں کہ یہ کیا کیا حسینؑ ہے   آقا میرا حسینؑ ہے مولا حسینؑ ہے
بیعت کے طالبو ابھی نو اور آئیں گے   تم تو ابھی سے چپ ہو یہ پہلا حسینؑ ہے
لاتے ہیں لوگ اس لئے کرب و بلا کی خاک
اپنے کفن پہ ہم کو لکھانا حسینؑ ہے

وعدہ وفا ہوا تہء شمشیر اے خدا   دے دے سند کہ قول کا سچا حسینؑ ہے
آواز دے کے عزمِ خمینی سے پوچھ لو   دنیائے انقلاب کا نعرہ حسینؑ ہے
دہشت کے مارے نام بھی رکھتے نہیں یزید
جیسے پتہ ہے ان کو کہ زندہ حسینؑ ہے

★★★★★

حسینؑ لپٹے ہیں یوں گردنِ رسالت سے   مچلنا آپ کا ٹکرا گیا عبادت سے
نماز میں بھی جو نانا سے کھیلنا چاہا   تو خود نماز لگی کھیلنے عبادت سے

★★★★★

درِ شبیرؑ پہ جینے کا مزہ ملتا ہے   خضرِ دوراں کی قسم آبِ بقا ملتا ہے   اے شرر کوئی بڑے چیز نہیں ہے جنت   یہ وہ در ہے جہاں بندے کو خدا ملتا ہے

●●●●●

چشمِ کرمِ شاہ ایک معجزہ ہوں میں   میرا نذیرؔ کوں شہ کی عطا ہوں میں
کہتا رہا فضاؤں میں فطرس یہ دم بدم   آزاد کردہء شہ کرب و بلا ہوں میں

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسینؑ   وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خدائے حسینؑ
بچھا تھا ایک زمانے سے تختِ ذبحِ عظیم   کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسینؑ

★★★★★

jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

Presented by: Rana Jabir Abbas

نذرِ امام حسینؑ

حسینؑ کلمہ خالق تمام چھوڑ گئے　　خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام چھوڑ گئے
نبیؑ کا دین خدا کا کلام چھوڑ گئے　　یہ کائنات حقیقت امامؑ چھوڑ گئے
ردا کفن کے لئے ڈھونڈتی ہے مقتل میں　　بہن کے واسطے بھائی یہ کام چھوڑ گئے
حسینؑ دیکھ کے پانی کو یاد آتے ہیں　　دلوں میں رہ جو گیا وہ پیام چھوڑ گئے
ہر ایک آیت حق میں جھک رہے ہیں حسینؑ　　لہو سے لکھ کے خدا کا کلام چھوڑ گئے
حسینؑ پیاس میں امت کو کر گئے سیراب　　لہو سے بھر کے شہادت کا جام چھوڑ گئے
حسینؑ دے دیا سب کچھ تو راہِ خالق میں　　جو بچ گئے تھے وہ جلتے خیام چھوڑ گئے
ہر اک کو یاد دلاتا رہے گا اصغرؑ کی　　اسی لئے تو یہ جھولا امام چھوڑ گئے

برہنہ سر جو ہیں زینبؑ تو مضمحل عابدؑ
حسینؑ ایسی اداسی کی شام چھوڑ گئے

★★★★★

خونِ دلِ حسینؑ جو تازہ نکل گیا　　دھو کر رخِ نفاق کا غازہ نکل گیا
میدانِ کربلا میں ہمیشہ کے واسطے　　زعم یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا　　اور اپنا سر رہِ خالق میں بہ آب و تاب دیا
کسی امام سے بیعت کا پھر اٹھا نہ سوال　　کٹا کے سر کو جو شبیرؑ نے جواب دیا

ح سے حق نے جس کو بخشا ہے دوام　　وہ حسین ابن علیؑ اعلےٰ مقام
س سے سردار ہے وہ بالیقیں　　یعنی جنت میں جوانوں کا امام
ی سے یاسین و مزمل کا ہے عکس　　پیار کرتے تھے جسے خیر الانام
ن　سے　نقاش راہ　حق شناس
خون سے روشن ہے جس کے صبح و شام

★★★★★

لہو میں غرق جبینِ نیاز ہوتی ہے　　وجودِ ربِ علا کا جواب ہوتی ہے
کٹا کے سجدے میں سر کو بتا گئے ہیں حسینؑ　　کہ دیکھو ایسے خدا کی نماز ہوتی ہے

★★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلوص والے اسے دل کا چین کہتے ہیں — تو اہل فکر شہ مشرقین کہتے ہیں
جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے — زبانِ عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

*****

نئی جو روشنی مصروف انعکاس ہوئی — تو روحِ بندگی سر تا بہ سپاس ہوئی
عبادت پسرِ فاطمہؑ کے صدقے میں — نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

*****

جسم قرآں کو ایک روح معانی دی ہے — دین خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہ رگ کے لہو تو نے بہا کر شبیرؑ — حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

یہ گیسوئے ایماں کو سنوارا کس نے — یہ پھیر دیا وقت کا دھارا کس نے
اسلام کی نبض ڈوبتی جاتی تھی — یہ اپنا لہو دے کے ابھارا کس نے

*****

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسینؑ — وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خدائے حسینؑ
بچھا تھا ایک زمانے سے تخت ذبح عظیم — کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسینؑ

*****

اس سانحہ کو قید زمین و مکاں نہیں — اک درس دائمی ہے شہادت حسینؑ کی
یہ رنگ وہ نہیں جو مٹائے سے مٹ سکے — لکھی گئی ہے خون سے امامت حسین کی

((((((()))))))

انسان تو غم کا عادی ہے، فطرت کے لئے غم ہوتا ہے — مظلوم اگر مرتا ہے، ہر قوم میں ماتم ہوتا ہے
ہر شخص کا ہے دستور الگ ہاں ہم یہ سمجھتے ہیں شبیرؑ — انسان پہ جو احساں کرتا ہے وہ نازش آدم ہوتا ہے

وشوناتھ ماتھر *****

اے بارِ خدا نوحہ سناتا پھرتا — ہر اک کو دلِ زار دکھاتا پھرتا
امداد نہ کرتے جو ترس کھا کے حسینؑ — اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

*****

علامہ نجم آفندی کی رباعیاں

ایمان کی زیب و زین کہنا ہی پڑا — اسلام کی دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمہ حق ضبط کیا — پھر چیخ کر یا حسین کہنا ہی پڑا

ایسا کوئی درد آشنا پھر نہ ملا — دنیا کو شہید کربلا پھر نہ ملا
لاکھوں گزرے حسینؑ اے بنت نبیؐ — جیسا ترا حسینؑ تھا پھر نہ ملا

10 APR 2000

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیشک وجہ ء نجات ہو جاتے ہیں
ہاں نازش ء کائنات ہو جاتے ہیں
راز ء غمِ شبیرؑ سمجھ لے جو کوئی
آنسو آب ء حیات ہو جاتے ہیں

شبیرؑ نے راہ ء حق میں کیا کیا نہ دیا
ہم نے ہی ثبوت کچھ ولا کا نہ دیا
کاندھا جو ضریح کو دیا تو کیا
جب بھائی کو بھائی نے سہارا نہ دیا

ولولہ حیات میں روح رواں حسینؑ ہیں
درد کی کائنات میں جان جہاں حسینؑ ہیں
فکر و نظر کی شب میں ہے ان کے دم سے چاندنی
عزم و عمل کی صبح پر نور فشاں حسینؑ ہیں

سلمان رضا نے لکھوایا ۷ مارچ ۲۰۰۰

شعور دین خدا ہے حسینؑ کا صدقہ
نظام ارض و سما ہے حسینؑ کا صدقہ
شکست ظلم و جفا ہے حسین کا صدقہ
گداگروں کو گلی بھیک بھی نہیں ملتی
نہ لیں یہ نام تو پھر بھیک بھی نہیں ملتی

حسینؑ عزم کی برنائیوں میں رہتا ہے
حسینؑ روح کی گہرائیوں میں رہتا ہے
حسینؑ درد کی پنہائیوں میں رہتا ہے
نظر اٹھا کے تو دیکھو کہاں نہیں ہے حسینؑ
وہاں نبیؐ بھی نہیں ہیں جہاں نہیں ہیں حسینؑ

حسین ہی سے جہاں کا وقار باقی ہے
خلوص زندہ ہے دنیا میں پیار باقی ہے
زمیں پہ خانہ ء پروردگار باقی ہے

وجود رابطہ جسم و جاں حسینؑ سے ہے
زمیں حسین سے ہے آسماں حسینؑ سے

چڑھا ہوا تھا بہت کفر و شرک کا دریا
یزید تخت نحوست سے دے رہا تھا صدا
لرز رہا تھا حرم کانپتا تھا عرش ء خدا
نہ تھی کہیں بھی زمانے میں چین کی صورت
زمانہ دیکھ رہا تھا حسینؑ کی صورت

علی کا لال اٹھا آستیں چڑھائے ہوئے
علم جلالت اسلام کا اٹھائے ہوئے
شکست ظلم کو دی خون میں نہائے ہوئے

جو یوں نہ سبط پیمبرؐ شہید ہو جاتا
تو آج سارا زمانہ یزید ہو جاتا

لہو میں ڈوب کے اسلام کو بچایا ہے
ہر ایک رسولؐ کے انجام کو بچایا ہے
خدا کے نام کو اور کام کو بچایا ہے

رخ نفاق کا غازہ اٹھا کے پھینک دیا
یزیدیت کا جنازہ اٹھا کے پھینک دیا
لہو میں ڈوب کے شکر خدا کیا رن میں
لٹا دیا چمن اپنا بھرا ہوا رن میں

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

مصرعِ طرح ۔۔۔ اُس سُورما کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے ۔۔۔ ٹورانٹو ۔۔ ۲۰۰۳ع

شبیرؑ کا قصیدہ ہے اور میرا PEN ہے
اَبرِ کرم برستا ہے شعروں کی RAIN ہے

شبیرؑ ابنِ فاتحِ بدر و حنین ہے
نانا، علیؑ و فاطمہؑ کا نورِ عین ہے

ناقہ نبیؐ تھا جس کا، وہ بچہ حسینؑ ہے
جس کا ملک جھلاتے تھے جھولا، حسینؑ ہے

ہے اور کون جس کو کہا تھا رسولؐ نے
میں خود بھی ہوں حسینؑ سے مجھ سے حسینؑ ہے

سب کے لئے پناہ تو دینِ مبین ہے
اللہ! تیرے دیں کی پناہ گاہ حسینؑ ہے

اک دوپہر میں قصرِ یزیدی کو ڈھائے جو
اُس سُورما کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے

خادم حرم کے قبلۂ اول کو بھولے ہیں
مسجد بھی جبکہ ملک میں اِک قبلتین ہے

'لاٹھی ہے جسکی بھینس بھی اس کی' مچا تھا شور
میں پھنس گیا عراق میں اب شور و شین ہے

کل کہہ رہا تھا میں تو اکیلا ہی کھاؤں گا
آئے کوئی مدد کو یہ اب لب پہ بین ہے

اِفسوس اس جہان کا کیا حال ہو گیا
جینا محال لگتا ہے مرنے میں چین ہے

آزاد جسم ہیں مگر ارواح قید ہیں
گردن میں طوق اپنے تو ہاتھوں میں CHAIN ہے

حیواں ہنسی اڑاتے انسانیت کی آج
شوہر تو MAN ہوتا ہے بیوی بھی MAN ہے

وہ جا کے کسی اور کو دیں درسِ حریت
آزادوں کا امام ہمارا حسینؑ ہے

کٹ جائے سر، نہ ہاتھ کبھی دو یزید کو
بتلا دو دل میں میرے ولائے حسینؑ ہے

حُرؑ کی طرح ہے مہلتِ شب اُس کی زندگی
اِس وقت جو جہنم و جنت کے بَین ہے

خطبہ علیؑ کا گونجے گا دربارِ شام میں
زینبؑ ہے ثانی زہراؑ کی، بابا کی زین ہے

اُن کے لیئے یہ تذکرے ہیں وقت کا ضیاع
جن کو شعور ہی نہیں کیا نقص و GAIN ہے

واللہ! نعمتوں کا میں حقدار بھی نہیں
فیاض وہ ہیں، اُن کا کرم، اُن کی دَین ہے

jabir.abbas@yahoo.com

۳ شعبان مبارک

آواز آ رہی یوں ہر سُو حسینؑ کی
جو ہے رسولؐ کی ہے وہی خُو حسینؑ کی
فیاضؑ قدسیوں سے یہ جبریل نے کہا
پھیلی ہے آج دُنیا میں خوشبو حسینؑ کی

بوئے بہشتِ خدا بوئے حسینؑ است وبس!
محلِ قبولِ دعا کوئے حسینؑ است وبس!
مِنّیت کی ہے سند خود رسول پاک سے
روئے رسولِ خدا روئے حسینؑ است وبس!
تخت وتاج و مملکت مقصدِ مولاؑ نہیں
حفظِ نظامِ خدا جوئے حسینؑ است وبس!
بابِ شہیداں کُھلا از خمینیؒ بت شکن
ہر شہیدِ راہِ حق سوئے حسینؑ است وبس!
حُرسا خطا وار بھی راہئی جنت ہوا
فیاضی، جُود وسخا خوئے حسینؑ است وبس!

سلام بر خمینیؒ درود بر شہیداں

زندگی کے ابتدائی دور میں تو کم سے کم!!
عرش تک پرواز کرنا چاہیے
اور جب جنبش میں آجائیں پروبالِ حیات
عرش سے پرواز کا آغاز کرنا چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جوان سال علی اکبرؑ کا غم اور امام کی رخصتِ آخر

(میر انیسؔ کا مرثیہ جس سے رشید ترابی مرحوم پڑھا کرتے تھے)

جب باغِ جہاں اکبرؑ ذیجاہ سے چھوٹا   پیری میں بڑا ساتھ کا پسرِ شاہ سے چھوٹا
فرزند جواں ابن ید اللہ سے چھوٹا   کیا اخترِ خورشید لقا ماہ سے چھوٹا
تصویرِ غم و درد سراپا ہوئے شبیرؑ
ناموس میں ماتم ہے کہ تنہا ہوئے شبیرؑ

ہے ہے علی اکبرؑ کا ادھر شور تھا گھر میں   اندھیر تھی دنیا شہِ والا کی نظر میں
فرماتے تھے سوزش ہے عجب داغِ پسر میں   اٹھتا ہے دھواں آگ بھڑکتی ہے جگر میں
پیغامِ اجل اکبرِ ناشاد کا غم ہے
عاجز ہے بشر جس سے وہ اولاد کا غم ہے

اس گیسوؤں والے کے بچھڑ جانے نے مارا   افسوس بڑھا ضعف گھٹا زور ہمارا
دنیا میں محمدؐ کا بپا ماتم ہے دوبارا   عالم سے عجب جانِ جہاں آج سدھارا
چادر بھی نہیں لاشۂ فرزندِ حسیں پر
کس عرش کے تارے کو سلا آئے زمیں پر

اک عمر کی دولت تھی جسے ہاتھ سے کھویا   ہر وقت رہا میں تری خوشنودی کا جویا
پالا جسے گودی میں وہ یوں خاک پہ سویا   میں لاش پہ بھی خوف سے تیرے نہیں رویا
قسمت نے جوانوں کو سبکدوش کیا ہے
مجھ کو تو اجل نے بھی فراموش کیا ہے

اس حال سے روتے ہوئے داخل ہوئے گھر میں   تر تھی تنِ انور کی قبا خونِ پسر میں
بانو سے کہا رو کے خوشا حال تمہارا   صرفِ رہِ معبود ہوا مال تمہارا
مقبول ہوئی نذر یہ اقبال تمہارا   سجدے کرو پروان چڑھا لال تمہارا
دل خوں ہے کلیجے پہ سناں کھا کے پھرے ہیں
ہم اس کی امانت اسے پہنچا کے پھرے ہیں

دستور ہے مرتا ہے پدر آگے پسر کے   پہلے وہ اٹھے تھامنے والے تھے جو گھر کے
اب کون اٹھائے گا جنازے کو پدر کے   افسوس لحد بھی نہ ملے گی ہمیں مر کے
سر نیزے پہ اور دشت میں تن ہوگا ہمارا
خاک اڑ کے پڑے گی یہ کفن ہوگا ہمارا

زینبؑ سے کہا زیست کفن لاؤ تو بہنیں   ملبوس شہنشاہِ زمن لاؤ تو بہنیں
موت آگئی اب سر پہ کفن لاؤ تو بہنیں   کپڑے جو پھٹے ہوں وہ کہن لاؤ تو بہنیں
سر کٹ کے جو تن وادیِ پر خار میں رہ جائے
شاید کہیں پوشاک تنِ زار میں رہ جائے

ناشاد بہن پاؤں پہ گر کر یہ پکاری   ماں جائے برادر تری غربت کے میں واری
بن بھائی کے ہوتی ہے یداللہ کی پیاری   گھر لٹ گیا کیوں کر نہ کروں گریہ و زاری
رونے کو نجف تک بھی کھلے سر نہ گئی میں
خالی یہ بھرا گھر ہوا اور مر نہ گئی میں

فرمایا کہ دنیا میں نہیں موت سے چارا   رہ جاتے ہیں ماں باپ بچھڑ جاتا ہے پیارا
ہجرِ علیؑ اکبر تھا کسی کو بھی گوارا؟   وہ مر گئے اور کچھ نہ چلا زور ہمارا
دیکھا جسے آباد وہ گھر خاک بھی دیکھو
اب خاتمۂ پنجتنِ پاک بھی دیکھو

کس طرح وہ بیکس نہ اجل کا ہو طلبگار   ناصر نہ ہو جس کا کوئی دنیا میں نہ غمخوار
اک جانِ حزیں لاکھ مصیبت میں گرفتار   اکبرؑ ہیں نہ قاسمؑ ہیں نہ عباسؑ علمدار
کوشش ہے کہ سجدہ تہِ شمشیر ادا ہو
تنہائی کا مرنا ہے خدا جانے کیا ہو

فرما کے یہ ہتھیار سجے آپ نے تن پر   غل پڑ گیا شاہِ شہدا چڑھتے ہیں رن پر
شمشیر ید اللہ لگائی جو کمر سے   سر پیٹ کے زینبؑ نے ردا پھینک دی سر سے
سمجھاتے ہوئے سب کو چلے آپ جو گھر سے   بچوں کی طرف تکتے تھے حسرت کی نظر سے
اس غل میں جدا شہ سے نہ ہوتی تھی سکینہؑ
پھیلائے ہوئے ہاتھوں کو روتی تھی سکینہؑ

شہ کہتے تھے بی بی ہمیں رو کر نہ رلاؤ   پھر پیار کریں ہم تمہیں منہ آگے تو لاؤ
وہ کہتی تھی ہمراہ مجھے لے کے تو جاؤ   میں کیا کروں میداں میں اگر جا کے نہ آؤ
نیند آئے گی جب آپ کی بو پاؤں گی بابا
میں رات کو مقتل میں چلی آؤں گی بابا

فرمایا نکلتی نہیں سیدانیاں باہر   چھاتی پہ سلائیں گی تمہیں رات کو مادر
وہ کہتی تھی سوئیں گے کہاں پھر علی اصغرؑ   فرماتے تھے بس ضد نہ کرو صدقے میں تم پر
شب ہوئے گی اور دشت میں ہم سوئیں گے بی بی
اصغرؑ میرے ساتھ آج وہیں سوئیں گے بی بی

سمجھا کے چلے آپ سکینہؑ کو غش آیا   غل تھا کہ اٹھا سر سے شہنشاہ کا سایہ
ڈیوڑھی سے جو نکلا اسد اللہ کا جایا   راہوار سبک سیر کو روتا ہوا پایا
کس عالمِ تنہائی میں سید کا سفر تھا   بھائی نہ بھتیجا نہ ملازم نہ پسر تھا

زینبؑ نے پکارا میرے ماں جائے برادر   ناشاد بہن لیتی رکاب آئے برادر؟
اب کوئی مددگار نہیں ہائے برادر   صدقے ہو بہن گر تمہیں پھر پائے برادر
حضرت نے صدا دی کہ نہ خواہر نہ نکلنا   جب تک کہ میں زندہ رہوں باہر نہ نکلنا
للہ بہن کھولے ہوئے سر نہ نکلنا   سر کھول کے کیا اوڑھ کے چادر نہ نکلنا
کیا تم نے کہا دل میرا تھرا گیا زینبؑ
بھائی کی مناجات میں فرق آگیا زینبؑ

(بشکریہ برادر حسنین رضوی برائے برادر محمد حسین۔ طالبِ دعا سید رضا عباس ۱۷ جون ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دکھتے ہوئے دلوں کی صدا، ماتم حسین
یعنی خراج سیلِ وفا --- ماتم حسین

جب تک یزیدیت ہے محیط دل فرات
کرتی رہے گی میری انا --- ماتم حسین

دربار ایزدی میں بصد حسن اہتمام
تاثیر التماس دعا --- ماتم حسین

ہر دور ظلم و جور میں باطل کے سامنے
اعلان جنگ و طبل وغا --- ماتم حسین

فرط الم سے میرے فرشتے بھی رو پڑے
جب گوشہ لحد میں کیا --- ماتم حسین

اس کی دھمک سے زلزلے قصر یزید میں
ترکیب رد رنج و بلا --- ماتم حسین

پلکیں جھپک جھپک کے ثبوت عزا ملے
کرتی ہے آنکھ صبح و مسا --- ماتم حسین

میں سوچ ہی رہا تھا علاج غم حیات
بے ساختہ کسی نے کہا --- ماتم حسین

پابندیاں ہزار ہوں اس ذکر پر مگر
محسن کریں گے ہم تو سدا ماتم حسین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دکھتے ہوئے دلوں کی صدا، ماتمِ حسین
یعنی خراجِ سیلِ وفا --- ماتمِ حسین

جب تک یزیدیت ہے محیطِ دلِ فرات
کرتی رہے گی میری انا --- ماتمِ حسین

دربارِ ایزدی میں بصد حسنِ اہتمام
تاثیرِ التماسِ دعا --- ماتمِ حسین

ہر دور ظلم و جور میں باطل کے سامنے
اعلانِ جنگ و طبلِ وغا --- ماتمِ حسین

فرطِ الم سے میرے فرشتے بھی رو پڑے
جب گوشۂ لحد میں کیا --- ماتمِ حسین

اس کی دھمک سے زلزلے قصرِ یزید میں
ترکیبِ ردِ رنج و بلا --- ماتمِ حسین

پلکیں جھپک جھپک کے ثبوتِ عزا ملے
کرتی ہے آنکھ صبح و مسا --- ماتمِ حسین

میں سوچ ہی رہا تھا علاجِ غمِ حیات
بے ساختہ کسی نے کہا --- ماتمِ حسین

پابندیاں ہزار ہوں اس ذکر پر مگر
محسن کریں گے ہم تو سدا ماتمِ حسین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رخصت از مدینہ

۲۸ رجب ۶۰ھ

گھر سے جب بہرِ سفر سیدِ والا نکلے
سر جھکائے ہوئے بادیدۂ نم نکلے
خویش و فرزند کمر باندھ کے باہر نکلے
رو کے فرمایا کہ اس شہر سے ہم نکلے
رات سے گریۂ زہراؑ کی صدا آتی ہے
دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لے جاتی ہے
رخ کیا شہ نے سوئے قبرِ شہنشاہِ انامؐ
بہرِ تسلیم جھکے متصلِ بابِ سلام
اذن پڑھ کر جو گئے قبر کے نزدیک امامؑ
عرض کی آیا ہے آخری رخصت کو امامؑ

یہ مکاں ہم سے اب اے شاہِ زمن چھٹتا ہے
آج حضرتؐ کے نواسے سے وطن چھٹتا ہے

فرماتے تھے یہ رو کے شہنشاہِ خاص و عام
اماں قبول کیجئے اب آخری سلام
ممکن نہیں مدینہ میں شبیرؑ کا قیام
اب کربلا میں ہو گا ہمارا سفر تمام
اب صبح شام حال سنانے نہ آئیں گے
اماں ہم اب چراغ جلانے نہ آئیں گے

(جمع کردہ طالب دعا۔ سیدزرعباس)
۲-۸-۲۰۰۲م

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت ہے علمدارِ وفاؑ کی ۔۔ ۴ شعبان

ولادت ہے علمدارِ وفا کی — دعا پوری ہوئی مشکل کشا کی
فرشتوں نے یہ کہہ کر ثناء کی — مبارک ہو علیؑ آیتِ وفا کی
مصور نے نئی تصویر کھینچی — علیؑ کے گھر نصیری کے خدا کی
گلِ عباس مہکا اس طرح سے — معطر ہو گئیں سانسیں ہوا کی
علم کو بعد حیدرؑ بعدِ خیبر — سرافرازی خدا نے پھر عطا کی
مسیحا ہیں میرے عباس غازیؑ — ضرورت کیا کسی دارالشفاء کی
غلام حضرتِ عباسؑ ہے وہ — خدا توفیق دے جس کو وفا کی
جہاں عباسؑ غازی کے قدم ہیں — وہیں سے حرؑ نے حق کی ابتدا کی
وہاں سے دور رہتی ہیں بلائیں — جہاں عباسؑ کی محفل سجا کی
فرشتوں نے میری چوکھٹ پہ آ کر — تمہاری حاضری اکثر چکھا کی
کٹا کے ہاتھ عباسؑ جری نے — کلائی موڑ دی جور و جفا کی
نہیں یہ روضۂ عباسؑ غازی — بلندی ہے یہ بختِ کربلا کی
اِدھر قمرِ بنی ہاشمؑ جو چمکا — اُدھر تقدیر چمکی کربلا کی

غلامی مانگی سقائے حرم کی
دلِ ریحان نے جب بھی دعا کی

ولادت امام حسینؑ پر ریحان اعظمی کا کلام

یوم ولادت ۳ شعبان ۴ ھجری

بن کے قلب نبیؐ کی مکمل دعا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
خوش ہوئیں سیدہؑ خوش ہوئے مرتضیٰ — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
انبیاء کی قطاریں سلامی کو ہیں — اور جبریلؑ در پہ غلامی کو ہیں
ہے حسنؑ کے لبوں پر بھی شکرِ خدا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
آج اسلام کو اس کا وارث ملا — ہے مدینے میں گلِ کربلا کا کھلا
آج کوثر کی موجوں نے ہنس کر کہا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
رحلِ آغوشِ زہراؑ پہ قرآن ہیں — خوش بہت آج توکلِ ایمان ہیں
بولے جن و ملک پڑھ کے صلِ علیٰ — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
ہے مدینے کی گلیوں میں دن عید کا — اپنی اپنی سواری پہ ہر طفل تھا
ان کا ناقہ بنے خود نبیؐ اور کہا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
فاطمہؑ اور علیؑ و حسنؑ کے سوا — خود نبیؐ ساتھ تھے ان کے تحتِ کساء
پھر اچانک محمدؐ کی آئی صدا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
آج سردارِ جنت کو بھی مل گیا — آج پوری ہوئی عاصیوں کی دعا
دے کے فطرس کو پر خود خدا نے کہا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
صحرا صحرا بھٹکتا تھا حرؑ جری — کہتا تھا دوزخی کو بچا لے کوئی
شب تھی عاشور کی بول اٹھی کربلا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے
قبر میں مجھ سے کیا کیا سوالات تھے — کیا کہوں کیا برے میرے حالات تھے
میں تو ریحانؔ یہ کہہ کے چپ ہو گیا — لو حسینؑ آ گئے لو حسینؑ آ گئے

----سحر ریاض----۳ شعبان ۱۴۲۲ھ----۱۹ اکتوبر ۲۰۰۱----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلورام کوثری

قرآن اور حسینؑ

ہادی ہے ایک۔ ایک ہدایت کی ہے کتاب
سرور ہے ایک۔ ایک فضیلت کی ہے کتاب
ہے ایک امام۔ ایک رسالت کی ہے کتاب
حضرت کا یہ نواسا وہ حضرت کی ہے کتاب
ان دونوں پر تمام فضائل تمام ہیں
دونوں یہ بوسہ گاہِ رسولؐ انام ہیں

قرآں کے مرتبے کو ترقی ہے گر مدام
نامِ حسینؑ بڑھتا ہے دنیا میں صبح شام
قرآنِ حق نما ہے اگر آخری کلام
نسلِ حسینؑ پر بھی امامت ہوئی تمام
پیدا ہو ... م اماموں سے اس طرح
قرآں ... رتے ہیں قرآں سے جس طرح

⁂

شبیرؑ بے مثال ہے قرآں ہے لاجواب
اک ان میں منتخب ہے تو اک ان میں انتخاب
ہیں خانۂ خدا میں رسولِؐ فلک جناب
اس زانو پر حسینؑ ہیں اُس زانو پر کتاب
قرآں ہے اس بغل میں حسینؑ اس بغل میں ہیں
دونوں شریک آپؐ کے علم و عمل میں ہیں

⁂

ق ... ں سلطانِ انبیاء
ہے یادگار ... شاہِ رسلؐ شاہِ کربلا
دونوں کا کچھ جواب نہ ہوگا نہ ہو سکا
قرآں بھی معجزہ ہے شہ دیں بھی معجزا
قرآں میں بے شمار اگر آیاتِ پاک ہیں
دنیا میں دیکھو کتنے ہی ساداتِ پاک ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعات

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

بڑھائی دینِ محمدؐ کی آبرو تو نے
جہاں میں ہو کے دکھایا ہے سرخرو تو نے
چھڑک کے خون شہیدوں کا لالہ و گل پر
عطا کیے ہیں زمانے کو رنگ و بُو تو نے

لب پہ جب شاہ شہیداں ترا نام آتا ہے
ساقی بادۂ عرفاں لیے جام آتا ہے
مجھ کو بھی اپنی غلامی کا شرف دے دیجے
کھوٹا سکہ بھی تو مولا کبھی کام آتا ہے

نغمہ حریت کونین ہے فریاد حسینؑ
جادۂ راہ بقا مسلک آزاد حسینؑ
سرخی لالۂ رنگیں ہے کہیں خونِ شفق
کس قدر عام ہوئی سرخی روداد حسینؑ

زندہ اسلام کو کیا تو نے
حق و باطل دکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے
مر کے جینا سکھا دیا تو نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ اور مسلمان

شاعرِ اہلبیتؑ: اثر ترابی

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمنِ آلِ محمدؐ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا اِن کے محبوں سے محبّت مجھ کو
کہتے ہیں اہلِ وِلا، اہلِ مودّت مجھ کو

فرض جو مجھ پہ ہے عاید وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آلِ محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام اس کو بدن تھا لہو میں تر جس کا

سلام اس کو لٹا کربلا میں گھر جس کا

قتیل جور و جفا ہے خدا کا پیارا ہے

سلام اس کو جسے فاسقوں نے مارا ہے

پڑا رہا تن مجروح قبلہ رو جس کا

سلام ہو اسے ناحق بہا لہو جس کا

(زیارت ناحیہ اردو ترجمہ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسمِ جہاں کا جذبۂ کاملِ حسینؑ ہیں
تخلیق کے شعور کا حاصل حسینؑ ہیں
فکرِ بشر کی آخری منزل حسینؑ ہیں
اسلام کا دھڑکتا ہوا دل حسینؑ ہیں
وہ جس نے زندگی کا قرینہ سکھا دیا
یوں ہی زمانے کو جینا سکھا دیا
اب کیا کہیں کہ کیا ہیں حسینؑ اور کیا نہیں
سب کچھ ہیں یہ بہ فضلِ خدا بس خدا نہیں
تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے مگر
اس کربلا کے بعد کوئی کربلا نہیں

شاہد نقوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شب حیات میں تاثیر روشنی کیا ہے
چلو حسینؑ سے پوچھیں کہ زندگی کیا ہے

غم حسینؑ ہے پہچان آدمیت کی
حسینؑ ہی پہ نہ رویا تو آدمی کیا ہے

کسی کے زیر اثر ہو تو زندگی کیا ہے
کرے ضمیر ملامت تو نوکری کیا ہے

بس ایک مقتل شبیر کی زمیں ہے جہاں
مجھے چراغ بتاتے ہیں روشنی کیا ہے

(وحید الحسن ہاشمی)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو کہ کربلا میں شاہِ شہیداں سے پھر گئے
کعبے سے منحرف ہوئے قرآں سے پھر گئے
دیں دار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوئے
بے دیں جو تھے وہ دینِ مسلماں سے پھر گئے

(امیر مینائی)

قرآں سے الفت ہے عترت سے محبت ہے
میرے لئے کوثر ہے میرے لئے جنت ہے
اس گھر کی نگہباں ہیں کونین کی شہزادی
اس گھر میں نبوت ہے اس گھر میں امامت ہے

(ثمر ہوشنگ آبادی)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیرے بھی کام آئے گی

مسرور گیلانی

دولتِ حسینؑ کی

جو لوگ جانتے تھے حقیقت حسینؑ کی
اُن کو نصیب ہو گئی قربت حسینؑ کی

محشر سے قبل داورِ محشر نے لکھ دیا
ارض و سماء حسینؑ کے جنت حسینؑ کی

شاید تجھے بھی ضبط کی پہچان ہو سکے
دل میں بسا کے دیکھ محبت حسینؑ کی

اشکوں کی التفات کے موتی سمیٹ لے
تیرے بھی کام آئے گی دولت حسینؑ کی

کرب و بلا میں کفر کی دیوار گر گئی
اسلام کی بقا ہے شہادت حسینؑ کی

باطل کا آج بھی وہی انجام چاہیے
دنیا کو آج بھی ہے ضرورت حسینؑ کی

زندہ وجاہتوں کا مصور ہوں اس لیے
یارو میرا اصول ہے عزت حسینؑ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دُنیا کو اب بھی تیری ضرورت ہے اے حسینؑ

جنابِ خلش پیر اصفہانی

دُنیا کو اب بھی تیری ضرورت ہے اے حسینؑ
تو رہبرِ طریقِ ہدایت ہے اے حسینؑ

انسانیت کی رُوح ہے تیرے پیام میں
تو واقفِ مزاجِ نبوت ہے اے حسینؑ

باقی رہے گا تا بہ قیامت خُدا کا دین
وُہ کامیاب تیری سیاست ہے اے حسینؑ

ملت کو جس نے دولتِ بیدار بخش دی
وہ تیرا عزم، تیری شہادت ہے اے حسینؑ

ہر قوم تیرے نقشِ قدم پر ہے گامزن
کیا جلوہ باش مہرِ قیادت ہے اے حسینؑ

بے تاب تھے رفیق ترے موت کیلئے
کتنا یقین کتنی جلالت ہے اے حسینؑ

یہ کربلا کی خاک، یہ سجدوں کا اہتمام
کتنی بُلند تیری شہادت ہے اے حسینؑ

نیکی ہے جس کا نام وُہ ہے مُعجزہ ترا
ایمان، تیرے گھر کی مودّت ہے اے حسینؑ

وہ لُو، وُہ تیرگی وُہ تلاطم وُہ اضطراب
عشرہ کی شام، صبح قیامت ہے اے حسینؑ

دیکھے کبھی خلش بھی تری جلوہ گاہ کو
یہ آرزوئے دِل ہے یہ حسرت ہے اے حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولا حسینؑ

علیؑ نبیؐ کے جیسے دل کا چین کہتے ہیں
جنابِ فاطمہؑ کا نورِ عین کہتے ہیں

وہ جس نے سر کو کٹا کے کیا ہے حق زندہ
اسی شہید کو مولا حسینؑ کہتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کائنات یوں خیرات مانگنے لگی
گمشدہ اپنی ذات مانگنے لگی
زندگی کو جب آیا موت کا خیال
درِ حسینؑ پہ حیات مانگنے لگی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

السلام علیک یا ابا عبد اللہ الحسینؑ

ذکرِ شبیر صبح و شام کرو
فدیۂ حق کا احترام کرو
جب کہو لا الٰہ الّا اللہ
کربلا کی طرف سلام کرو

دیے پناہ

کس عزم سے ہے سینہ سپر قتل گاہ میں
اسلام ہے حسین کے پیچھے پناہ میں
بخشا ہے کس نے نعرۂ تکبیر کو دوام
کس کی صدا ہے اشہد ان لا الٰہ میں

دعا جو: سید ضمیر امام زیدی ضمیر دہلوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ جنگ جو زہراؑ کے بھرے گھر نے لڑی ہے

مکہ سے روانگی

زہراؑ کے جگر بند محمدؐ کے دلارے
وہ نور مبیں جس سے منور ہیں ستارے
ملبوس ہیں تقوے کے، توکل کے سہارے
اللہ کے گھر سے سوئے تقدیر سدھارے
ورثے میں انہیں عظمت اجداد ملی ہے
ان کیلئے بیت اللہ کی تعمیر ہوئی ہے

''اسود'' نے گئے وقت کی روداد سنائی
''کعبے'' کی دعاؤں نے بڑی آس بندھائی
''زمزم'' نے دیا پانی، مگر آنکھ بھر آئیں
''مروہ'' نے کہا جا تیرے قدموں میں خدائی
یہ نور ہے قرآن کا، یہ آلِ نبیؐ ہے
تسبیح درود ان پہ ملائک نے پڑھی ہے

سفر

قرآن کی آیات میں ڈوبے ہوئے افکار
تسبیح و مناجات میں ڈھلی ہوئی گفتار
پابند ہیں جو سنتِ احمدؐ کے وہ کردار
ہر ایک نظر آتا ہے اللہ کا پرستار
بس جام شہادت پہ نظر سب کی گڑی ہے
اب فکر فقط دیں کے بچانے کی پڑی ہے

کہتے تھے چراغ اپنا بجھا کر شہِ صابر
''مقصود نہیں جنگ نہ انبوہِ عساکر
اللہ کی عنایات کا میں رہتا ہوں ذاکر
جاؤ مجھے رہنے دو مرے حال پہ شاکر
میں نور ہوں، حق ہوں، مری پہچان یہی ہے
یہ شان، مجھے شانِ محمدؐ سے ملی ہے

مومن کی ہے خو امن، جدل شیوۂ شر ہے
مومن تو فقط حق کیلئے سینہ سپر ہے
حق نور ہے ظلمات کا کیا اس پہ اثر ہے
شب کیلئے پیغام قضا نور سحر ہے
اس نور کی تفسیر محمدؐ ہے علیؑ ہے
یہ شمع وفا میرے گھرانے میں جلی ہے''

قیام کربلا

دنیا کے طلبگار سبھی چھوڑ چکے ہیں
مسجود ملائک ہیں بہتر جو بچے ہیں
حق والے سبھی سر پہ کفن باندھے کھڑے ہیں
اللہ کی رضا کیلئے یہ گھر سے چلے ہیں
حق والوں نے اب دل میں یہی ٹھان رکھی ہے
ہو جائیں فدا حق پہ یہی سب کی خوشی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ قافلۂ نور جو کربل میں رکا ہے
معراج کی منزل کی طرف عشق چلا ہے
پانی جو ہوا بند تو پرواہ اسے کیا ہے
کوثر جسے اجداد سے ورثے میں ملا ہے
کونین ہوں جن کے انہیں کس شے کی کمی ہے
یہ زیست کی کھیتی بھی طفیل ان کے ہری ہے

روکے ہوئے راہوں کو ہیں ابلیس سے کردار
یہ فاسق و فاجر کے خریدے ہوئے بدکار
بدمست ہیں افواج یزیدی کے یہ سردار
کفار سے بدتر ہیں ان افواج کے دیندار
قرآن کے پاروں پہ یہ کیوں فوج کشی ہے
امت بھی کبھی آلؑ سے لڑنے کو چلی ہے

شب عاشور

آئی شب عاشور ستارے بھی ہیں حیراں
پھر ایسا کبھی فرش پہ ہوگا نہ چراغاں
اس طرح کے پاکیزہ و نورانی مسلماں
کب آئے ہیں حق کیلئے ہو جانے کو قرباں
یہ فرش پہ آج عرش کی جو جلوہ گری ہے
لگتا ہے کہ یہ نور رسول عربیؐ ہے

صبح عاشور

اکبرؑ کی اذاں نے دل ہستی کو جگایا
منہ شرم سے تاروں نے سر چرخ چھپایا
سہمے ہوئے خورشید نے سر اپنا اٹھایا
لمحات نے ڈرتے ہوئے اک گام بڑھایا
اب سانس ملائک کی بھی سینے میں دبی ہے
یہ عشق کا معیار پرکھنے کی گھڑی ہے

روز عاشور

کس خون کی سرخی لئے یہ دن نکل آیا
تاریخ پہ کیوں خوف سے اک لرزہ ہے چھایا
کیوں شرم سے افلاک نے سر کو ہے جھکایا
کیا حشر بپا ہونے کو ہے میرے خدایا
یہ باد سموم آج یہاں کیسی چلی ہے
یہ کس کی نظر گلشن زہرا کو لگی ہے

جنگ

سہ پہر تلک جنگ ہوئی لٹ گیا ڈیرا
انوار نے نیزوں پہ کیا اپنا بسیرا
پھر خیمے جلے دور کہیں بھاگا اندھیرا
اسلام نے محسوس کیا ابدی سویرا
دستار و قبا خونِ محمدؐ میں رنگی ہے
خوب امتِ احمدؐ کو خلافت یہ ملی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

BY MOHSIN NAQVI

محمدؐ اور حسینؑ

سن لو حدیثِ ختمِ رسل پیکرِ حشم
لوگو یہی حسینؑ ہے ہم سے اسی سے ہم
ہر چند بے مثال نبی ہیں شہِ امم
لیکن خطا معاف یہ آگے ہے دو قدم
رکھی بنائے دیں شہ بدر و حنین نے
لیکن کیا ہے دیں کو مکمل حسینؑ نے

بتولؑ اور حسینؑ

صورت اگر ہے عرض تو جوہر ہیں خد و خال
جس طرح سے ہے ذہن "صدف" اور گہر خیال
شبیر و فاطمہؑ میں بھی بہتر ہے یہ مثال
معدن ہیں فاطمہؑ تو گہر فاطمہ کا لال
بیٹے کی تربیت ہے سدا والدین سے
پرکھا گیا بتولؑ کو اکثر حسینؑ سے

موسیٰؑ اور حسینؑ

موسیٰؑ کلیمِ وقت تھا، محبوبِ خاص و عام
قائم تھا اس کا بھی ید بیضا سے احترام
ہاں اک عصا بھی تھا جو بنا تیغ بے نیام
لیکن جو نورِ طور پہ اس سے تھا ہم کلام
وہ نورِ پنجتن تھا، رہِ مستقیم تھا
شبیر اس کا پانچواں جزوِ عظیم تھا

علیؑ اور حسینؑ

دوشِ نبیؐ کہاں، یہ سناں کی فضا کہاں؟
بستر کہاں نبیؐ کا، یہ دشتِ بلا کہاں؟
غیظ و غضب کہاں وہ یہ دستِ دعا کہاں؟
خندق کہاں، یہ رزم گہِ کربلا کہاں؟
پیاسے کا نام ایک ہی سجدے سے چڑھ گیا
بیٹے کا وار باپ کی ضربت سے بڑھ گیا

حسنؑ اور حسینؑ

اب فرق بھائیوں کا خیالوں میں کیا ہو بند
وہ بھی فلک نشیں ہے تو یہ بھی بہت بلند
لیکن بقدرِ شوق یہ کہتا ہوں حرف چند
وہ روحِ انقلاب، حسین عافیت پسند
جس طرح کی بہار کو نسبت چمن سے ہے
نسبت وہی حسینؑ کو اپنے حسنؑ سے ہے

عیسیٰؑ اور حسینؑ

عیسیٰؑ بھی ہے خدا کا بڑا مقتدر نبی
بخشی ہے اس کی سانس نے مردوں کو زندگی
لیکن حسینؑ کس سے بیاں ہو یہ برتری
عیسیٰؑ ہے تیرے آخری نائب کا مقتدی
جس خاک پر حسینؑ تو سجدہ ادا کرے
اس خاک سے مسیح بھی حاصل شفا کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسنؑ اور حسینؑ

اب فرق بھائیوں کا خیالوں میں کیا ہو بند
وہ بھی فلک نشیں ہے تو یہ بھی بہت بلند
لیکن بقدرِ شوق یہ کہتا ہوں حرف چند
وہ روحِ انقلاب' حسینؑ عافیت پسند
جس طرح کی بہار کو نسبت چمن سے ہے
نسبت وہی حسینؑ کو اپنے حسنؑ سے ہے

بتولؑ اور حسینؑ

صورت اگر ہے عرض تو جوہر ہیں خدوخال
جس طرح سے ہے ذہن "صدف" اور گہر خیال
شبیر و فاطمہؑ میں بھی بہتر ہے یہ مثال
معدن ہیں فاطمہ تو گہر فاطمہ کا لال
بیٹے کی تربیت ہے سدا والدین سے
پرکھا گیا بتولؑ کو اکثر حسینؑ سے

BY MOHSIN NAQVI

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام حسین علیہ السلام

از سید فیاض مہدی ۔ کینیڈا

بانیِٔ اسلام کی توقیر ہے — خود خدا کے ہاتھ کی تحریر ہے

جانِ زہراؑ و علیؑ لختِ نبیؐ — پنجتن کی آخری تصویر ہے

ریگزاروں میں ہے یہ آبِ بقا — ظلمتوں میں نور کی تنویر ہے

ہو وہ فطرس سا ملک حرؑ سا بشر — اِن کے در کا فیض عالمگیر ہے

لائے رضواں کپڑے اِن کے واسطے — کِس کی ایسی اور بھلا تقدیر ہے

راکبِ دوشِ رسولؐ پاک دو — ایک شبرؑ دوسرا شبیرؑ ہے

خواب دیکھا جو خلیل اللہؑ نے — کربلا اس خواب کی تعبیر ہے

کر چکے سب بیعتِ دستِ یزید — آسرا اسلام کا شبیرؑ ہے

کر دیا ثابت کٹا کر اپنا سر — دین میرے باپ کی جاگیر ہے

یہ گھرانہ سب لٹائے دین پر — اور مقابل صرف پیدا گیر ہے

مرکزِ رشد و ہدایت بیتِ حق — کیوں نہ ہو یہ خانۂ تطہیر ہے

کرتی ہے مُردوں کو زندہ آج بھی — کربلا کی خاک کی تاثیر ہے

کیسے ہوں گی رائیگاں قربانیاں — ساتھ زینبؑ سی جو اِک شمشیر ہے

گھر ہو مسجد شہر یا نوکِ سناں — یہ قرآں کی بولتی تصویر ہے

بے نمازی کو ہمارا مت کہو — جعفرِ صادقؑ کی یہ تقریر ہے

جائیں کیسے حج و زیارت کے لئے — خواہشوں کی پاؤں میں زنجیر ہے

ہو وہابی یا جہادی آج کا — دونوں سے اسلام کی تحقیر ہے

جن کو پالا تھا گلے وہ پڑ گئے — یہ سُپر پاور تیری تقدیر ہے

دشمنِ آلِ نبیؐ کے قلب پر — بغضِ حیدرؑ کا لگا اک تیر ہے

داخلہ ممنوع بے حبِ علیؑ — بابِ جنت پر یہی تحریر ہے

ہر گھڑی وردِ زباں نادِ علیؑ — ہر مرض کے واسطے اکسیر ہے

ہاتھ میں اپنے ہے دامانِ حسینؑ — اب نہ کوئی فکر دامن گیر ہے

مدحتِ سرورؑ میں یہ فیاضؔ ہے
قلبِ مہدیؔ شاہ کا دلگیر ہے

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا ۔۔۔ ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۱

طالبِ دعا ۔۔۔ سید نذر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسنؑ

حیدرؑ کے دل کا چین ہے جانِ رسولؐ ہے
پہلا یہ نونہالِ ریاضِ بتولؑ ہے
آغوشِ مصطفیٰؐ میں حسنؑ ہے بصد بہار
نخلِ پیمبریؐ میں امامت کا پھول ہے

ہے حسنؑ کا رخ مثالِ مصطفیٰؐ تنویر میں
خُلق شامل ہو کے آتا ہے ہر اک تقریر میں
وارثِ زورِ علیؑ ہوتے ہوئے ایثار و شکر
کس قدر ہے صبر یا رب فاطمہؑ کے شیر میں

کب حسنؑ عہدِ امامت میں پریشاں نہ رہے
کلمہ پڑھتے تھے جو وہ تابعِ فرماں نہ رہے
کوئی چارہ ہی نہ تھا گوشہ نشینی کے سوا
حد ہے! منہ دیکھے مسلماں بھی مسلماں نہ رہے

زہرا کی گود میں جو یہ گل پیرہن بڑھے
نگراں تھے مصطفیٰؐ و علیؑ علم و فن بڑھے
رفتار میں کلام میں سیرت میں شکل میں
اُتنا ہی حُسن بڑھ گیا جتنا حسنؑ بڑھے

نہاں تھا راز یہ قدرت کے کارخانے میں
کسی کا نام حسنؑ ہی نہ تھا زمانے میں
اسی لئے تو نبیؐ کو بہت محبت تھی
کہ پہلا نام تھا یہ ہاشمی گھرانے میں

حسن کی صلح پہ کیوں متفق عوام نہیں
حدیبیہ سے زیادہ تو یہ مقام نہیں
وہاں نبیؐ نے مٹایا تھا خود رسول اللہ
یہاں تو یہ بھی نہیں ہے کہ میں امام نہیں

ستمگروں سے نہ بدلے کبھی جفا کے لئے
یہ فیصلہ سرِ محشر رکھا خدا کے لئے
قدم تو راہِ ہدایت میں عمر بھر اُٹھے
مگر نہ ہاتھ اُٹھے اُمت کی بد دعا کے لئے

یہ لازمی ہے حسنؑ سے حق آشنا کے لئے
جمال بن کے رہیں دینِ مصطفیٰؐ کے لئے
کہ فیصلہ حق و باطل کا ہے پسرِ جلال
زمین کرتے ہیں ہموار کربلا کے لئے

حسنؑ یہ کہتے تھے کر لیں جفاء جفا والے
خدا کا راز بتاتے نہیں خدا والے
سوال مجھ سے جو کرتے ہو صلح کیوں کر لی
جواب اس کا تمہیں دیں گے کربلا والے

بغیرِ حکمِ خدا کون سا تھا کارِ حسنؑ
جو اختیارِ علیؑ تھا وہ اختیارِ حسنؑ
نبیؐ جو چپ رہے برسوں تو کیا نبیؐ نہ رہے
خموش رہنے سے گھٹتا نہیں وقارِ حسنؑ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالبِ دعا۔ سید نذر عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسنؑ

حسنؑ کی صلح سے کوئی فضیلت جا نہیں سکتی
خدا نے جو عطا کی ہے وہ فضیلت جا نہیں سکتی
یہ کیا کم ہے کہا ہے لحمک کی پیمبرؐ نے
پیا ہے دودھ زہراؑ کا امامت جا نہیں سکتی

جسے سپرد امامت کا کام ہوتا ہے
رسولؐ پاک کا قائم مقام ہوتا ہے
جہاد، صلح، یہ سب مصلحت کی باتیں ہیں
مگر امام جہاں ہو امام ہوتا ہے

جو بھی حکم حق ہے وہ منظور ہے
اس گھرانے کا یہی دستور ہے
صلح کو حالانکہ مدت ہو گئی
آج تک خُلق حسنؑ مشہور ہے

زمانہ دورِ جہالت کا پھر پلٹ آتا
دوبارہ کفر کی تاریکیوں میں گھر جاتے
حسنؑ حسینؑ نہ ہوتے تو اہل کوفہ و شام
خدا کا نام نہ لیتے، نبیؐ سے پھر جاتے

حسنؑ ہیں صبر میں جیسے رسولؐ رب قدیر
قدم قدم پہ گماں ہے کہ ہیں جناب امیرؑ
یہ ہے کمال مصور کہ کھینچ کر رکھ دی
ملی جلی ہوئی صبر و جلال کی تصویر

جوابِ حق بھی تو ی تھا مگر سبک جاتا
برا زمانہ تھا خونریزیوں پہ جھک جاتا
امام وقت کی قوت تھی جو خموش رہے
حسنؑ جو لڑتے، جہادِ حسینؑ رک جاتا

نظام گلشن عالم کہیں بدلتا ہے
پتہ یہیں سے بہار چمن کا چلتا ہے
پسر خدا نے دیا ہے علیؑ کو سبز قبا
شجر میں پہلے پہل سبز پھل نکلتا ہے

دل باغیوں کا نام حسنؑ سن کے ہل گیا
یعنی گل مراد پیمبرؐ کو مل گیا
سرخ و سفید و زرد کی رنگینیوں سے دور
گلزارِ مصطفیؐ میں ہرا پھول کھل گیا

نہ جانے دین نبیؐ کا نظام کیا ہوتا
ملوکیت سے بھلا اہتمام کیا ہوتا
حسنؑ، حسینؑ نہ ہوتے اگر زمانے میں
نبیؐ تو خیر خدا کا بھی نام کیا ہوتا

نظر کے سامنے ہے الفتِ رسول زمن
نبیؐ کی قبر پہ گنبد ہے سبز سایہ فگن
لحد میں بھی ہے محبت اُسی قرینے سے
کہ جیسے نانا کے سینے پہ جلوہ گر ہیں حسنؑ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید بزم رضا عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا ہے اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

کمال ایثار کا پیمبرؐ حسینؑ تصویر انبیاء ہے
حسینؑ مقسوم دین و ایماں حسینؑ مفہوم ھل اتی ہے
حسینؑ سجدوں کی سرزمیں ہے حسینؑ ذہنوں کا آسماں ہے
حسینؑ ایمان کی جستجو ہے حسینؑ دیں کی آبرو ہے
حسینؑ تنہا تھا کربلا میں
حسینؑ کا ذکر چارسو ہے

تسکین قلب و روح پیمبرؐ ہے تو حسینؑ
ظلمت دیں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دین پنجتن
تسبیح فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
شام و سحر کی گردش پیہم سے پوچھ لو
سورج ہے جس کا شمس وہی دن حسینؑ ہے

--محسن نقوی--

روز حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں دفن ہوں گے کئی مشک و خشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بصد خروش
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

--محسن نقوی--

شہید ظلم غریب الدیار کیا کہنا
حسینؑ درد کے پروردگار کیا کہنا
شہید ظلم کلیجے ہلا دیے تو نے
حسینؑ درد کے دریا بہا دیے تو نے
ہر ایک ذرہ بے حس میں اک تڑپ بھر دی
دماغ وضع کئے، دل بنا دیے تو نے

میری پلکوں پہ مچلتے ہیں جو پیارے آنسو
جھلملاتے ہیں نظر چاند ستارے آنسو
راز یہ ماتم شبیرؑ میں رونے سے کھلا
یہی لے جائیں گے کوثر کے کنارے آنسو

قرطاس شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودتّ کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت مجھے بخشی تو صدا غیب سے آئی
شبیرؑ کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

کیا صرف مسلمانوں کے پیارے ہیں حسینؑ
چرخ نوع بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

کسی امام سے پھر یہ سوال ہی نہ ہوا
حسینؑ قصہ بیعت تمام کر کے گئے

یہ اختیار کتنا وسیع و بلند ہے
سارا جہاں حسینؑ کی مٹھی میں بند ہے
ایوان انبساط میں جنت نہ کر تلاش
جنت غم حسینؑ کے آنسو میں بند ہے

--وحید الحسن ہاشمی--

شب حیات میں تاثیر روشنی کیا ہے
چلو حسینؑ سے پوچھیں کہ زندگی کیا ہے
غم حسینؑ ہے پہچان آدمیت کی
حسینؑ ہی پہ نہ رویا تو آدمی کیا ہے

--وحید الحسن ہاشمی--

چھائی ہے ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا
اپنے لہو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم
جب تک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصر یزیدیت کی درازوں سے پوچھ لو
تاریخ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

وہ سلام کر تو حسینؑ پر کہ بہشت جس کا صلہ ملے
یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے وہاں سے دیکھئے کیا ملے
جو در حسینؑ کا ہو مکیں اسے ہو رسائی علیؑ تلک
جو علیؑ ملے تو نبیؐ ملے جو نبیؐ ملے تو خدا ملے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ راولپنڈی ۔ ۱۱ جولائی ۲۰۰۲ ۔ سید ز۔ عباس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

سوچتا ہوں کہ حق کس طرح ادا کروں
غمِ حسینؑ زیادہ ہے زندگی کم ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

بغیر مرکز و محور زمیں تو کچھ بھی نہیں   ولائے آل سے خالی ہو دیں تو کچھ بھی نہیں
نماز روزہ ہو حج و زکواۃ و خمس و جہاد   حسینؑ ہے تو یہ سب ہیں نہیں تو کچھ بھی نہیں

__محسن نقوی__

خیرات علم و بخشش محشر متاع خلد   ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب سے
جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ حیدرؑ کے در سے مانگ   یہ در رضا کے در سے نہایت قریب ہے

__محسن نقوی__

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو   دشمن آل محمدؐ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو   کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو

فرض جو مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آل محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

__آثر ترابی__

لحد لحد رخ احساس کی روشنی ہے   ریزہ ریزہ غم کونین کی لوشنی ہے
پوچھ کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس   اس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

__محسن نقوی__

غربت ہے رشکِ بخت سکندر بنی ہوئی   صحرا کی دھوپ خود ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ   نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

__محسن نقوی__

یہ وہ سحر ہے لٹا جس میں فاطمہؑ کا گھر   یہ وہ سحر ہے ہو گئی زینبؑ برہنہ سر
یہ وہ سحر ہے ہو گئے سجادؑ بے پدر   یہ وہ سحر ہے روئے جسے سید البشر

ہنگام عصر قتل کیا تشنہ کام کو
زینبؑ کے بازو باندھے گئے جس کی شام کو

اسلام کے وجود کا امکان ہی نہ تھا   اس دہر میں حسینؑ کی تنزیل کے بغیر
شبیرؑ ہے وہ مصحف ناطق جو دوستو   زہراؑ کے گھر میں اترا ہے جبریلؑ کے بغیر

__شوکت رضا شوکت__

منکر باری سے اگر کوئی نبی زخمی ہو   اس کو پہ ہائے ملائک سے دوا ملتی ہے
کوئی معذور ہو، مجروح فرشتہ شوکت   اس کو شبیرؑ کے جھولے سے شفا ملتی ہے

__شوکت__

دنیا میں جو محبِ شہ مشرقین ہے   بے چینیوں کے دور میں بھی اسکو چین ہے
باطل کے سامنے نہ جھکائے جو اپنا سر   سمجھو کہ اس کے ذہن کا مالک حسینؑ ہے

__شوکت__

قبول اس لئے نیزے کی نوک کی اس نے   سرِ یزید ہمارا دشمنوں میں پست نہ ہو
وہ سر اٹھائے ہوئے قاتلوں سے کہتا ہے   حسینؑ ہوتا ہی وہ ہے جسے شکست نہ ہو

__شوکت__

خوشی سے میں نے خریدا یہ غمِ حسینؑ کا ہے   مرے وجود کی چھت پر علم حسینؑ کا ہے
کسی یزید کی تعریف کس طرح لکھوں   یہ ہاتھ میرا ہے لیکن قلم حسینؑ کا ہے

__شوکت__

اصول فطری پہ یہ بااصول روتے ہیں   چمن میں خاروں کی شاخوں پہ پھول روتے ہیں
لگائیں اس پہ بھی فتویٰ کہاں ہیں فتویٰ فروش
حسینؑ گود میں ہیں اور رسولؐ روتے ہیں

__شوکت__

ابن علیؑ کے سجدہ والعصر کی قسم   توحید روح عشق نماز حسینؑ ہے
اللہ اور حسینؑ میں رشتہ تو دیکھیے   بیٹر اللہ ہے وہ نیاز حسینؑ ہے

__شوکت__

ہاں فاطمہؑ کے لعل نے وہ کام کر دیا   گھڑیاں کٹیں گی دینِ محمدؐ کی چین سے
بچپن بھر حسینؑ رہے ہیں رسولؐ سے   محشر تلک رسولؐ رہیں گے حسینؑ سے

__شوکت__

چشمہ ہے جس کے فیض کا جاری کدھر گیا   پشت نبیؐ تھی جس کی سواری کدھر گیا
نوکِ سناں پہ جس نے سنایا کلامِ حق   قرآن ڈھونڈتا ہے وہ قاری کدھر گیا

__شوکت__

کم ظرف سقیفے والوں کی ہر چال کا پیکر کھل جائے
تاریخ کے میزاں میں شوکت معصوم کا منصب تل جائے
قرآن پڑھا تھا مولا نے اس واسطے نوک نیزہ پہ
تا پہ جو رکھی دشمن نے ہذیان کی تہمت دھل جائے

__شوکت__

رازق خدا ہے دیتا ہے زہراؑ کا لاڈلا   بندوں سے ہر سلوک میں سالک حسینؑ ہے
تم نے تو اک فرات سے پانی نہیں دیا   اب ہر فرات چشم کا مالک حسینؑ ہے

__شوکت__

مندرجہ بالا رباعیاں رسالہ رخواجاں تا نکرم ایڈیشن سے لکھیں ۔ طالب دعا سید زوار عباس ۔ ۲۱ جولائی ۲۰۰۴ء ۔ راولپنڈی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

اس لامکاں کی ذات کا گھر بن گیا حسینؑ
پیکر میں تھا رسولؐ مگر بن گیا حسینؑ
یہ صبر و حوصلہ یہ شہادت ثبوت ہے
ہر دور کے یزید کا ڈر بن گیا حسینؑ

--شوکت رضا شوکت--

بانیٔ غمِ حسینؑ میں بجنے کا ہے سبب   کرتے ہیں لوگ آگ پہ ماتم بصد ادب
نوحے کی ہر صدا پہ ہوائیں ہیں مضطرب   فرشِ عزا بھی خاک پہ بچھتا ہے روز و شب
چاروں پہ راج ہے تو شہِ مشرقین کا
دراصل زندگی پہ ہے قبضہ حسینؑ کا

--شوکت--

پھیلا رہا ہوں اس لئے کشکولِ بندگی   سانسوں کو کربلا کی حرارت کا شوق ہے
جنت کی احتیاج نہیں ہے مجھے تو بس   شہرِ حسینؑ تیری زیارت کا شوق ہے

--شوکت--

زوارِ شہ کے قہرِ الٰہی سے دور ہیں   زہراؑ کے دل کے واسطے وجہِ سرور ہیں
دیکھیں نہ ان کو ہم یہ نظر کا قصور ہے   شبیرؑ زائرین سے ملتے ضرور ہیں

--شوکت--

جس نے دل و نظر سے مودت قبول کی   اس نے بس ایک اشک میں جنت قبول کی
دیدار جس نے کر لیا قبرِ حسینؑ کا   سمجھو اسے ہوئی ہے زیارت رسولؐ کی

--شوکت--

جو تھے فنا کی زد میں بقا مانگنے لگے   جو لاعلاج تھے وہ دوا مانگنے لگے
خونِ حسینؑ پاک کی تاثیر دیکھیے   کرب و بلا سے لوگ شفا مانگنے لگے

--شوکت--

شوکت وہاں مخلوقِ خدا رد نہیں ہوتی   ناداریٔ سائل کی صدا رد نہیں ہوتی
اعزاز ہے دربارِ حسینؑ ابنِ علیؑ کا   شبیرؑ کے روضے پہ دعا رد نہیں ہوتی

--شوکت--

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم   جب تک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصرِ یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو   تاریخِ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

--محسن نقوی--

انسان کی جبیں پہ ستارے سجا دیے   زخموں اسے پھول دشتِ بلا میں کھلا دیے
نوکِ سناں پہ بول کے میرے حسینؑ نے   تاریخ کی زباں پہ تالے لگا دیے

--محسن نقوی--

خالق کی آبرو کے محافظ علیؑ کے لال   نذرانۂ وجود ملائک وصول کر
اکبرؑ کی لاش پر بھی تو بیٹھا ہے مطمئن   شبیرؑ انبیاء کی سلامی قبول کر

--محسن نقوی--

یادِ غمِ حسینؑ دلوں کی سرشت ہے   ورنہ یہ رنگ و بو کا جہاں مسکِ وحشت ہے
قانون بن گئے جس میں رواں ہو حسینیت   کوئی زمیں بھی ہو وہ یقیناً بہشت ہے

--محسن نقوی--

سورج ابھی نہ جا تو حدِ مشرقین سے   جبریلؑ ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک زمانے قیام کر   مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسینؑ کا

--محسن نقوی--

تو نے نماز پڑھ کے سرِ دشتِ کربلا   کہتا ہے کون صرف ارم ہی خرید کی
شبیرؑ تیرے آخری سجدے کی ضرب سے   سانسیں اکھڑ رہی ہیں ابھی تک یزید کی

--محسن نقوی--

اُسی بشر کو شہِ مشرقین کہتے ہیں   دلاوروں کے دل و جاں کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید   اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

--محسن نقوی--

جب سے اٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے   کہتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیلِ آب   کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حسینؑ کی

--محسن نقوی--

دنیا کا ہر دیار دیارِ حسینؑ ہے   عالم تمام تعزیہ دارِ حسینؑ ہے
دیکھا ہے اپنے حسنِ تصور کا معجزہ   کیجیے جدھر نگاہ مزارِ حسینؑ ہے

--فاتح واسطی--

بہرِ حفاظِ دینِ حق زیرِ تیغ آ گئے   مقتلِ مقتلِ حیات میں نقدِ جاں لٹا گئے
انتہائے عشق تھی یا کمالِ بندگی   کس بہار سے حسینؑ خون میں نہا گئے

--فاتح واسطی--

نخوتِ یزیدیت خاک میں ملا گئے   ظلم و جور و جبر کا سومنات ڈھا گئے
دشتِ مرگ میں کیا غسلِ خوں حسینؑ نے   کربلا کی رفعتیں عرش سے بڑھا گئے

--فاتح واسطی--

رتبہ شناسِ کرب و بلا ہے مرا جنوں   میرا شعور مرتبہ دانِ حسینؑ ہے
میرا جو ہے شرف وہی جبریلؑ کا بھی ہے   میں بھی ہوں وہ بھی مرثیہ خوانِ حسینؑ ہے

--فاتح واسطی--

--اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں ۲۱ جولائی کو جمع کیا۔ سید زد عباس--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

قرآن کی زندگی ہے عطیہ حسینؑ کا
قرآں کے حرف حرف میں جانِ حسینؑ ہے
دشمن حسینیت کو کہاں تک مٹائے گا
قرآں کا حرف حرف نشانِ حسینؑ ہے

--فاتح واسطی-

غمِ حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاجِ گردشِ لیل و نہار کرتے ہیں
میں سوچ ہی رہا تھا علاجِ غمِ حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتمِ حسینؑ
میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام(عج) سے
بولے امامِ عصرؑ فقط ماتمِ حسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ
ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ
تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید
اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ
اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے
جینے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ
شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید
انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ
وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے
قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ
ماتم کی دھمک ظلم و یزیدی کی شکست
ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دینِ مصطفیٰؐ ہے امانت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی
ہے کشتیٔ نجات نواسہ رسولؐ کا
لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

(درود شریف)

تسکینِ قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
خلدِ بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دینِ پنجتن
تسبیحِ فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

(درود شریف)

نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی

نقشِ یزیدیت جو مٹا کربلا کے بعد
ابھری حسینیت کی صدا کربلا کے بعد
بیعت کسی نے مانگی نہ آلِ نبیؐ سے پھر
اسلام زندہ ہو کے رہا کربلا کے بعد

اکسیر ہو گئی خاکِ شفا کے بعد
اب کربلا نہ ہو گی کہیں کربلا کے بعد
قرآں سنائے گا نہ کوئی ہو کے سربلند
نوکِ سناں پہ سبطِ رسولؐ خدا کے بعد

دنیا کا ہر دیار دیارِ حسینؑ ہے
عالم تمام تعزیہ دارِ حسینؑ ہے
دیکھا ہے یہ حسنِ تصور کا معجزہ
کیجئے جدھر نگاہ مزارِ حسینؑ ہے

برتر ہے کون فاطمہؑ کے نورِ عین سے
افضل ہیں کس کے جد و پدر عالمین سے
قولِ امین وحیِ خدا ہے خدا گواہ
میرا حسینؑ مجھ سے میں ہوں حسینؑ سے

منارِ دینِ نبیؐ کو حسینؑ کہتے ہیں
ضیائے حسنِ یقیں کو حسینؑ کہتے ہیں
جہازِ دیں کا ہے لنگر خدا کی حبلِ متیں
خدا کی حبلِ متیں کو حسینؑ کہتے ہیں

علیؑ کے نورِ نظر کو حسینؑ کہتے ہیں
نبیؐ کے لختِ جگر کو حسینؑ کہتے ہیں
جو اصلِ مقصد و مقصودِ باغِ امکاں ہے
اسی شجر کے ثمر کو حسینؑ کہتے ہیں

یہ بات صاحبِ اعجاز ہی سمجھتے ہیں
حسینؑ موت کو بھی زندگی سمجھتے ہیں
جدا ہیں سارے زمانے سے کربلا والے
نہ غم کو غم نہ خوشی کو خوشی سمجھتے ہیں

--رضوی--

--اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں ۲۱ جولائی کو جمع کیا۔ سید نذر عباس--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

--محمد علی جوہر--

مظلوم نہ شاہِ بحر و بر سا ہوگا مینہ تیروں کا یوں کسی پہ برسا ہوگا؟
پیاسے رہے کربلا میں جس طرح حسینؑ یوں کبھی پانی کو نہ ترسا ہوگا

مارے گئے جو سب وہ لعیں دفن ہوئے
زہراؑ کے نہ ہائے نازنیں دفن ہوئے
عاشورِ محرم کو ہوئے قتل حسینؑ
پر قبر میں روزِ اربعیں دفن ہوئے

--انیس--

جب دفن ہوا شیرِ خدا کا جانی سجادؑ نے کی قبر پہ آب افشانی
شبیرؑ کی پیاس کا کہوں کیا میں اثر پیتی گئی خاک جتنا چھڑکا پانی

--انیس--

غمِ حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاجِ گردشِ لیل و نہار کرتے ہیں
میں سوچ ہی رہا تھا علاجِ غمِ حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتمِ حسینؑ
میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام (عج) سے
بولے امامِ عصرؑ فقط ماتمِ حسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ
ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ

تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید
اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ

اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے
جیتے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ

شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید
انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ

وہ حُرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے
قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ

ماتم کی دھمک ظلم و یزیدی کی شکست
ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دینِ مصطفےٰ ہے امانت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی
ہے کشتیِ نجات نواسہ رسولؐ کا
لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

تسکینِ قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
خلدِ بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دینِ پنجتن
تسبیحِ فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا طالب دعا۔ سیدہ زرعباس ۱۴ جون ۲۰۰۴)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسینؑ

کوئی بچپن میں یہ شبیرؑ کا کہنا دیکھے
نانا کس دل سے تمہیں غم میں نواسہ دیکھے
کس لئے اتنا پریشاں ہو ذرا حشر تو ہو
یوں چھڑا لاؤں گا اُمت کو کہ دنیا دیکھے

نبیؐ کے دیں کی حیات و ممات مٹھی میں
خدا کے بعد خدائی کی بات مٹھی میں
قمر نثار ہو شبیرؑ ننھے ہاتھوں پر
ذرا سی اُنگلیاں اور کائنات مٹھی میں

عزیز رکھتا ہے دونوں کو خالقِ کونین
یہ شاہِ کرب و بلا ہیں وہ شاہِ بدر و حنین
مگر قمر یہ ولادت کا سلسلہ دیکھو
خدا کے گھر میں علیؑ ہوں علیؑ کے گھر میں حسینؑ

دن پیمبرؐ کے لئے تو زہراؑ کے لئے راتیں ہیں
کیسی کیسی تیری خاطر کے لئے ذاتیں ہیں
عرش سے آتے ہیں جبریلؑ جھلانے کے لئے
سچ تو یہ ہے بڑے گھر کی بڑی باتیں ہیں

فضلِ خدا سے دو پسر دونوں امام مشرقین
باپ کو کیوں ہوں زحمتیں جبکہ ہوں ایسے نور عین
حکمِ رسولؐ کے خلاف جورِ یزید دیکھ کر
دین پکارا یا علیؑ آ گئے سر بکف حسینؑ

دوسرے لختِ جگر کی جو خبر پاتے ہیں
شیرِ حق سجدۂ معبود میں جھک جاتے ہیں
جمع حسنینؑ کے جلوے ہیں نبیؐ کے گھر میں
بُرجِ خورشید میں دو چاند نظر آتے ہیں

منظور احترام و ادب کبریا کا ہے
مثلِ نبیؐ حسینؑ بھی پیکر وفا کا ہے
اللہ رے حفاظتِ قرآن اے قمر
یہ پانچواں غلاف کتابِ خدا کا ہے

حسینؑ کو جو نبیؐ ساتھ لے کے آتے ہیں
مباہلے کا سماں اس لئے دکھاتے ہیں
کہ دیکھو جب کبھی باطل کی بات بڑھتی ہے
تو گھر کے لوگوں کو یوں ساتھ لیکے جاتے ہیں

شیرِ خدا کی طرح فضائل ہیں آپ کے
چاہیں تو آسمان و زمیں رکھ دیں ناپ کے
بعدِ علیؑ، حسینؑ ہیں دوشِ رسولؐ پر
بیٹا وہی، قدم بہ قدم ہو جو باپ کے

نظر میں پیارا ادا آس پہ مسکرانے کی
یہ باتیں سب ہیں پیمبرؐ کا دل بڑھانے کی
رسولؐ کیسے نہ شبیرؑ کو عزیز رکھیں
یہی تو شکل ہے اُمت کے بخشوانے کی

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید مزر عباس۔ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام حسینؑ

وجہِ سکون ولادتِ شبیرؑ بن گئی
اسلام شکر کر تیری تقدیر بن گئی
بعدِ حسنؑ، حسینؑ بھی دنیا میں آ گئے
پوری رسولِ پاک کی تصویر بن گئی

کرم ذاتِ خدا فرما رہی ہے
خوشی روئے نبیؐ پر چھا رہی ہے
خدا رکھے قمر زہراؑ کے گھر کو
امامت پر امامت آ رہی ہے

نصاریٰ ضد پہ ہیں کیسے معاملہ ہو جائے
ادھر جو رُکن ہوں پورے مقابلہ ہو جائے
حسینؑ آ گئے اب مطمئن ہیں پیغمبرؐ
کہ کل کا ہوتا ہوا اب مباہلہ ہو جائے

جو کوشش ہو تو ہر شئی میں سہولت آ ہی جاتی ہے
فرشتے کو نبیؐ زادوں کی خدمت آ ہی جاتی ہے
جو نکلیں دھوپ میں شبیرؑ، پر جبریل پھیلا دیں
بہت دن تک جھلایا ہے، محبت آ ہی جاتی ہے

خدا رکھے یہی کمسن نظر آتے ہیں گھر بھر میں
پھر اُس پر نور ایسا جو نہیں ماہِ منور میں
نظر شبیرؑ کو لگ جائے گی ماں کو یہ دھڑکا ہے
کوئی آتا ہے تو زہراؑ چھپا لیتی ہیں چادر میں

فاطمہؑ کہتی تھیں بچپن دیکھ کر دلدار کا
بوجھ ابھی دیکھو نہ تیغِ حیدرِ کرار کا
اور بڑھ جاؤ ذرا، لگ جائے گی ورنہ نظر
تم تو اتنے بھی نہیں جتنا ہے قد تلوار کا

بصد خلوص و عقیدت سلام کہتی ہے
حسینؑ! تم کو محبت سلام کہتی ہے
جب آتا ہے کسی بزمِ عزا میں نامِ حسینؑ
خدا کی آخری حجتؑ سلام کہتی ہے
حرم لٹے ہوئے بیٹھے تھے جس اندھیرے میں
قمر وہی شبِ ظلمت سلام کہتی ہے

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ــ طالبِ دعا ــ سید رضا عباس ــ ۸ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں کچھ گریں گے کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بروزِ حشر
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

غربت ہے رشکِ بختِ سکندر بنی ہوئی
صحرا کی تشنگی ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ
نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

سکتے میں خواب دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے

ذرا احتیاط سے کام لے نہ زباں دراز ہو اس قدر
کہ حسینیت سے الجھ سکے ابھی تجھ میں اتنا تو دم نہیں
ہے عروجِ دیں کا امیں یہی ہے نشانِ فتحِ مبیں یہی
اسے چشمِ بد سے نہ دیکھنا یہ علَم ہے تیرا قلم نہیں

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلول نے بیچی کبھی حرؑ نے خریدی ہے
خداوندا تری جنت بڑی سستی نظر آئی

اب تک الجھ رہا ہے یزیدی ہجوم سے
شبیرؑ تو نے دین کو غازی بنا دیا
تجھ پر درود پڑھ کے پہنچتی ہے حق کے پاس
تو نے نماز کو بھی نمازی بنا دیا

پھوٹا تھا جو کبھی کسی نیزے کی نوک سے
ہر عہد پر محیط وہی انقلاب ہے
ہر دور میں حسینؑ نے ثابت یہ کر دیا
ہر دور کے یزید کا خانہ خراب ہے

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

حسینیتؑ تری تعظیم جا بجا ہوگی
یزیدیت تری تذلیل برملا ہوگی
ہر ایک دل پہ لگی ہے غمِ حسینؑ کی مہر
اگر شکست یہی ہے تو فتح کیا ہوگی

jabir.abbas@yahoo.com

مرضی ہے تیری، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر

کیا فکر جہاں نوکر سلطانِ وفا ہوں
میں قبر کی آغوش میں راحت سے رہوں گا
محشر کی تپش مجھ کو پریشاں نہ کرے گی
میں پرچم عباسؑ کے سائے میں رہوں گا

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسین
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسین
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ حسینؑ! حسینؑ!

علیؑ جو قبر میں آئے ہوئے ہیں، چین سے ہوں
یہ دل ہے رقص میں خوشبو کی ڈالیوں کی طرح
فرشتے بہر سفارش زمیں پہ بیٹھے ہیں
کس سخی کے مہذب سوالیوں کی طرح

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
جس سے شب سیاہ یزیدی لرز اٹھے
خود اپنے دل سے پوچھ وہی دن حسینؑ ہے

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

اس شان سے جائیں گے سرِ حشر بھی ہم لوگ
مولا تیری چاہت کا بھرم ہاتھ میں ہوگا
جھک جھک کے ملیں گے ہمیں دربانِ ارم خود
سینے میں ترا عشق علم ہاتھ میں ہوگا

تحت الثریٰ ہے بغضِ علیؑ کی گھٹن کا روپ
کوثر مرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے
جنت علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ
دوزخ بتولؑ پاک کی رنجش کا نام ہے

بوقتِ مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعات

محسن نقوی

محشر میں اس انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیر ترے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

منصب کا اشتیاق نہ پروائے تخت و تاج
تیرا ہر اک غلام بڑی تمکنت میں ہے
جنت میں کون جائے گا تیری رضا بغیر
جنت بھی اے حسینؑ تیری سلطنت میں ہے

صبر و سکوں کا ناز وہی دِل کا چین ہے
مظلوم ہو کے بھی جو شہِ مشرقین ہے
پوچھی متاعِ دامنِ اسلام جب کبھی
اسلام کہہ اُٹھا مرا سب کچھ حسینؑ ہے

روحِ اذاں ہے باپ تو بیٹا نمازِ دیں
مسجد علیؑ کی ہے تو مصلّی حسینؑ کا
جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؑ کا، عرشِ معلّی حسینؑ کا

انگشتری ہے دیں کی، نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

جو ناطقِ قرآں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابنِ علیؑ بر سرِ صحرا
عباسؑ نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ
قصرِ اِرم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہو میرے حسینؑ کا
اُس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

اپنی تقدیر پہ سایہ ہے ترا ابنِ علیؑ
قافلہ گردشِ دوراں کا کہاں رُکتا ہے؟
پرچمِ حضرت عباسؑ کا بوسہ لینے
سجدہ کرنے کو کئی بار فلک جھکتا ہے

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دُور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ وفا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچمِ حسینؑ
اِس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عباسؑ صحیفہ ہے امامت کے عمل کا
عباسؑ کی آواز ہے فرمان ازل کا
ہر ظلم کی تقدیر ہے جکڑی ہوئی اس میں
عباسؑ کا پنجہ بھی شکنجہ ہے اجل کا

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

حکمت کے آئینے کا سکندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا ہے کنار، سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہ ذوالجلال فنا تجھ سے دور ہے
دل میں نہیں ہے روح کے اندر ہے تو حسینؑ

انسان کو سکون سے رہنا سکھا دیا
ہنس ہنس کے ظلم و جور بھی سہنا سکھا دیا
شبیرؑ تیری پیاس نے محشر کی شام تک
آنکھوں کی ہر فرات کو بہنا سکھا دیا

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم احساس نگوں ملتا ہے
ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا!
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

سورج ابھی نہ جا تو حد مشرقین سے
جبریل ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسین سے

لمحہ لمحہ رُخِ احساس کی ضو بٹتی ہے
ریزہ ریزہ غمِ کونین کی لو بٹتی ہے
پوچھ مت کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس
اِس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

اعمال میں ثبوتِ ولا ہے غمِ حسینؑ
نبیوں کی بندگی کا صلا ہے غمِ حسینؑ
دُشمن غمِ حسین کے دوزخ کا رزق ہیں!
وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ

مشکل ہے قرضِ ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہیدِ کربلا حسینؑ

شہیدِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
گوہرِ تاجِ ہل اتیٰ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
راکبِ دوشِ مصطفےٰ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
نورِ دو چشمِ مرتضےٰؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
راحتِ جانِ فاطمہ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
بے مونس و آشنا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
کشتۂ خنجرِ جفا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
مقتولِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
حسینؑ حسینؑ حسینؑ

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلمِ کربلا واویلا صد واویلا
یا محمدؐ مصطفیٰ یا علیؑ مرتضیٰ واویلا صد واویلا
یا جنابِ سیدہؑ ، یا شہیدِ کربلا واویلا صد واویلا
یا غریب و بے نوا کوفیوں نے کی دغا واویلا صد واویلا
خیمے لوٹے برملا چادر چھنی برملا واویلا صد واویلا
زینبؑ ہوئی بے ردا ہائے تیرِ حرملہ واویلا صد واویلا
سبطِ پیمبرؐ واویلا کشتۂ خنجر واویلا واویلا صد واویلا
چل گیا خنجر واویلا کیا کرے خواہر واویلا واویلا صد واویلا
جل گیا سب گھر واویلا واویلا صد واویلا

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسینؑ شہیدِ کربلا

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں
غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم
دشت ثبات و عزم ہے دشت بلا و غم
صبرِ مسیحؑ اور جرأت سقراط کی قسم
اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

کوئی مثال شہِ مشرقین بن نہ سکا
خدا کے نور کا نورِ دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے
خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسینؑ شہیدِ کربلاؑ

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں
غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

ﷺﷺﷺ

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم — دشتِ ثبات و عزم ہے دشتِ بلا و غم
صبرِ مسیحؑ اور جرأتِ سقراط کی قسم — اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم

جس کی رگوں میں آتشِ بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے

ﷺﷺﷺ

کوئی مثالِ شہ مشرقین بن نہ سکا — خدا کے نور کا نور دوعین بن نہ سکا
ولی بنا کے وصی و نبی بنا ڈالے — خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

ﷺﷺﷺ

یہ گیسوئے ایماں کو سنوارا کس نے — یہ پھیر دیا وقت کا دھارا کس نے
اسلام کی نبض ڈوبتی جاتی تھی — یہ اپنا لہو دے کے ابھارا کس نے

---دبیر---

سر غیر کے آگے نہ جھکانے والا — نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا
اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ — اسلام کو اسلام بنانے والا

****

محتاجوں کو اغنیاء نے زر بخشا ہے — درماندوں کے آرام کو گھر بخشا ہے
احمدؐ کے نواسے کی سخاوت دیکھو — دشمن کو رہِ دوست میں سر بخشا ہے

****

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے — انوارِ انبیاء کا مرقع حسینؑ ہے
خلق و سخاو حلم کا مجمع حسینؑ ہے — مشکل میں خاص و عام کا مرجع حسینؑ ہے

بندوں کا کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے
حیدرؑ کا لال یاورِ پروردگار ہے

ﷺﷺﷺﷺ

گزرو منزلِ تسلیم و رضا مشکل ہے — سہل ہے عشقِ بشر عشقِ خدا مشکل ہے
جن کے رتبے ہوں سوا ان کے سوا مشکل ہے — وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے

یہ فقط امرِ ہوا فاطمہؑ کے جانی سے
مشکلیں جتنی تھیں کاٹی گئی آسانی سے

ﷺﷺﷺﷺ

سیلاب آ رہا ہے گناہوں کا شہر میں — اے دوستو حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دورِ ستم ہے کیسے بھی گزرے گزار لو — لیکن کبھی یزید سے رشتہ نہ جوڑنا

ﷺﷺﷺﷺ

حسینؑ عالمِ انسانیت کے مایۂ ناز — شعور و فکر ہے قوم کی حیات کا راز
کبھی تو سمجھیں گے مفہومِ مجلس و ماتم — شہیدِ کرب و بلا تیرے غم کی عمر دراز

---نجم آفندی---

ایماں کی زیب و زین کہنا ہی پڑا — اسلام کے دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کام لیا حق ضبط کیا — پھر حق کے یاحسینؑ کہنا ہی پڑا

--نجم--

ایسا کوئی درد آشنا پھر نہ ملا — دنیا کو شہیدِ کربلا پھر نہ ملا
لاکھوں گزرے حسینؑ ابنِ بنتِ نبیؐ — جیسا تیرا حسینؑ تھا پھر نہ ملا

.....نجم.....

بے شک وجہِ نجات ہو جاتے ہیں — ہاں نازشِ کائنات ہو جاتے ہیں
رازِ غمِ شبیرؑ سمجھ لے جو کوئی — آنسو آبِ حیات ہو جاتے ہیں

---نجم---

شبیرؑ نے راہِ حق میں کیا کیا نہ دیا — ہم نے ہی ثبوت کچھ ولا کا نہ دیا
کاندھا جو ضریح کو دیا بھی تو کیا — جب بھائی کو بھائی نے سہارا نہ دیا

---نجم---

رو اشک بہا کے شاد و مسرور ہے تو — افسوس کہ منزل سے بہت دور ہے تو
ماتم کے لئے ہاتھ ہیں آزاد مگر — شبیرؑ کی پیروی سے دور ہے تو

---نجم---

اٹھا نہ قدم عمل کا بڑھنے کے لئے — ہمت کی بلندیوں پہ چڑھنے کے لئے
مولا کا ہر اک معرکۂ علم و ادب — سنتے رہے ہم درود پڑھنے کے لئے

--نجم--

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ — حسینؑ دین بھی اور دیں پناہ ہیں حسینؑ
نہ کی یزید کی بیعت کٹا دیا سر کو — اسی وجہ سے تو بنیادِ لا الہ ہیں حسینؑ

ﷺﷺﷺ

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ — دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سر داد نہ داد دست در دستِ یزید — حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

ﷺﷺﷺﷺ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالبِ دعا۔ سید زرعباس۔ یکم شوال ۱۴۴۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات

حق یہ ہے کہ ہر حال میں حامی ہیں حسینؑ　　سیّد ہیں سخی ہیں بطا سامی ہیں حسینؑ
یہ یاد رہے یہی ہیں کل کے یاور　　نام ایسا کہ جس نام سے نامی ہیں حسینؑ

(۲)

گھر چھوڑ کے خانۂ خدا میں پہنچے　　پھر واں سے نواحِ نینوا میں پہنچے
تاریخ وہ دوسری محرم کی تھی　　جس روز حسینؑ کربلا میں پہنچے!

سوز

(۱)

ہوگا یہ محرم میں ستم اے شہِ ذی جاہ　　چھپ جائے گا آنکھوں سے اسی چاند میں ماہ
تاریخ دہم جمعہ کے دن عصر کے وقت و آہ　　نیزے پہ چڑھائیں گے سرِ پاک کو گمراہ
کٹ جائے گا جب سر تو ستم لاش پہ ہوں گے
گھوڑوں کے قدم سینۂ صد پاک پہ ہوں گے

(۲)

شمشادِ بوستانِ رسالتؐ حسینؑ ہے　　مفتاحِ بابِ گلشنِ جنت حسینؑ ہے
ابرِ عطا و آیۂ رحمت حسینؑ ہے　　نقشِ نگینِ مہرِ نبوتؐ حسینؑ ہے
ہر جا ظہورِ حق ہے انھیں کے ظہور سے
سب خاک سے بنے ہیں یہ خالق کے نور سے

(۳)

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم　　دشتِ ثبات و عزم ہے دشتِ بلا و غم
صبرِ مسیح و جراءتِ سقراط کی قسم　　اس راہ میں ہے صرف اک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتشِ بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسینؑ شہیدِ کربلاؑ

حسینؑ جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں
بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

ﷺﷺﷺ

شبیرؑ بے مثال ہے قرآن بے جواب — اک ان میں منتخب ہے تو اک انتخاب
ہیں خانۂ خدا میں رسولِ فلک جنابؐ — اس زانو پہ حسینؑ ہیں اُس زانو پہ کتاب
قرآں ہے اس بغل میں حسینؑ اس بغل میں ہیں
دونوں شریک آپؐ کے علم و عمل میں ہیں
دونوں کا کچھ جواب نہ ہوگا نہ ہو سکا — قرآن بھی معجزہ ہے شہِ دیں بھی معجزہ
قرآں میں بے شمار اگر آیاتِ پاک ہیں
دنیا میں دیکھو کتنے ہی ساداتِ پاک ہیں

ﷺﷺﷺ

کیا سرخرو ہوا ہے ہجومِ بلا کے بعد — ہر عزم ہیچ ہے تیرے عزمِ وفا کے بعد
انساں کو اپنی وسعتِ صبر و رضا کی حد — معلوم ہوگئی تیرے صبر و رضا کے بعد

ﷺﷺﷺﷺ

کون مظلوم ہے کون ظالم ہے — آج یہ امتیاز لازم ہے
کتنے بے نام ہیں یزید و شمر — ابنِ حیدرؑ شہیدِ اعظم ہے

ﷺﷺﷺ

عصمت کی فضاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ — زہراؑ کی دعاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ
ہو نطق میں کس طرح نہ حق کا لہجہ — قرآن کی چھاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ

ﷺﷺﷺ

حسینؑ کشتیٔ امت کو تھامنے والے — حسینؑ گرتے ہوئے کو سنبھالنے والے
حسینؑ دیتے ہیں بے لوث نعمتیں ہم کو — درِ حسینؑ پہ حاضر ہیں مانگنے والے

ﷺﷺﷺ

اے حسینؑ ابنِ علیؑ اے ساقیٔ بزمِ حجاز — اے جہانِ آدمیت کے نگارِ دل نواز
تو نے ثابت کر دیا بن کے روحِ انقلاب
یوں پڑھا کرتے ہیں تیروں کے مصلے پر نماز
آج بھی سجدہ تیرا اربابِ حق کو یاد ہے — تو بھی زندہ باد ہے تیرا غم بھی زندہ باد ہے

ﷺﷺﷺ

کبھی نہیں شبیرؑ کو اب تک دنیا — سمجھے گی نہیں شبیرؑ کو کب تک دنیا
ہوتے ہی رہیں گے انقلاباتِ عظیم — سمجھے گی نہ شبیرؑ کو جب تک دنیا

ﷺﷺﷺ

کیا مرتبہ شاہِ حجازی کا ہے — کیا عز و شرف امامِ غازی کا ہے
سجدے کا نشاں دیکھ کے سب کہتے تھے — نیزے پہ سر کسی نمازی کا ہے

ﷺﷺﷺ

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا — بشر کا نازِ نبوت کا نورِ عین بنا
علیؑ کا خون لعابِ رسولؐ شیرِ بتولؑ — ملے ہیں جب یہ عناصر تو حسینؑ بنا

ﷺﷺﷺ

رونقِ بزمِ دوسرا ہیں حسینؑ — محرمِ رازِ کبریا ہیں حسینؑ
راکبِ دوشِ مصطفےٰؐ ہیں حسینؑ — حسنِ فطرت کا آئینہ ہیں حسینؑ

ﷺﷺﷺ

دارین کا سلطان حسینؑ ابنِ علیؑ — اور منہ بولتا قرآن حسینؑ ابنِ علیؑ
مانا کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ — پر کلمہ کی تو پہچان حسینؑ ابنِ علیؑ

ﷺﷺﷺﷺ

دولت کے نشے میں نہ صرف وقت کیا کر — اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر
ہر روز کی خوشیاں تجھے برباد نہ کر دیں — شبیرؑ کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

ﷺﷺﷺﷺ

لا الٰہ تو پڑھ لیا اب لے مزہ شبیرؑ کا — لا الٰہ کی تہ میں شامل خون ہے شبیرؑ کا
لا الٰہ کے پڑھنے والو لا الٰہ سے پوچھ لو — لا الٰہ تو بچ گیا گھر لٹ گیا شبیرؑ کا

ﷺﷺﷺﷺ

تلے خنجر کرے سجدہ عبادت ہو تو ایسی ہو
علیؑ بابا نبیؐ نانا شرافت ہو تو ایسی ہو

ﷺﷺﷺ

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پئیں — گھوڑے پئیں سوار پئیں اور شتر پئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پئیں — یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پئیں
کافر اگر پئیں تو نہ تم منع کچھ کرو
پر فاطمہؑ کے لال کو پانی نہ دیجو

ﷺﷺﷺ

(یہ رباعیاں اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیں۔۔۔طالبِ دعا۔۔۔سید زِ عباس)

jabirabbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسینؑ مظلوم کربلا

پیاسوں کی بے کسوں کی درد کے ماروں کی بات ہے
آؤ سنو رسول ﷺ کے پیاروں کی بات ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

حسینؑ منی و انا من الحسینؑ
حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے
اسلام کی بقا ہے اسی نورِ عین سے
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

ﷺ ﷺ ﷺ

اصولِ دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نمازِ عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

ﷺ ﷺ ﷺ

زندہ اسلام کو کیا تو نے — حق و باطل دکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے — مر کے جینا سکھا دیا تو نے

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور کا نورِ دو عین بن جاتے — نہ تجھے مگر دلِ زہراؑ کا چین بن جاتے ہیں
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی — یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ ہو جاتے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور کا نورِ دو عین بن نہ سکا — جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبیؑ بنا ڈالے — خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یہ فضل بلندی کیا کم ہے
شبیرؑ کا در ہے اور تو ہے
وہ ہاتھ کسی کے کیا چومے
مولا کے قدم جو پا کے رہا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اللہ رے کیا علاج کئے ہیں حسینؑ نے — دینِ خدا کے زخم سئے ہیں حسینؑ نے
نسخے یہ مصطفیٰؐ سے لئے ہیں حسینؑ نے — راہب کو سات بیٹے دیے ہیں حسینؑ نے
حکمت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی
مٹی بھی اس حکیم کی خاکِ شفا ہوئی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ہے مرکزِ حیات شہرت حسینؑ کی
بخشش کا راستہ ہے محبت حسینؑ کی
کون و مکاں حسینؑ کا جنت حسینؑ کی
ایماں کی زندگی ہے شہادت حسینؑ کی
سر دے کے اس طرح سنوارا حیات کو
اپنی طرف جھکا لیا کل کائنات کو

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

بادشاہ کربلا پہ کربلا کو ناز ہے
حور و ملک، جن و بشر، انبیاء کو ناز ہے
اس نواسے پر محمد مصطفیٰؐ کو ناز ہے
اس کی ہمت پر علیؑ المرتضیٰ کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

طالب دعا۔۔۔۔۔سیدزرعباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام حسینؑ۔ شہیدِ کربلا

کوئی مثال شہ مشرقین بن نہ سکا
خدا کے نور کا نورِ دو عین ہو نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبیؐ بنا ڈالے
خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا ناز نبوت کا نورِ عین بنا
علیؑ کا خون لعابِ رسولؐ شیرِ بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

غمِ حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاجِ گردشِ لیل و نہار کرتے ہیں

میں سوچ ہی رہا تھا علاجِ غمِ حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتمِ حسینؑ
میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام (عج) سے
بولے امامؑ عصرؑ فقط ماتمِ حسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ
ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ
تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید
اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ
اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے
بیٹے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ
شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید
انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ
وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے
قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ
ماتم کی دھمک ظلمِ یزیدی کی شکست
ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دین مصطفےٰ ہے امانت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی
ہے کشتیِ نجات نواسہ رسولؐ کا
لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

تسکینِ قلب و روحِ پیمبرؐ ہے تو حسینؑ
خلدِ بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دینِ پنجتن
تسبیحِ فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

جمع کردہ----سید زر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

قطعاتِ محسنؔ نقوی

چھٹے گی کذب کی گردِ کہن آہستہ آہستہ!
مٹے گی فکرِ انساں کی تھکن آہستہ آہستہ
ابھی تاریخ کو بچپن کی سرحد سے گزرنے دو
کھلیں گے اس پہ اوصافِ حسنؑ آہستہ آہستہ

حسنؑ مولا، حوادث جب بہ اندازِ دگر آئے
تری بخشش کے ساماں آنکھ سے دل میں اتر آئے
تلاشِ رزق کی خاطر جو سوئے آسماں دیکھا
ستارے تیرے دسترخوان کے ٹکڑے نظر آئے،

میزانِ عدل میں ہیں برابر کے دو امام
اک سرخرو چمن ہے مقدس چمن کے بعد
لوحِ جبینِ عظمتِ آدم پہ حشر تک
نامِ حسینؑ ثبت ہے لیکن حسنؑ کے بعد

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاشِ حدودِ چمن کی ہے:
اس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دنیا کو پھر ضرورتِ امنِ حسنؑ کی ہے

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ ازلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

حسنِ حق، واقفِ اسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

ہو ختم پر جس کا اعلانِ امیر المومنین ہونا
اسے جچتا ہے سلطانِ فلک، فخرِ زمیں ہونا
بشر تو کیا فرشتے دل ہی دل میں کہہ اٹھے محسنؔ
علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

مزاجِ گل، شاخِ گل پہ دیکھو، مقامِ خوشبو صبا سے پوچھو
علیؑ کا رتبہ گھٹانے والو، علیؑ کا رتبہ خدا سے پوچھو
لحد میں منکر نکیر پوچھیں گے کچھ تو یہ کہہ کے ٹال دوں گا!
سوال مشکل ہے اے فرشتو، جواب مشکل کشا سے پوچھو

شجاعت کا صدف، مینارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا، بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؑ کہتے ہیں!

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی،
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی،

تاجدارِ قلب و جاں، مجسمِ سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ وفا، تیغِ ارض و سما عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴ معصومین ۔ رباعیات

از پیام اعظمی

---سرکارِ رسالتؐ---

زمین جاگ اٹھی شام انجمن مہک گیا
وہ گل کھلا کہ زندگی کا پیرہن مہک گیا
وہ روم ہے وہ روس ہے وہ چین ہے یہ ہند ہے
عرب کے ایک پھول سے چمن چمن مہک گیا

---مولائے کائنات---

امانت دار آیا تو جلی کہنا ہی پڑتا ہے
کریں کیا رب اکبر کا ولی کہنا ہی پڑتا ہے
لبوں پر آ ہی جاتا ہے پیام اے حضرتِ ناسخ
جو لگ جاتی ہے ٹھوکر یا علی کہنا ہی پڑتا ہے

---معصومہء عالمؑ---

خوانِ جنت کا گلشنِ جنت سے لاتا ہے کوئی
لوریاں شبرؑ و شبیرؑ کو سناتا ہے کوئی
سب فرشتے خانہ وزہراؑ کے ہیں خدمت گزار
کپڑے سیتا ہے کوئی جھولا جھلاتا ہے کوئی

---امام حسنؑ---

لشکروں پر ایک پیاسے کی چڑھائی دیکھیے
کفر سے اسلام کی زور آزمائی دیکھیے
کھنچی تھی رن میں تڑپ کر حضرت قاسمؑ کی تیغ
صلح دیکھی تھی حسن کی اب لڑائی دیکھیے

---امام حسینؑ---

تمام جن و بشر شاہِ مشرقین سے ہیں
نظامِ کون و مکاں فاطمہؑ کے چین سے ہیں
نبیؐ سے ہے یہ زمانہ مگر مسلمانو
رہے یہ پیشِ نظر خود نبیؐ حسینؑ سے ہے

---سیدِ سجادؑ---

کس طرح سے چلتا ہے سفینہ سیکھو
اولادِ نبیؐ سے یہ قرینہ سیکھو
لو حضرتِ شبیرؑ سے مرنے کا سبق
اور سیدِ سجادؑ سے جینا سیکھو

---امام باقرؑ---

چادرِ زینبؑ و کلثومؑ ہے بستر تیرا
اشکِ سجادؑ سے دھلتا رہا پیکر تیرا
تیرا بابا بھی امام اور تیرا دادا بھی امام
اس فضیلت میں نہیں ہے کوئی ہمسر تیرا

---صادقِ آلِ محمدؐ---

صادقؑ کی ساری بات پیمبرؐ کی بات ہے
قولِ رسولؐ خالقِ اکبر کی بات ہے
پھرتے ہو کیوں قیاس کی گلیوں میں دوستو
اس گھر پہ جا کے پوچھ لو جس گھر کی بات ہے

---امام موسیٰ الکاظمؑ---

خدا کے دین کے رہبر ہیں موسیٰ کاظمؑ
سکون و ضبط کے پیکر ہیں موسیٰ کاظمؑ
لٹا کے اپنا اجالا جور کے زنداں میں
وہ آفتابِ منور ہیں موسیٰ کاظمؑ

---امام رضاؑ---

نور و نار کو آپس میں ملانے والے
ہیں عجب چیز زمانے میں زمانے والے
حق و باطل میں نہیں ہوتی ہے رشتے داری
بھول جاتے ہیں یہ داماد بنانے والے

---امام محمد تقیؑ جواد---

قدموں پہ درندوں نے کئے ہیں سجدے
اللہ کی یہ کتنی حسیں آیت ہیں
ہے نام محمدؐ تو لقب ان کا جواد
قرآنِ امامت کی نویں آیت ہیں

---امام علیؑ نقی---

پہچانتے ہیں اوج مقام علیؑ نقی
ہوتے ہیں دل کے صاف غلام علی نقی
پیغمبرؐ خدا کے خدا کی زمین پر
ہیں دسویں جانشین امام علی نقیؑ

---امام عسکریؑ---

گیارہویں رہنما ہیں حسن عسکری
حجتِ کبریا ہیں حسنؑ عسکری
تاج اور تخت کی کیا ضرورت انہیں
وارثِ مصطفیٰؐ ہیں حسنؑ عسکری

---امام ولی عصرؑ---

اس آسرے پہ دلِ بے قرار زندہ ہے
کوئی تو اشکوں کا امیدوار زندہ ہے
غمِ حسینؑ کو بدعت ذرا سنبھل کے کہو
ابھی حسینؑ کا ایک سوگوار زندہ ہے

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے
بشکریہ سلمان رضا آف اعظم گڑھ جمع کی
طالبِ دعا ۔ سید زرعباس ۔ ۲۱ نومبر ۲۰۰۳

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آنسو

جب دکھاتے ہیں غم شہ میں روانی آنسو
قطرہ فردوس کے بن جاتے ہیں پانی آنسو
ہے مرا مالک مرے اشکوں کا تسلسل نہ رکے
ہیں عزیزوں کی محبت کی نشانی آنسو

قطعہ

گونجتی ہے یوں اذانوں کی صدا چاروں طرف
ہوتا ہے ذکر علیؑ و مصطفےؐ چاروں طرف
یہ مدینہ وہ نجف یہ کربلا وہ کاظمین
ہم کو آتی ہے نظر شانِ خدا چاروں طرف

کعبہ

جیسے عروج فلک کی انتہا کعبہ
اسے کمال پیمبر کی ابتدا کعبہ
بہ اس کے بیچ پاک صفت بہت انبیاء کرام
اسے بھی نہیں سمجھ دارا انبیاء سکا

قطعہ

ہر اک قدم پہ ہے اک تازہ کربلا اب تک
ہے سلسلہ ستم یزید نہ مٹ سکا اب تک
تمہارے مزار ہیں سب کل کے نشان اب تک
مگر یزید کا لاشہ نہیں ملا اب تک

جنابِ زینبؑ

یوں ہوئی آسان مشکل اپنی دشواری کے بعد
صحت روح کو مل جائے بیماری کے بعد
اس طرح چونکا دیا زینبؑ نے انسانیت کو بعد
عقل سو سکتی نہیں ہے دل کی بیداری کے بعد

قطعہ

ہر ایک گھر میں ہے مظلومؑ کی عزا اب تک
ہر ایک جگہ یہ زندہ ہے کربلا اب تک
قدم قدم پہ سبیل حسینؑ ہے قائم
مگر یزید کو پانی نہ مل سکا اب تک

آلِ رسولؐ

یہ شام و عجم میں قربان نبیؐ کے گھر کی خبر نہیں ہے
بنیاد اسلام وہ ہے جس کا کوئی شعر نہیں ہے
کلیم جانے کا کیا فیاں میں عدو آل رسولؐ ہیں
کہ اس مسلماں کا رخ جدھر ہے جفا ان کا ادھر نہیں ہے

قطعہ

دعائے سجادؑ باصفا پہ اگر کسی کی نظر نہیں ہے
تو اس سے بڑھ کے زمانے بھر میں کوئی بشر بے خبر نہیں ہے
نہ زندگی کا کوئی طریقہ نہ بندگی کا کوئی سلیقہ
یہی سبب ہے کہ ہر زباں پر دعا ہے لیکن اثر نہیں ہے

امام سجادؑ

جب کبھی ویرانیٔ دنیا سے گھبراتا ہے دل
ذکر سجادؑ حزیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نام سجادؑ آتا ہے جب بھی اسے بر کلیم
ایسا لگتا ہے کہ سجدہ میں جھکا جاتا ہے دل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام سجادؑ

جب بھی ویرانیِ زنداں میں گھبراتا ہے دل
ذکرِ سجادؑ حزیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نام سجادؑ آتا ہے جب بھی مرے لب پر کلیم
ایسا لگتا ہے کہ سجدے میں جھکا جاتا ہے دل

حضرت عباسؑ

ہر سمت اگر اک مجمع ہے عباسؑ ترے دیوانوں کا
دراصل ہے یہ بھی ایک اثر دنیا پہ ترے احسانوں کا
دنیا کے تلاطم میں جب بھی آیا ہے زباں پر نام ترا
چکرایا ہے سر گرد ابوں کا جی چھوٹ گیا طوفانوں کا

آگیا جب شوقِ دیدارِ خدا چاروں طرف
میں نے دیکھا جلوۂ مشکل کشا چاروں طرف

قطعہ

چھوڑ کر مولودِ کعبہ کو جو کرتا ہے طواف
کون جانے ڈھونڈتا ہے شیخ کیا چاروں طرف

امام عصرؑ

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا
جب بھی وعدہ جانِ زہراؑ کا وفا ہو جائے گا
طور کے بدلے چلے ہیں جانبِ کعبہ کلیم
دل پہ کہتا ہے کہ دیدارِ خدا ہو جائے گا

...لے گا شہ لافتیٰ کا نام
...ہے جب حرم سے تا بہ خدا میں خدا کا نام

قطعہ

...سے جب ہوا ہے جھگڑا
...سے تب لیا مشکل کشا کا نام
لولا علی لکھا ہے
مشکل میں سب ہی ...

قطعہ

دیکھتے ہیں تو نظر آتے ہیں پانی آنسو
پھر بھی کہہ دیتے ہیں مفلس کی کہانی آنسو
اک ذرا آہ کا بیکس کی سہارا مل جائے
دیکھو دکھلاتے ہیں کیا شعلہ بیانی آنسو

جنابِ زینبؑ

علیؑ کی بیٹی ہے جو حق سے سرِ دربار
کربلا کی ہے حکومت سے برسرِ پیکار
لگائی ظالم کو مظلومیت نے وہ ٹھوکر
یزید کرنے لگا اپنے جرم کا اقرار

رضا کے در سے مل جائے جسے پروانہ ایماں کا
یقیناً مستحق ہو جاتا ہے گلزارِ رضواں کا

امامِ رضاؑ

مقدر پر کیا ہے ناز تیرا زائرِ مشہد
کہ غربت میں بھی ہے مہماں تو شاہِ خراساں کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

احساس ضعف کرتے نہیں ہیں کبھی سے ہم
زمزم نکال لیتے ہیں اپنی زمیں سے ہم

اسیرانِ کربلا

قیدِ صعوبت فضا کی جو زنداں میں آگئے
دریوزۂ حیات لیتے ہیں روح الامیں سے ہم

منفرد عباسؑ اور زینبؑ کا کردار ہے
ایک ہی گفتار ہے اور ایک ہی رفتار ہے

حضرت عباسؑ و زینبؑ

اک سپاہی ہے بلا کا وارِ جنگِ کربلا
اک کا خطبہ شام میں خود مستقل تلوار ہے

قطعہ

یوں دل کو ہے ولائے شہ لافتیٰ پسند
جیسے مریضِ غم کو ہو خاکِ شفا پسند
خاکِ نجف اڑا کے جو لے آئے صبح و شام
ہم بوترابیوں کو ہے بس وہ ہوا پسند

کسی نے کوئی حرف ناروا سیکھا
سکوتِ حسینی تیرا ہو تو پھر سر بلا سیکھا

قطعہ

جو نورِ رسولؐ پہ قربان ہو سکے کسی کا عشق
جو بیچ سکے گا پھر ڈٹ کے اس کو تو بے وقت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدحِ آلِ محمدؑ

طالبِ زر کو زر و لعل و گہر دیتے ہیں
جیب و دامن گلِ امید سے بھر دیتے ہیں
آلِ اطہرؑ کا تو اے نورؔ یہی ہے دستور
اُدھر اللہ سے لیتے ہیں اِدھر دیتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

باطل اگر ہے آپ کو مرغوب جایئے
بن کر جہاں سے بندۂ معتوب جایئے
مت بیٹھیے سفینۂ آلِ رسولؐ میں
ہے ڈوبنے کا شوق تو پھر ڈوب جایئے

--افسرؔ عباس

محمدؐ کے گلشن کی زہرا کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

جو کام آئے ہر اک منزل پہ وہ سوغات ملتی ہے
بلا چون و چرا شام و سحر دن رات ملتی ہے
درِ آلِ محمدؐ سے بصد لطف و کرم افسرؔ
زمانے کو شعورِ خیر کی خیرات ملتی ہے

--افسرؔ عباس

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطمِ میدانِ حشر سے
آلِ رسولِ حقؐ کے سفینے میں بیٹھ جا

--افسرؔ عباس

انہی کے زیرِ نگیں ہر دیار لگتا ہے
وہ ان کا عہد ہے جو استوار لگتا ہے
بچائیں گے تجھے طوفاں سے اہلِ بیتِ رسولؐ
انہی کا ہے وہ سفینہ جو پار لگتا ہے

--افسرؔ عباس

نجس اذہان کی کچھ ہمت افزائی نہیں ہوتی
برائے منکرِ حق بزم آرائی نہیں ہوتی
درِ آلِ محمدؐ پر جلی حرفوں میں لکھا ہے
یہاں ناپاک ذہنوں کی رسائی نہیں ہوتی

--افسرؔ عباس

حق شناسانِ درِ خاصۂ باری نکلے
اپنے احوال پہ کرتے ہوئے زاری نکلے
جن کو سب لوگ سمجھتے تھے فرشتے افسرؔ
وہ درِ آلِ محمدؐ کے بھکاری نکلے

--افسرؔ عباس

jabir.abbas@yahoo.com

مت جھوٹے رہبروں کا قبیلہ بنائیے
اک مرکزِ صفاتِ جمیلہ بنائیے
دربارِ کبریا میں رسائی کا گر ہے شوق
آلِ نبیؐ کو اپنا وسیلہ بنائیے
--افسرعباس--

آدمی کے پاس چاندی ہو نہ سونا چاہیے
اور نہ سونے کیلئے اس کو بچھونا چاہیے
زندگی کے مرحلے میں ساتھ ہو کچھ یا نہ ہو
ہاتھ میں دامانِ اہلِ بیت ہونا چاہیے
--افسرعباس--

جو ساتھ دے پیہم وہ خزینہ نہ ملے گا
لطف و کرم شاہِ مدینہ نہ ملے گا
کشتی سے نہ کر آلِ محمدؐ کی کنارہ
پھر تجھکو کوئی ایسا سفینہ نہ ملے گا
--افسرعباس--

سر جھکائے درِ آل پر آئیے
نعمتِ خلد معبود سے پائیے
اور منظور گریہ نہیں ہے تو پھر
آپ دوزخ میں تشریف لے جائیے

--افسرعباس--

نعمت ہو جس میں کوئی یہ وہ مائدہ نہیں
اس میں کوئی اصول نہیں قاعدہ نہیں
بے حُبِ اہلبیت جہاں میں تمام عمر
پڑھتے رہو نماز کوئی فائدہ نہیں
--افسرعباس--

کبھی یثرب تو کبھی کرب و بلا پہنچا ہوں
اور کبھی نزدِ درِ عقدہ کشا پہنچا ہوں
الفتِ آل کے جادے پہ چلا ہوں جب بھی
دم زدن میں درِ فردوس پہ جا پہنچا ہوں
--افسرعباس--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی --طالب دعا۔سید نزر عباس --۲۳ جون ۲۰۰۲ دبئی)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیاں جو انٹرنیٹ کی آڈیو سائٹ سے لکھیں

وہ کرنے لگے جب رسن و دار کی باتیں
میں کرنے لگا میثم ِ تمار کی باتیں
ہو جائے گی پہچان منافق کی تمہیں بھی
ہنس ہنس کے کرو حیدرؑ کرار کی باتیں

کسی نے کچھ بھی مانا ہو مجھے اس سے غرض کیا ہے
محمدؐ کا علیؑ کو میں نے تنہا جانشیں مانا
کسی کو یا کسی کو یا کسی کو آج تک میں نے
قسم لے لو نہیں مانا نہیں مانا نہیں مانا

------

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(قطعات)

مرتب: ڈاکٹر عباس رضا نیّر

۱

عاشق شیدا علی مرتضیٰ کا ہوگیا
دل مرا بندہ نصیری کے خدا کا ہوگیا
کون تجھ سا ہے ولی اللہ اے مولا مرے
کعبہ پیدائش سے تیری گھر خدا کا ہوگیا

خواجہ حیدر علی آتش

۲

نفس اتنا مضمحل ایمان اس درجہ قوی
نان جو توڑے نہ ٹوٹے باب خیبر توڑ دے
جب علی سا نا خدا ہو اور خدا سا کار ساز
چھوڑ دے طوفان میں کشتی کو لنگر توڑ دے

علامہ آرزو

۳

بھلا ڈالی جو تعلیم امیر المومنیں تم نے
تو کہہ سکتے نہیں دنیا ترا انجام کیا ہوگا
نصیری نے خدا کہہ کر جس انساں کو پکارا تھا
کوئی سوچے اس انساں کا خدا کتنا بڑا ہوگا

پروفیسر جگن ناتھ آزاد

۴

عمل کا فکر کا احساس کا وقار کا نام
علی ہے گلشنِ اسلام کی بہار کا نام
علی ہے نقطۂ پرنور بائے بسم اللہ
علی ہے اصل میں قرآں کے اختصار کا نام

آزر بارہ بنکوی

۵

حیدرؑ کی عطا پہ ھل اتیٰ شاہد ہے
اور تیغ زنی پہ لافتیٰ شاہد ہے
کعبے کی ولادت پہ پیمبر ہیں گواہ
مسجد کی شہادت پہ خدا شاہد ہے

ظفر مہدی اثیم جرولی

۶

جاننے کی حد جہاں تک تھی اسے جانا گیا
کون کہتا ہے کہ اس کے حق کو پہچانا گیا
ہم علی کو اس لئے کہتے ہیں عبد لاشریک
ایک ہی بندہ تو ہے جس کو خدا مانا گیا

اختر زیدی حیدرآبادی

۷

دوشِ نبی پہ میری بلندی کا یہ عالم تھا
عرش کا تارہ چھو سکتا تھا ہاتھ بڑھا کر میں
چھو سکتا تھا عرش کا تارہ پھر بھی کیوں چھوتا
اس کو جب بلوا لیتا ہوں اپنے در پہ میں

عباس ارشاد نقوی

۸

جس ماہ نو کو اذن نہ دیں وہ قمر نہ ہو
حکمِ علی نہ ہو تو کوئی شب سحر نہ ہو
مقصود سے ہے دور جو دشمن ہے آپ کا
کافر دعا کرے تو دعا میں اثر نہ ہو

سید مظفر علی اسیر

۹

انبیاء کی مشکلوں میں کام آئے ہر جگہ
آگ میں گلشن بنے طوفان میں لنگر بنے
آج تک اسلام نے دیکھا نہیں یہ معجزہ
بابِ کعبہ بند ہو دیوار کعبہ در بنے

سید نواب افسر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

منزل راہ رواں دور بھی دشوار بھی ہے
کوئی اس قافلے میں قافلہ سالار بھی ہے
بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکۂ دین و وطن
اس زمانے میں کوئی حیدر کرار بھی ہے

علامہ اقبال

۱۱

مجھ کو دنیا کی بہاریں نہ دکھا اے ناصح
رکھ کے میں کعبۂ خضریٰ پہ نظر بھول آیا
شیخ کعبے میں تو لے آیا ہے مجھ کو لیکن
میں درِ حیدرؑ کرار پہ سر بھول آیا

صوفی اکرام صابری

۱۲

بزمِ امکاں میں نورِ ازلی کہتے ہیں
خم کا دربار سجا ہو تو ولی کہتے ہیں
عرش سے لوٹنے والا تو نبی ہے لیکن
عرش پہ بولنے والے کو علی کہتے ہیں

امیر انصاری

۱۳

ہزار کام بناتی ہے دل کی دانائی
میں اپنا بگڑا عقیدہ سنوار لیتا ہوں
خدا سمجھ کے علی کو میں کچھ نہیں کہتا
علی سمجھ کے خدا کو پکار لیتا ہوں

انقلاب سرسوی

۱۴

خورشید شرف برج شرف میں ہوگا
جوہر معدن میں دُر صدف میں ہوگا
مشرق میں کہ مغرب میں کرو دفن اسے
جو عاشق حیدر ہے نجف میں ہوگا

میر انیس

۱۵

ہر ایک رخ سے عظیم اور باکمال ملے
علی کے در کے تو ذرے بھی لازوال ملے
علی کا ذکر فریضہ قرار دینے میں
پتہ لگایا تو جبریل ہم خیال ملے

بلال کاظمی

۱۶

منشا بھی ہے معنٰی بھی ہے تحریر بھی ہے
آیات کی نکھری ہوئی تصویر بھی ہے
کہنا ہی ہے کافی تو علی کو کہیے
قاری بھی ہے قرآں بھی ہے تفسیر بھی ہے

پیام اعظمی

۱۷

اس روح کو پیمانۂ عنصر سے نہ ناپ
عارف ہے خود اپنی وہی معروف ہے آپ
جو باپ ہیں سب کے وہ بنے مٹی سے
لیکن ہیں ابوتراب مٹی کے باپ

باباذہین شاہ تاجی

۱۸

آلامِ جہاں سے مطمئن پھرتے ہیں
ہو ہو کے جواں بخت مُحسن پھرتے ہیں
یا شاہ نجف عجب ہے تیری سرکار
در پہ تیرے پھیرا ہو تو دن پھرتے ہیں

ثاقب لکھنوی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

۱۹

ہے سر زمینِ ہند تو پوجا کی سرزمیں
پوجا ہماری بندگی بو تراب ہے
اس در سے پھر گئے تو رہیں گے اسیر جہل
یہ باب شہر علم پیمبر کا باب ہے
جاوید وشست

۲۰

قلم یہ کہتا ہے دنیا کے ہر مورخ کا
یہ معجزہ مجھے کیسا دکھائی دیتا ہے
میں لکھ رہا ہوں فضائل علیؑ کے صدیوں سے
مگر ورق ابھی سادہ دکھائی دیتا ہے
جرار اکبرآبادی

۲۱

ہماری فکر کے جب جب قدم پھسلنے لگے
علیؑ کا نام لیا اور ہم سنبھلنے لگے
فرشتے جاتے ہیں جنت میں روٹیاں لے کر
علیؑ کے ٹکڑوں پہ دونوں جہان پلنے لگے
جعفر لکھنوی

۲۲

یارب اک آیتِ جلی پیدا کر
سلطان کے بھیس میں ولی پیدا کر
بھرنی ہے سیاست میں جو روحِ اخلاق
پھر قلب محمدؐ سے علیؑ پیدا کر
جمیل مظہری

۲۳

بنت اسد کا مثل کہاں ہے
جس کی بہو خاتونِ جناں ہے
زوجۂ عم مرسلِ اعظم
شیر کی بیٹی شیر کی ماں ہے
حاصل لکھنوی

۲۴

لکھا ہے صاف یہ میری سند میں
اہم احکامِ داور پڑھ چکا ہوں
مکمل ہو گئی تعلیم میری
کتابِ عشقِ حیدرؑ پڑھ چکا ہوں
حسن فراز

۲۵

مرے غم کی رات کو بھی شبِ غم کہا نہ جائے
جو خوشی میں آنکھ نم ہو اسے نم کہا نہ جائے
جو خوشی خوشی علیؑ کی نہ فضیلتوں کو لکھے
اسے اس طرح تراشو کہ قلم کہا نہ جائے
حسین حیدر جانسٹھی

۲۶

کون نظروں میں سمائے کس کی قسمت دیکھئے
جسمِ حق میں ہے جو حیدرؑ کی فضیلت دیکھئے
ہے شرف حیدرؑ کا مولودِ حرم ہونا مگر
جس میں یہ پیدا ہوئے اس گھر کی قسمت دیکھئے
حیات لکھنوی

۲۷

نکلا علیؑ کا نام جو میری زبان سے
برسات رحمتوں کی ہوئی آسمان سے
ساتوں طبق کو کاٹ کے رکھ دے گی ذوالفقار
ہٹ جائیں جبرئیل اگر درمیان سے
حیدر کرت پوری

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۷

تحریر سلونی میں جلی لکھا ہے
جاگیر امامِ ازلی لکھا ہے
قدرت نے لدنی کے قلم سے سرور
ہر علم کے ماتھے پہ علی لکھا ہے
سرور نواب

۴۸

خدا کے گھر قدم بوتراب آیا ہے
جہاں چراغ نہ تھا آفتاب آیا ہے
جہاں سے آیتیں لاتے ہیں جبرئیل امیں
یہ لافتیٰ کا وہیں سے خطاب آیا ہے
آغا سروش

۴۹

نہ بھول کر بھی کبھی تم کسی کی بات کرو
خدا کا ذکر کرو یا علی کی بات کرو
مری لحد میں اندھیرا یہ غیر ممکن ہے
جہاں علی ہیں وہاں روشنی کی بات کرو
سعید شہیدی

۵۰

علی کی جائے ولادت ہے خانۂ کعبہ
جہاں میں اس سے بڑی اور کیا فضیلت ہے
طواف کعبہ ہے لازم ہر اک مسلماں پر
طواف کعبہ کا مطلب علی کی بیعت ہے
سگار لکھنوی

۵۱

کبھی چھٹے گا نہ قرآن و اہلبیت کا ساتھ
رہے بغیر معلم کتاب نا ممکن
کھلا تو سب کے لئے ہے نبی کے علم کا در
مگر بغیر درِ بوترابؑ نا ممکن
شارب لکھنوی

۵۲

خدا سے مانگتے ہیں اور نبی سے مانگتے ہیں
ہے جس کے ہاتھ میں سب کچھ اسی سے مانگتے ہیں
مگر خدا کی قسم یہ بھی اک حقیقت ہے
مصیبتوں میں مدد ہم علی سے مانگتے ہیں
شاعر جمالی

۵۳

دستِ رب تو نے ہی دروازۂ شب کھولے ہیں
یعنی ہر دور کے اوراقِ ادب کھولے ہیں
بے نیازی تری واجب کی حدوں میں بولی
تو نے عباس کو مانگا ہے تو لب کھولے ہیں
شعلہ جون پوری

۵۴

جھلک رہی ہے ریاضت علی کے چہرے پر
رسول کی سی شرافت علی کے چہرے پر
جو سوچئے تو فضیلت کی آخری معراج
نگاہ کرنا عبادت علی کے چہرے پر
شفق شادانی

۵۵

زمیں لب کھولتی ہے سنگریزے بول اٹھتے ہیں
علی آواز دیتے ہیں تو مردے بول اٹھتے ہیں
ہمیں تو دار پر مدحِ علی کرنے کی عادت ہے
ہمارے سر ہوں نیزوں پر تو نیزے بول اٹھتے ہیں
شکیل حسن شمسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۵

زمیں لب کھولتی ہے سنگریزے بول اٹھتے ہیں
علی آواز دیتے ہیں تو مردے بول اٹھتے ہیں
ہمیں تو دار پر مدحِ علی کرنے کی عادت ہے
ہمارے سر ہوں نیزوں پر تو نیزے بول اٹھتے ہیں
شکیل حسن شمسی

۵۶

کھلا رکھئے یقیں کے ساتھ اپنے گھر کا دروازہ
مقفل کر دیا خیر البشرؐ نے شر کا دروازہ
علی کے ذکر میں شامل عدو کا ذکر مت کیجے
کہیں دیکھا ہے شیشے کا مکاں پتھر کا دروازہ
شمیم امروہوی

۵۷

پیر میخانہ کے ہاتھ سے
میرا ساقی سنوارا گیا
چوم لیں ایسے ہونٹوں کو ہم
جن سے مولا پکارا گیا
شمیم کرہانی

۵۸

ادب کی دوستی مہنگی پڑے گی
زباں کی چاشنی مہنگی پڑے گی
قصیدہ مدح حیدرؑ میں سناؤ
وگرنہ شاعری مہنگی پڑے گی
مرزا محمد اشفاق شوق

۵۹

کس کے آنے کی یارب خبر ہوگئی
شام غم آشنائے سحر ہوگئی
آگئیں بنتِ اسد تو جدار حرم
کچھ ادھر ہوگئی کچھ ادھر ہوگئی
شہرت لکھنوی

۶۰

کیا خوب مدحتوں کا سفر رات بھر رہا
محفل میں آفتاب سحر رات بھر رہا
سورج کے ڈوبنے سے ذرا بھی پڑا نہ فرق
لفظوں کی روشنی کا اثر رات بھر رہا
صدف جون پوری

۶۱

چہرہ علی کا اتنا ہے نکھرا غدیر میں
حوریں اتارنے لگیں صدقہ غدیر میں
بادل وفا کا پیاس بجھانے کو دین کی
اٹھا تھا ذو العشیرہ میں برسا غدیر میں
ضمیر الہ بادی

۶۲

اپنا ہر لفظ داستان علی
ہم کہ ٹھہرے ہیں ترجمان علی
آنکھ بھی کھولتے نہیں بنتا
میرے دل میں ہے وہ جہان علی
طفیل چتر ویدی

۶۵

ہر قلب ہر زباں نے کہا یا علی مدد
ہر پیر ہر جواں نے کہا یا علی مدد
گرتا ہوا زمین پہ بچہ سنبھل گیا
بے ساختہ جواں نے کہا یا علی مدد
عارف بکھروی

jabirabbas@yahoo.com

٦٣

اپنے اوصافِ ربانیت سونپ کر کبریائی کی جلوہ گری کے لئے
حق نے بھیجا علیؑ کو بشکلِ بشر کیا یہ کم فخر ہے آدمی کے لئے
میرے مولا نے مردوں کو زندہ کیا اور مغرب سے سورج بھی پلٹا لیا
آپ ہی اب بتائیں خلیلِ خدا کیا خیال آپ کا ہے علیؑ کے لئے
طیب کاظمی

٦۴

تڑپ کے رہ گئے سارے عرب کے سوداگر
رضا علیؑ نے خریدی خدا نے دام لیا
زمین کٹ گئی ہوتی پروں کی کیا گنتی
مگر علیؑ نے کلائی کا زور تھام لیا
ظفر حسین ظفر جلال پوری

دستِ نبی و شیرِ خدا یا علیؑ مدد
انسانیت کے عقدہ کشا یا علیؑ مدد
ہم نے کہا تو موردِ الزام ہو گئے
خیبر میں خود نبی نے کہا یا علیؑ مدد
عاشور کاظمی

٦٧

وہی ہیں مرجعِ لفظ و بیاں علیؑ سے کہو
جو دل میں ہے وہ دلِ آرزوگاں علیؑ سے کہو
انہیں خبر ہے کہ کیا ہے ورائے صوت و صدا
لبِ سکوت کی یہ داستان علیؑ سے کہو
عرفان صدیقی

٦٨

سبھی نے سمجھا علیؑ کو نبی شبِ ہجرت
وہ بے پناہ شریعت نہیں تو پھر کیا ہے
سوال ہے یہ شریعت سے احترام کے ساتھ
وہ ایک شب کی نبوت نہیں تو پھر کیا تھی
عزم قریشی

٦٩

ہلچل مچی بتانِ حرم کی جہان میں
آیا مکان والا جب اپنے مکان میں
مسکان بھر کے کھول دیں آنکھیں علیؑ نے پھر
چپکے سے کچھ کہا جو محمدؐ نے کان میں
غمگین امروہوی

٧٠

دھوپ نے اس جگہ پہ نہ رکھے قدم
جس جگہ سایۂ بوتراب آ گیا
تیغِ حیدر سے وہ خار بھی بچ گئے
جن کی شاخوں میں کوئی گلاب آ گیا
فاضل لکھنوی

٧١

سمجھ کے کارِ رسالت رسولؐ شام و سحر
جھلا رہے ہیں جنابِ امیرؑ کا جھولا
مثال اس کی زمانے میں مل نہیں سکتی
کہ بادشاہ جھلائے وزیر کا جھولا
فخری جعفری

٧٢

سیرت و قولِ پیمبرؐ ایک پل بھولے نہیں
یاد ہے نادِ علیؑ مشکل کا حل بھولے نہیں
حافظہ دیکھو ہمارا ہم غدیرِ خم کے بعد
آج تک حیَّ علیٰ خیر العمل بھولے نہیں
ڈاکٹر فیروز ناہرپوری

jabir.abbas@yahoo.com

۷۳

اوج اپنی فکرِ رسا کا آج مقدر لگتا ہے
اپنے تخیل کا ہر زینۂ غم کا منبر لگتا ہے
نفسِ علیؑ کا مرثیٔ حق سے سودا ہے یہ معتبر نہیں
اس کے لئے شب بھر بازارِ نفسِ پیمبر لگتا ہے
یوشع فیضی

۷۴

اگر شعور کہیں بے امام ہوتا ہے
تو ایک سانس کا لینا حرام ہوتا ہے
ہزار شاعر و دانشور و ادیب لکھیں
کہیں علیؑ کا قصیدہ تمام ہوتا ہے
قاسم شبیر نقوی

۷۵

منتظم کعبے کا آ پہنچا صفائی کے لئے
اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلّۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ
آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
قمر جلالوی

۷۶

فضیلتوں میں علیؑ کی کوئی کلام نہیں
سحر یہ ایسی ہے جس کی کہیں بھی شام نہیں
تمام ہو گیا قرآن قل کے سورے پر
کتاب عظمتِ حیدرؑ کا اختتام نہیں
قیصر عقیل

۷۷

شورِ ناقوس کا اٹھتا تھا جہاں سے پہلے
اب عبادت وہیں ہوتی ہے اذاں سے پہلے
یہ تری جلوہ نمائی نے سمجھنے نہ دیا
دھوکا کھایا تھا نصیری نے کہاں سے پہلے
کاظم بنارسی

۷۸

اے آپ نظر لم یزلی بیٹھے ہیں
یا احمدِ مرسل کے وصی بیٹھے ہیں
محشر ہے تو معبودِ حقیقی ہوگا
چہرے سے تو لگتا ہے علیؑ بیٹھے ہیں
کاظم جروَلی

۸۳

وردِ یہ صبح و شام اچھا ہے
بس علیؑ ہی کا نام اچھا ہے
ساری دنیا کے بادشاہوں سے
اک علیؑ کا غلام اچھا ہے
کیف کرمانی

۸۴

اے خدا تیری مشیت کی گواہی کون دے
کافروں میں نورِ وحدت کی گواہی کون دے
بھیج دے جلدی ابو طالب کے بیٹے کو یہاں
مسئلہ یہ ہے رسالت کی گواہی کون دے
کیفی سنبھلی

۸۵

خیبر کا ٹوٹنا ہو کہ رجعت ہو شمس کی
وہ انگلیوں کا کھیل نظر کا کمال ہے
ہر بات کا جواب زمانے کو مل گیا
لیکن علیؑ کی ذات ابھی تک سوال ہے
شہزادہ گلریز

jabir.abbas@yahoo.com

٨٧

نفس نفس جو عقیدت میں ڈھل گیا ہوگا
تمہارا خوف سکوں میں بدل گیا ہوگا
کنویں سے بچ کے نکلنا محال تھا یوسف
علی کا نام زباں سے نکل گیا ہوگا

محسن نقوی

٨٨

اسے کیا کام پھر پیر و ولی سے
ملا ہو سلسلہ جس کا علی سے
کہاں ذرّے کہاں خورشید تاباں
بھلا خاروں کو کیا نسبت کلی سے

مخمور جالی

٨٩

دعا جب آئی ہے لب پہ ترے حوالے سے
بدل گئے ہیں مقدر ترے حوالے سے
انہیں یقیں بدل دے کچھ ایسا کر مولا
ہمیں گماں ہے جو خود پہ ترے حوالے سے

مخمور سعیدی

٩٠

یہ اوج و اقتدار یہ عظمت علی کی ہے
ہر فتح زندگی میں شجاعت علی کی ہے
ہے آسماں کو ناز کہ تیرہ رجب ہے آج
یہ روشنی نہیں ہے ولادت علی کی ہے

مظفر رزمی

٩١

آئینہ خانے اسے عکسِ جلی کہتے ہیں
لہجۂ عشق میں ولیوں کا ولی کہتے ہیں
حرف حرف اس کو پڑھا میں نے تو معلوم ہوا
لغتِ دینِ محمدؐ کو علی کہتے ہیں

مظفر وارثی

٩٢

علی کے منہ میں نبی نے زباں دی حیرت کیا
نبی ہر ایک حقیقت کو جان لیتا ہے
زبان ہر کس و ناکس کو دی نہیں جاتی
رسولؐ سوچ سمجھ کر زبان دیتا ہے

معجز سنبھلی

٩٣

جب سے ملی فضا کو شفق رنگئ غدیر
اسلام کے افق پہ انوکھا نکھار ہے
حارث کا خون پی گئے ذرّے غدیر کے
پتھر نہیں ہے یہ غضب کردگار ہے

معصوم اعظمی

٩٤

دل میں علی زباں پہ علی روح میں علی
میرے لئے تو بس یہی کیف دوام ہے
تربت سے میری کہہ کے فرشتے چلے گئے
سونے دو اس کو یہ تو علی کا غلام ہے

منان چشتی

٩٥

حیدرؑ ہے رسول ایزدی کا بازو
ایسا ممکن نہیں کسی کا بازو
معنی یداللہ سے ظاہر ہے منیر
اللہ کا ہاتھ ہے نبیؐ کا بازو

منیر شکوہ آبادی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۹۵

حیدرؑ ہے رسول ایزدی کا بازو
ایسا ممکن نہیں کسی کا بازو
معنی یہ اللہ سے ظاہر ہے منیر
اللہ کا ہاتھ ہے نبیؐ کا بازو

منیر شکوہ آبادی

۹۶

وہ جہاں پہ ہے اختیار اسے
زیب دیتی ہے ذوالفقار اسے
مرضیِ رب خرید لی اس نے
نیند آئی تھی ایک بار اسے

میثم زیدی

۹۷

تجربہ میرا یہ اپنا ہے بنامِ حیدرؑ
ربط جوان سے ہو تقدیر چمکتی ہے بہت
میری آنکھوں میں عجب نور سا جاتا ہے
یا علیؑ لکھوں تو تحریر چمکتی ہے بہت

ناشر نقوی

۹۸

جو کل حیات میں اک رات محو خواب ہوا
اسی کا نفس مشیت کا انتخاب ہوا
غدیر خم میں جو اوڑھے تھا مصلحت کی ردا
وہ ظلم کرب و بلا آ کے بے نقاب ہوا

نایاب ہلوری

۹۹

اعجاز بہار اب کے جیسا آنکھوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں
شاخوں میں فقط گل ہی گل ہیں گلشن میں کوئی کانٹا ہی نہیں
خیبر ہی پہ کچھ موقوف نہیں جس جنگ سے جی چاہے پوچھو
جس معرکے میں ہوتے ہیں علیؑ بے فتح ہوئے رہتا ہی نہیں

ناطق پھندیڑوی

۱۰۰

کتابِ حکمتِ رحمن پڑھ رہا ہوں میں
یہ آگہی و یہ ایقان پڑھ رہا ہوں
مرا شعور تلاوت ہے قاریوں سے الگ
علیؑ کو دیکھ کے قرآن پڑھ رہا ہوں میں

اشفاق نجمی

۱۰۱

مرقد میں علیؑ آئے اٹھو وقتِ نماز آیا
قرآن کا چہرہ پڑھ یہ وقتِ تلاوت ہے
مداح علیؑ تیری تقدیر کا کیا کہنا
جینا بھی عبادت ہے مرنا بھی عبادت ہے

ڈاکٹر نسیم المظفر

۱۰۲

خطیب وہ ہے مگر لہجہ خطاب ہے تو
اسے نقاب میں رہنا ہے بے نقاب ہے تو
جہاں رسولؐ کو معراج ہونے والی ہے
اسی جناب میں پہلے سے باریاب ہے تو

نظر عسکری

۱۰۳

وہ پیچھے رہ گئے جو لوگ ڈر کے بھاگے تھے
جو حادثات سے ٹکرا گئے وہ آگے تھے
ہمیں کسی کو بچانا تھا ایک شب سو کر
تمام عمر یہی سوچ کر تو جاگے تھے

نظیر باقری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دمشق میں مولانا کلب عباس ہاشمی کی ڈائری سے اپنے بچوں کے لئے لکھا

کرتے ہیں سجدہ سوئے زچہ خانہء علیؑ
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہیں

★★★★★قمر جلالوی★★★★★

کیوں تجھ کو دشمنی ہے علیؑ و حسینؑ سے   فرصت ملے تو پوچھ کبھی والدین سے (محسن نقوی)

●●●●●

ملاوٹ کا لہو کیا مرتضےؑ کو یاد رکھے گا   کھرا ہو خون جس کا وہ علیؑ کو یاد کرتے ہیں

★★★★★

جس میں فخری ابو طالبؑ کا نمک شامل تھا
ذوالعشیرہ میں ہر ایک نے کھائی روٹی

++++++++++

شبیرؑ کی صورت میں نظر آئے گا اسلام   شبیرؑ کو دیکھو تو پیمبرؐ کی نظر سے

نعمتیں سب کو بانٹنے والا اپنے بارے میں سوچتا ہی نہیں
وجہ تخلیق کائنات تھا وہ جس کے گھر ایک بوریا بھی نہیں

★★★★★

اے مسلماں دیکھ آکر ایک کنکر کا مزاج   سنگریزہ بھی سمجھتا ہے پیمبرؐ کا مزاج
اک منافق بھی رہا اور ایک نے کلمہ پڑھ لیا   وہ صحابی کی روش تھی یہ ہے پتھر کا مزاج

★★ نیر جلال پوری ★★

بندہ کوئی جز نفس پیمبر نہیں دیکھا   سمٹا ہوا کوزے میں سمندر نہیں دیکھا
ہوں شہر میں وہ علم کے کس طرح سے داخل   دیوار تو دیکھی ہے مگر در نہیں دیکھا

●●●●●

فاقہ کشی سے جس کو قیامت کا پیار ہے   وہ آدمی ہی قوت پروردگار ہے
مشکل کے ہاتھ کٹ گئے کہتے ہی یا علیؑ   مولا تمہارا نام ہے یا ذوالفقار ہے

★★★★★

جو لوگ علی کے شیعہ پہ بہتان تراشا کرتے ہیں
وہ احمق لوگ حقیقت میں خود آپ کو کافر کہتے ہیں
آدم کی علی نے بخشش کی آدم بھی علی کا شیعہ تھا
یہ کیسے بیٹے ہیں شوکت جو باپ کو کافر کہتے ہیں

قرآن میں مدحت حیدرؑ کی اس بات کو ثابت کرتی ہے   دارین کا واحد خالق بھی وہ نورِ علیؑ کا شیعہ ہے
شیعوں سے عداوت ہے جن کو ایک مشورہ مانیں شوکت کا   اللہ کی عبادت مت کرنا اللہ بھی علیؑ کا شیعہ ہے

((((((()))))))

ذکرِ حیدرؑ کرو تسبیح خدا کی صورت   ذکرِ حیدرؑ سے عبادت میں مزا آتا ہے
ہم کو دیوانہ حیدر جو کہیں کہنے دو   ان کو کہنے میں ہمیں سننے میں مزا آتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واعظ تو اپنے ذہن کی دنیا میں کھو گیا　　آنکھیں تو جاگتی ہیں پر احساس کھو گیا
اللہ رسولؐ سے کہے مجھ سے نصیر مانگ　　میں یا علیؑ مدد کہوں تو شرک ہو گیا

★★★★★

سنعر ___ ۷ اگست ۲۰۰۰

نہ ہو معلوم آئینہ محمدؐ کی قضاء کیا ہے جزا کیا ہے　　عمل کیا ہے　　ابد کیا ہے ازل کیا ہے
اسے میں وارث علم محمدؐ کس طرح　　مانوں　　جو گھر پر پوچھنے جائے اس مسئلے کا حل کیا ہے

★★★★★

علی کے در سے ہر پھر کر مسلماں پھر نظر آئے　　اڑے جس ڈال سے پنچھی اسی پر لوٹ کر آئے
نصیری کی　نگاہ معتبر نے کیا　غلط سمجھا　　علیؑ　تو کم نظر والوں کو　پیغمبر نظر آئے

مشکل میں جو ایک در سے مدد مانگ رہے ہیں　　آئے جو مصیبت تو وہ سب مانگ رہے ہیں
لے جائیں گے کیا خاک تجھے خلد بریں میں　　جو اپنے لئے　ان سے مدد مانگ رہے ہیں

★_★_★_★_★

حکم قرآن پاک کا عامل ہے یا نہیں　　آیات کردگار کا حامل ہے کہ نہیں
کہہ کر کے یا علیؑ مدد کرتا ہوں یہ پتہ　　کیا تو میرے سلام کے قابل ہے کہ نہیں

★(★(شوکت)★)★

اژدر کو ٹکڑے کر کے علیؑ نے دکھا دیا　　میں ہوں　خدا کا شیر جہاں کو بتا دیا
بو جہل　جب غرور لئے سامنے گیا　　حیدرؑ نے اس کے منہ پہ طمانچہ لگا دیا

★★★★★

قرآن کیا حفظ جو حیدرؑ کے عدو نے　　جب سورۂ رحمان پڑھا حوروں کی سوجھی
دل کور نظر کور جگر کور ہے لیکن　　اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

●●●●●

ذکر علیؑ سے میرا　مقدر　سنور گیا　　میں مشکلوں کے نرغوں سے ہنس کر نکل گیا
چھیڑا جو میں　نے ذکر علیؑ اجر ثواب　　تو　کتنے منافقین　کا چہرہ اتر گیا

★★★★★

جانے کس سچائی کا حامل ہے اعلان غدیر　　جان کر انجان بن جاتے ہیں یاران غدیر
وہ تو کہیئے اس گھڑی　بیمار پیغمبر نہ تھے　　ورنہ یہ اعلان ہو جاتا کہ　ہذیان غدیر

○○○○○

خون میں ڈوبے ہوئے ہیں آج بھی معصوم دو　　اک ابو طالبؑ کا ایمان ایک اعلان غدیر
دشمن آل محمدؐ تیرا　میرا　جوڑ　کیا　　تو مسلمان سقیفہ　میں مسلمان غدیر

●●●●●

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

حیدرؑ کی عداوت تمہیں کر دیتی ہے اندھا   تم توڑنے لگتے ہو شریعت کے بھرم کو
عمرانؑ کو کافر جو کہا یہ بھی نہ سوچا   بیت اللہ نے رستہ دیا کافر کے حرم کو

★★★★★

وہ کون ہے جو ذکر محمدؐ سے ٹوک دے   خود کو بڑھا کے نار جہنم میں جھونک دے
مسجد میں تم کو ذکر حیدرؑ ہے ناگوار   جا مرتضےٰ کو کعبے میں آنے سے روک دے

★★★★★

جتنے ڈالر سے پلا کرتے ہیں یہ فتویٰ فروش   اتنا ہم نام پہ مولا کے لٹا دیتے ہیں
سال میں چھپتی ہیں بدعت کی کتابیں جتنی   اتنا ہم بچوں کو دس دن میں پڑھا دیتے ہیں

○○○○○

زر کی لالچ میں نہ تلوار کے ڈر سے آؤ   راہ سیدھی جو نظر آئے ادھر سے آؤ
کیوں تیرا ہے پہ بھٹکتے ہو زمانے والو   علم کے شہر میں آنا ہے تو در سے آؤ

دنیا میں جو محب شہء مشرقین ہے   بے چینیوں کے دور میں بھی اس کو چین ہے
باطل کے سامنے نہ جھکائے جو اپنا سر   سمجھو کہ اس کے ذہن کا مالک حسینؑ ہے

★★★★★

جب ہواؤں میں نمی محسوس کی عباسؑ نے   احتیاطاً سانس اپنی روک لی عباسؑ نے
آ نہیں سکتی تصور میں بھی نہرِ علقمہ   اتنی اونچائی پہ رکھ دی تشنگی عباسؑ نے

★★★★★

رعب عباسؑ جری چھایا ہے جو میدان پہ   جیسے غالب ہوگئے مولا علیؑ طوفان پہ
پورے ملکِ شام کو غازی جلا دیتا ضرور   دیکھ لیتا گر سکینہؑ کو درِ زندان پہ

●●●●●

لفظ ہم معنی ہیں دو عباسؑ کہہ لو یا وفا   مظہرِ شانِ علی تصویرِ کردارِ حسینؑ
دینِ اسلام پہ خالق کی وفا کہتے ہیں   ناخدا تجھ کو محبت کا خدا کہتے ہیں
اے میرے حضرتِ عباسؑ علمدار وفا   تجھ کو خلاق وفا حل وفا کہتے ہیں

★★★★★

حسینؑ سے نہ جو مل پائی اس رضا کی قسم   شجاعتوں کا عجب شاہکار ہیں عباسؑ
جو کربلا میں نہ نکلی نیام سے باہر   علیؑ کی دوسری وہ ذوالفقار ہیں عباسؑ

★★★★★

سہمی سہمی رہتی ہے اب بھی قضا عباسؑ سے   اک ذرا سا ہو گیا تھا سامنا عباسؑ سے
اب کبھی لفظ وفا کو موت آ سکتی نہیں   اس نے حاصل کر لیا اب بقا عباسؑ سے

★★★★★

فرات خود در خیمہ کو چومتی لہریں   علیؑ کا شیر مگر صبر کی کچھار میں ہے
حیدر بنا کے بھیجیں گے عباسؑ کو حسینؑ   زینبؑ کو کربلا کا پیمبر بنائیں گے

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اک مشک ہم ساری ترائی کو چھپا کے — دریا کو اٹھا لائے ہیں دانتوں میں دبا کے
بازو بھی تمہارے تھے مگر تم سے نہ سنبھلا — اور ہم نے بچایا ہے علم ہاتھ کٹا کے

★★★★★★★★

اب امیرِ شام زندہ ہے نہ فوجِ شام ہے — ہاں مگر زندہ حسینؑ ابنِ علیؑ کا نام ہے
حرؑ بنو تو سب سے پہلے سر بھی دے دو کاٹ کر — پھر یہاں جنت کی قیمت کوڑیوں کے دام ہے

★★★★★

ہندو شاعر اشک کا نذرانہ عقیدت

ہر طرف زندگی حسینؑ کی ہے — ہر صدا ہر صدی حسینؑ کی ہے
حرؑ کے لشکر کو کر دیا سیراب — ایسی دریا دلی حسینؑ کی ہے
چاند سورج تو بس علامت ہے — اصل میں روشنی حسینؑ کی ہے
میری آنکھوں سے اشک بہنے دو
یہ مقدس ندی حسینؑ کی ہے

★★★★★

جلتے خیمے سے اٹھا لائی امامت کا وجود — تیرے کردار پہ نازاں ہے مشیت زینبؑ
ہر عمل تیرا بنا راہِ ھدایت زینبؑ — تو بنی حیدرِؑ کرار کی زینت زینبؑ

★★★★★

ابرِ سیاہ بن کے جفاؤں پہ چھا گئی — دھاکوں سے فوجِ شام کو قیدی بنا گئی
بیعت نہ چھو سکے گی نشاں تک شھید کا — چادر نے ہاتھ کاٹ لئے ہیں یزید کے

★★★●●★★★

معصومہ ءِ کونینؑ کا کردار ہیں زینبؑ — بھائی کی طرح اپنے وفادار ہیں زینبؑ
زینبؑ کو پکارے تو کوئی وقت مصیبت — حیدر کی طرح کل کی مددگار ہیں زینبؑ

○○○○○●●●●●

ناصرانِ شہِ والا میں تھی نہ عمر کی قید — چلنے والوں سے بھی آگے تھے نہ چلنے والے
ایڑیاں پیاس سے اصغر نے نہیں رگڑی تھیں — پیر دکھلائے تھے باطل کو کچلنے والے

((((()))))

وہ سلیماں کا محل تھا یہ ہے زہراؑ کا مکاں — اس کے ہر فرد مشیت کی زباں رکھتے ہیں
گھر میں معصوم کے آجائیں اجازت کے بغیر — اتنی ہمت ملک الموت کہاں رکھتے ہیں

★★★★★

زہراؑ و مصطفےٰ کا سہارا حسینؑ ہے کونین کی نگاہ کا تارا حسینؑ ہے کہتی ہے رخ کو موڑ کے بیعت یزید سے ہٹ سامنے سے وقت کا دھارا حسینؑ ہے
شمر رہ رہ کے ہاتھ ملتا ہے لو وہ لشکر سے حرؑ نکلتا ہے حرملہ ڈوب جا کہیں جا کر تجھ پہ اک شیر خوار ہنستا ہے
دنگ دنیا رہ گئی جب موت پر اصغر ہنسے ایک بچے میں کہاں سے اتنی ہمت آگئی ایک نقطے میں سمٹ سکتا ہے قرآں جس طرح یونہی اصغرؑ میں بھی حیدرؑ کی شجاعت آگئی
آتی ہے صدا جب ماتم کی مکانوں سے اٹھتا ہے دھواں تب بدعت کی دکانوں سے مفتی تیرے فتوے کو ماتم سے کچل دیں گے ٹکراتا ہے شیشے کو ہیرے کی چٹانوں سے
کچھ اسکا منصب بھی تھا امامت کچھ اسکا لہجہ متین ہو گا خدا نے معصوم جو بنایا وہ عصمتوں کا امین ہو گا لعاب سرورِ لو علیؑ کا بتول کا شیر حسن شبرؑ یہ ساری چیزیں ملا کے سوچو حسین کتنا حسین ہو گا
★_★_★_ سفر ★_★_ ۱۰ اگست ۲۰۰۰ _★_★_★ اپنے بچوں کے لئے شام میں جمع کیا _★_★_★

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر حسن جلالپوری کی رباعیاں جو عامر اتروٹوی نے پڑھیں

میرے مالک مجھے لفظوں کا خزانہ دے دے
نغمہ بلبل کا، قمری کا ترانہ دے دے
مدح حیدرؑ کی لکھوں دل کھول کے اپنا امیرؔ
قائم ِ آل ِ محمدؐ کا زمانہ دے دے

--عامر و نیرؔ--

عشق شبیرؑ میں وہ لوگ جو مر جاتے ہیں
یوں سمجھ لیجئے پردیس سے گھر جاتے ہیں
ہم تو پروانے ہیں شعلوں سے گزر جاتے ہیں
اور کچھ لوگ تو جگنو سے بھی ڈر جاتے ہیں
مشکلیں گھیر لیں تو لو عباسؑ کا نام
نام عباسؑ سے طوفان ٹھہر جاتے ہیں

--عامر و نیرؔ--

صاف ہوتا ہے عیاں موجوں کی طغیانی سے
صبح کے وقت گزرتا ہے کوئی پانی سے
طاقِ امید میں رکھے ہوئے بے نور چراغ
روشنی مانگ رہے ہیں تیری پیشانی سے

--نیرؔ جلالپوری--

روک لے آ کے ان آنکھوں کو پتھرانے سے
چہرے مل جائیں گے جذبوں کو تیرے آنے سے
کام آ جائیں گے بچھ کر تیرے رستے میں گلاب
ورنہ کیا فائدہ گلدانوں میں مرجھانے سے

--نیرؔ جلالپوری--

لمحے جو کٹ رہے ہیں تیرے انتظار میں
صدیاں سمیٹ لائے ہیں اپنے حصار میں

مولا مجھے نگاہِ کرم میں سمیٹ لے
بکھرا پڑا ہوا ہوں تیرے انتظار میں

--ضیاء--

دیو داسیوں میں بھی قائم میرا عقیدہ ہے
شب ِ فراق میں امید کا اجالا ہے
خوشا نصیب وہاں لائی زندگی مجھکو
جہاں چراغ نہیں ہے مگر اجالا ہے
تم انتظار کراؤ میں انتظار کروں
وہ مصلحت ہے تمہاری یہ فرض میرا ہے

--ضیاء--

دعا کا حوصلہ دستِ دعا پہ رکھ دینا
عطا کا فیصلہ مشکل کشا پہ رکھ دینا
تمہارے اشک اگر کم پڑیں بپے خدمت
تو دل نکال کے فرشِ عزا پہ رکھ دینا

--ضیاء--

آج کی رات نجف ایک کرشمہ دیکھا
شب کے ماتھے پہ بھی سورج کا اجالا دیکھا
جتنا اسلام کے ماتھے پہ پسینہ دیکھا
خون شبیرؑ کا اس سے بھی زیادہ دیکھا
اس کی نظروں میں بہت دور سے دیکھا پانی
جس کی نظروں نے بہت پاس سے دریا دیکھا
بھائی دیکھے ہیں زمانے میں ہزاروں لیکن
ایک بھائی بھی نہ عباسؑ کے جیسا دیکھا

--ضیاء--

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ سید نزر عباس۔ یکم جنوری ۲۰۰۵

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساجد نقوی کی رباعیات

کتاب جلوے سے نوٹ کی

رسولؐ اللہ

گل یوں تو کوئی آئے گل تر نہیں آیا
اکملت کے اعزاز کا رہبر نہیں آیا
امت میں ہوں محسوب رسولان سلف بھی
اس شان کا دنیا میں پیمبر نہیں آیا

آلام و مصائب میں بھی وہ شاد رہے گا
جو صاحب ایماں ہے وہ آباد رہے گا
قرآن میں ابتر کے اشارے سے ہے ثابت
دشمن جو محمدؐ کا ہے برباد رہے گا

انکار نبوت کرتے ہو انکار رسالت کرتے ہو
اور پھر بھی مسلماں بنتے ہو کیسی یہ قیامت کرتے ہو
قرآن کو جس کے کہنے سے پیغام ہدایت مانا ہے
انکار اسی کے رتبے سے، کیا دین کی خدمت کرتے ہو

اسد سے آنکھ ملانا کوئی مذاق نہیں
فنون جنگ دکھانا کوئی مذاق نہیں
دہل رہے ہیں کلیجے لرز رہی ہے نظر
علیؑ کے سامنے آنا کوئی مذاق نہیں

کہیں پہ صبح کرتے ہیں کہیں پہ شام کرتے ہیں
سلیقے سے ہمارے وقت پہ سب کام کرتے ہیں
بشارت پا چکے ہیں خاتمہ بالخیر ہونے کی
علی والے کہیں اندیشۂ انجام کرتے ہیں

شیخ صاحب اپنی پیدائش کا کچھ کہیے تو حال
کس طرح پیدا ہوئے ارشاد کچھ تو کیجیے
ہم وسیلے کا جب ہی مانیں گے تارک آپ کو
والد ماجد کا اپنے نام ہی نہ لیجیے

نہیں ہے روح تو انسان رہ نہیں سکتا
بغیر معنی کے قرآن رہ نہیں سکتا
علی کو چھوڑنے والے خبر بھی ہے تجھ کو
علیؑ سے ہٹتے ہی ایمان رہ نہیں سکتا

امور حق میں کہاں کس کا زور چلتا ہے
کہیں نوشتہ تقدیر بھی بدلتا ہے
یہ بات میری سمجھ میں نہ آسکی اب تک
علیؑ کے ذکر سے کیوں دل کسی کا جلتا ہے

منافقت سے کوئی فیض پا نہیں سکتا
چراغ حق کو زمانہ بجھا نہیں سکتا
سیاست اموی یہ پسند ہو جس کو
علی کا نام زباں پہ وہ لا نہیں سکتا

علی سے بغض ہے دل میں نبیؐ سے الفت ہے
عجیب ہے یہ طبیعت، عجیب فطرت ہے
پکارتا ہے جہنم ادھر چلے آؤ
مخالفین علی کی یہاں ضرورت ہے

علی سے عشق جو اے شیخ کر نہیں سکتا
صراط سے وہ سلامت گزر نہیں سکتا
ہزار بار نہیں لاکھ بار قتل کرو
علی کے عشق کا مارا تو مر نہیں سکتا

ہر اک پہ کرم ہے سحر و شام علی کا
مشکل میں لیا کرتے ہیں سب نام علی کا
یہ دست خدا، نفس خدا، عین خدا ہیں
مجبوری کا کام ہے ہر کام علی کا

کیا کوئی بتا سکتا ہے امکان علی کا
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفان علی کا
اے دشمن ایماں تجھے کیا یہ نہیں معلوم
ایمان کی شہ رگ پہ ہے احسان علی کا

غدیر خم میں نیا انقلاب آیا ہے
اک آفتاب پس آفتاب آیا ہے
بلند کر کے علی کو نبیؐ یہ کہتے ہیں
یہ میرا مثل یہ میرا جواب آیا ہے

جو اقتدار نبیؐ ہے وہ اقتدار بتولؑ
امام وقت سے کچھ کم نہیں وقار بتولؑ
نبوت اور امامت کا ہیں یہی مرکز
اب اس سے بڑھ کے بھی کیا ہو گا اعتبار بتولؑ

ملی جو آل احمدؐ کو وہ عظمت جا نہیں سکتی
کبھی غیروں کے گھر حق کی ولایت جا نہیں سکتی
حسنؑ آئے جہاں میں ہل گئی باطل کی بنیادیں
نبیؐ کے خانداں سے اب خلافت جا نہیں سکتی

اوصاف ولی ابن ولی کے منکر
کردار سعید ازلی کے منکر
اس دور میں بھی ہیں سینکڑوں شمر و یزید
اب بھی ہیں حسینؑ ابن علی کے منکر

نگاہ حق میں جو ہے انتخاب آیا ہے
علی کے گھر میں پھر اک آفتاب آیا ہے
نصیریوں سے یہ کہہ دے کوئی خدا کے لئے
چلو تمہارے خدا کا جواب آیا ہے

آیا لب فرات وفاؤں کا جب امام
موجوں نے سر کو پاؤں پہ رکھا بہ احترام
عباسؑ نامدار نے ایک ایک بوند پر
لکھا ہے اپنے خون جگر سے وفا کا نام

طالب دعا۔ سید نوروز عباس۔ ۲۰ نومبر ۲۰۰۳ م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کافر

جولوگ علیؑ کے شیعہ پر بہتان تراشا کرتے ہیں
وہ احمق لوگ حقیقت میں خود آپ کو کافر کہتے ہیں
آدمؑ کی علیؑ نے بخشش کی آدم بھی علیؑ کا شیعہ تھا
یہ کیسے بیٹے ہیں شوکت جو باپ کو کافر کہتے ہیں

--شوکت--

کیوں تجھکو دشمنی ہے علیؑ و حسینؑ سے
فرصت ملے تو پوچھ کبھی والدین سے

--محسن نقوی--

ملاوٹ کا لہو کیا مرتضےؑ کو یاد رکھے گا
کھرا ہو خون جس کا وہ علیؑ کو یاد کرتے ہیں

کرتے ہیں سجدہ سوئے زچہ خانہء علیؑ
مزمز کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہیں

--قمر جلالوی--

اے مسلماں دیکھ آ کر ایک کنکر کا مزاج سنگریزہ بھی سمجھتا ہے پیمبرؐ کا مزاج
اک منافق بھی رہا اور اک نے کلمہ پڑھ لیا وہ صحابی کی روش تھی یہ ہے پتھر کا مزاج

--نیر جلال پوری--

حیدرؑ کی عداوت تمہیں کر دیتی ہے اندھا
تم توڑنے لگتے ہو شریعت کے بھرم کو
عمران کو کافر جو کہا یہ بھی نہ سوچا
بیت اللہ نے رستہ دیا کافر کے حرم کو

وہ کون ہے جو ذکرِ محمدؐ سے ٹوک دے
خود کو بڑھا کے نارِ جہنم میں جھونک دے
مسجد میں تم کو ذکرِ حیدرؑ ہے ناگوار
جا مرتضےؑ کو کعبے میں آنے سے روک دے

جتنے ڈالر سے پلا کرتے ہیں یہ فتویٰ فروش
اتنا ہم نام پہ مولاؑ کے لٹا دیتے ہیں
سال میں چھپتی ہیں بدعت کی کتابیں جتنی
اتنا ہم بچوں کو دس دن میں پڑھا دیتے ہیں

••••••

مشکل میں جو ایک در سے مدد مانگ رہے ہیں
آئے جو مصیبت تو وہ سب مانگ رہے ہیں
لے جائیں گے کیا خاک تجھے خلدِ بریں میں
جو اپنے لئے ان سے مدد مانگ رہے ہیں

جانے کس سچائی کا حامل ہے اعلانِ غدیر جان کرا نجان بن جاتے ہیں یارانِ غدیر
وہ تو کہیئے اس گھڑی بیمار پیغمبر نہ تھے ورنہ یہ اعلان ہو جاتا ہذیانِ غدیر

خون میں ڈوبے ہوئے ہیں آج بھی معصوم دو
اک ابو طالبؑ کا ایماں ایک اعلانِ غدیر
دشمنِ آلِ محمدؐ تیرا میرا جوڑ کیا
تو مسلمانِ سقیفہ میں مسلمانِ غدیر

کیوں علیؑ والوں کو تو کہتا ہے کافر کافر مفتیِ عصر عجب تیری ستم رانی ہے
ڈوب جائے نہ تجھے لیکے یہ فتوؤں کا عمل غور سے دیکھ تیرے چاروں طرف پانی ہے

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا --طالبِ دعا- سیدہ زرعباس یکم نومبر ۲۰۰۲ م)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھنؤ و رجلالپور کے شعرا کی رباعیاں

مکہ حسینؑ کا ہے مدینہ حسینؑ کا　　یہ پوری کائنات ہے صدقہ حسینؑ کا
کیا کہہ سکے بشر کہ خدا کی زبان میں　　قرآن پڑھ رہا ہے سیدہ حسینؑ کا

--محسن عمرانؔ--

زمیں سے تا بہ فلک جو بھی اس حصار میں ہے
وہ بوترابؑ کی مرضی کے اختیار میں ہے
نہ ہو سکے گا احاطہ علیؑ کی عظمت کا
یہ کائنات خدا ہے جو اختصار میں ہے

--محسن عمرانؔ--

فقیر سب ہیں یہاں پر مگر بنامِ علیؑ
بس اک وقار کو ملتا ہے کیا کیا جائے

--نذیر باقری--

زمین و آسماں کے ذرے ذرے کا سلام اس پر
کہ جس کی گود نبوت اور امامت کا ٹھکانہ ہے
ابد تک چین سے سوتا رہے گا دینِ پیغمبرؐ
سر اسلام کے نیچے ابوطالبؑ کا شانہ ہے

یہ کاروبار چلا ہے علیؑ کے بارے میں
کہ اختصار ہوا ہے علیؑ کے بارے میں
تیرا وجود یقیں سے نجس ہوا ثابت
یہ تو نے شک جو کیا ہے علیؑ کے بارے میں

کتنا عجب ہے صاحبِ غیبت کا انتظار
روزن کی زندگی میں قیامت کا انتظار
تیرے قدم کا تیری امامت کا انتظار
پانی کو ہے نمازِ جماعت کا انتظار
دل آئینہ بنے ہوئے صدیاں گزر گئیں
کب تک نظر کرے تیری صورت کا انتظار
سورے کھڑے ہیں بابِ مدینہ کے ہر طرف
قرآن کو ہے آخری آیت کا انتظار

یہ فرمایا شیخ جی نے کہ سب کچھ خدا کا ہے
سچی تھی بات ہم نے سر اپنا جھکا لیا
پھر اس کے بعد کیا کیا تم کو خبر بھی ہے
مسجد سے چندہ لے کے اپنا گھر بنا لیا

--انور خورشید ہلوری--

مالِ اسلام پہ سب آپ نے قربان کیا
اس لئے ایک بھی سوتا نہیں بھوکا کوئی
اور اتنی خیرات خدیجہؑ نے مسلماں کو دے دی
کہ گھر میں سادات کے جاتا نہیں صدقہ کوئی

--انور خورشید ہلوری--

نسلِ حیدرؑ کو تو پروان چڑھایا رب نے
دشمنی کا تو نتیجہ دیکھے کوئی
ان کے گھر پہ تو ستارے نے کیا ہے سجدہ
غیر کے گھر پہ تو جاتا نہیں کوا کوئی

--انور خورشید ہلوری--

دینِ خدا دینِ خلافت میں فرق ہے
لنگڑے کا ذکر کیوں ہو دسہری ء کے سامنے
کرتے ہو تم خدیجہؑ کا کس سے مقابلہ
کھٹیے کی کیا بساط دسہری کے سامنے

--انور خورشید ہلوری--

ہے نمبر موبائل کا ساتھ آٹھ چھ ۸۶ ۷
بھلا بات کرنا کوئی حال ہے
میں جب چاہوں سجدے میں باتیں کروں
میرے ہاتھ میں مولا کا سم SIM کارڈ ہے

--انور خورشید ہلوری--

دونوں جہاں میں جز وِ رسالت ہے فاطمہؑ
قرآں گواہ رحلِ امامت ہے فاطمہؑ
میں نے کہا کہ مرکزِ عصمت یہی تو ہے
تحریر بڑھ کے بولی طہارت ہے فاطمہؑ

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے جمع کیں --سید نذر عباس۔۱۴ جنوری ۲۰۰۴ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولانا السیّد منظور حسین نقوی

خدائے پاک و غنی کے سہارے جیتا ہوں
عطا و فیضِ نبیؐ کے سہارے جیتا ہوں
گناہگار ہوں نادم ہوں اور پریشاں ہوں
ولائے مولا علیؑ کے سہارے جیتا ہوں

قول کچھ اور فعل کچھ مومن کا ہوتا ہی نہیں
پس وہی مومن ہے قول و فعل جس کا ایک ہے
نیک تو بنتے ہیں سارے قولِ پیغمبرؐ سنو!
صدقِ دل سے جو مطیعِ آلؑ ہے وہ نیک ہے

سوچ تو دل میں منکرِ توحید
جز خدا رزق کون دیتا ہے
ان کی سیرت پہ بھی چلا ہوتا
نام مولا علیؑ کا لیتا ہے

جس کو علیؑ سے ہو گی محبت حلالی ہے
جنت میں جائے گا وہی مومن موالی ہے
بغضِ علیؑ کی جس نے بنا دل میں ڈالی ہے
ولد الحرام ہے یہ سزا اُس نے پالی ہے
واللہ کے کلام کا سند محمد کے کلام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

سب سے مقدم ہے خدا اور بعد ذاتِ ذوالعلا
اول حبیبِ کبریا دوم علیؑ شیرِ خدا
سوم جنابِ فاطمہؑ بنتِ رسولؐ دوسرا
چوتھے حسنؑ شاہِ ہدیٰ پنجم شہیدِ کربلا
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

کیا ہی یہ نام پاک ہیں صلِ علیٰ صلِ علیٰ
ان ناموں میں حق نے اثر ہے اسمِ اعظم کا رکھا
جس وقت ساقِ عرش پہ ان کو قلم لکھنے لگا
پیہم صریرِ کلک سے پیدا ہوئی تب یہ صدا
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

رنج و مشکل میں اگر کوئی بشر ہو مبتلا
ان ناموں کی تاثیر کو پڑھ کر وہ لیوے آزما
زنہار آ سکتی نہیں نزدیک اس کے کچھ بلا
رکھتا ہے جو وردِ زباں شام و سحر صبح و مسا
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

اسمائے حسنیٰ ہیں یہ وہ قرآں میں ہے جن کی ثنا
آدمؑ کی توبہ کو ملا حسنِ قبول ان سے ملا
طوفاں سے بیڑا نوحؑ کا ان ہی کی برکت سے بچا
یونسؑ شکم میں حوت کے پڑھتے رہے یہ برملا
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

یہ نام یوسفؑ کے لئے تھے چاہ میں آبِ بقا
اور دارِ پر دردِ دلِ عیسیٰؑ کی تھی یہ ہی دوا
ان کے تصدق سے ہوئی ایوبؑ کو حاصل شفا
پڑھتے ہیں الیاسؑ و خضرؑ یہی وظیفہ دائما
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

ان ناموں کی عظمت پہ تھے داؤد سو جاں سے فدا
کرتے تھے ان کا تذکرہ دائم جنابِ زکریا
نمرود نے جب آگ میں ڈالے خلیلِ کبریا
لب پر تھے ان کے اس گھڑی یہ نام پاک اور یہ دعا
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

جس شہر میں جس قریہ میں طاعون ہو یا ہو وبا
اس جا کے رہنے والوں کو لازم ہے اے اہلِ ولا
برپا عقیدے سے کریں شبیرؑ کی بزمِ عزا
اور بعد مجلس یکزباں ہو کر پڑھیں یہ سب دعا
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

جل بجھ کے کوہِ طور پہ ہو جاتے موسیٰؑ اک سُرمہ سا
ان ناموں کی تائید سے لیکن ٹلی سر سے بلا
یعقوبؑ سے بچھڑا پسر ملتا نہ تا روزِ جزا
درگاہِ خالق میں اگر کرتا نہ یوں وہ التجا
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

اسمائے اعظم ہیں یہی اسمائے پاک پنجتنؑ
سب انبیاء و اوصیاء دائم دمِ رنج و محن
بہتر وسیلہ جان کر پیشِ خدائے ذوالمنن
کرتے تھے عرضِ مدعا پڑھ کر یہ باصوتِ حسن
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

تیری حفاظت میں رہیں سرور کے سب اہلِ عزا
سن لے یہ تیرہ مدکی دعا اس بزمِ غم کا واسطہ
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رُباعیات

زباں پہ مولا علیؑ کا جو نام آ جائے
تو قدسیوں کا فلک سے سلام آ جائے
جو مشکلوں میں ہو خود کس کے کام آئے گا
پکار اس کو جو مشکل میں کام آ جائے

باعمل عالم بلاشک واجب التعظیم ہے
صاحبِ تقویٰ جو ہے وہ لائقِ تکریم ہے
کبریائی ہے فقط زیبا خدا کے واسطے
انکساری سے رہو یہ دین کی تعلیم ہے

علیؑ کا ذکر مجالس کی زیب و زینت ہے
حدیث میں ہے کہ ذکرِ علیؑ عبادت ہے
ہے جس کو بغضِ علیؑ سے جلے گا دوزخ میں
وہ جنتی ہے علیؑ سے جسے محبت ہے

جو دل میں حبِ علیؑ ہے تو دل ملول نہیں
بغیر اُن کی ولا کے تو کچھ حصول نہیں
عقیدہ اور عمل دونوں لازم و ملزوم
بلا دلیل جو دعویٰ ہو وہ قبول نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں کچھ گریں گے کئی سنگ وخشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بروزِ حشر
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

غربت ہے رشکِ بختِ سکندر بنی ہوئی
صحرا کی تشنگی ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ
نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

سکتے میں خوابِ دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآں دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے

ذرا احتیاط سے کام لے نہ زباں دراز ہو اس قدر
کہ حسینیت سے الجھ سکے ابھی تجھ میں اتنا تو دم نہیں
ہے عروجِ دیں کا امیں یہی ہے نشانِ فتحِ مبیں یہی
اسے چشمِ بد سے نہ دیکھنا یہ علَم ہے تیرا قلم نہیں

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلول نے بیچی کبھی حُر نے خریدی ہے
خداوندا تری جنت بڑی سستی نظر آئی

اب تک الجھ رہا ہے یزیدی ہجوم سے
شبیرؑ تو نے دین کو غازی بنا دیا
تجھ پر درود پڑھ کے پہنچتی ہے حق کے پاس
تو نے نماز کو بھی نمازی بنا دیا

پھوٹا تھا جو کبھی کسی نیزے کی نوک سے
ہر عہد پر محیط وہی انقلاب ہے
ہر دور میں حسینؑ نے ثابت یہ کر دیا
ہر دور کے یزید کا خانہ خراب ہے

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

حسینیتؑ تری تعظیم جا بجا ہوگی
یزیدیت تری تذلیل برملا ہوگی
ہر ایک دل پہ لگی ہے غمِ حسینؑ کی مہر
اگر شکست یہی ہے تو فتح کیا ہوگی

jabir.abbas@yahoo.com

مرضی ہے تیری فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر

کیا فکر جہاں نوکر سلطانِ وفا ہوں
میں قبر کی آغوش میں راحت سے رہوں گا
محشر کی تپش مجھ کو پریشاں نہ کرے گی
میں پرچم عباسؑ کے سائے میں رہوں گا

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسین
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسین
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ حسینؑ! حسینؑ!

علیؑ جو قبر میں آئے ہوئے ہیں، چین سے ہوں
یہ دل ہے رقص میں خوشبو کی ڈالیوں کی طرح
فرشتے بہر سفارش زمیں پہ بیٹھے ہیں
کس سخی کے مہذب سوالیوں کی طرح

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
جس سے شب سیاہ یزیدی لرز اٹھے
خود اپنے دل سے پوچھ وہی دن حسینؑ ہے

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

اس شان سے جائیں گے سرِ حشر بھی ہم لوگ
مولا تیری چاہت کا بھرم ہاتھ میں ہوگا
جھک جھک کے ملیں گے ہمیں دربانِ ارم خود
سینے میں ترا عشق علم ہاتھ میں ہوگا

تحت الثریٰ ہے بغضِ علیؑ کی گھٹن کا روپ
کوثر مرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے
جنت علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ
دوزخ بتولؑ پاک کی رنجش کا نام ہے

بوقت مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعات

محسن نقوی

محشر میں اس انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیر ترے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

منصب کا اشتیاق نہ پروائے تخت و تاج
تیرا ہر اک غلام بڑی تمکنت میں ہے
جنت میں کون جائے گا تیری رضا بغیر
جنت بھی اے حسینؑ تیری سلطنت میں ہے

صبر و سکوں کا ناز وہی دِل کا چین ہے
مظلوم ہو کے بھی جو شہِ مشرقین ہے
پوچھی متاعِ دامنِ اسلام جب کبھی
اسلام کہہ اُٹھا مرا سب کچھ حسینؑ ہے

روحِ اذاں ہے باپ تو بیٹا نمازِ دیں
مسجد علیؑ کی ہے تو مصلّی حسینؑ کا
جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؑ کا عرشِ معلّی حسینؑ کا

انگشتری ہے دیں کی، نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

جو ناطقِ قراں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسینؑ ابنِ علیؑ بر سرِ صحرا
عباسؑ نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ
قصرِ اِرم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہو میرے حسینؑ کا
اُس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

اپنی تقدیر پہ سایہ ہے ترا ابن علیؑ
قافلہ گردشِ دوراں کا کہاں رُکتا ہے؟
پرچم حضرت عباسؑ کا بوسہ لینے
سجدہ کرنے کو کئی بار فلک جھکتا ہے

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دُور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ وفا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچمِ حسینؑ
اِس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عباسؑ صحیفہ ہے امامت کے عمل کا
عباسؑ کی آواز ہے فرمان ازل کا
ہر ظلم کی تقدیر ہے جکڑی ہوئی اس میں
عباسؑ کا پنجہ بھی شکنجہ ہے اجل کا

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

حکمت کے آئینے کا سکندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا ہے کنار، سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہ ذوالجلال فنا تجھ سے دور ہے
دل میں نہیں ہے روح کے اندر ہے تو حسینؑ

انسان کو سکون سے رہنا سکھا دیا
ہنس ہنس کے ظلم و جور بھی سہنا سکھا دیا
شبیرؑ تیری پیاس نے محشر کی شام تک
آنکھوں کی ہر فرات کو بہنا سکھا دیا

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم احساس نگوں ملتا ہے
ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا!
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

سورج ابھی نہ جا تو حد مشرقین سے
جبریل ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسین سے

لمحہ لمحہ رُخِ احساس کی ضو بٹتی ہے
ریزہ ریزہ غم کونین کی لو بٹتی ہے
پوچھ مت کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس
اس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

اعمال میں ثبوتِ ولا ہے غم حسینؑ
نبیوں کی بندگی کا صلا ہے غم حسینؑ
دشمن غمِ حسین کے دوزخ کا رزق ہیں!
وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ

مشکل ہے قرضِ ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

jabir.abbas@yahoo.com

بوقتِ مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

حسنینؑ کے قدموں کی بچی دھول ہیں تارے
جنت کی فضا بنتِ پیمبرؐ کے سبب ہے
ہے عرش محمدؐ کے فضائل کی بلندی
معراج، یداللہ کی زیارت کا لقب ہے

ضمیرِ ابنِ آدم میں شعاعِ نورِ ایمانی
نگہبانِ رسالت کے بس اک نقشِ قدم سے ہے
نہ ہوتا یہ مسیحا تو شریعت سانس نہ لیتی
دلِ اسلام کی دھڑکن ابوطالب کے دم سے ہے

یہ بات یاد رکھ کہ عقیدے کی بات ہے
اس بات کا لقب ہی کلیدِ نجات ہے
دوزخ منافقوں کی عبادت کا ہے جہیز
جنت علیؑ کے ذکر کی پہلی زکوٰۃ ہے

دستِ تاریخ کی پوشیدہ لکیریں تو پڑھو
ہر مسلمان کا مقسوم ابو طالب ہے
کفر و ایماں کی یہ بحث کہاں سے آئی
جبکہ اسلام کا مفہوم ابو طالب ہے

اگر نہ صبرِ مسلسل کی انتہا کرتے
کہاں سے عزمِ پیمبرؐ کی ابتدا کرتے
خدا کے دیں کو تمنا تھی سرفرازی کی
حسینؑ سر نہ کٹاتے تو اور کیا کرتے

علیؑ اس شان سے نازل ہوئے ہیں
تحیر اک جہاں پر چھا گیا ہے
بتو! نکلو خدا کے گھر سے دیکھو
خدا کی شکل والا آ گیا ہے

اگر کسی دل میں بغضِ حیدرؑ کی دھول ہو گی جنابِ والا
تو پھر عقیدے کی ہر ادا بے اصول ہو گی جنابِ والا
اگر کسی سے بروزِ محشر خفا ہو نبیؐ کی بیٹی
تو پھر بہشتِ بریں کی خواہش فضول ہو گی جنابِ والا

نوکِ سناں پہ ہے سرِ مظلوم سرفراز
خنجر غرورِ ظلم کے سینے میں گڑ گیا
کہنے لگے حسینؑ کہ بول اے یزیدیت
بس ایک وار میں ترا چہرہ بگڑ گیا

jabir.abbas@yahoo.com

نوکِ سناں پہ ہے سر مظلوم سرفراز
خنجر غرورِ ظلم کے سینے میں گڑ گیا
کہنے لگے حسینؑ کہ بول اے یزیدیت
بس ایک وار میں ترا چہرہ بگڑ گیا

چھیڑو نہ مجھے اے مرے دلدار ملنگو
جو کچھ بھی تمہیں چاہیے ماحول سے لے لو
اس وقت میں نبیوں کے مسائل میں ہوں مصروف
جنت کی طلب ہے تو وہ بہلول سے لے لو

اللہ رے بانکپن ابو طالب کے لال کا
آئے تو مرتضیٰؑ نے ٹھکانہ کہاں لیا
بچپن کی پہلی ضد بھی نہایت حسین تھی
ملتی تھی جس سے شکل اسی کا مکاں لیا

کعبہ علیؑ کا مسجد و منبر علیؑ کے ہیں
ابدال وغوث وقطب وقلندر علیؑ کے ہیں
محشر میں اہلِ حشر پہ آخر کھلا یہ بھید
سوداگرانِ خلد، گداگر علیؑ کے ہیں

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث وقطب وقلندر علیؑ کا نام
فرطِ ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر علیؑ کا نام

غمِ حسینؑ کے آنسو ہیں اپنی آنکھوں میں
سجا کے جسم پہ ماتم کے داغ لائے ہیں
سنا تھا قبر کے اندر بڑا اندھیرا ہے
ہم اپنے ساتھ ہزاروں چراغ لائے ہیں

دنیا و آخرت میں نہ بھوکے مریں گے ہم
غربت میں بھی نہ اپنے قدم ڈگمگائیں گے
بے روزگار ہو بھی گئے گر تو دیکھنا
جنت کے گھر کو بیچ کے روٹی کمائیں گے

جلائیں مردے ٹھوکر سے ابھاریں ڈوبتا سورج
جہاں میں بندگانِ باہنر ایسے بھی ہوتے ہیں
علیؑ میرا خدا ہرگز نہیں لیکن بتا مجھ کو
خداوندا! خدائی میں بشر ایسے بھی ہوتے ہیں

خلد بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
تسکینِ قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
کیونکر نہ تیرا ورد کرے دینِ پنجتن
تسبیحِ فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ بھید کھلا حر کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے ایک تبسم سے بھی کم ہے

اب بھی آتی ہے یہ آوازِ رباب
عمر بھر دشت کو ترسیں بادل
ڈر نہ جائے کوئی معصوم بدن
قبرِ اصغرؑ پہ نہ برسیں بادل

اے کفر کے فتووں کی دکاں کھولنے والو!
بوسیدہ عقائد کے درو بام سنبھالو
پھر شوق سے ہم اہلِ مودت سے الجھنا
پہلے ذرا ایمان بزرگوں کا بچا لو

ہری ہو کر مری شاخِ تمنا اور ہلتی ہے
مودت کے چمن میں ہر کلی یک لخت کھلتی ہے
خدا برحق سہی لیکن پریشانی کے عالم میں
علیؑ کا نام لینے سے بڑی تسکین ملتی ہے

پانی پانی کر گئی دریا کو اک بچے کی پیاس
تشنگی کو سانس لینے کا قرینہ آ گیا
تیر کھا کر ہنس پڑا اصغرؑ کچھ اس انداز سے
شرم سے قاتل کے ماتھے پر پسینہ آ گیا

فرعونِ عصرِ نو کے نمک خوار نوکرو
جو تم کو غرق کر دے وہی نیل ہم بھی ہیں
اے ابرہہ کی فوج کے بدمست ہاتھیو
انجام سوچ لو کہ ابابیل ہم بھی ہیں

اسلام کھو چکا تھا غرورِ یزید میں
کرتا نہ کربلا میں جو بیعت حسینؑ کی
شک ہو تو اب بھی روحِ پیمبرؐ سے پوچھ لے
رائج ہے دو جہاں میں شریعت حسینؑ کی

تو کفرِ کل کی ڈھال میں ایمانِ کل کا وار
دوزخ کے راستے کا مسافر ہے تو کہ میں
تو پیرو یزید میں نوکر حسینؑ کا
سچ سچ بتا کہ اصل میں کافر ہے تو کہ میں

ان کی فطرت ہے ہر اک مومن سے لڑنا بے سبب
ان سے پہلے بھی کئی شیطاں صفت آئے گئے
یہ تو کیا ہیں غور سے دیکھا' تو ان کی بھیڑ میں
کچھ نبوت پر بھی شک کرتے ہوئے پائے گئے

jabir.abbas@yahoo.com

ہر درد کے لبوں پہ سجا ہے دوا کا نام
حاجت سے پوچھ لے کبھی حاجت روا کا نام
تجھ کو یقیں نہ ہو تو کبھی آزما کے دیکھ
مشکل کی موت ہے مرے مشکل کشا کا نام

انسانیت کو روپ بدلنا سکھا دیا
قطرے کو بحرِ تند میں ڈھلنا سکھا دیا
تو نے بشر کی آبلہ پائی کو اے حسینؑ
خنجر کی تیز دھار پہ چلنا سکھا دیا

جو ناطقِ قرآں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابنِ علی بر سرِ صحرا
عباس نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

ہر ایک اشکِ شبنمِ برگِ گلِ نجات
کالی قبا لبادۂ عرشِ بریں ہے
ماتم نہیں حسین کی عظمت کا طبل ہے
نوحہ نہیں ترانۂ فتحِ مبین ہے

مولانا حسینؑ تیری مودت سے عہد ہے
اس عہد پر حضور ہمیں اب غرور ہے
ہم تیرے دشمنوں کو نہ بخشیں گے حشر تک
اور حشر میں بھی ان سے الجھنا ضرور ہے

خیراتِ علم و بخششِ محشر متاعِ خلد
ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب ہے
جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ حیدرؑ کے در سے مانگ
یہ درؑ درِ خدا سے نہایت قریب ہے

حسینؑ جس کے گداگروں نے بہشت بیچی زمین پر بھی
حسینؑ جس کے علم کا سایہ رہے گا عرشِ بریں پر بھی
حسینؑ جس کے لہو کی جھلمل ہے کہکشاں کی جبین پر بھی
حسینؑ جس کے عمل کی خوشبو برس رہی ہے یقین پر بھی

تاجدارِ قلب و جاں بحرِ سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ فاتحِ کرب و بلا عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

شبیرؑ تو نے درد کا ایواں سجا دیا
صحرا کو مثلِ عرشِ معلیٰ بنا دیا
تجھ پر نماز ختم ہے اے دیں کے تاجدار
تیروں پہ تو نے اپنا مصلیٰ بچھا دیا

jabir.abbas@yahoo.com

mohsin naqvi ki rubaiyan

ہم حسابی نہ کتابی پہ خبر ہے اتنی
اپنے مومن کے لیے حق کے ولی آتے ہیں
زندگی وار کے اس واسطے پہنچے ہیں یہاں
قبر میں ہم نے سنا تھا کہ علیؑ آتے ہیں

زمانے بھر میں ایسا کیمیا گر کب ہوا پیدا؟
کسی کنکر کو چھو لے اور پل میں دُر بنا ڈالے
حسینؑ ابن علیؑ جیسا سخی گر ہو تو لے آؤ
جو اک چشمِ کرم سے مجرموں کو حر بنا ڈالے

عصر کی تشنہ لبی یاد آئی
وقت کی بو العجبی یاد آئی
ابر برسا جو کہیں پر محسن
مجھ کو اولادِ نبیؑ یاد آئی

حشر والو! ہمیں محشر کی ضرورت کیا تھی؟
چارۂ ضعف بصارت کو چلے آئے ہیں
خوفِ دوزخ ہے نہ فردوس کا لالچ ہم کو
ہم تو مولاؑ کی زیارت کو چلے آئے ہیں

غنچۂ بنت اسدؑ شیر جلی یاد آیا
حرزِ جاں روحِ اذاں حق کا ولی یاد آیا
جب کبھی ماہِ رجب صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

یہی خیال مرے دل کا چین لگتا ہے
میں کیا کروں کہ یہی نورِ عین لگتا ہے
برا نہ مان کہ نیزے کی نوک پر مجھ کو
زمیں پہ عرش سے اونچا حسینؑ لگتا ہے

نیزے کی نوک، دوشِ نبیؐ زین ذوالجناح
جچتی ہے اس طرح کی سواری حسینؑ کو
جس زندگی پہ سایۂ ظلم یزید ہو
اس زندگی سے موت ہے پیاری حسینؑ کو

لمحہ ابھر رہا ہے فروع و اصول کا
منظر نکھر رہا ہے وہ رد و قبول کا
صف باندھ کر کھڑی ہیں جہاں کی حقیقتیں
تاریخ لکھ رہا ہے نواسۂ رسولؐ کا

ترے دل میں کیسی گرہ پڑی تجھے اس سے اتنا حسد ہے کیوں؟
جو نبیؐ کی آنکھ کا نور ہے جو علیؑ کی روح کا چین ہے
کبھی دیکھ اپنے خمیر میں کبھی پوچھ اپنے ضمیر سے
وہ جو مٹ گیا وہ یزید تھا، جو نہ مٹ سکا وہ حسینؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

nazar rd 8 oct 2004

Presented by: Rana Jabir Abbas

MOHSIN NAQVI KI RUBAIYAT

عملؑ کا زیب، شریعت کا زین کہتے ہیں
بطونِ قلب نبوت کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید
اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

شجاعت کا صدف، منارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؑ کہتے ہیں

عالم میں ہر سخی نے سوالی کے واسطے
ہاتھوں سے درِ خود اپنے خزانوں کے وا کیے
عباسؑ وہ سخی ہے کہ دنیا میں دین کو
ہاتھوں سمیت بھیک میں بازو عطا کیے

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علم کو سلامی دیا کرو

عباسؑ کی چاہت کا یہ عالم ہے جہاں میں
ہر سانس پہ لگتا ہے کہ نیزے کی انی ہے
دریا میں ابھرتی ہوئی موجوں کو ذرا دیکھ
یہ ماتم عباسؑ میں زنجیر زنی ہے

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت کئی ذروں کی سرِ عرش تلک ہے
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی مرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غم حسینؑ
قصرِ ارم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہے میرے حسینؑ کا
اس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

کب بشر واقفِ اسرارِ جلی بنتا ہے
مردے ٹھوکر سے جلائے تو ولی بنتا ہے
کوئی انساں شبِ ہجرت بڑے آرام کے ساتھ
بسترِ موت پہ سوئے تو علیؑ بنتا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا حسن، عقیدت کا زیب و زین بنا
علی کا خون، لعابِ رسولؐ، شیرِ بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

NAZAR ABBAS. 8-10-2004 RD

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

MOHSIN NAQVI KI RUBAIYAN

حادثے جب بھی مجھے رہ سے ہٹانے آئے
لوگ جب بھی مجھے مشکل میں ستانے آئے
میں نے گھبرا کے کہا مولا علیؑ ادرکنی
انبیاء بڑھ کے مرا ہاتھ بٹانے آئے

کس نے کہا کہ مفتی و ملا کے شر میں آ؟
یا دشمنِ علیؑ کی حدودِ اثر میں آ
جنت خریدنے کو چلا ہے تو جانِ من!
بہلول کے سجے ہوئے "نیلام گھر" میں آ

کیوں کہہ رہے ہو رین بسیرا ہے زندگی
صحرائے کربلا کا سویرا ہے زندگی
ڈرتی ہے ان سے موت کہ جن کی نگاہ میں
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے زندگی

لڑکھڑائی جو زباں نطق جلی یاد آیا
کوئی مشکل جو پڑی حق کا ولی یاد آیا
زندگی بھر تو سخن کہہ کے مکرنا سیکھا
موت جب سامنے آئی تو علیؑ یاد آیا

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت کا ہر اک گھر تیری جاگیر ہے لیکن
شبیر کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

پڑا جو رعب تو سب قیل و قال بھول گئے
چلا دماغ کچھ ایسا کہ چال بھول گئے
لحد میں ہم نے جو مولا علیؑ کا نام لیا
قسم خدا کی فرشتے سوال بھول گئے

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

چھلنی تھا ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا
اپنے لہو میں تر تھا لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Rubaiyat Mohsin Naqvi

چھٹے گی کذب کی گردِ کہن آہستہ آہستہ!
مٹے گی فکرِ انساں کی تھکن آہستہ آہستہ
ابھی تاریخ کو بچپن کی سرحد سے گزرنے دو
کھلیں گے اس پہ اوصافِ حسنؑ آہستہ آہستہ

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاشِ حدودِ چمن کی ہے:
اس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دنیا کو بہرِ امن ضرورت حسنؑ کی ہے

انگشتری ہے دیں کی تو نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

حسنؑ مولا حوادث جب بہ اندازِ دگر آئے
تری بخشش کے ساماں آنکھ سے دل میں اتر آئے
تلاشِ رزق کی خاطر جو سوئے آسماں دیکھا
ستارے تیرے دسترخوان کے ٹکڑے نظر آئے

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ ازلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

اے خدا فکر کی تقسیم اٹل ہو جاتی
دل کو حاصل نئی معراجِ عمل ہو جاتی
وقتِ آخر تجھے سجدہ جو نہ کرتا شبیرؑ!
کربلا، خانۂ کعبہ کا بدل ہو جاتی!!

میزانِ عدل میں ہیں برابر کے دو امام
اک سرخروئے چمن ہے مقدس چمن کے بعد
لوحِ جبینِ عظمتِ آدم پہ حشر تک
نامِ حسینؑ ثبت ہے لیکن حسنؑ کے بعد

حسنِ حق، واقفِ اسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں دفن ہوں گے کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ، ہم ترے نوکر بصد خروش
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاشِ حدودِ چمن کی ہے:
اس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دنیا کو بہرِ امن ضرورت حسنؑ کی ہے

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

دل میں شبیرؑ کی چاہت کا اثر پیدا کر
بہرِ عقبیٰ کوئی سامانِ سفر پیدا کر
تیرے اعمال سنور جائیں گے اک لمحے میں
شرط اتنی ہے کبھی حرؑ کی نظر پیدا کر

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ ازلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

اس کے مقابلے میں ہے اندھی ستم کی دھوپ
اس کے کرم کی چھاؤں کا پہرہ ہے فرش پر
کچھ اس لیے بھی جھک نہ سکے گا یہ حشر تک
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے عرش پر!

یہ بات صرف ختم نہیں معجزات پر
بخشش بھی ڈھونڈتی ہے شہِ مشرقین کو
مہمان بن کے آیا تو جنت خرید لی!
حرؑ کتنا جانتا تھا مزاجِ حسینؑ کو!!

حسنِ حق، واقفِ اسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

تاجدارِ قلب و جاں، بحرِ سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ رفعتِ ارض و سما عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

تاریخ تیرے تحمل پہ روئے گی عمر بھر!
ہر اشک ایک طنز ہے تیرے مزاج پر
چھ ماہ کا لال! اور ابھی تک ہے تشنہ لب؟
اے موجِ فرات! کہیں جا کے ڈوب مر!!

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Rubaiyat Mohsin Naqvi

دشتِ بلا کی دھوپ میں ٹکرا کے موت سے
خود زندگی کو نبضِ بشر میں پرو دیا!
شبیرؑ، تو نے اپنے لہو سے بصد خروش
بیعت کا داغ لوحِ دو عالم سے دھو دیا

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی!
مسجد کی صفوں سے کبھی مقتل کی طرف دیکھ
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی-!

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ انا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچمِ حسینؑ
اس پر کسیؑ کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

مصیبت کانپنے لگتی ہے اک نعرے کی ہیبت سے
مودّت کے چمن کی ہر کلی یک لخت کھلتی ہے!
خدا برحق سہی لیکن پریشانی کے عالم میں
علیؑ کا نام لینے سے بڑی تسکین ملتی ہے!!

دریائے علم و فضل کا گوہر تو ہے علیؑ!
احساسِ کردگار کا جوہر تو ہے علیؑ
اب کیا کہوں علیؑ کی فضیلت کے باب میں
کچھ بھی نہ ہو ___ بتولؑ کا شوہر تو ہے علیؑ

فشارِ قبر کو ایسا نڈھال کر دوں گا!
میں مشکلوں کی طبیعت بحال کر دوں گا
علیؑ کے نام نے جرأت وہ دی کہ زیرِ لحد
میں خود فرشتوں پہ کوئی سوال کر دوں گا

وہ اب بھی ہے ناواقفِ تہذیب و شرافت
یہ اب بھی رواں صورتِ دریائے عمل ہے!
کردارِ یزیدی کے کئی نام و نسب ہیں!!
شبیرؑ مگر اب بھی اصولوں میں اٹل ہے!

مرضی ہے تیری، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پہ
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر!!

اس مسئلے پہ سوچنا کیسا، کہاں کی بحث؟
یہ فیصلہ ہے لشکرِ تشنہ لبین کا
اسلام پہ ہے ناز تو تاریخ پڑھ کے دیکھ-!
اسلام اصل میں ہے تخلص حسینؑ کا

مولا حسینؑ تیری مودت سے عہد ہے
اس عہد پہ ہماری انا کو غرور ہے
ہم تیرے دشمنوں کو نہ بخشیں گے حشر تک
اور حشر میں بھی ان سے الجھنا ضرور ہے

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودّت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنّت ہے مجھے بخشی تو صدا غیب سے آئی!
شبیرؑ کے ماتم کا صلہ اور بھی کچھ مانگ

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے!!
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی!

سکتے میں خوابِ دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے-!!
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے!!

یہ تشنگی یہ ضمیرِ بشر کی لوحِ نجات
کہ موجِ کوثر و تسنیم احترام کرے!
اسی کے فیض سے باقی رہے گی حشر تلک
نمازِ سجدۂ شبیرؑ کو سلام کرے!!

دشمن شکارِ موجِ عمل ہو کے رہ گیا
سب تاج و تخت، رزقِ اجل ہو کے رہ گیا
اللہ رے حسینؑ تیرے صبر کا مزاج
دستِ ستم اٹھا تھا کہ شل ہو کے رہ گیا

گر دل میں کدورت ہے ولی ابنِ ولی کی
کانٹا ہے تو گلشن میں نہ کر بات کلی کی
دوزخ تری منزل ہے اسی سمت سفر کر
جنت تو ہے جاگیر حسینؑ ابنِ علیؑ کی

بشر کا ناز، نبوّت کا نورِ عین حسینؑ
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسینؑ
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ "حسینؑ حسینؑ"!!

کیا ظلم تمھیں سایۂ دیں اوڑھنے والو
سوکھا ہے کہاں پیڑ، کہاں شاخ جلی ہے؟
اسلام کی تاریخ جھٹک کر کبھی دیکھو-!
اسلام تو مقروضِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے-!!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Rubaiyat Mohsin Naqvi

مولائے غوث و قطب و قلندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا بے کنار سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہِ ذوالجلال! فنا تجھ سے دور ہے!
دل میں نہیں ہے، روح کے اندر ہے تو حسینؑ:

واجب خدا کی ذات ہے، ممکن حسینؑ ہے!
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے!!
شام و سحر کی گردشِ پیہم سے پوچھ لو!
سورج ہے جس کا خمس وہی دن حسینؑ ہے

چھلنی ہے ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا!
اپنے لہو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصولِ دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

واجب خدا کی ذات ہے، ممکن حسینؑ ہے!
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے!!
شام و سحر کی گردشِ پیہم سے پوچھ لو!
سورج ہے جس کا خمس وہی دن حسینؑ ہے

چھلنی ہے ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا!
اپنے لہو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصولِ دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Rubaiyat Mohsin Naqvi

خالق نے کچھ اس طرح اُتارے ہیں محمدؐ
ہر دور میں ہر شخص کو پیارے ہیں محمدؐ
اکثر درِ زہراؑ پہ یہ جبریلؑ نے سوچا
پیغام کسے دوں کہ یہ سارے ہیں محمدؐ

اُس باغ پہ توحید کا پہرہ نہ ہو کیونکر؟
جس باغ کی پہچان ہی زہراؑ سی کلی ہو
اُس شخصؐ کے رُتبے کی بلندی پہ نہ جاؤ
جس شخصؐ کے ادنیٰ سے غلاموں میں علیؑ ہو

دل میں چاہت ہے پیمبرؐ کی تو دوزخ کیسی؟
پھر سرِ حشر یہ رحمت کا لبادہ کیا ہے!
اے فرشتو! میرے اعمال نہ دیکھو ٹھہرو!
پہلے پُوچھو کہ محمدؐ کا ارادہ کیا ہے

محمدؐ کی چاہت دماغوں کی شاہی
محمدؐ کی نفرت دلوں کی تباہی
محمدؐ کی بخشش، خدا کا خزانہ
محمدؐ کی رنجش، عذابِ الٰہی

یہ بات مجھ پہ میرے عقیدے کا فیض ہے
یہ مسئلہ نہیں ہے فروغ و اُصول کا
ہر چودھویں کا چاند ہے نقشِ کفِ نبیؐ
ہر دوپہر کی دھوپ ہے سایہ رسولؐ کا

فکرِ بشر خیالِ نبوت کی دُھول ہے
معیارِ بندگی میں کوئی ضد فضول ہے
پتھر کو رزقِ نطق ملے جس کے ہاتھ سے
سمجھو وہ بالیقین خدا کا رسولؐ ہے

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم
جب تک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصرِ یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو
تاریخ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

ہر صبح، مکافات کی شاموں کے لیے ہے
دنیا دلِ نادار کے کاموں کے لیے ہے
اَعدائے نبوّت کا ٹھکانہ ہے جہنّم
جنّت تو محمدؐ کے غلاموں کے لیے ہے

نازاں ہوں مقدر پہ ہے احسان محمدؐ
ہوں آئینہ بردارِ غلامانِ محمدؐ
چھیڑے نہ مجھے حشر کے سورج کی حرارت
حاصل ہے مجھے سایۂ دامانِ محمدؐ

تمام لفظ ترے حق کا انتخاب ہُوئے
تمام زخم ترے ظلم کا جواب ہُوئے
ترے لہو کے وہ چھینٹے جو آسماں پہ پڑے
انہی میں کچھ مہ و انجم کچھ آفتاب ہُوئے!

اِنساں کی جبیں پہ ستارے سجا دیے
زخموں سے پھُول دشتِ بلا میں کھلا دیے
نوکِ سناں پہ بول کے میرے حسینؑ نے
تاریخ کی زباں پہ تالے لگا دیے

اصولِ دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نمازِ عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا ناز، نبوّت کا نُورِ عین بنا
علیؑ کا خون، لعابِ رسولؐ، شیرِ بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

خالق کی آبرُو کے محافظ، علیؑ کے لال
نذرانۂ سجودِ ملائک وصول کر!
اکبرؑ کی لاش پر بھی تو بیٹھا ہے مطمئن
شبیرؑ انبیاء کی سلامی قبُول کر

یادِ غمِ حسینؑ دلوں کی سرشت ہے
ورنہ یہ رنگ و بُو کا جہاں سنگ و خشت ہے
قانون بن کے جس میں رواں ہو حُسینیت
کوئی زمیں بھی ہو وہ یقیناً بہشت ہے

آ دیکھ کربلا کو بشر کے شعور میں
شامل ہُوئے ہیں خاک کے ذرّے بھی نور میں
تاثیرِ خونِ ابنِ علیؑ ہے کہ آج تک
جھکتا ہے آسماں بھی زمیں کے حضور میں

○

مظلوم کا غم گردشِ دوراں سے جُدا ہے
یہ درد ہر اک دل کے خزانے میں چھُپا ہے
ہر وقت جھپکتی ہُوئی آنکھوں کو ذرا دیکھ!
گر ماتمِ شبیرؑ نہیں ہے تو یہ کیا ہے؟

فطرت یہ کہہ رہی ہے کہ کونین کا نصیب
تحریر ہے حسینؑ کی زخمی جبین پر!
دیکھو، عروجِ خاکِ رہِ کربلا کہ آج!
جنّت یہ چاہتی ہے "میں ہوتی زمین پر"

سورج ابھی نہ جا تو حدِ مشرقین سے
جبریلؑ! ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت، سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسینؑ سے

○

شبیرؑ! اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ راز کھُلا "حُرؑ" کے مقدر سے جہاں میں
جنّت تو ترے اک تبسّم سے بھی کم ہے

○

وہ ابنِ مظاہرؑ ہو کہ حُرؑ، جَونؑ کہ مسلمؑ
یہ کہہ کے بچھڑتا تھا ہر اک "دارِ فنا" سے
جنّت میں بھی مشکل سے مری آنکھ کھُلے گی
"سویا ہوں میں شبیرؑ کے دامن کی ہَوا سے"

تُو نے نماز پڑھ کے سرِ دشتِ کربلا
کہتا ہے کون صرف اِرم ہی خرید کی
شبیرؑ تیرے آخری سجدے کی ضرب سے
سانسیں اکھڑ رہی ہیں ابھی تک یزید کی

○

بڑھتی رہی ہی سی ذرا نورِ عین میں
ملتا ہے اضطراب یونہی دل کے چین میں
سیلاب دیکھتا ہوں تو آتا ہے یہ خیال
پانی بھٹک رہا ہے تلاشِ حسینؑ میں

○

ہر ایک اشک شبنمِ برگِ گلِ نجات
"کالی قبا" لبادۂ عرشِ بریں ہے
"ماتم نہیں" حسینؑ کی عظمت کا طبل ہے
"نوحہ نہیں" ترانۂ فتحِ مبین ہے

لہرا کے ابھر رہا ہے وہ رد و قبول کا
چہرہ دمک رہا ہے فروع و اصول کا
صف باندھ کر کھڑی ہیں جہاں کی صداقتیں
تاریخ لکھ رہا ہے نواسہ رسولؐ کا

○

اُسی بشر کو شہِ مشرقین کہتے ہیں
ولا ورش کے دل و جاں کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید
اُسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

○

جب سے اُٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے
کرتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیلِ آب
کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حسینؑ کی

---

nazar abbas collection 14-12-2004

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب شیخ ناظم صاحب کی رباعیاں

یاعلیؑ آقا عظمت آپ کی، کاقرآن قصیدہ خوان ہے
شجاعت آپ کی ، کا شاھد سارا جہان ہے
حسنینؑ کی خدمت کے لئے سیدالملائکہ دربان ہے
اورطہارت آپ کی، کاخدائے لم یزل پاسبان ہے
قلم اٹھاہے اب مدح ثنائے محمدؐ وآل محمدؐ میں
اے اللہ اب تو ہی ہمارامحافظ ونگہبان ہے

بچپن سے اک درس پکایا ہے
حیدرؑ کو اپنا مولا بنایا ہے
ماں کی شیرینی نے یہ کیسا ناظم
حیات جاوداں کا دوٹوک فیصلہ سنایا ہے

ہرکوئی تلاش منزل میں بڑھا جائے
کڑی سے کڑی ملائے آگے چلا جائے
رکتے نہیں قدم علیؑ کے چاہنے والوں کے
ہرمنزل میں یہی منزل قدآور نظر آئے

سننے کو سنانے کو نام حیدرؑ کافی ہے
دنیاوآخرت کے بنانے کے لئے یہی نام کافی ہے
جس کو چاہیئے ہو بخشش اللہ سے ناظم
اس کو بنالے وسیلہ یہی نام کافی ہے

دیکھوحسینؑ اس جگ کا کتنا حسین پھول ہے
وہ برادر حسنؑ اورجگر گوشہءبتولؑ ہے
بابا کائنات کامشکل کشاء اورنانا رسولؐ ہے
اورامامت دینُ الاسلام کااصل الاصول ہے

حسینؑ نانا تیرا رسولؐ اورنام تیرا کتنا حسین ہے
بس بابا جس کا ہو حیدرؑ اورمادر الزھراؑ ء

فرمایاپاک رسولؐ نے الحسین منی وانا من الحسینؑ
بس اُس گودمیں پل کر الاسلام کتنا حسین ہے

حسینؑ تیرا نام کتنا پیارا ہے
رحمۃ للعالمین کی آنکھ کا تارا ہے
دین الاسلام کا اقوی سہارا ہے
بنت الرسولؐ کا راج دلارا ہے
ہرمومن کی زباں پر یہی نعرہ ہے
جیسے ڈوبتی کشتی کو کنارا ہے

ناظم بھائی نے اپنے بچوں کے لئے پڑھنے کے لئے عنایت کیا۔اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ
فرمائے اورزورقلم عطافرمائے۔آمین
طالب دعا۔۔۔۔سیدعزرعباس۔۔۔۔۔۲۴فروری۲۰۰۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نورؔ لدھیانوی مرحوم کی رباعیاں

حاصل ہوا کچھ زہد سے نہ علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمتِ دیں۔ دولتِ دنیا
ایمان ملا پنجتن پاک کے در سے

اے نکتہ ورو نکتہ رحمٰن علیؑ ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علیؑ ہے
ایمان پرستو، سنو ایمان کی باتیں
ایمان علیؑ آیۂ ایمان علیؑ ہے

ہر قلب علیؑ ہر جسم علیؑ ہر جان علیؑ ہے
ہر عزت و ہر عظمت و ہر شان علیؑ ہے
ایماقن کے متلاشیو! ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے میرا ایمان علیؑ ہے

کسی کا چرخ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سرِ طور ہم کلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسولؐ بنا اور کوئی امامؑ ہوا

ڈھونڈو تو جز علیؑ کوئی حاجت روا بھی ہے — انصاف سے کہو کوئی مشکل کشا بھی ہے
پیدا کرو کہ سارے خدا کی خدائی میں — اے بندو کوئی بندہ کسی کا خدا بھی ہے

(المرسلہ جناب مختار مہدی۔لاہور)

ذکرِ علیؑ عبادتِ یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریکِ بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکرِ حسین علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

حق جسے بہتر بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اُولا بنے برتر بنے
فرشِ نبویؐ پر علیؑ نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویرِ پیغمبرؐ بنے

ہر حال میں علیؑ کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعتِ حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اُس طرف پڑا قرآں تمام تھا

ہو جائے گا دماغ پر انوار دیکھ لے
کھل جائیں گے چھپے ہوئے اسرار دیکھ لے
بن جائے گی اک آن میں بگڑی ہوئی تیری
بن کر غلامِ حیدرِ کرار دیکھ لے

محبوبِ خدا شوق کو تول رہے تھے — جذباتِ دلی راز زباں کھول رہے تھے
یعنی شبِ معراج سرِ عرش معلّٰی — کہتے ہیں کہ پردے میں علیؑ بول رہے تھے

حسینؑ روتے ہوؤں کو ہنسا دیا تو نے — حسینؑ بگڑی ہوئی کو بنا دیا تو نے
نصیبِ حر کو جو غفلت کی نیند سوتا تھا — نگاہِ لطف جو ڈالی جگا دیا تو نے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔طالب دعا۔سید نذر عباس۔۵ ستمبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

ہم سے ہو مدحت اغیار یہ ناممکن ہے
ہم ہوں باطل کے پرستار یہ ناممکن ہے
اور جو کہتے ہو وہ اے نورؔ ہے ممکن لیکن
بن سکے ریت کی دیوار یہ ناممکن ہے

اے نکتہ ورو نکتۂ رحمان علی ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علی ہے
ایمان پرستو سنو ایمان کی باتیں
ایمان علی - آیۂ ایمان علی ہے

ہر قلب علی جسم علی جان علی ہے
ہر عزت و ہر عظمت و ہر شان علی ہے
ایمان کے متلاشیو ایمان کی کہہ لوں
ایمان تو یہ ہے میرا ایمان علی ہے

میں نور ہوں پر خاک سر راہ علی ہوں
کیوں ناز نہ ہو مجھ کو ہوا خواہ علی ہوں
مرقد میں نکیرین نے آنکھوں پہ بٹھایا
جب میں نے کہا بندۂ درگاہ علی ہوں

ظلم و ستم کرے۔ کوئی جور و جفا کرے
اے نورؔ ان کے دل میں جو آئے کیا کرے
لیکن نہ بند ہوگی عزادارئ حسینؑ
"وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے"

کسی کا چرخ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سر طور ہمکلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسول بنا اور کوئی امام ہوا

اے مومنو ایمان کی تکمیل علی ہے
اسرار خداوند کی تفصیل علی ہے
ہیں آئینۂ دل میں اسی نور کے جلوے
جس شمع کا پروانہ ہے جبریل علی ہے

ایمان کی تقویت تقریر ہے مومن کی
اور کفر کی غارتگر شمشیر ہے مومن کی
جو نار جہنم ہے ورثہ ہے وہ کافر کا
جنت جسے کہتے ہیں جاگیر ہے مومن کی

علی امین ہے قدرت کے سب خزینوں کا
ہے ناخدا یہی ایمان کے سفینوں کا
علی کے قبضۂ قدرت میں آسماں ہیں تمام
ہے بوتراب ہی مختار کل زمینوں کا

نظر حقیقت شناس پائی تو کیا کہیں کس ادا کو دیکھا
ہر ایک ذرے میں جلوۂ محمد و مرتضیٰ کو دیکھا
قسم خدا کی خدا نہیں ہے علی مگر وہ جدا نہیں ہے
علی کو دیکھا نبی کو دیکھا نبی کو دیکھا خدا کو دیکھا

جس ارض کو ہم کرب و بلا کہتے ہیں
جس خاک کو ہم خاک شفا کہتے ہیں
جس میں کہ حسین ابن علی دفن ہوئے
عرشی تو اسے عرش علا کہتے ہیں

حیدر کو بھی قبلہ نما کہتے ہیں
اور زینت صد عرش علا کہتے ہیں
اے نورؔ جو ناری ہیں نہیں ذکر ان کا
نوری بھی انہیں نور خدا کہتے ہیں

علی ہے بندوں کے دل حق سے جوڑنے والا
طلسم کفر و ضلالت کو توڑنے والا
نہ بت پرست ہی باقی رہے نہ بت خانے
بتوں کی آیا جو گردن مروڑنے والا

ڈھونڈو تو جز علی کوئی حاجت روا بھی ہے
انصاف سے کہو کوئی مشکل کشا بھی ہے
پیدا کرو کہ ساری خدا کی خدائی میں
اے بندو کوئی بندہ کسی کا خدا بھی ہے

حسین روتے ہوؤں کو ہنسا دیا تو نے
حسین بگڑی ہوئی کو بنا دیا تو نے
نصیب حُر کا جو غفلت کی نیند سوتا تھا
نگاہ لطف جو ڈالی جگا دیا تو نے

بغیر حب علی مدعا نہیں ملتا
عبادتوں کا بھی ہرگز صلہ نہیں ملتا
خدا کے بندو ذرا غور سے خدا کی قسم
جسے علی نہیں ملتے خدا نہیں ملتا

دنیا پہ بے حساب ہیں احسان مرتضیٰ
جز مصطفیٰ نہ سمجھا کوئی شان مرتضیٰ
دنیا و دیں کی نعمتیں حاصل ہوئیں اسے
آیا جو زیر سایۂ دامان مرتضیٰ

ذکر علی عبادت یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریک بزم وہ رضواں سے کم نہیں
ہیں ذاکر حسین علیہ السلام جو
منبر کے تخت پر وہ سلیماں سے کم نہیں

ہو جائے گا دماغ پر انوار دیکھ لے
کھل جائیں گے چھپے ہوئے اسرار دیکھ لے
بن جائے گی اک آن میں بگڑی ہوئی تیری
بن کر غلام حیدر کرار دیکھ لے

محبوب خدا شوق کو جب تول رہے تھے
جذبات دل راز نہاں کھول رہے تھے
یعنی شب معراج سر عرش معلی
کہتے ہیں کہ پردے میں علی بول رہے تھے

خالی کوئی سائل نہ گیا اس کے در سے
جو آیا تو بھر کے گیا جھولیاں سیم و زر سے
مانگو تو خدا سے مانگو لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے علی کے گھر سے

حق ہے جسے جبریل بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل ہو عورتوں سے اولاد بہتر بنے
قرآن نبی پر علی نے سر کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویر پیغمبر بنے

حاصل ہوا کچھ زہد سے نے علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمت دیں دولت دنیا
ایمان ملا پنجتن پاک کے گھر سے

ہر حال میں علی کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعت حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اس طرف پڑا قرآں تمام تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نورؔ لدھیانوی مرحوم کی رباعیاں

ایمان کی تقویت تقریر ہے مومن کی
اور کفر کی غارت گر شمشیر ہے مومن کی
جو نارِ جہنم ہے ورثہ ہے وہ کافر کا
جنّت جسے کہتے ہیں جاگیر ہے مومن کی

میں نورؔ ہوں پر خاکِ سرِ راہِ علیؑ ہوں
کیوں ناز نہ ہو مجھ کو ہوا خواہِ علیؑ ہوں
مرقد میں نکیرین نے آنکھوں پہ بٹھایا
جب میں نے کہا بندۂ درگاہِ علیؑ ہوں

ہر مرض کی دوا ہے نامِ علیؑ
اور مکمل دعا ہے نامِ علیؑ
نورؔ ایمان کی اگر پوچھو
دافعِ ہر بلا ہے نامِ علیؑ

حرام ہے اسے باغِ فردوس جو ہے آلِ عبا کا دشمن
قسم خدا کی وہ دوزخی ہے جو ہے شہرِ کربلا کا دشمن
سنو یہ ارشادِ مصطفےٰ ہے حدیث و قرآن میں لکھا ہے
علی کا دشمن نبی کا دشمن نبی کا دشمن خدا کا دشمن

کیا جانے کوئی رتبہ میرے دستگیر کا
پیرانِ پیر یعنی جنابِ امیر کا
تفصیل کیا بیاں ہو فقط مختصر یہ ہے
"بازو نبی کا ہاتھ خدائے قدیر کا"

شریکِ بزم تو دل میں سمائے جاتے ہیں
وہ میری آنکھ کی پتلی میں آئے جاتے ہیں
یہ ادنا فیض ہے اس مجلسِ حسینی کا
یہاں تو ناری بھی نوری بنائے جاتے ہیں

میں دل میں عشقِ شہِ بوترابؑ رکھتا ہوں
نصیب رکھتا ہوں اور کامیاب رکھتا ہوں
سوال مجھ سے نکیرین کیا کریں گے نورؔ
جو لاجواب کرے وہ جواب رکھتا ہوں

رسمِ عشاق یہی ہے کہ وفا کرتے ہیں
یعنی ہر حال میں حق اپنا ادا کرتے ہیں
حوصلہ حضرتِ شبیرؑ کا اللہ اللہ
سر قلم ہوتا ہے اور شکرِ خدا کرتے ہیں

(المرسلہ جناب مختار مہدی۔لاہور)

حاصل ہوا کچھ زہد سے نہ علم وہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمت دیں۔دولتِ دنیا
ایمان ملا پنجتن پاک کے در سے

اے نکتہ ور و نکتہ رحمٰن علیؑ ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علیؑ ہے
ایمان پرستو سنو ایمان کی باتیں
ایمان علیؑ آیۂ ایمان علیؑ ہے

ہر قلب علیؑ ہر جسم علیؑ ہر جان علیؑ ہے
ہر عزت و ہر عظمت و ہر شان علیؑ ہے
ایماقن کے متلاشیو، ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے میرا ایمان علیؑ ہے

کسی کا چرخِ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سرِ طور ہم کلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسولؐ بنا اور کوئی امامؑ ہوا

ذکرِ علیؑ عبادتِ یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریکِ بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکرِ حسین علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

حق جسے بہتر بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اُولا بنے برتر بنے
فرشِ نبویؐ پر علیؑ نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویرِ پیغمبرؐ بنے

ہر حال میں علیؑ کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعتِ حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اُس طرف پڑا قرآں تمام تھا

jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عکسِ تحریر استاد قمر جلالوی مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا علی مدد

بیاں کرتی تھی ماں شیون میں فریادوں میں نالوں میں
کہ ان پر آنے والی تھی جوانی چند سالوں میں
کوئی جب پوچھتا زینب سے بیٹوں کو تو کہتی تھی
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والوں میں

بیاں کرتی تھیں ماں شیون میں فریادوں میں نالوں میں
کہ ان پر آنے والی تھی جوانی چند سالوں میں
کوئی جب پوچھتا زینبؑ سے بیٹوں کو تو کہتی تھیں
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والوں میں

میزباں سے میہماں کی بات کا آغاز ہے
کہہ رہے ہیں مصطفےٰ یہ گفتگو کیا راز ہے
بولتا ہے خود تجھے تو اپنے ہی لہجہ میں بول
یہ تو یارب میری پہچانی ہوئی آواز ہے

نہ ہوں گے بھائی بھی عباسؑ ذی حشم کی طرح
منایا جاتا ہے غم جن کا شہؑ کے غم کی طرح
نہ چھوڑی تا دمِ آخر اطاعتِ شبیرؑ
بلند کر گئے نامِ وفا علم کی طرح

تنہا پسر کی لاش پہ ہیں شاہِ بحر و بر
سر پر ہے دھوپ پیاس سے لب خشک آنکھ تر
حیرت میں ہیں ملائک صبرِ حسینؑ پر
طاعت گذار ایسا نہ ہوگا کوئی قمرؔ

شرف یہ صرف محبوب خدا ہی کو میسر ہے
کہ اس گھر میں ہر اک چھوٹا بڑا رہبر ہی رہبر ہے
پیمبر سے جدا آلِ پیمبر ہو تو کیونکر ہو
گل تر سے ہے خوشبو اور خوشبو سے گل تر ہے

علیؑ کے لال تھے شاہِ انام ہو جاتے
شریکِ آلِ نبیؐ لاکلام ہو جاتے
وقارِ حضرتِ عباسؑ کم نہیں تھا قمرؔ
پلاتیں دودھ جو زہراؑ امام ہو جاتے

خدا نے بھیج دی بعدِ نبیؐ حسینؑ کے گھر
رکھی تھی اپنے لیئے جو شبیہِ پیغمبر
گئے رسولؐ اُدھر اکبرؑ اس طرف آئے
غمِ فراق کا شکوہ رہا اِدھر نہ اُدھر

واقفِ جذبِ محبت شاید اب تک تو نہیں
ذکرِ شہؑ سن کر تری آنکھوں میں گر آنسو نہیں
فائدہ کیا مصطفےٰ کو مان کر بے آلؑ کے
پھول رکھنے سے نتیجہ کیا اگر خوشبو نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

RUBAI QAMAR JALAWI

ہمیشہ باب شہرِ علم جس کو مصطفیٰؐ سمجھے
زمانہ مشکلوں میں نام لے مشکل کشا سمجھے
پھر اس پر بھی علیؑ سے دشمنی یہ کیا قیامت ہے
علیؑ کو اب بھی جو سمجھے نہیں اُن کو خدا سمجھے

نہ جانے دینِ نبیؐ کا نظام کیا ہوتا
ملوکیت سے بھلا اہتمام کیا ہوتا
حسنؑ حسینؑ نہ ہوتے اگر زمانے میں
نبیؐ تو خیر خدا کا بھی نام کیا ہوتا

اپنی امت کی محبت کتنی دامن گیر ہے
یہ رسولِ آخری کی آخری تقریر ہے
کہہ دیا پیشِ کتابِ حق دکھا کر آلؑ کو
دیکھو یہ قرآن ہے یہ قرآن کی تفسیر ہے

انجام کیا چھپے گا جب آغاز کھل گیا
لشکر میں کون کتنا ہے جانباز کھل گیا
دو دن گئی تھی فوجِ مسلماں علیؑ سے قبل
خیبر کا در تو کھل نہ سکا راز کھل گیا

خدا والوں کے دل میں جوشِ ایمانی بھی ہوتا ہے
انھیں پاسِ وفا تا حدِ امکانی بھی ہوتا ہے
لہو سے لکھ گئے یہ لڑ کے پیاسے کربلا والے
جہادِ فی سبیل اللہ بے پانی بھی ہوتا ہے

نبیؐ کس شان سے نجران میں اللہ اکبر ہیں،
علیؑ ہیں فاطمہؑ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں
نصارا کہہ رہے ہیں دیکھ کر اک اک کو آپس میں
یہ کیسا کارواں ہے جس میں سب رہبر ہی رہبر ہیں

حسنؑ یہ کہتے تھے کرلیں جفا جفا والے
خدا کا راز بتاتے نہیں خدا والے
سوال مجھ سے جو کرتے ہو صلح کیوں کر لی
جواب اس کا تمہیں دیں گے کربلا والے

بلا ثبوت شہ مشرقین بن جاتے
نہ تھے مگر دلِ زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی
خدا گواہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے

ہو جو سودائے تکبر اہلِ زر کے سر میں ہے
میں فقیرِ کربلا شاہی مری ٹھوکر میں ہے
مدح خواں اُن کا ہوں کہلاتے ہیں جو سردارِ خُلد
فکرِ جنت کیوں کروں جنت تو میرے گھر میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

انھیں کب اختیارِ خشک و تر حاصل نہیں ہوتے
مگر صبر و رضا والے اِدھر مائل نہیں ہوتے
اثر ہے نہر پر شبیرؑ کی تشنہ دہانی کا
کہ پانی تا بہ لب ہے تر لبِ ساحل نہیں ہوتے

صدا مدینے میں کچھ دن سے روز آتی ہے
چلو حسینؑ تمہیں کربلا بُلاتی ہے
حسینؑ غش میں ہیں پھر بھی ہے یہ حسینؑ کا ڈر
جو فوج دیکھنے آتی ہے بھاگ جاتی ہے

تشہیرِ وارداتِ خونِ امام کردی
کرب و بلا سے لیکر تا ملکِ شام کردی
زینب ہی تھی کہ جس نے نرغے میں ظالموں کے
رودادِ کربلا کی مشہورِ عام کردی

حسینؑ دین کو بخشی ہے زندگی تو نے
کہ سر کٹا لیا بیعت مگر نہ کی تو نے
روا روی میں وہ سجدہ کیا دمِ آخر
نماز جاتی تھی دنیا سے روک لی تو نے

یہ افتخار ہیں مریم کا فخرِ حواؑ ہیں
وفا میں فرد ہیں صبر و رضا میں یکتا ہیں
نبیؐ کے گھر میں نہ زینبؑ سا ہو سکا کوئی
بس انتہا ہے کہ زہرؑا کے بعد زہرؑا ہیں

نگاہِ خلق میں عالی مقام ہو جاتے
شریکِ آلِ رسولؐ انام ہو جاتے
وقارِ حضرتِ عباس کم نہیں تھا قمر
پلائیں دودھ جو زہرؑا امام ہو جاتے

ایسا میخانہ نظر اب نہیں آتا ساقی
نشہ تیرہ سو برس کا نہیں جاتا ساقی
کربلا والوں کی تقدیر میں خالص تھی شراب
پانی ملتا ہی کہاں تھا جو ملاتا ساقی

دربار میں قیدی جو ستم کھول رہے ہیں
تلواروں کو غصے میں عدو تول رہے ہیں
مصروف ہیں خطبے میں کچھ اس شان سے زینبؑ
معلوم یہ ہوتا ہے علیؑ بول رہے ہیں

محافظِ شہِ گردوں مقام بن کے رہے
پہونچ کے نہر پہ بھی تشنہ کام بن کے رہے
جلالِ حضرتِ عباسؑ تھا خدا کی پناہ
مگر حسینؑ کے دل سے غلام بن کے رہے

NAZAR.RD.7-10-2004

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سب پھر گئے بیعت سے علم تیغِ جفا کی
حیرت تو ہے اس بات پہ قسمیں تھیں وفا کی
ایسی کوئی ملتی نہیں تاریخِ زمانہ
ان کوفیوں نے جیسی کہ مسلمؑ سے دغا کی

رہِ صبر و رضا کی ہیں وہی حد بندیاں اب تک
نہ گذرا کربلا کے بعد کوئی کارواں اب تک
کہیں ہوتی ہے جب شادی تو ایسے کان بجتے ہیں
کہ جیسے رو رہی ہیں حضرت قاسمؑ کی ماں اب تک

کتنی مہیب سازش دورِ یزید ہے
ڈوبی ہوئی فریب میں گفت و شنید ہے
مسلمؑ کے بعد جنگ چھڑے گی حسینؑ سے
تمہیدِ کربلا کا یہ پہلا شہید ہے

شمر سے سنئے اگر شہ کی کہانی چاہیے
قصۂ مظلوم ظالم کی زبانی چاہیے
اس قدر سوکھا گلا شبیرؑ کا تھا اے قمر
خنجرِ قاتل پکار اُٹھا کہ پانی چاہیے

قتل ہو آلِ نبیؐ منشائے ہر حاکم تھا ایک
اس طرف دینِ پیمبرؐ کا فقط ناظم تھا ایک
آج تک تاریخ میں کوفہ کی ملتا ہے رقم
نام کے تو سب مسلماں تھے مگر مسلمؑ تھا ایک

اِدھر ہے ماں کی تمنا جواں ہونے کی
اُدھر ہے منتظر اٹھارویں برس کی اجل
نمازِ حق کی اذاں دے گیا شبیہِ رسولؐ
حسینیت کا موذن شبابِ علم و عمل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ جناب امام علی النقی علیہ السلام ولادت ۵ رجب

(از جناب سید فیاض مھدی صاحب۔ کینیڈا)

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں ہوا ہے شور جو صلوات کا مدینے میں
تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں
کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے لگی ہے آگ جو بغض علیؑ کی سینے میں
جگایا جعلی خلیفہ کو خواب غفلت سے گیا تھا ہوش سے مدھوش وہ تو پینے میں
ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں
کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے نہیں ہے ہمت و طاقت کسی کمینے میں
خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے ملا نہ خون کو سرکارؐ کے پسینے سے
نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں
ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا پوتا
مزا کہاں رہا فیاضؔ ایسے جینے میں

مجاھد رضوی کا نذرانہ عقیدت

جو طفل گھر میں شہ لافتیٰ کے پلتے ہیں
وہ جنگ کے لئے گہوارے میں مچلتے ہیں
خیال آتا ہے جب کربلا کے پیاسوں کا پگھل کے قلب و جگر آنسوؤں میں ڈھلتے ہیں
یہاں تو بات ہے زخم گلوئے اصغرؑ کی وگرنہ تیر تو ہنگام جنگ چلتے ہیں
سوال آب پہ گردن سے تیر پار ہوا پدر کے ہاتھوں پہ اصغرؑ ہوا گلتے ہیں
نہیں قبول زمیں کو فلک کو ہے انکار لہو صغیر کا رخ پر حسینؑ ملتے ہیں
مجاھد اب یہ شکایت بھی ہے زمانے کو
غم حسینؑ میں آنسو بہت نکلتے ہیں

کربلا میں وہ تیری جنگ الاماں اصغرؑ تیغ لب سے باطل کی کاٹ دی زباں اصغرؑ
سرخئ شہادت ہے تیری داستاں اصغرؑ ہائے نونہالوں کے میر کارواں اصغرؑ
سن یہ چھ مہینے کا یہ یہ شباب کا عالم ننھے ننھے قدموں پر کر لیا جہاں کو خم
ہنس رہا تھا تو لیکن چشم ظلم تھی پرنم کر دیا قیامت تک خم یزید کا پرچم
دو جہاں پہ بھاری ہے تیری ایک قربانی تو بڑا بہادر تھا اے حسینؑ کے جانی
تجھ کو چھیڑ کر کی تھی حرملہ نے نادانی بہہ رہا تھا تیرا خون تر تھی اس کی پیشانی
حرملہ لرز اٹھا تن کے جب کیا نعرہ تیر کھا کے جیتے تم، وہ تیر مار کر ہارا

ایک حشر برپا تھا، گونجتا تھا رن سارا پھر علیؑ کے پوتے نے کل کفر کو مارا
کربلا کے میداں میں تو اگر جواں ہوتا جراءت و شجاعت کا بڑھ کے آسماں ہوتا
تول کر علیؑ کی تیغ رن کو جب رواں ہوتا اس جہاں کے نقشے پر شام پھر کہاں ہوتا
تو کمال آدم ہے تو کمال انسانی
تیری فکر لا محدود تیرا عزم لافانی
۔۔سید علی محمد رضوی نجفی مرحوم۔۔

ولادت امیر المومنینؑ

کر کے اللہ نے دو نور کو شاہی دے دی ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

ﷺ ﷺ ﷺ

شرف یہ مادر حیدرؑ نے پایا ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

ﷺ ﷺ ﷺ

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوندکاریوں کے تسلسل کے باوجود دیوار کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات
۔۔ریحان اعظمی۔۔

ہر اک مومن کا شہ آیا نصیری کا خدا آیا رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دو نور کے ٹکڑے نظر میں پر روشنی چمکی کہ پہلے مصطفیؐ آئے تھے لو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے

ﷺ ﷺ ﷺ

آمد شاہ ولایت ہے خدا کے گھر میں
میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں
آج کعبے میں ہے اس ناصر کل کی آمد جس نے ہر دور میں کی طالب نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد در بنا لیجئے دیوار کو اے بنت اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں
مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج لیئے آیا ہے شجاؤں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں
۔۔ظہور جارچوی۔۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام از محسن نقوی مرحوم

عاشور کا ڈھل جانا۔صغراؑ کا وہ مرجانا
اکبرؑ تیرے سینے میں برچھی کا اتر جانا
اے خون علی اصغرؑ میدان قیامت میں   شبیرؑ کے چہرے پر چھا اور نکھر جانا
سجادؑ یہ کہتے تھے معصوم سکینہؑ سے
عباسؑ کے لاشے سے چپ چاپ گزر جانا
ننھے سے مجاہد کو ماں نے یہ نصیحت کی   تیروں کے مقابل بھی بے خوف وخطر جانا
محسنؔ کو رلائے گا تا حشر لہو اکثر
زہراؑ تیری کلیوں کا صحرا میں بکھر جانا

جب سے اٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے
کہتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیل آب
کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حسینؑ کی

اگر نہ صبر مسلسل کی انتہا کرتے   کہاں سے عزم پیمبر کی ابتدا کرتے
نبیؐ کے دیں کو تمنا تھی سرفرازی کی   حسینؑ سر نہ کٹاتے تو اور کیا کرتے

زرعباس نے اپنے بچوں کے لئے بیدار عیاں راولپنڈی میں جمع کی اور باحد میں ہائپ کی

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیب کا چکر ھے

منقبت از ظہور جارچوی صاحب

جسے علیؑ کی بلندی کا اعتراف نہیں
وہ ایسی عقل ہے جس کو نصیب قاف نہیں

اگر عنات خالق کا اعتراف نہیں
حلال ذائقہ نون میم کاف نہیں

بھری ہے ساغرِ دل میں مئے ولائے علیؑ
خدا کے فضل سے خالص ہے یہ مضاف نہیں

خطائے کافر و مشرک معاف ہو تو ہو
عدوئے شیرِ خدا کی خطا معاف نہیں

علیؑ کو جو بھی وہ چاہیں کہیں خدا نہ کہیں
ہمیں نصیریوں سے اور اختلاف نہیں

جو کہہ رہا ہے مصیبت میں یا علیؑ نہ کہو
یہ جان لیجیے کہ اس کا ضمیر صاف نہیں

شجاع پیش نظر کس کے حوصلے رکھیں
علیؑ سا اور کوئی فاتح مصاف نہیں

بغیر اجرِ رسالت حج و زکواۃ اور نماز
کہیں یہ حکم خدا سے تو انحراف نہیں

مکاں کے ساتھ نہیں معرفت مکیں کی اگر
تمام گردش تقدیر ہے طواف نہیں

اس اصلیت سے کہ کعبہ علیؑ کا مولد ہے
کسی شریف مورخ کو اختلاف نہیں

اسی کے بطن سے ظاہر ہوا ہے رازِ خدا
یہ کون کہتا ہے کعبہ زمیں کی ناف نہیں

بے تعارفِ البیت اور اہلِ بیت
قیامِ بنتِ اسدؑ ہے یہ اعتکاف نہیں

جدارِ کعبہ میں در کا نشاں ہے لافانی
مٹا سکے جسے کوشش یہ وہ شگاف نہیں

یہ فکر ہے کہ مکیں کا شرف نہ ظاہر ہو
مکان کو تو کوئی حاجتِ غلاف نہیں

مقام چادرِ تطہیر کو ملا ہے جہاں
وہاں پہ کوئی دوشالہ نہیں لحاف نہیں

علیؑ کی مدح نے بخشا ہوا ہے اس کو عروج
ظہورؔ پر اثرِ لاف یا گزاف نہیں

کرے چاند ٹکڑے نبی کا اشارہ تو پلٹائے سورج وصی کا اشارہ
ظہورؔ ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

کعبے میں ہوا جب کہ ظہورِ حیدرؑ اصنام گرے ڈر کے حضورِ حیدرؑ
مجرے کیلئے خم ہوا طاقِ کسریٰ اے صلِ علیٰ وفورِ نورِ حیدرؑ

اسلام یہ کہتا ہے قرآن ہے تو سب کچھ ہے
قرآن کا دعویٰ ہے ایمان ہے تو سب کچھ ہے
محبوبِ الٰہی سے ایمان کو جب پوچھا
فرمایا کہ حیدرؑ کا عرفان ہے تو سب کچھ ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے برادر حسن مجتبیٰ نقوی کی عنایت کردہ کتاب سے یہ منقبت اور رباعیاں لکھی گئیں ــــــ طالب دعا سید رضا عباس ــــــ ۲۱ اپریل ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعات ۔ رباعی جو سلمان رضا نے لکھوائی

یہ سچ ہے رنگ نکہت و گل آگہی سے ہے
مومن کی زندگی بھی ثناء علیؑ سے ہے
جب پانچ ہوں تو کام بگڑتا نہیں کوئی
گڑبڑ خدا کے دین میں ون ٹو تھری سے ہے

جسے ذکرِ علیؑ شام و سحر اچھا نہیں لگتا
نگاہِ رب کو بھی ایسا بشر اچھا نہیں لگتا
علیؑ کے بغض نے ویران کر ڈالا ہے دل جس کا
سجاتا ہے وہ چہرے کو مگر اچھا نہیں لگتا

سنی ہوں دیوبند میں رہتا ہوں مگر میں
حیدرؑ کی محبت میں زباں کھول رہا ہوں
اس دورِ تعصب میں میرا حوصلہ دیکھو
میثمؒ کی طرح آج بھی سچ بول رہا ہوں

میں مان لوں گا کسی اور کو نبیؐ کا وصی
غدیر جیسے ایک اعلان کی دلیل تو دے
علیؑ کے باپ کو کافر بتا رہا ہے مگر
تو اپنے باپ کے ایمان کی دلیل تو دے

ایک غلط بات کو تحقیق بنا دیتے ہو
مسئلہ باعث تفریق بنا دیتے ہو
تم کو گر شک ہو پیمبرؐ پہ تو حیرت کیا ہے
تم تو جھوٹوں کو بھی صدیق بنا دیتے ہو

بستر جو مخملی تھا اسے خار کر دیا ۔۔۔ سونا امیر شام کا دشوار کر دیا
دشمن کی نیند باندھ لی زنجیر پا کے ساتھ ۔۔۔ سجادؑ نے یزید کو بیدار کر دیا

ویران پڑا ہوں برسوں سے آباد مجھے کر بی بی
جھک جائیں گے تیری نسبت سے اس در پہ ہزاروں سر بی بی
کا ہے کو پلٹ کر جاتی ہے تو مالکن کی مہمان نہیں
انکار تو تھا عیسیٰؑ کے لئے حیدرؑ کے لئے در ہے بی بی

جس گلی سے وہ زخم کھاتا تھا ۔۔۔ اس گلی سے وہ روز جاتا تھا
جتنے پتھر بدن پہ پڑتے تھے ۔۔۔ اتنی شدت سے مسکراتا تھا

اصغرؑ نہیں ہیں دشت میں باطل کے سامنے
دورِ خزاں میں آیا ہے گل کھل کے سامنے
شہ بے زباں کو اس لئے میداں میں لاتے ہیں
لب کھولنا فضول ہے جاہل کے سامنے

تہذیب کو ایک درس گوارا بھی دیا ۔۔۔ سیدانیوں کو صبر کا یارا بھی دیا
مقتل میں جو بیمار کو آنے لگا غش ۔۔۔ زینبؑ نے امامت کو سہارا بھی دیا

۔۔جلیل مظہری۔۔

قدم دلیر کا ساحل سے ہل نہیں سکتا ۔۔۔ وہ زخم زخم وفا ہے جو سل نہیں سکتا
حسینؑ کے لئے خالق نے کر دیا مخصوص ۔۔۔ کسی کو دوسرا عباسؑ مل نہیں سکتا

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔ بشکریہ سلمان رضا آف اعظم گڑھ

ز ر عباس ۔ ۱۹ نومبر ۲۰۰۳ ۔ یا د یہا لخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برج ناتھ پرشاد مخمور لکھنوی کی رباعی

غم عباسؑ کا

مٹ نہیں سکتا کبھی مخمور غم عباسؑ کا
نقش سجدہ بن چکا ہے ہر قدم عباسؑ کا
گر جہاں والوں میں دیکھیں گے عقیدت کی کمی
ہو کے ہم ہندو اٹھائیں گے علم عباسؑ کا

-------مخمور------

غیض میں شہ کا علمدار نظر آتا ہے
جو تھا اُس پار وہ اس پار نظر آتا ہے
دیکھ کر حضرت عباسؑ کو کہتے تھے لعیں
ہو بہو حیدرِؑ کرار نظر آتا ہے

---پیام اعظمی---

...ثانی زہرا علیہ السلام...

سرمایہ کردار و عمل جل گیا ہوتا
عاشور کو بنتِ اسداللہ نے بچایا
اسلام بچا سید سجادؑ کے دم سے
اور سیدِ سجادؑ کو زینبؑ نے بچایا

--پیام اعظمی--

عظمت زہرا سلام اللہ علیہا

از مہدی نظمی مرحوم

زہراؑ کا افتخار شہ بوترابؑ ہیں
زہراؑ کا امتیاز رسالتؐ ماب ہیں

مہکا ہے جن سے دامن تہذیب انبیاء
زہراؑ کے لالہ زار میں گیارہ گلاب ہیں

بیٹے ہیں شہر حکمت و دانش کے تاجدار
شوہر دیارِ علمِ پیمبرؐ کا باب ہیں

زینبؑ کا عزم قوتِ صبر دل حسینؑ
زہراؑ کا ایک گھر ہے کئی انقلاب ہیں

خیرہ ہوا ہے دیدۂ تاریخ زندگی
جمتی نہیں نگاہ وہ آفتاب ہیں

فردوس کی حریص نگاہوں کو کیا خبر
ان کے لہو سے سارے چمن پر شباب ہیں

خلاق کی نگاہ نے خلقت سے پیشتر
جو مسکرا کے دیکھے تھے وہ چودہ خواب ہیں

نظمی خوش بیاں ترے اشعارِ منقبت
بزم سخنوراں میں بہت کامیاب ہیں

--مہدی نظمی مرحوم--

بشکریہ سلمان رضا اپنے بچوں کے لئے جمع کیا

طالب دعا۔سیدہ زہرا عباس۔۔۲۱ نومبر ۲۰۰۳ء۔بادیہ

jabir.abbas@yahoo.com

شوکت رِضا شوکت

چودہ کی ثنا ارزشِ فردوسِ بریں ہے
حسانؓ کو فرمانِ شہِ عرش نشیں ہے
جو ہم پہ کہے جائیں وہ اشعار کہاں ہیں
لاریب وہ سرگوشیٔ جبریلِؑ امیں ہے

حمد

اوّل سے بھی اوّل ہے تو آخر سے بھی آخر
کب سے ہے کہاں تک ہے خبر بھی نہ خبر ہے
رکھتا بھی نہیں کان تو سنتا ہے دعائیں
آنکھیں بھی نہیں اور ہر اک شے پہ نظر ہے

محمود ہے ایسا کہ تری حمد محمدؐ
اعلیٰ ہے تو اتنا کہ علیؑ سے بھی بڑا ہے
یہ حسن ہے تیرا کہ تو حسنینؑ کا رب ہے
فاطر ہے تو پھر فاطمہ زہراؑ کا خدا ہے

اب میرا قلم عرقِ جبیں آبلہ پا ہے
بس بات یہی ہے کہ کوئی بات نہیں ہے
جب ہیں ترے حمّاد محمدؐ سے محمدؐ
میں حمد کہوں یہ مری اوقات نہیں ہے

جمالِ نقش کو وہ طور کا سایہ نہیں ہوتا
جبینِ عرش پہ مذکور کا سایہ نہیں ہوتا
بھلا کیسے، کہاں سایہ ملے جسمِ محمدؐ کا
محمدؐ نور ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

اسمِ پاک

مایوس و گنہگار زمانے کو بتا دو
بخشش کے تصوّر سے بنا جسمِ محمدؐ
عصیاں کی معافی کا یہ آسان عمل ہے
تم شام و سحر چوما کرو اسمِ محمدؐ

حقیقت

ہمارے نزدیک حمد وہ ہے کہ جس کے پیکر میں ہو محمدؐ
لکھو محمدؐ، پڑھو محمدؐ، کہو محمدؐ، سنو محمدؐ
وہ اس کا ذاکر یہ اس کا ذاکر یہی حقیقت ہے بس حمد کی
فلک پہ قرآں وہی ہے شوکت زمیں پہ کہتا ہے جو محمدؐ

jabir.abbas@yahoo.com

عقد اور عقیدہ

جو بشر صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا
وہ محمدؐ کا نگہبان نہیں ہو سکتا
قاضیٔ عقدِ محمدؐ کو جو کافر سمجھے
وہ کسی طور مسلمان نہیں ہو سکتا

فروغِ دین

کون بھولے، بھلا پیغام، خدیجہؑ تیرا
دل کی دنیا پہ رقم نام، خدیجہؑ تیرا
تیری دولت نے دیا دینِ محمدؐ کو فروغ
اب بھی مقروض ہے اسلام، خدیجہؑ تیرا

قرض

حشر تک اِنسانیت کا ارتقا مقروض ہے
جس کے سب مقروض ہیں وہ مصطفےٰ مقروض ہے
اَقْرِضُوا کے حکم سے یہ بات ثابت ہو گئی
آدمیت کیا! خدیجہؑ کا خدا مقروض ہے

سرمایہ

بشر کو دی ہے رسالتؐ کی آگہی اُس نے
بنا دیا ہے فقیروں کو بھی غنی اُس نے
پلا ہے دینِ محمدؐ کا اُس کے آنگن میں
عرب پتی کو بنایا ارب پتی اُس نے

عبائے رسولؐ

حیا کی کیوں نہ لکھوں انجمن خدیجہؑ کو
سلام کرتے ہیں جب پنجتنؑ خدیجہؑ کو
سمجھ کے محسنۂ دیں رسولؐ اکرم نے
دیا ہے اپنی عبا کا کفن خدیجہؑ کو

کعبہ و نجف

ڈھونڈنے اپنے لئے اور شرف جاتا ہے
اپنی توقیر کے مرکز کی طرف جاتا ہے
لوگ جب حج کے لئے جاتے ہیں کعبے کی طرف
کعبہ اُس روز وضو کرکے نجف جاتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

جدارِ کعبہ

فاطمہ بنتِ اسد آئی ہیں کعبے کے قریب
مریمِ عصر کے بی بی پہ گماں ہوتے ہیں
چاپ قدموں کی سُنی اور بنایا رستہ
سچ ہی کہتے ہیں کہ "دیواروں کے کان ہوتے ہیں"

اسمِ علیؑ

وَلی کا رتبہ وَلی سے پوچھو مقام میں کیا وَلی کا لکھوں
شعورِ گلشن ہو گر میسّر تو تذکرہ پھر کلی کا لکھوں
قلم ہو انوار سے تراشا، لعاب احمدؐ کی روشنائی
ردائے زہراؑ ملے تو اُس پر میں نام مولا علیؑ کا لکھوں

ذکرِ علیؑ

ماحول پارسا کرو، نورِ جلی کے ساتھ
ذہنوں کی پرورش کرو ذکرِ ولی کے ساتھ
حکمِ نبیؐ کے ساتھ ہے شوکت کی شاعری
مجلس سجانی چاہیے ذکرِ علیؑ کے ساتھ

بیانِ قرآن

ہر شخص، ہر اِک بات کو پاتا ہی نہیں تھا
ذہنوں میں کوئی لفظ سماتا ہی نہیں تھا
قرآن سُناتے بھی بھلا کس کو محمدؐ
قرآن، کسی اور کو آتا ہی نہیں تھا

حلِ مشکلات

اِک دن مرے لئے یہ ہوا قتلِ برق تھی
اور جان مُشکلات کے دریا میں غرق تھی
بے ساختہ لبوں سے جو نکلا علیؑ کا نام
دیکھا تو مشکلوں کی جبیں عرق عرق تھی

فضیلتِ محبت

جس دن کسی کو معرفتِ حق عطا ہوئی
تاریخ ماہ و سال میں ہوتا ہے نیک دن
گزرے جو مرتضیٰؑ کی محبت میں دوستو
بھاری ہے سال بھر کی عبادت پہ ایک دن

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تخلیقِ نار

دل میں اگر ابلیسؔ کی مورت ہی نہ ہوتی
ذہنوں میں کبھی حق کی کدورت ہی نہ ہوتی
کرتے سبھی انسان، اگر پیار علیؑ سے
دوزخ کو بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی

معرفت

محمدؐ سے علیؑ کی ذات کا عرفان لیتے تھے
اور اک لمحے میں وہ ساری حقیقت جان لیتے تھے
رسالتؐ کے زمانے میں صحابہؓ کی یہ عادت تھی
منافق کو علیؑ کے بغض سے پہچان لیتے تھے

نجات دہندہ

قرآن پڑھ کے دیکھ لے، ہجرت کی رات کو
رب نے رضائیں بیچ دیں اپنے ولی کے ہاتھ
راضی خدا کو کرنا ہے، راضی علیؑ کو کر
کونین کی نجات ہے مولا علیؑ کے ہاتھ

نعمتِ عظمیٰ

علیؑ سمجھتا ہے رحمٰن کے ارادوں کو
علیؑ کا کام نبھانا نبیؐ کے وعدوں کو
علیؑ کا پیار نہیں ہر بشر کی قسمت میں
ملی یہ نعمتِ عظمیٰ حلال زادوں کو

یا علیؑ مدد

منکر کے دل پہ ضربِ خدا یا علیؑ مدد
مومن کو کبریا کی عطا یا علیؑ مدد
بسم اللہ جس نے جب بھی کہا اور جہاں کہا
دراصل اس بشر نے کہا یا علیؑ مدد

تکلّم

اک رات محمدؐ ہوا مہمان جلی کا
خالق سے ہوئی بات یہ کہنا ہے ولی کا
پردے میں خدا تھا کہ نہیں تھا اسے معلوم
سرورؐ نے بتایا ہے کہ لہجہ تھا علیؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عبادت

علیؑ ولی سا نہیں ہے کوئی نبیؐ کے سوا
یہی عقیدہ حقیقت میں اِک سعادت ہے
تمہارے پاس عبادت گذار ہوں گے مگر
علیؑ وہ ہے کہ جسے دیکھنا عبادت ہے

منصبِ علیؑ

مزدور بھی، سُلطان بھی اور عُقدہ کُشا بھی
مخلوق کا مولا بھی ہے، خالق کی رضا بھی
اِک وقت میں دو قیمتی منصب ہیں علیؑ کے
اللہ کا بندہ بھی، نُصیری کا خدا بھی

خراجِ عشق

یا علیؑ! تیرا حسین نام بھلا لگتا ہے
تیری نسبت سے یہ اسلام بھلا لگتا ہے
لوگ کہتے ہیں ترے عشق میں کافر مجھ کو
اور مرے دل کو یہ اِلزام بھلا لگتا ہے

شرط

نمودِ پھول سے پہلے، کلی ہونا ضروری ہے
زمانے پر حکومت کو، وَلی ہونا ضروری ہے
مُسلمانوں کا ربّ ہو، یا نُصیری کا خدا شوکت
خدا کا ہو گماں جس پر، علیؑ ہونا ضروری ہے

بندگی

جو اپنے ہر عمل کو دین ہونے کی سند کر دے
خدا میں اتنا کھو جائے کہ پا لینے کی حد کر دے
علیؑ تاریخِ انسانی میں وہ ذیشان بندہ ہے
جو شانِ بندگی لے لے، خدائی مسترد کر دے

باتیں

نگر نگر میں، چمن چمن میں، گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
مرا وظیفہ ہے روز کرنا، گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
علیؑ کی مجلس، علیؑ کا جلسہ کیا کرو مسجدوں میں لوگو
سرور آئے گا جب بھی ہوں گی علیؑ کے گھر میں علیؑ کی باتیں

jabir.abbas@yahoo.com

نسلِ امامؑ

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے
تاریخ نے لکھا ہے جسے اصلِ محمدؐ
ہاں بنتِ خدیجہؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکت
قرآن بتاتا ہے جنہیں نسلِ محمدؐ

وسیلہ

اوجِ کمال، حسنِ کرامات پانچ ہیں
جن سے خدا ملا ہے وہ آیات پانچ ہیں
آدمؑ کی جن کے صدقے میں توبہ ہوئی قبول
قرآن کہہ رہا ہے وہ کلمات پانچ ہیں

ساتھ

محشر تلک نہ ہوں گے جدا، ساتھ ساتھ ہیں
اک دوسرے پہ ہو گئے فدا، ساتھ ساتھ ہیں
قرآن پڑھ کے نیزے پہ شہؑ نے بتا دیا
قرآن و اہلِ بیتؑ سدا، ساتھ ساتھ ہیں

باپ کی زینت

رسولؐ کے جز کا لخت، زینبؑ
مزاجِ حیدرؑ کا بخت، زینبؑ
حسینیت کی فتح کا پرچم
یزیدیت کی شکست، زینبؑ

بضعۃ منی

کیوں نہ عصمت کہے جہاں کی ہو وہ ملکہ شوکت
جس کی تعظیم شہنشاہِ عربؐ کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کے لئے میرے نبیؐ
وہ تو اک جزوِ رسالتؐ کا ادب کرتے تھے

سفینۂ نجات

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطمِ میدانِ حشر سے
تو اہلِ بیتؑ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذاکروں کی ابتدائی رباعیاں

اے فیض رساں دامن محتاج کو بھر دے
پتھر بھی پگھل جائیں وہ نالوں میں اثر دے
نہ تاج عطا کر نہ زر و لعل و گہر دے
شبیرؑ کے مدح خوانوں میں شامل مجھے کر دے

مقدور ہمیں کب ہے تیری وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لاح و قلم کا
کوثر ہے نبیؐ کا تو کاسہ ہے علیؑ کا
کاسے کے تلے ہاتھ حسینؑ ابن علیؑ کا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمن آل محمد ﷺ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو
کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو
فرض مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آل محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

---اثر ترابی---

قلندری ہے عزیز مجھ کو تونگری سے غرض نہیں ہے
میری فقیری ہے رشک شاہی شہنشاہی سے غرض نہیں ہے
خدا نے مجھ کو دیا ہے سب کچھ علیؑ کے در سے ملا ہے سب کچھ
یہ گھر سلامت یہ در سلامت مجھے کسی سے غرض نہیں ہے

---فاتح واسطی---

اے خدا تجھ کو ہی زیبا ہے بڑائی تیری
بے نیازی تو کسی نے بھی نہ پائی تیری
جاگنے والے کو محروم دو عالم رکھا
سونے والے سے کہا ساری خدائی تیری

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

زہراؑ کے گھر پہ زیست کا سامان چاہیئے
جبریلؑ جیسا خادم و دربان چاہیئے
بچوں کو گر کبھی ہو ضرورت لباس کی
درزی کے بدلے خلد کا رضوان چاہیئے

---کلیم---

بشر ہے سارے جہاں سے غافل اگر نبیؐ کی خبر نہیں ہے
نہیں ہے اہلِ نظر مسلماں اگر علیؑ پر نظر نہیں ہے
ہزار چکر لگائے لیکن جھکے گا جنت نبیؐ کے در پر
کلیم یہ عرش کا ہے تارا یہ اس زمیں کا شجر نہیں ہے

---کلیم---

کہاں کے خادم ملائکہ ہیں جو بنتِ احمدؐ کا گھر نہیں ہے
کہاں فرشتوں نے بھیک مانگی جو فاطمہؑ کا وہ در نہیں ہے
ہر اک غاصب سے روزِ محشر پوچھیں گے یہ پیمبرؐ
بتاؤ کیا یہ ہماری دختر ہماری لختِ جگر نہیں ہے

---کلیم---

سینکڑوں معبود ہیں لیکن خدا کوئی نہیں
انبیاء لاکھوں ہیں شاہِ انبیاء کوئی نہیں
مردِ میداں ہیں کروڑوں لافتیٰ کوئی نہیں
ماسوا زہراؑ کے بنتِ مصطفےٰؐ کوئی نہیں
اور اگر ہے بھی تو مثلِ فاطمہؑ کوئی نہیں
مدح کرتا ہے خدا تعظیم کرتے ہیں رسولؐ
اس سے بڑھ کر دو جہاں میں مرتبہ کوئی نہیں

---کلیم---

جو دل میں حبِ علیؑ بے حساب رکھتے ہیں
وہ ہر سوال کا زندہ جواب رکھتے ہیں
جنابِ شیخ کو نام علیؑ سے نفرت ہے
نہ جانے کیا دل خانہ خراب رکھتے ہیں
جنابِ شیخ کو سردار تو نہ آئے نظر
مگر نگاہ میں جنت کا باب رکھتے ہیں
علیؑ کے باپ کے ایمان پر نہ بحث کرو
کہ ہم ہر اک کے حسب کا حساب رکھتے ہیں

---کلیم---

کیسے نہ کوئی لے گا شہِ لافتیٰ کا نام
یہ نام ہے کتابِ خدا میں خدا کا نام
لولا علیؑ کے کہنے سے یہ راز کھل گیا
مشکل میں سب ہی لیتے ہیں مشکلکشا کا نام

---کلیم---

ہم سے مت پوچھیے حیدرؑ کی جلالت کیا ہے
آپ بتلائیے کعبے میں ولادت کیا ہے
ہم سے مت کہیئے نبیؐ سے سرِ میداں کہیئے
یا علیؑ کہنے کی سرکارؐ ضرورت کیا ہے
ہم سے کہتے ہیں کہ ہم آل سے الفت نہ کریں
یہ تو فرمائیے پھر اجرِ رسالت کیا ہے
آج تک کرتے ہیں سب مولدِ حیدرؑ کا طواف
دیکھ لی ہم نے مسلماں کی حقیقت کیا ہے
کم نگاہو! ابو طالبؑ جو نہیں ہیں مومن
اُن کے فرزند کی کعبے میں ولادت کیا ہے

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سید زوار عباس۔ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

یوں دل کو ہے ولائے شہِ لافتیٰ پسند
جیسے مریضِ غم کو ہو خاکِ شفا پسند
خاکِ نجف اڑا کے جو لے آئے صبحِ شام
ہم بوترابیوں کو ہے بس وہ ہوا پسند

لے گیا جب شوقِ دیدارِ خدا چاروں طرف
ہم نے دیکھا جلوۂ مشکل کشا چاروں طرف
چھوڑ کر مولودِ کعبہ کو جو کرتا ہے طواف
کون جانے ڈھونڈتا ہے شیخ کیا چاروں طرف

ہر ایک گھر میں ہے مظلوم کی عزا اب تک
یزید مٹ گیا زندہ ہے کربلا اب تک
قدم قدم پہ ہے سبیلِ حسینؑ قائم
مگر یزید کو پانی نہ مل سکا اب تک

امام عصرؑ

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا
جب بھی وعدہ جانِ زہراؑ کا وفا ہو جائیگا
طور کے بدلے چلے ہیں جانبِ کعبہ کلیم
دل یہ کہتا ہے کہ دیدارِ خدا ہو جائیگا

بتا دو ان دشمنانِ حق کو جنہیں کوئی بھی خبر نہیں ہے
جہاں میں کیسا ہے یہ اجالا جو عسکریؑ کا قمر نہیں ہے
زمانہ ہوتا ہے دیں کا پیرو، امام راس ورئیس مذہب
نہیں ہے جس میں امام کوئی وہ جسم ہے جسمیں سر نہیں ہے

عباسؑ اور زینبؑ

منفرد عباسؑ اور زینبؑ کا یہ کردار ہے
ایک ہی گفتار ہے اور ایک ہی کردار ہے
اک نے جیتی ہے بلا تلوار جنگِ کربلا
اک کا خطبہ شام میں خود مستقل تلوار ہے

ہر سمت اگر اک مجمع ہے عباسؑ ترے دیوانوں کا
دراصل ہے یہ بھی اک اثر دنیا پہ ترے احسانوں کا
دنیا کے تلاطم میں جب بھی آیا ہے زباں پر تیرا نام
چکرایا ہے سر گردابوں کا جی چھوٹ گیا طوفانوں کا

جسے عروجِ ملائک کی انتہا کہیے
اسے کمالِ پیمبرؐ کی ابتدا کہیے
جب اس کے پیچھے ہیں صف بستہ انبیائے کرام
اسے نبیؐ نہیں سردارِ انبیاء کہیے

خدایا دین پہ کیسی گھڑی یہ آئی ہے
نبیؐ کے گھر پہ مسلمانوں کی چڑھائی ہے
کسی کے منہ سے نہ نکلا بوقتِ قتلِ حسینؑ
تمام عمر کی زہراؑ کی یہ کمائی ہے

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدہ ذ عباس۔ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۳ م

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معصومینؑ

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی اب حیدرؑ کی
دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پرنور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

چپ تھے سرکارِ رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے دردِ دل دردآشنا کوئی نہ تھا
اے ابوطالبؑ کے بیٹے زندہ و پائندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہِ مصطفےٰؐ کوئی نہ تھا
کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا
اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

بشکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ کلب مورخہ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۰

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدہء تر میں
تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہلِ بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن چن کے بھر دیں
خدا نے ۵ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دستِ قلندرانہ
ہم ان کے در کے گدا ہیں جنکو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمد مصطفےٰؐ کی سیرت علیؑ کا اندازِ عارفانہ
بتولؑ کا صدق، خلق و عصمت، حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہادِ شبیرؑ، عزمِ زینبؑ، وفائے عباسؑ، صبرِ عابدؑ
علومِ باقرؑ، شعورِ جعفرؑ، عروج ہے کاظمانہ
رضاؑ کی صولت، تقیؑ کی حکمت، نقیؑ کا عرفاں، حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

طالب دعا سید نذر عباس ۳۰ دسمبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معصومینؑ کی نزر

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی اب حیدرؑ کی
دل ظلمت زدہ کو نور سے پرنور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدہ ء تر میں
تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہل بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن کے بھر دیں
خدا نے ۵ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دست ِقلندرانہ
ہم ان کے در کے گدا ہیں جنکو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمد مصطفٰےؐ کی سیرت علیؑ کا انداز ِ عارفانہ
بتولؑ کا صدق،خلق و عصمت،حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہادِ شبیرؑ،عزم زینبؑ،وفائے عباسؑ ، صبر عابدؑ
علوم ِباقرؑ ، شعورجعفرؑ ، عروج ہے کاظمانہ
رضاؑ کی صولت،تقیؑ کی حکمت ،نقیؑ کا عرفاں،حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

طالب ِزر کو زر و لعل و گہر دیتے ہیں
جیب و دامن گل ِاُمید سے بھر دیتے ہیں
آل ِاطہرؑ کا تو اے نور یہی ہے دستور
ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعاتِ عیدِ مباہلہ﴾

☆ظہورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

حسنؑ حسینؑ علیؑ و بتولؑ آئے ہیں
ریاضِ ختمِ رسالت کے پھول آئے ہیں
دلوں پہ خوف نصاریٰ کے ہو گیا طاری
جو دیکھا آل کو لے کر رسولؐ آئے ہیں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

گئے جب آل کو لے کر رسولؐ میداں میں
کیا نصاریٰ نے جزیہ قبول میداں میں
ادب سے جھک گئے مریمؑ کے ماننے والے
مباہلے کو جب آئیں بتولؑ میداں میں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

وہ جان لے جو طلبگار ہے صداقت کا
ہمارے سامنے شہکار ہے صداقت کا
جو چاہے اپنی صداقت کو جانچ لے اس پر
مباہلہ نہیں معیار ہے صداقت کا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

مقابلے میں تو دیکھا ہے اہلِ عالم نے
مجادلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم
کہاں تھے آپ چنے جب رسولؐ نے سچے
مباہلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم

۔۔ظہور جارچوی۔۔

راہرو منزلِ مقصود نہیں ہو سکتا
کوئی عابد کوئی معبود نہیں ہو سکتا
حق جتایا تھا تو ابلیس نے پایا تھا خواب
پیشوا دین کا مردود نہیں ہو سکتا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

جمع کردہ سید نذر عباس ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ مباہلہ

☆ظہورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

نظر آتے جو ممتازِ خلائق اور بھی ہوتے
نبیؐ لاتے اگر قرآنِ ناطق اور بھی ہوتے
مدینے میں بہت تھے نام کے صدیق وصدیقہ
اسی میدان میں ہوتے جو صادق اور بھی ہوتے

--ظہور جارچوی--

ردہوئے سارے تردد قلب حق آگاہ کے
مل گئے دو رہبر کامل خدا کی راہ کے
دی شہادت آیہء ابنائنا نے اے ظہورؔ
شبرؑ وشبیرؑ بیٹے ہیں رسول اللہ کے

--ظہور جارچوی--

محمدؐ مصطفٰی کے گھر کے بچے ایسے ہوتے ہیں
نصاریٰ گر پڑے قدموں پہ سچے ایسے ہوتے ہیں
ظہورؔ اکثر منافق شبرؑ وشبیرؑ کی عظمت
کبھی سنتے نہیں کانوں کے کچے ایسے ہوتے ہیں

--ظہور جارچوی--

محمدؐ آل کو جب لائے میدانِ صداقت میں
نصاریٰ دیکھ کر گھبرائے میدانِ صداقت میں
مسلمانوں میں تھے یوں تو بہت صدیق وصدیقہ
مگر کل پانچ تن ہی آئے میدانِ صداقت میں

--ظہور جارچوی--

مان لینا شرط ہے پہچان بھی کافی نہیں
بے اطاعت مومنو ایمان بھی کافی نہیں
آلؑ کو بھیجا خدا نے اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ
جب یہ ثابت ہو گیا قرآن بھی کافی نہیں

--ظہور جارچوی--

جان محفل میں اگر پہچان میں آجایئے
نام پیدا کیجئے قرآن میں آجایئے
چھوڑئے قرآن وہ منزل دور ہے دشوار ہے
کوئی بھی میدان ہو میدان انفس آجایئے

--ظہور جارچوی--

دلوں پہ صدق کی معصوم چوٹ دے کے گئے
ذرا سی بات میں یاری کے سارے ٹھیکے گئے
مباہلے میں یہ کیا کر گئے رسول اللہؐ
انہیں تو لے گئے حضرت انہیں نہ لے کے گئے

--ظہور جارچوی--

جمع کردہ سید نزر عباس ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباہلہ﴾

☆ظہورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

قدم راہِ حق میں جماؤ تو جانیں
ڈٹے ہیں نصاریٰ ہٹاؤ تو جانیں

ہے عیسائیت حملہ آور دین حق پر
بہادر رہو تو فتح پاؤ تو جانیں

تمہارے بہت کام اسلام آیا
تم اسلام کے کام آؤ تو جانیں

بچائی ہیں جانیں تو ہر معرکے میں
کبھی دینِ حق بھی بچاؤ تو جانیں

سنا ہے خدا و نبیؐ کے ہو پیارے
دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ تو جانیں

بہت ہاتھ پاؤں چلاتے رہے ہو
زباں راہِ حق میں چلاؤ تو جانیں

ہے میدان میں امتحان صداقت
خدا سے سند آج پاؤ تو جانیں

سند یافتہ صادقوں کو دبایا
جواں کاذبوں کو دباؤ تو جانیں

ہیں اسلام کی سمت سے پانچ صادق
نصاریٰ کو بڑھ کر گھٹاؤ تو جانیں

نہ مانیں گے ہم پھر کبھی تم کو سچا
یہی وقت ہے آج آؤ تو جانیں

نصاریٰ پہ اسلام نے فتح پائی
ظہورؔ آج خوشیاں مناؤ تو جانیں

--ظہور جارچوی--

نبیؐ کس شان سے میدان میں اللہ اکبر ہیں
علیؑ ہیں فاطمہ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں
نصاریٰ کہہ رہے ہیں دیکھکر ایک اک کو آپسمیں
یہ کیسا کارواں ہے جسمیں سب رہبر ہی رہبر ہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی--
طالب دعا-سیدرز رعباس--۲۵مئی ۲۰۰۲م)

جمع کردہ سیدرز رعباس ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہرؑا کلی ہے
جو آغوش عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیم گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

علیؑ کو فاتح بدر وحنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

اوج کمال حسن کرامات پانچ ہیں   جن سے خدا ملا ہے وہ آیات پانچ ہیں
آدم کی جن کے صدقے میں توبہ ہوئی قبول   قرآن کہہ رہا ہے وہ کلمات پانچ ہیں
--شوکت رضا شوکت--

ستوان کی رگوں میں ذی تقدس خون ہوتا ہے
وہ جب بھی جو بھی کہہ دیں دین کا قانون ہوتا ہے
یہ اہل بیتِ محمدؐ کو ملا ہے مرتبہ شوکت
کرم بندوں پہ کرتے ہیں خدا ممنون ہوتا ہے
(سورۃ الدہر)--شوکت

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوق نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطم میدان حشر سے
تو اہل بیتِ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

--شوکت--

محشر تلک نہ ہوں گے جدا ساتھ ساتھ ہیں
اک دوسرے پہ ہوں گے فدا ساتھ ساتھ ہیں
قرآن پڑھ کے نیزے پہ شہؑ نے بتا دیا
قرآن و اہل بیتؑ سدا ساتھ ساتھ ہیں
--شوکت--

کچھ لوگ سمجھتے ہیں ستم کر کے جئیں گے کچھ سوچ رہے ہیں کہ یہ اب ڈر کے جئیں گے
ہم اکبرؑ و عباسؑ کے جیدار ہیں شوکت   اپنا یہ عقیدہ ہے کہ ہم مر کے جئیں گے
--شوکت--

ہم عزادار شہادت کے تمنائی ہیں   ہم نے مولا کی زیارت کا مزہ لینا ہے
یہ وسیلہ ہے ملاقات علیؑ کا شوکت   ورنہ اس موت نے دیوانوں سے کیا لینا ہے
--شوکت--

کہتے ہیں اک لگے گی عدالت جزا کے دن   جو بے ولا ہیں خوف کے مارے علیل ہیں
شوکت ہمیں عدالت یزداں کی فکر کیا   اہل عزا کے واسطے چودہ وکیل ہیں
--شوکت--

خالق نے کچھ اس طرح سے اتارے ہیں محمدؐ   ہر دور میں ہر شخص کو پیارے ہیں محمدؐ
اکثر در زہراؑ پہ یہ جبریلؑ نے سوچا   پیغام کے دوں کہ یہ سارے ہیں محمدؐ
--محسن نقوی--

اس باغ پہ توحید کا پہرہ نہ ہو کیونکر   جس باغ کی پہچان ہی زہراؑ سی کلی ہے
اس شخص کے رتبے کی بلندی کا پتہ جاؤ   جس شخص کے ادنیٰ سے غلاموں میں علیؑ ہے
--محسن نقوی--

علیؑ والے ہیں شہرِ علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتحِ خیبر بھی رکھتے ہیں
محمدؐ و علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ - فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر پاور بھی رکھتے ہیں
--حسین کاظمی نے یہ باعی جدہ سے روانہ کیا--

طالب دعا---سید زعباس--۱۳ اگست ۲۰۰۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

خالق نے محمدؐ کو رسالت بخشی
اور حیدرِؓ صفدر کو امامت بخشی
زہراؑ کو دو عالم کی نساء پر ترجیح
حسنینؑ کو سرداریء جنت بخشی

۔۔علامہ فرقاؔں امروہوی۔۔

جن کو نیند آتی ہے دہکے ہوئے انگاروں پر
گردنیں بڑھ کے وہ رکھ دیتے ہیں تلواروں پر
جیسے بیمارِ الم گزرے ہوں ان راہوں سے
چھائی ہے غم کی گھٹا شام کے بازاروں پر
رنگ اور نسل کی تفریق کے ٹھپے ہیں لگے
شہروں کی راہوں پہ، تعمیروں پہ، معماروں پہ
نہ مروت نہ اخوت نہ مشقت نہ لگن
غلبہ پھر کیوں نہ ہو امراض کا بیماروں پر
نہ رعونت، نہ خشونت، نہ تصنع، نہ حسد
ناز کرتا ہے خدا ایسے ہی دیں داروں پر
کوئی اسلام فروشوں کو ذرا سمجھا دے
اپنا ایماں نہیں بیعت کے طلبگاروں پر
انجمن سازی اور اسلام پسندی کے سوا
اور بھی فرض ہیں شہ کے عزاداروں پر
نقش کر لیجئے ذاؔبر یہ تجدیدِ حیات
اسوہء ابن علیؑ ذہن کی دیواروں پر

۔۔ذاؔبر فتح پوری۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ والے ہیں شہر علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں ہو خیبر سامنے تو فاتح ء خیبر بھی رکھتے ہیں

محمدؐ و علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ ۔ فاطمہ زہراؑ ارے ہم پنجتن جیسے سپر یاور بھی رکھتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

چپ تھے سرکار رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا کس سے کہتے درد دل درد آشنا کوئی نہ تھا

اے ابو طالبؑ کے بیٹے زندہ و پائندہ باد تو نہ ہوتا تو گواہ ء مصطفٰےؐ کوئی نہ تھا

کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا

اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر

سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

شکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ کل مورخہ ۱۱۰ اکتوبر ۲۰۰۰

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخِ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزاد اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں بھی نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ دوبارا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد

میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنتِ پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیٔ خدا سے کبھی بولتا نہیں
واللہ رکنِ دیں ہے صدا یا علیؑ مدد

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحیدا ے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

امام رضاؑ کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے
ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ
زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو نغرہ ءِ رسالت ہے
بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ
اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ
پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

نفسِ ما مولا شدم حیدری ام قلندرم علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام خونِ جگر چشیدہ ام پردہ جاں دریدہ ام رخِ یار دیدہ ام

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

زحمتِ شاہ پیام او دردِ دل ما خیام او شیرِ خدا امام او
عرشِ علیٰ مقامِ او مولودِ پاک او حرم

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا ہجوم تا بہ فلک جس کی ہے دھوم جس پہ فدا ہیں سب نجوم
بابِ معنی مدینۃ العلوم

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نامِ نبی ﷺ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا-----سید ندرعباس)

kfpu ۳۰جنوری ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے

جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے

حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت

شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں

حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں

وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ

کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن

محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی ابنِ حیدرؑ کی
دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پُر نور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

ﷺ ﷺ ﷺ

طالب زر کو زر و لعل و گہر دیتے ہیں
جیب و دامن گلِ امید سے بھر دیتے ہیں
آلِ اطہرؑ کا تو اے نور یہی ہے دستور
ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بشکریہ
بحوالہ ہفت روزہ شیعہ
مرتبہ: پروفیسر مسعود رضا خاکی
لاہور

رُباعیات

الراقم
سیّد اصغر علی نقوی
نین وال

زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو ۔۔۔ حدودِ مکہ میں اِک اژدھام دیکھو گے
اور حج کے بعد مدینے بھی جاؤ گے تم لوگ ۔۔۔ نبیؐ کا روضۂ عالی مقام دیکھو گے

نگاہ پڑتے ہی اس سبز گنبد پر ۔۔۔ تمہارے لب پہ درود و سلام آئے گا
وفورِ عشق میں روضہ کو چومنے کے لئے ۔۔۔ تڑپ اٹھو گے اِک ایسا مقام آئے گا

قدم قدم پہ کھڑے ہوں گے پاسبانِ حرم ۔۔۔ سنبھل کے رہنا کہیں تم کو جوش آ جائے
نبیؐ کے روضہ کی جالی جو چوم لی تم نے ۔۔۔ پڑیں گے دُرّے کچھ اتنے کہ ہوش آ جائے

یہی حکومت آلِ سعود کا ہے چلن ۔۔۔ جو اپنے آپ کو کہتی ہے خادمِ اسلام
عجب تو یہ ہے کہ رقص و سرور ہے جائز ۔۔۔ مگر رسولؐ کے روضہ کو چومنا ہے حرام

وہ پادشاہ بھی گذرا ہے اس حکومت میں ۔۔۔ جو تھا مزار بزرگانِ دین سے بے زار
یہ پوچھ لینا کہ ہے جنت البقیع کہاں ۔۔۔ وہاں ملیں گے تمہیں اس کے ظلم کے آثار

وہ ایک شہرِ خموشاں جہاں کے خوابیدہ ۔۔۔ رسولؐ پاک کے ہی خاندان کے افراد
یہ پوچھ لینا کہ وہ کون سی حکومت تھی ۔۔۔ مٹا کے جن کے مقابر ہو گئی دلشاد

خود اپنی آنکھ سے تم دیکھنا مسلمانو ۔۔۔ میں کیا بتاؤں کیا ظلم اُن پہ ڈھائے گئے
جہاں رسولؐ کی بیٹی کی قبر اطہر تھی ۔۔۔ یہ کس زبان سے کہوں ہل وہاں چلائے گئے

نہ جانے کتنے بزرگانِ دین بقیع میں تھے! ۔۔۔ مگر اب اُن کا نشانِ مزار بھی نہ رہا
چراغ کون جلائے گا ان کی قبروں پر ۔۔۔ وہاں تو اب شجر سایہ دار بھی نہ رہا

جہاں کہ والدۂ فاطمہ کی تربت تھی ۔۔۔ اسی مقام سے پختہ سڑک نکالی ہے
خدا ہی جانے یہ کیسی ہے طرزِ اسلامی ۔۔۔ جو اس زمانے میں اہلِ عرب نے ڈھالی ہے

زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو ۔۔۔ تلاشِ حق میں ذرا اور جستجو کرنا
اور حج و زیارت سے جب فراغت ہو ۔۔۔ مجاورانِ حرم سے بھی گفتگو کرنا

خدا کے گھر کے محافظ جو بن کے بیٹھے ہیں ۔۔۔ یہ ان سے پوچھنا کہ ثواب کیوں چھوڑا
اگر مزار گرانا ہی حکمِ قرآن ہے! ۔۔۔ تو پھر مزارِ رسالت مآبؐ کیوں چھوڑا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیاں جو نسیم بھائی نے عنایت کی

سرکار صاحب العصرؑ

صدف میں حق کے نہاں ہے گہر امامت کا   ہے کس میں دم کہ لگائے سراغ حجت کا
یہ جلوہ ساماں ہے فانوسِ کبریاء میں نسیم   کسے مجال بجھائے چراغ غیبت کا

ﷺﷺﷺﷺ

حضرت علی اکبرؑ اور حضرت عباس علمدارؑ

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں   میرے وجدان میں بس چہرہ اکبرؑ آیا
میں نے تصویر شجاعت جو بنانا چاہی   میری تخیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

ﷺﷺﷺﷺ

جناب قاسم ابن حسنؑ

فنا کا جام تھا قاسمؑ کو اس قدر شیریں   نہ دو کا رامتہ دست حنا کی خوشبو نے
نثار شہ پہ کئے اپنے جسم کے ٹکڑے   گلے کچھ ایسے لگایا قضا کی خوشبو نے

فروہ کا جگر گوشہ وہ ہم شکل حسنؑ   جو موت سے بے خوف تھا لڑنے میں مگن
کرتے رہے شہ لاشۂ قاسمؑ کو جمع   اعداء نے کیا ٹکڑے بہت جس کا بدن

ﷺﷺﷺﷺ

امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام

خدائے امن وا ماں نا خدائے امت ہے   یہی تو لخت دلِ خاتمِ نبوت ہے
خدا کے بعد محمدؐ اور ان کے بعد علیؑ   علی کے بعد حسنؑ اوج پر امامت ہے

سمٹ کے خلق محمد ﷺ کا آ گیا ان میں   حسنؑ کے روپ میں خالق کی یہ عنایت ہے
جو صلح و آشتی انسانیت کا زیور ہے   حقیقتاً یہ امام حسنؑ کی سیرت ہے

تصور جس کا ہر دم روز و شب شام و سحر آیا   نگاہیں ڈھونڈتی ہیں جس کو وہ نورِ نظر آیا
نبوت اور امامت منتظر تھیں دید کی جس کے   ریاضِ فاطمہؑ میں آج وہ پہلا ثمر آیا

ﷺﷺﷺﷺ

امام حسینؑ

سورج کی تپش گرمی ریگ صحرا   وہ تین شب و روز کا بھوکا پیاسا
جنگ ایسے کی شبیرؑ نے روز عاشور   اعداء میں تھا محشر کی طرح خوف بپا

ﷺﷺﷺﷺ

حضرت عباسؑ غازی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

--رحیم امروہوی--

مرکز ہر ایک حسن خفی وجلی کی ہے   باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کی ہے
خود سیدہؑ ہے باپ نبیؐ اور پسر امام   کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

--اکبر عباس--

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے   تا کام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ   بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

--اکبر عباس--

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ
ہے جو حسنؑ حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ
بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہیں امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

مسند نشین بزم طہارت ہیں فاطمہؑ   در یتیم تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس جسم رسالت ہیں فاطمہؑ   اصل واصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریمؑ کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں
مریمؑ بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو   آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو   جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

--نسیم امروہوی--

سمت شرق سے دبے پاؤں وہ آتی ہے سحر   خانہ احمد مختار کی جانب ہے نظر
بہر معصومہ کونین بہ طرز احسن   کشتی نور میں لاتی ہے طلائی زیور
کون معصومہ کونین نبیؐ کی بیٹی   جن کی تعظیم کو اٹھتے تھے پیمبر اکثر

جز عبادت جنہیں دنیا میں کوئی کام نہ تھا   روز وشب مرضی معبود پہ رہتی تھی نظر
جنکی پیشانی اقدس پہ نشان سجدہ   فرق پر جن کے تھی عصمت کی مقدس چادر
کام آئی یہ تری مدح سرائی محسن
ورنہ تو اور یہ شہزادی کونین کا در

--محسن اعظم گڑھی--

جگر کی جز نہیں جزو رسولؐ کہتے ہیں
جو اہل حق ہیں وہ باب قبول کہتے ہیں
جو ہر طرح کی نجاست سے پاک ہو شوکت
اسے زبان وحی میں بتولؑ کہتے ہیں

--شوکت--

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے   تاریخ نے لکھا ہے جسے اصل محمدؐ
ہاں بنت خدیجہؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکت   قرآن بتاتا ہے جنہیں نسل محمدؐ

--شوکت--

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو ملکہ شوکت   جسکی تعظیم شہنشاہ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کیلئے میرے نبیؐ   وہ تو اک جزو رسالت کا ادب کرتے تھے

--شوکت--

صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرت لیالیا
دن پردہ دار در پہ دوسرا   رات میں بدلا ہے روز جاتیہ
فاطمہؑ زہرا شہید ظلم ہیں   اشک بہتے ہیں شار عالیہ
تیری تربت کا نشاں ملتا کہیں   اشک کے موتی لٹاتا بے بہا
بیت ایسا حزن کا تعمیر کر   تا قیامت یاد آئے سیدہؑ
زندگی جاوید ماتم ہے تیری
سیدہؑ مظلوم ہے آنسو بہا

--جاوید اقبال قزلباش--

وجہ بقائے عالم نسواں بتول ہیں   عصمت ہے ایک راز نگہباں بتول ہیں
قرآں علیؑ ہیں معنی قرآں بتولؑ ہیں   ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتولؑ ہیں
عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

--وحید الحسن ہاشمی--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---۱۸ جولائی ۲۰۰۲ لاہور)

طالب دعا---سید زرعباس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں   پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

حلق سرور پہ جو شمشیر چلائی ہوگی   خلد سے فاطمہؑ زہرہ نکل آئی ہوگی
رن کو سرور جو چلے آئی یہ زہرہؑ کی صدا   آج ضائع میری محنت کی کمائی ہوگی

مرکز ہر ایک حسن و خفی و جلی کا ہے   باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ   کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے   ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضور نے تعظیم فاطمہؑ   بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا   اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر   کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ   ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ   بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے   آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شاں کا گھر ہے   یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے   مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا   دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا   ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادرِ تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے   یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے   اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آلِ نبیؐ پر   یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر   انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ـــــ طالب دعا ـــــ سنعر ـــــ ۱ اگست ۱۹۹۹م

10 APR 2000

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ   دُرِ یتیم و تاج و شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس و نفیس جسم رسالت ہے فاطمہؑ   اصل و اصول و نخل امامت ہے فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی اس سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو   آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو   جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے   بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتانہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو   تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

*****

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے   دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن   تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے   تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے   زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

*****

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ   شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے   عصمت کجھ میں آتی ہے نام بتول سے

*****

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ   کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا   یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا
یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہء تطہیر بن گئی

*****

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے   سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے   پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار   دردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

طالب ★ ★ ★ ★ ★ دعا سنعر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا ع

وحید الحسن ہاشمی

روشن ہے ان کے نور سے خورشید کا طبق
دیکھے جو ان کا در تو فلک ہو عرق عرق
قرآن ان کو گھر میں سناتا رہا سبق
کہئے انھیں کساء کے صحیفے کا سرورق
شاہد مباہلے کا بیاں ان کی ذات پر
آیات ناز کرتی ہیں زہرا کی بات پر

حق کی نظر میں جان حدیث کسا ہیں یہ
قلبِ نبی مراد ہے حرفِ دعا ہیں یہ
قرباں حقیقتیں وہ حقیقت رسا ہیں یہ
قبلہ نبی کی ذات ہے قبلہ نما ہیں یہ
آج اور بڑھ گئے ہیں مدارج رسول کے
تطہیر کی ردا میں پدر ہیں بتول کے

یہ رحمتِ خدائے دو عالم کی جان ہیں
یہ نسلِ مصطفےٰ کی بقا کا نشان ہیں
یہ غایتِ نماز ہیں وجہِ اذان ہیں
لفظِ نساؤنا کی یہی ترجمان ہیں
تکمیل مدعائے نبوت انہی سے ہے
دنیا میں اعتبارِ سیادت انہی سے ہے

حشمت پکارتی ہے یہ ہیں صاحبِ حشم
عالم میں ان کی وجہ سے ایماں ہے محترم
ڈالے نظر جو غیر نکل جائے اس کا دم
مٹھی میں ان کی خلد ہے زیرِ قدم ارم
جلوے تمام ان کی حدودِ نظر میں ہیں
وحدت کے جتنے چاند ہیں سب ان کے گھر میں ہیں

وجہِ بقائے عالمِ نسواں بتول ہیں
عصمت، ہے ایک راز نگہباں بتول ہیں
قرآں علی ہیں معنیٔ قرآں بتول ہیں
ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتول ہیں
عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

بس یہ ہیں صدرِ بزمِ خواتینِ کائنات
پردہ ہے مثلِ رمزِ حروفِ مقطعات
ہونٹوں پہ فخر کرتی ہیں آیات بیّنات
ہے ان کے چار سمت ہجومِ تجلیات
دیکھا جو دور سے اثر قلبِ صاف کو
اترا انہی کے گھر پہ ستارہ طواف کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ رے فیض آمدِ بنتِ رسولِ دہر
معدوم ہو کے رہ گیا دختر کشی کا زہر
اُٹھی عرب میں شانِ عدالت کی ایک لہر
جاری ہر ایک گھر میں ہوئی نعمتوں کی نہر
انساں پہ یہ بھی حق کے کرم کا نزول ہے
زندہ ہیں بیٹیاں تو یہ فیض بتول ہے

زہرا وجودِ شرع میں ہیں جان کی طرح
درسِ نجات دیتی ہیں قرآن کی طرح
ذہنوں کو فتح کرتی ہیں احسان کی طرح
قلبِ محمدی میں ہیں ایمان کی طرح
پوچھے کوئی یہ بات خدا کے حبیب سے
ملتی ہے کائنات میں دختر نصیب سے

دختر کشی کی رسم شریعت پہ بار تھی
یہ رسم زندگی کی شرافت پہ بار تھی
نوعِ بشر کی دائمی حرمت پہ بار تھی
یہ رسم تو مزاجِ نبوت پہ بار تھی
خالق نے آبروئے مشیت بنا دیا
بنتِ نبی کو جزوِ رسالت بنا دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُمّ الائمّہ جنابِ فاطمۃ الزّہراء

سیّد حیدر نقوی

کیا پیشِ خدا صاحبِ توقیر ہے زہراؑ
خاتونِ جہاں صاحبِ تطہیر ہے زہراؑ

اُمّ الحسنؑ مادرِ شبیرؑ ہے زہراؑ
سرتا بہ قدم نور کی تصویر ہے زہراؑ

شوہر کو جو پوچھو تو شہنشاہِ عرب ہے
بیٹی ہے نبی کی یہ حسب اور نسب ہے

ماں باپ پہ واجب نہیں فرزند کی تعظیم
اس امر میں زہراؑ کو ہے سب خلق پہ تقدیم

لکھا ہے کہ جب آتی تھیں زہراؑ پئے تسلیم
خود اُٹھ کے رسولِ عربی کرتے تھے تعظیم

اس بی بی کے رُتبے ہیں فزوں سارے جہاں سے
کوثر سے وضو کرے تو لے نام زباں سے

کیا رُتبے ہیں اس بی بی کے خالق کی نظر میں
بیٹے بھی وہ پائے کہ جو سردارِ جہاں ہیں

شوہر وہ ملا جس پہ خدائی کے گماں ہیں
ایسے بھلا رُتبے کی بی بی کے کہاں ہیں

افضل کوئی اِس بی بی سے ہوگا نہ ہوا ہے
یہ ظلم جو ان پر ہوا وہ حد سے سوا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

(جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام)

ولادت ۲۰ جمادی الثانی

نبیؐ نے گڑگڑا کر جب دعا کی
تو رب نے سیدہؑ بیٹی عطا کی

ہے جس کے نام سے منسوب آیت
وہ چادر ہے جناب سیدہؑ کی

یہ خاتون جناں خاتون محشر
تو یوں جنت ہوئی اہل عزا کی

فرشتے ان کے در پہ بھیک مانگیں
کوئی حد ہی نہیں جود و سخا کی

علیؑ کرتے ہیں حل ہر اک کی مشکل
مدد کرتی ہیں یہ مشکل کشا کی

جب ان کی گود میں شبیرؑ آئے
تو قسمت جاگ اٹھی کربلا کی

وفا نے بھی وفا سیکھی انہیں سے
مگر دنیا نے ان سے کب وفا کی

نہیں ہے شک وہ دوزخ میں جلیں گے
رہیں ہیں سیدہؑ جس جس سے شاکی

دلہن اک دن تو جنت بھی بنی تھی
عروسی تھی جناب سیدہؑ کی

جہاں ہے پنجتنؑ کا نور یکجا
نہ کیوں تعظیم ہو ایسی ردا کی

ستارہ ان کی چوکھٹ پر اتر کر
زیارت کر رہا ہے نقش پا کی

دعا جس قوم کی مانگی انہوں نے
خوشا تاثیر ہیں ہم اس دعا کی

یہاں وعدہ کیا بچوں سے اپنے
وہاں پوشاک جنت میں سلا کی

علیؑ ہے تاج مخدومہ کے سر کا
کوئی دیکھے بلندی مرتضیٰؑ کی

وہ جس نے فاطمہؑ کا دل دکھایا
رہا امت میں کب وہ مصطفیٰؐ کی

نہ کیوں ہوں انبیاء محو سماعت
یہ محفل ہے جناب سیدہؑ کی

مبرا رجس سے وہ ہیں جبھی تو
سند حق نے عطا کی انما کی

انہوں نے روٹیاں خیرات کی تھیں
ملی بدلے میں آیت ہل اتیٰ کی

لکھا قرآن میں کوثر کا سورہ
خدا نے اس طرح ان کی ثنا کی

چلو ریحانؔ اس آب و ہوا میں
جہاں خوشبو بسی ہو کربلا کی

۔ ریحانؔ اعظمی ۔۔

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا سید ذوعباس ۔ ۲۱ اگست ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحوم سچے بھائی کا نذرانۂ عقیدت

بحضور سیدہ کونینؑ

جن کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو ہوئی

یہ سیدہؑ ہے باغ نبوت کا پھول ہے
کار پیمبرؐ میں شریک رسولؐ ہے
اس در کو پا کے خواہش جنت فضول ہے
جنت تو اہلبیت کے قدموں کی دھول ہے
شامل ہے ان کا نام عبادت کے رکن میں
ان پر درود ہے تو عبادت قبول ہے
اک اک ادا ہے سانچۂ حق میں ڈھلی ہوئی
ہر ہر عمل پہ آیۂ حق کا نزول ہے
دل میں نہیں گر ان کی مودت تو با خدا
روزہ نماز و حج و زیارت فضول ہے

المرسلہ : سید نذر عباس۔ ۲۶ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسند نشین بزم طہارت ہیں فاطمہؑ

(حضرت نسیم امروہوی کا کلام)

مسند نشین بزم طہارت ہیں فاطمہؑ
دُرِ یتیم تاجِ شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفسِ نفیس تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
اصل اصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ

شوہر خلیل عصرؑ تو بیٹے ذبیحؑ ہیں
مریمؑ کا ایک آپ کے گہوارہ مسیحؑ ہیں

مریمؑ بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو   آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو   جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم رسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

چمکا وجود فاطمہؑ سے پنجتنؑ کا نور   نفس نبیؐ کا نور، رسول زمنؐ کا نور
قائم ہے تا قیام حسینؑ و حسنؑ کا نور   وجہ بقا بنا ہے علیؑ کی دلہن کا نور

جلوے سے دین کے جو زمیں رشک طور ہے
یہ فاطمہؑ کے نور کا سارا ظہور ہے

صورت سے آشکار ہے سیرت رسولؐ کی   میراث میں ملی ہے کرامت رسولؐ کی
باتیں رسولؐ کی، تو فصاحت رسولؐ کی   تطہیر فاطمہؑ ہے طہارت رسولؐ کی

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

بی بی پہ ہے طہارت و عصمت کا خاتمہ   شوہر پہ ہے شجاعت و ہمت کا خاتمہ
بابا وہ ہے کہ جس پہ رسالت کا خاتمہ   پوتا وہ ہے کہ جس پہ امامت کا خاتمہ

زہراؑ نہ ہوں تو دین کا قصہ تمام ہے
نام خدا انہیں سے محمدؐ کا نام ہے

--نسیم امروہوی--

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شان کا گھر ہے
یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے
مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے

کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا
دنیا میں اسے دینِ شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا
ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا

سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادرِ تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے
یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے
اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے

مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آلِ نبیؐ پر
یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر

اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر
انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر

راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

(۳۰ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ یوم ولادت جناب سیدہؑ کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا سیدز عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

غدیرِ خم میں نیا اِنقلاب آیا ہے
اِک آفتاب پسِ آفتاب آیا ہے
بلند کرکے علیؑ کو نبیؐ یہ کہتے ہیں
یہ میرا شل یہ میرا جواب آیا ہے

علیؑ کو بھی فاقوں میں دی ہے تسلّی!
علیؑ کی بھی مُشکل کُشا فاطمہؑ ہے

جو اقتدارِ نبیؐ ہے وہ اقتدارِ بتولؑ
امامِ وقت سے کچھ کم نہیں وقارِ بتولؑ
نبوّت اور امامت کا ہیں یہی مرکز
اب اِس سے بڑھ کے بھی کیا ہوگا اعتبارِ بتولؑ

جو اصلِ محمدؐ ہے وہی اصل ہے تیری
کہتے ہیں تجھے اہلِ نظر جزوِ رسالت
تُو ایک بڑے باپ کی بیٹی بخدا ہے
اے فخرِ پدر ہے تجھے حاصل وہی عظمت

جگر گوشۂ مصطفٰےؐ فاطمہؑ ہے
خدیجہؑ کے دِل کی دُعا فاطمہؑ ہے
نبوّت کا مقصد امامت کا حاصل
سمجھنا ہے دُشوار کیا فاطمہؑ ہے
طہارت مُسلّم ہے مریمؑ کی لیکن
وہ ہے ابتدا، اِنتہا فاطمہؑ ہے
نبیؐ اور علیؑ جیسے خیر البشر ہیں
اُسی طرح خیر النسا فاطمہؑ ہے
حقیقت جو پوچھو تو بعدِ رسالت
امامت کا اِک آسرا فاطمہؑ ہے

محمدؐ ہیں گو مدعائے دو عالم
محمدؐ کا بھی مدعا فاطمہؑ ہے
بظاہر نبیؐ تو نہیں ہے یہ لیکن
نبوّت کا اِک ارتقا فاطمہؑ ہے
علیؑ کو بھی فاقوں میں دی ہے تسلّی
علیؑ کی بھی مُشکل کُشا فاطمہؑ ہے
اگر پردے میں روئے انور نہ ہوتا
نصیری یہ کہتے خدا فاطمہؑ ہے

خدا کے سوا فاطمہؑ کو جو کہیے
میں کہتا ہوں اُس سے سوا فاطمہؑ ہے
سمجھتا ہوں ساجد میں سجدہ اسی کو
زباں پر مری فاطمہؑ فاطمہؑ ہے

اے فاطمہؑ سرمایۂ اسرارِ حقیقت
نازاں ہے تری ذات پہ توحید و رسالتؐ
یہ مرتبہ خالق نے ترے گھر کو دیا ہے
اِک سمت رسالت ہے تو اِک سمت امامت
نازل اسی منزل میں ہوئی آیۂ تطہیرؑ
قرآن سے پوچھے کوئی اس گھر کی طہارت
اِس گھر کے مکیں رازِ الٰہی کے امیں ہیں
کرتے ہیں یہ اسلامِ حقیقی کی اشاعت
ہے کوئی پیمبر تو امام اِن میں ہے کوئی
اے بنتِ نبیؐ ہے یہ ترے گھر کی فضیلت
تُو حاصلِ اسلام ہے تُو حاصلِ ایماں
باقی ہیں تری ذات سے احکامِ شریعت
مانا کہ نہ تھی مالِ خدیجہؑ کی کوئی حد
دراصل مگر تو ہی خدیجہؑ کی ہے دولت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے

آج دنیا میں علیؑ مرتضیٰ کا بیاہ ہے
مرتضیٰؑ سے بنتِ محبوبؐ خدا کا بیاہ ہے

حیدرِ صفدرؑ ہیں دولھا، فاطمہ زہراؑ دولھن — گلشنِ عالم میں وہ نورِ خدا کا بیاہ ہے
ہاشمی خوش آج ہیں سب، شاد ہیں مسکیں تمام — ابنِ بو طالب سے بنتِ مصطفیٰؐ کا بیاہ ہے
شادماں سارے ہیں مسکین و یتیم اور سب اسیر — کہہ رہے ہیں بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے
صاحبِ شمشیر ہیں جتنے جواں آفاق میں — کہہ رہے ہیں آج شاہِ لافتیٰ کا بیاہ ہے
آج یہ شب ہے مبارک، ہے مبارک کل کا دن — سرورِ شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ کا بیاہ ہے
حق نے تارے کو اتارا جس کے قصرِ پاک میں — شکر صد شکر آج اس نجم الھدیٰ کا بیاہ ہے
بہرِ خدمت آئے ہیں کروبیاں اور قدسیاں — کہہ رہے ہیں یہ ہمارے بادشاہ کا بیاہ ہے
ہے زمیں سے آسماں تک شور غل پھیلا ہی — کشتیِ ارض و سماں کے ناخدا کا بیاہ ہے
کہتے ہیں الیاسؑ صدقے ساقیِ کوثر کے میں — خضرؑ کہتے ہیں ہمارے رہنما کا بیاہ ہے
کرکے زیبِ تن قبائے سرخ جبریلِ امیںؑ — کہہ رہے ہیں ثانیِ آلِ عبا کا بیاہ ہے
گلشنِ عالم میں نہ خوش کیونکر ہو ہر امیر — یہ وزیرِ بادشاہِ ھل اتیٰ کا بیاہ ہے

خوش ہو ناجی دور سارے ہو گئے رنج و الم
مشکلیں آساں ہوئیں مشکل کشا کا بیاہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جمع کردہ۔ سید نذر عباس بہائے یکم ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ ۔۔۔ درِ یتیم تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفسِ نفیس جسم رسالت ہے فاطمہؑ ۔۔۔ اصل واصولِ نخل امامت ہے فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو ۔۔۔ آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو ۔۔۔ جاؤ مباہلے میں نصاری سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے ۔۔۔ بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو ۔۔۔ تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

★★★★★

تو ہے ایماں کا شرف تولا الہ کا راز ہے ۔۔۔ دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن ۔۔۔ تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے ۔۔۔ تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے ۔۔۔ زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

★★★★★

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ ۔۔۔ شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے ۔۔۔ عصمت سمجھ میں آتی ہے نام بتول سے

★★★★★

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ ۔۔۔ کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا ۔۔۔ یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا
یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہءِ تطہیر بن گئی

★★★★★

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے ۔۔۔ سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے ۔۔۔ پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار ۔۔۔ وردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

طالب ★★★★★ دعا سنغر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طالب ★ ★ ★ ★ ★ دعا سنغر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

★★★★★

فاطمہؑ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے — روح مفہوم طہارت ہے خدا جانتا ہے

فاطمہؑ جزوِ رسالت ہے خدا جانتا ہے — دین کی دوہری ضرورت ہے خدا جانتا ہے

محور آیہء تطہیر مدارِ عصمت — مخزن زور نبوت ہے خدا جانتا ہے

یہ وہ معصومہ کونین ہیں جس کی آغوش

تربیت گاہِ امامت ہے خدا جانتا ہے

فقر و فاقے میں ہر ایک شکر کا سجدہ اس کا — افتخارِ صمدیت ہے خدا جانتا ہے

کم نہیں چادر زہراؑ ورق قرآں سے — اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا

ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں برابر والے — دست زہراؑ ید قدرت ہے خدا جانتا ہے

روز محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی

مجھ کو زہراؑ سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

●●●●●●●●●●

مریم سے بھی بتول کو رتبہ سوا ملا — بابا اسے رسولؐ سا خیر الوریٰ ملا — بیٹا ہر اک شہید رہ کبریا ملا — شوہر ملا تو خلق کا عقدہ کشا ملا

ہر ایک اپنے رتبے میں انتخاب ہے — زہرا ہے بے نظیر علیؑ لاجواب ہے

یہ ہنس کے کہہ رہے ہیں بام و در اللہ کے — جہاں میں دو محافظ آ گئے پیمبرؐ کے

ہے ایک وارث نبیؐ کا ایک وارث ہے زہراؑ — مگر وارث ہیں دونوں اللہ اکبر کے

سیدہ طاہرہؑ پر درود و سلام — بنت خیر الوریٰ پر درود و سلام — خلقت آسماں و زمیں فاطمہؑ — مظہر کبریا پہ درود و سلام

مدح خواں جس کا خالق ہے اے مومنو — راضیہ مرضیہ پر درود — جس کو خاتونِ جنت بنایا ہے رب نے — عابدہ زاہدہ پر درود و سلام

اٹھے تعظیم کرنے خدا کے رسولؐ — عظمت فاطمہؑ پر درود و سلام — جس کا شوہر دو عالم کا مشکل کشا — بی بی خیر النساء پر درود و سلام

میری بی بی کے فرزند حسنؑ و حسینؑ — شوکت سیدہ پر درود و سلام

معرفت سیدوں کو عطا کیجئے

آپکے معجزوں پر درود و سلام

مدینہ ______ سنغر ______ ۷ جنوری ۲۰۰۰

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا — رتبہ علیؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا

دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پر علیؑ علیؑ — اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا

لوٹی ہے جس نے دولت سرکار فاطمہؑ

حق کی سزا سے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

مدینہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

مرکز ہر ایک حسنِ خفی و جلی کا ہے
باغِ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ
کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

★★★★★

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے
ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیمِ فاطمہؑ
بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

★★★★★

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا
اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر
کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافعِ محشر وہ فاطمہؑ	ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ	بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہیں امت کے واسطے	آئیں گی روزِ حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شان گھر ہے
یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے
مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں
اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا
دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا
ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادرِ تطہیر کے سائے میں پلے ہیں
یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے
یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے
اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا
ممکن نہیں امت کا قیاس آلِ نبیؐ پر
یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر
انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

nazar abbas collection

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ـــــ طالب دعا ـــــ صغریٰ ـــــ ۷ اگست ۱۹۹۹ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسند نشین بزمِ طہارت ہے فاطمہؑ — درِ یتیم تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفسِ نفیس جسمِ رسالت ہے فاطمہؑ — اصل واصول نخلِ امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیلِ عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ خدا کا ناطق کلام تو ہے — بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو — تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

*****

تو ہے ایماں کا شرف تو لا الہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دیں کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

*****

قندیلِ عرش، عظمتِ انساں ہے فاطمہؑ — شکلِ بشر میں آیتِ یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت مجھ میں آتی ہے نامِ بتول سے

*****

تسکینِ دیں، قرارِ پیمبرؐ ہے فاطمہؑ — کوثر ہے آلؑ، منبعِ کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالقِ کل کا پتہ چلا — یہ آگئیں تو نامِ رسولؐ خدا چلا

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیۂ تطہیر بن گئی

*****

سیدہؑ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے — سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالکِ کوثر ہوئے — پانی نہ دمِ ذبح میسر ہوئے
ماں چادرِ تطہیر کی ہووے مختار — دردا سرِ زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — دُرِ یتیم، تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفسِ نفیس، جسم رسالت ہے فاطمہؑ — اصل واصول، نخل امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ خدا کا ناطق کلام تو ہے — بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو — تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

*****

تو ہے ایماں کا شرف تولا الہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دیں کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

*****

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ — شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت مجھ میں آتی ہے نام بتول سے

*****

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ — کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا — یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیہ تطہیر بن گئی

*****

سیدہؑ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے — سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے — پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار — دردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

جنت علیؑ کے سجدہ وافر کی ہے زکواۃ
دوزخ تو فاطمہؑ کی ہی رنجش کا نام ہے

رضی

انسانیت کی اوج شرافت ہیں فاطمہؑ — ہر دور میں بشر کی ضرورت ہیں فاطمہؑ
بعد از خدا بزرگ ہے یہ قصہ مختصر — بعد رسولؐ لائق مدحت ہیں فاطمہؑ
تطہیر ہو ہل آتا ہو کہ کوثر ہو دیکھ لو — خود مالک جہاں کی تلاوت ہیں فاطمہؑ
مادر کی جگہ بیٹی نے لے لی پئے رسولؐ — مانو نہ مانو مادر ملت ہیں فاطمہؑ
پل کر ان ہی کی گود میں معراج پا گئے — گیارہ اماموں کی مشیت ہیں فاطمہؑ
جس کو رسولؐ بضعتہ منی کا نام دیں — وہ جزوء دین حق شریعت ہیں فاطمہؑ
بیٹی کے احترام میں احمدؐ کھڑے رہے — نہ قابل بیان عبادت ہے فاطمہؑ
ناداں سمجھ کے باپ کی جاگیر کھا گئے — سچ ہے شکار دور سیاست ہیں فاطمہؑ

کیا سیدہؑ کی شان میں لکھے رضی
خالق گواہ مبداء خلقت ہیں فاطمہؑ

——— رضی نے تہران میں دیا ———

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحوم سچے بھائی کا نذرانہ ء عقیدت
بحضور سیدہ کونینؑ
جن کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو ہوئی

یہ سیدہؑ ہے باغِ نبوت کا پھول ہے
کارِ پیمبریؐ میں شریکِ رسولؐ ہے
اس در کو پا کے خواہشِ جنت فضول ہے
جنت تو اہلبیت کے قدموں کی دھول ہے
شامل ہے ان کا نام عبادت کے رکن میں
ان پر درود ہے تو عبادت قبول ہے
اک اک ادا ہے سانچہ ء حق میں ڈھلی ہوئی
ہر ہر عمل پہ آیہ ء حق کا نزول ہے
دل میں نہیں گر ان کی مؤدت تو باخدا
روزہ نماز و حج و زیارت فضول ہے

المرسلہ : سید نذر عباس۔ ۲۶ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدہ فاطمہ زہراؑ بنت رسولؐ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ خدا کا ناطق کلام تو ہے
بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ اعلیٰ مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو
تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ — در یتیم و تاج شفاعت ہے فاطمہؑ
نفس نفیس جسم رسالت ہے فاطمہؑ — اصل واصول نخل امامت ہے فاطمہؑ

شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریم بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو — آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو — جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو

زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ دونوں فرد ہیں

****

تو ہے ایماں کا شرف تو لاالہ کا راز ہے — دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن — تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے — تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے — زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

****

قندیل عرش عظمت انساں ہے فاطمہؑ — شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے — عصمت سمجھ میں آتی ہے نام بتول سے

****

لے کر ورد دولت کا سہارا اترا — پا کر یہ قدرت کا اشارہ اترا
اللہ رے زہراؑ کی عبادت کا شرف — تسبیح بنانے کو ستارہ اترا

---نجم آفندی---

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا — رتبہ علیؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا
دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پر علیؑ علیؑ — اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا

لوٹی ہے جس نے دولت سرکار فاطمہ
حق کی سزا ہے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

مرکز ہر ایک حسن خفی و جلی کا ہے — باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امام — کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے — ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ — بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے

کہتے ہیں جسکو شافع محشر وہ فاطمہؑ — ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ — بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ

کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

معصومہ جو شغل آسیا کرتی تھیں — حیدرؑ کی اطاعت میں قدم دھرتی تھیں
تقسیم علی کرتے تھے روزی ہر صبح — گندم سے یہ پتھر کا شکم بھرتی تھیں

---دبیر---

کیا صاحب فقر بنت پیغمبرؐ ہے — عفت ہے لباس نور حق زیور ہے
فضہؑ ہے کنیز اور ابوذرؓ ہیں غلام — گھر میں یہ اسے نام بسم وزر ہے

---دبیر---

جمع کردہ ---سید زرعباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

بضعتہ منی کہا جب صاحبِ لولاکؐ نے	کر دیا ما ینطق نے حق ادا تصدیق کا
خالقِ کون و مکاں فاتح جسے کہتی ہے خلق	فاطمہؑ ہے نام اس کے جوہرِ تخلیق کا

--فاتح واسطی--

مقامِ برگ یہی ہے کہ پھول راضی ہو	وہ خوش نصیب ہے جس سے رسولؐ راضی ہو
جسے جسے کہو مانوں گا میں رضی اللہ	مگر یہ شرط ہے پہلے رسولؐ راضی ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ

پلے ہو تم بھی تو آلِ نبیؐ کے ٹکڑوں پر	نمک حلال اگر ہو نمک کی بات کرو
کہاں ہو بابری مسجد کے مانگنے والو	کبھی تو ہم سے بھی باغِ فدک کی بات کرو

صلی اللہ علیہ وآلہ بتول راضی ہو صلی اللہ علیہ وآلہ

مَل لی ہے کربلا کی جبیں پر اٹھا کے خاک
پوچھے گا مجھ سے قبر میں اب کوئی آ کے خاک
وابستہ جو بتولؑ کے در سے نہیں اسے	ہاتھ آئے گا رسولؐ کے روضے پہ جا کے خاک
دیتا وہ کیا، رسول کی بیٹی کا حق بھلا	میت کو دے سکا جو، نہ اس کی اٹھا کے خاک
اللہ اور رسولؐ کو کیا منہ دکھائے گا	جس نے کیا بتولؑ کے گھر کو جلا کے خاک
سالار جس کا پشت، دکھا جائے وقتِ جنگ
میدان میں وہ فوج، لڑے بھی تو جا کے خاک

--سید علی محمد بیچ مرحوم--

(یہ اشعار اپنے بچوں کیلئے جمع کیا---سید زعباس۔جولائی ۲۰۰۲ء)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہ ع

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتولؑ تھیں
پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؑ تھیں

--نجم امروہوی--

مرکز ہر ایک حسن خفی وجلی کی ہے   باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کی ہے
خود سیدہؑ ہے، باپ نبیؐ، اور پسر امام   کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

--افسر عباس--

کیوں یہ عمل حضور کو اتنا پسند ہے   نا کام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ   بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے؟

--افسر عباس--

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ ہے   جو حسنؑ حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ   بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہیں امت کے واسطے
آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

مسند نشینِ بزم طہارت ہیں فاطمہؑ   درِ یتیم تاج شفاعت ہیں فاطمہؑ
نفس نفیس جسم رسالت ہیں فاطمہؑ   اصل واصول نخل امامت ہیں فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریمؑ کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں

مریمؑ بھی ان سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو   آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہؑ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو   جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

--نسیم امروہوی--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہ ؑ

جگر کی جز نہیں جزوِ رسولؐ کہتے ہیں — جو اہلِ حق ہیں وہ باب قبول کہتے ہیں
جو ہر طرح کی نجاست سے پاک ہو شوکت — اسے زبانِ وحی میں بتولؑ کہتے ہیں

۔۔شوکت۔۔

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے — تاریخ نے لکھا ہے جسے اصلِ محمدؐ
ہاں بنتِ خدیجہؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکت — قرآن بتاتا ہے جنہیں نسلِ محمدؐ

۔۔شوکت۔۔

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو ملکہ شوکت — جس کی تعظیم شہنشاہ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کے لیے میرے نبیؐ — وہ تو اک جزوِ رسالت کا ادب کرتے تھے

۔۔شوکت۔۔

سمت مشرق سے دبے پاؤں وہ آتی ہے سحر
خانہ احمد مختارؐ کی جانب ہے نظر
بہر معصومہ کونینؑ بہ طرز احسن — کشتی نور میں لاتی ہے طلائی زیور
کون معصومہ کونینؑ نبیؐ کی بیٹی — جن کی تعظیم کو اٹھتے تھے پیمبر اکثر
جز عبادت جنہیں دنیا میں کوئی کام نہ تھا — روز و شب مرضی معبود پہ رہتی تھی نظر
جنکی پیشانیٔ اقدس پہ نشان سجدہ — فرق پر جن کے تھی عصمت کی مقدس چادر
کام آئی یہ تری مدح سرائی محسن
ورنہ تو اور یہ شہزادیٔ کونین کا در

۔۔محسن اعظم گڑھی۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب فاطمہ سیدہؑ

وجہ بقائے عالم نسواں بتولؑ ہیں عصمت ہے ایک راز نگہباں بتولؑ ہیں
قرآں علیؑ ہیں معنیٔ قرآں بتولؑ ہیں ہر ماں سلام کرتی ہے وہ ماں بتولؑ ہیں
عزت کرے فلک وہ فلک احتشام ہیں
یہ وہ ہیں جن کی نسل میں گیارہ امام ہیں

--وحید الحسن ہاشمی--

صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرت لیالیا
دفن پردہ دار در پردہ ہوا رات میں بدلا ہے روز جاثیہ
فاطمہؑ زہراؑ شہید ظلم ہیں اشک بہتے ہیں نثار عالیہؑ
تیری تربت کا نشاں ملتا نہیں اشک کے موتی لٹاتا بے بہا
بیت ایسا حزن کا تعمیر کر تا قیامت یاد آئے سیدہؑ
زندگی جاوید ماتم ہے تیری
سیدہؑ مظلوم ہے آنسو بہا

--جاوید اقبال قزلباش--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---۱۸ جولائی ۲۰۰۲ لاہور)

طالب دعا--سید نذر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحوم سچے بھائی کا نذرانہ ء عقیدت
بحضور سیدہ کونینؑ
جن کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کو ہوئی

یہ سیدہؑ ہے باغ نبوت کا پھول ہے
کار پیمبریؐ میں شریک رسولؐ ہے

اس در کو پا کے خواہش جنت فضول ہے
جنت تو اہلبیت کے قدموں کی دھول ہے

شامل ہے ان کا نام عبادت کے رکن میں
ان پر درود ہے تو عبادت قبول ہے

اک اک ادا ہے سانچہ حق میں ڈھلی ہوئی
ہر ہر عمل پہ آیہء حق کا نزول ہے

دل میں نہیں گر ان کی مودت تو باخدا
روزہ نماز و حج و زیارت فضول ہے

المرسلہ: سید نذر عباس۔ ۲۶ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعات بنام جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

از جناب صابر تھاریانی

سیاہی سنگِ اسود کی ملا کر آبِ کوثر میں
ثنائے سیدہؑ لکھتا ہوں میں جبریلؑ کے پر سے
نظر آتا ہے اک اک حرف میں اب طور کا جلوہ
مسلسل وحی کا اک سلسلہ ہے عرشِ داور سے

احمدِ مرسلؐ کے ہاتھوں سے ہوا آغازِ دیں
فاطمہؑ کی نسل سے اس دین کا انجام ہے
دین کا پیغام پہچانا نبیؐ کا کام تھا
حشر تک اس کو بچانا فاطمہؑ کا کام ہے

نبی خوش ہیں کہ یہ اک مژدہ اتمامِ نعمت ہے
نہ زہراؑ کی فقط، گیارہ اماموں کی ولادت ہے
رسالت اس لئے ہے شادماں بی بی کی آمد پر
انہی کے نور سے قائم قیامت تک امامت ہے

رسولِؐ پاک کی بیٹی چلی بابا کی سیرت پر
نہایت فخر تھا ان کو رسالت کی وراثت پر
نہ مال و زر کی کثرت پر نہ اس دنیا کی دولت پر
مدارِ راحتِ زہراؑ تھا فاقوں میں قناعت پر

نورِ خلاقِ نبیؐ کی سر بسر تنویر ہے
مصطفیٰؐ اک زندگی ہیں، فاطمہؑ تفسیرہ
صنفِ نسواں کے لئے زہراؑ ہے حق کا آئینہ
یعنی پیغمبرؐ کی بیٹی باپ کی تصویر ہے

تو نے جھولوں میں جو بچوں کو سنائیں لوریاں
ان کے صدقے میں ابھی تک نعرۂ تکبیر ہے
کربلا کی فتح تیری تربیت کا ہے اثر
جذبۂ ایثار تیرے دودھ کی تاثیر ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے ماہنامہ پیام عمل لاہور ستمبر ۲۰۰۰ صفحہ ۳۱ سے نوٹ کیا۔ طالب دعا سید نزد عباس ۳ شوال ۱۴۲۳ھ)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھ ماہ کا مجاہد علی اصغرؑ

کھلا یہ راز اے اصغر تیری کہانی سے — کہ کم سنی بھی کم نہیں کسی جوانی سے
زمانہ آج تک اس کا جواب دے نہ سکا — سوال تو نے کیا تھا جو بے زبانی سے

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے — ہاتھوں پہ رکھ کے فدیہ داور کو لے چلے
بادل میں شام کے مہ انور کو لے چلے — چلائی ماں کہاں میرے دلبر کو لے چلے

فارغ ابھی نہیں ہوئی اکبرؑ کے داغ سے
کچھ روشنی ہے گھر میں میرے اس چراغ سے

علی اصغرؑ کی طفلی کہہ رہی تھی بڑھ کے لشکر سے — الٹ دیں فوج کو کچھ ناتوں ایسے بھی ہوتے ہیں
زباں ہونٹوں پہ پھیریں اور دلوں پر تیغ چل جائے — گھرانے میں علیؑ کے بے زباں ایسے ہوتے ہیں

جب دفن ہوا بعد شہ نیک نہاد — کی فاطمہؑ نے قبر پر آکر فریاد
چھوٹی سی لحد بنا کر اصغرؑ کی وہاں — کوزہ جو دھرا خوب روئے سجادؑ

مر جائے جو فرزند تو کیا چارہ ہے — ہاں مرگ علاج دل صد پارہ ہے
اصغرؑ کو لٹا قبر میں کہتے تھے حسینؑ — آرام کرو بس یہی گہوارہ ہے

●●●●●

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں
اصغرؑ تمہارے خوں کا ٹھکانہ کہیں نہیں

جب کربلا میں لٹ چکیں بانوئے دل حزیں — اور تیر کھا کے اٹھ چکا دنیا سے نازنیں
معصوم کے گلے سے نہ قطرہ گرے کہیں — چلو میں خون لے کے پکارے یہ شاہ دیں
انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

چلو میں خون بھر چکے جب شاہ ملک ودیں — تھا قصد پھینکنے کا سوئے عرش یا زمیں
آواز دی ہر ایک نے مولا نہیں نہیں — چہرے پہ خون مل کے پکارے یہ شاہ دیں
انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

اکبرؑ نے کھائی دل پہ سناں خون بہہ گیا — شانے کٹا کے شیر ترائی میں سو گیا
قاسمؑ کا لاشہ حیف ہے پامال ہو گیا — اب تیرے خون سے اے میرے مہ جبیں
انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

بچے کا حال دیکھ کے روتے تھے اہل شر — جنبش میں تھی زمیں تو لرزتے تھے عرش بھر
پیکاں سے حرملا نے کیا اس کا حلق تر — بولے حسینؑ ڈال کے بچے پہ ایک نظر
انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

★★★★★ سنعر ۱۴ اگست ۹۹۹۱۹۹۹ ★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے چند رباعیاں

یہ بھید کوئی کیا سمجھے گا یہ راز کوئی کیا جانے گا   گھر بند رہے گا کعبے کا اور آنے والا آئے گا
یہ بنت اسد ہیں بنت اسدؑ کیا روک سکیں گی دیواریں   معصوم نگاہیں پڑتے ہی دیواریں در بن جائے گا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

کشتیء دین کی پتوار سنبھالی جائے   بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو   یہ نہیں مادر عیسیٰؑ کہ نکالی جائے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے   کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح   آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

حالت عجب تھی خانہء رب جلیل کی   یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی   آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبے کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

نبی آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آیا   خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سب ہی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے گھر سے آیا ہے   خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

نورِ حق شان خدا عین خدا   یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں   عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری
ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم   انبیاء سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے   حق ہے شاھد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو   آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

(طالب دعا ---- سید نزر عباس ---- ۲۷ ستمبر ۲۰۰۱)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

ہم سے ہو مدحت اغیار یہ ناممکن ہے
ہم ہوں باطل کے پرستار یہ ناممکن ہے
اور جو کہتے ہو وہ اے نورؔ ہے ممکن لیکن
بن سکے ریت کی دیوار یہ ناممکن ہے

خالی کوئی سائل نہ گیا اس کے در سے
جو آیا بھریں جھولیاں سیم و زر سے
مانگو تو خدا سے مانگو لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے علیؑ کے گھر سے

ظلم و ستم کرے کوئی جور و جفا کرے
اے نورؔ اس کے دل میں جو آئے کیا کرے
لیکن نہ بند ہوگی عزادارئ حسینؑ
"وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے"

دنیا پہ بے حساب ہیں احسان مرتضیٰؑ
جز مصطفےٰ نہ سمجھا کوئی شان مرتضیٰؑ
دنیا و دیں کی نعمتیں حاصل ہوئیں اسے
آیا جو زیر سایۂ دامان مرتضیٰؑ

jabir.abbas@yahoo.com

علیؑ امین ہے قدرت کے سب خزینوں کا
ہے ناخدا یہی ایمان کے سفینوں کا
علیؑ کے قبضۂ قدرت میں آسماں ہیں تمام
ہے بوتراب ہی مختار کل زمینوں کا

علیؑ ہے بندوں کے دل حق سے جوڑنے والا
طلسم کفر و ضلالت کو توڑنے والا
نہ بت پرست ہی باقی رہے نہ بت خانے
بتوں کی آیا جو گردن مروڑنے والا

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات

علیؑ کو خالقِ اکبر کا عین کہتے ہیں
حسنؑ کو قلبِ رسالت کا چین کہتے ہیں
لٹا کے گھر کو جو دینِ خدا کی لاج رکھے
زبانِ عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

--مندرجہ ذیل رباعیاں ذاکر صاحب نے لکھوائی--

مرادِ حبِ علیؑ سے وصول ہوتی ہے
اور علیؑ کے صدقے دعا قبول ہوتی ہے
علیؑ کے ذکر سے خوش ہیں محب لیکن
منافقوں کی طبیعت ملول ہوتی ہے

بیکار زندگی ہے حبِ علیؑ بغیر
جیسے چمن ویراں ہو پھول و کلی بغیر
اعمال بھی نیک ہونگے تیرے حساب میں
بخشش کبھی نہ ہوگی حق کے ولی بغیر

خدا کے مدِ مقابل عوام بن بیٹھے
اور کسی کے تخت کے مالک غلام بن بیٹھے
جنہیں شعور نہ تھا بات کرنے کا
غضب تو یہ ہے وہ بھی امام بن بیٹھے

ہر سوز کو ہم سوزِ بلالی نہیں کہتے
ہر مرد کو ہم مردِ حلالی نہیں کہتے
حیدر کی امامت کا جو منکر ہے نظیر
ہم ایسے حرامی کو حلالی نہیں کہتے

قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

ملائکوں میں دھوم ہے۔ یہ تو درِ علوم ہے
جو بن کے آ گئے ہیں وصیِ مصطفےٰؐ

قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

گماں ہوا یہ فاطمہؑ کو در قفیل ہے
ظہورِ مرتضیٰؑ کا وقت بھی قلیل ہے
یہ حکم ایزدی ہوا دیوار کو کہ در بنا
پلٹ نہ جائے گھر کہیں علیؑ کی والدہ

قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

کچھ اس طرح صنم پہ ان کا رعب چھا گیا
لرز گئے کہ سامنے یہ کون آ گیا
شرم لئے نگاہوں میں
گرے ادب سے پاؤں میں
حرم میں ٹوٹ ٹوٹ کے
کفار کے خدا

قبلہ گاہ میں آ گئے علیؑ مرتضےٰ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سید نزر عباس۔ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۴)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولا علیؑ اور خیبر

تشویش بڑھی جب خیبر میں آئی یہ ندا اے پیارے نبیؐ

تم نادِ علیؑ کا ورد کرو ہم کام تمہارا کرتے ہیں

۔۔کرمانی

کرے چاند ٹکڑے نبیؐ کا اشارہ تو پلٹائے سورج وصیؑ کا اشارہ

ظہور ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

۔۔ظہور رجا رجوی۔۔

خیبر میں یہ ہے دھوم کہ جرار آیا افواجِ محمدؐ کا علم دار آیا

فی النار ہو اکفر تو کافر فرار میداں میں جب حیدرِ کرار آیا

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے

او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے

مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا

پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے

خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا

مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے

ہیں بسترِ رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا

انگڑائی جب کہ لی شبِ ہجرت گزار کے

تاریکیاں یہ شامِ غریباں کی اے قمر

تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

۔۔قمر جلالوی مرحوم۔۔

کروں توصیف کن الفاظ میں آقائے قنبر کی

نرالی شان دیکھی اللہ اللہ زورِ حیدرؑ کی

ہلایا اور اکھاڑا پھر اٹھایا تول کر پھینکا

حقیقت کھول کر رکھ دی علیؑ نے بابِ خیبر کی

فتح خیبر ۔ ۲۴ رجب

پڑا رعب اس قدر دنیا کے دل پر فتح خیبر سے

مسلمانوں نے یورپ کر لیا سر فتح خیبر سے

فدک والوں نے رستے میں دیا نذرانہ خود آ کر

ہوا حاصل حقِ بنتِ پیمبرؐ فتح خیبر سے

جنابِ عائشہ اکثر یہ سچی بات کہتی تھیں

ملیں ہم کو کھجوریں پیٹ بھر کر فتح خیبر سے

صحابہ کے سروں سے ٹل گئی مشکل رہائش کی

بنے بے گھر غریبوں کے لئے گھر فتح خیبر سے

مسلمانوں کے بچے کھیلے سونے کے کھلونوں سے

ملا تھا بے زروں کو اس قدر زر فتح خیبر سے

ظہور اسلام کی تاریخ ہے اس امر کی شاہد

ہوئے اعدائے دیں کے حال ابتر فتح خیبر سے

۔۔ظہور رجا رجوی۔۔

جب کسی سے بھی مرحب نہ مارا گیا

میرے مولا علیؑ کو پکارا گیا

کان میں پہنچی جس دم نبیؐ کی صدا جلد خیبر میں عمراں کا پیارا گیا

سست رفتار دلدل بحکمِ علیؑ مثلِ طیارہ بھر کر طرارہ گیا

کیسے ان کو بہادر کوئی مان لے ایک بھی جن سے کافر نہ مارا گیا

ہو کے گستاخ بولا پیمبرؐ سے جو اس کا ایمان سارے کا سارا گیا

حق یہی ہے کہ ہم بھی پکاریں اسے جس کو قرآں میں ناصر پکارا گیا

ڈھونڈتا آ گیا میرے مولا کے گھر آسماں سے جو تارا اتارا گیا

جو امامِ زماں سے نہ واقف ہوا دوزخی کفر کی موت مارا گیا

اژدر ہے تھے جو جھولے سے مولا علیؑ سر پہ تلوار کا ہاتھ مارا گیا

رہ گئے روتے اہلِ تولا ظہور

حوضِ کوثر پہ مولا ہمارا گیا

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا ۔۔سیدہ زر عباس ۔ ۲۴ رجب ۔ ۱ ۔ ۱۰ ۔ ۲۰۰۴)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

★★★★★

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں　　حسنؑ کو نور شہء مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ　　کمال ء صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں　　نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی　　علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاج ء دل　　ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

حب ء حیدرؑ میں باغ خلد ملا　　اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

★★★★★

جو مدحت حیدر کو بیکار سمجھتے ہیں　　ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

________قائم_______۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء________

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن　　وہ اوریجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

★★★★★★★★★

حب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھئے　　مصطفےٰؑ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ　　آئے کعبے میں دوش مصطفےٰ سے پوچھئے

کل ایماں مرضی رب جانشین مصطفےٰ　　شیر حق ناد علیا کہہ کے سمجھانا پڑا　　پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور　　لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم　　انگشتری نے جب کے سلیماں بنادیا　　جو بھی سم ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ　　بس اس جلن نے بتوں کو شیطاں بنادیا

★★★★★

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے　　لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے　　لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر　　ہم نے یہ دیکھا نبیؐ ناد علیؑ پڑھتے رہے

امیر المومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے　　لیسے چھوٹے سن کے لیکن قول ربانی　　بحکم حق امیر المومنیں اس دن سے ہیں آقا　　نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو پیش و پس تو منہ کی کھا گئے ثانی

★★★★★★★★★

بزار علیؑ کو مال و زر سے پایا　　طاعت ء الہیٰ میں شام و سحر پایا
اللہ نے تیغ دی نبیؐ نے دختر　　رتبہ یہ ادھر سے وہ ادھر سے پایا

★★★★★

ایمان پایا تو علی کے گھر سے پایا　　رتبہ پایا تو کس بشر سے پایا
طوبیٰ کوثر بہشت آرام ء لحد　　جو کچھ پایا علی کے در سے پایا

★★★★★

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد　　انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد
ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے　　خیبر میں خود نبی نے کہا یا علیؑ مدد
دست یزید عصر میں ہے پھر نظام ء دہر　　ہر ہر قدم ہے کرب و بلا یا علیؑ مدد
چھینی ہوائے غرب نے فیشن کے نام پر　　سیدانیوں کے سر کی ردا یا علیؑ مدد
کہرام ہے خیام صداقت میں آج بھی　　آتی ہے العطش کی صدا یا علیؑ مدد
مشکل نہیں ہے ایسی کہ جس کا حل نہ ہو
دل سے کوئی کہے تو ذرا یا علیؑ مدد

●●●●●●عاشور کاظمی●●●●● ۱۹ فروری ۲۰۰۰●●●●●

جہان والے جسے آفتاب کہتے ہیں　　ہم اس کو عکس رخ بوتراب کہتے ہیں
نہیں جو دوست علی کا خدا کا دشمن ہے　　جناب ء من یہ رسالت ماب کہتے ہیں

پلٹ کے حکم علیؑ سے شتاب آتا ہے　　کبھی شباب کبھی آفتاب آتا ہے
سلام کس کو کیا عرش پہ نبیؐ تم نے　　یہ کس کے لہجے میں کس کا جواب آتا ہے

★★★★

علیؑ

آپ ہیں مولود کعبہ آپ باب ء شہر علم ہیں　　آپ ہیں اللہ کی تلوار یا مشکل کشا
یا علی کہہ کر گزر جاتے تھے ہر مشکل سے ہم　　چپ رہے تو لٹ گئے اس بار یا مشکل کشا

★★★★

شریک کار مصطفےٰ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ　　امین دین مصطفےٰ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
بلندیوں کا سلسلہ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ　　فضیلتوں کی انتہا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
وہ غازی و سعید بھی مجاھد و شہید بھی　　خدائے دین ء کبریا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

★★★★★

دیکھ کر مولود کو روشن حرم ہو جائے گا　　نور مہر و ماہ کے چہرے کا کم ہو جائے گا
وہ فسردہ خاطری ہو یا تکان ء زندگی　　یا علیؑ کہتے ہی انساں تازہ دم ہو جائے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بھید کوئی کیا سمجھے گا یہ راز کوئی کیا پائے گا
در بند رہے گا کعبے کا اور آنے والا آئے گا
یہ بنت اسد ہیں بنت اسد کیا روک سکیں گی دیواریں
معصوم نگاہیں پڑتے ہی دیوار میں در بن جائے گا

دونوں کی نگاہوں میں الفت کے گلے ہوں گے ہونٹوں پہ تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے
کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

*****

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

●●●●●

ہزار بار جیئں اور ہزار بار مریں علیؑ علیؑ ہی کہے جائیں گے خدا کی قسم
یہ موت کیا ہے ہماری نظر میں ہے ایک کھیل غلام شاہ شہیداں کربلا کی قسم

ooooo

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

****

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے بجا یا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
سنی زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علیؑ میں نے
ہر اک سوال کا لب پہ میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

*****

جنگل پہاڑ کہتے ہیں نادِ علیؑ علیؑ مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ
حیدرؑ کا نام سن کے میں آیا ہوں دور سے کشتی کو میری بھر دو محمدؐ کے نور سے

*****●●●●●*****

کیوں ضرورت پر مدد مانگوں کسی ہم جنس سے کون کس کے کام آتا ہے خدا کا نام لو
ہم کو حیدرؑ نے پیمبرؐ نے بتایا ہے یہ راز
جب کبھی مشکل پڑے مشکل کشا کا نام لو

۱۸ فروری ۲۰۰۰ سنعر

ع سے عین عبادت کا سرانجام ہوا ل وہ لام کہ جس لام سے اسلام ہوا ی سے یاور ہوئے ہر شخص کی مشکل میں صدقے اس نام کے کیا خوب علیؑ نام ہوا

*****

اس زمانے میں بنے گا حیدر کرارؑ کون شہ پر جبریلؑ تک لے جائے گا تلوار کون
یادگار فاطمہؑ بنت اسدؑ کعبے میں ہے جوڑ سکتا ہے بھلا ٹوٹی ہوئی دیوار کون

*****

خندق میں ایک ضرب علیؑ اس طرح چلی دونوں جہاں نثار ہیں اس ایک وار پر
تھم تو گئی تھی آ کے پر جبرائیل پر تیور بدل گئے تھے مگر ذوالفقار

*****

امکاں کی سرحدوں سے تیرا مرتبہ بلند تو بھی بلند اور تیرا سلسلہ بلند
ہر اس جگہ پہ اب بھی تیرا اقتدار ہے جس جس جگہ ہے پرچم صدق و صفا بلند

*****

اللہ کا گھر سجا سجایا تجھو اب حاصل کونین کو پایا تجھو
کل ایماں آگیا جب کعبے میں اکملت لکم دینکم آیا تجھو

*****

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں جبریلؑ کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف جس وقت کہ میں نادِ علی پڑھتا ہوں

*****

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے طلب اسی کی کبھی بہرہ مند ہوتی ہے
دل نجس میں سمائی کبھی نہ حب علیؑ کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

*****_____*****_____*****

نجم آفندی

کیا تجھ کو امیرالمومنینؑ سے نسبت پہلے پیدا تو کر کہیں سے نسبت
جو کھائی ہیں عمر بھر وہ ایسا تھا امیر تجھ کو بھی ہے کچھ نان جویں سے نسبت

رہبر کوئی جز فکر خدا ساز نہ لے ہاں قرض کسی کے طرز و انداز نہ لے
آقا ہے تیرا علیؑ سا مافوق بشر جبریلؑ بھی دے تو پر پرواز نہ لے

تکلیف میں دم کسی کا بھرنا کیسا غفلت میں کوئی نفس گزرنا کیسا ہر سانس میں ہو ورد زباں نام علیؑ یہ وقت پڑے پہ یاد کرنا کیسا

حق کی قوت سے کام لینا ہوگا ہم دیتے ہیں جو پیام لینا ہوگا گرتا ہوں یوں کوئی نہ سنبھلا اب تک دنیا کو علیؑ کا نام لینا ہوگا

دل میں تیرے درد کی لے ہے کہ نہیں کردار میں ملتی ہے کوئی شے کہ نہیں
ہے حب علیؑ سفینہ نوحؑ مگر تیری بھی سفینہ میں جگہ ہے کہ نہیں

—نجم—

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

10 APR 2000

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیر خدا کی شان میں نذرانہ عقیدت از افسر عباس

زباں پہ حسن ِ حقیقت کا اعتراف نہیں   حجاب ِ دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ ِ احرام دل میں بغض علیؑ   تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

*****

رک گیا رو داد اوصاف جلی کہتے ہوئے   کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر   موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

●●●●●

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے   فقط اسی کی طلب بہرہ مند ہوتی ہے
دل نجس میں سمائی کبھی نہ حب علیؑ   کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

*****

دل ان کا مقابل کی طرف بڑھتا تھا   اور جوش عقیدت کا اسے چڑھتا تھا
جب سامنے آتا تھا علیؑ کے قرآں   معلوم نہیں کون کسے پڑھتا تھا

●●●●●

متاع شوق کو خود سے جدا نہیں کرتا   وہ اپنے دل پہ کبھی یہ جفا نہیں کرتا
علیؑ کا عشق اک ایسی نماز ہے جس کو   قضا کے وقت بھی مومن قضا نہیں کرتا

*****

علیؑ مرتضے کا جس کو دیوانہ سمجھتا ہوں   اسی کو عاقل وہشیار و فرزانہ سمجھتا ہوں
مئے حب علیؑ کا جس کو مستانہ سمجھتا ہوں   اسے دنیا و مافیہا سے بیگانہ سمجھتا ہوں
جو خاکی ہو میں اس کو نائب نوری نہیں کہتا   فسانے کو حقیقت سے جداگانہ سمجھتا ہوں
مصیبت میں جو کام آئے اسے کہتا ہوں میں اپنا   جو تنہا چھوڑ جائے اس کو بیگانہ سمجھتا ہوں
جو پیغمبر کے بدلے سو گیا تیغوں کی چھاؤں میں   اسے شمع رسالتؐ کا میں پروانہ سمجھتا ہوں
علیؑ مرتضے کے ذکر سے زینت نہ ہو جس کی   میں ایسی ہر بھری محفل کو ویرانہ سمجھتا ہوں

وصیء مصطفے کے حسن عالم تاب کا افسر
جو دیوانہ نہیں میں اس کو دیوانہ سمجھتا ہوں

****

نہ گداگری نہ تونگری نہ سکندری نہ قلندری   ہے عزیز مجھ کو جہاں میں فقط اک فریضہ ِ قنبری
میں خلوص قلب و نگاہ سے ہوں فدائے عظمت مرتضے   میرے چاکروں میں ہے قیصری میری ٹھوکروں میں سکندری

****

تجھے اے علیؑ کے دشمن کوئی فائدہ نہ دے گا   یہ قیام آخر شب یہ سجود صبح گاہی
جسے منتخب کرے حق وہی جانشین جائز   کہ نیابت محمدؐ ہے عطیہ ِ الہی

●●●●●●●●●

خورشید سے ذرہ تک مہتاب سے تا ماہی   حیدرؑ کی وزارت ہے احمد کی شہنشاہی
ہے جس کے مقدر میں کج بینی و گمراہی   لاحق ہے اسی دل کو بغض اسد اللہی
مخلوق نہیں چنتی خالق کا نمائندہ   مانگے سے نہیں ملتے اوصاف ید اللہی
[illegible] کی منزل ہے بہت اعلی   رہ جاتا ہے رستے میں جبریل سا ہمراہی

10 APR 2000
http://fb.com/ranajabirabbas

*****

میرے حدود معرفت میرے وسائل شرف   کرب و بلا و سامرہ مشہد و یثرب و نجف
نوح سے ہے بلند تر مرتبہ ابوالحسن   ان کے پسر ہیں باشرف ان کا پسر تھا ناخلاف

●●●●●

لب واعظ پہ ہے العظمۃ للہ کا نعرہ   مگر دل میں بتان شیطنت کا رقص جاری ہے
تجھے اے دشمن حق ہادی امت سے کیا نسبت   وہ عرشی ہے تو فرشی ہے وہ نوری ہے تو ناری ہے

کرم فرما ہمارا ہے قسیم نار والجنۃ
اسی باعث تو ہم کہتے ہیں کہ جنت ہماری ہے

*****

جو مشکلات رسالت کا کارساز نہیں   وہ فرد شاں نیابت سے سرفراز نہیں
کلام پاک میں جس کا کوئی جواز نہیں   قسم خدا کی وہ قول شہ حجاز نہیں

خلیفہ ساز خلیفہ سے گر نہیں بہتر
تو پھر خدا کی قسم وہ خلیفہ ساز نہیں

●●●●●

مولا میں انہی کو تو سمجھتا ہوں جہاں میں   جن کا تیرے آقا کو ہے اقرار غلامی
بے مثل تھی بے مثل ہے بے مثل رہے گی   پیغمبر اسلام کی شائستہ کلامی

OOOOO

جو آشنائے مقام ِ ابوتراب نہیں   حقیقتوں کی تحمل کی اس کو تاب نہیں
عطا کیا ہے خدا نے علیؑ کو ذوق نظر   یہ علم وہ ہے جو ممنون اکتساب نہیں

امام کیوں نہ لٹائے کمال کے گوہر
کہ وہ علوم کا گرداب ہے سراب نہیں

*****

میں سجدہ ریز باب علم ہوں میری نگاہوں میں   نہیں چھپتا مقام رازی و سینا و فارابی
در علم خدا سے دور رہنے کا نتیجہ ہے   زمانے میں حقیقت آشنا ذہنوں کے کمیابی

●●●●●

دیگر شعراء کے کلام

اک نظر ظاہر کی دل کی ترجماں ہوتی ہے ایک   بات اک رہتی ہے مخفی داستاں ہوتی ہے ایک

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

*****

نکیرین کا دل لبھانا پڑے گا　علیؑ کا قصیدہ سنانا پڑے گا　جو ہونا ہے شامل ہماری خوشی میں　جدارِ حرم مسکرانا پڑے گا
چلو ہو تو کچھ جنتیں ساتھ رکھ لو　فقیروں کو دینا دلانا پڑے گا　عجب شان سے ہو گی معراج حیدرؑ　نہ جانا پڑے گا نہ آنا پڑے
بچانا ہوا گر دین حق شام ہجرت　علیؑ کو پیمبرؐ بنانا پڑے گا　سوئے خلد کیا سوچ کر آ رہے ہو　یہاں داغ ماتم دکھانا پڑے
مجھے بے سہارا سمجھتی ہے دنیا　سر و تن اب علیؑ کو بلانا پڑے گا

ـــــ سنفر ـــ از مدینہ منورہ ـــ ۱۱ فروری ۲۰۰۰ م ـــــ

مولا ہے تو امیر ہے تو مرتضےٰ ہے تو　اللہ گواہ ہے کہ شیر خدا ہے تو
قرباں ہو میری جاں اے شاہ لافتیٰ　سب مشکلوں کا حل ہے کہ مشکل کشا ہے تو

*****

یہ کون سی جناب ہے　بلا کی آب و تاب ہے　اجل بھی آب آب ہے　حرم کا آفتاب ہے
جوان بے نظیر ہے　یہ قدسیوں کا پیر ہے　امیر کیا امیر ہے　نبیؐ کا یہ وزیر ہے
خدا کا انتخاب ہے　یہی تو بوتراب ہے

ـــ سنفر ـــ ۱۵ فروری ۲۰۰۰ ـــــ

مولود جو وہاں حکم قدر سے پایا　کعبے نے شرف علیؑ کے در سے پایا
ہاتھوں پہ لئے نبیؐ یہ کہتے نکلے　لو ہم نے وصی خدا کے گھر سے پایا

*****

جبرائیل نے دیکھا تھا جو تارا پہلے　اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے
آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ　اللہ نے اپنے گھر میں اتارا پہلے

●●●●●

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے　پر نامِ علی نہ لو تو کب ملتا ہے
اعدادِ محمدؐ و علیؑ کو گن لو　یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

*****

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا　پر چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا
جتنا کہ اٹھایا درِ خیبر کو بلند　نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

OOOOO

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں　ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے　بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

*****

پتھر پہ علم دین کا گاڑا کس نے　للکار کے مرحب کو پچھاڑا کس نے
اصحابِ پیمبر تو سب ہی تھے موجود　بولو بولو درِ خیبر کو اکھاڑا کس نے

*****

10 APR 2000

نذرانہ امیر المومنینؑ (رباعیات)

خلوص دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے　وہی تو لذتِ عمر دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہِ سکونِ قلب و جگر　علیؑ کا نام تو گرتوں کو تھام لیتا ہے

بلغ کا تاج سر پہ ہے امت کا شاہ ہے
بیعت علیؑ کی سب نے کی بخٌ گواہ ہے

*****

سلماںؓ سے پوچھئے نہ ابو زرؓ سے پوچھئے　کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گیتی میں خود رسولؐ سے بعد ان کے عرش پر　رتبہ علیؑ کا خالق اکبر سے پوچھئے

خیبر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا　افواجِ محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار　میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمنِ آلِ عبا کا ہاتھ　وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریاء کا ہاتھ
آ میں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغور سن　مشکل پڑے تو تھام لے مشکل کشا کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا　جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا
زمیں پر یہ علیؑ عرش پر علی العظیم　علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھ کو ملا رسول کا بستر جو یا علیؑ　تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالع اسلام کی سحر　دینِ خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے　خدا کے اک نور کے ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایسا ہوا نہ ہو گا نہ ایسا پایا وصیؑ کسی نے　فلک پہ ذکرِ علیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے

دامادِ رسول کی شہادت ہے آج　معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا　خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شور و شین　ماہ رمضاں میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ　جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے　او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بستر رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا　انگڑائی جب کہ لی شب ہجرت گزار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا　پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا　مظہر یہی ہیں قوت پروردگار کے

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

****

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا   معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا   واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

*****

کعبہ کو ید اللہ نے آباد کیا   بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا   اللہ رے جلالِ اسمِ اعلائے علیؑ   اصنام کو اس نام نے برباد کیا

*****

دیدار دمِ نزع دکھاتے ہیں علیؑ   ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ   منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیٔ موت   پہلے ملک الموت سے آتے ہیں

محبوب خدا کا جانشیں حیدر ہے   قندیل سرِ عرشِ بریں حیدرؑ ہے   رکھے کعبہ میں پاس دوسرِ دوش نبیؐ   لو مہر نبوت کا نگیں حیدرؑ ہے

؟؟؟؟؟؟

منتظم کعبہ کا آپہنچا صفائی کے لئے   اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم   جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلہٴ اژدر کو جھولے میں علیؑ   آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

*****

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا   پر چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا   جتنا کہ اٹھایا در خیبر کو بلند   نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

—دبیر—

سب کے در دولت سے تم اکراہ کرو   ہاں گھر میں در علوم کے راہ کرو   کعبہ درِ حیدرؑ ہے نہ ششدر ہو دبیر   جاؤ بیٹھو بھی اللہ اللہ کرو

—دبیر—

رہ جاتا ہوں انگشت بدنداں ہو کر   حیدرؑ کو کہا ابر بخشداں ہو کر   مانا کہ گہر بخش ہے نیساں بھی مگر   وہ دیتا ہے رو رو کے یہ خنداں ہو کر

—دبیر—

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو تارا پہلے   اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے   آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ   اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

—دبیر—

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے   پر نام علیؑ نہ لو تو کب ملتا ہے   اعداد محمدؐ و علیؑ کو گن لو   یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

—دبیر—

حیدرؑ کو جو خالق کا ولی کہتا ہے   شاباش قدیرِ ازلی کہتا ہے   کہتے ہیں نصیری تو علیؑ کو اللہ   بندہ اللہ کو علیؑ کہتا ہے

—دبیر—

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا   معدن ایماں کا اس گھر سے پایا   پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے   پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

—دبیر—

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے   روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے   مغرب ہی کی جانب تو ہے قبر حیدرؑ   یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

10 APR 2000

تاریخ خونِ شاہ چھپائے تو کس طرح   یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلیٰ کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہِ زمن   اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوج شام   تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا   لیلیٰ نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہِ جنگ عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے   یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
تاریکیاں یہ شامِ غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

علیؑ نے کر دیا ثابت کہ حیدرؑ ایسے ہوتے ہیں   بہادر ایسے ہوتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں
وہی عادت وہی جرءات وہی قدرت وہی حکمت   پیمبر کے وصی بعد از پیمبر ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوش نبی پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
ابھر کے مہر رسول بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

کونین پہ روشن ہے کمالِ حیدرؑ   ہے کون شجاعت میں مثالِ حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین   خالق ک اجلال ہے جلالِ حیدرؑ

ذکر علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا   اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور   سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے   خلد اس کا مقام ہو جائے   یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو   صبح ہو جائے شام ہو جائے
اے خدا انکے ذکر کے صدقے   زندگی کو دوام ہو جائے   جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہو فدا   میرا ان پر سلام ہو جائے
ذرہ خورشید کی طرح چمکے   ان کا جب فیض عام ہو جائے   اے خدا ان کے ذکر کے صدقے   زندگی کو دوام ہو جائے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا   ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں   یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مدمقابل کہاں سے لاؤ گے   زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؐ عالم انساں میں سب سے افضل ہیں   خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے
سوا دو کے نہیں تیسرا کوئی بہتر
وہ پست ہو گا جسے درمیاں سے لاؤ گے

●●●●●

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دو انکو   جس سے بھن جائے کلیجہ وہ سزا دواں کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے   مدحت حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

*****

کسی کو نگہ پاک باز دتنا ہے   کسی کو نعمت عمر دراز دتنا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا   علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دتنا ہے

****

زباں سے نام شہ ذوالفقار لیتا ہوں   نبیؐ کا اسم حسیں بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا ہو جیسے ہی سامنا افسر   میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

درجناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے   ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا   وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

*****

نہ باغ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں   نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہ نجف میں تیری بارگاہ عالی سے   بس اپنے حسن عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

*****

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں   وقار حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان جہاں کو نصیب ہو نہ سکا   قلندران علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

●●●●●

فضائے گلشن جنت کی سیر چاہتا ہے   اور احترام علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شرپسندی کا   بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

*****

دست نبیؐ و شیر خدا یا علیؑ مدد   انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد   ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے   خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

*****

دل کو جان چمن پہ وار کے دیکھ   پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ   دور ہو دیں گی مشکلیں ساری   پھر علیؑ کو ذرا پکار کے دیکھ

*****

حالت عجب تھی خانہء رب جلیل کی   یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی   آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

●●●●●

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے   مظہر شان خدا شیر جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام   یکجا کیے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

*****

10 APR 2000

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا   کہاں ہو گا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسن حیدرؑ کو   بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا

****

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ   اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور   جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

رک گیا کیوں روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے   کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر   موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

*****

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں   ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علیؑ   تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

●●●●●

علی سے اگر لو لگائی نہیں   تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں   علیؑ کی محبت نبیؐ کی محبت   علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

****

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے   کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح   آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

●●●●●

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے   قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم   نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

*****

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے   اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے   رات بھر جاگے کل علم کے لئے   آج چھونے سے دم نکلتا ہے

●●●●●●●●●●●●

یکتا ہے جو مداح مدام اس کا ہوں   واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا نیں   قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

*****

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام   کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کہونگا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام   محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام من است و من غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

*****

جو رتبہ احمدؐ کے وصی کا دیکھا   ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا   کہتے ہیں نبیؐ جب ہوئی معراج مجھے   پہنچا جو وہاں ہاتھ علیؑ کا دیکھا

●●●●●

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقی ءماہوش مہ خم غدیر لا   مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا   جسکو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر   ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر   پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر   دیرینہ ایک رسم بجالا رہے ہیں ہم   روز ازل سے پیتے چلے آرہے ہیں ہم

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے   حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے   پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

●●●●●

زندگی بھر کی کمائی چھین لی   سب تمہاری خود نمائی چھین لی   قابل صد حیف ہے اے بتو   ایک بندے نے خدائی چھین لی

*****

مصطفٰے لرننگ سٹی ہیں اور حیدر گیٹ ہیں   اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن
وہ اور یجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار   لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الاذوالفقار
اسلحے کے ساتھ ایک لائسنس چاہیئے   کیا ملا کسکو ملا یہ سب ہوا اس سے آشکار
آئی قدرت کی صدا لائسنس پڑھو جبرائیل
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

*****

کشتیءدین کی پتوار سنبھالی جائے   بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو   یہ نہیں مادرء عیسیٰ کہ نکالی جائے

●●●●●

بھر بھر کے جام الفت حیدرؑ پیا کرو   مشکل پڑے تو نام علیؑ کا لیا کرو
گر چاہتے ہو خلد میں اونچا ملے مقام   زہراؑ کے دشمنوں پہ تبرا کیا کرو

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں   جبریل کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف   جس وقت کہ میں ناد علیؑ پڑھتا ہوں

*****

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جانے   طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے   اللہ و محمدؐ و علیؑ ہیں مولا   مولا مولا کا فرق مولا جانے

●●●●●●●●●●●●●●●

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ   پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ہماری تو ٹل جاتی ہیں ساری مصیبتیں   جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

*****

10 APR 2000

http://fb.com/ranajabirabbas

نبیؐ آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آئے   خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سبھی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے اپنے گھر سے آیا ہے   خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

*****

معراج میں گر حیدر کرارؑ کی ذات نہ ہوتی   طالب سے کبھی مطلوب کی بات نہ ہوتی
خالق کی زباں بنتے نہ گر حیدر کرارؑ   ہو جاتی ملاقات مگر بات نہ ہوتی

●●●●●

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیر خدا ہے   روشن ہے زمانے پہ علیؑ دست خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کار ہے   حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

*****

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے   روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدرؑ   یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

●●●●●

سرور ہیں شہر علم علیؑ اس کا باب ہے   حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ   اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

*****

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی   میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے   وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

●●●●●

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کردیں   ادنےٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کردیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے   بیمار کو چاہیں تو مسیحا کردیں

*****

نور حق شان خدا وجہ خدا عین خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں
تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پہلے   ہاتھ درکار تھا صناعیء قدرت کے لئے
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو   ایک مظہر کی ضرورت جو تھی وحدت کے لئے
راز کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کچھ بھی   نہ جدا تم ہو خدا سے نہ خدا تم سے جدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں
ذات ءواجب سے ہے ماخوذ تمہاری ہستی   نور ءواحد کی تجلی ہوئی ظاہر تم سے
خالق و مالک کونین کا منشا ہو تم   ان کا ہر حکم ہوا دہر میں صادر تم سے
مظہر کن فیکوں پردہء رازء وحدت   تم کو بندہ میں کہوں یا کہہ دوں تم ہی کو میں خدا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی غربت میں ہوئے حضرت آدمؑ کے کفیل — حضرت نوحؑ کی کشتی کو بچایا تم نے
تم نے آتش کو براھیمؑ پہ گلزار کیا — موت کے پنجے سے یونسؑ کو چھڑایا تم نے
انبیاءؑ کہتے ہیں کچھ کہتی ہے مخلوق کچھ اور — ناخدا کہتا ہے کوئی، کوئی کہتا ہے خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی اعلان نبوت کی تھے شرط اول — تم سے تھا احمدؑ مرسل کی نبوت کا بھرم
دوش سدرا پہ قدم رکھے محمدؐ نے مگر — تم وہ ہو جس نے رکھے دوش محمدؐ پہ قدم
علم کہتا ہے نبوت پہ نہیں تم فائز — عقل کہتی ہے نبوت سے ہو درجے میں سوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم وہ ہو جس کے اشارے کا ہے تابع خورشید — در پہ واللہ تمہارے ہی ستارا اترا
وہ تمہارا ہی تو ہے نفس کہ جس کی خاطر — اپنی مرضی کو بھی خالق نے تمہیں سونپ دیا
سوچتا ہوں کہ خدائی میں رہا کیا باقی — تم ہی مرضی ہو خدا کی تم ہی ہو نفس خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری — ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم
انبیاءؑ سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے — حق ہے شاھد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو — آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہو صناعی خلاق دو عالم کا غرور — ناخدائی پہ تمہاری ہے خدائی کو بھی ناز
نازش لہجہ قرآں ہے تمہارا لہجہ — حق کی آواز ہے واللہ تمہاری آواز
کہتے ہیں احمد مختارؐ کہ معراج کی شب — عرش کے پردے سے آتی تھی تمہاری ہی صدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

زندگی بھر کی کمائی چھین لی — سب تمہاری رخ و دنمائی چھین لی
قابل صد حیف ہے یہ اے بتو — ایک بندے نے خدائی چھین لی

*****

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے — حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے — پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچوں تن
محمدؐ، علی، فاطمہؑ، حسینؑ، حسنؑ

10 APR 2000

نور حیدرؑ کو یہاں نور جلی کہنے لگے — جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں — مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

*****

ساقیء ماہوش مۓ خمِ غدیر لا — پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا — جس کو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر — ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر — واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روز ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

*****

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی — کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں — عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کربلا لے لی

*****

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے — سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علیؑ میں نے — ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

●●●●●

محسن نقوی

ہیبت ناد علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا — رقص کرتے ہوئے خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پہ پسینہ دیکھا

****

مرتبہ رتبہ شناسوں کا ولی تک پہنچا — اس کو مل گئے محمدؐ جو علیؑ تک پہنچا
بوترابی ہوں زمیں نے میری جھولی بھر دی — جب میرا دست دعا ناد علی تک پہنچا

(محسن نقوی — اوپر والی رباعیاں)

کعبے کی حرمتوں میں اجالا علیؑ سے ہے — یعنی خدا کے گھر میں اجالا علیؑ سے ہے
اس کو بھی شرک کہہ دو وسیلے کے منکرو — خیرات مانگتا جو فرشتہ علیؑ سے ہے
آکر در علیؑ پہ ستارہ یہ کہہ گیا
روشن مقدروں کا ستارہ علیؑ سے ہے

*****

سفر ۔۔۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۹ء ۔۔۔

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیاں جو اوسط صاحب نے ایک مجلس میں پڑھی

کربلا رکھتے ہیں ہم باغِ ارم رکھتے ہیں ہم
دو جہاں کی نعمتیں سُن لیں بہم رکھتے ہیں ہم
راہِ حق میں اس لئے ٹھوکر کبھی کھاتے نہیں
یا علیؑ کہتے ہیں پہلے پھر قدم رکھتے ہیں ہم

میدان غدیر تو بتا کیا ہے علیؑ اتنا مجمع ہے اس میں تنہا ہے علیؑ
اے معنیٔ مولا میں الجھنے والو جو تم نہیں بن سکتے وہ مولا ہے علیؑ

علیؑ کا خانۂ حق میں قیام ہے کہ نہیں بتوں کا درہم و برہم نظام ہے کہ نہیں
ارے خدا کے بعد محمدؐ کا نام ہے کہ نہیں علیؑ وصیِ رسولؐ انام ہے کہ نہیں
جہاں علیؑ کی ولادت ہوئی مسلمانو بتاؤ سجدہ گاہِ خاص و عام ہے کہ نہیں
خدا کے گھر میں ذرا آ کے دیکھ لے دنیا
نبیؐ کے دوش پہ میرا امام ہے کہ نہیں

اکبرؑ نے کہا بابا عبث روتے ہو زخمی مجھے دیکھ کے جاں کھوتے ہو
فرمایا کہ کس طرح نہ روؤں بیٹا اٹھارہ برس پالا تھا جدا ہوتے ہو

طالب دعا۔ سید نوزر عباس۔۔ الراول۔ ج۔ ۴ نومبر ۲۰۰۳

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا (حدیث رسولؐ)

(افسر عباس صاحب کلام)

جستجو دوست کی کرتے نہیں دشمن کی طرح
پیش پھولوں سے تو آتے نہیں آہن کی طرح
چھوڑ کر علم کا در نزدِ محمدؐ کیا تو
جائے گا توڑ کے دیوار ، نقب زن کی طرح

چہرہ فکر و نظر کی خوش جمالی دیکھ لی
دعویٔ حقانیت کی بے مثالی دیکھ لی
علم کا در چھوڑ کر بیٹھے ہیں بابِ جہل پر
ہم نے حضرت آپ کی روشن خیالی دیکھ لی

کہتا ہے کون منزلِ انوار آئے گی
ہر اک قدم پہ وادیٔ پُرخار آئے گی
جو سوئے شہر جائے گا دروازہ چھوڑ کر
ہر بار اُس کے سامنے دیوار آئے گی

سوئے گورستاں رواں غم کا جنازہ ہو گیا
چہرہء ہمت کو حاصل اور غازہ ہو گیا
حضرتِ افسر خدا محفوظ رکھے آپ کو
آپ کے اشعار سے ایمان تازہ ہو گیا

کرے جو ظلم وہ شاہی تجھے مبارک ہو
نشیب پست نگاہی تجھے مبارک ہو
علیؑ کے عشق کی راہِ ثواب سے ہے گریز
تو پھر عذاب الٰہی تجھے مبارک ہو

نبیؐ کی آل سے تو دل میں بیر رکھتا ہے
اور اس کے ساتھ غمِ عشق غیر رکھتا ہے
یہ شر پسندی مسلسل عزیز ہے تجھ کو
پھر اُس پہ حق سے تو امیدِ خیر رکھتا ہے

توہین جلوہ گاہِ رسالت نہ کیجئے
ظلم و ستم بنامِ عدالت نہ کیجئے
ہمکو ستالیں جتنا ستا سکتے ہیں حضور
لیکن یزید کی تو وکالت نہ کیجئے

اپنی انا کی اتنی رعایت نہ کیجئے
بے جان فیصلوں کی حمایت نہ کیجئے
اپنا امام آپ بنا بیٹھے ہیں جناب
مذہب پہ اس قدر بھی عنایت نہ کیجئے

زندہ کو باتوں باتوں میں لاشہ بنا دیا
ماشہ کو تولہ تولے کو ماشہ بنا دیا
ہر گام پر بدل دیا اپنا اصول خود
مذہب کو مسخروں نے تماشہ بنا دیا

منکرِ مرتبہ حیدرِ کرار بھی ہے
لئے سینے میں غمِ الفتِ فرار بھی ہے
مالکِ خلد سے رکھتا ہے عداوت دل میں
اور پھر اُس تو جنت کا طلبگار بھی ہے

کلام افسر عباس ۔۔۔ ارسال ۔۔۔ سید نزر عباس ۔ ۱۴ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابہا (حدیث رسول)

(ظہور جارچوی صاحب کلام)

بغض کیوں اے حضور ہے در سے　　آنا جانا ضرور ہے در سے
اس کو دیتا ہے شہر علم پناہ　　ارتباط ظہور ہے در سے

جو فیض پا رہا ہو شہر علم کے در سے　　وہ جنّ خواہ بشر کیسے زیر ہو شر سے
جو اوج چاہتے ہیں ہر مقام پر اپنا　　بلند ہو نہ کیوں کہ ظہور حیدرؑ سے

ولا کے خم کدے میں نعمتوں کی بارش ہے　　جمال مظہر معبود کی نمائش ہے
دلِ محبؑ ہوا روشن، جلا دلِ حاسد　　ظہور حیدر کرار کی یہ تابش ہے

جو شہر علوم خدا ہیں پیمبرؐ　　تو دروازۂ شہر ہیں صرف حیدرؑ
سلامِ نبیؐ کو جو اک بار پہنچا　　علیؑ کی سلامی کو دوبار آیا

رباعیات المرسلہ حسنین جعفری صاحب

علیؑ والے ہیں شہر علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتحِ خیبر بھی رکھتے ہیں
محمدؐ اور علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ۔ فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر پاور بھی رکھتے ہیں

چپ تھے سرکارِ رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے دردِ دل دردآشنا کوئی نہ تھا
اے ابوطالبؑ کے بیٹے زندہ و پائندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہِ مصطفےٰؐ کوئی نہ تھا

کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا
اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

بشکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ کل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۰

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا (حدیث رسول)

(افسر عباس صاحب کلام)

جستجو دوست کی کرتے نہیں دشمن کی طرح
پیش پھولوں سے تو آتے نہیں آہن کی طرح
چھوڑ کر علم کا در نزدِ محمدؐ کیا تو
جائے گا توڑ کے دیوار ، نقب زن کی طرح

چہرہ فکر ونظر کی خوش جمالی دیکھ لی
دعویٰ حقانیت کی بے مثالی دیکھ لی
علم کا در چھوڑ کر بیٹھے ہیں بابِ جہل پر
ہم نے حضرت آپ کی روشن خیالی دیکھ لی

کہتا ہے کون منزلِ انوار آئے گی
ہر اک قدم پہ وادی پُر خار آئے گی
جو سوئے شہر جائے گا دروازہ چھوڑ کر
ہر بار اُس کے سامنے دیوار آئے گی

سوئے گورستاں رواں غم کا جنازہ ہوگیا
چہرہ ءِ ہمت کو حاصل اور غازہ ہوگیا
حضرتِ افسر خدا محفوظ رکھے آپ کو
آپ کے اشعار سے ایمان تازہ ہوگیا

کرے جو ظلم وہ شاہی تجھے مبارک ہو
نشیبِ پست نگاہی تجھے مبارک ہو
علیؑ کے عشق کی راہِ ثواب سے ہے گریز
تو پھر عذاب الٰہی تجھے مبارک ہو

نبیؐ کی آل سے تو دل میں بیر رکھتا ہے
اور اس کے ساتھ غمِ عشق غیر رکھتا ہے
یہ شر پسندی مسلسل عزیز ہے تجھ کو
پھر اُس پہ حق سے تو امیدِ خیر رکھتا ہے

تو ہین جلوہ گاہ ءِ رسالت نہ کیجئے
ظلم وستم بنامِ عدالت نہ کیجئے
ہمکو ستالیں جتنا ستا سکتے ہیں حضور
لیکن یزید کی تو وکالت نہ کیجئے

اپنی انا کی اتنی رعایت نہ کیجئے
بے جان فیصلوں کی حمایت نہ کیجئے
اپنا امام آپ بنا بیٹھے ہیں جناب
مذہب پہ اس قدر بھی عنایت نہ کیجئے

زندہ کو باتوں باتوں میں لاشہ بنا دیا
ماشہ کو تولہ تولے کو ماشہ بنا دیا
ہر گام پر بدل دیا اپنا اصول خود
مذہب کو مسخروں نے تماشہ بنا دیا

منکرِ مرتبہ حیدرِ کرار بھی ہے
لئے سینے میں غمِ الفتِ فرار بھی ہے
مالکِ خلد سے رکھتا ہے عداوت دل میں
اور پھر اُس تو جنت کا طلبگار بھی ہے

مندرجہ بالا رباعیاں جناب افسر عباس کی ہیں ۔۔۔ المرسلہ ۔ سید نذر عباس
۱۴ مئی ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولا علیؑ اور خیبر

کرے چاند ٹکڑے نبیؐ کا اشارہ

تو پلٹائے سورج وصیؑ کا اشارہ

ظہور ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے

زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

۔۔ظہور جارچوی۔۔

خیبر میں یہ ہے دھوم کہ جرار آیا

افواجِ محمدؐ کا علمدار آیا

فی النار ہو اکفر تو کافر فرار

میدان میں جب حیدرِ کرار آیا

--ﷺ ﷺ ﷺ--

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے

او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے

مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا

پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے

خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا

مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے

ہیں بسترِ رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا

انگڑائی جب کہ لی شبِ ہجرت گزار کے

تاریکیاں یہ شامِ غریباں کی اے قمر

تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

۔۔قمر جلالوی مرحوم۔۔

سید کرامت علی بخاری کا کلام

وہ نعرے سے ارض و سما تک ہلا دیں

وہ خیبر کے دیوار و در سب گرا دیں

ہوا ان کا اشارہ سحر ہو دوبارہ

سرِ شام سورج کو واپس بلا دیں

ہے بے مثل ہمت شہ بحر و بر کی

وہ اپنے ہی قاتل کو شربت پلا دیں

اے جنت کے آقا اے کوثر کے مولا

کوئی جام اس نیم جاں کو پلا دیں

۔۔کرامت۔۔

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔سید زر عباس۔۲۔۸۔۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

★★★★★

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ شہء مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں
نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی
علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاجِ دل
ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

جب حیدرؑ میں باغ خلد ملا
اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

★★★★★

جو مدحت حیدر کو بیکار سمجھتے ہیں
ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

قائم ۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے
اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن
وہ اوریجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

★★★★★★★

حب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھیئے
مصطفےٰؑ سے پوچھیئے اپنے خدا سے پوچھیئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ
آئے کعبے میں دوش مصطفےٰ سے پوچھیئے

کل ایماں مرضی رب جانشین مصطفےٰ
شیر حق ناد علیاً کہہ کے کھانا پڑا
پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور
لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم
انگشتری نے جب کے سلیماں بنا دیا
جو بھی مہم ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ
بس اس جلن نے بہتوں کو شیطاں بنا دیا

★★★★★

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے
لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے
لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر
ہم نے یہ دیکھا نبیؐ ناد علیؑ پڑھتے رہے

امیر المومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے
پسینے چھوٹتے سن کے لیکن قول ربانی
بحکم حق امیر المومنیں اس دن سے ہیں آقا
نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو پیش و پس تو غچہ کھا گئے ثانی

★★★★★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

★★★★

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا   معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا   واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

★★★★★

کعبہ کو ید اللہ نے آباد کیا   بت توڑ کے مصطفے کا دل شاد کیا
اللہ رے جلالِ اسم اعلائے علیؑ   اصنام کو اس نام نے برباد کیا

★★★★★

دیدار دمِ نزع دکھاتے ہیں علیؑ   ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ
منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیٔ موت   چھلپے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

محبوب خدا کا جانشیں حیدر ہے   قندیل سرِ عرشِ بریں حیدرؑ ہے
رکھے کعبہ میں پاس دو سر داش نبیؐ   لو مہر نبوت کا نگیں حیدرؑ ہے؟؟؟

؟؟؟؟؟؟

منتظم کعبہ کا آپہنچا صفائی کے لئے   اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم   جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ   آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

★★★★★

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا   پر چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا
جتنا کہ اٹھایا درِ خیبر کو بلند   نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

دبیر

سب کے درِ دولت سے تم اکراہ کرو   ہاں گھر میں درِ علوم کے راہ کرو
کعبہ درِ حیدرؑ ہے نہ ششدر ہو دبیر   جاؤ بیٹھو بھی اللہ اللہ کرو

دبیر

رہ جاتا ہوں انگشت بدنداں ہو کر   حیدرؑ کو کہا ابر سخنداں ہو کر
مانا کہ گہر بخش ہے نیساں بھی مگر   وہ دیتا ہے رو رو کے یہ خنداں ہو کر

دبیر

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو تارا پہلے   اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے
آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ   اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

دبیر

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے   پر نام علیؑ نہ لو تو کب ملتا ہے
اعداد محمدؐ و علیؑ کو گن لو   یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

دبیر

حیدرؑ کو جو خالق کا ولی کہتا ہے   شاباش قدیرِ ازلی کہتا ہے
کہتے ہیں نصیری تو علیؑ کو اللہ   بندہ اللہ کو علیؑ کہتا ہے

دبیر

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا   معدن ایماں کا اس گھر سے پایا
پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے   پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

دبیر

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے   روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب تو ہے قبر حیدرؑ   یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نذرانہ امیرالمومنینؑ (رباعیات)

خلوص دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے
وہی تو لذتِ عمرِ دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہِ سکونِ قلب و جگر
علیؑ کا نام تو گرتوں کو تھام لیتا ہے

بلغ کا تاج سر پہ ہے امت کا شاہ ہے
بیعت علیؑ کی سب نے کی بخٌ گواہ ہے

★★★★★

سلمانؑ سے پوچھیے نہ ابوذرؑ سے پوچھیے
کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھیے
گیتی میں خود رسولؐ سے بعد ان کے عرش پر
رتبہ علیؑ کا خالق اکبر سے پوچھیے

خیبر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا
افواجِ محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار
میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمنِ آلِ عبا کا ہاتھ
وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریاء کا ہاتھ
آ میں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغور سن
مشکل پڑے تو تھام لے مشکل کشا کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا
جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا
زمیں پہ یہ علیؑ عرش پر علیؑ العظیم
علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھ کو ملا رسولؐ کا بستر جو یا علیؑ
تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالعِ اسلام کی سحر
دینِ خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے
خدا کے اک نور کے ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایسا ہوا نہ ہوگا نہ ایسا پایا وصیؑ کسی نے
فلک پہ ذکرِ علیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے

داماد رسولؐ کی شہادت ہے آج
معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا
خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شور و شین
ماہِ رمضاں میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ
جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے
او بدنصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بسترِ رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا
انگڑائی جب کہ لی شبِ ہجرت گزار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا
پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا
مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

تاریخ خونِ شاہ چھپائے تو کس طرح　　یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلی کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہ زمن　　اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوج شام　　تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا　　لیلی نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہِ جنگ عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے　　یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلکِ کج مدار کے

علیؑ نے کر دیا ثابت کہ حیدرؑ ایسے ہوتے ہیں　　بہادر ایسے ہوتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں
وہی عادت وہی جرءات وہی قدرت وہی حکمت　　پیمبر کے وصی بعد از پیمبر ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوشِ نبی پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
ابھر کے مہرِ رسول بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

کونین پہ روشن ہے کمالِ حیدرؑ　　ہے کون شجاعت میں مثالِ حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین　　خالق کا جلال ہے جلالِ حیدرؑ

ذکرِ علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا　　اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور　　سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے　　خلد اس کا مقام ہو جائے　　یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو　　صبح ہو جائے شام ہو جائے
اے خدا انکے ذکر کے صدقے　　زندگی کو دوام ہو جائے　　جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہو فدا　　میرا ان پر سلام ہو جائے
ذرہ خورشید کی طرح چمکے　　ان کا جب فیض عام ہو جائے　　اے خدا ان کے ذکر کے صدقے　　زندگی کو دوام ہو جائے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا　　ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں　　یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مدمقابل کہاں سے لاؤ گے　　زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؑ عالم انساں میں سب سے افضل ہیں　　خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے
سوا دو کے نہیں تیسرا کوئی بہتر
وہ پست ہو گا جسے درمیاں سے لاؤ گے

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقیءماہوش مہ خم غدیر لا　　مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا　　جسکو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ھم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر　　ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر　　پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ھم پر نہیں اثر　　دیرینہ ایک رسم بجالا رہے ہیں ہم　　روز ازل سے پیتے چلے آرہے ہیں ہم

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے　　حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے　　پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

●●●●●

زندگی بھر کی کمائی چھین لی　　سب تمہاری خود نمائی چھین لی　　قابل صد حیف ہے اے بتو　　ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدر گیٹ ہیں　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن
وہ اوریجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار　　لافتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار
اسلحے کے ساتھ ایک لائسنس چاہیئے　　کیا ملا کسکو ملا یہ سب ہو اس سے آشکار
آئی قدرت کی صدا لائسنس پڑھو جبرائیل
لافتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

★★★★★

کشتیءدین کی پتوار سنبھالی جائے　　بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو　　یہ نہیں مادرِ عیسیٰ کہ نکالی جائے

●●●●●

بھر بھر کے جام الفت حیدرؑ پیا کرو　　مشکل پڑے تو نام علیؑ کا لیا کرو
گر چاہتے ہو خلد میں اونچا ملے مقام　　زہراؑ کے دشمنوں پہ تبرا کیا کرو

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں　　جبریل کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف　　جس وقت کہ میں ناد علیؑ پڑھتا ہوں

★★★★★

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جانے　　طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے　　اللہ و محمدؐ و علیؑ ہیں مولا　　مولا مولا کا فرق مولا جانے

●●●●●●●●●●●●●●●

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ　　پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ہماری تو ٹل جاتی ہیں ساری مصیبتیں　　جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا　　کہاں ہو گا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسن حیدرؑ کو　　بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا

****

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ　　اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور　　جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

رک گیا کیوں روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے　　کیوں جھجھکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر　　موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

*****

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں　　ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علیؑ　　تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

●●●●●

علی سے اگر لو لگائی نہیں　　تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں　　علیؑ کی محبت نبیؐ کی محبت　　علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

****

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے　　کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح　　آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

●●●●●

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے　　قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم　　نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

*****

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے　　اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے　　رات بھر جاگے کل علم کے لئے　　آج چھونے سے دم نکلتا ہے

●●●●●●●●●●●●●

یکتا ہے جو مداح مدام اس کا ہوں　　واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا نہیں　　قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

*****

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام　　کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کہونگا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام　　محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام من است و من غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

*****

جو رتبہ احمدؐ کے وصی کا دیکھا　　ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا　　کہتے ہیں نبیؐ جب ہوئی معراج مجھے　　پہنچا جو وہاں ہاتھ علیؑ کا دیکھا

●●●●●

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دو انکو / جس سے بھن جائے کلیجہ وہ سزا دواں کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے / مدحت حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

*****

کسی کو نگہ پاک باز دیتا ہے / کسی کو نعمت عمر دراز دیتا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا / علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دیتا ہے

****

زباں سے نام شہ ذوالفقار لیتا ہوں / نبیؑ کا اسم حسیں بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا ہو جیسے ہی سامنا افسر / میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

در جناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے / ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہو گا / وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

*****

نہ باغ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں / نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہ نجف میں تیری بارگاہ عالی سے / بس اپنے حسن عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

*****

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں / وقار حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان جہاں کو نصیب ہو نہ سکا / قلندران علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

●●●●●

فضائے گلشن جنت کی سیر چاہتا ہے / اور احترام علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شرپسندی کا / بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

*****

دست نبیؑ و شیر خدا یا علیؑ مدد / انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد / ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے / خیبر میں خود نبیؑ نے کہا یا علیؑ مدد

*****

دل کو جان چمن پہ وار کے دیکھ / پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ / دور ہو ویں گی مشکلیں ساری / پھر علیؑ کو ذرا پکار کے دیکھ

*****

حالت عجب تھی خانہ رب جلیل کی / یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی / آمد ہوئی خدا و نبیؑ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

●●●●●

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے / مظہر شان خدا شیر جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام / یکجا کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

*****

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبیؑ آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آئے
خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سبھی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے گھر سے آیا ہے
خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

*****

معراج میں گر حیدر کرارؑ کی ذات نہ ہوتی
طالب سے کبھی مطلوب کی بات نہ ہوتی
خالق کی زباں بنتے نہ گر حیدر کرارؑ
ہو جاتی ملاقات مگر بات نہ ہوتی

●●●●●

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیر خدا ہے
روشن ہے زمانے پہ علیؑ دست خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کار ہے
حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

*****

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے
روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدرؑ
یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

●●●●●

سرور ہیں شہر علم علیؑ اس کا باب ہے
حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ
اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

*****

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی
میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے
وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

●●●●●

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں
ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے
بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

*****

نور حق شان خدا وجہ خدا عین خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پہلے
ہاتھ درکار تھا صناعیٔ قدرت کے لئے
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو
ایک مظہر کی ضرورت جو تھی وحدت کے لئے
راز کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کچھ بھی
نہ جدا تم ہو خدا سے نہ خدا تم سے جدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

ذاتِ واجب سے ہے ماخوذ تمہاری ہستی
نورِ واحد کی تجلی ہوئی ظاہر تم سے
خالق و مالک کونین کا منشا ہو تم
ان کا ہر حکم ہوا دہر میں صادر تم سے
مظہر کن فیکوں پردۂ رازِ وحدت
تم کو بندہ میں کہوں یا کہہ دوں تم ہی کو میں خدا

jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نور حیدرؑ کو یہاں نور جلی کہنے لگے — جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں — مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

★★★★★

ساقیء مدہوش مۂ خمِ غدیر لا — پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا — جس کو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر — ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر — واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روز ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

★★★★★

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی — کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں — عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کربلا لے لی

★★★★★

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے — سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علیؑ میں نے — ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

●●●●●

محسن نقوی

ہیبتِ نادِ علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا — رقص کرتے ہوئے خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پہ پسینہ دیکھا

★★★★★★★★★

مرتبہ رتبہ شناسوں کا ولی تک پہنچا — اس کو مل گئے محمدؐ جو علیؑ تک پہنچا
بوترابی ہوں زمیں نے میری جھولی بھر دی — جب میرا دست دعا ناد علی تک پہنچا

(محسن ___ نقوی ___ اوپر والی رباعیاں)

کعبے کی حرمتوں میں اجالا علیؑ سے ہے — یعنی خدا کے گھر میں اجالا علیؑ سے ہے
اس کو بھی شرک کہہ دو وسیلے کے منکرو — خیرات مانگتا جو فرشتہ علیؑ سے ہے
آ کر درِ علیؑ پہ ستارہ یہ کہہ گیا
روشن مقدروں کا ستارہ علیؑ سے ہے

★★★★★

سنعر ۔۔۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۹ء ۔۔۔

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقد امیر المومنینؑ

(ظہور جارچوی صاحب کا کلام)

یکم ذوالحجہ

زمانے کو عظمت دکھا دی علی کی
محمد نے عزت بڑھا دی علی کی
خدا نے فلک سے جو تارا اتارا
تو زہرا سے شادی رچا دی علی کی

۔۔ظہور جارچوی۔۔

خوش جو ہیں جبریلؑ کے استاد آج
انس و جن حور و ملک ہیں شاد آج
فاطمہؑ زہرا سے شادی ہو گئی
گھر علیؑ کا ہو گیا آباد آج

۔۔ظہور جارچوی۔۔

سجائی جا رہی ہے بزم شادی مصطفیٰؐ کے گھر میں
چلے ہیں ساکنانِ عرش فخرِ انبیاء کے گھر
رسولؐ اللہ کی بیٹی کی شادی ہونے والی ہے
اسی نوشاہ سے پیدا ہوا تھا جو خدا کے گھر

۔۔ظہور جارچوی۔۔

کب کوئی لائق دامادی سرور نکلا
صرف مولودِ حرم خاصہ ِ داور نکلا
تولا میزان شرف میں تو علیؑ کا پلہ
نسبتاً بنتِ پیمبرؐ سے بھی برتر نکلا

۔۔ظہور جارچوی۔

مدعی ایک نہ ہم پلہ حیدرؑ اترا
عقل نے تولا تو ہر وزن سبک تر اترا
تارا خالق نے اتارا جو علیؑ کے گھر میں
دلِ حاسد میں چمکتا ہوا خنجر اترا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی ۔۔طالب دعا سید نذر عباس ۔۔۲۴ مئی ۲۰۰۴ م)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیاں جو انٹرنیٹ کی آڈیو سائٹ سے لکھیں

وہ کرنے لگے جب رسن و دار کی باتیں
میں کرنے لگا میثم ء تمار کی باتیں
ہو جائے گی پہچان منافق کی تمہیں بھی
ہنس ہنس کے کرو حیدرؑ کرار کی باتیں

کسی نے کچھ بھی مانا ہو مجھے اس سے غرض کیا ہے
محمدؐ کا علیؑ کو میں نے تنہا جانشیں مانا
کسی کو یا کسی کو یا کسی کو آج تک میں نے
قسم لے لو نہیں مانا نہیں مانا نہیں مانا

------

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعاتِ عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

مبارک ہو یہ جشن یہ گرم جوشی   مبارک ہو یہ کیف یہ بادہ نوشی
مبارک ہو تم سب کو ایمان والو   شہنشاہِ اسلام کی تاج پوشی

۔۔ظہور جارچوی۔۔

ازل سے اٹھایا تھا بارِ رسالت   ابد تک رہے گی بہارِ رسالت
یہ ہم حکم بلغ کے تیور سے سمجھے   امامت پہ ہے انحصارِ رسالت

۔۔ظہور جارچوی۔۔

ربِ سبحان کی قسم محبوب سبحان کی قسم
بات سچی کہہ رہا ہوں آل قرآن کی قسم
بخش کر نوروز کے دن کو شرف اللہ نے
کردیا سلام کامل کل ایمان کی قسم

۔۔ظہور جارچوی۔۔

اپنا نہیں اللہ کا فرمان سنایا
قرآن اٹھائے ہوئے قرآن سنایا
ہر روز سناتے تھے علیؑ میرا وصی ہے
نوروز تھا جس روز یہ اعلان سنایا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

نہ کہنا بھول کر سہواً بنایا   یہ کہہ سکتے ہو مجبوراً بنایا
خدا حکم پاتے ہی نبیؐ نے   علیؑ کو جانشیں فوراً بنایا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

نہ پوچھو کیوں بنایا کیا بنایا   یہ سمجھو خود بنے وہ یا بنایا
بحکم حق علیؑ کو مصطفےٰؐ نے   بنایا جو کچھ آپ ایسا بنایا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

شرف علیؑ کے بڑھائے گئے بحکم خدا   حضور بزم اٹھائے گئے بحکم خدا
خمِ غدیر کے اجلاس میں علیؑ مولا   بنے نہیں تھے بنائے گئے بحکم خدا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

کہہ رہے ہیں جو محمدؐ مان لو   شکل مولا دیکھ لو پہچان لو
حسبنا قرآن کہنا ہے اگر   بولتے قرآن سے قرآن لو

۔۔ظہور جارچوی۔۔

یہ فہرست کیسے ہو بتائیں نام کس کس کا
علیؑ مولا ہے اس اس کا نبیؐ مولا ہے جس جس کا
کہو مولا علیؑ ڈالو نظر حضارِ محفل پر
کھلے چہرے بتا دیں گے علیؑ مولا ہے اس اس کا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

بچتا ہے بھاگتا ہے جو عقل رسا سے دور
مشکل میں گھر کے رہتا ہے مشکل کشا سے دور
رہ آس پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ ساتھ
لیکن یقین کر لے کہ تو ہے خدا سے دور

۔۔ظہور جارچوی۔۔

سمجھتے ہیں جو رسولؐ قدیر کی عظمت
انہی دلوں میں ہے اس کے وزیر کی عظمت
بھٹک رہے ہیں وہی راہرو ترا ہے پر
جو بھول بیٹھے ہیں راہِ غدیر کی عظمت

۔۔ظہور جارچوی۔۔

خدا کا حکم جہاں کو سنانے والے نے   غضب کی دھوپ میں محفل سجانے والے نے
ظہور رہ گئے دشمنِ علیؑ کا منہ تکتے   بنا دیا انہیں مولا بنانے والے نے

۔۔ظہور جارچوی۔۔

بگاڑتا ہے عبث کام آنے والے سے   صراط وہ رستر سے بچانے والے نے
علیؑ سے بغض نہ رکھ خود بنے وہ کب مولا   جو حوصلہ ہے بگڑ جا بنانے والے سے

۔۔ظہور جارچوی۔۔

خود بنے مولا اگر تو مرتضیٰؑ کو چھوڑ دے   خود بنایا ہے اگر تو مصطفیٰؐ کو چھوڑ دے
حکم تاکیدی خدا کا تھا نبیؐ کا تھا عمل   تیری مرضی چھوڑ دے ضد یا خدا کو چھوڑ دے

۔۔ظہور جارچوی۔۔

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی ۔۔ طالب دعا۔ سید زرعباس ۔۔ ۲۴ مئی ۲۰۰۴ م)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباہلہ﴾

☆ظہور جارچوی صاحب کا کلام☆

حسنؑ حسینؑ علیؑ و بتولؑ آئے ہیں
ریاضِ ختمِ رسالت کے پھول آئے ہیں
دلوں پہ خوف نصاریٰ کے ہوگیا طاری
جو دیکھا آل کو لے کر رسولؐ آئے ہیں

ــ ظہور جارچوی ــ

گئے جب آل کو لے کر رسولؐ میداں میں　　کیا نصاریٰ نے جذبہ قبول میداں میں
ادب سے جھک گئے مریمؑ کے ماننے والے　　مباہلے کو جب آئیں بتولؑ میداں میں

ــ ظہور جارچوی ــ

وہ جان لے جو طلبگار ہے صداقت کا　　ہمارے سامنے شہکار ہے صداقت کا
جو چاہے اپنی صداقت کو جانچ لے اس پر　　مباہلہ نہیں معیار ہے صداقت کا

ــ ظہور جارچوی ــ

مقابلے میں تو دیکھا ہے اہلِ عالم نے　　مجادلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم
کہاں تھا آپ چنے جب رسولؐ نے سچے　　مباہلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم

ــ ظہور جارچوی ــ

راہرو منزل مقصود نہیں ہو سکتا　　کوئی عابد کوئی معبود نہیں ہو سکتا
حق جتایا تھا تو ابلیس نے پایا تھا خواب　　پیشوا دین کا مردود نہیں ہو سکتا

ــ ظہور جارچوی ــ

نظر آتے جو ممتاز خلائق اور بھی ہوتے　　نبیؐ لاتے اگر قرآن ناطق اور بھی ہوتے
مدینے میں بہت تھے نام کے صدیق و صدیقہ　　اسی میدان میں ہوتے جو صادق اور بھی ہوتے

ــ ظہور جارچوی ــ

ردہوئے سارے تردد قلب حق آگاہ کے　　مل گئے دورہبر کامل خدا کی راہ کے
دی شہادت آیہء ابنا تنا نے اے ظہور　　شبرؑ و شبیرؑ بیٹے ہیں رسول اللہؐ کے

ــ ظہور جارچوی ــ

محمد مصطفیٰؐ کے گھر کے بچے ایسے ہوتے ہیں　　نصاریٰ گر پڑے قدموں پہ بچے ایسے ہوتے ہیں
ظہور اکثر منافق شبرؑ و شبیرؑ کی عظمت　　کبھی سنتے نہیں کانوں کے کچے ایسے ہوتے ہیں

ــ ظہور جارچوی ــ

محمدؐ آل کو جب لائے میدانِ صداقت میں　　نصاریٰ دیکھ کر گھبرائے میدانِ صداقت میں
مسلمانوں میں تھے یوں تو بہت صدیق و صدیقہ　　مگر کل پانچ تن ہی آئے میدانِ صداقت میں

ــ ظہور جارچوی ــ

مان لینا شرط ہے پہچان بھی کافی نہیں　　بے اطاعت مومنو ایمان بھی کافی نہیں
آل کو بھیجا خدا نے اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ　　جب پتہ یہ بات ہو گیا قرآن بھی کافی نہیں

ــ ظہور جارچوی ــ

جان محفل میں اگر پہچان میں آجایئے　　نام پیدا کیجیے قرآن میں آجایئے
چھوڑ ئے قرآن وہ منزل دور ہے دشوار ہے　　کوئی بھی میدان ہو میدان میں آجایئے

ــ ظہور جارچوی ــ

دلوں پہ صدق کی معصوم چوٹ دے کے گئے　　ذرا سی بات میں باری کے سارے ٹھیکے گئے
مباہلے میں یہ کیا کر گئے رسول اللہؐ　　انہیں تو لے گئے حضرت انہیں نہ لے کے گئے

ــ ظہور جارچوی ــ

قدم راہِ حق میں جماؤ تو جانیں
ڈٹے ہیں نصاریٰ ہٹاؤ تو جانیں

ہے عیسائیت حملہ آور دین حق پر　　بہادر ہو تو فتح پاؤ تو جانیں
تمہارے بہت کام اسلام آیا　　تم اسلام کے کام آؤ تو جانیں
بچائی ہیں جانیں تو ہر معرکے میں　　کبھی دینِ حق بھی بچاؤ تو جانیں
سنا ہے خدا و نبیؐ کے ہو پیارے　　دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ تو جانیں
بہت ہاتھ پاؤں چلاتے رہے ہو　　زباں راہِ حق میں چلاؤ تو جانیں
ہے میدان میں امتحانِ صداقت　　خدا سے سند آج پاؤ تو جانیں
سند یافتہ صادقوں کو دبایا　　جوان کا ذبوں کو دباؤ تو جانیں
ہیں اسلام کی سمت سے پانچ صادق　　نصاریٰ کو بڑھ کر گھٹاؤ تو جانیں
نہ مانیں گے ہم پھر کبھی تم کو سچا　　یہی وقت ہے آج آؤ تو جانیں
نصاریٰ پہ اسلام نے فتح پائی
ظہور آج خوشیاں مناؤ تو جانیں

ــ ظہور جارچوی ــ

نبیؐ کس شان سے میدان میں اللہ اکبر ہیں　　علیؑ ہیں فاطمہؑ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں
نصاریٰ کہہ رہے ہیں دیکھ کر ایک اک کو آپس میں　　یہ کیسا کارواں ہے جس میں سب ناصر ہی ناصر ہیں

ــــ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی ۔۔طالب دعا سید زرعباس ۔۔۲۵ مئی ۲۰۰۴ م)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولا علیؑ اور غدیر خم

غدیر خم میں علیؑ علیؑ ہے
نبیؐ کا بازو علیؑ ولی ہے
شعار جن کا علیؑ ولی ہے
خوشی سے جھومے کلی کلی ہے
لو آیا جبریلؑ آسماں سے
پیام لایا جلی جلی ہے
کہو محمدؐ رئیس جس کا
اسی کا رہبر علیؑ علیؑ ہے
بہار آئی غدیر خم میں
صبائے الفت چلی چلی ہے

پیام جاوید میرا لے لے
سلام الفت علیؑ علیؑ ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

منقبت غدیر از جناب زائر نقوی

بناؤ کعبۂ دل جب مرتضیٰؑ کے لئے
کہ یہ سبیل ہے خوشنودی خدا کے لئے

علیؑ کا ذکر عبادت ہے جب بقولِ نبیؐ
علیؑ کا تذکرہ کرتے رہو خدا کے لئے

نبیؐ حبیبِ خدا ہیں علیؑ حبیبِ نبیؐ
یہ بات سمجھو تو کھولو زباں ثناء کیلئے

غدیر آ یہ بلغ نبیؐ علیؑ ولی
یہ ذکر چاہیے ایمان کی جلا کیلئے

پھرے جو حج سے نبیؐ حق کا یہ پیام آیا
رکیں غدیر پہ اس فرض کی ادا کے لئے

علیؑ کو سونپ دیں کل اقتدارِ مولائی
یہ کام کرنا ہے مرضیِ کبریاء کیلئے

بلند کر کے علیؑ کو کہا یہ اُمت سے
وصی ہے یہ میرا اسلام کی بقا کیلئے

وہی ہیں آلِ محمدؐ یہ جان لے دُنیا
کہ جن کو چُن لیا قدرت نے ھل اتی کیلئے

عمل سے پنجتن پاکؑ کے یہ ثابت ہے
سخا تھی ان کے لئے اور یہ سخا کے لئے

ملی وہ ذہن کو زائرؔ کے مدح سے پرواز
کہ بام عرش پہ مضموں ملے تو جا کے لئے

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ سیدز رعباس۔ ۸ دسمبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

رب کو علیؑ کہوں کہ علیؑ کو خدا کہوں
میں شافعیؒ کی طرح پریشاں ہوں کیا کہوں
ٹھوکر سے جان و جسم کے رشتوں کا جوڑنا
کارِ خدا کہوں کہ اسے معجزہ کہوں
بڑھتی ہی جا رہی ہے نصیری کی چھیڑ چھاڑ
میں چپ رہوں تو کیسے کہوں بھی تو کیا کہوں
حاجت روا خدا و نبیؐ کا جو ہے وفا
کیسے میں اپنے واسطے حاجت روا کہوں

۔۔وفا۔۔

پریشانیوں میں سوائے علیؑ کے جہاں میں کوئی بھی سہارا نہیں ہے
کہ مشکل گھڑی میں سوائے علیؑ کے نبیؐ نے کسی کو پکارا نہیں ہے
پتہ یہ چلا ہے ہمیں مصطفیٰؐ سے مصیبت میں مانگو مدد مرتضیٰؑ سے
لیا نام جس نے علیؑ مرتضیٰ کا مصیبت نے آنا دوبارہ نہیں ہے
یہ مجھ سے بھی پہلے یہاں آ گیا ہے بتا دو مجھے راز اس میں یہ کیا ہے
تو آواز آئی کہ پل کی جدائی علیؑ کو تمہاری گوارا نہیں ہے
تو جنت کی وادی میں جائے گا کیسے تو بغضِ علیؑ کو پکارے گا کیسے
تو بغضِ علیؑ کو چھپائے گا کیسے؟
علیؑ کے ملنگوں کی بستی ہے جنت خدا کی قسم گھر تمہارا نہیں ہے

۔۔علمدار اسلم نے مئی ۲۰۰۲ میں کینیڈا کی ایک محفل میں پڑھا۔۔

مریم کے جو بیٹے کی ولادت کا دن آیا
قبلے میں ٹھہرنے کے لیے حکم نہ پایا
پر مادرِ حیدرؑ کا شرف حق نے بڑھایا
دیوارِ حرم شق ہوئی اندر کو بلایا
تو لو تو ذرا عیسیٰؑ و حیدرؑ کو نظر میں
جنگل میں وہ پیدا ہوں یہ اللہ کے گھر میں

۔۔نسیم امروہوی۔۔

مدح مولا علیؑ از ریحان اعظمی

جس سر میں تیرے عشق کا سودا نہیں ہوگا
اس سر سے ادا ہو کے بھی سجدہ نہیں ہوگا

جس آنکھ میں اس نور کا جلوہ نہیں ہوگا — وہ اُن کو بشر مانے تو شکوہ نہیں ہوگا
جب تک نہ علیؑ آئیں گے اے پالنے والے — گھر تیرا صنم خانہ ہے کعبہ نہیں ہوگا
مست ماں میرے مولا کو تو نور کا پیکر — مرغانِ اذاں دے تو سویرا نہیں ہوگا
کیوں سنتا نہیں نامِ علیؑ کا تو اذاں میں — اس نام کے سن لینے سے بہرا نہیں ہوگا
بے جب علیؑ تو نے پڑھی ہیں جو نمازیں — ماتھے سے تیرے دور یہ دھبہ نہیں ہوگا
تم بنتِ اسد تو نہیں اے مادرِ عیسیٰؑ — کعبہ تو کس طور کلیسا نہیں ہوگا
تم لا کھ بتاتے رہو دیوار کے شق کو — پیغام خیالی ہے کہ جچا نہیں ہوگا
بغضِ اسداللہ کی بیماری سے بچنا — اس مرض کا بیمار تو اچھا نہیں ہوگا
وہ جس کے قدم مہرِ نبوت پہ پڑے ہوں — جز نور ید رتبہ تو بشر کا نہیں ہوگا
اک نور کے دو ٹکڑے نبیؐ اور علیؑ ہیں — میں کیسے بشر مان لوں ایسا نہیں ہوگا
مر جاؤں اگر ذکرِ علیؑ میں تو خوشی ہے — میری تو لحد میں بھی اندھیرا نہیں ہوگا
فرمانِ محمدؐ ہے میرے مولا کے حق میں — جو تیرا نہیں ہوگا وہ میرا نہیں ہوگا

معمور ہے ریحان یہ دل ذکرِ علیؑ سے
میرا تو کفن بھی کبھی میلا نہیں ہوگا

۔۔ریحان اعظمی۔۔

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۲۰ اگست ۲۰۰۲۔۔طالب دعا سیدہ ز عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولانا السید منظور حسین نقوی

یہ واقعہ عجیب کتابوں میں ہے لکھی
تھا مکۂ مکرمہ میں ایک اژدھا
پہچان کا تھا ایک ذریعہ بنا ہوا
بچہ حلال زادہ ہے یا کہ حرام کا

اژدر نے جس کو سونگھ لیا نطفۂ حرام
اس کے حرامی ہونے میں کوئی نہ تھا کلام
اژدر نے جس کی سمت نہ دیکھا وہ نیک نام
بچہ حلال زادہ ہے کہتے تھے خاص و عام

پیدا خدا کے گھر میں جو شیرِ خدا ہوئے
بچپن میں دیدنی تھے جوانی کے دلولے
گہوارہ میں ابھی تھے کہ جو دیکھا آپ نے
اک اژدہا ہے آرہا منہ کھولے سامنے

گہوارہ کے قریب جونہی اژدہا ہوا
حیدرؑ اُٹھے کہ اُن کو ذرا بھی نہ خوف تھا
اژدر کے منہ میں اُنگلیاں ڈالیں پھر اک ذرا
دو ٹکڑے کرکے خاک پہ پھینکا وہ اژدہا

غل پڑ گیا یہ شہر میں لوگو غضب ہوا
دو ٹکڑے اژدہا ہوا لو اب بنے گا کیا
تفریق اب حلالی حرامی میں ہو گی کیا
چرچا ہر ایک شخص کے لب پر تھا برملا
اللہ کے کام کا نہ
حیدرؑ سے جو پھرا

فرمایا یوں رسولِ خدا نے بحکمِ رب
اے لوگو خواہ مخواہ کا تمہیں ہے غم و تعب
میرا وصی علیؑ ہے جسے جانتے ہیں سب
پہچان و امتیاز کا ہوگا یہ اب سبب

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

MOHSIN NAQVI KI RUBAIYAN

حادثے جب بھی مجھے رہ سے ہٹانے آئے
لوگ جب بھی مجھے مشکل میں ستانے آئے
میں نے گھبرا کے کہا مولا علیؑ ادرکنی
انبیاء بڑھ کے مرا ہاتھ بٹانے آئے

کس نے کہا کہ مفتی و ملا کے شر میں آ؟
یا دشمنِ علیؑ کی حدودِ اثر میں آ
جنت خریدنے کو چلا ہے تو جانِ من!
بہلول کے سجے ہوئے "نیلام گھر" میں آ

کیوں کہہ رہے ہو رین بسیرا ہے زندگی
صحرائے کربلا کا سویرا ہے زندگی
ڈرتی ہے ان سے موت کہ جن کی نگاہ میں
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے زندگی

لڑکھڑائی جو زباں نطق جلی یاد آیا
کوئی مشکل جو پڑی حق کا ولی یاد آیا
زندگی بھر تو سخن کہہ کے مکرنا سیکھا
موت جب سامنے آئی تو علیؑ یاد آیا

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت کا ہر اک گھر تیری جاگیر ہے لیکن
شبیر کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

پڑا جو رعب تو سب قیل و قال بھول گئے
چلا دماغ کچھ ایسا کہ چال بھول گئے
لحد میں ہم نے جو مولا علیؑ کا نام لیا
قسم خدا کی فرشتے سوال بھول گئے

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

چھلنی تھا ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا
اپنے لہو میں تر تھا لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصولِ دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب شیخ ناظم صاحب کی رباعیاں

یاعلیؑ آقا عظمت آپ کی،کاقرآن قصیدہ خوان ہے
شجاعت آپ کی ، کا شاھد سارا جہان ہے
حسنینؑ کی خدمت کے لئے سیدالملائکہ دربان ہے
اورطہارت آپ کی،کاخدائے لم یزل پاسبان ہے
قلم اٹھاہے اب مدح ثنائے محمدؐوآل محمدؐمیں
اے اللہ اب تو ہی ہمارامحافظ ونگہ بان ہے

بچپن سے اک درس پکایا ہے
حیدرؑ کو اپنا مولا بنایا ہے
ماں کی شیرینی نے یہ کیسا ناظم
حیات جاوداں کا دوٹوک فیصلہ سنایا ہے

ہرکوئی تلاش منزل میں بڑھا جائے
کڑی سے کڑی ملائے آگے چلا جائے
رکتے نہیں قدم علیؑ کے چاہنے والوں کے
ہرمنزل میں یہی منزل قدآورنظرآئے

سننے کو سنانے کو نام حیدرؑ کافی ہے
دنیاوآخرت کے بنانے کے لئے یہی نام کافی ہے
جس کو چاہیئے ہو بخشش اللہ سے ناظم
اس کو بنالے وسیلہ یہی نام کافی ہے

دیکھوحسینؑ اس جگ کا کتناحسین پھول ہے
وہ برادر حسنؑ اورجگر گوشۂ بتولؑ ہے
بابا کائنات کامشکل کشاء اورنانا رسولؐ ہے
اورامامت دینؑ الاسلام کااصل الاصول ہے

حسینؑ نانا تیرارسولؐ اورنام تیرا کتناحسین ہے
بس بابا جس کا ہو حیدرؑ اورمادر الزھراؑ ء

فرمایاپاک رسولؐ نے الحسین منی واناًمن الحسینؑ
بس اُس گودمیں پل کر الاسلام کتناحسین ہے

حسینؑ تیرا نام کتنا پیارا ہے
رحمۃ للعالمیںؐ کی آنکھ کا تارا ہے
دین الاسلام کا اقویٰ سہارا ہے
بنت الرسولؐ کاراج دلارا ہے
ہرمومن کی زباں پریہی نعرہ ہے
جیسے ڈوبتی کشتی کو کنارا ہے

ناظم بھائی نے اپنے بچوں کے لئے پڑھنے کے لئے عنایت کیا۔اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اورزورقلم عطافرمائے۔آمین

طالب دعا۔۔۔سیدنزرعباس۔۔۔۔۲۴فروری۲۰۰۴

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امیر المومنینؑ

سلمانؓ سے پوچھے نہ ابو ذرؓ سے پوچھے　　کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھے
گیتی میں خود رسولؐ سے، بعد ان کے عرش پر　　رتبہ علیؑ کا خالقِ اکبر سے پوچھے

اے دوست چھوڑ دشمنِ آلِ عبا کا ہاتھ　　وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریا کا ہاتھ
آ میں بتاؤں، ڈھونڈنے والے بغور سن　　مشکل پڑے تو تھام لے مشکلکشا کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا　　جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا
زمیں پہ یہ علیؑ عرش پر علی العظیم　　علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھکو ملا رسولؐ کا بستر جو یا علیؑ　　تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طالعِ اسلام کی سحر　　دیں خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

گلستانِ پیمبری میں علیؑ امامت کی ایک کلی ہے
تھے کھلیں گے پھول اس کلی سے گیارہ ازل سے اس کی خبر ملی ہے
وہ کون دوشِ نبیؐ پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
اُبھر کے مُہرِ نبوت رسولؐ بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

نشانِ حیدرؑ سجانے والو علیؑ کا نعرہ نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان ہے یہ نعرہ اسے خدارا نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان حکمِ رب ہے خدا کے بندو یقین کر لو
علیؑ صفاتِ خدا کا مظہر یہ اک اشارہ نہ بھول جانا

ـــ ریحان اعظمی ــ

یا علیؑ آپ کو جو نفسِ نبیؐ مانتے ہیں　　کب کسی اور کو وہ حق کا ولی مانتے ہیں
جن کو بہلول کی دانائی نے بخشا ہے شعور　　وہ تو جنت کو نجف ہی کی گلی مانتے ہیں

ـــ ریحان اعظمی ــ

علیؑ ولی سے محبت بڑی ضروری ہے
میرے رسولؐ کی سنت بڑی ضروری ہے
خدا کے شیر سے رکھو محبتیں ساری　　اگر سمجھتے ہو جنت بڑی ضروری ہے

اگر ہے عشقِ پیمبرؐ کا جاگزیں دل میں　　تو پھر وصی سے مودت بڑی ضروری ہے
حسنؑ حسینؑ علیؑ، فاطمہؑ، محمدؐ سے　　بغرضِ اولیٰ عقیدت بڑی ضروری ہے
ہجومِ غم سے اگر دل فرار مانگے تو　　علیؑ کے ذکر کی عادت بڑی ضروری ہے
ہو دل میں بغضِ علیؑ اور زباں پہ مولا علیؑ　　پھر ایسے شخص کی درگت بڑی ضروری ہے
جو مصطفیٰؐ کی غلامی عزیز ہے عامرؔ
تو مرتضیٰؑ سے بھی نسبت بڑی ضروری ہے

ـــ عامر منصور ــ

اک دن میرے لئے یہ ہوا مشکل بڑی تھی　　اور جان مشکلات کے دریا میں غرق تھی
بے ساختہ لبوں سے جو نکلا علیؑ کا نام　　دیکھا تو مشکلوں کی جبیں عرق عرق تھی

ـــ شوکت رضا شوکت ــ

محمدؐ سے علیؑ کی ذات کا عرفان لیتے تھے　　اور اک لمحے میں وہ ساری حقیقت جان لیتے تھے
رسالت کے زمانے میں صحابہ کی یہ عادت تھی　　منافق کو علیؑ کے بغض سے پہچان لیتے تھے

ـــ شوکت ــ

دل میں اگر ابلیس کی مورت ہی نہ ہوتی　　ذہنوں میں کبھی حق کی کدورت ہی نہ ہوتی
کرتے کبھی انسان اگر پیار علیؑ سے　　دوزخ کو بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی

ـــ شوکت ــ

علیؑ سمجھتا ہے رحمٰن کے ارادوں کو　　علیؑ کا کام نبھانا نبیؐ کے وعدوں کو
علیؑ کا پیار نہیں ہر بشر کی قسمت میں　　ملی یہ نعمتِ عظمیٰ حلال زادوں کو

ـــ شوکت ــ

منکر کے دل پہ ضرب خدا یا علیؑ مدد　　مومن کو کبریا کی عطا یا علیؑ مدد
بسم اللہ جس نے جب بھی کہا اور جہاں کہا　　در اصل اس بشر نے کہا یا علیؑ مدد

ـــ شوکت ــ

قرآن پڑھ کے دیکھ لے ہجرت کی رات کو　　رب نے رضائیں بیچ دیں اپنے ولی کے ہاتھ
راضی خدا کو کرنا ہے راضی علیؑ کو کر　　کونین کی نجات ہے مولا علیؑ کے ہاتھ

ـــ شوکت ــ

علیؑ ولی سا نہیں ہے کوئی نبیؐ کے سوا　　یہی عقیدہ حقیقت میں اک سعادت ہے
تمہارے پاس عبادت گزار ہوں گے مگر　　علیؑ وہ ہے کہ جسے دیکھنا عبادت ہے

ـــ شوکت ــ

نمودِ پھول سے پہلے کلی ہونا ضروری ہے　　زمانے پر حکومت کو ولی ہونا ضروری ہے
مسلمانوں کا رب ہو یا نصیری کا خدا شوکت　　خدا کا ہو گماں جس پر علی ہونا ضروری ہے

ـــ شوکت ــ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ رباعیاں جمع کی ـــ طالب دعا سیدہ رعباس ۳۰ جولائی ۲۰۰۴)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امیر المومنینؑ

مزدور بھی سلطان بھی اور عقدہ کشا بھی
مخلوق کا مولا بھی، اور خالق کی رضا بھی
اک وقت میں دو قیمتی منصب ہیں علیؑ کے
اللہ کا بندہ بھی، نصیری کا خدا بھی
۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

یا علیؑ تیرا حسین نام بھلا لگتا ہے
تیری نسبت سے یہ اسلام بھلا لگتا ہے
لوگ کہتے ہیں ترے عشق میں کافر مجھ کو
اور مرے دل کو یہ الزام بھلا لگتا ہے
۔۔شوکت۔۔

نگر نگر میں چمن چمن میں کلی کلی میں علیؑ کی باتیں
مرا وظیفہ ہے روز کرنا گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
علیؑ کی مجلس علیؑ کا جلسہ کیا کرو مسجدوں میں لوگو
سرور آئے گا جب بھی ہوں گی علیؑ کے گھر میں علیؑ کی باتیں
۔۔شوکت۔۔

جنہیں خبر نہ ہو اشرف ہے بس علیؑ کا شہر
وہ باب علم سے لینے شرف نہیں جاتے
ترے عمل سے اے نادریہ آشکار ہوا
کوئی بھی دور ہو کتے نجف نہیں جاتے
۔۔شوکت۔۔

نماز روزہ زکوٰۃ حج اور جہاد ہیں سب کے سب ہی واجب
مگر قیامت کے روز لوگو ولا کا رتبہ بلند ہوگا
صراط سے پرسکون ہو کر گزر سکے گا فقط وہ بندہ
کہ جس کے ہاتھوں میں حشر کے دن علیؑ کا لکھا جواز ہوگا
۔۔شوکت۔۔

قبر مومن میں سجا ہوگا ولا کا گلشن
گل ولایت کے کھلیں گے تو مزہ آئے گا
ہم بھی مومن ہیں فرشتے بھی موالی شوکت
یا علیؑ کہہ کے ملیں گے تو مزہ آئے گا
۔۔شوکت۔۔

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی
۔۔محسن نقوی۔۔

ہیبت نادِ علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا
رقص کرتا ہوا خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پر بھی پسینہ دیکھا
۔۔محسن نقوی۔۔

نشان حیدرؑ سجانے والو علیؑ کا نعرہ نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان ہے یہ نعرہ اسے خدارا نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان حکم رب ہے خدا کے بندو یقین کر لو
علیؑ صفات خدا کا مظہر یہ اک اشارہ نہ بھول جانا
۔۔۔ریحان۔۔۔

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ رباعیاں جمع کی۔۔۔ طالب دعا سید نیئر عباس ۳۰ جولائی ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امیر المومنینؑ

کونین پہ روشن ہے کمالِ حیدرؔ ہے کون شجاعت میں مثالِ حیدرؔ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین خالق کا جلال ہے جلالِ حیدرؔ

ﷺ ﷺ ﷺ

زیبائش قرآن ہے بیانِ حیدرؔ معراج حدیث ہے زبانِ حیدرؔ
جتنے کتب خدا ہوئے ہیں نازل ہے شانِ نزول سب کی شانِ حیدر

ﷺ ﷺ ﷺ

اے صلِ علی شوکت و شانِ حیدرؔ ہے عرش الٰہی پہ مکانِ حیدرؔ
قُم کہہ کے ہزاروں ہی جلائے مردے گویا ہے زبانِ حق زبانِ حیدرؔ

ﷺ ﷺ ﷺ

یا شیرِ خدا خدا کے نائب تم ہو یکساں یہ خدا حاضر و غائب تم ہو
مہماں ہوئے اک وقت میں چالیس جگہ ظاہر ہے کہ مظہر العجائب ہو تم

ﷺ ﷺ ﷺ

حیدر علیؑ کو مال و زر سے پایا طاعت ہی میں ہر شام سحر سے پایا
اللہ نے دی تیغ، نبیؐ نے دختر رتبہ یا ادھر سے، یہ ادھر سے پایا

--انیسؔ--

شاہانِ جہاں سب ہیں گدائے حیدرؔ ہے ابر کرم دستِ سخائے حیدرؔ
یعقوبؑ و خلیلؑ و یوسفؑ و آدمؑ و نوحؑ سب کے مشکل میں کام آئے حیدرؔ

--انیسؔ--

دل سیر ہے گدائے جناب امیرؑ کا خالی کبھی رہا نہیں کاسہ فقیر کا
کیا پوچھتے ہو نام میرے دستگیر کا دامن نہ چھٹنے پائے جناب امیرؑ کا
خیبر کا در اکھاڑ لے وہ جل شانہ ٹکڑا نمک سے کھائے جو نانِ شعیر کا
حکم خدا سے قاسمِ رزاقِ خلق ہیں
سب ہاتھ دیکھتے ہیں مرے دستگیر کا

--انیسؔ--

حیدرؔ کو غنی سب کو غرض مند کہوں بے حد ہیں شرف ان کے میں تا چند کہوں
ہے شیرِ خدا میں بخدا شانِ خدا اُس بندے کو سو بار خداوند کہوں

--انیسؔ--

قرآن میں ہے جا بجا ثنائے حیدرؔ ہے وارثِ ملکِ اتٰی عطائے حیدرؔ
دو چیزیں ہیں عقبیٰ کے لئے دنیا میں اک یادِ خدا ایک ولائے حیدرؔ

--انیسؔ--

دیدار دمِ نزع دکھاتے ہیں علیؑ ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ
مشہور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختی موت پہلے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

--انیسؔ--

یہ جود و سخا حاتم طائی میں نہیں مثل ان کے کوئی عقدہ کشائی میں نہیں
مجبور کے ہیں عبد نصیری کے خدا بندہ کوئی حیدرؔ سا خدائی میں نہیں

--انیسؔ--

اسلام یہ کہتا ہے کہ قرآن ہے تو سب کچھ ہے قرآن کا دعویٰ ہے ایماں ہے تو سب کچھ ہے
محبوب الٰہی سے ایمان کو جب پوچھا فرمایا کہ حیدرؔ کا عرفاں ہے تو سب کچھ ہے

--ظہور جارچوی--

علیؑ کو ہے الفت خدا و نبیؐ سے خدا و نبیؐ کو ہے الفت علیؑ سے
خدا و نبیؐ و علیؑ کا ہے پیارا علیؑ سے میسر جسے پیار آیا

--ظہور جارچوی--

علیؑ اولیا ہیں علیؑ مرتضیٰ ہیں علیؑ انما ہیں علیؑ قل کفیٰ ہیں
علیؑ ناخدا کو پکارا جو ہم نے جہاز اپنا طوفاں سے پار آ گیا

--ظہور جارچوی--

منزل کے طلبگار نہ راہوں میں بھٹک آنکھیں ہیں تو دیکھ نورِ واحد کی جھلک
احسان فراموش نہ بن اے منکر ہیں ہم عدد اسمائے علیؑ اور نمک (۱۱۰)

--ظہور جارچوی--

بتا دیا مشکل کو یہ تجسس نے بچائے رکھا انہیں موت سے تقدس نے
اگلتا پڑ گیا مچھلی کو اُسکے ساحل پر علیؑ علیؑ جو کہا بار بار یونسؑ نے

--ظہور جارچوی--

قتل کرنے کو جو شیدائے تو ہم پہنچے گر دیا تک بھی نہ آ جائے حلاطم پہنچے
دار پہ جانے سے پہلے ہی جنابِ عیسیٰؑ یا علیؑ کہہ کے سرِ چرخِ چہارم پہنچے

--ظہور جارچوی--

باحشم پہنچے بہ زیب و زین پہنچے مصطفیٰؐ جس جگہ پہنچے مع نعلین پہنچے مصطفیٰؐ
بڑھ سکے سدرہ کی منزل سے نہ آگے جبرائیل یا علیؑ کہہ کر سرِ قوسین پہنچے مصطفیٰؐ

--ظہور جارچوی--

غیر کے گھر نہیں ہوتا کبھی پھیرا میرا درِ حیدرؔ پہ رہا کرتا ہے ڈیرا میرا
بھیک ان ہاتھوں سے ملتی ہے شب و روز ظہور جن کے نزدیک بڑی بات ہے تیرا میرا

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے یہ رباعیاں جمع کی۔۔ طالب دعا سیدؔ زرعباس)

۲۴ مئی ۲۰۰۴ء

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولائے بوترابؑ

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہے اگر دل میں ترے صادق ولائے بوترابؑ
خاکساری سے جھکا لے سر برائے بوتراب

طرۂ دستار بسم اللہ بائے بوترابؑ
سورۃ الحمد ہے محو ثنائے بوترابؑ

اس ولی حق کے پیرو کیوں نہ ہوں روشن ضمیر
سرمۂ عین الیقیں ہے خاک پائے بوترابؑ

ابن مریمؑ قم باذن اللہ کہتے ہی رہیں
قم باذنی کہہ کے جب ٹھوکر لگائے بوترابؑ

بغض حیدرؑ بغض احمدؐ بغض احمدؐ بغض رب
عشق رب عشق نبیؐ یعنی ولائے بوترابؑ

تول کانٹے میں نظر کے احمدؐ و حیدرؑ کی قدر
اجر ہے ان کی رسالت کا ولائے بوترابؑ

مدح مولا میں کہوں میں انما کے بعد کیا
جب زبان حق سے ہے گویا ثنائے بوترابؑ

مصطفیٰؐ کے واسطے بنکر رسالت کی سند
مثل قرآن عرش سے کعبے میں آئے بوترابؑ

وہ بڑھاپے میں ڈرے اور جھولے میں یہ حیدرؑ بنے
انتہا موسیٰؑ کی وہ، یہ ابتدائے بوترابؑ

مزہ تھا نان جو میں اور نہ جانے کیا کشش
ھل اتی آیا ہے سن سن کر عطائے بوتراب

دم بدم آئیں گی جنت کی ہوائیں اے نسیم
لطف دکھلائے گی تربت میں ولائے بوتراب

--نسیم امروہوی--

علیؑ کی مدح میں کچھ جذب دل جو کام آئے
تو ہم درود پڑھیں عرش سے سلام آئے

کلام حق میں جو ہیں حاصل کلام آئے
علیؑ کی مدح میں آئے ہیں وہ تمام آئے

ہوا نہ ایک بھی شافع نبی مدام آئے
وہی تو خوب ہے جو وقت بد میں کام آئے

علی کے دوست نکیرین سے ڈریں گے بھلا
یہ پختہ کار ہیں، پھر کیاں خیال خام آئے

مٹائے ماہِ فلک منہ کی جھائیاں پہلے
زباں پہ تب کفِ پائے علیؑ کا نام آئے

عدوئے آل کو برزخ ہی جب کہ دوزخ ہے
تو کیا ضرور کہ اب روزِ انتقام آئے

عجب رجب کا مبارک ہے چاند صل علی
کہ جس کے پہلے ہی دن پانچویںؑ امام آئے

علیؑ کے گھر میں ولادت ہوئی محمدؐ کی
نبیؐ کی سمت سے جابرؓ پئے سلام آئے

دیا کریم نے دسواں امام چوتھی کو
جہاں میں آئی جو دسویں نویں امام آئے

وہ تیرھویں کو ہوا چودھویں کا چاند طلوع
اب آئے کل سے تو گھٹ کر مہ تمام آئے

رجب میں آئے جو باقرؑ نقیؑ تقیؑ حیدرؑ
تو چار بار زمیں پر ملک تمام آئے

غضب ہے دختر عقدہ کشا ہو جو بی بی
رسن میں بندھ کے مقتل سے تا شام آئے

سر بریدہ نے قرآن پڑھا جو نیزے پر
حسینؑ مر کے بھی دین نبیؐ کے کام آئے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید زر عباس۔ ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ جناب امام علی النقی علیہ السلام ولادت ۵ رجب

(از جناب سید فیاض مھدی صاحب ۔ کینیڈا)

علی یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں ہوا ہے شور جو صلوات کا مدینے میں
تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علی کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں
کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے لگی ہے آگ جو بغض علی کی سینے میں
جگایا جعلی خلیفہ کو خواب غفلت سے گیا تھا ہوش سے مدھوش وہ تو پینے میں
ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں
کسی علی کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے نہیں ہے ہمت و طاقت کسی کمینے میں
خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے ملا نہ خون کو سرکارؐ کے پسینے سے
نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں
ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا پوتا
مزا کہاں رہا فیاض ایسے جینے میں

مجاھد رضوی کا نزرانہ عقیدت

جو طفل گھر میں شہ لافتیٰ کے پلتے ہیں
وہ جنگ کے لئے گہوارے میں مچلتے ہیں
خیال آتا ہے جب کربلا کے پیاسوں کا پگھل کے قلب و جگر آنسوؤں میں ڈھلتے ہیں
یہاں تو بات ہے زخم گلوئے اصغرؑ کی وگرنہ تیر تو ہنگام جنگ چلتے ہیں
سوال آب پہ گردن سے تیر پار ہوا پدر کے ہاتھوں پہ اصغرؑ ہوا گلتے ہیں
نہیں قبول زمیں کو فلک کو ہے انکار لہو صغیر کا رخ پہ حسینؑ ملتے ہیں
مجاھد اب یہ شکایت بھی ہے زمانے کو
غم حسینؑ میں آنسو بہت نکلتے ہیں

کربلا میں وہ تیری جنگ الاماں اصغرؑ تیغ لب سے باطل کی کاٹ دی زباں اصغرؑ
سرخئی شہادت ہے تیری داستاں اصغرؑ ہائے نونہالوں کے میر کارواں اصغرؑ
سن یہ چھ مہینے کا یہ یہ شباب کا عالم ننھے ننھے قدموں پر کر لیا جہاں کو خم
ہنس رہا تھا تو لیکن چشم ظلم تھی پر نم کر دیا قیامت تک خم یزید کا پرچم
دو جہاں پہ بھاری ہے تیری ایک قربانی تو بڑا بہادر تھا اے حسینؑ کے جانی
تجھ کو چھیڑ کر کی تھی حرملہ نے نادانی بہہ رہا تھا تیرا خون تر تھی اس کی پیشانی
حرملہ لرز اٹھا تن کے جب کیا نعرہ تیر کھا کے جیتے تم، وہ تیر مار کر ہارا

ایک حشر بپا تھا، گونجتا تھا رن سارا پھر علی کے پوتے نے کل کفر کو مارا
کربلا کے میداں میں تو اگر جواں ہوتا جراءت و شجاعت کا بڑھ کے آسماں ہوتا
تو لِ کر علیؑ کی تیغ رن کو جب رواں ہوتا اس جہاں کے نقشے پر شام پھر کہاں ہوتا
تو کمال آدم ہے تو کمال نسانی
تیری فکر لامحدود تیرا عزم لافانی

--سید علی محمد رضوی سچے مرحوم--

ولادت امیر المومنینؑ

کر کے اللہ نے دو نور کو شاہی دے دی ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

ﷺﷺﷺ

شرف یہ مادر حیدرؑ نے پایا ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

ﷺﷺﷺ

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود دیوار کعبہ کرتی ہے اب تک علی کی بات

---ریحان اعظمی--

ہر اک مومن کا شہ آیا نصیری کا خدا آیا رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دو نور کے ٹکڑے نہ میں پر روشنی چمکی کہ پہلے مصطفیٰؐ آئے تھے لو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سر چشمہ مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے

ﷺﷺﷺ

آمد شاہ ولایت ہے خدا کے گھر میں
میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں
آج کعبے میں ہے اس ناصر کل کی آمد جس نے ہر دور میں کی طالب نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد در بنا لیجے دیوار کو اے بنت اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں
مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج لیئے آیا ہے شجاؤں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

--ظہور جارچوی--

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہادت امیر المومنینؑ

داماد رسولؐ کی شہادت ہے آج
معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ
خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

ﷺﷺﷺﷺ

اے مومنو لازم ہے تمہیں شیون و شین
ماہِ رمضاں میں ہوئی زہراؑ بے چین
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ

ﷺﷺﷺﷺ

غل گھر میں علیؑ کے نالہ و آہ کا ہے
بیٹوں میں بیاں حیدرؑ ذیجاہ کا ہے
اے حیدریو بہاؤ تم بھی آنسو
باقی ابھی چہلم اسد اللہ کا ہے

ﷺﷺﷺﷺ

عباسؑ کی ماں کی کفنی کالی ہے
زینبؑ کو بھی بیہوشی و بے حالی ہے
اس عید کو کیوں خاک سے ہم منہ نہ بھریں
فریاد کہ مسندِ علیؑ خالی ہے

ﷺﷺﷺﷺ

ہے آج وہ دن کہ انبیاء روتے ہیں
گردوں پہ ملک اشکوں سے منہ دھوتے ہیں
دنیا سے محمدؐ کا وصی اٹھتا ہے
بن باپ کے سبطینِ نبیؐ ہوتے ہیں

ﷺﷺﷺﷺ

گھر سے جو پئے نماز باہر نکلے
مرنے پہ کمر باندھ کے حیدرؑ نکلے
واللہ کہ حق خانہ زادی یہ ہے
نکلے جو خدا کے گھر سے مر کر نکلے

ﷺﷺﷺﷺ

بست و یکم ماہِ مبارک ہے ہے آہ
زہراؑ روتی ہے حال احمدؐ ہے تباہ
بن باپ کے ہوتے ہیں یتیم زہراؑ
جاتے ہیں سوئے خلد بریں شیر اللہ

ﷺﷺﷺﷺ

کعبے میں جسے حق نے اتارا ہوگا
مرحب سے جواں کو جس نے مارا ہوگا
تلوار سے اک شقی کی سبحان اللہ
سجدے میں اسی کا سر دوپارہ ہوگا

--انیس--

ہے آج وہ دن کہ انبیاء روتے ہیں
گردوں پہ ملک اشکوں سے منہ دھوتے ہیں
دنیا سے محمدؐ کا وصیؑ اٹھتا ہے
بن باپ کے سبطین نبیؐ ہوتے ہیں

--انیس--

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سیدہ زہرا عباس۔ ۱۰ جولائی ۲۰۰۲۔ راولپنڈی)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

آمد شاہِ ولایت ہے خدا کے گھر میں

میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں
آج کعبے میں ہے اس ناصرِ کل کی آمد
جس نے ہر دور میں کی طالبِ نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد
در بنا لیجئے دیوار کو اے بنتِ اسدؑ
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں
مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج
لینے آیا ہے شجاؤں کی شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج
مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

--ظہور جارچوی--

آج کعبے میں ظہورِ شہِ مرداں ہوگا جس جگہ بھی کوئی بت ہوگا وہ لرزاں ہوگا
کلمہ پڑھوائے گا دنیا کو محمدؐ کا کرم فیضِ حیدرؑ سے منافق بھی مسلماں ہوگا
لب کھلے کعبہ پکارا کہ وہ قبلہ آیا جس کا آنا میری تطہیر کا عنواں ہوگا
دے گا خود دست درازوں کو سزا ہاتھ کے ہاتھ اب یداللہ محمدؐ کا نگہباں ہوگا
اب تو کفار بھی جھکتے ہیں علیؑ کے آگے
ان کا دشمن بھی ہرگز نہ مسلماں ہوگا

--ظہور جارچوی--

یوں محمد مصطفےٰؐ آئے علیؑ مولا کے پاس جیسے بے کراں پہنچے کسی دریا کے پاس
فاطمہؑ بنت اسد کی گود میں جو آج ہے لال ایسے دو ملیں گے فاطمہؑ زہرا کے پاس
دے دیا بنت اسدؑ کے ہاتھ سے محبوب کو تحفہ یکتا علیؑ تھے خالقِ یکتا کے پاس
اپنے ہاتھوں پہ محمدؐ نے علیؑ کو یوں لیا رکھ لیا ہو جیسے آئینہ رخِ زیبا کے پاس
جان کے بدلے خدائی کا جو سودا کر لیا بخش دی ہر شئی علیؑ کو جو بھی تھی داتا کے پاس

نذرانہ اے مولودِ کعبہ کوئی لائے بھی تو کیا جان بھی اپنی نہیں مولا ترے شیدا کے پاس
دور سے نورِ خدا ان کو نظر آیا نہ تھا حضرت بوجہل نے دیکھا تماشا جا کے پاس
آپ کے لطف و کرم کی دور تک ہیں بارشیں
مشکلیں حل کیجئے مولا کسی دن آ کے پاس

--ظہور جارچوی--

کر کے اللہ نے دو نور کو شاہی دے دی ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

--ظہور جارچوی--

ظاہر اعمال سے ہوتی ہے خرد کی عظمت آل کرتی ہے نمایاں اب وجد کی عظمت
خانہ کعبہ کی دیوار بتاتی ہے ظہورؔ مادرِ شیرِ خدا بنت اسدؑ کی عظمت

--ظہور جارچوی--

شرف یہ مادرِ حیدرؑ نے پایا ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

--ظہور جارچوی--

موجزن میدان میں دریائے رحمت دیکھ کر جھومتے ہیں اہل دل سامانِ فرحت دیکھ کر
پھر رہی ہے اپنی آنکھوں میں رجب کی تیرہویں آج پھر دستِ رسالت پر امامت دیکھ کر

--ظہور جارچوی--

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیہم کاریوں کے تسلسل کے باوجود دیوارِ کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

--ریحان اعظمی--

ہر اک مومن کا شرآیا نصیری کا خدا آیا رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا
ملے دو نور کے ٹکڑے نہ میں پر روشنی پھیلی کر پہلے مصطفےٰؐ آئے تھے تو اب مرتضیٰؑ آئے
امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے
نوید صبح ہو مسلماں جھوم اٹھے مسرت سے لو وہ خیبر شکن آیا ہو شیرِ خدا آیا
میری سب مشکلیں حل ہو گئیں آفات بھاگ اٹھیں علیؑ کا نام جب لب پر بوقتِ ابتلاء آیا
سلونی کا کیا دعویٰ علیؑ ہی نے زمانے میں وہ جب آیا سرِ منبر خطابت کا مزا آیا
علیؑ مظہر بھی ہے عباسؑ مظہر یہ حقیقت ہے
کہ اس کے ہر قصیدے میں علیؑ کا تذکرہ آیا

--چودھری مظہر عباس۔لاہور--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔۔طالب دعا۔سید زرعباس۔۔۲۴ مئی ۲۰۰۴ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

منائیں جشن علیؑ کے غلام کعبے میں

ہوئے ہیں آج بہم خاص و عام کعبے میں
علیؑ کے آنے کی ہے دھوم دھام کعبے میں
درود حق کا جو ہے اہتمام کعبے میں   ہوا ہے کفر کا درہم نظام کعبے میں
منا رہے ہیں ملک جشن عام کعبے میں   کیا ہے شاہ ارم نے قیام کعبے میں
خدا کے گھر میں نہ شب باش ہو سکا کوئی   مکیں رہا تو ہمارا امام کعبے میں
بلند نعرہ ہو الا الہ الا اللہ
کیا خدا کی زباں نے کلام کعبے میں
--ظہور جارچوی--

۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ کے لئے رباعیاں

علیؑ کا نام نہ لوگے اگر دعاؤں میں
گھرے رہوگے خدا کی قسم بلاؤں میں
محبتِ شاہِ مرداں وہاں نہ ڈھونڈو وفا
خیانتوں کا جہاں سلسلہ ہو ماؤں میں
--وفا--

بے رنگ تھا حیات کا نقشہ تیرے بغیر
خاموش تھا رسولؐ ہمارا تیرے بغیر
اے قلب مصطفیٰؐ کی تمنا خوش آمدید
صدیوں سے بے قرار تھا کعبہ تیرے بغیر

بہرِ تصدیقِ پیمبر دوسرا کوئی نہ تھا
حق تو تھا موجود لیکن حق نما کوئی نہ تھا
کیسے آتی وحیِ خالق، کیسے ہوتی حق کی بات
شہر تھا موجود لیکن راستہ کوئی نہ تھا

سر مرحب و انتر کا قلم کون کرے گا
اونچا تیری رحمت کا علم کون کرے گا
دے دے کسی بندے کو یداللہ کا منصب
ورنہ تیرے بندوں پہ کرم کون کرے گا

حسنین جعفری صاحب نے جدہ سے روانہ کیا۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولادت امیر المومنینؑ

حیدر نے ہر اقلیم کو تسخیر کیا	مالک نے انہیں مالکِ شمشیر کیا
قابل جو ولادت کے نہ تھا کوئی گھر	گھر حق کا خلیلِ حق نے تعمیر کیا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

کبھی عرش پہ پاؤں مرتضیٰؑ نے رکھا	زانو بھی احمدؐ کے سرہانے رکھا
کیا بندہ مقبولِ خدا ہیں حیدرؑ	اس بندہ کا نام اپنا خدا نے رکھا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

دیداروں نے امن کفر و شر سے پایا	کعبے نے شرف ایسے گھر سے پایا
ہاتھوں پہ علیؑ کو لے کے احمدؐ نے کہا	یہ دُرِ نجف خدا کے گھر سے پایا

--انیس--

کعبے کو ید اللہ نے آباد کیا	بت توڑ کے مصطفیٰؐ کا دل شاد کیا
اللہ رے جلالِ اسمِ اعلائے علیؑ	اصنام کو اس نام نے برباد کیا

--انیس--

عالم میں مرتضیٰؑ کی ولادت کی دھوم ہے	کعبے کے گرد قدسیوں کا اک ہجوم ہے
غلِ تہنیت کا شام سے لتا بہ روم ہے	کس دبدبے سے آمدِ بابِ علوم ہے
ہر چند تھے مقربِ حق اور بھی نبی	پیدا ہوا نہ تھا اس جا بجز علیؑ
عیسیٰؑ کی والدہ کو نہ مطلق رضا ملی	بنت اسدؑ کو یہ ہوا فرمانِ ایزدی

کب رتبہ تھا یہ اور پیمبرؐ کے واسطے
دیوارِ کعبہ شق ہوئی حیدرؑ کے واسطے

--انیس--

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

نرالی شان سے آتا ہے اب وہ کروفر والا
لرز جاتا ہے جس کا نام سن کر ہر جگر والا
بتو اٹھو چلو نکلو ذرا جلدی بڑھو ورنہ
وہ آپہنچا پکڑ کر گردنیں توڑے گا گھر والا

--ظہور جارچوی--

کعبے میں ہوا جب کہ ظہورِ حیدرؑ	اصنام گرے ڈر کے حضورِ حیدرؑ
مجرے کے لئے خم ہوا طاقِ کسریٰ	اے صلِ علیٰ وفورِ نورِ حیدرؑ

--ظہور جارچوی--

راہبر کو راہ میں ہمرازِ منزل مل گیا	چند دن رہ کر جدا پھر نور کا مل مل گیا
ہیں بہت خوش مصطفیٰؐ اللہ کے گھر میں ظہور	مرتضیٰ کیا مل گیا بچھڑا ہوا دل مل گیا

--ظہور جارچوی--

مقامِ اصنام ہوتا کعبہ اللہ کا پاک گھر نہ ہوتا
خلیلؑ کی یادگار ہوتی مقدس ایسا مگر نہ ہوتا
نبیؐ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا یہ سچ ہے لیکن ظہور سمجھو
نہ ہوتا دینِ رسولؐ کامل ظہورِ حیدرؑ اگر نہ ہوتا

--ظہور جارچوی--

چشمِ حساد ہو گئی خیرہ	جگمگایا جو نورِ حیدرؑ کا
ظلمتِ کفر ہو گئی روپوش	ہر طرف ہے ظہورِ حیدرؑ کا

--ظہور جارچوی--

جہاں پہ چھائی ہوئی تھی ظلمت	حجاب میں جب تھا نورِ حیدرؑ
یہ نورِ خالق تھے کیا ٹھہرتا	کوئی اندھیرا حضورِ حیدرؑ
ہیں سر بسجدہ رسولِ اکرمؐ	بدل گیا ہے نظامِ عالم
مبارک اسلام دینِ اعظم	خدا کے گھر میں ظہورِ حیدرؑ

--ظہور جارچوی--

کیا بتائیں کون ہے کیا نام ہے	اہلِ دل کہتے ہیں دل آرام ہے
آج آغوشِ محمدؐ میں ظہور	کل ایماں اور کل اسلام ہے

--ظہور جارچوی--

یہ سامانِ طرب اے صاحبانِ دل مبارک ہو	یہ بزمِ منقبت یہ نور کی محفل مبارک ہو
مبارک ہو ولادت ساقیِ کوثر کی اے رندو	چمک اٹھا تمہارا حال و مستقبل مبارک ہو

--ظہور جارچوی--

آ گئے ہیں جس قدر مینوش بیت اللہ میں	ہو رہے ہیں پل کے سب مدہوش بیت اللہ میں
جشن ہے ساقیِ کوثر کی ولادت کا ظہور	بڑھ رہا ہے میکشوں کا جوش بیت اللہ میں

--ظہور جارچوی--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی -- طالب دعا - سید زر عباس -- ۲۳ مئی ۲۰۰۲م)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب مرزا مصطفےٰ علی ہمدانی

یا علیؑ مدد

اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ کی دل افزا اور روح پرور نوید جہاں مبدأ فیاض کی طرف سے ملی وہاں بنیادی آداب دُعا وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کی بھی آگاہی دی گئی۔ اور اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ کا فرمان صادر فرما کر کارفرمائی اور کارسازی کے لیے اِنَّمَا کا حصار قائم فرمایا گیا۔ لہٰذا مومن کے لیے صریحی بات ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے بڑھ کر کوئی وسیلہ بارگاہ ایزدی میں استغفار و طلبِ رحمت کا نہیں ہے۔ یہ نظم ایک پاکیزہ عرضداشت ہے۔ روائے حاجات و دفع بلیات کے لیے روزآنہ پڑھیے۔ اور دیکھیے کیسی کامیابیاں ہوتی ہیں:

ہوں مُبتلائے رنج و بَلا یا علیؑ مدد
مَیں پابہ گل ہوں دستِ خُدا یا علیؑ مدد

سرتاجِ اتقیا ہے تو سرخیلِ اصفیا
اے تیرا نام صلِّ علیٰ، یا علیؑ مدد

منہاجِ عدل، پیرِ طریقت، رواجِ دیں
جانِ وفا و صدق و صفا، یا علیؑ مدد

کوہِ وقار، قطبِ شجاعت، مدارِ علم
بحرِ کرم، محیطِ سخا، یا علیؑ مدد

کانِ کرم، نشانِ شرافت، منارِ فضل
عمّانِ جود و بذل و عطا، یا علیؑ مدد

شاہِ نجف، وصیِ نبیؐ، اوّلین امام
اے بادشاہِ ہر دوسرا، یا علیؑ مدد

یعسوبِ دیں، امامِ مُبیں، فخرِ اولیا
نفسِ رسولؐ وجہِ خُدا، یا علیؑ مدد

اے تاجدارِ مُلکِ ولایت پناہِ خلق
اے جاں نشینِ شاہِ ہُدیٰ، یا علیؑ مدد

اے نائب و برادرِ سردارِ انبیاء
مہر و سپہرِ مجد و علا، یا علیؑ مدد

اے پاسبانِ دین و شریعت، امامِ دہر
حاجت روائے خلقِ خُدا، یا علیؑ مدد

عقدے تمام حل ہوئے اس خوش نصیب کے
جس نے خلوصِ دل سے کہا، یا علیؑ مدد

صبح و شام ہے وردِ زباں تیرا نام پاک
میرا وظیفہ، میری دُعا، یا علیؑ مدد

شاعر ہوں مَیں مگر سگِ کوئے رسولؐ ہوں
تیرے ہی در کا ہوں میں گدا، یا علیؑ مدد

دل میں ہے میرے اُلفتِ اولادِ فاطمہؑ
جنت میری ہے تیری ولا، یا علیؑ مدد

اللہ رکھے تیرے سلامت خُمِ سبو
اے ساقیِ غدیر پلا، یا علیؑ مدد

کس کو سُناؤں تیرے سوا غم کی داستان
کس کو پُکاروں تیرے سوا، یا علیؑ مدد

مشکل کے وقت نام تیرا بہترین سپر
ہر دَرد لا دوا کی دوا، یا علیؑ مدد

سیلابِ فتنہ ارض ... سے ہے موج خیز
مولودِ کعبہ، قبلہ نما، یا علیؑ مدد

فریاد کر رہی ہے فلسطین کی سرزمیں
ملّت پہ ہے ہجومِ بلا، یا علیؑ مدد

ہے آج اپنا قبلۂ اوّل بھی پائمال
طوفانِ ظلم و جور و جفا، یا علیؑ مدد

درپیش پھر ہیں خیبر و خندق کے مرحلے
اے یاورِ حبیبِ خُدا، یا علیؑ مدد

زوروں پہ پھر ہے مرحب و عنتر کی سرکشی
دُلدل سوار، قلعہ کشا، یا علیؑ مدد

پھر ہو رہی ہے آتشِ نمرود شعلہ بار
اے وارثِ خلیلِ خُدا، یا علیؑ مدد

ہے تیری ذاتِ نورِ محمدؐ سے متصل
ہے تیرا نام، نامِ خُدا، یا علیؑ مدد

بہرِ محمدِؐ عربی مقتدائے خلق
ہاں اے نصیریوں کے خُدا، یا علیؑ مدد

بہرِ جنابِ فاطمہؑ بضعت الرسولؐ
زوجِ بتولؑ، شیرِ خُدا، یا علیؑ مدد

بہرِ حسنؑ امامِ دوم، آیتِ کرم
بہرِ شہیدِ کرب و بلا، یا علیؑ مدد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

علیؑ کو کر کے پیدا اپنے گھر میں کہہ دیا حق نے
مبارک ہو میرے بندے مرا گھر تھا ترا گھر ہے
وہ عیسیٰؑ ہے کرے جو مہد میں انجیل کا دعویٰ
سنا دے جو صحیفے سب اسی کا نام حیدرؑ ہے

---کلیم

ابو طالبؑ! مسلماں جس حرم کے آج ہیں خادم
خدا شکر ہے وہ بھی تمہارے لال کا گھر ہے
طوافِ بیت کرتے ہیں مکاں سے دور رہتے ہیں
طواف اس کو نہیں کہتے ہیں یہ قسمت کا چکر ہے
کلیم اپنے عقیدے میں علیؑ ہیں باپ امت کے
ہمیں یہ فخر ہے۔ کعبہ ہمارے باپ کا گھر ہے

---کلیم

کسی نے نام علیؑ گر نہیں لیا اب تک
کوئی نجات کا ساماں نہیں کیا اب تک
نشان ملتا نہیں تختِ شام کا لیکن
ہر ایک گھر میں ہے حیدرؑ کا بوریا اب تک

---کلیم

ہے کیا یہ سارا جہاں بتاؤ نبیؐ کا صدقہ اگر نہیں ہے
جو منحرف ان کی آل سے ہو وہ شر تو ہوگا بشر نہیں ہے
عجیب اندھے ہیں یہ مسلماں نہیں ہے عترت پہ جنکا ایماں
بتاؤ یہ بھی نظر ہے کوئی کہ جس میں نورِ نظر نہیں ہے

---کلیم

دنیا میں جب علیؑ کا دل و جان آ گیا
گویا بشر کی شکل میں ایمان آ گیا
ہوگا نبیؐ پہ بعد میں آیات کا نزول
اور فاطمہ کی گود میں قرآن آ گیا

---کلیم

مٹی کو اتنا ارفع و اعلیٰ بنا دیا
نقشِ قدم کو صورتِ کعبہ بنا دیا
کل جس زمیں کو کہتے تھے صحرائے کربلا
اس کو بھی کربلائے معلیٰ بنا دیا

---کلیم

کہتے ہو تم کہ تمکو ہے ذکرِ خدا پسند
پھر کیوں نہیں ہے تذکرہء مرتضیٰؑ پسند
ذکرِ حسنؑ ہے ذکرِ نبیؐ ذکرِ کبریاء
بتلاؤ وصاف اسمیں ہے کیا تمکو ناپسند

---کلیم

حضرتِ عباسؑ کا ہے کیا اعلیٰ مقام
عزتِ آدم ہے وہ اور غیرتِ حوا ہے یہ
حیدرؑ و زہرا سے پہچانا ان کا مرتبہ
ثانیء حیدرؑ ہے وہ اور ثانیء زہرا ہے یہ

---کلیم

کمالِ زینبؑ و عباسؑ یوں ہوا روشن
ہے شیر جان پدر زینتِ پدر عباسؑ
علیؑ کے خون کی تاثیر حضرت عباسؑ
تو شیر فاطمہ زہراؑ ہے اثر زینبؑ

---کلیم

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سید نذر عباس۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ م

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے

یومِ ولادت امیر المومنینؑ

حالت عجب تھی خانۂ ربِ جلیل کی
یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی
آمد ہوئی خدا و نبیؐ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبے کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے
کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح
آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہرِ مبیں ایسا
کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشمِ بد سے حُسنِ حیدرؑ کو
بڑی مشکل سے پایا ہے نبیؐ نے جانشیں ایسا

زباں پہ اصلِ حقیقت کا اعتراف نہیں
ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامۂ احرام دل میں بغضِ علیؑ
تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

زندگی بھر کی کمائی چھین لی
سب تمہاری خودنمائی چھین لی
قابلِ صد حیف ہے یہ اے بتو
ایک بندے نے خدائی چھین لی

جستجو منزلِ مقصود پہ لا سکتی ہے
دل میں مولا کی فضیلت بھی سما سکتی ہے
کون کعبے میں نئی راہ بنا کر آیا
مسکراتی ہوئی دیوار بتا سکتی ہے

اپنے بچوں کے لئے بیاض عیاں جمع کی۔ طالبِ دعا۔۔۔ سید نذر عباس۔۔۔ ۲۱ جنوری ۲۰۰۴م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات ۱۳ رجب

نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی

منقبت عاصم گیلانی

میرے چمن میں الہی وہ انقلاب آئے
کہ پھول پھول سے خوشبوئے بوتراب آئے
حضورؐ علم کی بستی علیؑ ہیں دروازہ
جو در سے گزرے وہی ہو کے باریاب آئے
کرے جو قتل پلائیں اسی کو شربت بھی
نہ تھا شعار کہ قاتل پہ بھی عتاب آئے
سکوں جو چاہو تو نادِ علیؑ کا ورد کرو
وہ نام کیا جسے لیتے ہوئے حجاب آئے
درِ بہشت پہ لکھا ہوا ہے یہ عاصم
جو مانتا ہے علیؑ کو وہ بے حساب آئے

پروفیسر مظہر عباس

۱۳ رجب کی رات وہ کعبے میں آ گیا
جس کا وجود سارے زمانے سجا گیا
امرِ خدا سے ہوئی تھی بنت نبیؐ کے ساتھ
تزویج جس کی زہرا ستارا بتا گیا
جس کے حسنؑ حسینؑ ہیں جنت کے بادشاہ
جس کا گھرانہ خلد کا رستہ دکھا گیا
کوئی بھی دور آئے علیؑ بادشاہ رہے
مومن دلوں میں ایسی حکومت بسا گیا
مظہر زہے نصیب کہ مجھ سے فقیر کی
نس نس میں عشق حیدرؑ و صفدرؑ سما گیا

ہو مبارک مومنو شاہ ہدیٰ پیدا ہوئے
قاسم نار و جناں دست خدا پیدا ہوئے
اٹھ گئی اے مادرِ بیتے ندا ہاتف نے دی
جوف کعبہ میں مگر قبلہ نما پیدا ہوئے
کہہ رہے ہیں آج یہ لوگوں سے یہ خوش ہو کر نبیؐ
لو یہ کعبے میں علیؑ مشکل کشا پیدا ہوئے
کہا اٹھے کعبے کے بت اب تو خدائی چھن گئی
آج دنیا میں نصیری کے خدا پیدا ہوئے

----سیدہ ناصرہ علی عصمی----

کیا گھڑی کیا لمحہ حسیں آ گیا | لامکاں کے مکاں میں مکیں آ گیا
یا علیؑ تیری تصدیق کے واسطے | پل جھپکتے ہی روح الامیں آ گیا
مصطفیٰؐ جن کو مہر نبوت ملی | مرتضیٰ بن کے اس کا نگیں آ گیا

تیری تعریف کا فیض شمشاد کو
مل گیا تو کہیں سے کہیں آ گیا

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے
حکم خالق سے محمدؐ کا وصی بنتا ہے
ہمسری حیدر کرارؑ کی ہے ناممکن
سارے نبیوں کے تقدس سے علیؑ بنتا ہے

خانہ زادِ لامکاں مولا علیؑ
عظمتوں کا آسماں مولا علیؑ

کل قرآں میں عیاں مولا علیؑ | ایک نقطے میں پنہاں مولا علیؑ
پیشوائے دو جہاں مولا علیؑ | حکمرانِ انس و جاں مولا علیؑ
فکر دنیا فکر عقبیٰ ہم کو کیا | ہے یہاں مولا علیؑ اور وہاں مولا علیؑ
چوم لی فرشتوں نے میری زباں | تھا میرے وردِ زباں مولا علیؑ

مجھ کو اختر بے کسی کی فکر کیا
دست گیرِ بے کساں مولا علیؑ

طالب دعا سید نوید عباس ۱ ستمبر ۲۰۰۲ء

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے
مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے
خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو
ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

المرسلہ سید نذر عباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

المرسلہ حسنین جعفری صاحب یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضیءِ حق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے
راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندہءِ مخصوص کو میرے گھر میں
بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگِ اسود سے تو پوچھے بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجومِ کثیر ہے
ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا
سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے
کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے
پوچھا جو شہرِ علم سے کس کا ہے اشتیاق
فرمایا آج آمدِ بابِ علوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا
نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرضِ عیاں ہے
طوافِ کعبہ اک رازِ نہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں
بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

یہ لطف ہے کربلا گل بہار باغ نہیں
جبھی تو دامنِ قدرت پہ کوئی داغ نہیں
علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل
کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

عارف شانِ رسالت بخدا ہیں حیدرؑ عظمتِ دینِ محمدؐ کی بقا ہیں حیدرؑ
قمر بجنت رجب برجِ شرف میں آیا للہ الحمد کہ تمہیدِ وفا ہیں حیدر

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی ---- طالب دعاء ----
سید نذر عباس ---- ۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

RUBAIYAT RECEIVED FROM HASNAIN BHAI

عالم میں کوئی ساقیِ کوثر ہو تو لاؤ
کونین میں دامادِ پیمبر ہو تو لاؤ
مزدور کا ثانی جو میسر ہو تو لاؤ
باندھے ہوئے جو پیٹ پہ پتھر ہو تو لاؤ
مجبور بھی لاچار بھی اور عقدہ کشا بھی
اک بندۂ عاجز بھی نصیری کا خدا بھی

کونین کی تخلیق کا عنوان علی ہیں
حافظ ہے خدا جس کا وہ قرآن علی ہیں
حق یہ ہے کہ ایمان کی میزان علی ہیں
مخلوق پہ اللہ کا احسان علی ہیں
کونین میں اونچا بنی آدم کا علم ہے
یہ ہیں، تو فرشتوں میں بھی انساں کا بھرم ہے

اک وقت میں غازی بھی، نمازی بھی، جری بھی
اوصافِ الٰہی بھی، صفاتِ بشری بھی
اسلام کی حرمت کے لیے چارہ گری بھی
اور بانیٔ اسلام کی سینہ سپری بھی
واللہ کہ حیدر کی اگر ذات نہ ہوتی
اسلام جو ہوتا بھی تو وہ بات نہ ہوتی

قدرت کے کوئی ناز اٹھائے تو علی ہے
نبیوں کو مصیبت سے چھڑائے تو علی ہے
اسلام کی بگڑی کو بنائے تو علی ہے
اور خون کے دریا میں نہائے تو علی ہے
پتے کو لہو کر دیا۔ خوں کر دیا جی کا
واللہ کہ یہ دل یہ کلیجہ ہے علی کا

طوفان بھی معراجِ نظارہ ہے علی کو
ہر موجِ بلاخیز کنارا ہے علی کو
کب غیر کی تکلیف گوارا ہے علی کو
مشکل میں رسولوں نے پکارا ہے علی کو
حیدر کی اگر چشمِ عنایات نہ ہوتی
یعقوب سے یوسف کی ملاقات نہ ہوتی

وہ کھیت، وہ مزدور، وہ باغات ذرا دیکھ
وہ فاقہ کشی، رنج و الم، صبر و رضا دیکھ
وہ بخششیں، وہ رحمتیں، وہ جود و سخا دیکھ
انسان کے جلووں میں وہ آیاتِ خدا دیکھ
پیہم جو کئی روز سے محرومِ غذا ہے
وہ گرسنہ مزدور، نصیری کا خدا ہے

ہے یاد مجھے خانۂ کعبہ کا وہ منظر
وہ شیرِ خدا، دوشِ پیمبر کا وہ ممبر
خاکم بدہن عرض کروں آپ سے کیونکر
یہ کون ہے زیرِ قدم فاتحِ خیبر
یہ شان ہے یہ مرتبہ ہے جس کی یہ جا ہے
کیا کہتے نصیری جو نہ کہتے کہ خدا ہے

وہ جسکو سمجھنے میں فرشتوں سے خطا ہو
اعجاز نمائی میں مسیحا سے سوا ہو
کعبہ میں ولادت ہو تو مسجد میں قضا ہو
جو بات ہو بندوں کی طریقت سے جدا ہو
سچ کہیئے نصیری اسے کیا کیا نہ بنا دے
اللہ کے گھر کو جو زچہ خانہ بنا دے

بیمار محبت بھی دو عالم کی دوا بھی
مشہور زمانہ بھی، زمانے سے جدا بھی
جو توں کی مرمت بھی حکومت کی قضا بھی
اک عقدۂ دشوار بھی اور عقدہ کشا بھی
ادراک تحیر میں تھا ہر ایک ادا سے
ورنہ کوئی کاوش تھی نصیری کو خدا سے

ممبر پہ مقرر تو مصلے پہ نمازی
مسجد میں جو مسکین تو میدان میں غازی
مالی کبھی گلشن میں کبھی شاہ حجازی
صد غیرتِ محمود کبھی فخر ایازی
ہر حال میں ہر بھیس میں یکتا و یگانہ
بدنام نصیری ہوئے اے وائے زمانہ

یہ موم کا دل رکھتے ہیں پتھر کا جگر بھی
یہ خود ہی شناور بھی ہیں دریا بھی گوہر بھی
ملاح بھی کشتی بھی کنارہ بھی بھنور بھی
مشہود بھی شاہد بھی نظارہ بھی نظر بھی
خود جنسِ محبت ہیں، خریدار بھی خود ہیں
بازار بھی خود صاحبِ بازار بھی خود ہیں
سنتے ہیں صدا زحمتِ گفتار سے پہلے
دیتے ہیں دوا پرسشِ بیمار سے پہلے
گاہک انہیں مل جاتے ہیں بازار سے پہلے

jabir.abbas@yahoo.com

NAZAR COLLECTION
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصرع طرح بمقام مشی گن۔امریکہ (کعبے کی دیوار میں خود راستہ بن جائے گا) ۔۲۰۰۲ء

گود میں عمران کی جو مصطفےٰ بن جائے گا
اس کے ہاتھوں کا پلا پھر مرتضےٰ بن جائے گا

یہ جو سمٹے گا تو نقطہ تحتِ با بن جائے گا
پھیل کر ہر ہر شرف کی انتہا بن جائے گا

لشکرِ اسلام کا یہ آسرا بن جائے گا
اور جواں ہو کر جوانِ لافتیٰ بن جائے گا

ہر معرکے میں محمد کی دعا بن جائے گا
فتح و نصرت بس علی کا معجزہ بن جائے گا

معرکہ خیبر کا ایسا معرکہ بن جائے گا
فاتحِ بدر و احد، خیبر کشا بن جائے گا

سو کہ بسترِ رسول دوسرا بن جائے گا
اور نصیری جیسے مشرک کا خدا بن جائے گا

دشمنوں کے واسطے زہرِ وغا بن جائے گا
اور نبی کے واسطے مشکل کشا بن جائے گا

بانیء شر کو ہلاکت سے بچائے گا یہی
غاصبِ حق کے لئے بھی رہنما بن جائے گا

آئے گا وہ تاجدارِ اوصیاء و اولیاء
رہبری کا تا قیامت سلسلہ بن جائے گا

فاطمہ جب کعبہء ایماں کو لے کر آئیں گی
کعبے کی دیوار میں خود راستہ بن جائے گا

وہ بلندی کا مکیں آئے گا ارضِ خاک پر
جو کہ انسانوں کی وجہِ ارتقاء بن جائے گا

ہے ظہورِ حضرتِ استادِ جبریلِ امیں
نعرہ اب جبریل کا صد مرحبا بن جائے گا

بچپنے میں کلہ اژدر کو پھاڑے گا علی
دستِ حیدر اس طرح دستِ خدا بن جائے گا

مار کھائی جب علی سے بول اٹھے لات و منات
کیا خبر تھی کعبہ اپنا مقبرہ بن جائے گا

ذکرِ حیدر سے سجیں گی مومنوں کی محفلیں
اور منافق کے لئے یہ مرثیہ بن جائے گا

دیکھنا جس کو عبادت ہو پیمبر کے بقول
وجہِ حیدر وہ جمالِ کبریاء بن جائے گا

فخرِ محنت اور مباہاتِ عمل کا تاج ور
کھیت میں چل کر علی کا بیلچہ بن جائے گا

دور ہو گا جو بھی در سے حیدرِ کرار کے
ایسا ہر بے قاعدہ القاعدہ بن جائے گا

سب مسلمانوں نے مل کر ووٹ ڈالے تھے اسے
کیا خبر تھی بش کا بچہ کیا سے کیا بن جائے گا

خامنہ ای اور خمینی ہیں ولایت کے امیں
جو ولایت سے بچے گا من چلا بن جائے گا

ہے قیامِ حق بھی لازم ہر حسینی کے لئے
بس عبادت سے نہ کوئی پارسا بن جائے گا

جب تلک سارے مقدس ماب گھر میں قید ہیں
یہ سیاست رہزنوں کا مشغلہ بن جائے گا

جو ارادے سے لٹائے اپنی جاں اسلام پر
ان کا ذمہ دار شاہِ کربلا بن جائے گا

کم نفر ہونے سے ہم کو کوئی مایوسی نہیں
ایک اک کر کے ہی اپنا قافلہ بن جائے گا

ہر عمل فیاض خالص ہو خدا کے واسطے
خود بخود جنت کا اپنی راستہ بن جائے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نزرِ امیر المومنین ۔۔ علی علیہ السلام

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے
مظہرِ شانِ خدا شیرِ جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام
یکجا کیے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دوان کو　　جس سے بھن جائے کلیجہ وہ مزا دوان کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے　　مدحتِ حیدرِؑ کرار سنا دو ان کو

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

کسی کو نگہِ پاک باز دیتا ہے　　کسی کو نعمتِ عمرِ دراز دیتا ہے
بطورِ خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا　　علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دیتا ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

زباں پہ نامِ شہِ ذوالفقار لیتا ہوں　　نبیؐ کا اسمِ حسیں بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا جیسے ہی سامنا ہو افسرؔ　　میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

---افسر عباس---

درجناں پہ بھی حکمِ امام چلتا ہے　　ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا　　وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

ﷺ ﷺ افسر ﷺ ﷺ

نہ باغِ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں　　نہ مملکت کوئی مانندِ غیر مانگتا ہوں
شہِ نجف میں تیری بارگاہِ عالی سے　　بس اپنے حسنِ عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

---افسر---

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں　　وقارِ حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروانِ جہاں کو نصیب ہو نہ سکا　　قلندرانِ علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

---افسر---

فضائے گلشنِ جنت کی سیر چاہتا ہے　　اور احترامِ علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شر پسندی کا　　بروزِ حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

---افسر---

ہے افسرؔ دیں تاجِ سکندر حیدرؑ　　اور بعدِ نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے ربِ غفور　　جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

---افسر---

رک گیا کیوں روداد اوصافِ علیؑ کہتے ہوئے　　کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر　　موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

---المر---

وہ کب ہیں گردشِ دوراں سے ہارنے والے　　قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہِ کرم　　نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

---المر---

علی سے اگر لو لگائی نہیں　　تیرے حق میں ہاتھ بھلائی نہیں
علی کی محبت نبیؐ کی محبت　　علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

وہ کب ہیں گردشِ دوراں سے ہارنے والے　　قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہِ کرم　　نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

ﷺ ﷺ ﷺ

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام　　کہ کون رب ہے تیرا کون نبی وامام
کہوں گا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام　　محمدؐ عربی ہے میرے نبی کا نام
علی امامِ من است و منم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یکتا ہے جو مدامِ مدام اس کا ہوں　　واحد ہے جو عبدِ نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا انہیں　　قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

کیا نام خدا بشر و مدد کہتے ہیں　　کہتے ہیں تو بے حساب و عدد کہتے ہیں
بھولے سے بھی کسی کی خود بھی کرتے ہیں مدد　　دن رات جو یا علی مدد کہتے ہیں

--نجم آفندی--

کس برتے پہ تو حیدری کہلاتا ہے　　اپنی ہستی میں کیا جھلک پاتا ہے
تیرا دل بھی نہیں ہے تیرے بس میں　　مغرب سے وہ آفتاب پلٹاتا ہے

--نجم آفندی--

دل کو جانِ چمن پہ وار کے دیکھ　　پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ
دور ہو ویں گی مشکلیں ساری　　پھر علی کو پکار کے دیکھ

ﷺ ﷺ ﷺ

یا علیؑ مظہرِ آیات تجھے جان گئے　　حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تیرہ پردے　　پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر المومنین ۔ علی علیہ السلام

علیؑ کا نام نہ لو گے اگر دعاؤں میں
گھرے رہو گے خدا کی قسم بلاؤں میں
سنو بغور تو محسوس ہونے لگتی ہے
علیؑ کے نام کی سرگوشیاں ہواؤں میں

ﷺﷺﷺﷺ

نورِ حیدرؑ کو یہاں نورِ جلی کہنے لگے
جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں
مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

ﷺﷺﷺﷺ

تکلیف میں دم کسی کا بھرنا کیسا
غفلت میں کوئی نفس گزرنا کیسا
ہر سانس میں ہو وردِ زباں نامِ علیؑ
یہ وقت پڑے پہ یاد کرنا کیسا

ﷺﷺﷺﷺ

خرد کے باغ کی چمن کی کلی کلی میں نے   بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے   سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامنِ علیؑ میں نے   ہر اک سوال کا لب پہ میرے جواب رہا
میں امتحانِ محبت میں کامیاب رہا

ﷺﷺﷺ

مولا ہے تو امیر ہے تو مرتضیٰؑ ہے تو   اللہ گواہ ہے کہ شیرِ خدا ہے تو
قرباں ہو میری جاں اے شہِ لافتیٰ   سب مشکلوں کا حل ہے کہ مشکل کشا ہے تو

ﷺﷺﷺ

ساقی مۓ ہوش مۓ خمِ غدیر لا   پی کر جسے جواں ہو ہر مردِ پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا   جس کو کہیں ولائے جنابِ امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر   ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر   واعظ کی روک تھام کا ہم پہ نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روزِ ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

ﷺﷺﷺ

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیرِ خدا ہے   روشن ہے زمانے پہ علیؑ دستِ خدا ہے
دونوں جہاں میں بھی مختار کار ہے   حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

ﷺﷺﷺ

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں   ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیا مزاج کہتے ہیں کے   بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

ﷺﷺﷺ

سرورؑ ہیں شہرِ علم علیؑ اس کا باب ہے   حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ   اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

ﷺﷺﷺ

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے مولا کی
میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے
وہاں پہ بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

ﷺﷺﷺﷺ

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے   روشن ہے دہر پہ جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبرِ حیدرؑ   یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

ﷺﷺﷺ

------طالبِ دعا ـ سید زر عباس------

jabir.abbas@yahoo.com

جناب ساجد رضوی صاحب

اسد سے آنکھ ملانا کوئی مذاق نہیں
فنونِ جنگ دکھانا کوئی مذاق نہیں
دہل رہے ہیں کلیجے لرز رہی ہے نظر
علیؑ کے سامنے آنا کوئی مذاق نہیں

اب آغاز کرتا ہوں سجدوں کا ساجد
مجھے مل گئے نقشِ پائے محمدؐ
یادِ علیؑ میں سجدۂ خالق ادا کیا
ساجد یہ عشق کی ہے وہ بندگی کی بات

تری تسبیح کی گردش سے تقدیریں بدلتی ہیں
مجھوں نے یہ ہر مشکل میں دیکھا فاطمہ زہرا
جہادِ نفس نے تیرے یہ کر دیا ثابت
ہے ذوالفقار سے بھی بڑھ کے صبر کی شمشیر!

تھا جو کارِ اجتماعی انبیاء کا اے حسینؑ
تُو نے اک دن میں کیا وہ کام تنہا اے حسینؑ

مشرق سے روز گوشۂ مغرب تک آفتاب
پھرتا ہے نقشِ پائے علیؑ ڈھونڈتا ہوا

نبیؐ کی آزمودہ قوتوں سے کام لیتا ہوں
سنبھل اے گردشِ دوراں علیؑ کا نام لیتا ہوں

کہیں پر صبح کرتے ہیں کہیں پر شام کرتے ہیں
سلیقہ سے برابر وقت پر سب کام کرتے ہیں
بشارت پا چکے ہیں خاتمہ بالخیر ہونے کی
علیؑ والے کہیں اندیشۂ انجام کرتے ہیں

○

شیخ صاحب اپنی پیدائش کا کچھ کہیے تو حال
جس طرح پیدا ہوئے ارشاد کچھ تو کیجیے
ہم وسیلے کا کبھی مانیں گے تارک آپ کو
والدِ ماجد کا اپنے نام ہی مت لیجیے

○

انکارِ نبوت کرتے ہو انکارِ رسالت کرتے ہو
اور پھر بھی مسلماں بنتے ہو کیسی یہ قیامت کرتے ہو
قرآن کو جس کے کہنے سے پیغامِ ہدایت مانا ہے
انکار اسی کے رتبے سے کیا دین کی خدمت کرتے ہو

○

کُل یوں تو کئی آئے کُل تر نہیں آیا
اکملتُ کے اعزاز کا رہبر نہیں آیا
اُمت میں ہوں محبوب رسولانِ سلف بھی
اس شان کا دنیا میں پیمبر نہیں آیا

آلام و مصائب میں بھی وہ شاد رہے گا
جو صاحبِ ایماں ہے وہ آباد رہے گا
قرآں میں ابتر کے اشارے سے ہے ثابت
دشمن جو محمدؐ کا ہے برباد رہے گا

اس راز سے واقف ہیں غلامانِ محمدؐ
اسلام ہے دراصل اک احسانِ محمدؐ
اللہ جسے چاہے اُسے دے یہ سعادت!
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفانِ محمدؐ

نہیں ہے روح تو انسان رہ نہیں سکتا
بغیر معنیٰ کے قرآن رہ نہیں سکتا
علیؑ کو چھوڑنے والے خبر بھی ہے تجھ کو
علیؑ سے ہٹتے ہی ایمان رہ نہیں سکتا

rubaiyat from sajid rizvi .collected by nazar abbas,rd-18-11-2004

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

علیؑ نوشتۂ تقدیر کو بدلتے ہیں
علیؑ سے کام خدائی کے سارے چلتے ہیں
یہ معجزہ ہے ذرا آپ بھی تو سُن لیجے
علیؑ کے نام سے گرتے ہوئے سنبھلتے ہیں

مُنافقت سے کوئی فیض پا نہیں سکتا
چراغِ حق کو زمانہ بجھا نہیں سکتا
سیاستِ اُمویّہ پسند ہو جس کو
علیؑ کا نام زباں پہ وہ لا نہیں سکتا

اُمورِ حق میں کہاں کس کا زور چلتا ہے
کہیں نوشتۂ تقدیر بھی بدلتا ہے
یہ بات میری سمجھ میں نہ آ سکی اب تک
علیؑ کے ذکر سے کیوں دل کسی کا جلتا ہے

علیؑ سے بُغض ہے دل میں نبیؐ سے اُلفت ہے
عجیب ہے یہ طبیعت، عجیب فطرت ہے
پکارتا ہے جہنم اِدھر چلے آؤ
مخالفینِ علیؑ کی یہاں ضرورت ہے

مَیں جانتا ہوں کہ فطرت بدل نہیں سکتی
جو پھانس دل میں چُبھی ہے نکل نہیں سکتی
علیؑ کی بزم ہے اتنا سمجھ لیں دشمنِ دیں
یہاں سیاستِ شیخین چل نہیں سکتی

علیؑ سے عشق جو اے شیخ کر نہیں سکتا
صراط سے وہ سلامت گزر نہیں سکتا
ہزار بار نہیں لاکھ بار قتل کرو!
علیؑ کے عشق کا مارا تو مر نہیں سکتا

یہ بات سب پہ اچھی طرح آشکار ہے
پھولوں کے دَم قدم سے چمن پُر بہار ہے
اے دشمنِ خدا تجھے شاید خبر نہیں
ذکرِ علیؑ سے ذکرِ خدا کا وقار ہے

دُنیا کو سہارا ہے ہر اک کام علیؑ کا
کام آتا ہے ہر کام میں بس نام علیؑ کا
ثابت ہی نُصیری پہ نہیں کفر کا الزام
جو نام خدا کا ہے وہی نام علیؑ کا

ہر اک پہ کرم ہے سحر و شام علیؑ کا
مُشکل میں لیا کرتے ہیں سب نام علیؑ کا
یہ دستِ خدا، نفسِ خدا، عینِ خدا ہیں
معبُود ہی کا کام ہے ہر کام علیؑ کا

اِسلام کے حُدود میں داخل نہیں رہا
ایماں کے دائرے میں وہ شامل نہیں رہا
نامِ علیؑ کو لازمِ کلمہ نہ جو کہے
وہ منبرِ رسُولؐ کے قابل نہیں رہا

کیا کوئی بتا سکتا ہے امکان علیؑ کا
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفان علیؑ کا
اے دشمنِ ایماں تجھے کیا یہ نہیں معلوم
ایمان کی شہ رگ پہ ہے احسان علیؑ کا

برائے نامِ مُسلم ہے، مسلماں جو بظاہر ہے
نگاہِ اہلِ ایماں میں تو وہ فاسق ہے فاجر ہے
علیؑ تو کُلِ ایماں ہیں جوابِ کُفرِ کُل بھی ہیں
علیؑ کو جزوِ ایماں جو نہیں کہتا وہ کافر ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق کا عرفان جو پایا تو علیؑ یاد آیا

دل میں قرآن سمایا تو علیؑ یاد آیا

خود بہادر تھے مگر لڑ نا نہیں جانتے تھے

شیرِ یزداں کو بہادر جو نہیں مانتے تھے

اُن کو مرحب نے ڈرایا تو علیؑ یاد آیا

اپنے گھر سے میں چلا کر کے ارادہ حج کا

میری نیت تھی کروں گا میں طوافِ کعبہ

کعبہ جب سامنے آیا تو علیؑ یاد آیا

شبِ معراج محمدؐ جو چلے عرشِ عُلا

گفتگو کرتا رہا اپنے پیمبرؐ سے خدا

ہاتھ پردے سے اٹھایا تو علیؑ یاد آیا

المرسلہ ۔۔۔ میاں محمد شفیق اویسی ۔ لاہور ۔ نذرِ عباس ۔۔۔ ۷ فروری ۲۰۰۲ ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

★★★★★

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں — حسنؑ کو نور شہ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ — کمال صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں — نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی — علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاج دل — ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

جب حیدرؑ میں باغ خلد ملا — اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

★★★★★

جو مدحت حیدر کو بیکار سمجھتے ہیں — ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

قائم ۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے — اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن — وہ اور یجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

★★★★★★★★

حب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھئے — مصطفےٰؑ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ — آئے کعبے میں دوش مصطفےٰ سے پوچھئے

کل ایماں مرتضیٰ رب جانشین مصطفےٰ — شیر حق ناد علیاً کہہ کے کھانا پڑا — پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور — لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم — انگشتری نے جب کے سلیماں بنادیا — جو بھی مہر ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ — بس اس جلن نے بہتوں کو شیطاں بنادیا

★★★★★

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے — لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے — لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر — ہم نے یہ دیکھا نبیؐ ناد علیؑ پڑھتے رہے

امیرالمومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے — لیکن چھوٹے من کے لیکن قول ربانی — بحکم حق امیرالمومنیں اس دن سے ہیں آقا — نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو پیش دلیل تو تجھ کھا گئے ثانی

★★★★★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے

مختلف شعراء کی رباعیاں

علیؑ کی جائے ولادت بھی بے مثالی ہے — خدا سے فاطمہؑ بنت اسدؑ سوالی ہے
کہاں رکھوں تیری اس بے بہا امانت کو — ملا جواب ہمارا مکان خالی ہے

(ارسال سید نذر عباس (شاعر کا نام نہیں معلوم)

شک نہیں جس میں کوئی وہ تیری یکتائی ہے
کچھ بہکتا ہے نصیری تو وہ سودائی ہے
لم یلد پر میرا ایمان ہے لیکن یا رب
تیرے گھر سے کسی بچے کی صدا آئی ہے

ارسال حسنین جعفری صاحب یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء

مندرجہ ذیل رباعیاں عبدالحسین حسنین صاحب نے دبئی سے روانہ کی

مرضیٔ حق ہے کہ اعجاز دکھایا جائے — راستہ دوسرا کعبے کا بنایا جائے
میرے اس بندۂ مخصوص کو میرے گھر میں — بت پرستوں کے ہی رستے سے نہ لایا جائے

خدا نے مرتبہ اعلیٰ کیا ہے — علیؑ کو گھر کا رکھوالا کیا ہے
کوئی یہ سنگِ اسود سے تو پوچھے — بتوں کا کس نے منہ کالا کیا ہے

کعبے کے گرد آج ہجومِ کثیر ہے — ساغر کی آرزو میں ہر طفل و پیر ہے
اس میں غریب بادہ کشوں کا قصور کیا — سب نے یہ سن لیا ہے ساقی امیر ہے

طالبِ دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۲ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳ رجب کے لئے
مختلف شعراء کی رباعیاں

تیرا رجب کو یہ کس کے آنے کی دھوم ہے کعبے کے در پہ کس لئے اتنا ہجوم ہے

پوچھا جو شہر علم سے کس کا ہے اشتیاق فرمایا آج آمد ء باب ء علوم ہے

علیؑ سے پہلے عبادت کا انتظام نہ تھا ادب رسولؐ کا خالق کا احترام نہ تھا

نماز ہوتی بھی قائم تو کس طرح ہوتی خدا کا گھر تو تھا مگر امام نہ تھا

مسلمانوں پہ حج فرض عیاں ہے طواف کعبہ اک راز نہاں ہے

حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

؎ ظلم ہے کہ بلا گل بہار باغ نہیں

جبھی تو دامن قدرت پہ کوئی داغ نہیں

علیؑ نہ آتے حرم میں تو حق سے کہتے خلیل

کہ گھر تو آپ نے بنوا لیا چراغ نہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے مختلف شعراء کی یہ رباعیاں جمع کی گئی۔ ۱۳ رجب ۱۴۲۱ھ۔ سید نزر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

آغا سروش کا کلام

علیؑ خدا کے گھر میں انقلاب لے آئے
جہاں چراغ نہ تھا آفتاب لے آئے

رسولؐ عرش خدا کا جواب لے آئے
علیؑ کے عشق کا پورا نصاب لے آئے

علیؑ کا ذکر سرِ شام چھیڑ کر ہم بھی
طلوع ہوتا ہوا آفتاب لے آئے

کتاب سے نہ ہوئی مات جب نصاریٰ کو
نبیؐ خلاصۂ ام الکتاب لے آئے

ہمیشہ دشمن حیدرؑ سے دور دور رہو
عجب نہیں کہ یہ کوئی عذاب لے آئے

جو جبرائیلؑ نے تیار کی تھی یوم الست
غدیر میں وہ پرانی شراب لے آئے

علیؑ کے غیروں سے کیا ٹوٹتا درِ خیبر
جو خواب ٹوٹ چکے تھے وہ خواب لے آئے

ہمارے آگے فرشتوں نے دم نہیں مارا
کہ ہم جواب کے پیچھے جواب لے آئے

سنی جو حشر میں تعریفِ کوثر و تسنیم
گنہگار بھی چشمِ پُرآب لے آئے

نہ تھا رسولؐ کے انصار و اقرباء کا جواب
مگر حسینؑ عجب انتخاب لے آئے

جہادِ کرب و بلا کے لئے علی اکبرؑ
رسولِ پاک کا عہدِ شباب لے آئے

علیؑ کے لطف و کرم کی جو بارشیں ہوں سروشؔ
تو سنگلاخ زمیں بھی گلاب لے آئے

(جناب آغا سروش صاحب کا کلام اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید نزر عباس ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ م)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت مولا علیؑ

مختلف شعراء کا کلام

ماننِد موم سنگ بھی گھلتے چلے گئے	دھبے قبائے رنج کے دھلتے چلے گئے
مشکل کشا کا نام جو آیا زبان پر	مشکل کے جتنے بند تھے کھلتے چلے گئے

عیسیٰؑ کے مسیحا ہو دو عالم کی شفا ہو	اعجاز نما، راہ نما، عقدہ کشا ہو
کس نام سے اے شاہِ نجف مدح ثناء ہو	گر کفر نہ ہوتا تو یہ کہتا کہ خدا ہو

لب ِ بیمارِ مسیحا پہ مسیحا کی ثنا	زندگی بخش ہے ہر دور میں آقا کی ثنا
جانے کیا چیز ہے یہ کیفِ مودت اے حسن	ہم سرِ راہ بھی کرتے ہیں مولا کی ثنا

(یہ دعائیں اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔طالب دعا سید ناصر عباس ۱۵ جنوری ۲۰۰۳ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا — معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا — واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

کعبہ کو ید اللہ نے آباد کیا — بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا
اللہ رے جلال و اسم اعلائے علیؑ — اصنام کو اس نام نے برباد کیا

منتظم کعبہ کا آ پہنچا صفائی کے لئے — اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم — جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلہء اژدر کو جھولے میں علیؑ — آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا
معدن ایماں کا اس گھر سے پایا
پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے
پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے — روشن ہے دیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب تو ہے قبرِ حیدرؑ — یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو تارا پہلے — اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے
آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ — اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

خلوص دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے — وہی تو لذت عمر دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہ سکونِ قلب و جگر — علیؑ کا نام تو گرتوں کو تھام لیتا ہے

خیبر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا — افواج محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار — میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمن آلِ عبا کا ہاتھ — وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریا کا ہاتھ
آ میں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغور سن — مشکل پڑے تو تھام لے مشکل کشا کا ہاتھ

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے — خدا کے اک نور کے ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایسا ہوا نہ ہوگا نہ ایسا پایا وصیؑ کسی نے — فلک پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے

داماد رسول کی شہادت ہے آج — معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا — خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شور و شین — ماہِ رمضاں میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ — جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے   او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بستر رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا   انگڑائی جب کہ لی شب ہجرت گزار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا   پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا   مظہر یہی ہیں قوت پروردگار کے

تاریخ خون شاہ چھپائے تو کس طرح   یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلیٰ کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہ زمن   اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوج شام   تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے
اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا   لیلیٰ نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہ جنگ عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے   یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
تاریکیاں یہ شام غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلک رنج مدار کے

زندگی بھر کی کمائی چھین لی   سب تمہاری رخ ودنمائی چھین لی
قابل صد حیف ہے یہ اے بتو   ایک بندے نے خدائی چھین لی

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے
حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تیرے پردے
پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

ذکر علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا   اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور   سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

کونین پہ روشن ہے کمال حیدرؑ   ہے کون شجاعت میں مثال حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین   خالق کا جلال ہے جلال حیدرؑ

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا   ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
در شاہ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں   یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مد مقابل کہاں سے لاؤ گے   زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؐ عالم انساں میں سب سے افضل ہیں   خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے
سوا دو کے نہیں تیسرا کوئی بہتر
وہ پست ہوگا جسے درمیاں سے لاؤ گے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعات عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

مبارک ہو یہ جشن یہ گرم جوشی　　مبارک ہو یہ کیف یہ بادہ نوشی
مبارک ہو تم سب کو ایمان والو　　شہنشاہِ اسلام کی تاج پوشی

--ظہور جارچوی--

ازل سے اٹھایا تھا بارِ رسالت　　ابد تک رہے گی بہارِ رسالت
یہ ہم حکم بلغ کے تیور سے سمجھے　　امامت پہ ہے انحصارِ رسالت

--ظہور جارچوی--

رب سبحان کی قسم محبوب سبحان کی قسم　　بات سچی کہہ رہا ہوں آلِ قرآن کی قسم
بخش کر نوروز کے دن کو شرف اللہ نے　　کر دیا سلام کامل کل ایماں کی قسم

--ظہور جارچوی--

اپنا نہیں اللہ کا فرمان سنایا　　قرآن اٹھائے ہوئے قرآن سنایا
ہر روز سناتے تھے علی میرا وصی ہے　　نوروز تھا جس روز یہ اعلان سنایا

--ظہور جارچوی--

نہ کہنا بھول کر سہواً بنایا　　یہ کہہ سکتے ہو مجبوراً بنایا
خدا حکم پاتے ہی نبیؐ نے　　علیؑ کو جانشیں فوراً بنایا

--ظہور جارچوی--

نہ پوچھو کیوں بنایا کیا بنایا　　یہ سمجھو خود بنے وہ یا بنایا
بحکمِ حق علیؑ کو مصطفےٰؐ نے　　بنایا جو کچھ آپ ایسا بنایا

--ظہور جارچوی--

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۲۲۔۱۱۔۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ غدیر

ظہور جارچوی صاحب کا کلام

شرف علیؑ کے بڑھائے گئے بحکمِ خدا　　حضور بزم اٹھائے گئے بحکمِ خدا
خمِ غدیر کے اجلاس میں علیؑ مولا　　بنے نہیں تھے بنائے گئے بحکمِ خدا

--ظہور جارچوی

کہہ رہے ہیں جو محمدؐ مان لو　　شکلِ مولا دیکھ لو پہچان لو
جسے بنا قرآن کہنا ہے اگر　　بولتے قرآن سے قرآن لو

--ظہور جارچوی

بھم فہرست کیسے ہوتا نہیں نام کس کس کا　　علیؑ مولا ہے اس اس کا نبیؐ مولا ہے جس جس کا
کہو مولا علیؑ ڈالو نظر حضارِ محفل پر　　کھلے چہرے بتا دیں گے علیؑ مولا ہے اس اس کا

--ظہور جارچوی

بچتا ہے بھاگتا ہے جو عقلِ رسا سے دور　　مشکل میں گھر کے رہتا ہے مشکل کشا سے دور
رہ آس پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ ساتھ　　لیکن یقین کر لے کہ تو ہے خدا سے دور

--ظہور جارچوی

سمجھتے ہیں جو رسولِ قدیر کی عظمت　　انہی دلوں میں ہے اس کے وزیر کی عظمت
بھٹک رہے ہیں وہی راہرو تراہے پر　　جو بھول بیٹھے ہیں راہِ غدیر کی عظمت

--ظہور جارچوی

خدا کا حکم جہاں کو سنانے والے نے　　غضب کی دھوپ میں محفل سجانے والے نے
ظہور رہ گئے دشمن علیؑ کا منہ تکتے　　بنا دیا انہیں مولاؑ بنانے والے نے

--ظہور جارچوی

بگاڑتا ہے عبث کام آنے والے سے　　صراط و نار سقر سے بچانے والے نے
علیؑ سے بغض نہ رکھ خود بنے وہ کب مولا　　جو حوصلہ ہے بگڑ جا بنانے والے سے

--ظہور جارچوی

خود بنے مولا اگر تو مرتضیٰؑ کو چھوڑ دے　　خود بنایا ہے اگر تو مصطفیٰؐ کو چھوڑ دے
حکمِ تاکیدی خدا کا تھا نبیؐ کا تھا عمل　　تیری مرضی چھوڑ دے ضد یا خدا کو چھوڑ دے

--ظہور جارچوی

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی۔۔طالبِ دعا۔سید ذوالفقار عباس۔۔۲۴ مئی ۲۰۰۴ م)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخِ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزار اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ ذرا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنت پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیٔ خدا سے کبھی بولتا نہیں
واللہ رکنِ دیں ہے صدا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحیدا ے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

امام رضا کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے
ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ
زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جز غرہ رسالت ہے
بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ
اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ
پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

نفسِ ہمہ مولا شدم حیدری ام قلندرم علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام خونِ جگر چشیدہ ام پردہ جاں دریدہ ام رخِ یار دیدہ ام

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

زینتِ شاہ پیام او دردِ دلِ ما خیام او شیرِ خدا نام او
عرشِ علی مقام او مولودِ پاک او حرم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا نجوم تا بہ فلک جس کی ہے دھوم جس پہ فدا ہیں سب نجوم
بابِ معنی مدینۃ العلوم

دم ھمہ دم علیؑ علیؑ دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نامِ نبی ﷺ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ---- سید نذر عباس)

۳۰ جنوری ۲۰۰۲ kfpu

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیبر شکن ۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ

کروں توصیف کن الفاظ میں آقائے قنبر
نرالی شان دیکھی اللہ اللہ زورِ حیدرؑ کی
ہلایا اور اکھاڑا پھر اٹھایا تول کر پھینکا
حقیقت کھول کر رکھ دی علیؑ نے بابِ خیبر کی

ﷺ ﷺ ﷺ

بچپن میں جو ڈرا نہیں اژدر کو دیکھ کر
وہ کیا ڈرے گا مرحب و انتر کو دیکھ کر
شب بھر دعائیں مانگیں کہ پرچم ملے ہمیں
چہروں کے رنگ اڑ گئے حیدرؑ کو دیکھ کر

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

دستِ نبیؐ و شیرِ خدا یا علیؑ مدد
انسانیت کے راہ نما یا علیؑ مدد

ہم نے کہا تو موردِ الزام ہو گئے
خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ

سورج نے تھرتھرا کے کہا یا علیؑ مدد
تارے نے گھر میں آ کے کہا یا علیؑ مدد
پردے میں کون تھا شبِ معراج اے حضور
خالق نے گھر بلا کے کہا یا علیؑ مدد
ہجرت میں مصطفٰےؐ نے کہا یا علیؑ مدد
میں کیا بتاؤں طالبِ نفرت تھا کون کون
خیبر میں کبریاء نے کہا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اے منکرِ حیدرؑ تجھے حیدرؑ نہ ملے گا
محشر میں شفاعت کا پیمبرؐ نہ ملے گا
درِ علم کا حیدرؑ ہے نبیؐ علم کا گھر ہے
جو در سے نہ گزرے گا اسے گھر نہ ملے گا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے
اس کا مشکل سے دم نکلتا ہے
رات بھر جاگے کل علم کے لئے
آج چھونے سے دم نکلتا ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

طالب دعا ـــــ سید نزر عباس ـــ ۲۱ جنوری ۲۰۰۳

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

منظرؔ حسنین صاحب کا کلام

شب اسریٰ نبیؐ کا زینتِ عرش بریں ہونا
وہاں حیدر کا بھی پردے کے پیچھے جاگزیں ہونا

ولایت پر علیؑ کی منحصر تکمیل دیں ہونا
اسی اعلان سے دیں کا مقدر آفریں ہونا

غدیرِ خم ہے رندان مودّت محوِ مدحت ہیں
ہے شرطِ مے کشی اس دم تخیّل کا حسیں ہونا

علیؑ میں ہو گئیں سب انبیاء کی عظمتیں یکجا
علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

بدل کر حکم کے تیور کہا جاتا ہے لم تفعل
مشیت چاہتی ہے کام کا فوراً وہیں ہونا

علیؑ کے سر پہ رکھ کر تاج مَن کُنتُ یہ بتلایا
ہوا مفروض اب ہر ایک پر زیرِ نگیں ہونا

رضیتُ کی سند دے کر وہ اتمام نعم کرنا
یہاں مطلوبِ داور ہے بشر کی خم جبیں ہونا

نہیں الجھا کوئی مفہوم مولا میں ہوا ثابت
خلیفہ ہیں علیؑ بے فصل ایمان و یقیں ہونا

زمانے نے بھلا ڈالا کسی کا جل کے یہ کہنا
میرے مولا مبارک ہو امیر المومنینؑ ہونا

ولایت کی بحث سے شیخ جی گھبرا گئے سوچا
عذابِ سنگ ہی آنا ہے حاصل کچھ نہیں ہونا

بنی نوعِ بشر کا آسرا ہے بس یہی مولا
ولایت کے افق پہ آپ کا مہر مبیں ہونا

تیری عادت نہ جانے کس قدر مرغوبِ خالق ہے
غذا تیری دو عالم کے ولی نانِ جویں ہونا

بھلا سکتا نہیں لشکر جسے اُس پار چھوڑا تھا
پسرِ عمراںؑ کے خندق میں تیرا حبل المتیں ہونا

عجائب کا ہے مظہر جنگِ خیبر اس کی شاھد ہے
کہیں پر چھوڑنا مشکل کشا بن کر کہیں ہونا

عَلم کی چاہ میں بے چین کوئی، مطمئن کوئی
کسی کا سرخرو ہونا کسی کا دل حزیں ہونا

نکل کر ہاتھ کا پردے سے اور پھر لمس ہو جانا
اسے کہتے ہیں ہم قوسین کی صورت قریں ہونا

سلونی کا کیا دعویٰ یہ ثابت کر کے دکھلایا
مقام اپنا فلک ہونا زمانے کا زمیں ہونا

سند ایمان کی سلمان و بوذر کی طرح لے لو
نہیں کافی نکل کر ساتھ ہونا ہم نشیں ہونا

ہے کس میں حوصلہ کفار کو اسباب لوٹائے
علیؑ تم ہی نبیؐ کی ہر امانت کے امیں ہونا

دلیل عظمتِ انسان اس سے بھی سوا کچھ ہے
ابو طالبؑ کی زوجہ کا خدا کے گھر مکیں ہونا

بجا لانے ہیں یہ آدابِ زیارت تم نے اے منظرؔ
نجف کی خاک سے چہرہ سجانا سرمگیں ہونا

(سحر ۔ ۱۴ فروری ۲۰۰۴ م)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسنؑ ـــ سبطِ نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی　　فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی
خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے　　ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی
علیؑ کی چشم عنایت جو ہے نظر ہم پر　　مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے　　کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے　　کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ　　نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر　　پر آپ کو منظور بتا کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنیٔ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

*****

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو　　تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ　　سوچو سمجھو نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے　　تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمۂ حیواں کی طرح　　چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آ گیا زہراؑ کا گل بدن　　سرمایۂ رسولؐ ہے شہزادۂ امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ　　اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن
برسے ہیں تیر اتنے لاشۂ حسنؑ پہ یوں　　رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے　　ممکن نہیں ہے اس کے تکمیلِ پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مردِ باوفا کا سردار ہے حسنؑ

*** سخن ریاض ۔ ۴ مارچ ۲۰۰۰ ****

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے　　وہ اپنی دنیا کو عقبیٰ سے ہمکنار کرے　　حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے　　رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے
شجاعت اس کی تواریخ سے مسلّم ہے　　یہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے　　جناں کا سید و سردار شہزادۂ حسنؑ　　لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے
کہ جس کی شان میں اتری تھی آیۂ تطہیر　　یہ چار میں جسے ذات احد شمار کرے　　اسے شریک نفوس مباہلہ دیکھو　　کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے
درودِ ذاتِ گرامی پہ وہ عبادت ہے　　خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے
جزاء مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

*****

10 APR 2000　　30

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو　　تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو
زینبؑ کے چومے بازو اور روئے حسنؑ　　ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو
بازاروں سے گزرا جو شبیرؑ کا جنازہ　　پردے سے چلا تیر لگا شاہ زمن کو
پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو　　امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو
طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسنؑ ـــ سبطِ نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی
فضائیں ہونے لگیں صبح کن زمانے
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوشِ صلحِ حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی

ہم اُنے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے
ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلحِ حسنؑ کہ صبرِ حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

علیؑ کی چشمِ عنایت جو ہے نظر ہم پر
مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکمِ حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے
کہیں پر جنگ خاموشی جوابِ جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے
کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جنابِ حسنؑ اور حضرتِ شبیرؑ
ناناؐ سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآں کی تفسیر
پر آپ کو منظور بتا کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنیٔ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ ناناؐ کی تم جان ہو دونو

★★★★★

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو
تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلحِ حسنؑ
سوچو تو مجھو نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے
تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمۂ حیواں کی طرح
چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن
سرمایۂ رسولؐ ہے شہزادۂ امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ
اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیرہن
برسے ہیں تیر اتنے لاشِ حسنؑ پہ لیں
رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰؐ سے اس کو کیسے جدا کرے
ممکن نہیں ہے اس کے تمکیلِ پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مردِ باوفا کا سردار ہے حسنؑ

★★★ سفرِ ریاض ــ مارچ ۲۰۰۰ ★★★

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

قربان حسنؑ کے رخ ِ نورانی پہ
رویت ہے مہِ عید کی پیشانی پہ
یوں شان علیؑ ختم ہے ان پہ جیسے
مطلع ہو تمام مصرعِ ثانی پہ

بحکم حق کہیں پہ صلح کر لیتے ہیں دشمن سے — کہیں پہ جنگ، خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے — کہاں پہ صلح ہوتی ہے کہاں پہ جنگ ہوتی ہے

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم — بازوئے حیدر کی طاقت خامۂ شبرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصد صلح حسن — مقصد صلح حسنؑ فتح درِ خیبر میں ہے

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر — نبیؐ کا خُلق حسن ہے علیؑ کا فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے — خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا — شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا
مہرو نے مہ لقا نے قضا کی غضب ہوا — ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا
جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبرؑ لٹ گئے
ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام

ثنائے شبرؑ کی اور میری زباں ہے
یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے
کروں میں ذکر ان کے منکروں کا
عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے
میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے
حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے — حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے
میرے مولاؑ کے ہاتھوں میں قلم ہے — امیرِ شام کیوں لرزاں بجاں ہے
علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے — علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے
پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو — علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے
خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں
امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے
فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت — حسنؑ کا ذکر ہی حسنِ بیاں ہے
سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسن میں گل فشاں ہے
---ریحان اعظمی---

اک روز جنابِ حسنؑ اور حضرتِ شبیرؑ — نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں اگرچہ ہیں قرآن کی تفسیر — پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنیِ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو
ﷺ ﷺ ﷺ

دین پہ حسنینؑ سے قربان کہاں ملتے ہیں — دین ملتے ہیں نگہبان کہاں ملتے ہیں
بیٹے محمدؐ تھے کہ حسنینؑ سے بیٹے پائے — سب کو دنیا میں دل و جان کہاں ملتے ہیں
کیوں نہ کاندھے پہ نواسوں کو بٹھا لیں مرسلؐ
سب کو منہ بولتے قرآن کہاں ملتے ہیں
ﷺ ﷺ ﷺ

در جاں پہ بھی حکم امامؑ چلتا ہے — ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا — وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

--طالب دعا۔ سید زوار عباس ۱۴ جون ۲۰۰۴--

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

تابندہ ہے بہت جو امامت حسنؑ کی ہے
دینِ خدا پہ خاص عنایت حسنؑ کی ہے
تمہید کربلا کی کریں گے یہ استوار
پہلے حسینؑ سے بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

--اقرعباس--

جلی کچھ اور محمدؐ کا نور فرمایا — خدا نے سارے اندھیرے کو دور فرمایا
تھیں جتنی ظلمتیں کافور ہوگئیں فوراً — حسنؑ کے نور نے جس دم ظہور فرمایا

--اقرعباس--

بن کے دنیا میں نمائندہ ایزد آیا
خود اب وجد نے کہا فخر اب وجد آیا
اس کو خالق سے ملی صورتِ زیبائے حسنؑ
شکلِ انساں میں جب خُلقِ محمدؐ آیا

--اقرعباس--

گرچہ اندازِ حیات اس کا بہت سادہ ہے
صورت ایسی ہے کہ اللہ بھی دلدادہ ہے
آپ کو فاطمہؑ زہرا یہ مبارک ہو کہ آج
آپ کی گود میں کونین کا شہزادہ ہے

--اقرعباس--

ہموار راستہ جو کیا انقلاب کا — باعث بنی تحفظِ ام الکتاب کا
تاریخ جس کو دیتی ہے صلحِ حسنؑ کا نام — دیباچہ ہے وہ کرب و بلا کی کتاب کا

--اقرعباس--

حق کے چراغ کا تری آنکھوں میں نور ہے
تحقیق کے تقاضوں پہ حاصل عبور ہے
یہ سب صفات ہوں تو تجھے جا کے پھر کہیں
شخصیتِ حسنؑ کا مکمل شعور ہے

--اقرعباس--

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے — پیکرِ ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا — یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--اقرعباس--

سچوں پہ جان دینا ہمارا اصول ہے
اس سلسلے میں موت بھی ہم کو قبول ہے
ہم سے نہ ہو سکے گا کہ جھوٹے کو داد دیں
اس رہ میں ہم سے توقع فضول ہے

--اقرعباس--

عرفان حیدر عابدی کا سلام

ٹھکرا کے تخت چل دیئے اس بانکپن کے ساتھ
شاہی لپٹتی رہ گئی پائے حسنؑ کے ساتھ
لوگو امیرِ شام کجا اور حسنؑ کجا
بت کا مقابلہ نہ کرو بت شکن کے ساتھ
وہ ہاتھ اور بیعتِ فاسق کریں غلط
کھیلیں جو ہاتھ زلفِ رسولِ زمن کے ساتھ
صلح نہ تھی معاہدہء امن تھا فقط
رب کا اصول صلح کرے اہرمن کے ساتھ
یہ فاطمہؑ کے راج دلارے سے پوچھئے
اسلام زندہ رہتا ہے کس کس جتن کے ساتھ
امت نے خوب اجرِ رسالت ادا کیا
باندھے گئے تھے بارہ گلے اک رسن کے ساتھ
سجادؑ بولے کیسے سکینہؑ کو غسل دوں
چپکا ہوا ہے خوں بھرا کرتا بدن کے ساتھ
عرفان دربدر کا بھکاری وہ کیوں بنے
منسوب ہو گیا جو درِ پنجتن کے ساتھ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نزر عباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنابِ امام حسنؑ ابنِ علیؑ

عدوئے آلِ مدثرؐ سے دو دو ہاتھ کرتا ہوں
نمازِ عشق پڑھتا ہوں خدا سے بات کرتا ہوں
تو پیشِ سامعینِ محترم سوغات کرتا ہوں
بشکلِ شاعری جنت میں تعمیرات کرتا ہوں

اگرچہ تھے شبیہِ مصطفیٰؐ شبیرؑ و اکبرؑ بھی
مگر جب کوئی پوچھے ہو بہو تصویرِ سرورؐ کی
حسنؑ کا تذکرہ حق الیقیں کے ساتھ کرتا ہوں

سوالِ جانشینِ پیمبرؐ اور حیدرؑ پر
فرزدقؓ کی طرح سو دو زیاں سے بالاتر ہو کر
حسنؑ کا نام لیتا ہوں حسنؑ کی بات کرتا ہوں

حسنؑ کی کثرتِ ازواج کا جو اتنا چرچا ہے
مؤرخ جھوٹ لکھتا ہے منافق کفر بکتا ہے
میں ان کو مستردتا حدِ امکانات کرتا ہوں

عنانِ اقتدار آ جائے جب بوجہل ہاتھوں میں
قلم کو دیکھتا ہوں جب کبھی نااہل ہاتھوں میں
تو میں فکرِ دفاعِ عزتِ سادات کرتا ہوں

مؤرخ مولوی مفتی محدث مفسد و شری
بزعمِ خود ہی کہلانے لگیں جب مصلحؑ و ھادی
بپے ردِ بلا صدقہ و خیرات کرتا ہوں

زمانے کی منافق ناموافق تلخ باتوں سے
میں جب پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں تلخ یادوں سے
حسنؑ کی مدح سے تسکینِ احساسات کرتا ہوں

نگاہیں پھیرنا آلِ نبیؐ سے یاد آتا ہے
رویہ کوفیوں کا خون کے آنسو رلاتا ہے
براءت کا وظیفہ ہے جو میں دن رات کرتا ہوں

نہ چھوٹا ہاتھ سے میرے کبھی پھر صبر کا دامن
ہے جب سے سامنے میرے حسنؑ کا اسوۂ احسن
عجب مافوقِ فطرت، خارق العادات کرتا ہوں

محبانِ حسنؑ سے معصیت پیچھا چھڑاتی ہے
محبت معرفت کے ساتھ جوں جوں بڑھتی جاتی ہے
سرِ تسلیم خم، تعمیلِ احکامات کرتا ہوں

سوالی بن کے آتے ہیں جہاں جبریلؑ و رضواں بھی
اسی در کا بھکاری ہوں یہی ہے رازِ خوشحالی
درِ زہراؑ کے ٹکڑوں پہ گزر اوقات کرتا ہوں

بچا کر طمعِ دنیا سے بچایا فکرِ محشر سے
ہمیشہ رکھیو وابستہ درِ آلِ پیمبرؐ سے
یہی اک التجا اے قاضی الحاجات کرتا ہوں

و مات الشافعی ولیس یدری والی حالت ہے
علیؑ ربہٗ ام ربہٗ اللہ کی صورت ہے
مجھے دل سے مگر ترِدیدِ الزامات کرتا ہوں

علی حبہ الجنۃ قسیم النار و الجنۃ
وصی المصطفیٰؐ حقاً امام الانس و جاں
غلو کا ذکر کیا جب نقل فرمودات کرتا ہوں

نصیری نے کیا دیدار رب کا اپنی آنکھوں سے
جلا اور موت پائی اپنے رب کے ہاتھوں سے
کبھی میں رشک کرتا ہوں کبھی ہیہات کرتا ہوں

نجف اور کاظمین و کربلا مشہد کی جنت میں
گیا تھا سامرہ، شام اور قم مولا کی خدمت میں
میں تنہائی میں اکثر یاد وہ لمحات کرتا ہوں

ہے دور اندیشی و مجبوری یہ مجھ سبطِ جعفرؔ کی
جہادِ سیف کا نعم البدل ہے شاعری میری
قلم سے کام لیتا ہوں رقم حالات کرتا ہوں

(امام حسنؑ کی ولادت کے دن ۱۵ رمضان کیلئے سبط جعفر کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا
دعا گو: زہرا عباس ــ ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲م)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جو دہر میں اوصافِ الٰہی کا چمن ہے

اللہ کا بندہ ہے وہ سردارِ عدن ہے

ہے اس کا بدن حُسنِ خداوند کا پیکر

شاید اسی نسبت سے حُسینؑ نام حسنؑ ہے

--شوکت--

دشمنِ جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے

پیکرِ ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے

منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا

یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--افسر عباس--

گر ارادہ ہو کہ اللہ کے فن کو دیکھو   اور قرآن کے ناسوتی بدن کو دیکھو

سب کمالات نظر آئیں گے لوگو اس میں   آغوشِ محمدؐ میں حسنؑ کو دیکھو

--شوکت--

اللہ رے رتبۂ حسنؑ آسماں مقام

کنیت رسولؐ پاک سے پائی خدا سے نام

قرآں کا یہ شرف ہیں حرم کا یہ احترام

اک تو نبیؐ کے نورِ نظر دوسرے امام

نانا نبیؐ سا باپ امیرِ حنینؑ سا   ماں فاطمہؑ سی قوتِ بازو حسینؑ سا

--محسن نقوی--

مدح امام حسنؑ از ریحان اعظمی

آئے حسنؑ تو صلح کو معنی عطا ہوئے

اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکرانِ علیؑ کیسے جائیں گے

حبِ علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے

تحریرِ مجتبیٰ کی ہے انکارِ ظلم سے

یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے

دستِ حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیرِ شام

بولا کہ میرا آج ہی یومِ حساب ہے

اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ

ان کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

--ریحان--

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم   بازوئے حیدرؑ کی طاقت خامۂ شبرؑ میں ہے

فتحِ خیبر میں ہے مضمر مقصدِ صلحِ حسنؑ   مقصدِ صلحِ حسنؑ فتحِ درِ خیبر میں ہے

--صابر تھاریانی--

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر   نبیؐ کا خلقِ حسنؑ ہے علیؑ کی فکر و نظر

نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے   خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا   شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا

مہ رو نے مہ لقا نے قضا کی غضب ہوا   ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا

جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبیرؑ لٹ گئے

ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی   فضائیں ہونے لگیں صلحِ کن زمانے کی

نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوشِ صلحِ حسنؑ   زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی

علیؑ کی جنگ ہو صلحِ حسنؑ کہ صبرِ حسینؑ

یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

---حسین بھائی نظر---

--جمع کردہ۔ سید نزر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب ساجد رضوی صاحب

قطعات

مل جو آلِ احمدؐ کو وہ عظمت جا نہیں سکتی
کبھی غیروں کے گھر حق کی ولایت جا نہیں سکتی
حسنؑ آئے جہاں میں ہل گئیں باطل کی بنیادیں
نبیؐ کے خانداں سے اب خلافت جا نہیں سکتی

اے دل و جانِ علیؑ پابندِ تسلیم و رضا
مقصدِ پیغمبری منشائے صلحِ مصطفےٰؐ

اے رسالت کے محافظ وارثِ خُلقِ عظیم
تیرا جادہ اہلِ ایماں کو صراطِ مستقیم
صلح کے جوہر دکھائے تُو نے اس انداز سے
متفق ہے آج دنیا تیری ہی آواز سے
تیرے دسترخوان پر سب ایک ہیں شاہ و گدا
اغنیا کی جو غذا ہے وہ فقیروں کی غذا
صلح بھی ایسی نہیں تاریخ میں جس کی مثال
دنگ ہیں اس انقلابی جنگ پر ماضی و حال
انفرادی رزم تھی یہ ایک اپنے رنگ کی
پھر نہ دہرائی گئی تاریخ تیری جنگ کی

السلام اے ناشرِ آیاتِ محکم السلام
السلام اے قدرت و قوت کے محرم السلام
السلام اے پیشوائے نسلِ آدم السلام
السلام اے رہبرِ اقوامِ عالم السلام
السلام اے نورِ چشمِ فخرِ مریم السلام
السلام اے مظہرِ شانِ اعظم السلام
السلام اے نقشبندِ دین و ملت السلام
السلام اے راکبِ دوشِ نبوت السلام
السلام اے صلح کے پیغامبر جانِ بتولؑ
السلام اے واقفِ اسرارِ حق سبطِ رسولؐ
صلح نے تیری یہ دنیا پر نمایاں کر دیا
ڈوبتی کشتی کو تُو نے اک نیا لنگر دیا
تیری منزل ماورائے عالمِ ادراک ہے
تیری ہستی ایک رازِ خلقتِ افلاک ہے
کاش مل جائے کبھی ساجد کو تیرا آستاں
اے امامِ عرش منزل جانِ فخرِ مرسلاں

ایسا اک مطلعِ پُر نور سناؤ ساجد
آج صلوٰۃ کے نعروں سے فضا گونج اُٹھے

حسنؑ سبز قبا میرے بڑے شہزادے
امنِ عالم کی فضا صلح پہ تیری صدقے
سبطِ اکبر دلِ زہراؑ و نبیؐ جانِ علیؑ
یہی کیا کم ہیں دو عالم میں فضائل تیرے
نازبردار نظر آئے جو محبوبِ خدا
حلّے جنت سے خدا نے تری خاطر بھیجے
جس کی تعظیم کو اُٹھتے تھے رسولؐ دوسرا
اُس نے سُنتے ہیں بڑے ناز سے پالا ہے تجھے
ہیچ ہیں اُس کی نگاہوں میں سلاطینِ جہاں
اُس کی تقدیر جسے اپنا تُو خادم سمجھے
اثر انداز ہو جس دل پہ تبسم تیرا
زیست کیا اُس کے لئے موت بھی آساں کر دے

ناز کرتی ہے نبوت بھی امامت پہ تری
کی ہے اس شان سے تبلیغِ شریعت تُو نے

آیا لبِ فرات وفاؤں کا جب امام
موجوں نے سر کو پاؤں پہ رکھا باحترام
عباسؑ نامدار نے ایک ایک بوند پر
لکھا ہے اپنے خونِ جگر سے وفا کا نام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام حسن علیہ السلام

کم سخن سلام علیک　　گلبدن سلام علیک
یا حسنؑ سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

تم ہو عرش کے ستارے　　تم نبیؐ کے ہو دلارے
ہو علیؑ کے ماہ پارے　　تم ہو فاطمہؑ کے پیارے

کم سخن سلام علیک

حق سے تھا جو عشق زیادہ　　کیے حج بھی پا پیادہ
تھا تو کی تیراق ارادہ　　تو ہے دیں کا شہزادہ

کم سخن سلام علیک

تھا خدا کا پیار تم پر　　جیسے میوے ہیں تمکو اکثر
تم پہ ہیں فدا پیمبرؐ　　تم ہو اُن کے سبطِ اکبر

کم سخن سلام علیک

ہم پہ کر دو مہربانی　　تم علیؑ کی ہو نشانی
تم ہو فاطمہؑ کے جانی　　ہو تم ہی امام ثانی

کم سخن سلام علیک　گلبدن سلام علیک　یا حسنؑ سلام علیک

صلوات اللہ علیک

بحکمِ حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے
کہیں پر جنگ، خاموشی جوابِ جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے
کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جنابِ حسنؑ اور حضرتِ شبیرؑ
نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر
پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنیِ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

خبر سنی جو امامِ حسنؑ کے آنے کی
فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے کی
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوشِ صلحِ حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی
خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے
ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلحِ حسنؑ کہ صبرِ حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی
علیؑ کی چشمِ عنایت جو ہو نظر ہم پر
مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

قربان حسنؑ کے رخِ نورانی پر
رویت ہے مہِ عید کی پیشانی پر
یوں شانِ علیؑ ختم ہے ان پر جیسے
مطلع ہو تمام مصرعِ ثانی پر

طالبِ دعا۔۔۔سید نذر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام

ثناءِ شبرؑ کی اور میری زباں ہے
یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے

کروں میں ذکر ان کے منکروں کا — عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے

میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے — حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے

میرے مولاؑ کے ہاتھوں میں قلم ہے
امیر شام کیوں لرزاں بجاں ہے

علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے — علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو — علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے

خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں
امیر شام کے گھر میں فغاں ہے

فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت — حسنؑ کا ذکر ہی حسن بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسن میں گل فشاں ہے

--ریحان اعظمی--

--طالب دعا-سید زر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب کوثرؔ نقوی صاحب کا کلام

جو تیزی ہم قلم کی دیکھتے ہیں دستِ شبرؑ میں
وہی تیزی رہی ہوگی یقیناً تیغِ حیدرؑ میں

لغت عاجز نظر آتی ہے تشریحِ معانی سے   خدا جانے کہ کتنی وسعتیں ہیں لفظ کوثر میں

سکندر دیکھ شان آکر ذرا اس آئینہ گر کی
کہ چودہ آئینے یکساں نظر آتے ہیں جوہر میں

حسنؑ کو دیکھ کر ختم الرسلؐ کہتے ہیں زہراؑ سے   اے بیٹی بولتا قرآن اترا ہے ترے گھر میں

نہ دیکھو یہ کہ طوفاں اٹھ رہے ہیں پے بہ پے کوثرؔ
یہ دیکھو نام کس کا لے کے اترے ہو سمندر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ

--جمع کردہ - سید نذر عباس - ۸ دسمبر ۲۰۰۲--

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

قربان حسنؑ کے رخِ نورانی پر — رویت ہے مہِ عید کی پیشانی پر
یوں شانِ علیؑ ختم ہے ان پر جیسے — مطلع ہو تمام مصرعِ ثانی پر

بحکمِ حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے — کہیں پر جنگ خاموشی جوابِ جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے — کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم — بازوئے حیدر کی طاقت خامۂ شبرؑ میں ہے
فتحِ خیبر میں ہے مضمر مقصدِ صلحِ حسن — مقصدِ صلحِ حسنؑ فتحِ درِ خیبر میں ہے

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر — نبیؐ کا خُلق حسنؑ ہے علیؑ کا فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے — خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

درِ جناں پہ بھی حکمِ امامؑ چلتا ہے — ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا — وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

-- طالبِ دعا۔ سید نزر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲ --

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

اک روز جنابِ حسنؑ اور حضرتِ شبیرؑ   نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں اگرچہ ہیں قرآن کی تفسیر   پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر

فرمایا کہ تم معنیِ قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین پہ حسنینؑ سے قربان کہاں ملتے ہیں   دین ملتے ہیں نگہبان کہاں ملتے ہیں
یہ محمدؐ تھے کہ حسنینؑ سے بیٹے پائے   سب کو دنیا میں دل و جان کہاں ملتے ہیں

کیوں نہ کاندھے پہ نواسوں کو بٹھالیں مرسلؐ
سب کو منہ بولتے قرآن کہاں ملتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبرؑ نے مجتبیٰ نے قضا کی غضب ہوا   شیعوں کے پیشوا نے قضا کی غضب ہوا
مہرو نے مہ لقا نے قضا کی غضب ہوا   ہادی نے رہنما نے قضا کی غضب ہوا

جو پوچھتا ہے کہتے ہیں شبیرؑ لٹ گئے
ہے ہے ہم آج اپنے برادر سے چھٹ گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۔۔طالب دعا۔ سید زرعباس ۱۴ جون ۲۰۰۲۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عرفان حیدر عابدی کا سلام

ٹھکرا کے تخت چل دیئے اس بانکپن کے ساتھ
شاہی لپٹتی رہ گئی پائے حسنؑ کے ساتھ

لوگو امیر شام کجا اور حسنؑ کجا بت کا مقابلہ نہ کرو بت شکن کے ساتھ

وہ ہاتھ اور بیعت فاسق کریں غلط
کھیلیں جو ہاتھ زلفِ رسول زمن کے ساتھ

صلح نہ تھی معاھدہ ءِامن تھا فقط رب اصول صلح کرے اہرمن کے ساتھ

یہ فاطمہؑ کے راج دلارے سے پوچھیے
اسلام زندہ رہتا ہے کس کس جتن کے ساتھ

امت نے خوب اجر رسالت ادا کیا باندھے گئے تھے بارہ گلے اک رسن کے ساتھ

سجادؑ بولے کیسے سکینہؑ کو غسل دوں
چپکا ہوا ہے خوں بھرا کرتا بدن کے ساتھ

عرفاؔن دربدر کا بھکاری وہ کیوں بنے
منسوب ہو گیا جو درِ پنجتن کے ساتھ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب اقتر عباس کا کلام

تابندہ ہے بہت جو امامت حسنؑ کی ہے   دینِ خدا پہ خاص عنایت حسنؑ کی ہے
تمہید کربلا کی کریں گے یہ استوار   پہلے حسینؑ سے بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

--اقتر عباس--

جلی کچھ اور محمدؐ کا نور فرمایا   خدا نے سارے اندھیرے کو دور فرمایا
تھیں جتنی ظلمتیں کافور ہو گئیں فوراً   حسنؑ کے نور نے جس دم ظہور فرمایا

--اقتر عباس--

بن کے دنیا میں نمائندہ ایزد آیا   خوداب وجد نے کہا فخرِ اب و جد آیا
اس کو خالق سے ملی صورتِ زیبائے حسنؑ   شکلِ انساں میں جب خُلقِ محمدؐ آیا

--اقتر عباس--

گرچہ اندازِ حیات اس کا بہت سادہ ہے   صورت ایسی ہے کہ اللہ بھی دلدادہ ہے
آپ کو فاطمہؑ زہرا یہ مبارک ہو کہ آج   آپ کی گود میں کونین کا شہزادہ ہے

--اقتر عباس--

ہموار راستہ جو کیا انقلاب کا   باعث بنی تحفظِ ام الکتاب کا
تاریخ جس کو دیتی ہے صلحِ حسنؑ کا نام   دیباچہ ہے وہ کرب و بلا کی کتاب کا

--اقتر عباس--

حق کے چراغ کا تری آنکھوں میں نور ہے   تحقیق کے تقاضوں پہ حاصل عبور ہے
یہ سب صفات ہوں تو تجھے جا کے پھر کہیں   شخصیتِ حسنؑ کا مکمل شعور ہے

--اقتر عباس--

دشمنِ جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے   پیکرِ ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا   یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--اقتر عباس--

سچوں پہ جان دینا ہمارا اصول ہے   اس سلسلے میں موت بھی ہم کو قبول ہے
ہم سے نہ ہو سکے گا کہ جھوٹے کو داد دیں   اس رہ میں ہم سے توقع فضول ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالبِ دعا۔ سید رضا عباس ۲۳ اگست ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جو دہر میں اوصاف الٰہی کا چمن ہے   اللہ کا بندہ ہے وہ سردارِ عدن ہے
ہے اس کا بدن حُسن خداوند کا پیکر   شاید اسی نسبت سے حُسین نام حسنؑ ہے

--شوکت

دشمن جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے   پیکر ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفرد کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا   یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

--اختر عباس

گر ارادہ ہو کہ اللہ کے فن کو دیکھو   اور قرآن کے ناسوتی بدن کو دیکھو
سب کمالات نظر آئیں گے لوگو اس میں   آغوش محمدؐ میں حسنؑ کو دیکھو

--شوکت

اللہ رے رتبۂ حسنؑ آسماں مقام   کنیت رسولؐ پاک سے پائی خدا سے نام
قرآں کا یہ شرف ہیں حرم کا یہ احترام   اک تو نبیؐ کے نورِ نظر دوسرے امام
نانا نبیؐ سا باپ امیرِ حنین سا
ماں فاطمہؑ سی قوتِ بازو حسینؑ سا

--محسن نقوی

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا--سید نزر عباس--۱۰ رمضان ۱۴۲۳ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

باپ کی شمشیر کا ہمسر ہے بیٹے کا قلم   بازوئے حیدرؑ کی طاقت خامۂ شبیرؑ میں ہے
فتح خیبر میں ہے مضمر مقصد صلح حسنؑ   مقصد صلح حسنؑ فتح درِ خیبر میں ہے

۔۔صابر تھاریانی۔۔

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر   نبیؐ کا خُلق حسنؑ ہے علیؑ کی فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے   خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبیر

خبر سنی جو امامِ حسنؑ کے آنے کی   فضائیں ہونے لگیں صلحِ کُن زمانے کی
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ   زمانہ لاکھ کرے کوششیں مٹانے کی
علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

۔۔۔حسین بھائی اظہر۔۔۔

آئے حسنؑ تو صلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکرانِ علیؑ کیسے جائیں گے   حبِ علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے
تحریر مجتبیٰ کی ہے انکار ظلم سے   یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے
دستِ حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیر شام   بولا کہ میرا آج ہی یوم حساب ہے
اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
ان کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

۔۔ریحان اعظمی۔۔

۔۔جمع کردہ۔سید نزر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

جناب نسیم کاظمی صاحب کا کلام

خدائے امن واماں ناخدائے امت ہے　　یہی تولختِ دلِ خاتمِ نبوت ہے

خدا کے بعد محمدؐ اور ان کے بعد علیؑ　　علیؑ کے بعد حسنؑ اوج پر امامت ہے

---نسیم کاظمی---

سمٹ کے خلق محمدؐ کا آ گیا ان میں　　حسنؑ کے روپ میں خالق کی یہ عنایت ہے

جو صلح و آشتی انسانیت کا زیور ہے　　حقیقتاً یہ امامِ حسنؑ کی سیرت ہے

---نسیم کاظمی---

تصور جس کا ہر دم روز و شب شام و سحر آیا

نگاہیں ڈھونڈتی ہیں جس کو وہ نورِ نظر آیا

نبوت اور امامت منتظر تھیں دید کی جس کے

ریاضِ فاطمہؑ میں آج وہ پہلا ثمر آیا

---نسیم کاظمی---

--جمع کردہ-سید نزر عباس ۱۴ جون ۲۰۰۲--

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسنؑ ـــــ سبط نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی　　فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے　　نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ

زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی

خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے　　ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی　　علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ

یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی

علیؑ کی چشم عنایت جو ہے نظر ہم پر　　مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے　　کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے

زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے　　کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ　　نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر

ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر　　پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر

فرمایا کہ تم معنی قرآن ہو دونو

واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

*****

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو　　تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو

بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ　　سوچو تجھو نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے　　تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے

ظلمات میں اک چشمہء حیواں کی طرح　　چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن　　سرمایہء رسولؐ ہے شہزادہء امنؑ

پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ　　اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن

برسے ہیں تیر اتنے لاشِ حسنؑ پہ یوں　　رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن

کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے　　ممکن نہیں ہے اس کے تکمیلِ پنجتن

اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر

ہر مردِ باوفا کا سرتدار ہے حسنؑ

★★★ سنعر ریاض ـ ۴ مارچ ۲۰۰۰ ★★★

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے　　وہ اپنی دنیا کو عقبےٰ سے ہمکنار کرے　　حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے　　رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے

شجاعت اس کی تو اریخ سے مسلم ہے　　بہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے　　جناں کا سید و سردار شہزادہء حسنؑ　　لسان صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے

کہ جس کی شان میں اتری تھی آیہ تطہیر　　یہ چار میں جسے ذات احد شمار کرے　　اسے شریک نفوس و مباہلہ دیکھو　　کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے

درود ذاتِ گرامی پہ وہ عبادت ہے　　خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے

جزاء مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر

خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

*****

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو　　تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو

زینبؑ کے چوے بازو اور رو دیئے حسنؑ　　ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو

بازاروں سے گزرا جو شبرؑ کا جنازہ　　پردے سے چلا تیر لگا شاہِ زمن کو

پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو　　امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو

طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش

امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

---

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسنؑ ابن علیؑ

عدوئے آلِ مدثرؐ سے دو دو ہاتھ کرتا ہوں
نمازِ عشق پڑھتا ہوں خدا سے بات کرتا ہوں
تو پیشِ سامعینِ محترم سوغات کرتا ہوں
بشکلِ شاعری جنت میں تعمیرات کرتا ہوں

اگرچہ تھے شبیہِ مصطفیٰؐ شبیرؑ و اکبرؑ بھی
مگر جب کوئی پوچھے ہو بہو تصویرِ سرورؐ کی
حسنؑ کا تذکرہ حق الیقیں کے ساتھ کرتا ہوں

سوالِ جانشینیٔ پیمبرؐ اور حیدرؑ پر
فرزدقؒ کی طرح سود و زیاں سے بالاتر ہو کر
حسنؑ کا نام لیتا ہوں حسنؑ کی بات کرتا ہوں

حسنؑ کی کثرتِ ازواج کا جو اتنا چرچا ہے
مؤرخ جھوٹ لکھتا ہے منافق کفر بکتا ہے
میں ان کو مسترد تا حدِ امکانات کرتا ہوں

عنانِ اقتدار آ جائے جب بوجہل ہاتھوں میں
قلم کو دیکھتا ہوں جب کبھی نااہل ہاتھوں میں
تو میں فکرِ دفاعِ عزتِ سادات کرتا ہوں

مؤرخ مولوی مفتی محدث مفسد و شری
بزعمِ خود ہی کہلانے لگیں جب مصلحؔ و ہادی
بچے ردِّ بلا صدقہ و خیرات کرتا ہوں

زمانے کی منافق نا موافق تلخ باتوں سے
میں جب پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں تلخ یادوں سے
حسنؑ کی مدح سے تسکینِ احساسات کرتا ہوں

نگاہیں پھیرنا آلِ نبیؐ سے یاد آتا ہے
روَیہ کوفیوں کا خون کے آنسو رلاتا ہے
براءت کا وظیفہ ہے جو میں دن رات کرتا ہوں

نہ چھوٹا ہاتھ سے میرے کبھی پھر صبر کا دامن
ہے جب سے سامنے میرے حسنؑ کا اسوۂ احسن
عجب مافوقِ فطرت، خارق العادات کرتا ہوں

محبانِ حسنؑ سے معصیت پیچھا چھڑاتی ہے
محبت معرفت کے ساتھ جوں جوں بڑھتی جاتی ہے
سرِ تسلیم خم، تعمیلِ احکامات کرتا ہوں

سوالی بن کے آتے ہیں جہاں جبریلؑ و رضواں بھی
اسی در کا بھکاری ہوں یہی ہے رازِ خوشحالی
درِ زہراؑ کے ٹکڑوں پر گزر اوقات کرتا ہوں

بچا کر طمعِ دنیا سے بچایا فکرِ محشر سے
ہمیشہ رکھیو وابستہ درِ آلِ پیمبرؐ سے
یہی اک التجائے قاضی الحاجات کرتا ہوں

و مات الشافعی و لیس یدری والی حالت ہے
علیؑ ربہٗ ام ربہٗ اللہ کی صورت ہے
مجھے دل سے مگر ردِ الزامات کرتا ہوں

علیؑ حبہٗ جنہ قسیم النار و الجنہ
وصی المصطفیٰؐ حقاً امام الانس و جاں
غلو کا ذکر کیا جب نقل فرمودات کرتا ہوں

نصیری نے کیا دیدار رب کا اپنی آنکھوں سے
جلا اور موت پائی اپنے رب کے ہاتھوں سے
کبھی میں رشک کرتا ہوں کبھی ہیہات کرتا ہوں

نجف اور کاظمین و کربلا مشہد کی جنت میں
گیا تھا سامرہ، شام اور قم مولا کی خدمت میں
میں تنہائی میں اکثر یادِ وہ لمحات کرتا ہوں

ہے دور اندیشی و مجبوری یہ مجھ سبطِ جعفر کی
جہادِ سیف کا نعم البدل ہے شاعری میری
قلم سے کام لیتا ہوں رقم حالات کرتا ہوں

(امام حسنؑ کی ولادت کے دن ۱۵ رمضان کیلئے سبطِ جعفر کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا
دعا گو: زوجہ عباس ۔۔ ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ مظلوم کربلا ـــــ رباعیاں مختلف شعراء کرام کی

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں　　غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

کوئی مثالِ شہ مشرقین بن نہ سکا　　خدا کے نور کا نورِ دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے　　خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم　　دشت ثبات و عزم ہے دشت بلا و غم
صبر مسیحؑ و جراءت سقراط کی قسم　　اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

گزر منزل تسلیم و رضا مشکل ہے　　سہل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے
جن کے رتبے ہوں سوا ان کو سوا مشکل ہے　　وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے
یہ فقط امر ہوا فاطمہؑ کے جانی کو
مشکلیں جتنی تھیں کاٹی گئی آسانی سے

سیلاب آرہا ہے گناہوں کا شہر میں　　اے دوستو حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دور ستم ہے کیسے بھی گزرے گزار لو　　لیکن کسی یزید سے رشتہ نہ جوڑنا

*****

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ　　دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سرداد نداد دست در دست یزید　　حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

*****

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ　　حسینؑ دین بھی اور دیں پناہ ہیں حسینؑ
نہ کی یزید کی بیعت کٹا دیا سر کو　　اسی وجہ سے تو بنیاد لا الہ ہیں حسینؑ

*****

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے　　انوار انبیا کا مرقع حسینؑ ہے
خلق و سخا و حلم کا مجمع حسینؑ ہے　　مشکل میں خاص و عام کا مرجع حسینؑ ہے
بندوں میں کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے
حیدرؑ کا لال یاور پروردگار ہے

●●●●●

سرِ غیر کے آگے نہ جھکانے والا　　نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا　　اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ　　اسلام کو اسلام بنانے والا

****

کارے کہ حسینؑ اختیارے کردی　　در گلشن مصطفیٰ بہارے کردی
از ہیچ پیمبرے نہ آید ایں کار　　واللہ کہ اے حسینؑ کارے کردی

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عصمت کی فضاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ   زہراؑ کی دعاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ
ہو نطق میں کس طرح نہ حق کا لہجہ   قرآن کی چھاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ

●●●●●

سمجھی نہیں شبیر کو اب تک دنیا   سمجھے گی نہیں شبیر کو کب تک دنیا   ہوتے ہی رہیں گے انقلابات عظیم   سمجھے گی نہ شبیرؑ کو جب تک دنیا

★★★★★★★★★★

کیا مرتبہ شاہ حجازی کا ہے   کیا عزو شرف امام غازی کا ہے   سجدے کا نشاں دیکھ کے سب کہتے تھے   نیزے پہ یہ سر کسی نمازی کا ہے

●●●●●

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پیئیں   گھوڑے پیئیں سوار پیئیں اور شتر پیئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پیئیں   یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پیئیں
کافر اگر پیئیں تو نہ تم منع کیجیو
پر فاطمہؑ کے لال کو پانی نہ دیجیو

★★★★★

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ مشرقین بنا   بشر کا ناز نبوت کا نور عین بنا
علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ   ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

●●●●●●●●●●

قلب بشر کو حسن حقیقت کی چاہ دی   احساس کو حیات تو دل کو نگاہ دی
جب کائنات میں نہ سہارا کوئی ملا   اسلام کو حسینؑ نے بڑھ کر پناہ دی

★★★★★

حسینؑ جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں   بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

★★★★★

رونق بزم دوسرا ہیں حسینؑ   محرم راز کبریا ہیں حسینؑ
راکب دوش مصطفیٰ ہیں حسینؑ   حسنؑ فطرت کا آئینہ ہیں حسین

★★★★★

دولت کے نشے میں نہ صرف وقت کیا کر   اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر
ہر روز کی خوشیاں تجھے برباد نہ کر دیں   شبیرؑ کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

★★★★★★

دارین کا سلطان حسین ابن علیؑ ہے   اور منہ بولتا قرآن حسینؑ ابن علیؑ ہے
مانا کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ   پر کلمہ کی تو پہچان حسینؑ ابن علیؑ ہے

★★★★★

اے حسینؑ ابن علیؑ اے ساقی بزم حجاز   اے جہانِ آدمیت کے نگارِ دل نواز
تو نے ثابت کر دیا بن کے روح انقلاب
یوں پڑھا کرتے ہیں تیروں کے مصلیٰ نماز
آج بھی سجدہ تیرا ارباب حق کو یاد ہے   تو بھی زندہ باد ہے تیرا غم بھی زندہ باد ہے

●●●●●

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

ہے مرکز حیات شہرت حسینؑ کی
بخشش کا راستہ ہے محبت حسینؑ کی
کون و مکاں حسینؑ کا جنت حسینؑ کی
ایماں کی زندگی ہے شہادت حسینؑ کی
سر دے کے اس طرح سے سنوارا حیات کو
اپنی طرف جھکا لیا کل کائنات کو

★★★★★

اللہ رے کیا علاج کیئے ہیں حسینؑ نے
دین خدا کے زخم سیئے ہیں حسینؑ نے
نسخے یہ مصطفےٰؐ سے لئے ہیں حسینؑ نے
راہب کو سات بیٹے دئے ہیں حسینؑ نے
حکمت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی
مٹی بھی اس حکیم کی خاک ء شفا ہوئی

حسینؑ منی و انا من ال حسینؑ
حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں (حدیث رسولؐ)
اسلام کی بقا ہے اسی نور عین سے
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

★★★★★

بادشاہ کربلا پہ کربلا کو ناز ہے
حور و ملک، جن و بشر، انبیاء کو ناز ہے
اس نواسے پر محمد مصطفےٰؐ کو ناز ہے
اس کی ہمت پر علیؑ المرتضیٰؑ کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کیئے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

●●●●●●

زندہ اسلام کو کیا تو نے
حق و باطل دکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا
مر کے جینا سکھا دیا تو نے

●●●●●●

خدا کے نور کا نور دو عین بن نہ سکے
جناب فاطمہؑ زہراؑ کے دل کا چین بن نہ سکے
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے
خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکے

★★★★★

خدا کے نور کا نور دو عین بن جاتے
نہ تھے مگر دل زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی
یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

حسینؑ فیض کے دریا بہادیئے تو نے
نگاہ فیض سے دل دل بنادیئے تو نے

وہ غم دیا ہے کہ سب غم بھلا کے اے مولا
فسانے درد کے رنگیں بنادیئے تو نے

ہوئیں وفاؤں کو بھی سرفرازیاں حاصل
عجب طریق سے درس وفادیئے تو نے

رہ خدا میں بسا گھر لٹا کے اے شیرؑ
دلوں میں اپنے لئے گھر بسادیئے تو نے

شہید ظلم، شہید ستم، شہید وفا
حیات و موت کے پردے اٹھادیئے تو نے

ہوا جو ناری سے نوری وہ ایک حر تھا مگر
نہ جانے کتنے مقدر بنادیئے تو نے

★★★★★

محرم ۱۴۰۵ھ کے رسالے پیام عمل سے مندرجہ ذیل رباعیاں لکھیں

سردر رہ معبود نثارے کردی
در گلشن مصطفے بہارے کردی
از ہیچ پیمبرے نہ آید ایں کار
واللہ کہ اے حسینؑ کارے کردی (خواجہ معین)

مندرجہ ذیل افسر عباس کا کلام ہے

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا
اور اپنا سر رہ خالق میں بہ آب و تاب دیا

کسی امام سے بیعت کا پھر ہوا نہ سوال
کٹا کے سر کو جو شیرؑ نے جواب دیا

★★★★★

خونِ دل حسینؑ جو تازہ نکل گیا
دھو کر رخِ نفاق کا غازہ نکل گیا

میدان کربلا میں ہمیشہ کے واسطے
زعم یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

برباد دین حق کے ولی کا نہ کر سکا
اور انسداد کفر کشی کا نہ کر سکا

اسلام کو حسینؑ نے دی اس طرح پناہ
اس کا یزید بال بھی بیکا نہ کر سکا

لہو میں غرق جبین نیاز ہوتی ہے
وجودِ ربِ علا کا جواب ہوتی ہے

کٹا کے سر کو سجدے میں بتا گئے ہیں حسینؑ
کہ دیکھو ایسے خدا کی نماز ہوتی ہے

نئی جو روشنی مصروف انعکاس ہوئی
تو روح بندگی سرتا بہ سپاس ہوئی

عبادت۔ پسرِ فاطمہؑ کے صدقے میں
نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

خلوص والے اسے دل کا چین کہتے ہیں
تو اہل فکر شہ مشرقین کہتے ہیں
جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے
زبان عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہین

10 APR 2000

★★★★★

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسم قرآن کو ایک روح معنی دی ہے　　دین خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہ رگ کا لہو تو نے بہا کر شبیرؑ　　حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

●●●●●

اس سے اوپر والی تمام رباعیاں سید افسر عباس زیدی کی ہیں

★★★★★

ہم تم سے کیا کہیں کہ یہ کیا کیا حسینؑ ہے　　آقا میرا حسینؑ ہے مولا حسینؑ ہے
بیعت کے طالبو ابھی نو اور آئیں گے　　تم تو ابھی سے چپ ہو یہ پہلا حسینؑ ہے
لاتے ہیں لوگ اس لئے کرب و بلا کی خاک
اپنے کفن پہ ہم کو لکھانا حسینؑ ہے
وعدہ وفا ہوا تہء شمشیر اے خدا　　دے دے سند کہ قول کا سچا حسینؑ ہے
آواز دے کے عزمِ خمینی سے پوچھ لو　　دنیائے انقلاب کا نعرہ حسینؑ ہے
دہشت کے مارے نام بھی رکھتے نہیں یزید
جیسے پتہ ہے ان کو کہ زندہ حسینؑ ہے

★★★★★

حسینؑ لیٹے ہیں یوں گردن رسالت سے　　مچلنا آپ کا ٹکرا گیا عبادت سے
نماز میں بھی جو نانا سے کھیلنا چاہا　　تو خود نماز لگی کھیلنے عبادت سے

★★★★★

در شبیرؑ پر جینے کا مزہ ملتا ہے　　خضر دوراں کی قسم آب بقا ملتا ہے　　اے شرر کوئی بڑے چیز نہیں ہے جنت　　یہ وہ در ہے جہاں بندے کو خدا ملتا ہے

●●●●●

چشم کرم شاہ ایک معجزہ ہوں میں　　میرا نذیر کوں شہ کی عطا ہوں میں
کہتا رہا فضاؤں میں فطرس یہ دم بدم　　آزاد کردہء شہ کرب و بلا ہوں میں

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسینؑ　　وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خدائے حسینؑ
بچھا تھا ایک زمانے سے تخت ذبح عظیم　　کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسینؑ

★★★★★

jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

Presented by: Rana Jabir Abbas

نذر امام حسینؑ

حسینؑ کلمہ خالق تمام چھوڑ گئے　　خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام چھوڑ گئے
نبیؐ کا دین خدا کا کلام چھوڑ گئے　　یہ کائنات حقیقت امامؑ چھوڑ گئے
ردا کفن کے لئے ڈھونڈتی ہے مقتل میں　　بہن کے واسطے بھائی یہ کام چھوڑ گئے
حسینؑ دیکھ کے پانی کو یاد آتے ہیں　　دلوں میں رہ جو گیا وہ پیام چھوڑ گئے
ہر ایک آیت حق میں جھک رہے ہیں حسینؑ　　لہو سے لکھ کے خدا کا کلام چھوڑ گئے
حسینؑ پیاس میں امت کو کر گئے سیراب　　لہو سے بھر کے شہادت کا جام چھوڑ گئے
حسینؑ دے دیا سب کچھ تو راہِ خالق میں　　جو بچ گئے تھے وہ جلتے خیام چھوڑ گئے
ہر اک کو یاد دلاتا رہے گا اصغرؑ کی　　اسی لئے تو یہ جھولا امام چھوڑ گئے

برہنہ سر جو ہیں زینبؑ تو مضمحل عابدؑ
حسینؑ ایسی اداسی کی شام چھوڑ گئے

★★★★★

خون دلِ حسینؑ جو تازہ نکل گیا　　دھو کر رخ نفاق کا غازہ نکل گیا
میدانِ کربلا میں ہمیشہ کے واسطے　　زعم یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا　　اور اپنا سر رہِ خالق میں بہ آب و تاب دیا
کسی امام سے بیعت کا پھر اٹھا نہ سوال　　کٹا کے سر کو جو شبیرؑ نے جواب دیا

ح سے حق نے جس کو بخشا ہے دوام　　وہ حسین ابن علیؑ اعلیٰ مقام
س سے سردار ہے وہ بالیقیں　　یعنی جنت میں جوانوں کا امام
ی سے یاسین و مزمل کا ہے عکس　　پیار کرتے تھے جسے خیرالانام
ن سے نقاش راہ حق شناس
خون سے روشن ہے جس کے صبح و شام

★★★★★

لہو میں غرق جبینِ نیاز ہوتی ہے　　وجودِ رب علا کا جواب ہوتی ہے
کٹا کے سجدے میں سر کو بتا گئے ہیں حسینؑ　　کہ دیکھو ایسے خدا کی نماز ہوتی ہے

★★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلوص والے اسے دل کا چین کہتے ہیں — تو اہل فکر شہ مشرقین کہتے ہیں
جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے — زبانِ عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

*****

نئی جو روشنی مصروف انعکاس ہوئی — تو روحِ بندگی سر تا بہ سپاس ہوئی
عبادت پسرِ فاطمہؑ کے صدقے میں — نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

*****

جسم قرآں کو ایک روح معانی دی ہے — دین خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہ رگ کے لہو تو نے بہا کر شبیرؑ — حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

یہ گیسوئے ایماں کو سنوارا کس نے — یہ پھیر دیا وقت کا دھارا کس نے
اسلام کی نبض ڈوبتی جاتی تھی — یہ اپنا لہو دے کے ابھارا کس نے

*****

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسینؑ — وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خدائے حسینؑ
بچھا تھا ایک زمانے سے تختِ ذبح عظیم — کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسینؑ

*****

اس سانحہ کو قید زمین و مکاں نہیں — اک درس دائمی ہے شہادت حسینؑ کی
یہ رنگ وہ نہیں جو مٹائے سے مٹ سکے — لکھی گئی ہے خون سے امامت حسین کی

((((((()))))))

انسان تو غم کا عادی ہے، فطرت کے لئے غم ہوتا ہے — مظلوم اگر مرتا ہے، ہر قوم میں ماتم ہوتا ہے
ہر شخص کا ہے دستور الگ ہاں ہم یہ سمجھتے ہیں شبیرؑ — انسان پہ جو احساں کرتا ہے وہ نازشِ آدم ہوتا ہے

***** وشوناتھ ماتھر

اے بارِ خدا نوحہ سناتا پھرتا — ہر اک کو دلِ زار دکھاتا پھرتا
امداد نہ کرتے جو ترس کھا کے حسینؑ — اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

*****

علامہ نجم آفندی کی رباعیاں

ایماں کی زیب و زین کہنا ہی پڑا — اسلام کی دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمہ حق ضبط کیا — پھر چیخ کر یا حسین کہنا ہی پڑا

ایسا کوئی درد آشنا پھر نہ ملا — دنیا کو شہید کربلا پھر نہ ملا
لاکھوں گزرے حسینؑ اے بنتِ نبیؐ — جیسا ترا حسینؑ تھا پھر نہ ملا

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیشک وجہء نجات ہو جاتے ہیں
ہاں نازشِ کائنات ہو جاتے ہیں
رازِ غمِ شبیرؑ سمجھ لے جو کوئی
آنسو آبِ حیات ہو جاتے ہیں

شبیرؑ نے راہِ حق میں کیا کیا نہ دیا
ہم نے ہی ثبوت کچھ ولا کا نہ دیا
کاندھا جو ضریح کو دیا تو کیا
جب بھائی کو بھائی نے سہارا نہ دیا

ولولہ حیات میں روح رواں حسینؑ ہیں
دردکی کائنات میں جانِ جہاں حسینؑ ہیں
فکرو نظر کی شب میں ہے ان کے دم سے چاندنی
عزم و عمل کی صبح پر نور فشاں حسینؑ ہیں

سلمان رضا نے لکھوایا ۷ مارچ ۲۰۰۰

شعورِ دینِ خدا ہے حسینؑ کا صدقہ
نظامِ ارض و سما ہے حسینؑ کا صدقہ
شکستِ ظلم و جفا ہے حسین کا صدقہ
گداگروں کو گلی بھیک بھی نہیں ملتی
نہ لیں یہ نام تو پھر بھیک بھی نہیں ملتی

حسینؑ عزم کی برنائیوں میں رہتا ہے
حسینؑ روح کی گہرائیوں میں رہتا ہے
حسینؑ درد کی پنہائیوں میں رہتا ہے
نظر اٹھا کے تو دیکھو کہاں نہیں ہے حسینؑ
وہاں نبیؐ بھی نہیں ہیں جہاں نہیں ہیں حسینؑ

حسین ہی سے جہاں کا وقار باقی ہے
خلوص زندہ ہے دنیا میں پیار باقی ہے
زمیں پہ خانہءِ پروردگار باقی ہے

وجود رابطہ جسم و جاں حسینؑ سے ہے
زمیں حسین سے ہے آسماں حسینؑ سے
چڑھا ہوا تھا بہت کفر و شرک کا دریا
یزید تخت نحوست سے دے رہا تھا صدا
لرز رہا تھا حرم کانپتا تھا عرشِ خدا
نہ تھی کہیں بھی زمانے میں چین کی صورت
زمانہ دیکھ رہا تھا حسینؑ کی صورت

علی کا لال اٹھا آستیں چڑھائے ہوئے
علم جلالت اسلام کا اٹھائے ہوئے
شکست ظلم کو دی خون میں نہائے ہوئے

جو یوں نہ سبط پیمبرؐ شہید ہو جاتا
تو آج سارا زمانہ یزید ہو جاتا
لہو میں ڈوب کے اسلام کو بچایا ہے
ہر ایک رسولؐ کے انجام کو بچایا ہے
خدا کے نام کو اور کام کو بچایا ہے

رخِ نفاق کا غازہ اٹھا کے پھینک دیا
یزیدیت کا جنازہ اٹھا کے پھینک دیا
لہو میں ڈوب کے شکر خدا کیا رن میں
لٹا دیا چمن اپنا بھرا ہوا رن میں

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رخصت از مدینہ

۲۸ رجب ۶۰ھ

گھر سے جب بہرِ سفر سیدِ والا نکلے
سر جھکائے ہوئے با دیدۂ نم نکلے
خویش و فرزند کمر باندھ کے باہر نکلے
رو کے فرمایا کہ اس شہر سے ہم نکلے
رات سے گریۂ زہراؑ کی صدا آتی ہے
دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لے جاتی ہے

رخ کیا شہ نے سوئے قبرِ شہنشاہِ انامؐ
بہرِ تسلیم جھکے متصلِ بابِ سلام
اذن پڑھ کر جو گئے قبر کے نزدیک امامؑ
عرض کی آیا ہے آخری رخصت کو امامؑ

یہ مکاں ہم سے اب اے شاہِ زمن چھٹتا ہے
آج حضرتؐ کے نواسے سے وطن چھٹتا ہے

فرماتے تھے یہ رو کے شہنشاہِ خاص و عام
اماں قبول کیجئے اب آخری سلام
ممکن نہیں مدینہ میں شبیرؑ کا قیام
اب کربلا میں ہو گا ہمارا سفر تمام
اب صبح شام حال سنانے نہ آئیں گے
اماں ہم اب چراغ جلانے نہ آئیں گے

(جمع کردہ طالب دعا۔ سیدنزرعباس)

۲۔۸۔۲۰۰۲م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلورام کوثری

قرآن اور حسینؑ

ہادی ہے ایک ۔ ایک ہدایت کی ہے کتاب
سرور ہے ایک ۔ ایک فضیلت کی ہے کتاب
ہے ایک امام ۔ ایک رسالت کی ہے کتاب
حضرت کا یہ نواسا وہ حضرت کی ہے کتاب
ان دونوں پر تمام فضائل تمام ہیں
دونوں یہ بوسہ گاہِ رسولؐ انام ہیں

قرآں کے مرتبے کو ترقی ہے گر مدام
نامِ حسینؑ بڑھتا ہے دنیا میں صبح شام
قرآنِ حق نما ہے اگر آخری کلام
نسلِ حسینؑ پر بھی امامت ہوئی تمام
پیدا ہو ... م اماموں سے اس طرح
قرآں ... رتے ہیں قرآں سے جس طرح

شبیرؑ بے مثال ہے قرآں ہے لاجواب
اک ان میں منتخب ہے تو اک ان میں انتخاب
ہیں خانۂ خدا میں رسولِؐ فلک جناب
اِس زانو ... پر حسینؑ ہیں اُس زانو پر کتاب
قرآں ہے اس بغل میں حسینؑ اس بغل میں ہیں
دونوں شریک آپؐ کے علم و عمل میں ہیں

... ن سلطان انبیاء ...
ہے یادگار ... شاہِ رسلؐ شاہِ کربلا
دونوں کا کچھ جواب نہ ہوگا نہ ہو سکا
قرآں بھی معجزہ ہے شہ دیں بھی معجزا
قرآں میں بے شمار اگر آیاتِ پاک ہیں
دنیا میں دیکھو کتنے ہی ساداتِ پاک ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعات

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

بڑھائی دینِ محمدؐ کی آبرو تو نے
جہاں میں ہو کے دکھایا ہے سرخرو تو نے
چھڑک کے خون شہیدوں کا لالہ و گل پر
عطا کیے ہیں زمانے کو رنگ و بُو تو نے

لب پہ جب شاہ شہیداں ترا نام آتا ہے
ساقیِ بادۂ عرفاں لیے جام آتا ہے
مجھ کو بھی اپنی غلامی کا شرف دے دیجیے
کھوٹا سکہ بھی تو مولا کبھی کام آتا ہے

نغمۂ حریت کونین ہے فریاد حسینؑ
جادۂ راہ بقا مسلک آزاد حسینؑ
سرخیِ لالہ رنگیں ہے کہیں خونِ شفق
کس قدر عام ہوئی سرخیِ روداد حسینؑ

زندہ اسلام کو کیا تو نے
حق و باطل دکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے
مر کے جینا سکھا دیا تو نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ اور مسلمان

شاعرِ اہلبیتؑ: ازرابی

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمنِ آلِ محمدؐ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا اِن کے محبوں سے محبّت مجھ کو
کہتے ہیں اہلِ وِلا، اہلِ مودّت مجھ کو
فرض جو مجھ پہ ہے عاید وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آلِ محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام اس کو بدن تھا لہو میں تر جس کا
سلام اس کو لٹا کربلا میں گھر جس کا
قتیل جور و جفا ہے خدا کا پیارا ہے
سلام اس کو جسے فاسقوں نے مارا ہے
پڑا رہا تن مجروح قبلہ رو جس کا
سلام ہو اسے ناحق بہا لہو جس کا

(زیارت ناحیہ اردو ترجمہ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسمِ جہاں کا جذبۂ کاملِ حسینؑ ہیں
تخلیق کے شعور کا حاصل حسینؑ ہیں
فکرِ بشر کی آخری منزل حسینؑ ہیں
اسلام کا دھڑکتا ہوا دل حسینؑ ہیں
وہ جس نے زندگی کا قرینہ سکھا دیا
یوں ہی زمانے کو جینا سکھا دیا
اب کیا کہیں کہ کیا ہیں حسینؑ اور کیا نہیں
سب کچھ ہیں یہ بہ فضلِ خدا بس خدا نہیں
تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے مگر
اس کربلا کے بعد کوئی کربلا نہیں

شاہد نقوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شب حیات میں تاثیر روشنی کیا ہے

چلو حسینؑ سے پوچھیں کہ زندگی کیا ہے

غمِ حسینؑ ہے پہچان آدمیت کی

حسینؑ ہی پہ نہ رویا تو آدمی کیا ہے

کسی کے زیر اثر ہو تو زندگی کیا ہے

کرے ضمیر ملامت تو نوکری کیا ہے

بس ایک مقتلِ شبیر کی زمیں ہے جہاں

مجھے چراغ بتاتے ہیں روشنی کیا ہے

(وحید الحسن ہاشمی)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو کہ کربلا میں شاہِ شہیداں سے پھر گئے
کعبے سے منحرف ہوئے قرآں سے پھر گئے
دیں دار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوئے
بے دیں جو تھے وہ دینِ مسلماں سے پھر گئے

(امیر مینائی)

قرآں سے الفت ہے عترت سے محبت ہے
میرے لئے کوثر ہے میرے لئے جنت ہے
اس گھر کی نگہباں ہیں کونین کی شہزادی
اس گھر میں نبوت ہے اس گھر میں امامت ہے

(قمر ہوشنگ آبادی)

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیرے بھی کام آئے گی

مصور گیلانی

دَولت حسینؑ کی

جو لوگ جانتے تھے حقیقت حسینؑ کی
اُن کو نصیب ہو گئی قربت حسینؑ کی

محشر سے قبل داورِ محشر نے لکھ دیا
ارض و سماء حسینؑ کے جنّت حسینؑ کی

شاید تجھے بھی ضبط کی پہچان ہو سکے
دل میں بسا کے دیکھ محبّت حسینؑ کی

اشکوں کی التفات کے موتی سمیٹ لے
تیرے بھی کام آئے گی دولت حسینؑ کی

کرب و بلا میں کُفر کی دیوار گر گئی
اسلام کی بقا ہے شہادت حسینؑ کی

باطل کا آج بھی وہی انجام چاہیے
دنیا کو آج بھی ہے ضرورت حسینؑ کی

زندہ وجاہتوں کا مصوّر ہوں اس لیے
یارو میرا اصول ہے عزّت حسینؑ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دُنیا کو اب بھی تیری ضرورت ہے اے حسینؑ

جنابِ جلش پیرا صحابی

دُنیا کو اب بھی تیری ضرورت ہے اے حسینؑ
تو رہبرِ طریقِ ہدایت ہے اے حسینؑ

انسانیت کی رُوح ہے تیرے پیام میں
تو واقفِ مزاجِ نبوت ہے اے حسینؑ

باقی رہے گا تا بہ قیامت خدا کا دین
وہ کامیاب تیری سیاست ہے اے حسینؑ

ملت کو جس نے دولتِ بیدار بخش دی
وہ تیرا عزم، تیری شہادت ہے اے حسینؑ

ہر قوم تیرے نقشِ قدم پر ہے گامزن
کیا جلوہ پاشِ مہرِ قیادت ہے اے حسینؑ

بے تاب تھے رفیق ترے موت کیلئے
کتنا یقین کتنی جلالت ہے اے حسینؑ

یہ کربلا کی خاک، یہ سجدوں کا اہتمام
کتنی بلند تیری شہادت ہے اے حسینؑ

نیکی ہے جس کا نام وہ ہے معجزہ ترا
ایمان، تیرے گھر کی مودّت ہے اے حسینؑ

وہ لُو، وہ تیرگی وہ تلاطم وہ اضطراب
عشرہ کی شام صبحِ قیامت ہے اے حسینؑ

دیکھے کبھی جلشؔ بھی تری جلوہ گاہ کو
یہ آرزوئے دل ہے یہ حسرت ہے اے حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

حسینؑ! تجھ کو شجاعت سلام کرتی ہے
خدا کے دین کی عظمت سلام کرتی ہے

وہ اوجِ حق سے ملا تجھ کو اے شہیدِ وفا
کہ جس کو عرش کی رفعت سلام کرتی ہے

جو کام تو نے کیا اور کوئی کر نہ سکا
ترے عمل کو رسالت سلام کرتی ہے

بنائے کلمہ ہے تو دیں کی آبرو تو ہے
تجھے حسینؑ! شریعت سلام کرتی ہے

شہیدِ جور و جفا بے نوا حسینؑ! تجھے
جہاں کے شاہوں کی شوکت سلام کرتی ہے

دہکتی خاک پہ تیروں میں تیرے سجدے کو
زمانے بھر کی عبادت سلام کرتی ہے

خدا کی راہ میں اکبر کے تیرے فدیئے کو
خلیلؑ پاک کی سنت سلام کرتی ہے

وحیدِ عصر جری تیرے جاں نثاروں کو
ہزار شوق سے جنت سلام کرتی ہے

جل کو دیکھ کے تو مسکرایا ابنِ علی
تری اداؤں کو فطرت سلام کرتی ہے

نبیؐ کے لختِ جگر تیری حق پرستی کو
کل انبیاء کی نبوت سلام کرتی ہے

وہ شام و کوفہ میں خطبے جنابِ زینبؑ کے
جنہیں علی کی خطابت سلام کرتی ہے

یہ فیضِ مدحِ شہِ دیں کا تجھ پہ ہے مقبولؔ
تیری زباں کو فصاحت سلام کرتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولا حسینؑ

علیؑ نبیؐ کے جسے دل کا چین کہتے ہیں
جنابِ فاطمہؑ کا نورِ عین کہتے ہیں

وہ جس نے سر کو کٹا کے کیا ہے حق زندہ
اسی شہید کو مولا حسینؑ کہتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کائنات یوں خیرات مانگنے لگی
گمشدہ اپنی ذات مانگنے لگی
زندگی کو جب آیا موت کا خیال
درِ حسینؑ پہ حیات مانگنے لگی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نذرانہ عقیدت بحضور سیدنا حسین علیہ السلام امام عالی مقام

ہر ظلم ظالموں کا اٹھایا حسین نے
سر کو کسی طرح نہ جھکایا حسین نے

دینِ خدا کو یوں نہ ملی عمرِ جاوداں
اس جستجو میں سر کو کٹایا حسین نے

اب اس کی دیکھ بھال ہمارے سپرد ہے
عظمت کا جو چراغ جلایا حسین نے

اپنی بقا یہی ہے اسی پہ چلے چلیں
اک راستہ جو ہم کو دکھایا حسین نے

ثاقب کسی طرح وہ فنا ہو نہ پائے گا
جو جذبہ میرے دل میں جگایا حسین نے

دینِ خدا کو عمرِ بقا دی حسین نے
اک راہ مومنوں کو دکھا دی حسین نے

ایمان کی بقا کیلئے سر کٹا دیا
مومن کی عظمتوں کو جلا دی حسین نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

السلام علیک یا ابا عبد اللہ الحسینؑ

ذکرِ شبیر صبح و شام کرو
فدیۂ حق کا احترام کرو
جب کہو لا الٰہ الّا اللہ
کربلا کی طرف سلام کرو

دین پناہ

کس عزم سے ہے سینہ سپر قتل گاہ میں
اسلام ہے حسینؑ کے پیچھے پناہ میں
بخشا ہے کس نے نعرۂ تکبیر کو دوام
کس کی صدا ہے اشہد ان لا الٰہ میں

دعا جو: سید ضمیر امام زیدی ضمیرؔ دہلوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سو ذہن رسا کو عظمت افکار مل گئی

از

مرزا حامد علی بیگ ایم اے

کٹتے سروں کو جرأت اظہار مل گئی
روح قلم کو ہمت ایثار مل گئی

نام و نشان مٹ گیا شمر و یزید کا
ابن علی کی شان کو مہکار مل گئی

مانگو حسینؑ سے کہ ہے وہ سبط مصطفٰے
سمجھو کہ پھر شفاعت سرکار مل گئی

دیکھو اثر خیال بشر مشرقین کا
ذہن رسا کو عظمت افکار مل گئی

حامد کو سایہ مل گیا محشر کی دھوپ میں
جس وقت اس کو آل کی دیوار مل گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ جنگ جو زہراؑ کے بھرے گھر نے لڑی ہے

مکہ سے روانگی

زہراؑ کے جگر بند محمدؐ کے دلارے
وہ نور مبیں جس سے منور ہیں ستارے
ملبوس ہیں تقوے کے، توکل کے سہارے
اللہ کے گھر سے سوئے تقدیر سدھارے
ورثے میں انہیں عظمت اجداد ملی ہے
ان کیلئے بیت اللہ کی تعمیر ہوئی ہے

''اسود'' نے گئے وقت کی روداد سنائی
''کعبے'' کی دعاؤں نے بڑی آس بندھائی
''زمزم'' نے دیا پانی، مگر آنکھ بھر آئیں
''مروہ'' نے کہا جا تیرے قدموں میں خدائی
یہ نور ہے قرآن کا، یہ آلِ نبیؐ ہے
تسبیح درود ان پہ ملائک نے پڑھی ہے

سفر

قرآن کی آیات میں ڈوبے ہوئے افکار
تسبیح و مناجات میں دھوئی ہوئی گفتار
پابند ہیں جو سنتِ احمدؐ کے وہ کردار
ہر ایک نظر آتا ہے اللہ کا پرستار
بس جامِ شہادت پہ نظر سب کی گڑی ہے
اب فکر فقط دیں کے بچانے کی پڑی ہے

کہتے تھے چراغ اپنا بجھا کر شہِ صابر
''مقصود نہیں جنگ نہ انبوہِ عساکر
اللہ کی عنایات کا میں رہتا ہوں ذاکر
جاؤ مجھے رہنے دو مرے حال پہ شاکر
میں نور ہوں، حق ہوں، مری پہچان یہی ہے
یہ شان، مجھے شانِ محمدؐ سے ملی ہے

مومن کی ہے خو امن، جدل شیوۂ شر ہے
مومن تو فقط حق کیلئے سینہ سپر ہے
حق نور ہے ظلمات کا کیا اس پہ اثر ہے
شب کیلئے پیغام قضا نور سحر ہے
اس نور کی تفسیر محمدؐ ہے علیؑ ہے
یہ شمعِ وفا میرے گھرانے میں جلی ہے''

قیامِ کربلا

دنیا کے طلبگار سبھی چھوڑ چکے ہیں
مسجود ملائک ہیں بہتر جو بچے ہیں
حق والے سبھی سر پہ کفن باندھے کھڑے ہیں
اللہ کی رضا کیلئے یہ گھر سے چلے ہیں
حق والوں نے اب دل میں یہی ٹھان رکھی ہے
ہو جائیں فدا حق پہ یہی سب کی خوشی ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ قافلۂ نور جو کربل میں رکا ہے
معراج کی منزل کی طرف عشق چلا ہے
پانی جو ہوا بند تو پرواہ اسے کیا ہے
کوثر جسے اجداد سے ورثے میں ملا ہے
کونین ہوں جن کے انہیں کس شے کی کمی ہے
یہ زیست کی کھیتی بھی طفیل ان کے ہری ہے

روکے ہوئے راہوں کو ہیں ابلیس سے کردار
یہ فاسق و فاجر کے خریدے ہوئے بدکار
بدمست ہیں افواج یزیدی کے یہ سردار
کفار سے بدتر ہیں ان افواج کے دیندار
قرآن کے پاروں پہ یہ کیوں فوج کشی ہے
امت بھی کبھی آلؑ سے لڑنے کو چلی ہے

شب عاشور

آئی شب عاشور ستارے بھی ہیں حیراں
پھر ایسا کبھی فرش پہ ہوگا نہ چراغاں
اس طرح کے پاکیزہ و نورانی مسلماں
کب آئے ہیں حق کیلئے ہو جانے کو قرباں
یہ فرش پہ آج عرش کی جو جلوہ گری ہے
لگتا ہے کہ یہ نور رسول عربیؐ ہے

صبح عاشور

اکبرؑ کی اذاں نے دل ہستی کو جگایا
منہ شرم سے تاروں نے سر چرخ چھپایا
سہمے ہوئے خورشید نے سر اپنا اٹھایا
لمحات نے ڈرتے ہوئے اک گام بڑھایا
اب سانس ملائک کی بھی سینے میں دبی ہے
یہ عشق کا معیار پرکھنے کی گھڑی ہے

روز عاشور

کس خون کی سرخی لئے یہ دن نکل آیا
تاریخ پہ کیوں خوف سے اک لرزہ ہے چھایا
کیوں شرم سے افلاک نے سر کو ہے جھکایا
کیا حشر بپا ہونے کو ہے میرے خدایا
یہ باد سموم آج یہاں کیسی چلی ہے
یہ کس کی نظر گلشن زہرا کو لگی ہے

جنگ

سہ پہر تلک جنگ ہوئی لٹ گیا ڈیرا
انوار نے نیزوں پہ کیا اپنا بسیرا
پھر خیمے جلے دور کہیں بھاگا اندھیرا
اسلام نے محسوس کیا ابدی سویرا
دستار و قبا خون محمدؐ میں رنگی ہے
خوب امت احمدؐ کو خلافت یہ ملی ہے

Contact jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

BY MOHSIN NAQVI

محمدؐ اور حسینؑ

سن لو حدیثِ ختمِ رسل پیکرِ حشم
لوگو یہی حسینؑ ہے ہم سے اسی سے ہم
ہر چند بے مثال نبی ہیں شہِ امم
لیکن خطا معاف یہ آگے ہے دو قدم
رکھی بنائے دیں شہِ بدر و حنین نے
لیکن کیا ہے دیں کو مکمل حسینؑ نے

بتولؑ اور حسینؑ

صورت اگر ہے عرض تو جوہر ہیں خد و خال
جس طرح سے ہے ذہن "صدف" اور گہر خیال
شبیر و فاطمہؑ میں بھی بہتر ہے یہ مثال
معدن ہیں فاطمہ تو گہر فاطمہ کا لال
بیٹے کی تربیت ہے سدا والدین سے
پرکھا گیا بتول کو اکثر حسین سے

موسیٰ اور حسینؑ

موسیٰ کلیمِ وقت تھا محبوبِ خاص و عام
قائم تھا اس کا بھی یدِ بیضا سے احترام
ہاں اک عصا بھی تھا جو بنا تیغِ بے نیام
لیکن جو نورِ طور پہ اس سے تھا ہم کلام
وہ نورِ پنجتن تھا رہِ مستقیم تھا
شبیر اس کا پانچواں جزوِ عظیم تھا

علیؑ اور حسینؑ

دوشِ نبیؐ کہاں یہ سناں کی فضا کہاں؟
بستر کہاں نبی کا یہ دشتِ بلا کہاں؟
غیظ و غضب کہاں وہ یہ دستِ دعا کہاں؟
خندق کہاں یہ رزم گہِ کربلا کہاں؟
پیاسے کا نام ایک ہی سجدے سے چڑھ گیا
بیٹے کا وار باپ کی ضربت سے بڑھ گیا

حسنؑ اور حسینؑ

اب فرق بھائیوں کا خیالوں میں کیا ہو بند
وہ بھی فلک نشیں ہے تو یہ بھی بہت بلند
لیکن بقدرِ شوق یہ کہتا ہوں حرف چند
وہ روحِ انقلاب، حسین عافیت پسند
جس طرح کی بہار کو نسبت چمن سے ہے
نسبت وہی حسین کو اپنے حسن سے ہے

عیسیٰ اور حسینؑ

عیسیٰ بھی ہے خدا کا بڑا مقتدر نبی
بخشی ہے اس کی سانس نے مردوں کو زندگی
لیکن حسینؑ کس سے بیاں ہو یہ برتری
عیسیٰ ہے تیرے آخری نائب کا مقتدی
جس خاک پر حسین تو سجدہ ادا کرے
اس خاک سے مسیح بھی حاصل شفا کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بتولؑ اور حسینؑ

صورت اگر ہے عرض تو جوہر ہیں خد و خال
جس طرح سے ہے ذہین "صدف" اور گہر خیال
شبیر و فاطمہؑ میں بھی بہتر ہے یہ مثال
معدن ہیں فاطمہ تو گہر فاطمہ کا لال
بیٹے کی تربیت ہے سدا والدین سے
پرکھا گیا بتول کو اکثر حسین سے

حسنؑ اور حسینؑ

اب فرق بھائیوں کا خیالوں میں کیا ہو بند
وہ بھی فلک نشیں ہے تو یہ بھی بہت بلند
لیکن بقدر شوق یہ کہتا ہوں حرف چند
وہ روحِ انقلاب' حسینؑ عافیت پسند
جس طرح کی بہار کو نسبت چمن سے ہے
نسبت وہی حسین کو اپنے حسن سے ہے

jabir.abbas@yahoo.com

BY MOHSIN NAQVI

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام حسین علیہ السلام

از سید فیاض مہدی۔ کینیڈا

بانیِٔ اسلام کی توقیر ہے　　خود خدا کے ہاتھ کی تحریر ہے
جانِ زہراؑ و علیؑ لختِ نبیؐ　　پنجتن کی آخری تصویر ہے
ریگزاروں میں ہے یہ آبِ بقا　　ظلمتوں میں نور کی تنویر ہے
ہو وہ فطرس سا ملک حرؑ سا بشر　　اِن کے در کا فیض عالمگیر ہے
لائے رضواں کپڑے اِن کے واسطے　　کِس کی ایسی اور بھلا تقدیر ہے
راکبِ دوشِ رسولؐ پاک دو　　ایک شبرؑ دوسرا شبیرؑ ہے
خواب دیکھا جو خلیلؑ اللہ نے　　کربلا اس خواب کی تعبیر ہے
کر چکے سب بیعتِ دستِ یزید　　آسرا اسلام کا شبیرؑ ہے
کر دیا ثابت کٹا کر اپنا سر　　دین میرے باپ کی جاگیر ہے
یہ گھرانہ سب لٹائے دین پر　　اور مقابل صرف پیدا گیر ہے
مرکزِ رشد و ہدایت بیتِ حق　　کیوں نہ ہو یہ خانۂ تطہیر ہے
کرتی ہے مُردوں کو زندہ آج بھی　　کربلا کی خاک کی تاثیر ہے
کیسے ہوں گی رائیگاں قربانیاں　　ساتھ زینبؑ سی جو اِک شمشیر ہے
گھر ہو مسجد شہر یا نوکِ سناں　　یہ قرآں کی بولتی تصویر ہے
بے نمازی کو ہمارا مت کہو　　جعفرِ صادقؑ کی یہ تقریر ہے
جائیں کیسے حج و زیارت کے لئے　　خواہشوں کی پاؤں میں زنجیر ہے
ہو وہابی یا جہادی آج کا　　دونوں سے اسلام کی تحقیر ہے
جن کو پالا تھا گلے وہ پڑ گئے　　یہ سُپر پاور تیری تقدیر ہے
دشمنِ آلِ نبیؐ کے قلب پر　　بغضِ حیدرؑ کا لگا اک تیر ہے
داخلہ ممنوع بے حبِ علیؑ　　بابِ جنت پر یہی تحریر ہے
ہر گھڑی وردِ زباں نادِ علیؑ　　ہر مرض کے واسطے اکسیر ہے
ہاتھ میں اپنے ہے دامانِ حسینؑ　　اب نہ کوئی فکر دامن گیر ہے

مدحتِ سرورؑ میں یہ فیاضؔ ہے
قلبِ مہدیؔ شاہ کا دلگیر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔۔۔۲۳ اکتوبر ۲۰۰۱
طالبِ دعا۔۔۔سید رضا عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا ہے اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

کمال ایثار کا پیمبرؑ حسینؑ تصویر انبیاء ہے
حسینؑ مقسوم دین و ایماں حسینؑ مفہوم ہل اتیٰ ہے
حسینؑ سجدوں کی سرزمیں ہے حسینؑ ذہنوں کا آسماں ہے
حسینؑ ایمان کی جستجو ہے حسینؑ یزداں کی آبرو ہے
حسینؑ تنہا تھا کربلا میں
حسینؑ کا ذکر چار سُو ہے

تسکین قلب و روح پیمبرؑ ہے تو حسینؑ ظلمتوں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دین پنجتن تسبیح فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
شام و سحر کی گردش پیہم سے پوچھ لو سورج ہے جس کا شمس وہی دن حسینؑ ہے
--محسن نقوی

روز حساب سب کا سفر ہوگا مختلف روزخ میں دفن ہوں گے کئی مشک و خشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بصد خروش جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں
--محسن نقوی

شہید ظلم غریب الدیار کیا کہنا حسینؑ درد کے پروردگار کیا کہنا
شہید ظلم کلیجے ہلا دیے تو نے حسینؑ درد کے دریا بہا دیے تو نے
ہر ایک ذرہ بے حس میں اک تڑپ بھر دی دماغ وضع کئے، دل بنا دیے تو نے

میری پلکوں پہ مچلتے ہیں جو پیارے آنسو مجھکو آتے ہیں نظر چاند ستارے آنسو

راز یہ ماتم شبیرؑ میں رونے سے کھلا یہی لے جائیں گے کوثر کے کنارے آنسو

قرطاس شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت مجھے بخشی تو صدا غیب سے آئی شبیرؑ کے ماتم کا صلہ اور بھی کچھ مانگ

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

کیا صرف مسلمانوں کے پیارے ہیں حسینؑ چرخ و بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

کسی امام سے پھر یہ سوال ہی نہ ہوا
حسینؑ قصہ بیعت تمام کر کے گئے

یہ اختیار کتنا وسیع و بلند ہے سارا جہاں حسینؑ کی مٹھی میں بند ہے
ایوان انبساط میں جنت نہ کر تلاش جنت غم حسینؑ کے آنسو میں بند ہے
--وحیدالحسن ہاشمی

شب حیات میں تا شیر روشنی کیا ہے چلو حسینؑ سے پوچھیں کہ زندگی کیا ہے
غم حسینؑ ہے پہچان آدمیت کی حسینؑ ہی پہ نہ رویا تو آدمی کیا ہے
--وحیدالحسن ہاشمی

چھلنی ہے ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا اپنے لہو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم جب تک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصر یزیدیت کی درازوں سے پوچھ لو تاریخ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

وہ سلام کر تو حسینؑ پر کہ بہشت جسکا صلہ ملے
یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے وہاں سے دیکھئے کیا ملے
جو در حسینؑ کا ہو مکیں اسے ہو رسائی علیؑ تلک
جو علیؑ ملے تو نبیؐ ملے جو نبیؐ ملے تو خدا ملے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ راولپنڈی۔ ۱۱ جولائی ۲۰۰۴۔ سید زوار عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

سوچتا ہوں کہ حق کس طرح ادا کروں

غمِ حسینؑ زیادہ ہے زندگی کم ہے

بغیر مرکز و محور زمیں تو کچھ بھی نہیں ولائے آل سے خالی ہو دیں تو کچھ بھی نہیں
نماز روزہ ہو حج و زکوٰۃ و خمس و جہاد حسینؑ ہے تو یہ سب ہیں نہیں تو کچھ بھی نہیں

--محسن نقوی--

خیرات علم و بخشش محشر متاع خلد ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب سے
جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ حیدرؑ کے در سے مانگ یہ در خدا کے در سے نہایت قریب ہے

--محسن نقوی--

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو دشمن آل محمدؐ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو
فرض جو مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آل محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

--آثر تراپی--

لحد لحد رخ احساس کی روشنی ہے ریزہ ریزہ غم کونین کی لوٹتی ہے
پوچھ کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس اس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

--محسن نقوی--

غربت ہے رشکِ بختِ سکندر بنی ہوئی صحرا کی دھوپ خود ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

--محسن نقوی--

یہ وہ سحر ہے لٹا جس میں فاطمہؑ کا گھر یہ وہ سحر ہے ہو گئی زینبؑ برہنہ سر
یہ وہ سحر ہے ہو گئے سجادؑ بے پدر یہ وہ سحر ہے روئے جسے سید البشرؐ
ہنگام عصر قتل کیا تشنہ کام کو
زینبؑ کے بازو باندھے گئے جنگی شام کو

اسلام کے وجود کا امکاں ہی نہ تھا اس دہر میں حسینؑ کی تنزیل کے بغیر
شبیرؑ ہے وہ مصحف ناطق جو دوستو زہراؑ کے گھر میں اترا ہے جبریلؑ کے بغیر

--شوکت رضا شوکت--

منگ باری سے اگر کوئی نبی زخمی ہو اس کو پرہائے ملائک سے دوا ملتی ہے
کوئی معذور ہو مجروح فرشتہ شوکت اس کو شبیرؑ کے جھولے سے شفا ملتی ہے

--شوکت--

دنیا میں جو محبِ شہِ مشرقین ہے بے چینیوں کے دور میں بھی اس کو چین ہے
باطل کے سامنے نہ جھکائے جو اپنا سر سمجھو کہ اس کے ذہن کا مالک حسینؑ ہے

--شوکت--

قبول اس لئے نیزے کی نوک کی اس نے سرِ یزید ہمارا دشمنوں میں پست نہ ہو
وہ سر اٹھائے ہوئے قاتلوں سے کہتا ہے حسینؑ ہوتا ہی وہ ہے جسے شکست نہ ہو

--شوکت--

خوشی سے میں نے خریدا یہ غمِ حسینؑ کا ہے مرے وجود کی چھت پر علم حسینؑ کا ہے
کسی یزید کی تعریف کس طرح لکھوں یہ ہاتھ میرا ہے لیکن قلم حسینؑ کا ہے

--شوکت--

اصول فطری پہ یہ با اصول روتے ہیں چمن میں خاروں کی شاخوں پہ پھول
روتے ہیں
لگائیں اس پہ بھی فتویٰ کہاں ہیں فتویٰ فروش
حسینؑ گود میں ہیں اور رسولؐ روتے ہیں

--شوکت--

ابنِ علیؑ کے سجدہ والعصر کی قسم توحید روحِ عشق نمازِ حسینؑ ہے
اللہ اور حسینؑ میں رشتہ تو دیکھئے پیندِ راللہ ہے وہ نیازِ حسینؑ ہے

--شوکت--

ہاں فاطمہؑ کے لعل نے وہ کام کر دیا گھڑیاں کٹیں گی دینِ محمدؐ کی چین سے
بچپن میں حسینؑ رہے ہیں رسولؐ سے محشر تلک رسولؐ رہیں گے حسینؑ سے

--شوکت--

چشمہ ہے جس کے فیض کا جاری کدھر گیا پشت نبیؐ تھی جس کی سواری کدھر گیا
نوکِ سناں پہ جس نے سنایا کلامِ حق قرآن ڈھونڈتا ہے وہ قاری کدھر گیا

--شوکت--

کم ظرف سقیفے والوں کی ہر چال کا پیکر کھل جائے
تاریخ کے میزاں میں شوکت معصوم کا منصب تل جائے
قرآن پڑھا تھا مولا نے اس واسطے نوکِ نیزہ پہ
تا پہ جو رکھی دشمن نے ہذیان کی تہمت دھل جائے

--شوکت--

رازق خدا ہے دیتا ہے زہراؑ کا لاڈلا بندوں سے ہر سلوک میں سالک حسینؑ ہے
تم نے تو اک فرات سے پانی نہیں دیا اب ہر فرات و چشم کا مالک حسینؑ ہے

--شوکت--

مندرجہ بالا رباعیاں ماہنامہ جانثار کرم ایڈیشن سے لکھیں ۔ طالب دعا سید ذوالفقار عباس ۔ ۲۱ جولائی ۲۰۰۴ء ۔ راولپنڈی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

اس لامکاں کی ذات کا گھر بن گیا حسینؑ
پیکر میں تھا رسولؐ مگر بن گیا حسینؑ
یہ صبر و حوصلہ یہ شہادت ثبوت ہے
ہر دور کے یزید کا ڈر بن گیا حسینؑ

--شوکت رضا شوکت--

پانی غمِ حسینؑ میں بجھنے کا ہے سبب   کرتے ہیں لوگ آگ پہ ماتم بصد ادب
نوحے کی ہر صدا پہ ہوائیں ہیں مضطرب   فرشِ عزا بھی خاک پہ بچھتا ہے روز و شب
چاروں پہر راج ہے تو شہِ مشرقین کا
دراصل زندگی پہ ہے قبضہ حسینؑ کا

--شوکت--

پھیلا رہا ہوں اس لیے کشکولِ بندگی   سانسوں کو کربلا کی حرارت کا شوق ہے
جنت کی احتیاج نہیں ہے مجھے تو بس   شہرِ حسینؑ تیری زیارت کا شوق ہے

--شوکت--

زوارِ شہ کے قہرِ الٰہی سے دور ہیں   زہراؑ کے دل کے واسطے وجہِ سرور ہیں
دیکھیں نہ ان کو ہم یہ نظر کا قصور ہے   شبیرؑ زائرین سے ملتے ضرور ہیں

--شوکت--

جس نے دلِ نظر سے مودت قبول کی   اُس نے بس ایک اشک میں جنت قبول کی
دیدار جس نے کر لیا قبرِ حسینؑ کا   سمجھو اسے ہوئی ہے زیارت رسولؐ کی

--شوکت--

جو تجھ فنا کی زد میں بقا مانگنے لگے   جو لاعلاج تھے وہ دوا مانگنے لگے
خونِ حسینؑ پاک کی تاثیر دیکھیے   کرب و بلا سے لوگ شفا مانگنے لگے

--شوکت--

شوکت وہاں مخلوقِ خدا رد نہیں ہوتی   ناداری، سائل کی صدا رد نہیں ہوتی
اعزاز ہے دربارِ حسینؑ ابنِ علیؑ کا   شبیرؑ کے روضے پہ دعا رد نہیں ہوتی

--شوکت--

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم   جب تک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصرِ یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو   تاریخِ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

--محسن نقوی--

انسان کی جبیں پہ ستارے سجا دیے   زخموں سے پھول دشتِ بلا میں کھلا دیے
نوکِ سناں پہ بول کے میرے حسینؑ نے   تاریخ کی زباں پہ تالے لگا دیے

--محسن نقوی--

خالق کی آبرو کے محافظ علیؑ کے لال   نذرانۂ وجود بلا تک وصول کر
اکبرؑ کی لاش پر بھی تو بیٹھا ہے مطمئن   شبیرؑ انبیاء کی سلامی قبول کر

--محسن نقوی--

یادِ غمِ حسینؑ دلوں کی سرشت ہے   ورنہ یہ رنگ و بو کا جہاں سنگ و خشت ہے
قانون بن کے جس میں رواں ہو حسینیت   کوئی زمیں بھی ہو وہ یقیناً بہشت ہے

--محسن نقوی--

سورج ابھی نہ جا تو صدرِ مشرقین ہے   جبریلؑ ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک زمانے قیام کر   مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسینؑ کا

--محسن نقوی--

تو نے نماز پڑھ کے سرِ دشتِ کربلا   کہتا ہے کون صرف ارم ہی خرید کی
شبیرؑ تیرے آخری سجدے کی ضرب سے   سانسیں اکھڑ رہی ہیں ابھی تک یزید کی

--محسن نقوی--

اسی بشر کو شہِ مشرقین کہتے ہیں   دلاوروں کے دل و جاں کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید   اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

--محسن نقوی--

جب سے اٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے   کہتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیلِ آب   کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حسینؑ کی

--محسن نقوی--

دنیا کا ہر دیار دیارِ حسینؑ ہے   عالم تمام تعزیہ دارِ حسینؑ ہے
دیکھا ہے اپنے حسنِ تصور کا معجزہ   کیجیے جدھر نگاہ مزارِ حسینؑ ہے

--فاتح واسطی--

بہرِ حفظِ دینِ حق زیرِ تیغ آ گئے   مقتلِ حیات میں نقدِ جاں لٹا گئے
انتہائے عشق تھی یا کمالِ بندگی   کس پیار سے حسینؑ خون میں نہا گئے

--فاتح واسطی--

نخوتِ یزیدیت خاک میں ملا گئے   ظلم و جور و جبر کا سومنات ڈھا گئے
دشتِ مرگ میں کیا غسلِ خوں حسینؑ نے   کربلا کی رفعتیں عرش سے بڑھا گئے

--فاتح واسطی--

رتبہ شناس کرب و بلا ہے مرا جنوں   میرا شعور مرتبہ دانِ حسینؑ ہے
میرا جو ہے شرف وہی جبریلؑ کا بھی ہے   میں بھی ہوں وہ بھی مرثیہ خوانِ حسینؑ ہے

--فاتح واسطی--

--اپنے بچوں کے لیے راولپنڈی میں ۲۱ جولائی کو جمع کیا - سید ذیشان عباس--

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

قرآن کی زندگی ہے عطیہ حسینؑ کا
قرآں کے حرف حرف میں جانِ حسینؑ ہے
دشمن حسینیت کو کہاں تک مٹائے گا
قرآں کا حرف حرف نشانِ حسینؑ ہے

۔۔فاتح واسطی۔

غمِ حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاجِ گردشِ لیل و نہار کرتے ہیں
میں سوچ ہی رہا تھا علاجِ غمِ حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتمِ حسینؑ
میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام (عج) سے
بولے امامِ عصرؑ فقط ماتمِ حسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ
ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ
تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید
اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ
اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے
جیتے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ
شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید
انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ
وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے
قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ
ماتم کی دھمک ظلم و یزیدی کی شکست
ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

۔۔عرفان حیدر عابدی۔۔

یہ دینِ مصطفےٰ ہے امانت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی
ہے کشتیٔ نجات نواسہ رسولؐ کا
لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

تسکینِ قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
خلدِ بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دینِ پنجتن
تسبیحِ فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی

نقشِ یزیدیت جو مٹا کربلا کے بعد
ابھری حسینیت کی صدا کربلا کے بعد
بیعت کسی نے مانگی نہ آلِ نبیؐ سے پھر
اسلام زندہ ہو کے رہا کربلا کے بعد

اکسیر ہو گئی خاکِ شفا کے بعد
اب کربلا نہ ہو گی کہیں کربلا کے بعد
قرآں سنائے گا نہ کوئی ہو کے سربلند
نوکِ سناں پہ سبطِ رسولِؐ خدا کے بعد

دنیا کا ہر دیار دیارِ حسینؑ ہے
عالم تمام تعزیہ دارِ حسینؑ ہے
دیکھا ہے آپ نے حسنِ تصور کا معجزہ
کیجئے جدھر نگاہ مزارِ حسینؑ ہے

بہتر ہے کون فاطمہؑ کے نورِ عین سے
افضل ہیں کس کے جد و پدر عالمین سے
قولِ امینِ وحیِ خدا ہے خدا گواہ
میرا حسینؑ مجھ سے میں ہوں حسینؑ سے

منارِ دینِ نبیؐ کو حسینؑ کہتے ہیں
ضیائے حسنِ یقیں کو حسینؑ کہتے ہیں
جہازِ دیں کا ہے لنگر خدا کی حبلِ متیں
خدا کی حبلِ متیں کو حسینؑ کہتے ہیں

علیؑ کے نورِ نظر کو حسینؑ کہتے ہیں
نبیؐ کے لختِ جگر کو حسینؑ کہتے ہیں
جو اصلِ مقصد و مقصودِ باغِ امکاں ہے
اسی شجر کے ثمر کو حسینؑ کہتے ہیں

یہ بات صاحبِ اعجاز ہی سمجھتے ہیں
حسینؑ موت کو بھی زندگی سمجھتے ہیں
جدا ہیں سارے زمانے سے کربلا والے
نہ غم کو غم نہ خوشی کو خوشی سمجھتے ہیں

۔۔رضوی۔۔

۔۔اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں ۲۱ جولائی کو جمع کیا۔سیدہ زہرا عباس۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام حسینؑ ابن علیؑ

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

--محمد علی جوہر--

مظلوم نہ شاہ بحر و بر سا ہوگا ..... مینہ تیروں کا یوں کسی پر برسا ہوگا؟
پیاسے رہے کربلا میں جس طرح حسینؑ ..... یوں کوئی بھی پانی کو نہ ترسا ہوگا

مارے گئے جو سب وہ لعیں دفن ہوئے
زہراؑ کے نہ ہائے نازنیں دفن ہوئے
عاشورِ محرم کو ہوئے قتل حسینؑ
پر قبر میں روز اربعیں دفن ہوئے

--انیس--

جب دفن ہوا شیرِ خدا کا جانی ..... سجادؑ نے کی قبر پہ آب افشانی
شبیرؑ کی پیاس کا کہوں کیا میں اثر ..... پی گئی خاک جتنا چھڑکا پانی

--انیس--

غمِ حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاجِ گردشِ لیل و نہار کرتے ہیں
میں سوچ ہی رہا تھا علاجِ غمِ حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتمِ حسینؑ
میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام (عج) سے
بولے امامِ عصرؑ فقط ماتمِ حسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ
ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ
تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید
اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ

اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا تو نے
سینے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ

شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید
انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ

وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے
قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ

ماتم کی دھمک ظلمِ یزیدی کی شکست
ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دینِ مصطفےٰ ہے امانت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی
ہے کشتیٔ نجات نواسہ رسولؐ کا
لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسکینِ قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
خلدِ بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دینِ پنجتن
تسبیحِ فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا طالب دعا سیدہ [illegible] عباس ۱۳ جون ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں کچھ گریں گے کئی سنگ وخشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بروزِ حشر
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

غربت ہے رشک بخت سکندر بنی ہوئی
صحرا کی تشنگی ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ
نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

سکتے میں خواب دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے

ذرا احتیاط سے کام لے نہ زباں دراز ہو اس قدر
کہ حسینیت سے الجھ سکے ابھی تجھ میں اتنا تو دم نہیں
ہے عروجِ دیں کا امیں یہی ہے نشانِ فتحِ مبیں یہی
اسے چشمِ بد سے نہ دیکھنا یہ علَم ہے تیرا قلم نہیں

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلول نے بیچی کبھی حر نے خریدی ہے
خداوندا تری جنت بڑی سستی نظر آئی

اب تک الجھ رہا ہے یزیدی ہجوم سے
شبیرؑ تو نے دین کو غازی بنا دیا
تجھ پر درود پڑھ کے پہنچتی ہے حق کے پاس
تو نے نماز کو بھی نمازی بنا دیا

پھوٹا تھا جو کبھی کسی نیزے کی نوک سے
ہر عہد پر محیط وہی انقلاب ہے
ہر دور میں حسینؑ نے ثابت یہ کر دیا
ہر دور کے یزید کا خانہ خراب ہے

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

حسینیتؑ تری تعظیم جا بجا ہوگی
یزیدیت تری تذلیل برملا ہوگی
ہر ایک دل پہ لگی ہے غمِ حسینؑ کی مہر
اگر شکست یہی ہے تو فتح کیا ہوگی

jabir.abbas@yahoo.com

مرضی ہے تیری، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر

کیا فکر جہاں نوکر سلطانِ وفا ہوں
میں قبر کی آغوش میں راحت سے رہوں گا
محشر کی تپش مجھ کو پریشاں نہ کرے گی
میں پرچم عباسؑ کے سائے میں رہوں گا

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسین
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسین
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ حسینؑ! حسینؑ!

علیؑ جو قبر میں آئے ہوئے ہیں، چین سے ہوں
یہ دل ہے رقص میں خوشبو کی ڈالیوں کی طرح
فرشتے بہر سفارش زمیں پہ بیٹھے ہیں
کس سخی کے مہذب سوالیوں کی طرح

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
جس سے شب سیاہ یزیدی لرز اٹھے
خود اپنے دل سے پوچھ وہی دن حسینؑ ہے

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

اس شان سے جائیں گے سرِ حشر بھی ہم لوگ
مولا تیری چاہت کا بھرم ہاتھ میں ہوگا
جھک جھک کے ملیں گے ہمیں دربانِ ارم خود
سینے میں ترا عشق علم ہاتھ میں ہوگا

تحت الثریٰ ہے بغضِ علیؑ کی گھٹن کا روپ
کوثر مرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے
جنت علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ
دوزخ بتولؑ پاک کی رنجش کا نام ہے

بوقت مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعات

محسن نقوی

محشر میں اس انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیر ترے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

منصب کا اشتیاق نہ پروائے تخت و تاج
تیرا ہر اک غلام بڑی تمکنت میں ہے
جنت میں کون جائے گا تیری رضا بغیر
جنت بھی اے حسینؑ تیری سلطنت میں ہے

صبر و سکوں کا ناز وہی دِل کا چین ہے
مظلوم ہو کے بھی جو شہِ مشرقین ہے
پوچھی متاعِ دامنِ اسلام جب کبھی
اسلام کہہ اُٹھا مرا سب کچھ حسینؑ ہے

روحِ اذاں ہے باپ تو بیٹا نمازِ دیں
مسجد علیؑ کی ہے تو مصلّٰی حسینؑ کا
جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؑ کا، عرشِ معلّٰی حسینؑ کا

انگشتری ہے دیں کی، نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

جو ناطقِ قرآں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابنِ علیؑ بر سرِ صحرا
عباسؑ نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ
قصرِ اِرم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہو میرے حسینؑ کا
اُس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

اپنی تقدیر پہ سایہ ہے ترا ابنِ علیؑ
قافلہ گردشِ دوراں کا کہاں رُکتا ہے؟
پرچم حضرت عباسؑ کا بوسہ لینے
سجدہ کرنے کو کئی بار فلک جھکتا ہے

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دُور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ وفا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچمِ حسینؑ
اِس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عباسؑ صحیفہ ہے امامت کے عمل کا
عباسؑ کی آواز ہے فرمان ازل کا
ہر ظلم کی تقدیر ہے جکڑی ہوئی اس میں
عباسؑ کا پنجہ بھی شکنجہ ہے اجل کا

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

حکمت کے آئینے کا سکندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا ہے کنار، سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہ ذوالجلال فنا تجھ سے دور ہے
دل میں نہیں ہے رُوح کے اندر ہے تو حسینؑ

انسان کو سکون سے رہنا سکھا دیا
ہنس ہنس کے ظلم و جور بھی سہنا سکھا دیا
شبیرؑ تیری پیاس نے محشر کی شام تک
آنکھوں کی ہر فرات کو بہنا سکھا دیا

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم احساس نگوں ملتا ہے
ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا!
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

سورج ابھی نہ جا تو حد مشرقین سے
جبریل ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسین سے

لمحہ لمحہ رُخِ احساس کی ضو بنتی ہے
ریزہ ریزہ غم کونین کی لو بنتی ہے
پوچھ مت کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس
اِس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

اعمال میں ثبوتِ ولا ہے غم حسینؑ
نبیوں کی بندگی کا صلا ہے غم حسینؑ
دُشمن غمِ حسین کے دوزخ کا رزق ہیں!
وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ

مشکل ہے قرضِ ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہیدِ کربلا حسینؑ

شہیدِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
گوہرِ تاجِ ہل اتیٰ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
راکبِ دوشِ مصطفےٰ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
نورِ دو چشم مرتضےٰ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
راحتِ جانِ فاطمہ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
بے مونس و آشنا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
کشتۂ خنجرِ جفا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
مقتولِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
حسینؑ حسینؑ حسینؑ

----

jabir.abbas@yahoo.com

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلمِ کربلا واویلا صد واویلا
یا محمدؐ مصطفیٰ یا علیؑ مرتضیٰ واویلا صد واویلا
یا جنابِ سیدہؑ ، یا شہیدِ کربلا واویلا صد واویلا
یا غریب و بے نوا کوفیوں نے کی دغا واویلا صد واویلا
خیمے لوٹے بر ملا چادر چھینی بر ملا واویلا صد واویلا
زینبؑ ہوئی بے ردا ہائے تیرِ حرملہ واویلا صد واویلا
سبطِ پیمبرؐ واویلا کشتۂ خنجر واویلا واویلا صد واویلا
چل گیا خنجر واویلا کیا کرے خواہر واویلا واویلا صد واویلا
جل گیا سب گھر واویلا واویلا صد واویلا

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام حسینؑ شہید کربلا

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں
غم حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم
دشت ثبات و عزم ہے دشت بلا و غم
صبر مسیحؑ اور جرأت سقراط کی قسم
اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

کوئی مثال شہِ مشرقین بن نہ سکا
خدا کے نور کا نورِ دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے
خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسینؑ شہیدِ کربلاؑ

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں
غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

ﷺﷺﷺ

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم   دشت ثبات وعزم ہے دشت بلا وغم
صبرِ مسیحؑ اور جرأت سقراط کی قسم   اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

ﷺﷺﷺ

کوئی مثال شہ مشرقین بن نہ سکا   خدا کے نور کا نور دو عین بن نہ سکا
ولی بنا کے وصی و نبی بنا ڈالے   خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

ﷺﷺﷺ

یہ گیسوئے ایماں کو سنوارا کس نے   یہ پھیر دیا وقت کا دھارا کس نے
اسلام کی نبض ڈوبتی جاتی تھی   یہ اپنا لہو دے کے ابھارا کس نے

---دبیر---

سر غیر کے آگے نہ جھکانے والا   نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا
اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ   اسلام کو اسلام بنانے والا

****

محتاجوں کو اغنیاء نے زر بخشا ہے   درماندوں کے آرام کو گھر بخشا ہے
احمدؐ کے نواسے کی سخاوت دیکھو   دشمن کو رہِ دوست میں سر بخشا ہے

****

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے   انوار انبیاء کا مرقع حسینؑ ہے
خُلق وسخاو حلم کا مجمع حسینؑ ہے   مشکل میں خاص وعام کا مرجع حسینؑ ہے
بندوں کا کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے
حیدرؑ کا لال یاورِ پروردگار ہے

ﷺﷺﷺ

گر چہ منزل تسلیم و رضا مشکل ہے   سہل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے
جن کے رتبے ہوں سوا ان کے سوا مشکل ہے   وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے
یہ فقط امر ہوا فاطمہؑ کے جانی سے
مشکلیں جتنی تھیں کاٹی گئی آسانی سے

ﷺﷺﷺ

سیلاب آ رہا ہے گناہوں کا شہر میں   اے دوستو حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دورِ ستم ہے کیسے بھی گزرے گزار لو   لیکن کبھی یزید سے رشتہ نہ جوڑنا

ﷺﷺﷺ

حسینؑ عالم انسانیت کے مایہ ناز   شعور و فکر ہے تو قوم کی حیات کا راز
کبھی تو سمجھیں گے مفہوم مجلس و ماتم   شہید کرب و بلا تیرے غم کی عمر دراز

---نجم آفندی---

ایماں کی زیب و زین کہنا ہی پڑا   اسلام کے دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کام حق ضبط کیا   پھر حق کے یا حسینؑ کہنا ہی پڑا

--نجم--

ایسا کوئی درد آشنا پھر نہ ملا   دنیا کو شہید کربلا پھر نہ ملا
لاکھوں گزرے حسینؑ ابن نبیؐ   جیسا تیرا حسینؑ تھا پھر نہ ملا

....نجم....

بے شک وجہ نجات ہو جاتے ہیں   ہاں نازشِ کائنات ہو جاتے ہیں
رازِ غمِ شبیرؑ سمجھ لے جو کوئی   آنسو آبِ حیات ہو جاتے ہیں

---نجم---

شبیرؑ نے راہِ حق میں کیا کیا نہ دیا   ہم نے ہی ثبوت کچھ ولا کا نہ دیا
کاندھا جو ضریح کو دیا بھی تو کیا   جب بھائی کو بھائی نے سہارا نہ دیا

---نجم---

دو اشک یہاں کے شاد و مسرور ہے تو   افسوس کہ منزل سے بہت دور ہے تو
ماتم کے لئے ہاتھ ہیں آزاد مگر   شبیرؑ کی پیروی سے دور ہے تو

---نجم---

اٹھا نہ قدم عمل کا بڑھنے کے لئے   ہمت کی بلندیوں پہ چڑھنے کے لئے
مولا کا ہر اک معرکہ علم و ادب   سنتے رہے ہم درود پڑھنے کے لئے

--نجم--

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ   حسینؑ دین بھی اور دیں پناہ ہیں حسینؑ
نہ کی یزید کی بیعت کٹا دیا سر کو   اسی وجہ سے تو بنیاد لا الہ ہیں حسینؑ

ﷺﷺﷺ

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ   دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سر داد نداد دست در دست یزید   حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

ﷺﷺﷺﷺ

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید زرینہ عباس۔ یکم شوال ۱۴۳۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات

حق یہ ہے کہ ہر حال میں حامی ہیں حسینؑ سیّد ہیں سخی ہیں بطاسامی ہیں حسینؑ
یہ یاد رہے یہی ہیں کل کے یاور نام ایسا کہ جس نام سے نامی ہیں حسینؑ

(۲)

گھر چھوڑ کے خانۂ خدا میں پہنچے پھر واں سے نواحِ نینوا میں پہنچے
تاریخ وہ دوسری محرم کی تھی جس روز حسینؑ کربلا میں پہنچے!

سوز

(۱)

ہوگا یہ محرم میں ستم اے تیرہ ذی جاہ چھپ جائے گا آنکھوں سے وہی چاند سا ماہ
تاریخ دہم جمعہ کے دن عصر کے وقت آہ نیزے پہ چڑھائیں گے سرِ پاک کو گمراہ
کٹ جائے گا جب سر تو ستم لاش پہ ہوں گے
گھوڑوں کے قدم سینۂ صد پاش پہ ہوں گے

(۲)

شمشادِ بوستانِ رسالتؐ حسینؑ ہے مفتاحِ بابِ گلشنِ جنت حسینؑ ہے
ابرِ عطا و آیۂ رحمت حسینؑ ہے نقشِ نگینِ مہرِ نبوتؐ حسینؑ ہے
ہر جا ظہورِ حق ہے انھیں کے ظہور سے
سب خاک سے بنے ہیں یہ خالق کے نور سے

(۳)

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم دشتِ ثبات و عزم ہے دشتِ بلا و غم
صبرِ مسیح و جرأتِ سقراط کی قسم اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتشِ بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام حسینؑ شہیدِ کربلاؑ

حسینؑ جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں
بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

شبیرؑ بے مثال ہے قرآن بے مثال جواب — اک ان میں منتخب ہے تو اک انتخاب
ہیں خانہ خدا میں رسولِ فلک جنابؐ — اس زانو پہ حسینؑ ہیں اُس زانو پہ کتاب
قرآن ہے اس بغل میں حسینؑ اس بغل میں ہیں
دونوں شریک آپؐ کے علم و عمل میں ہیں
دونوں کا کچھ جواب نہ ہوگا نہ ہو سکا — قرآن بھی معجزہ ہے شہ دیں بھی معجزہ
قرآن میں بے شمار اگر آیاتِ پاک ہیں
دنیا میں دیکھو کتنے ہی سادات پاک ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

کیا سرخرو ہوا ہے ہجومِ بلا کے بعد — ہر عزم ہیچ ہے تیرے عزم و وفا کے بعد
انساں کو اپنی وسعتِ صبر و رضا کی حد — معلوم ہو گئی تیرے صبر و رضا کے بعد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

کون مظلوم ہے کون ظالم ہے — آج یہ امتیاز لازم ہے
کتنے بدنام ہیں یزید و شمر — ابنِ حیدرؑ شہیدِ اعظم ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

عصمت کی فضاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ — زہراؑ کی دعاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ
ہو نطق میں کس طرح نہ حق کا لہجہ — قرآن کی چھاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ

ﷺ ﷺ ﷺ

حسینؑ کشتیِ امت کو تھامنے والے — حسینؑ گرتے ہوئے کو سنبھالنے والے
حسینؑ دیتے ہیں بے لوث نعمتیں ہم کو — درِ حسینؑ پہ حاضر ہیں مانگنے والے

ﷺ ﷺ ﷺ

اے حسینؑ ابنِ علیؑ اے ساقیِ بزمِ حجاز — اے جہانِ آدمیت کے نگارِ دل نواز
تو نے ثابت کر دیا بن کے روحِ انقلاب
یوں پڑھا کرتے ہیں تیروں کے مصلے پر نماز
آج بھی سجدہ تیرا اربابِ حق کو یاد ہے — تو بھی زندہ باد ہے تیرا غم بھی زندہ باد ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

کبھی نہیں شبیرؑ کو اب تک دنیا — سمجھے گی نہیں شبیرؑ کو کب تک دنیا
ہوتے ہی رہیں گے انقلاباتِ عظیم — سمجھے گی نہ شبیرؑ کو جب تک دنیا

ﷺ ﷺ ﷺ

کیا مرتبہ شاہِ حجازی کا ہے — کیا عز و شرف امامِ غازی کا ہے
سجدے کا نشاں دیکھ کے سب کہتے تھے — نیزے پہ سر کسی نمازی کا ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا — بشر کا نازِ نبوت کا نورِ عین بنا
علیؑ کا خون لعابِ رسولؐ شیرِ بتولؑ — ملے ہیں جب یہ عناصر تو حسینؑ بنا

ﷺ ﷺ ﷺ

رونقِ بزمِ دوسرا ہیں حسینؑ — محرمِ رازِ کبریا ہیں حسینؑ
راکبِ دوشِ مصطفیٰؐ ہیں حسینؑ — حسنِ فطرت کا آئینہ ہیں حسینؑ

ﷺ ﷺ ﷺ

دارین کا سلطان حسینؑ ابنِ علیؑ — اور مثلِ بولتا قرآن حسینؑ ابنِ علیؑ
مانا کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ — پر کلمہ کی تو پہچان حسینؑ ابنِ علیؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

دولت کے نشے میں نہ صرف وقت کیا کر — اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر
ہر روز کی خوشیاں تجھے برباد نہ کر دیں — شبیرؑ کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

لا الہ تو پڑھ لیا اب لے مزہ تاثیر کا — لا الہ کی تہ میں شامل خون ہے شبیرؑ کا
لا الہ کے پڑھنے والو لا الہ سے پوچھ لو — لا الہ تو بچ گیا گھر لٹ گیا شبیرؑ کا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

تلے خنجر کے سجدہ عبادت ہو تو ایسی ہو
علیؑ بابا نبیؐ نانا شرافت ہو تو ایسی ہو

ﷺ ﷺ ﷺ

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پئیں — گھوڑے پئیں سوار پئیں اور شتر پئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پئیں — یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پئیں
کافر اگر پئیں تو نہ تم منع کچھ کرو
پر فاطمہؑ کے لال کو پانی نہ دو کچھو

ﷺ ﷺ ﷺ

(یہ رباعیاں اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیں۔۔۔طالبِ دعا۔۔۔سید رضا عباس)

jabirabbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسینؑ مظلوم کربلا

پیاسوں کی بےکسوں کی دردکے ماروں کی بات ہے
آؤ سنو رسول ﷺ کے پیاروں کی بات ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

حسینؑ منی و انا من الحسینؑ
حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے
اسلام کی بقا ہے اسی نورِ عین سے
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

زندہ اسلام کو کیا تو نے — حق و باطل دکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے — مر کے جینا سکھا دیا تو نے

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور کا نورِ دوعین بن جاتے — نہ تجھے گر دلِ زہراؑ کا چین بن جاتے ہیں
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی — یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ ہو جاتے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور کا نورِ دوعین بن نہ سکا — جناب فاطمہؑ زہرا کے دل کا چین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبیؐ بنا ڈالے — خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یہ فضل بلندی کیا کم ہے
شبیرؑ کا در ہے اور تو ہے
وہ ہاتھ کسی کے کیا چومے
مولا کے قدم جو پا کے رہا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اللہ رے کیا علاج کئے ہیں حسینؑ نے — دینِ خدا کے زخم سئے ہیں حسینؑ نے
نسخے یہ مصطفیٰؐ سے لئے ہیں حسینؑ نے — راہب کو سات بیٹے دیئے ہیں حسینؑ نے

حکمت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی
مٹی بھی اس حکیم کی خاکِ شفا ہوئی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ہے مرکزِ حیات شہرت حسینؑ کی
بخشش کا راستہ ہے محبت حسینؑ کی
کون و مکاں حسینؑ کا جنت حسینؑ کی
ایماں کی زندگی ہے شہادت حسینؑ کی
سر دے کے اس طرح سنوارا حیات کو
اپنی طرف جھکا لیا کل کائنات کو

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

بادشاہِ کربلا پہ کربلا کو ناز ہے
حور و ملک، جن و بشر، انبیاء کو ناز ہے
اس نواسے پر محمد مصطفیٰؐ کو ناز ہے
اس کی ہمت پر علیؑ المرتضیٰ کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

طالب دعا۔۔۔۔۔سید زرعباس

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسینؑ ۔ شہیدِ کربلا

کوئی مثال شہ مشرقین بن نہ سکا
خدا کے نور کا نورِ دو عین ہو نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبیؐ بنا ڈالے
خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا ناز نبوت کا نورِ عین بنا
علیؑ کا خون لعابِ رسولؐ شیرِ بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

غمِ حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاجِ گردشِ لیل و نہار کرتے ہیں

میں سوچ ہی رہا تھا علاجِ غمِ حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتمِ حسینؑ
میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امام (عج) سے
بولے امامِ عصرؑ فقط ماتمِ حسینؑ

(عرفان عابدی نے پڑھا تھا)

اس شان سے دنیا سے سدھارے ہیں حسینؑ
ہر قوم یہ کہتی ہے ہمارے ہیں حسینؑ
تاریخ کی تقدیر کا ناسور یزید
اسلام کی قسمت کے ستارے ہیں حسینؑ
اعجاز ہے یہ تیرے لہو کا کہ تو نے
بیٹے ہی نہیں دل بھی نکھارے ہیں حسینؑ
شیطان کو یہ ناز کہ میرا ہے یزید
انسان کو یہ فخر ہمارے ہیں حسینؑ
وہ حرؑ کی طرح زیست کی بازی جیتے
قدموں میں تیرے آ کے جو ہارے ہیں حسینؑ
ماتم کی دھمک ظلمِ یزیدی کی شکست

jabir.abbas@yahoo.com

ہر لب پہ تیری فتح کے نعرے ہیں حسینؑ

--عرفان حیدر عابدی--

یہ دینِ مصطفےٰ ہے امانت حسینؑ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسینؑ کی
ہے کشتیٔ نجات نواسہ رسولؐ کا
لازم اسی لئے تو ہے قربت رسولؐ کی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

تسکینِ قلب و روحِ پیمبرؐ ہے تو حسینؑ
خلدِ بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
کیوں کر نہ تیرا ورد کرے دینِ پنجتن
تسبیحِ فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

ﷺ ﷺ ﷺ

جمع کردہ ---- سید زر عباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ
شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جئے ہنستے نہ کسی نے دیکھا
چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

۔۔انیسؔ۔۔

وہ طوق و سلاسل و ہتھکڑیوں کے سائے سب اعضائے تن خاک و خوں میں نہائے
گراں بار اجر رسالت اٹھائے عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

غم حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے جگر کا خون بھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

۔۔شوکت۔۔

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آداب عبادت
صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے

جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے

آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے
اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے

سجادؑ نے یوں بار امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلی علیٰ سب شہداء نے

سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا
رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

۔۔ریحان اعظمی۔۔

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے
مسجد ہی میں کچھ زیبا یہ جشن ولادت ہے بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے
یہ ماہ عجم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے
جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکر حسینؑ اب تک زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے
ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے
سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے
سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے
ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں یہ وقت کے پیروں میں زنجیر شریعت ہے
وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے
یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے
مجبور اذاں ہوگا خود قصر یزیدی بھی کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے
سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریت افکار یزداں کی علامت ہے

۔۔۔شاہد نقوی۔۔۔

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہو گیا بیمار زین العابدینؑ
کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لا سکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بہر طلب ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ
عظمت حق ہے مظفرؔ ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

۔۔۔مظفر نقوی۔۔۔

عابدؑ نہ کبھی رنج و محن سے نکلا نکلا بھی تو بس شکر دہن سے نکلا
بیمار نے پہنی جو نئی کالی پوشاک سب نے جانا کہ ہے یہ چاند گہن سے نکلا

(جولائی ۲۰۰۴ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔۔طالب دعا سید ذوالفقار عباس)

بیمار کربلا۔ سید الساجدین۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا، تھکا نا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر
عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا
کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی
مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

دبیر

عابدؑ سا کوئی دہر میں ذیشان نہیں ہے
ذیشان ہے تو بولتا قرآن نہیں ہے
سب قوت اعجاز رکھتے ہوئے ماہر
زنجیر پہننا کوئی آسان نہیں ہے

★★★★★

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال
گزرے کہاں زیادہ ستم تم پہ یا امام
شرما کے تین بار کہا شام شام شام
سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیبیوں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

سنعر۔۔۔۔ ۱۸ فروری ۲۰۰۰

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

امام سجاد علیہ السلام

سجدوں سے جس نے دہر کو آباد کر دیا
خالق نے اس کو سید سجادؑ کر دیا
اک بیکس و غریب کا اعجاز دیکھیے
بیڑی پہن کے دین کو آزاد کر دیا

کلیم ــــ

سرِ دربار جو سجادؑ کی تقریر ہوئی
لفظ کوثر کی عیاں اک نئی تفسیر ہوئی
اشکِ سجادؑ کی تخلیق کی قوت دیکھو
ایک انسان سے اک قوم کی تعمیر ہوئی

کلیم ــــ

جب کبھی ویرانی دنیا سے گھبراتا ہے دل
ذکر سجادؑ حزیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نام سجادؑ آتا ہے جب بھی میرے لب پہ کلیم
ایسا لگتا ہے کہ سجدے میں جھکا جاتا ہے دل

کلیم ــــ

جس کو اللہ یہ توفیق عبادت دے دے
بزم عباد میں آ جائے تو زینت دے دے
ایسے بیمار پہ ہوں کیوں نہ مسیحا قرباں
جس کی بیماری ہی اسلام کو صحت دے دے

کلیم ــــ

دعائے سجادؑ باصفا پر اگر کسی کی نظر نہیں ہے
تو اس سے بڑھ کے زمانے بھر میں کوئی بشر نہیں ہے
نہ زندگی کا کوئی طریقہ نہ بندگی کا کوئی سلیقہ
یہی سبب ہے کہ ہر زباں پر دعا ہے لیکن اثر نہیں ہے

کلیم ــــ

گونجتی ہے یوں اذانوں کی صدا چاروں طرف
ہوتا ہے ذکرِ علیؑ و مصطفےٰؐ چاروں طرف
یہ مدینہ وہ نجف یہ کربلا وہ کاظمین
ہم کو آتی ہے نظر شانِ خدا چاروں طرف

کلیم ــــ

قدم قدم پہ ہے اک تازہ کربلا اب تک
اسی لئے غم سرورؑ نہ مٹ سکا اب تک
یہ مزار ہیں سب کل کے بے کفن لاشے
مگر یزید کا لاشہ نہیں اٹھا اب تک

کلیم ــــ

جب دکھاتے ہیں غم شہ میں روانی آنسو
قصر فردوس کے بنجاتے ہیں بانی آنسو
میرے مالک مرے اشکوں کا تسلسل نہ رکے
ہیں غریبوں کی محبت کی نشانی آنسو

کلیم ــــ

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سید زوار عباس۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۱م

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا۔ سید الساجدینؑ

گلے کے طوق نے عابدؑ کو کیا جھکاتا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

بے گوروکفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خاروطوق و زنجیر
عابدؑ نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاکِ عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام وصبروتاب و طاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

----مرزا دبیر کی رباعیاں----

ہے گرم زمیں پاؤں جلے جاتے ہیں
رخسار پہ آنسو بھی ڈھلے جاتے ہیں
اس دھوپ میں پہنے ہوئے بیڑی عابدؑ
تلواروں کے سائے میں چلے جاتے ہیں

****

کوفے کو چلے تو چشم عابدؑ نم تھی
حلقے میں لئے ہوئے سپاہِ غم تھی
زنجیر کمر میں اور قدم میں چھالے
گردن میں تھا طوق اور کمر میں خم تھی

****

سجادؑ کو زور تپ نقاہت میں رہا
جز رنج کوئی پاس نہ آفت میں رہا
زنجیر کو لغزش ہر اک گام مگر
ثابت قدم آبلہ رفاقت میں رہا

****

در پیش قلق برہنہ پائی کا ہے
سر نیزے پہ شہِ کربلائی کا ہے
سب رنج ہیں عابدؑ کو مگر کاہشِ جان
صدمہ زینبؑ کی بےردائی کا ہے

****

عابدؑ کہتے آسرے سب ٹوٹ گئے
باغِ چمنِ فاطمہؑ سب لوٹ گئے
خواب و خورش و تاب و تواں صبر و قرار
سب ہم سے چھٹے جب سے پدر چھوٹ گئے

---سحر جدہ---۱۸دسمبر۲۰۰۱----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ　　شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جیے ہنستے نہ کسی نے دیکھا　　چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیس--

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے　　سب اعضائے تن خاک و خوں میں نہائے
گراں بار اجرِ رسالت اٹھائے　　عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غمِ حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے　　جگر کا خون کبھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے　　جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکت--

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہو گیا بیمار زین العابدینؑ
کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ　　جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لا سکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید　　صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بھر طلب　　ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ
عظمتِ حق ہے مظفرؔ ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفر نقوی---

(جولائی ۲۰۰۳ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجادؑ

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت   صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے

جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے

آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے   اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے

سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلِ علیٰ سب شہداء نے

سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا   رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

--- ریحان اعظمی ---

بیٹے ابوطالبؑ کو دیئے ایسے خدا نے   جو دین کا سر بن گئے اسلام کے شانے
تخلیق کیا جب ہمیں زہراؑ کی دعا نے   قدرت نے کہا فرشِ عزا جاؤ بچھانے

(جولائی ۲۰۰۴ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالبِ دعا سید نوزر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجاد

شاہد نقوی کا کلام

سجادؑ کے پیکر میں وہ نورِ امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے

مسجد ہی میں کچھ نہ کیا یہ جشن ولادت ہے — بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے
یہ ماہ عجم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں — یاں عدل کی منزل میں تنویرِ رسالت ہے
جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکرِ حسینؑ اب تک — زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے
ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی — شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے
سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں — واں جان کی بازی تھی یہ مقتلِ غیرت ہے
سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں — یہ طوقِ گلو کب ہے محرابِ عبادت ہے
ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں — یہ وقت کے پیروں میں زنجیرِ شریعت ہے
وہ قصرِ یزیدی میں آوازِ علیؑ گونجی — اس خیبرِ باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے
یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر — سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے
مجبور اذاں ہو گا خود قصرِ یزیدی بھی — کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریتِ افکارِ یزداں کی علامت ہے

—شاہد نقوی—

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالبِ دعا سید نوزر عباس)

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عزم وشجاعت ہیں سیدءِ سجادؑ

از جناب ریحان اعظمی صاحب

کتاب عزم وشجاعت ہیں سید سجادؑ — خدائے صبر کی آیت ہیں سید سجادؑ

وہ جس کے سجدوں کو سجدہ نماز کرتی ہے — وقار شانءِ عبادت ہیں سید سجادؑ

نحیف کاندھوں پہ کرب وبلا سے شام تلک — اٹھائے بارءِ امامت ہیں سید سجادؑ

بہار یہ ابوطالبؑ کے گھر میں چوتھی ہے — نبیؐ کے دیں کی علامت ہیں سید سجادؑ

پس حسینؑ جو اسلام کا محافظ تھا — حسینؑ کی وہ ریاضت ہیں سید سجادؑ

بچیں گے حشر میں کس طرح قاتلانءِ حسینؑ — گواہ روزءِ قیامت ہیں سید سجادؑ

جو اپنے بھائی کے قاتل کی میزبانی کرے — وہ منتہائے شرافت ہیں سید سجادؑ

یہ طوق وبیڑی پہننا تو مرضیءِ رب ہے — علیؑ کی ورنہ جلالت ہیں سید سجادؑ

حسنؑ حسینؑ کی جس ماں نے تربیت کی تھی — اسی کے علم کی محنت ہیں سید سجادؑ

ریحان اعظمی جو کام حشر میں دے گی

ہمارے پاس وہ دولت ہیں سید سجادؑ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے ریحان اعظمی صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا ۔ سید مظہر عباس ۔ ۱۵ اگست ۲۰۰۱ ء ۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

از جناب سید اعجاز الثقلین صاحب

کس قدر ہے اوج پر کردار زین العابدینؑ
بولتا قرآن ہے گفتارِ زین العابدینؑ

ان کے ہر اک قول میں پنہاں ہیں قرآن کے رموز — صدق کی معراج ہے اقرار زین العابدینؑ
ان کی مظلومی سند ہے دین محکم کیلیئے — عام ہونے چاہیئں اذکارِ زین العابدینؑ
تربتِ زین العبّا کی خاک بھی اکسیر ہے — دیکھ لو ہو کر ذرا بیمارِ زین العابدینؑ
پردہ داری کا سبب اہل حرم کی ہوگیا — شام کے بازار میں دیدارِ زین العابدینؑ
دولتِ دنیا پہ مرٹنا ہو جن کی زندگی — وہ بھلا سمجھیں گے کیا اسرار زین العابدینؑ
کل بھی ذلت تھا مقدر دشمنان دین کا — آج بھی برباد ہیں اغیارِ زین العابدینؑ
کٹ کے رہ جائے گا خود دربار میں ذہن یزید — تیغ کی مانند ہے گفتارِ زین العابدینؑ
پاک باز و نیک سیرت اور عالی حوصلہ — خاص ہیں ترکیب میں انصارِ زین العابدینؑ
جا رہے ہیں خلد میں پروانے لیکر ماتمی — لگ گیا ہے حشر میں دربارِ زین العابدینؑ
نصرت شاہِ زمنؑ کی دل میں حسرت ہے مرے — کیجیئے مجھ پہ کرم سرکارِ زین العابدینؑ

کربلا کی جنگ تو اعجاز تھی بہر حسینؑ
شام میں دیکھی گئی پیکار زین العابدینؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے اعجاز صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں
طالب دعا۔ سید منذر عباس۔ ۵ اگست ۲۰۰۱ م۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام زین العابدین علیہ السلام

(۱۳ اگست ۲۰۰۰ء ایمبیسڈر ہوٹل لاہور کے ایک طرحی مقاصدہ سے اقتباس)

اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے

آمادۂ مدحت جو میری طبع رسا ہے
آنکھوں میں مکیں حسن رخ زین عبا ہے
فرزند ملا ہے جو حسینؑ ابن علیؑ کو
خالق نے یہ مخلوق پہ احسان کیا ہے
اس دور میں آجائیں تو فرمائیں گے عیسیٰؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے

(سید ظہور حید ر جارچوی)

بیمار مسیحا کو بھی اب مطلوب شفا ہے
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
ڈرتے نہیں اب حشر کی ہم دربدری سے
موجود شفاعت کے لئے آل عبا ہے
دوڑائے گئے لاشۂ شبیر پہ گھوڑے
کیا یہ بھی کوئی اجرِ رسالت کی ادا ہے

(مظفر نقوی)

ہونٹوں پہ سدا امت بخشش امت کی دعا ہے — یہ خلق ومروت کا گھرانہ ہی جدا ہے
ہیں دین محمدؐ کی شریعت کے محافظ — ان کا ہے وہی قول جو قول خدا ہے
گھر گھر جو نظر آتی ہے اسلام کی تصویر
یہ دین پہ احسان امامت نے کیا ہے

(علمدار حسین سید)

جو مرضی خالق ہے وہی ان کی رضا ہے — سجادؑ کے لہجے میں خدا بول رہا ہے
اترا ہوا تھا کل جس کو پہن کر تر ا دشمن — وہ تاج یزیدی تیرے قدموں میں پڑا ہے
ہاتھوں سے ترے گرتے رہے طشت میں گوہر
یہ اپنے سوالی پہ عجب تیری سخا ہے

(علی رضا کاظمی)

بیمار مودت کے دلوں کی یہ صدا ہے — سجادؑ زمانے کے ہر اک غم کی دوا ہے
زہراؑ کے چمن کا یہ عجب پھول ہے لوگو — دکھ درد کے صحرا پہ خزاں میں یہ کھلا ہے
آتا نہیں سجاد کے در پہ جو بصد شوق
یہ زندگی اس کے لئے جینے کی سزا ہے

(حشمت علی قیصر)

کٹتا ہے تو کٹ جائے یہ سر سر نہ جھکانا — چھائی ہوئی عالم پہ حسینی یہ صدا ہے
آزاد ہے افکار میں گفتار میں آزاد — کہنے کو پابند ہے زنجیر بہ پا ہے
افسوس زمانے میں نہیں کوئی بھی شبیرؑ
اس دور میں اب چاروں طرف کرب وبلا ہے

(نیساںؔ اکبرآبادی)

نسبت سے بھی کرتے ہیں بزرگی کا تعین — پوتا ہے یہ اس کا جو نصیری کا خدا ہے
کس عقدۂ مشکل پہ نہیں اس کا تصرف — آغوش شہ عقدہ کشا میں جو پلا ہے
وہ وقت بھی تھا درد تھا اور قسمت سجادؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے

(اختر ہاشمی)

لب پر جو میرے آل محمدؐ کی ثنا ہے — یہ روح کی بالیدگی اور اسکی غذا ہے
سجادؑ نے زندان میں وہ درد سہے ہیں — اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
گلدستۂ اشعار جو میں رکھتا ہوں زاہدؔ
دربار علیؑ سے مجھے تحفہ یہ ملا ہے

(زاہد بخاری)

معصوم کو یہ حق تو مشیت سے ملا ہے — یہ کہہ دیں خدا ہے تو سمجھو کہ خدا ہے
بے وجہ تو گردش میں نہیں ہے یہ زمانہ — سجادؑ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے
تمہاروش صبر سے طاقت کو جھکا کے
سجادؑ نے تاریخ کا رخ موڑ دیا ہے

(وحید الحسن ہاشمی)

جمع کردہ۔سید نزر عباس۔۹ دسمبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمار کربلا ۔ سید الساجدین ۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکا نا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر
عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا
کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی
مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

ـــــ دبیر ـــــ

عابدؑ سا کوئی دہر میں ذیشان نہیں ہے
ذیشان ہے تو بولتا قرآن نہیں ہے
سب قوت اعجاز رکھتے ہوئے ماہر
زنجیر پہننا کوئی آساں نہیں ہے

★★★★★

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال
گزرے کہاں زیادہ ستم تم پہ یا امام
شرما کے تیں بار کہا شام شام شام
سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

ـــــ سنعر ـــــ ۱۸ فروری ۲۰۰۰ ـــــ

jabirabbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات امام باقر علیہ السلام

(نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی)

سید اعجاز ثقلین

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جن کی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جن کے ختم المرسلینؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

فیضِ صحبت سے امامِ حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاھدِ عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

یہ زمیں حکمِ امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوالیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفاتِ حضرتِ باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

جس میں فرادا کا الم بھی آئینہ بردار تھا
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دھر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

---طاہر ناصر علی--

علم حیدرؑ کا قرینہ ہیں امامِ باقرؑ
وارثِ باب مدینہ ہیں امامِ باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں
وہ امامت کا قرینہ ہیں امامِ باقرؑ

جن کی ہستی ہے فقط حق کی بلندی کے لئے
خلدِ عرفاں کا وہ زینہ ہیں امامِ باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں
یکے از فردِ سفینہ ہیں امامِ باقرؑ

جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر
ایسے رازوں کا دفینہ ہیں امامِ باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آکر طاہر
قلزمِ قلب و سکینہ ہیں امام باقرؑ

---طاہر علی ناصر---

المرسلہ --- طالب دعاء---سید نذر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ شہادت امام باقرؑ

حضرت نسیم امروہوی کے مرثیہ سے اقتباس

بال بکھرا دیں غلامانِ رسولؐ دوسرا
باقرِ علم کی رحلت کا سناتا ہوں بیاں
تھا جو زید ابن حسن مسند جد کا خواہاں
مل گیا جا کے خلیفہ سے شقی دوراں
شام سے خوب یہ سوغات وہ پُرفن لایا
نذر کو زہر بھرے زین کا توسن لایا

جیسے ہی رخش پہ اسوار ہوئے شاہِ زمن   اثر زہر سے مرجھانے لگا گلِ سا بدن
بولی قسمت کہ نواسے کو ملا ارث حسنؑ   دفعتاً کانپ گیا جنتِ نبیؐ کا مدفن

آئی آواز کہ پھر خستہ جگر کو لوٹا
چرخ نے پھر مرے شبیرؑ کے گھر کو لوٹا

زین پُر زہر سے اترے تو کہا حق پرورم   بولے جعفرؑ سے کہ بچنے کے نہیں ہیں اب ہم
سن کے یہ گھر میں مچا حشر ہوا وہ ماتم   صورت زینبؑ و کلثومؑ تڑپتے تھے حرم

شور تھا خلق سے مولا ئے زمن جاتے ہیں
آج پھر فاطمہؑ کے گھر سے حسنؑ جاتے ہیں

تیسرے دن جو کیا زہر نے حد درجہ نڈھال   بولے یہ جعفر صادقؑ کہ اے وارث آل
عازم خلد ہے یہ عبدِ خدائے متعال   اب مرا جامہ احرام نکالو مرے لال

اسی چادر کا کفن مجھ کو پہنانا بیٹا
پاس بابا کے میری قبر بنانا بیٹا

گھر میں کل آٹھ سو درہم ہیں یہ رے ماہ لقا   وہ بھی سب وقف کے ہم نے بچے بہرِ عزاء
دس برس خاص منیٰ میں مرا ماتم ہو بپا   مشتہر حال ہو سب آل کی مظلومی کا

مثل تقریب نہ ہو۔ غم ہو غم دہم کی طرح
روئیں ذی الحجہ میں محبّ ماہ محرم کی طرح

دوستو حضرت باقرؑ کی وصیت کو سنا   دے گئے زیست میں فرزند کو سامان عزا
وائے پُرغربت و ناچاری شاہ شہدا   کس سے فرمائیں کہ لاشے پہ مرے پُرسہ بکا

دل کو معلوم ہیں جو ظلم ہیں ہونے والے
شام کو روتے چلے جائیں گے رونے والے

ہائے وہ نزع کا ہنگام وہ عابدؑ کا پسر   سر بالیں وہ جگر بند رکھے گود میں سر
دل شکستہ نے جو یاسین پڑھی رو رو کر   بولے مولا میں فدا صبر کرو نورِ نظر

سونپ کر دین تمہیں جاتا ہے باقرؑ بیٹا
انا للہ ۔ خدا حافظ و ناصر بیٹا

غل مدینے میں ہوا ہائے سدھارے باقرؑ   اٹھ گئے گلشن ہستی سے ہمارے باقرؑ
بستۂ طوق و سلاسل کے دلارے باقرؑ   روح شبیرؑ کا ہے نوحہ مرے پیارے باقرؑ

زہر کس چال سے غدار نے بھیجا افسوس
کٹ گیا میری طرح تیرا کلیجہ افسوس

ہائے وہ میت مسموم وہ جعفرؑ کا محن   ہاتھ سے باپ کو بیٹے نے دیا غسل و کفن
قبر اطہر کو ملا پہلوئے سجادؑ و حسنؑ   جان ذاکر کی ہو قربان شہ تشنہ دہن

کون مقتل میں اٹھاتا تن صد پاش حسینؑ
اربعیں تک رہی بے غسل و کفن لاش حسینؑ

کون اسے دفن کرے جس کا نہ بھائی نہ پسر   کیا کفن دے وہ بہن چھن گئی جس کی چادر
کون دے غسل اسے قید ہو جس کا سب گھر   ہائے وہ جلتی ہوئی ریت وہ جسم بے سر

سب لٹیرے تھے وہ سفاک زمن کیا دیتے
پیرہن لاش کا لوٹا تو کفن کیا دیتے

۔۔نسیم امروہوی۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جس میں فردا کا الم بھی آئینہ دار ہے
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دہر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

--طاہر ناصر علی--

علم حیدر کا خزینہ ہیں امام باقرؑ
وارث باب مدینہ ہیں امام باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں کیما زفرو سفینہ ہیں امام باقرؑ
تاج حکمت میں جو ہر وقت سجا رہتا ہے وہ فراست کا نگینہ ہیں امام باقرؑ
جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر ایسے رازوں کا سفینہ ہیں امام باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آ کر طاہر
قلزم قلب سکینہ ہیں امام باقرؑ

--طاہر ناصر علی--

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؑ نام ہے
جنکی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جنکے ختم المرسلینؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے
دین کی اصل و حقیقت کر گئے ہیں واشگاف
آپ جو کہہ دیں وہ حق باقی خیال خام ہے
فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاہد عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے
بے ضمیروں سے تقابل ان کا کرنا ہے عبث
یہ مدینے کے ہیں شہ انکا مقدر شام ہے
یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوا لیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفاتِ حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

--سید اعجاز ثقلین بخاری--

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا
باپ عابدؑ و ساجدؑ روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا
کنیت ابوجعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا
علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا
کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا
باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا
صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دورِ رائیگاں چمکا
صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا
فیض پنجتن کا ہے اے ریحاںؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بنکے مدح خواں چمکا

--ریحان اعظمی--

المرسلہ سید زوار عباس۔ یکم رجب ۱۴۳۳ھ کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات امام باقر علیہ السلام

(نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی)

سید اعجاز ثقلین

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جن کی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جن کے ختم المرسلینؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیض عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاہد عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوالیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفات حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

جس میں فرادا کا الم بھی آئینہ بردار تھا
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دھر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

---طاہر ناصر علی--

علم حیدرؑ کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
وارث باب مدینہ ہیں امام باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں
وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ

جن کی ہستی ہے فقط حق کی بلندی کے لئے
خلد عرفاں کا وہ زینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں
یکے از فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ

جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر
ایسے رازوں کا دفینہ ہیں امام باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آکر طاہر
قلزم قلب سکینہ ہیں امام باقرؑ

---طاہر علی ناصر---

المرسلہ --- طالب دعاء---سید نزر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جس میں فردا کا الم بھی آئینہ دار ہے
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دہر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

--طاہر ناصر علی--

علمِ حیدر کا خزینہ ہیں امامِ باقرؑ
وارثِ بابِ مدینہ ہیں امام باقرؑ

رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں یکے از فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ
تاج حکمت میں جو ہر وقت سجا رہتا ہے وہ فراست کا نگینہ ہیں امام باقرؑ
جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر ایسے رازوں کا سفینہ ہیں امام باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آ کر طاہر
قلزمِ قلبِ سکینہ ہیں امام باقرؑ

--طاہر ناصر علی--

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام

مطلعِ امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہوگئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجدؑ روحِ بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابوجعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقرِ علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورتِ علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دورِ رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیضِ پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بنکے مدح خواں چمکا

--- ریحانؔ اعظمی ---

المرسلہ سیدہ زہرا عباس ۔ یکم رجب ۱۴۳۳ھ کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

۔سید اعجاز ثقلین بخاری۔

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جنکی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے

کارنامے پر ہیں نازاں جنکے ختم المرسلینؐ دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

دین کی اصل و حقیقت کر گئے ہیں واشگاف
آپ جو کہہ دیں وہ حق باقی خیال خام ہے

فیضِ صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے

کربلا کے سانحے کے شاہدِ عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

بے ضمیروں سے تقابل ان کا کرنا ہے عبث یہ مدینے کے ہیں شہ انکا مقدر شام ہے

یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوا لیں مدینے فاصلہ دو گام ہے

التفاتِ حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

۔۔سید اعجاز ثقلین بخاری۔۔

الرسلہ سیدہ زہرا عباس ۔ یکم رجب ۱۴۳۳ھ کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدح امام باقر علیہ السلام

(ریحان اعظمی صاحب کا کلام)

علیؑ کے بیٹے، علیؑ کے پوتے، علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علومِ حیدرؑ علومِ سرورؐ علومِ سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تم ہی نے بخشا ہے بے کلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلق خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علوم مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کم سنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں تھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحاںؔ کی بقا کا لکھا ہے دار و مدار باقرؑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدح امام باقر علیہ السلام

از شاعرِ اہلبیت ریحان اعظمی

مطلعِ امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روحِ بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے کراں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفے میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں پھیلا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدے پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیضِ پنجتن کا ہے اے ریحاںؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---

سید نزر عباس ---۲۴فروری ۲۰۰۲---۱۱ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطلعِ امامت پر چاند پانچواں چمکا

(در مدح امام محمد باقر علیہ السلام)

مطلعِ امامت پر چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روحِ بندگی دانا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب تھا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے گماں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقرِ علوم ان کو اس لیے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورتِ علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دورِ رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفا کے وعدہ پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتنؑ کا ہے اے ریحاںؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ

(در مدح امام محمد باقر علیہ السلام)

"علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ"
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علومِ حیدرؑ علومِ سرورؐ علومِ سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تھا ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
نبیؐ نے بخشا ہے کل میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلقِ خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علومِ عقلی و ظاہری سے کمال درجہ جو آگہی تھی
بجھائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کمسنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لیے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں تھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحاںؔ کی بقا کا لکھا ہے وارد مدار باقرؑ

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحان اعظمی صاحب کا نذرانۂ عقیدت

قلم صادق زباں صادق ہے صادق گھر کا گھر سارا
صداقت سے میرے مولاؑ نے ہر کاذب کو ہے مارا
امامِ جعفرِ صادقؑ صداقت کا سمندر ہیں
صداقت کے فلک کا آپ کو کہتے ہیں سب تارا

خوشبو تلاش کرتی تھی چاہت جو پھول کی
دو صادقوں کی ایک ہے ساعت نزول کی
اترا ہے آفتابِ صداقت زمین پر
ہمراہ روشنی ہے خدا کے رسولؐ کی
علم و کمال و تقویٰ صداقت کے ورثہ دار
نظریں جمی ہیں ان پہ ہر اک دل ملول کی
وہ شخص بادشاہوں کی توقیر رکھتا ہے
جس نے بھی ان کے در کی غلامی قبول کی
معصوم آٹھویں ہیں امام ششم ہیں یہ
تاریخ لکھ گئے ہیں فروع و اصول کی
ان کی صداقتوں پہ صداقت کو ناز ہے
یہ بھی ہیں اک نشانی جہاں میں رسول کی
ریحان حق کلامی قلم کو عطا ہوئی
دادِ سخنوری بھی انہی سے وصول کی

---ریحان

صداقت ناز کرتی ہے امامت ایسی ہوتی ہے
خدا خود ناز فرمائے شریعت ایسی ہوتی ہے
امام جعفرؑ صادق صداقت کا فلک ٹھہرے
لقب ہی پڑ گیا صادق صداقت ایسی ہوتی ہے
خزانہ علم کا وہ دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے
سخی کہتے ہیں ہم اس کو سخاوت ایسی ہوتی ہے
اگر مہمان بنکر کوئی دشمن ان کے گھر آئے
مدارت خود کریں اس کی شرافت ایسی ہوتی ہے
ہے تاریخ ولادت ایک ان کی اور محمدؐ کی
نبوت اور امامت میں محبت ایسی ہوتی ہے
بنا ہتیار دشمن سامنے ان کے جو آ جائے
اسے ایذا نہیں دیتے شجاعت ایسی ہوتی ہے
ضروری ہے ہوا جیسے بقائے زندگی کو
ہمیں اپنے اماموں کی ضرورت ایسی ہوتی ہے
شرف ہے جعفری ہونا تیری نسبت سے اے آقا
ہمارا رہنما تو ہے قیادت ایسی ہوتی ہے
یہاں آ کر یہ بے زر کو بھی بو ذرؓ بناتے ہیں
سمجھ میں پھر کہیں آئے گا دولت ایسی ہوتی ہے
درِ علمِ نبیؐ سے حرف وہ ریحان مل جائیں
ثنا جس کی ہے وہ کہہ دیں کہ مدحت ایسی ہوتی ہے

---ریحان اعظمی

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے ریحان اعظمی صاحب کا یہ کلام حاصل کیا
طالب دعا ---سید نذر عباس ---۲۲ رجب ۱۴۲۳ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا نزرانہ عقیدت

قلم صادق زباں صادق ہے صادق گھر کا گھر سارا صداقت سے میرے مولاؑ نے ہر کاذب کو ہے مارا
امامِ جعفرِ صادقؑ صداقت کا سمندر ہیں صداقت کے فلک کا آپ کو کہتے ہیں سب تارا

صلی اللہ علیہ وآلہ

خوشبو تلاش کرتی تھی چاہت جو پھول کی
دو صادقوں کی ایک ہے ساعت نزول کی

اترا ہے آفتابِ صداقت زمین پر ہمراہ روشنی ہے خدا کے رسولؐ کی

علم و کمال و تقویٰ صداقت کے ورثہ دار
نظریں جمی ہیں ان پہ ہر اک دل ملول کی

وہ شخص بادشاہوں کی توقیر رکھتا ہے جس نے بھی ان کے در کی غلامی قبول کی

معصوم آٹھویں ہیں امامِ ششم ہیں یہ
تاریخ لکھ گئے ہیں فروع و اصول کی

ان کی صداقتوں پہ صداقت کو ناز ہے یہ بھی ہیں اک نشانی جہاں میں رسول کی

ریحانؔ حق کلامی قلم کو عطا ہوئی
دادِ سخنوری بھی انہی سے وصول کی

(ریحان اعظمی صاحب کا یہ کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سید زر عباس۔۔ ۱۵۔۱۱۔۲۰۰۲ م)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا نزرانہ عقیدت

صداقت ناز کرتی ہے امامت ایسی ہوتی ہے
خدا خود ناز فرمائے شریعت ایسی ہوتی ہے

امام جعفرؑ صادق صداقت کا فلک ٹھہرے   لقب ہی پڑ گیا صادق صداقت ایسی ہوتی ہے

خزانہ علم کا وہ دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے
سخی کہتے ہیں ہم اس کو سخاوت ایسی ہوتی ہے

اگر مہمان بنکر کوئی دشمن ان کے گھر آئے   مدارت خود کریں اس کی شرافت ایسی ہوتی ہے

ہے تاریخ ولادت ایک ان کی اور محمدؐ کی
نبوت اور امامت میں محبت ایسی ہوتی ہے

بنا ہتیار دشمن سامنے ان کے جو آجائے   اسے ایذا نہیں دیتے شجاعت ایسی ہوتی ہے

ضروری ہے ہو اجیسے بقائے زندگی کو
ہمیں اپنے اماموں کی ضرورت ایسی ہوتی ہے

شرف ہے جعفری ہونا تیری نسبت سے اے آقا   ہمارا رہنما تو ہے قیادت ایسی ہوتی ہے

یہاں آؤ کہ یہ بے زر کو بھی بوذرؓ بناتے ہیں
سمجھ میں پھر کہیں آئے گا دولت ایسی ہوتی ہے

درِ علمِ نبیؐ سے حرف وہ ریحانؔ مل جائیں   ثناء جس کی ہے وہ کہہ دیں کہ مدحت ایسی ہوتی ہے

--ریحانؔ اعظمی--

(ریحانؔ اعظمی صاحب کا یہ کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔سیدنزرعباس--۱۵-۱۱-۲۰۰۲م)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

اے باب حوائج میرے سلطانِ زمانہ بگڑی کو بنانا
بس ایک تمنا ہے ہمیں پاس بلانا قدموں میں بٹھانا
ہیں سبط نبیؐ جعفر صادقؑ کے ولی ہیں فرزندِ علیؑ ہیں
اس گھر سے نہیں بڑھ کے کوئی اور گھرانہ دنیا سے یگانہ
اس در سے کبھی کوئی بھی خالی نہ گیا ہے جو مانگا ملا ہے
مومن کے لئے ہے یہی انمول خزانہ سائل کا ٹھکانہ
اک ہم ہیں حضوری کے لئے دور ہیں مولا مجبور ہیں مولا
ہو کاش مقدر میں کبھی روضے پہ جانا دکھ درد سنانا
ہم لوگ پریشاں ہیں سکوں دیجے مولا کچھ کیجے مولا
خالی میری جھولی میں بھی کچھ پھول گرانا منگتا ہوں پرانا
اجداد کے مانند بہت ظلم سہے ہیں لب تشنہ رہے ہیں
صد حیف کہ زنداں میں انہیں زہر پلانا اور جشن منانا
آتی ہے ہمیں یاد جو مولا کی اسیری بے وقت کی پیری
اس عالمِ پیری میں مصیبت کا اٹھانا اور دیں کا بچانا
تاریکیٔ شب میں یہی تابوت اٹھا تھا پر کس کو پتہ تھا
بغداد میں پھر لٹ گیا زہراؑ کا گھرانہ روتا ہے زمانہ
تاریکیٔ زنداں میں فقط لاشہ پڑا تھا چھوٹا نہ بڑا تھا
مزدوروں کا چپکے سے حسن لاشہ اٹھانا دنیا کو رلانا

(المرسلہ بانی امام بارگاہ کاظمی اسلام آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاوید اقبال کا نزرانہ عقیدت

غیض و غضب کو تھام لیا شاہِ کاظمین
کاظمؑ ہوا لقب ترا اے شاہِ مشرقین
قیدی بنا کے لے چلا ہارون بد سرشت
صدمہ مفارقت کا، کئے دختروں نے بین
دجلے کے پل پہ دیکھ غریبی کی انتہا
مزدور ہیں جنازہ اٹھائے، نہ شور و شین
صدقِ خلیلؑ و خلعتِ آدم ہے زیبِ تن
ہیبت کلیمؑ کی یہ نبیؐ کا ہے نورِ عین
مولا مرے غریب و مسافر کی سالگرہ
آتی ہے بیچ فصلِ عزائے حسنؑ حسینؑ
بابا رضاؑ کے ہیں تو یہی فاطمہؑ کی جان
جاویدؔ ہیں عطا کے یہ مخزن عطائے عین
--جاوید اقبال قزلباش--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

غیض وغضب کو تھام لیا شاہِ کاظمین
کاظمؑ ہوا لقب ترا اے شاہِ مشرقین

قیدی بنا کے لے چلا ہارون بد سرشت
صدمہ مفارقت کا، کیے دختروں نے بین

دجلے کے پل پہ دیکھ غریبی کی انتہا
مزدور ہیں جنازہ اٹھائے، نہ شور و شین

صدقِ خلیل وخلعت آدم ہے زیب تن
ہیبت کلیمؑ کی یہ نبیؐ کا ہے نور عین

مولا مرے غریب ومسافر کی سالگرد
آتی ہے بیچ فصل عزائے حسنؑ حسینؑ

بابا رضاؑ کے ہیں تو یہی فاطمہؑ کی جان
جاوید ہیں عطا کے یہ مخزن عطائے عین

--جاوید اقبال قزلباش--

(طالب دعا۔ سید زرعباس۔ ۱۱ اگست ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحان اعظمی صاحب کا کلام

امام موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے
جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوئج عبدِ صالح کاظم و صابر
میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبلِ پیدائش کیا جس نے
امام جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں
نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علم جعفرؑ بھی
زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ
یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امام موسیٰ کاظمؑ
امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا
نواں معصوم ہیا ور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پیا ان کی سیرت تھی
یہ سیرت در حقیقت سیرتِ محبوب داور ہے

کیا جامِ شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر
بتایا کہ شہادت کے لئے مخصوص اک گھر ہے

شرف ریحان حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا
مری صورت قلم میرا نصیبے کا سکندر ہے

مدح امام موسیٰ کاظمؑ

از جناب ریحان اعظمی

تم کو وہ عطا تم بحرِ سخا تم مشکل ٹالنے والے ہو
اے ابنِ علیؑ ابنِ زہراؑ تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم علم کا بہتا دریا ہو تم حق کے ولی کا سایہ ہو
تم باب حوائج ہو مولا تم مشکل ٹالنے والے ہو

کاظمؑ ہو کرامت والے ہو قرآن کے تم رکھوالے ہو
حاصل ہے تمہیں مرضی خدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

پیکر سے عیاں ہے عکس نبی سیرت میں حسنؑ صورت میں علیؑ
تم کعبہ جاں تم قبلہ نما تم مشکل ٹالنے والے ہو

غصہ نہ کبھی رخ پر دیکھا کاظم کے یہی معنی ہیں کھلا
ہے خلق خدا کے لب پہ صدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جو در پہ سوالی آیا ہے وہ جھولی بھر کے لایا ہے
دربارِ سخی ہر دم ہے کھلا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جنت کی بشارت مل جائے روضے پہ تمہارے جو جائے
کہتی ہے تیرے مرقد کی فضا تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم جعفر صادقؑ کے ہو پسر قرآن صداقت کے جوہر
حق گوئی تمہارا ہے ورثہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

سامانِ شفاعت ذکر تیرا ریحان کو مولا روزِ جزا
کیا نارِ جہنم سے خطرہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

--ریحان اعظمی--

۲۵ رجب ۱۴۲۲ھ کو باب الحوائج امام کاظمؑ کے یوم شہادت پر ہم اپنے وقت کے
امام کو تعزیت پیش کرتے ہیں ---سیدزرعباس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذر امام موسیٰ الکاظمؑ

مختلف شعراء کی رباعیاں

امامِ بحر و بر ھادی ہفتمؑ

وہ نورِ حق جو دیں کا ناخدا ہے
دعائیں ان کے صدقے میں بر آئیں
لقب بابِ الحوائج آپ کا ہے

پڑھو صلِ علیٰ مل کر بنامِ موسیٰؑ کاظمؑ
سنو پھر شوق سے وصفِ امامِ موسیٰؑ کاظمؑ
مسلسل اشکِ خون بہنے دو آنکھوں کے دوآبے سے
اگر مقصود ہو لکھنا سلامِ موسیٰؑ کاظمؑ

-----

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی ،یا باب الحوائج یاامام موسیٰ ابن جعفر الکاظمؑ

اے باب حوائج میرے سلطانِ زمانہ   بگڑی کو بنانا

بس ایک تمنا ہے ہمیں پاس بلانا قدموں میں بٹھانا

ہیں سبط نبیؐ جعفر صادقؑ کے ولی ہیں فرزندِ علیؑ ہیں   اس گھر سے نہیں بڑھ کے کوئی اور گھرانہ دنیا سے یگانہ

اس در سے کبھی کوئی بھی خالی نہ گیا ہے   جو مانگا ملا ہے

مومن کے لئے ہے یہی انمول خزانہ سائل کا ٹھکانہ

اک ہم ہیں حضوری کے لئے دور ہیں مولا مجبور ہیں مولا   ہو کاش مقدر میں کبھی روضے پہ جانا دکھ درد سنانا

ہم لوگ پریشان ہیں سکوں دیجے مولا   کچھ کیجیے مولا

خالی میری جھولی میں بھی کچھ پھول گرانا   منگتا ہوں پرانا

اجداد کے مانند بہت ظلم سہے ہیں لب تشنہ رہے ہیں   صد حیف کہ زنداں میں انہیں زہر پلانا اور جشن منانا

آتی ہے ہمیں یاد جو مولا کی اسیری   بے وقت کی پیری

اس عالم پیری میں مصیبت کا اٹھانا اور دیں کا بچانا

تاریکی شب میں یہی تابوت اٹھا تھا پر کس کو پتہ تھا   بغداد میں پھر لٹ گیا زہراؑ کا گھرانہ روتا ہے زمانہ

تاریکی زنداں میں فقط لاشہ پڑا تھا چھوٹا نہ بڑا تھا

مزدوروں کا چپکے سے حسنؔ لاشہ اٹھانا دنیا کو رلانا

(المرسلہ بانی امامبارگاہ کاظمی اسلام آباد)

طالب دعا۔سید نزر عباس۔۱۴ نومبر ۲۰۰۲م

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی ،یا باب الحوائج یا امام موسیٰ ابن جعفر الکاظمؑ

جاوید اقبال کا نذرانہ عقیدت

غیض وغضب کو تھام لیا شاہِ کاظمین
کاظمؑ ہوا لقب ترا اے شاہ مشرقین

قیدی بنا کے لے چلا ہارون بد سرشت
صدمہ مفارقت کا، کئے دختروں نے بین

دجلے کے پل پہ دیکھ غریبی کی انتہا
مزدور ہیں جنازہ اٹھائے، نہ شوروشین

صدقِ خلیل وخلعت آدم ہے زیب تن
ہیبت کلیمؑ کی یہ نبیؐ کا ہے نورعین

مولا مرے غریب ومسافر کی سالگرد
آتی ہے بیچ فصل عزائے حسنؑ حسینؑ

بابا رضاؑ کے ہیں تو یہی فاطمہؑ کی جان
جاوید ہیں عطا کے یہ مخزن عطائے عین

--جاوید اقبال قزلباش--

طالب دعا۔ سید نزر عباس۔ ۱۴ نومبر ۲۰۰۲م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

امامِ موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے
جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب بابِ الحوئج عبدِ صالح کاظم و صابر میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبل پیدائش کیا جس نے
امام جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علمِ جعفرؑ بھی
زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امام موسیٰ کاظمؑ
امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا نواں معصوم ہیا اور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی
یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوبِ داور ہے

کیا جامِ شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر بتایا کہ شہادت کے لئے مخصوص اک گھر ہے

شرف ریحانؔ حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا
مری صورت قلم میرا نصیبے کا سکندر ہے

المرسلہ — طالبِ دعا سید نذر عباس — ۱۳ نومبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی یا باب الحوائج یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

امام موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے
جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوائج عبدِ صالح کاظم و صابر میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبلِ پیدائش کیا جس نے
امامِ جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علم جعفرؑ بھی
زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جوہر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امام موسیٰ کاظمؑ
امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا نواں معصوم ہے اور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی
یہ سیرت در حقیقت سیرتِ محبوبِ داور ہے

۲۵ رجب ۱۴۲۲ھ کو باب الحوائج امام کاظمؑ کے یوم شہادت پر ہم اپنے وقت کے امام کو تعزیت پیش کرتے ہیں ۔۔۔ سید رضا عباس

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام علیؑ ابن موسیٰ الرضا

غل عجم میں ہے رضاؑ آج یہاں آتے ہیں
صورتِ دبدبہ شورِ اذاں آتے ہیں
سر ابھارے ہوئے ماضی کے نشاں آتے ہیں
ان کی دادی کا یہ میکا ہے جہاں آتے ہیں
نہ امارت نہ ریاست نہ سیاست آئے
ہاں قدم لینے کو کسریٰ کی عدالت آئے

--نسیم امروہوی--

نور ہی نور ہے ظاہر ہو کہ ان کا باطن ان پہ جو لائے نہ ایمان وہ کب ہے مومن
یہ بہ تائیدِ خدا خلقِ خدا کے محسن ہر مسافر کی حفاظت کو امامِ ضامن
اس کا آسیب ہے رد۔ ختم بلا۔ جادو بند
مل گیا ان کی ضمانت کا جسے بازو بند

--نسیم امروہوی--

کہا کسی نے کہ ابنِ رسولؐ کوئی حدیث
سنائیے ہمیں ایمان جس سے تازہ ہو
کہا سوالی اگر چاہتا ہے خلد بریں
زبان صدق سے کہہ لا الہ الا اللہ

--صغیر رضوی--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معصومہ قم جناب فاطمہ

مرثیہ کس ہاتھ سے تیرا لکھوں یہ تو بتا　　اشک میرے ہیں رواں اک غم تیرا مشہود ہے

پیکر درد و الم تیرا سفر دشوار تر　　قم تلک جو ستره روزہ زندگی محدود ہے

ہستی معروف قم کے تزکرے ہیں الاماں　　جان عالم ہو فداوہ قلب جو محمود ہے

سیاہ پرچم سیاہ دنیا سیاہی افلاک کیوں　　ماجرا یہ ہو گیا کیا اے میرے معبود ہے

قصہ پردرد و غم جاوید اب چھیڑو نہ تم

فاطمہؑ کے قلب کا آرام اب مفقود ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد تقی الجوادؑ

جناب ریحان اعظمی کا کلام

بیتِ علی رضاؑ میں تقیؑ کا ظہور ہے
خوشبو ہوا میں اور فضاؤں میں نور ہے

یہ طفل نو امام رضا کا وہ طفل ہے — بچپن میں ہی کتاب خدا پر عبور ہے
آغوش میں سبیکہؑ کے ہے پیارا ماہتاب — قرآن معرفت میں جو بین السطور ہے
یہ بھی ہے خاندان رسالت کا اک چراغ — ہر رخ جس سے مثال علیؑ یہ بھی دور ہے
چوتھے برس میں سر پہ امامت کا تاج تھا — ثابت ہوا کہ نور بہر حال نور
بہلولؓ ہو گیا کوئی سلمانؓ بن گیا — آل نبیؐ کی ذات کا جس کو شعور ہے
ان کے لقب نجیب تقی مرتضیٰ بھی تھے — جواد وہ لقب ہے جو شان غفور ہے
نرمی گنہگاروں پہ رب کی ہے اک صفت — اوصاف میں تقیؑ کے بھی شامل صبور ہے

ریحان مدح خواں ہوں امام تقیؑ کا میں
یہ وہ مقام ہے جہاں جائز غرور ہے

---ریحان اعظمی

جانشین امامِ رضا آگئے

جانشینِ امامِ رضاؑ آ گئے — ابن زہراؑ و مشکل کشا آ گئے
ہے تقی نام تقویٰ فضیلت میں ہے — پہنے علم نبیؐ کی قبا آ گئے
ان کے فرزند ہوں گے امام تقیؑ
کہتے سب مل کے صد مرحبا آ گئے
جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائیں گی — ساری دنیا کے حاجت روا آ گئے
تھے لقب آپ کے مرتضیٰؑ اور تقیؑ — بن کے بحر عطا و سخا آ گئے
آپ جواد قانع نجیب و تقیؑ
جس میں بن کے تازہ ہوا آ گئے
تیغِ علم سے توڑا بت جہل کا — اے خوشا ابن خیبر کشا آ گئے
یہ عطاؤں کا در یہ طہارت کا گھر — معنی انما ھل اتیٰ آ گئے
از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰؐ منزلت مصطفیٰؐ آ گئے
حرف تقویٰ کی ہوا متقی آپ سے — وہ جو تقوے کی ہے انتہا آ گئے

آج ریحان بابِ شرف کھل گیا
ہادی و رہنما پیشوا آ گئے

---ریحان اعظمی

ذکر امام تقیؑ

(ظہور جارچوی صاحب کا کلام)

منظور ہے جو مدحِ محمد تقیؑ مجھے — توفیق دیں گے نظم کی مولا علیؑ مجھے

جب زہر سے شہید ہوئے آٹھویں امام — مامون کے خلاف نظر آئے خاص و عام
برہم نظر جو آیا حکومت کا انتظام — اپنی بقا کا پھر کیا اس نے اہتمام
بلوا لیا امامِ تقیؑ جواد کو
شیعوں کو شاد کر کے دبایا فساد کو
اک دن شکارگاہ کو جاتا تھا بادشاہ — بچوں کے ساتھ دیکھا تقیؑ کو میان راہ
بچے تمام بھاگ گئے ڈر کے لی پناہ — لیکن کھڑے رہے وہیں مولا بعز و جاہ
گزرا گیا جو خون تو مامون رک گیا
معصوم کے قریب وہ ملعون رک گیا
مامون نے کہا کہ بتائیں ذرا حضور — کیوں میرے رعب سے نہ گئے ڈر کے آپ دور
بولے امامؑ بھاگنا تھا کس لیے ضرور؟ — ظالم ہے تو، نہ میں نے کیا ہے کوئی قصور
نادم ہوا جواب سے بولا کمال ہے
ہاں کیوں نہ ہو امامِ رضاؑ کا یہ لال ہے
واپس ہوا شکار سے جب شاہ وقت شام — موجود پھر وہیں نظر آئے اسے امام
مٹھی کو اپنی بند دکھا کر کیا کلام — یہ تو ذرا بتایئے اے آسماں مقام
کیا چیز میری مٹھی میں اس وقت بند ہے
دیکھیں تو علم آپ کا کتنا بلند ہے
بولے یہ مسکرا کے امامِ فلک وقار — ہیں مچھلیاں سمندرِ قدرت میں بے شمار
لے جاتا ہے اڑا کے انہیں عرش سے بخار — کر لیں جو باز ان کو سلاطین کے شکار
مسرور قلب ہوتا ہے اہل عقول کا
لیتے ہیں امتحان وہ آلِ رسولؐ کا
مامون اس جواب سے خوش اس قدر ہوا — حجت کو اپنے ساتھ محل میں ہی لے گیا
رکھ کر محل میں دیکھی جو انوار کی ضیاء — قائل ہوا تقیؑ کے علوم و کمال کا
بڑھتا گیا خلوص جو حق کے ولی کے ساتھ
بیٹی کا رشتہ کر دیا مولا تقیؑ کے ساتھ

طالب دعا سید زوار عباس ۲۸ مئی ۲۰۰۴

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام محمد تقی الجوادؑ

ہیں تقی مثل علیؑ دین کا گویا قرآں
لیکن اک وصف میں بالکل ہے ید اللہ کی شان
ذوالعشیرہ میں نبیؐ نے یہ کیا تھا اعلان
وہی نائب ہے مرا آج جو لائے ایمان
دس برس کے تھے علیؑ جب کہ نیابت پائی
نو برس کے تھے تقیؑ جب کہ امامت پائی

--نسیم امروہوی--

ریحان اعظمی صاحب کا کلام

جانشین امام رضاؑ آ گئے
ابن زہراؑ و مشکل کشا آ گئے

ہے تقیؑ نام تقویٰ فضیلت میں ہے
پہنے علم نبیؐ کی قبا آ گئے

ان کے فرزند ہوں گے امام نقیؑ
کہیئے سب مل کے صد مرحبا آ گئے

جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائیں گی
ساری دنیا کے حاجت روا آ گئے

تھے لقب آپ کے مرتضیٰ و تقیؑ
بن کے بحر عطا و سخا آ گئے

آپ جواد قانع نجیب و تقی
جس میں بن کے تازہ ہوا آ گئے

تیشۂ علم سے توڑا بت جہل کا
اے خوشا ابن خیبر کشا آ گئے

یہ عطاؤں کا دریا طہارت کا گھر
معنیٔ انما ھل اتی آ گئے

از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰ منزلت مصطفیٰ آ گئے

حرف تقویٰ ہوا متقی آپ سے
وہ جو تقوے کی ہے انتہا آ گئے

آج ریحانؔ باب شرف کھل گیا
ہادی و رہنما پیشوا آ گئے

--ریحانؔ اعظمی--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام عسکریؑ از جناب ریحان اعظمی

تم رہنما ہو مولا پیمبرؐ کی شان کے

تم ہو امام مولا امام زمانؑ کے

ٹھہریں تمہارے سامنے کیا لشکر و سپاہ ؟ تم خود ہی عسکری ہو زمان و مکان کے

بیٹا تمہارا آخری حجت خدا کی ہے

سر جس کے در پہ خم ہیں زمین و آسمان کے

قرآن منزلت ہے تمہاری ہر ایک بات تم گیارہویں علیؑ ہو زبان و بیان کے

وہ جراءت بیان تھی حاکم کے سامنے

ہوتے تھے پاش پاش کلیجے چٹان کے

تم وارثِ علیؑ و نبیؐ ابنِ فاطمہؑ تم ترجماں رہے ہو خدا کی زبان کے

حُسنِ حسنؑ، علیؑ کی ذکاوت ، رضاؑ مزاج

رب نے بنایا نورِ رسالت میں چھان کے

اجداد کی طرح پسِ زنداں بہت رہے دشمن تھے منکران خدا ان کی جان کے

مشہور ہے زمانے میں تفسیرِ عسکریؑ

سوتے تھے آپ علم کی چادر کو تان کے

ریحان جو بھی ان کی فضیلت میں شک کریں پہچان لیجئے کہ لوگ ہیں کس خاندان کے

(ہم اپنے وقت کے امام کو ان کے والدِ گرامی کی پیدائش کی مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔۔طالب دعا ۔۔سید زر عباس ۔۱۲ جون ۲۰۰۳)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرِ امام عسکریؑ

آغا سروشؔ کا کلام

اے امام عسکریؑ اے وارثِ خیرالانام   تیرے لشکر میں فرشتوں کا ہے ہر سُو ازدحام

تیرا نانا دینِ حق کا آخری پیغام بر   تیرا بیٹا آج کے روشن زمانے کا امام

پھر نمازوں کی طرح فرض ہے تیری مودّت بھی   سمت کعبہ کی طرح واجب ہے تیرا احترام

دور تیرا گیارھواں ہے دورِ ختم المرسلین   ہے نزولِ وحی سے ہٹ کر وہی سب تیرے کام

تو ہے یوں قرآن اور اسلام کا سینہ سپر   جیسے جنگِ بدر و خندق میں میرا پہلا امام

ایک مردِ فلسفی گھیرے ہوئے تھا شک جسے   تھا کلام اللہ کی آیات میں جس کو کلام

تیری حکمت کے سخن نے کر دیا بے دست و پا   ہو گیا دو چار ہی جملوں میں وہ تیرا غلام

پارہ پارہ ہو گیا اسحاق کندی کا غرور   تیرے صدقے آ گیا صیاد خود زیرِ دام

خونِ ناحق رنگ لایا یوں تیرے اجداد کا   اس طرح ڈوبا لہو میں پھر نہ ابھرا تختِ شام

وہ تیرا نورِ نظر وہ ورثہ دارِ انبیاء   کربلا کے خونِ ناحق کا جو لے گا انتقام

نام کا مختار وہ بیٹا تیرا مختارِ کل   ایک چھوٹا سا نمونہ تھا وہ خونی انقلاب

جمع سب کو دیکھ کر جشنِ ولادت میں تیرے   عرشِ اعظم کر رہا ہے تیرے شیعوں کو سلام

آپ کا روئے منور آپ کے گیسوئے پاک
ہیں سروشؔ خوش نوا کی زندگی کے صبح شام

طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲۔ ۱۰ شوال ۲۰۰۳ھ۔ یوم غیبت امام زمانہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان   السلام علیک یا خلیفۃ الرحمان   السلام علیک یا شریک القرآن   السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ تعالیٰ فرجک و سھل اللہ تعالیٰ مخرجک و ظھورک و رحمۃ اللہ و برکاتہ

★★★★★★★★★★★★

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت   جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی   قیامت سے پہلے امام آئیں گے

●●●●●

قیامت میں دامن اوڑھا لیجیۓ گا   غریبوں کی قسمت بنا دیجیۓ گا
عریضے بہیں کشتی نوح مولا   تھپیڑے پڑیں تو چھڑا لیجیۓ گا

★★★★★★★

ختم فرمائیے کب غیب کی مدت ہو گی   کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہو گی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن   آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہو گی

●●●●●

نرجس ہیں آج کیا تہ داماں لئے ہوئے   ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس نبیؐ امام مبینؑ حجت خدا   بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

★★★★★

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو   کالے بادل میں چمکتا ہوا تارا دیکھو
گود نرجسؑ کی بنی جس کے لئے آج رحل   وہ بارھواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

آج سبرات ہے حلول کا کھلول ہوئی ہے   پھلجڑی اور پڑاکن کا چھڑاوول ہوئی ہے
جے کا آنا تھا اوتو آئے گوا کعبہ ماں   اب سال بھر دیکھو تکوول ہوئی ہے

★★★★★

بھنور سے اتفاقاً بچ نکلنے پر نہ اتراؤ   سر ساحل پہنچ کر بھی سفینے ڈوب جاتے ہیں
وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنا ہے   ہمارے دل اسی احساس سے تسکین پاتے ہیں
انہیں دیکھا نہیں ہے پھر بھی ان کے چاہنے والے   قیامت کے حوالے سے انہیں پہچان جاتے ہیں
وہ ابن روح ہوں رومی ہوں طوسی ہوں خمینی ہوں   جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگمگاتے ہیں
وہ پردے میں ہیں ساحر اور ہم پردے کے باہر
بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاتے ہیں کہ آتے ہیں

★★★★★

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی   اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دیتا   کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

●●●●●

10 APR 2000

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میر حسن جلالپوری کی رباعیاں جو عامر اترولوی نے پڑھیں

میرے مالک مجھے لفظوں کا خزانہ دے دے
نغمہ بلبل کا ، قمری کا ترانہ دے دے
مدح حیدرؑ کی لکھوں دل کھول کے اپنا امیرؔ
قائم ِ آل ِ محمدؑ کا زمانہ دے دے

--عامرؔ ونیرؔ--

عشق شبیرؑ میں وہ لوگ جو مر جاتے ہیں
یوں سمجھ لیجئے پردیس سے گھر جاتے ہیں
ہم تو پروانے ہیں شعلوں سے گزر جاتے ہیں
اور کچھ لوگ تو جگنو سے بھی ڈر جاتے ہیں
مشکلیں گھیر لیں تو لو عباسؑ کا نام
نام ِ عباس سے طوفان ٹھہر جاتے ہیں

--عامرؔ ونیرؔ--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام زمانہؑ..جان عسکری

از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

کوئی کسی کے لئے ہے کوئی کسی کے لئے
یہ دل ہے وقف فقط جان عسکریؑ کے لئے
بغیر دیکھے زمانہ بنا ہے دیوانہ
یہ جذبِ خاص ہے بس دلبر نبیؐ کیلئے
بلا پتہ کا عریضہ ہو اور پہنچ جائے
بڑے سکون کی منزل ہے عاشق کے لئے

امام وقت میں شک ہو یقیں ہو شیطاں کا
یہ بات زیب نہیں دیتی آدمی کیلئے

کلیم

مالک کو اپنے بندے پہ کیا اعتبار ہے
ہاتھوں میں اس کے گردشِ لیل و نہار ہے
دورِ خزاں سے دور نہ کیوں رکھتا کبریا
قائم اسی سے دینِ نبیؐ کی بہار ہے
کہتا ہے اس کا حسن ۔ ہے تصویرِ مصطفےٰؐ
کہتا ہے دبدبہ اسدِ کردگار ہے
خاموشیوں سے اس کی نہ دھوکہ ہو ظالمو
قبضے میں اس کے اب بھی وہی ذوالفقار ہے

کلیم

کبھی دل میں خیال آتا ہے ان کی دید لازم ہے
علیؑ کے لال ہیں بالیں پہ وقتِ نزع آئیں گے
جو کہتا ہوں تڑپ کر مر گئے عاشق تو کیا ہوگا
تو کہتے ہیں ہم اپنے عاشقوں کو پھر جلائیں گے

اسی باعث لگائے ہم نے کعبہ کے بڑے چکر
وہ اہلبیت ہیں آخر خود اپنے گھر تو آئیں گے

کلیم

دولت نہ کوئی درہم و دینار چاہیئے
خاکِ قدم حضور کی سرکارؑ چاہیئے
عشق علیؑ کی دولتِ بیدار چاہیئے
ملتی ہو وار پر تو مجھے وار چاہیئے
چاروں طرف سجے ہیں محلّ ظلم و جور کے
کوئی تو دینِ حق کا بھی دربار چاہیئے
گفتار کے سپاہی ہیں یہ سارے کلمہ گو
اور دینِ حق کو صاحبِ کردار چاہیئے
ہم صورتِ کلیم نہ جائیں گے طور پر
ہم کو اسی مقام پہ دیدار چاہیئے

کلیم

نرجسؑ کے لال جب بھی ترا تذکرہ ہوا
اپنے دل و دماغ میں محشر بپا ہوا
اٹھنے لگے ہیں اپنے قدم سوئے بیتِ حق
نکلا ہوں جب بھی تیرا پتہ پوچھتا ہوا

کلیم

جب ہمارے امامؑ آئیں گے
لے کے حق کا پیام آئیں گے
دور دنیا سے ظلمتیں ہوں گی
جب وہ ماہِ تمام آئیں گے
بھیجیں گے ہم زمین والے درود آسماں سے سلام آئیں گے

کلیم

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سید زرعباس۔ ۲۵ ستمبر ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ ۱۵ شعبان

از جناب ظہور جارچوی

جب شبِ غیبت کی دنیا میں سحر ہو جائے گی
شکل انساں میں مشیت جلوہ گر ہو جائے گی

ہم انہیں دیکھیں گے اے ذوقِ تماشہ کس طرح　　نذر نظارہ تو پہلی ہی نظر ہو جائے گی

وہ تو پیرو آپ کی ہے گر نہیں آتی نہ آئے
آپ آجائیں قیامت در بدر ہو جائے گی

ظلمِ باطل۔ کفر کی شورش۔ فروغِ عدل و داد　　شام ہوگی۔ رات گزرے گی۔ سحر ہو جائے گی

لو لگا کے مہدیٔ دیں سے اگر شمعِ یقیں
آرزو پوری نہ ہوتی ہو۔ مگر ہو جائے گی

دورِ باطل کیوں ہے، دنیا میں اگر حق آ گیا　　کیا کتاب اللہ بھی نامعتبر ہو جائے گی

یاں سے جائے گی اذاں آجائیں گے واں سے مسیحؑ
محفلِ ارض و سماں زیر و زبر ہو جائے گی

قبر میں میری طرف لپکے گی جب تیغِ عذاب　　یہ جو غیبت کی عقیدت ہے سپر ہو جائے گی

معجزہ مانگیں گے جب اہلِ جہاں وقتِ ظہور
تیغِ حیدرؑ کھنچ کے مولا کی سپر ہو جائے گی

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔ طالب دعا ۔ سید نذر عباس ۔ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن ۔ السلام علیک یا شریک القرآن ۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت　　جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی　　قیامت سے پہلے امام آئیں گے

وجودِ حق سے یہ سارا نظام قائم ہے　　کسی کے فیض سے یہ انتظام قائم ہے
وہ اور رہوں گے نگہبانِ مذہب وملت　　ہمارے سر پہ ہمارا امامؑ قائم ہے

سایۂ ذوالجلال کہتے ہیں　　حاکمِ بے مثال کہتے ہیں
جو ہے اس دور کا امام اسے　　م ح م د کہتے ہیں

حجابِ غیب میں جو اک امام باقی ہے　　اُسی سے دینِ محمدؐ کا نام باقی ہے
بتا رہا ہے کتابِ خدا میں سورۂ قدر　　خدا سے رابطہ سلام و کلام باقی ہے

جنابِ نوحؑ سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادرِ مطلق، یہ بندۂ مخصوص
اسی سے سلطنتِ کائنات ان کو ملی

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے مختلف رسالوں سے جمع کی ۔۔ طالبِ دعا ۔۔ سید زرعباس ۔۔ ۱۳ نومبر ۲۰۰۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ علیہ السلام ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہجوم جبر میں با اختیار آ جاؤ
قیام امن کے پروردگار آ جاؤ

علی شکوہ محمدؐ وقار آ جاؤ　　امام غائب و غیب اقتدار آ جاؤ
بغیر دیکھے بھی ہم ہیں نثار آ جاؤ　　عقیدتوں پہ کرو اعتبار آ جاؤ
خزاں ہے ناظم لیل و نہار آ جاؤ　　چمن سے روٹھ گئی ہے بہار آ جاؤ
با اقتضائے مشیت تھی غیبت کبریٰ　　بہ حکم مصلحت کردگار آ جاؤ
امام وقت کی تقریب رونمائی کا　　نگاہِ وقت کو ہے انتظار آ جاؤ
نشانی شہ دلدل سوار آ جاؤ　　سوار ابلق لیل و نہار آ جاؤ
امام عصر طبیب زماں مسیح جہاں　　مزاج دہر ہے ناسازگار آ جاؤ
جہاد بدر و احد نا تمام ہے اب تک　　بہ قوت اسد کردگار آ جاؤ
بے شمار مہیا ہے قوم حیّ علی　　اذاں نہیں ہے یہ دل کی پکار آ جاؤ
برائے نصرت حق کب مجھے پکارو گے　　یہی بتانے کو بس ایک بار آ جاؤ
جو ارض عرش میں مدت سے تھیں جو فریادیں　　اتر کے آ ئیں ہیں سب ایک بار آ جاؤ
تم ہی ہو حجت آخر تو ختم حجت کو　　بہ حق حجت پروردگار آ جاؤ
یہ کربلا سے صدا دے رہی ہے روح بتولؑ　　میرے قرار دل بے قرار آ جاؤ

یہ آ رہی ہے صدا دم بدم مدینے سے
اٹھا کے تیغ سقیفہ شعار آ جاؤ

۔۔نسیم امروہوی۔۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام زمانہؑ ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہے ظلم کی اک شاہی اب جو بھی حکومت ہے
یہ مہدیؑ دوراں کی آنے کی علامت ہے
وحدت کو ہے کیا کھٹکا اندیشہ باطل کی جو کثرت ہے
طوفان کے رستے میں تنکوں کی جماعت ہے
عالم ہے تزلزل میں آمد کی یہ ہیبت ہے
لپٹی ہوئی قائم کے قدموں سے قیامت ہے
نظروں میں عدالت ہے وحدت ہے رسالت ہے
مٹھی میں امامت ہے ٹھوکر میں قیامت ہے
غیبت کے ہو کیوں منکر یہ رسم مشیت ہے
تخلیق کی ہر قوت اول پس غیبت ہے
ہے مہر جو شانے پر وہ اس کی شہادت ہے
جد ختم نبوت تھے یہ ختم امامت ہے
شمشیر ہے قبضے میں نظروں میں امارت ہے
اجماع کو خفت ہے شوریٰ کو ندامت ہے
یہ کہہ کے بیٹھ دیں گے عفریتِ دمشقی کو
اِندر کا اکھاڑا ہے یا بزم خلافت ہے

اس بولتے قرآں کے دیدار کی حسرت ہے
اتری ہوئی مدت سے قرآن کی سورت ہے
معبود نصاریٰ کا بیٹا ہے جماعت میں
معبود نصیری کے پوتے کی امامت ہے
جو غیب کے معنی ہیں مطلب وہی غیبت کا
انکار یہ غیبت کا انکار مشیت ہے
مظلوم کا غم سہنا۔ ظالم کا لہو بہنا
وہ جب کی ضرورت تھی یہ اب کی ضرورت ہے
مردے کو جلا دینا عیسیٰؑ کی کرامت تھی
عیسیٰؑ کو جلا دینا مہدیؑ کی کرامت ہے

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔طالب دعا۔سید نوزر عباس۔۱۸ اکتوبر ۳۰۰۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نسیم کاظمی صاحب کا نذرانہ عقیدت

صدف میں حق کے نہاں ہے گہر امامت کا
ہے کس میں دم کہ لگائے سراغ حجتؑ کا
یہ جلوہ ساماں ہے فانوسِ کبریاء میں نسیم
کسے مجال بجھائے چراغ غیبت کا

☆منقبت☆

ایماں کو ظلمتوں سے بچانے وہ آ گیا
باطل کا نقش نقش مٹانے وہ آ گیا

وہ کاروانِ زیست کا ہے میر کارواں — نقش قدم پہ اپنے چلانے وہ آ گیا
وہ آفتابِ تازہ کی کرنیں ہوئیں بلند — محشر میں بگڑے کام بنانے وہ آ گیا
ایماں میں اب نمود بھی ہے اور تازگی بھی ہے — درسِ عمل بشر کو سکھانے وہ آ گیا
طوفاں میں بن کے نتیجہ نجات کا — ڈوبے ہوؤں کو پار لگانے وہ آ گیا
دنیا میں پھر سے احمدِ مرسل کے روپ میں — انساں کو راہِ زیست بتانے وہ آ گیا
کب تک پڑے رہو گے یونہی محوِ خواب میں — سوئے ہوئے نصیب جگانے وہ آ گیا
اٹھو سیاہی چھٹ گئی ہے کفر کی تمام — ان ظلمتوں میں شمعیں جلانے وہ آ گیا

گمراہ کوئی حق سے نہ ہوگا نسیم اب
بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے وہ آ گیا

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید زوار عباس۔ ۱۱-۱۱-۲۰۰۲ء۔ ۶ رمضان ۱۴۲۳ھ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ در مدح حضرت حجت علیہ السلام

رخ سے پردہ ہٹایئے مولا — ہم کو جلوہ دکھایئے مولا

منتظر کب سے یہ زمانہ ہے — اب تو تشریف لایئے مولا

ہاتھ میں لے کے ذوالفقارِ علیؑ — نقشِ باطل مٹایئے مولا

ہنس رہے ہیں جو آج غیبت پر — آ کے اُن کو رلایئے مولا

اور جو رو رہے ہیں فرقت میں — جلد اُن کو ہنسایئے مولا

بہتے پانی پہ آکے پھر نماز — اب مصلّٰی بچھایئے مولا

شاد ہوں ہم علیؑ کے لہجے میں — آپ خطبہ سنایئے مولا

خضرؑ و عیسیٰؑ بھی جس میں ہوں موجود — وہ جماعت پڑھایئے مولا

دینِ احمدؐ ہو قاف سے تابہ قاف — حق کا سکہ چلایئے مولا

انتقامِ حسینؑ کی خاطر — لے کے تلوار آیئے مولا

مر چکے ہیں جو رنجِ فرقت میں — اُن کو آکر جلایئے مولا

ظلمتوں کا ہے راج دنیا میں — رخِ روشن دکھایئے مولا

نہ اگر مصلحت ہو آنے میں — مجھ کو خضرا بلایئے مولا

آپ سے یہ رفیعؔ کی ہے دعا
میری عزت بڑھایئے مولا

ﷺ عباس باندی کی ڈائری سے لکھا ۔ ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۱ ۔۔ سحر ریاض ﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصرؑ والزمان

امامِ وقت فقط ایک بار آ جاؤ
دل و نگار کا بن کر قرار آ جاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آ جاؤ (ریحانؔ)

بی بیؑ ہیں آج کیا تہِ داماں لئے ہوئے — ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفسِ نبیؐ امامِ مبیں حجتِ خدا — بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

قسم خدا کی یہ سب روشنی تمہاری ہے — تمام غم بھی تمہارے خوشی تمہاری ہے
امامِ عصر ہو یہ ماہ و سال کیا ہے — ازل سے تا بہ ابد ہر صدی تمہاری ہے

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت — جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی — قیامت سے پہلے امام آئیں گے

گر مھدیِ دیں کی مہربانی ہو جائے
ذرہ بھی خورشید کا پانی ہو جائے
دریا میں بہا دوں جو عریضہ لکھ کر
مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات ... نذرِ امام زمانہؑ

اس طرح آئیں گے وہ اک دن چھپے تھے جیسے نظر سے پہلے　　چراغِ الفت بھڑک اٹھیں گے چراغِ شمس و قمر سے پہلے
حرم سے نکلے گی جب سواری پکار اٹھیں گے اہلِ ایماں　　تمہیں تمہاری قسم ہے مولا ادھر سے پہلے ادھر سے پہلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کب تک رہو گے غائب محمدؐ کے جانشیں　　اب تو خدا کے واسطے پردہ اتار دو
ہر سو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں　　مولاؑ تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

خالق! مجھے تو اپنے ولی کا شعور دے　　بے نور ہونے والی نگاہوں کو نور دے
یارب! ہے ظلم و جور سے دنیا بھری ہوئی　　اب فاطمہؑ کے لعل کو اذنِ ظہور دے

--شوکت رضا شوکت--

کب کہاں کس کی دعاؤں کے سبب آؤ گے　　کس گھڑی اے مری امید کے رب آؤ گے
کچھ تو بینائی بڑھے چشمِ تمنا کی حضور　　یہ بتانے ہی چلے آؤ کہ کب آؤ گے

--شوکت--

اضطرابِ قلب جو بھی ہے وہی لکھا کرو　　چشم کے ایوان کی حالت بھی لکھا کرو
اپنا کیا لکھنا کہ وہ کس بات سے ہیں بے خبر　　آپ کیسے ہیں؟ کب آئیں گے یہی لکھا کرو

--شوکت--

پردہ رخِ انور سے ہٹانا بھی قیامت　　دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت
کیا آمدِ مہدیؑ کا بیاں کیجیے شوکت　　آنا بھی قیامت ہے نہ آنا بھی قیامت

--شوکت--

مہدیؑ دیں کی غیبتِ کبریٰ کے منکرو　　اپنے شدید جرم پہ اصرار مت کرو
یا تو یہ بات مان لو مومن نہیں ہو تم　　یا پھر بقیۃ اللہ کا انکار مت کرو

--بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین -سورۃ ہود آیت ۸۶--

--شوکت--

جمع کردہ--سید نذر عباس-۲۱ نومبر ۲۰۰۲ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشعار نزر امام زمانہ علیہ السلام

اپنے امام وقت کی جس کو خبر نہیں   اس کی حیات و موت کوئی معتبر نہیں

مجھ سے کہتی ہیں ستاروں کی ضیائیں ساغر   ایک بار اور زمانے میں حسینؑ آئے گا

نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے   علیؑ کی لے کے فقط ذوالفقار آ جاؤ

تم آؤ گے تمہیں آنا ہے اب تم آنے والے ہو
بتاؤ میں چراغوں سے سجا رکھوں مکاں کب تک

دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے   ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

نسل ستم ہے درپۂ آزار اب تو آ   پھر سج رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ

یہ ظلم کم نہیں ہے کہ اپنوں کے ہاتھ سے   اکھڑی ہوئی ہے خیمۂ شبیرؑ کی طناب

دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اذان دے   آ اے امام عصر حرم میں اذان دے

جمع کردہ سید نزر عباس ۔ ۷ جولائی ۲۰۰۳

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیك یا صاحب العصر و الزمان

آجایئے کہ قوم پریشاں ہے منتظر

وجہ فروغ کار رسولاں ہے منتظر

یعنی ثبات وقت گریزاں ہے منتظر

احمدؐ سے تا حسنؑ ہیں مرے والی و ولی   اور بادشاہِ تخت دل و جاں ہے منتظر

دل میں خیال قائمِ عالی جناب ہے

آنکھوں میں شوق دید فراواں ہے منتظر

ماموم ہیں امام زمانہؑ کے مومنین   مثل امیرؑ مہدیِ دوراں ہے منتظر

مظہر امام وقت کی خدمت میں عرض کر

آجایئے کہ قوم پریشاں ہے منتظر

--پروفیسر مظہر عباس--

--جمع کردہ سیدہ زر عباس _جولائی ۲۰۰۲--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی   اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دیتا   کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

گر مھدیؑ دیں کی مہربانی ہو جائے   ذرہ بھی خورشید کا پانی ہو جائے
دریا میں بہا دو جو عریضہ لکھ کر   مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

اعمال کی پاداش بھریں گے ایک دن   بے موت مرے ہیں مریں گے ایک دن
جن کو ہے کسی وجودِ غائب میں شک   اللہ کا انکار کریں گے ایک دن

رستے جو بڑے ہوئے ہیں گھٹ جائیں گے   نا اہل جگہ چھوڑ کے ہٹ جائیں گے
جس روز وہ غیبت کا حجاب اٹھے گا   چہروں سے بہت نقاب الٹ جائیں گے

اعجاز امام انس وجاں روشن ہے   ہر دم ہیں جواں یہ حال سن روشن ہے
مہدیؑ ہیں نہاں نورِ ہدایت ہے عیاں   خورشید تو بدلی میں ہے دن روشن ہے

(طالب دعا ۔۔۔ سید نزر عباس ۔ ۱۲ نومبر ۲۰۰۲ م)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی　　کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن　　آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

مھدیؑ کو امام حق نما کہتے ہیں　　چھپتا نہیں حق لوگ بجا کہتے ہیں
غیبت میں ہے یوں صدق امامت جیسے　　بے دیکھے خدا کو سب خدا کہتے ہیں

احسان ہیں چہاردہ کے انس و جن پر　　واجب ہے ولا ان کی ہر مومن پر
ہیں اول و آخر دو محمدؐ ان میں　　ختم اُن پر نبوت ہے امامت اِن پر

قائم و دائم امام انس و جاں ہے　　دوران محکوم مھدیؑ دوراں ہے
کیا خوب ہے یہ غیبت مولا کی دلیل　　وہ جان ہے پنجتن کی جان پنہاں ہے

----جمع کردہ سید نذر عباس----۲۹ نومبر ۲۰۰۱ء دمام----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

آنکھیں بچھی ہوئی ہیں یمین و یسار میں
ارماں مچل رہے ہیں دلِ بیقرار میں
اک میں ہی منتظر نہیں اے منتظَر امام
محشر رکا ہوا ہے تیرے انتظار میں

ولا سے گھر کو سجا لیں تو آ بھی سکتے ہیں
دلوں کو کعبہ بنا لیں تو آ بھی سکتے ہیں
ابھی تو صرف زباں سے ہے التجائے ظہور
اگر ان کو دل سے بلا لیں تو آ بھی سکتے ہیں

(اپنے وقت کے امام کے یومِ پیدائش ۱۵ شعبان کیلئے جمع کیا۔ طالبِ دعا سید نذر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

ظہورؔ حیدر چارچوی صاحب کا کلام ماہنامہ پیام عمل سے لکھا

مانگیں دعا یہ آپ بھی اے عیسیٰؑ یسوع
اب جلد دورِ مہدیؑ موعود ہو شروع

ہر گوش ہوش سن لے یہ آوازِ جبرئیلؑ اے اہل دہر مہر امامت ہوا طلوع

رجعت جو ہو امامؑ زمانہ کی غیب سے
ہو جائیں پر خلوص عبادت پہ دل رجوع

تازہ بہار آئے گلستانِ عدل میں اصل اصول دینِ الٰہی بنیں فروع

قائم کی پیشوائی اقامت نواز ہو
ظاہر سلام شوق سے ہو عظمت رکوع

آنسو نہ رکنے پائیں ادائے رکوع میں سجدہ گزاریوں میں ہو گریہ بصد خشوع

مہدیؑ نقاب اپنا اٹھائیں گے جس گھڑی
تمہید حشر ہو گی وہی ساعتِ وقوع

ہوں سیر ایسے شربتِ دیدار سے مطیع محسوس تا معاد نہ ہو تشنگی و جوع

کر لیں قبول امامؑ زماں عرضِ ظہورؔ
ایسا ہو طور عاجزی و زاری و خضوع

(اپنے وقت کے امامؑ کی غیبت کبریٰ ۱۰ شوال کے لئے جناب سید ظہور حیدر چارچوی صاحب کا کلام اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید نیر عباس ۸ دسمبر ۲۰۰۲ م)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

العجل یا امامِ زمانؑ العجل

آغا سروش کا کلام

منقلب ہے زمیں، مضطرب آسماں
ظلم وجور سے بھر چکا ہے جہاں
بجلیوں کی زد پہ ہے ہر اک آشیاں
کھوگئی منزلیں لٹ گئے کارواں
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

محمدؐ کی جاں الغیاث الغیاث الغیاث اے امامِ زمانؑ الغیاث
قبرِ زہراؑ ہے بے سائباں الغیاث الغیاث اے علیؑ کے نشاں الغیاث
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

مصطفیٰؐ کا مدینہ ہے دار المحن دین اپنے وطن میں بھی ہے بے وطن
بے چراغ آج تک ہے مزارِ حسنؑ لو خبر جلد اے وارثِ پنجتن
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

سارے بے دین ہیں پاسبانِ حرم بیتِ ابیض پہ جھکی جبینیں ہیں خم
سرنگوں ہونے والا ہے حق کا علم تم کو عباسؑ کے بازوؤں کی قسم
العجل یا امامِ زامانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

دین اسلام پر رحم فرمایئے بہرِ سجادؑ امداد کو آیئے
آکے کعبے کو آزاد کروایئے اے محمدؐ کے وارث اب آجایئے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

فکرِ لادین اسلام کو کھا گئی آتشِ جہل دوزخ کو شرما گئی
ہر مسلماں کے چہرے کو دھن چھا گئی دوپہر ہے مگر تیرگی چھا گئی
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

بش ہے اک سمت اک سمت صدام ہے
آج دونوں کے نرغے میں اسلام ہے
سب سے بے آبرو حق کا پیغام ہے
اب مسلمان کہنا بھی الزام ہے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

سر اٹھائے ہیں بے دین آجایئے جل رہا ہے فلسطین آجایئے
قدس ہے خوں سے رنگین آجایئے اے شہِ آلِ یاسین آجایئے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

خونِ شبیرؑ کا لوگے کب انتقام کب تلک ہوگی تیغِ علیؑ بے نیام
جل رہے ہیں ابھی تک حسینی خیام کتنی تعجیل فرماؤگے یا امامؑ
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

حق ساداتؑ کی بستیاں بہہ گئیں پھر بھی پیاسی ہے کرب وبلا کی زمیں
اور کب تک نہ آؤگے خضر انشیں اب بھی چمکے گی تیغِ علی یا نہیں
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

آپکے جد کا ارمان مقتل میں ہے ہر جگہ کا مسلمان مقتل میں ہے
بے خطا قوم سلمان مقتل میں ہے سچ تو یہ ہے کہ قرآن مقتل میں ہے
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

چشمِ سجادؑ کے آنسوؤں کی قسم اب بچے باقرؑ وجعفرؑ ذی حشم
بہرِ موسیٰ کاظمؑ اسیرِ ستم اے علیؑ ابنِ موسیٰ کے سروارم
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

جانشینِ نقیؑ صدا رے صفی تقیؑ چشمِ نرجسؑ دلِ عسکریؑ
بوجھ لگنے لگی ہے ہمیں زندگی گھٹ گئی اب تو طاقت بھی فریاد کی
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

اے سروشؔ اس قدر آہ وزاری نہ کر اپنے اعمال کی لے تو کچھ تو خبر
بیت چکی رات اب نزدیک ہے سحر ترک نہ کر اپنا یہ وظیفہ مگر
العجل یا امامِ زمانؑ العجل یا امامِ زمانؑ

صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ سید نذر عباس ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت ۔۔۔ جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی ۔۔۔ قیامت سے پہلے امام آئیں گے

وجودِ حق سے یہ سارا انتظام قائم ہے ۔۔۔ کسی کے فیض سے یہ انتظام قائم ہے
وہ دور ہوں گے نگہبانِ مذہب و ملت ۔۔۔ ہمارے سر پہ ہمارا امام قائم ہے

سایہء ذوالجلال کہتے ہیں ۔۔۔ حاکمِ بے مثال کہتے ہیں
جو ہے اس دور کا امام اسے ۔۔۔ م ح م د کہتے ہیں

حجاب غیب میں جو اک امام باقی ہے ۔۔۔ اُسی سے دینِ محمدؐ کا نام باقی ہے
اتار رہا ہے کتاب خدا میں سورۃ قدر ۔۔۔ خدا سے رابطہ سلام و کلام باقی ہے

جنابِ نوحؑ سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادرِ مطلق، یہ بندہء مخصوص
اسی سے سلطنت کائنات ان کو ملی

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی ۔۔۔ اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دیتا ۔۔۔ کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

امامِ وقت فقط ایک بار آ جاؤ
دل و نگاہ کا بن کر قرار آ جاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آ جاؤ

گر مھدیؑ دیں کی مہربانی ہو جائے
ذرہ بھی خورشید کا ثانی ہو جائے
دریا میں بہا دو جو عریضہ لکھ کر
مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

اعمال کی پاداش بھریں گے ایک دن
بے موت مرے ہیں مریں گے ایک دن
جن کو ہے کسی وجودِ غائب میں شک
اللہ کا انکار کریں گے ایک دن

رتبے جو بڑے ہوئے ہیں گھٹ جائیں گے ۔۔۔ نااہل جگہ چھوڑ کے ہٹ جائیں گے
جس روز وہ غیبت کا حجاب اٹھے گا ۔۔۔ چہروں سے بہت نقاب الٹ جائیں گے

اعجاز امام انس و جاں روشن ہے ۔۔۔ ہر دم ہیں جواں یہ حال سن روشن ہے
مہدیؑ ہیں نہاں نورِ ہدایت ہے عیاں ۔۔۔ خورشید تو بدلی میں ہے دن روشن ہے

قائم و دائم امام انس و جاں ہے ۔۔۔ دوران مکوم مھدیؑ دوراں ہے
کیا خوب ہے یہ غیبت مولا کی دلیل ۔۔۔ وہ جان ہے پنجتن کی جان پنہاں ہے

مھدیؑ کو امام حق نما کہتے ہیں ۔۔۔ چھپتا نہیں حق لوگ بجا کہتے ہیں
غیبت میں ہے یوں صدق امامت جیسے ۔۔۔ بے دیکھے خدا کو سب خدا کہتے ہیں

احسان ہیں چہاردہ کے انس و جن پر ۔۔۔ واجب ہے ولا ان کی ہر مومن پر
ہیں اول و آخر دو محمدؐ ان میں ۔۔۔ ختم اُن پر نبوت ہے امامت اِن پر

ختم فرمائیے کب غیب کی مدت ہوگی ۔۔۔ کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن ۔۔۔ آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

----جمع کردہ سید نذر عباس----۲۹ نومبر ۲۰۰۱ مدمام----

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار اور رباعیات

نذرِ امامِ زمانہؑ

اسطرح آئیں گے وہ اک دن چھپے تھے جیسے نظر سے پہلے
چراغ الفت بھڑک اٹھیں گے چراغ شمس و قمر سے پہلے
حرم سے نکلے گی جب سواری پکار اٹھیں گے اہل ایماں
تمہیں تمہاری قسم ہے مولا ادھر سے پہلے ادھر سے پہلے

کب تک رہو گے غائب محمدؐ کے جانشیں
اب تو خدا کے واسطے پردہ اتار دو
ہر سو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں
مولاؑ تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

اپنے امامؑ وقت کی جس کو خبر نہیں
اس کی حیات و موت کوئی معتبر نہیں

مجھ سے کہتی ہیں ستاروں کی ضیائیں ساغر
ایک بار اور زمانے میں حسینؑ آئے گا

نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ کی لے کے فقط ذوالفقار آ جاؤ

تم آؤ گے تمہیں آنا ہے اب تم آنے والے ہو
بتاؤ میں چراغوں سے سجا رکھوں مکاں کب تک

دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے
ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

نسل ستم ہے در پہ آزار اب تو آ
پھر سج رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ

یہ ظلم کم نہیں ہے کہ اپنوں کے ہاتھ سے
اکھڑی ہوئی ہے خیمہ شبیرؑ کی طناب

عاشور کی ظہر سے اب تک وہ دھوپ میں
بیٹھی ہے فاطمہؑ کی بہو انتظار میں

دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اذان دے
آ اے امام عصرؑ حرم میں اذان دے

----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

اب تو آجایئے یا امام زمن ۔ یا امام زمن
ہادی بیکساں وارثِ پنجتن کون ہے آپ سا معتبر محترم
آپ کی ذاتِ اقدس کرم ہی کرم
اب تو آجایئے یا امام زمن ۔ یا امام زمن
نفرتوں کا اندھیرا ہے چاروں طرف
اس اندھیرے میں آخر کہاں جائیں ہم
اے قسیم جزا صاحبِ ذوالمنن
اب تو آجایئے یا امام زمن ۔ یا امام زمن
ہم ہیں سب بے خبر باخبر آپ ہیں
بیکسوں کے لئے چارہ گر آپ ہیں
جو مٹاتی ہیں دل سے شبِ کفر کو
وہ ہدایت کی روشن سحر آپ ہیں
دہر میں کربلا جیسی پھر ہے گھٹن
اب تو آجایئے یا امام زمن ۔ یا امام زمن
آپ ہیں غیب میں غیب لاریب ہے
اصل ایمان اب غیب ہی غیب ہے
صاحب العصر سے گر محبت نہ ہو
پھر تو یہ زندگی باخدا عیب ہے
قلبِ مومن کی ہے یہ صدا اور لگن
اب تو آجایئے یا امام زمن ۔ یا امام زمن
لفظ جتنے تھے سب بے اثر ہو گئے
جو بقایا تھے سوکھا شجر ہو گئے
وارثانِ پیمبرؐ کا در چھوڑ کر
یہ مسلمان سب دربدر ہو گئے
روح تقدیس ہے آج پھر بے کفن
اب تو آجایئے یا امام زمن ۔ یا امام زمن
دشمنانِ علیؑ بے نشاں ہو گئے
بے نسب لوگ تھے بے اماں ہو گئے
یہ علیؑ سے عداوت کا انجام ہے
ان کے اعمال سب رائیگاں ہو گئے
صبر کی دھوپ سے جل اٹھا ہے بدن
اب تو آجایئے یا امام زمن ۔ یا امام زمن
وارثِ مصطفیؐ اور علیؑ آیئے
بغض کی آگ بڑھنے لگی آیئے
ہے محبت کی فقط ایک ہی التجا
آ گئی فیصلے کی گھڑی آیئے
ایک میں ہی نہیں وقت ہے نعرہ زن
اب تو آجایئے یا امام زمن ۔ یا امام زمن
مالکِ دو جہاں یا امام زمن
اب تو آجایئے اب تو آجایئے
ہادی بیکساں وارثِ پنجتن اب تو آجایئے اب تو آجایئے
اب تو آجایئے یا امام زمن ۔ یا امام زمن

صلی اللہ علیک صلی اللہ علیک صلی اللہ علیک

(اپنے وقت کے امامؑ کے یوم پیدائش ۱۵ شعبان کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سیدز عباس)

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن ۔ السلام علیک یا شریک القرآن ۔

السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ تعالیٰ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قیامت میں دامن اوڑھا دیجئے گا　غریبوں کی قسمت بنا دیجئے گا
عریضے بہیں کشتی نوحؑ مولا　تھپیڑے پڑیں تو چھڑا لیجئے گا

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی　کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن　آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

نرجس ہیں آج کیا نہ داماں لئے ہوئے
ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس نبیؐ امام مبیںؑ حجت خدا
بخشش کا عاصیوں کے ہیں ساماں لئے ہوئے

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو　کالے بادل میں چمکتا ہوا تارہ دیکھو
گود نرجس کی بنی جس کے لئے آج رحل　وہ بارھواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

اے باغ عسکری کے مقدس ترین پھول　اے کعبۂ فروغ نظر قبلۂ اصول
آ ہم سے کر خراج دل و جاں کبھی قبول　تیرے بغیر ہم کو قیامت نہیں قبول

دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے
ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

جوان کے ہیں بہت ذی شعور ہوتے ہیں　ہوا و حرص کے چکر سے دور ہوتے ہیں
مجال کیا جو کسی غیر سے سوال کیا　غلام ان کے بہت ہی غیور ہوتے ہیں

----خاکی--

ہماری حال پہ رحم و کرم فرما تو سکتے ہیں
مثال طور وہ اپنی جھلک دکھلا تو سکتے ہیں
اگر ان کو تکلف ہے کسی محفل میں آنے سے
وہ جب چاہیں جہاں چاہیں بلوا تو سکتے ہیں

(خاکی)

بھنور سے اتفاقاً بچ نکلنے پر نہ اتراؤ　سر ساحل پہنچ کر بھی سفینے ڈوب جاتے ہیں
وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنا ہے
ہمارے دل اسی احساس سے تسکین پاتے ہیں
انہیں دیکھا نہیں پھر بھی ان کے چاہنے والے
قیامت کے حوالے سے انہیں پہچان جاتے ہیں
وہ ابن روح ہوں رومی ہوں طوسی ہوں خمینی ہوں
جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگمگاتے ہیں
وہ پردے میں ہیں ساحر اور ہم پردے کے باہر
بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاتے ہیں کہ آتے ہیں

----سحر۔جدہ----

آج جمعرات ہے حلول کا کھلول ہوئی ہے
پھلجری اور پٹاخن کا چھڑا ول ہوئی ہے
ہے جس کا آنا تھا وہ تو آئے گا کعبہ ماں
اب سال بھر دیکھو نکول ہوئی ہے
آج تاثیرِ دعائے سحری دیکھیں گے
روشنی پھیلے گی اثناء عشری دیکھیں گے
جس کے ہر در سے سند ملتی ہے جنت کے لئے
علم کے شہر کی وہ بارہ دری دیکھیں گے

امام عصرؑ ہیں جو صاحب زمانہ ہیں　خدائے پاک کی وہ آیت یگانہ ہیں
خدا کے حکم سے وہ ہیں حجاب میں خاکی　ہم ان کے حلقہ بگوشوں میں غائبانہ ہیں

جناب نوحؑ سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادر مطلق یہ بندہ مخصوص
اسی سے سلطنت کائنات ان کو ملی

(((خاکی)))

طالب دعا---سید نذر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات

" پھر ضرورت ہے کوئی حاصلِ ایماں آئے
مالکِ کون و مکاں، نازشِ دوراں آئے
لوگ قرآں کی خموشی کا اڑاتے ہیں مذاق
کاش ایسے میں کوئی بولتا قرآن آئے "

(آمین)

" ممدوحِ رب کی مدح ہے میری زبان پر
پڑھتے ہیں سب درود زمیں آسماں پر
جس چھت کے نیچے ذکر ہو کُل کے امامؑ کا
اللہ ناز کرتا ہے ایسے مکان پر! "

" جنگِ بدر و حنین باقی ہے
قلبِ زہراؑ کا چین باقی ہے
کہہ دو اس دور کے یزیدوں سے
آج بھی اک حسینؑ باقی ہے "

علوینہ زہرا

jabir.abbas@yahoo.com

Assalam o Alaikum ! Taj poshi e Imam e Zamana ki khushi aap sab ko mubarak ho.

To get more Rubaaiyat , Qaseeday , naatein ,nohay & salam

Come to join the Group.

http://groups.yahoo.com/group/TheHussainiat/

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا

(در مدحِ امام عصرؑ)

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا
ایک اک حرف کو از روئے محبت لکھا

شرط یہ تھی کہ شریعت کی زباں میں لکھوں
بس یہی سوچ کے اللہ کی حجت لکھا

جب کبھی آپ کی آمد کی خبر دل کو ملی
ہم نے اُس لمحے کو لمحاتِ قیامت لکھا

آپ آجائیں تو بدلے یہ نظامِ ہستی
ہم نے اس بات کو ہر سال بہ شدت لکھا

کبھی قائم کبھی مہدیؑ کبھی مولا آقا
وصف کو اِن کے سدا حسبِ ضرورت لکھا

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح

(در مدحِ امام عصرؑ)

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح
میں کہ اک قطرہ تھا ابھرا ہوں سمندر کی طرح

آپ کی آمد پہ ہوگا معجزہ بار دگر
پھر نظر دیوارِ کعبہ آئے گی در کی طرح

طور ساماں جلوۂ مہدیؑ سے ہوگی کائنات
نور جب چمکے گا اُن کا نورِ داور کی طرح

ذوالفقارِ حیدری لے کر انہیں آنے تو دو
کفر کی بستی الٹ دیں گے وہ خیبر کی طرح

سنتے ہیں وہ سیرت و صورت میں ہیں بالکل علیؑ
ہیں صفاتِ کبریا اُن میں بھی حیدرؑ کی طرح

آپ کے جد کا مکاں ہوں دی یہ کعبے نے صدا
آپ سمجھیں مجھ کو مولاؑ اپنے ہی گھر کی طرح

حجتِ آخر امامِ عصر ابنِ عسکری
یہ بھی ہیں اللہ ہیں مولائے قنبر کی طرح

ڈوب جاتی میری کشتی درد کے طوفان میں
بن گئی ہو علیؑ کشتی میں لنگر کی طرح

آپؑ جب رکھتے ہیں سب مولائے قنبرؑ کی صفات
آپؑ کے اصحاب بھی ہوں گے ابوذرؓ کی طرح

آپؑ کو لکھ کر عریضہ منقبت کے رنگ میں
سوچ میں دل آگیا ہے موجِ کوثر کی طرح

کیا لکھوں ریحانؔ قائمؑ کی ثنا قرطاس سے
سر نہیں اُٹھتا قلم کا بھی میرے سر کی طرح

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آ گیا ماہِ محرم اک اداسی چھا گئی

چاند دیکھا فاطمہؑ کے چاند کی یاد آ گئی

خواب میں زینبؑ نے دیکھا فاطمہؑ کو بے ردا

خواب کی تعبیر عابدؑ کا کلیجہ کھا گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات اور سوز

سوز خوان سکندر رضا نے کراچی میں یکم ستمبر ۱۹۹۶ ء میں لکھوایا

بعد اللہ کے احمدؐ کی ثناء کرتے ہیں
نام پھر آلِ محمدؐ کا لیا کرتے ہیں
ایک دو تین سے کیا خاک تسلی ہوگی
چودہ ساغر ہیں شب و روز پیا کرتے ہیں

کبھی تو کعبے میں دوشِ رسولؐ پر دیکھا   کبھی تو عرش علا سے قریب تر دیکھا
جو پوچھا اہلِ نظر سے نظر تو یہ بولے   علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا   اور چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا
جتنا بھی اٹھایا درِ خیبر کو بلند   نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

کیا عجب شان سے مرضیء الٰہی لے لی   دین کے رہبر جو بنے دین پناہی لے لی
سونے والے تیرے بیدار نصیبے کی قسم   قبضہ بستر پہ کیا ساری خدائی لے لی

طفل تو ایک بصد شان لئے بیٹھی ہیں   با ہر اسلام کا عنوان لئے بیٹھی ہیں
سر جھکائے ہوئے گویا کہ تلاوت کے لئے   فاطمہ گود میں قرآن لئے بیٹھی ہیں

سقائے حرم بحر سخا تھے عباسؑ   فرزند علیؑ جان و جگر تھے عباسؑ
گر شان امامت بھی عطا ہو جاتی   واللہ نصیری کے خدا تھے عباسؑ

سوز

یہ دن وہ ہے کہ مدینہ نبیؐ کا ویراں ہے
سفر میں شاہ ہیں صغراؑ وطن میں گریاں ہے
غبار اُڑتا ہے لُو چلتی ہے بیاباں ہے
اجل کا ہاتھ ہے شبیرؑ کا گریباں ہے
بتولؑ نکلی ہیں مقتل میں خاک اڑانے کو
حسینؑ جاتے ہیں اُمت کو بخشوانے کو

جب چمن خاک میں اکبرؑ کی جوانی کا ملا   پانی پانی کہا اور قطرہ نہ پانی کا ملا
رن میں شگونہ پتہ بانوؑ کے جانی کا ملا   داغ سیدانیوں کو احمدِ ثانیؑ کا ملا
رو رو کہتے تھے کہ طاقت ہے نہ بینائی ہے
بیٹا مارا گیا اور عالمِ تنہائی ہے

جب کربلا کے بن میں کٹا سر حسینؑ کا
روح الامینؑ نے دی یہ صدا وا مصیبتا
باغِ رسولؐ کربلا میں اجڑ گیا اس جا
اس جا پہ آج خاتمہء پنجتنؑ ہوا
زہرہؑ کی کھیتی کرب و بلا میں اجڑ گئی
بے وارثوں کے سر سے ردائیں اتر گئی

عابدؑ سے جب وطن میں کسی نے کیا کلام
پہنچے کہاں زیادہ قلق تم پہ یا امامؑ
شرما کے تین بار کہا شام شام شام
سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب خاص و عام
بی بیوں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

اپنے بچوں کے محرم ۱۴۲۳ میں پڑھنے کے لئے لکھا طالب دعا سید ز عباس ۸ مارچ ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مسلم ابن عقیلؑ

کیا ایلچیٔ شاہ کی مہمانی کی
کھانا تو کہاں بوند نہ دی پانی کی
ہے قہر نیا عید سے ایک دن آگے
مسلمؑ کی ستمگاروں نے قربانی کی

پیدا جو وکیلِ شہِ ابرار ہوا
بچپن میں نہ لعلِ لب گہربار ہوا
دیکھا جو نبیؐ کو السلام اس نے کہا
مسلمؑ لقب و مسلم دیندار ہوا

ذی الحج میں غم و درد کی طغیانی ہے
عشرے کی طرح اس میں بھی ویرانی ہے
رولو کہ محرم بھی قریب آیا ہے اور
مسلمؑ کی نویں کو ہوئی قربانی ہے

چلاتے تھے مسلم کے پسر قتل نہ کر
مظلوم ہیں اور بے پدر قتل نہ کر
ہم بے وطنوں پر رحم کر حارث
للہ ہمیں بیچ لے پر قتل نہ کر

جھکے وہ عشق کے سجدے میں مسلمؑ دیندار
چلا وہ حلق کے بوسے کو خنجر خونخوار
پڑی وہ کوفے میں تمہیدِ کربلا اک بار
ملے بتولؑ کے نوحے سے وہ درو دیوار
تڑپ رہا ہے تنِ پاش پاش ہائے غضب
زمیں پہ پھینک دی کوٹھے سے لاش ہائے غضب

دل میں جب مسلمؑ بے کا خیال آتا ہے
صاحبِ درد کو افسوس کمال آتا ہے
سر نیزے پہ چڑھا لاش پھری کوچوں میں
ایلچی پر کہیں ایسا بھی زوال آتا ہے

انساں کے لئے موت ہے غم بے وطنی کا
جانکاہ ہے اندوہ و الم بے وطنی کا
صدمہ نہیں موت سے کچھ کم بے وطنی کا
آفت ہے قیامت ہے ستم بے وطنی کا
کانٹوں کا الم سیدِ سجادؑ سے پوچھو
ایذائے سفر مسلمؑ ناشاد سے پوچھو

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔۔ سید نزر عباس ۔ ۱۲ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مسلم ابن عقیلؑ

کیا ایلچیِ شاہ کی مہمانی کی　　کھانا تو کہاں بوند نہ دی پانی کی
ہے قہر نیا عید سے ایک دن آگے　　مسلمؑ کی ستمگاروں نے قربانی کی

پیدا جو وکیلِ شہ ابرار ہوا　　بچپن میں نہ لعل لب گہربار ہوا
دیکھا جو نبیؐ کو السلام اس نے کہا　　مسلمؑ لقب و مسلم دیندار ہوا

ذی الحج میں غم و درد کی طغیانی ہے　　عشرے کی طرح اس میں بھی ویرانی ہے
رو لو کہ محرم بھی قریب آیا ہے اور　　مسلمؑ کی نویں کو ہوئی قربانی ہے

چلاتے تھے مسلم کے پسر قتل نہ کر　　مظلوم ہیں اور بے پدر قتل نہ کر
ہم بے وطنوں پر رحم کر حارث　　للہ ہمیں بیچ لے پر قتل نہ کر

جھکے وہ عشق کے سجدے میں مسلمؑ دیندار　　چلا وہ حلق کے بوسے کو خنجر خونخوار
پڑی وہ کوفے میں تمہید کربلا اک بار　　ملے بتولؑ کے نوحے سے وہ در و دیوار
تڑپ رہا ہے تنِ پاش پاش ہائے غضب
زمیں پہ پھینک دی کوٹھے سے لاش ہائے غضب

دل میں جب مسلمؑ بے کا خیال آتا ہے　　صاحب درد کو افسوس کمال آتا ہے
سر نیزے پہ چڑھا لاش پھری کوچوں میں　　ایلچی پر کہیں ایسا بھی زوال آتا ہے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سید روزدعباس ۔ ۳ اگست ۲۰۰۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مسلم ابن عقیلؑ

انساں کے لئے موت ہے غم بے وطنی کا — جانکاہ ہے اندوہ و الم بے وطنی کا
صدمہ نہیں موت سے کچھ کم بے وطنی کا — آفت ہے قیامت ہے ستم بے وطنی کا

کانٹوں کا الم سید سجادؑ سے پوچھو
ایذائے سفر مسلمؑ ناشاد سے پوچھو

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سید زرعباس۔ ۳ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات متعلق مجلس

معلوم نہیں آپ کو کیا بٹتے ہیں آنسو　　دارین کی ملکہ کی رضا بٹتے ہیں آنسو
زہراؑ انہیں لے جاتی ہیں دامن میں بھگو کر　　شبیرؑ کے زخموں کی دوا بٹتے ہیں آنسو

--شوکت--

جب کسی گھر میں کوئی مرجائے　　دنیا غم بانٹنے کو جاتی ہے
ہائے کتنی غریب ہے زہراؑ　　پرسہ لینے بھی چل کے آتی ہے

--شوکت--

تاریخ کہہ رہی ہے محرم کے چاند میں　　سیدانیوں کے بخت اچانک الٹ گئے
اتنی غریب ہوگئی زہراؑ کی لاڈلی　　زینبؑ کے اک لباس میں دو سال کٹ گئے

--شوکت--

احسان نہیں گر بزم عزا میں آئے　　آئے تو پناہ مصطفےٰؐ میں آئے
گرمی ہی کے دن تھے کہ تمہاری خاطر　　شبیرؑ وطن سے کربلا میں آئے

--انیس--

مومنو یہ مقام زاری ہے　　رو و اب وقت اشکباری ہے
فاطمہؑ آچکی ہیں مجلس میں　　اب کہو کس کی انتظاری ہے

--انیس--

ہے فصل عزا جدا جدا مجلس ہے　　گھر گھر ماتم ہے جا بجا مجلس ہے
ماشاءاللہ چشم بد دور انیس　　کیا مجمع مومنین ہے؟ کیا مجلس ہے

دس دن یہ وہ ہیں کہ نوحہ گر ہے زہراؑ　　تھامے ہوئے ہاتھوں سے جگر ہے زہراؑ
کیا بیٹھے ہو سر پہ خاک اڑاؤ لوگو　　کل شام سے کھولے ہوئے سر ہے زہراؑ

--انیس--

یہ بزم عزائے پسر زہراؑ ہے　　بیٹھو با ادب یاں گزر زہراؑ ہے
چادر سے ہر اک کے اشک کرتی ہیں پاک　　ہر چشم کے اوپر نظر زہراؑ ہے

--انیس--

داغ غم شہ سینے میں گل بوٹے ہیں　　کیا کیا گہر بیش بہا لوٹے ہیں
مجلس میں ریا سے جو کر روتے ہیں انیس　　اشک ان کے بھی موتی ہیں مگر جھوٹے ہیں

--انیس--

بیٹھو گے اتنی دیر سفینے میں کس لئے؟
ڈھونڈو گے بندگی کو قرینے میں کس لئے
ملنا ہے مصطفیٰؐ سے تو مجلس کرو گھر
جاتے ہو اتنی دور مدینے کو کس لئے

ﷺﷺﷺﷺﷺﷺ

جائے گا قصر خلد میں ہر شہ کا عزادار　　دوزخ حرام اس پہ جو شبیرؑ پہ روئے

ایک ایک قدم لغزش مستانہ ہے　　گلزار بہشت اپنا ہے خانہ ہے
سرمست ہیں حب ساقی کوثر سے　　آنکھیں شیشے ہیں قلب پیمانہ ہے

--انیس--

ضبط گریہ ماتم سروڑ میں ہوسکتا نہیں　　سر جھکا کر بیٹھ مجلس میں جو رو سکتا نہیں
رات اندھیری، پرسش اعمال، ایذائے فشار　　قبر میں بھی چین سے انسان سو سکتا نہیں
کہتے تھے حضرت وہ مشرق میں یا مغرب میں مریں　　دوستوں کے ہم نکام آئیں یہ ہوسکتا نہیں
شاہ کہتے تھے یہ دنیا بھی ہے عبرت کی جگہ
مرگیا بیٹا جواں اور باپ رو سکتا نہیں

--انیس--

(--اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا--طالب دعا-سید نزر عباس--)

۳۱ مئی ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذاکروں کی ابتدائی رباعیاں

اے فیض رساں دامن محتاج کو بھر دے
پتھر بھی پگھل جائیں وہ نالوں میں اثر دے
نہ تاج عطا کر نہ زر و لعل و گہر دے
شبیرؑ کے مدح خوانوں میں شامل مجھے کر دے

مقدور ہمیں کب ہے تیری وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لاح و قلم کا
کوثر ہے نبیؐ کا تو کاسہ ہے علیؑ کا
کاسے کے تلے ہاتھ حسینؑ ابن علیؑ کا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمنِ آلِ محمد ﷺ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو
کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو
فرض مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آلِ محمدؐ کی ثناء کرتا ہوں

---اثر ترابی---

قلندری ہے عزیز مجھ کو تونگری سے غرض نہیں ہے
میری فقیری ہے رشک شاہی شہنشاہی سے غرض نہیں ہے
خدا نے مجھ کو دیا ہے سب کچھ علیؑ کے در سے ملا ہے سب کچھ
یہ گھر سلامت یہ در سلامت مجھے کسی سے غرض نہیں ہے

---فاتح واسطی---

اے خدا تجھ کو ہی زیبا ہے بڑائی تیری
بے نیازی تو کسی نے بھی نہ پائی تیری
جاگنے والے کو محروم دو عالم رکھا
سونے والے سے کہا ساری خدائی تیری

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخِ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزار اس وجہ سے غلطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ ذرا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور رومِ بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنت پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیِ خدا سے کبھی بولتا نہیں
واللہ رکنِ دیں ہے صدا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحید اے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

امام رضاؑ کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے
ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ
زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو غزہ و رسالت ہے
بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ
اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ
پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

نفسِ ہمہ مولا شدم حیدری ام قلندرم علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام خونِ جگر چشیدہ ام پردہ جاں دریدہ ام رخِ یار دیدہ ام

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

زہے شاہِ پیامِ او دردلِ ما خیامِ او شیرِ خدا استامِ او
عرشِ علیٰ مقامِ او مولودِ پاک او حرم

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا ہجوم تا بہ فلک جس کی ہے دھوم جس پہ فدا ہیں سب نجوم
بابِ معنی و مدینۃ العلوم

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نام نبی ﷺ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا-----سید ندر عباس)

۳۰ جنوری ۲۰۰۲ kfpu

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

مجلس عزاء

مجرئی ماتمِ اربابِ وفا آج بھی ہے　　نالہ فاطمہؑ زہرا کی صدا آج بھی ہے

مومنو یہ وقتِ زاری ہے　　روو اب وقت اشکباری ہے
فاطمہؑ آچکی ہیں مجلس میں　　اب کھو کس کی انتظاری ہے

پھر چاند محرم کا نظر آیا ہے　　پھر جوش پہ ابرِ چشمِ تر آیا ہے
کیا خوب نصیب ہیں عزاداروں کے　　فرزند رسولؐ ان کے گھر آیا ہے

غمِ حسینؑ کا دل پر تو داغ لیتا جا　　یہ داغ بندہ عالی وقار لیتا جا
اندھیری قبر میں جانا ضرور ہے تجھ کو　　تو اپنے ساتھ یہ روشن چراغ لیتا جا

ادراک سے اک ذہن رسا ملتا ہے　　رونے سے محبت کا پتہ ملتا ہے
زلفی غمِ شبیرؑ ہے عرفان حیات　　اس غم کے وسیلے سے خدا ملتا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ مشرقین بنا　　نبوت کا ناز نبوت کا نور عین بنا
علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ　　ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

●●●●●●●●●●

اے بار الہا نوحے سناتا پھرتا　　تا روز حشر اشک بہاتا پھرتا
امداد نہ کرتے گر کربلا میں حسینؑ　　اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

★★★★★

اس کی ہمت پر علیؑ شیر خدا کو ناز ہے　　اس نواسے پر محمدؐ مصطفےٰ کو ناز ہے　　سجدے تو سب نے کئے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول　　تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتولؑ
اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی　　سیراب کر گیا تجھے خون رگ رسولؐ
کرتی رہے گی پیش شہادت حسینؑ کی
آزادی حیات کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر　　لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

●●●●●●●●●●●

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس اور محرم

یہ بزمِ عزائے پسرِ زہراؑ ہے — بیٹھو باادب یاں گزرِ زہراؑ ہے
چادر سے ہر اک کے اشک کرتی ہیں پاک — ہر چشم کے اوپر نظرِ زہراؑ ہے

--انیس--

داغِ غمِ شہ سینے میں گل بوٹے ہیں — کیا کیا گہر بیش بہا لوٹے ہیں
مجلس میں ریا سے جو کہ روتے ہیں انیس — اشک ان کے بھی موتی ہیں مگر جھوٹے ہیں

--انیس--

بیٹھو گے اتنی دیر عفنے میں کس لئے؟ — ڈھونڈو گے بندگی کو قرینے میں کس لئے
ملنا ہے مصطفیٰؐ سے تو مجلس کرو گھر — جاتے ہو اتنی دور مدینے کو کس لئے

جائے گا قمر خلد میں ہر شہ کا عزادار — دوزخ حرام اس پہ جو شبیرؑ پہ روئے

ایک ایک قدم لغزشِ مستانہ ہے — گلزارِ بہشت ابنائے خانہ ہے
سرمست ہیں حبِ ساقیِ کوثر سے — آنکھیں شیشے ہیں قلب پیمانہ ہے

--انیس--

ضبطِ گریہء ماتمِ سرورؑ میں ہو سکتا نہیں — سر جھکا کر بیٹھ مجلس میں جو رو سکتا نہیں
رات اندھیری، پرسشِ اعمال، ایذائے فشار — قبر میں بھی چین سے انسان سو سکتا نہیں
کہتے تھے حضرت وہ مشرق میں یا مغرب میں مریں — دوستوں کے ہم نہ کام آئیں یہ ہو سکتا نہیں
شاہ کہتے تھے یہ دنیا بھی ہے عبرت کی جگہ
مرگیا بیٹا جواں اور باپ رو سکتا نہیں

--انیس--

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۲)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلسِ عزاء

پیاسوں کی بیکسوں کی درد کے ماروں کی بات ہے
آؤ سنو رسولؐ کے پیاروں کی بات ہے

حسینؑ ابن علیؑ کا تذکرہ ہے
کہ جس نے دین کو زندہ کیا ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

مجرائی ماتم، ارباب وفا آج بھی ہے   نالہء فاطمہ زہراؑ کی صدا آج بھی ہے

****

مفہومِ عزا جاننے والے کم ہیں
احسان کو گردانے والے کم ہیں
شبیرؑ تیرے ماننے والے ہیں بہت
لیکن تیرے پہچاننے والے کم ہیں

******نجم******

بیگانہ اس فضا سے جو ہیں ان کو کیا خبر   آواز سن رہے ہیں فقط شوروشین کی
جس کی کوئی مثال نہیں کائنات میں   اک ایسی درسگاہ ہے مجلس حسینؑ

*****نجم*****

محفل میں نشہ مے تولا کا چڑھا   خیبر کی خبر سن کے درود اور پڑھا
راہیں کیا کیا علیؑ کی سیرت سے ملیں   دل نعرہء صلوات سے آگے نہ بڑھا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

غم حسینؑ کا تو دل پہ داغ لیتا جا   یہ داغ بندہء عالی وقار لیتا جا
اندھیری قبر میں جانا ضرور ہے تجھ کو   تو اپنے ساتھ یہ روشن چراغ لیتا جا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ادراک سے اک ذہن رسا ملتا ہے   رونے سے محبت کا پتہ ملتا ہے
زلفی غم شبیرؑ ہے عرفان حیات   اس غم کے وسیلے سے خدا ملتا ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اے بارِ الٰہا نوحے سناتا پھرتا   تا روزِ حشر اشک بہاتا پھرتا
امداد نہ کرتے گر کربلا میں حسینؑ   اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

مومنو یہ وقت ِ زاری ہے   روؤ اب وقتِ اشکباری ہے
فاطمہؑ آ چکی ہیں مجلس میں   اب کہو کس کی انتظاری ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

پھر چاند محرم کا نظر آیا ہے   پھر جوش پہ ابر چشم تر آیا ہے
کیا خوب نصیب ہیں عزاداروں کے   فرزندِ رسولؐ ان کے گھر آیا ہے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

نمودِ قوتِ ایمان شبیر دیکھتے ہیں   کمالِ شوق سے بیدار و گیر دیکھتے ہیں
غمِ حسینؑ بھی یا رب کوئی تماشہ ہے   غریب کرتے ہیں ماتم امیر دیکھتے ہیں

---نجم آفندی---

کیا ہے یہ زندگی کا نصب العین   یہ ہے تقلیدِ سید الکونین
دل دکھاتے رہو غریبوں کا   اور کہتے رہو حسینؑ حسینؑ

---نجم---

حیرت ہے ابھی واقف اسرار نہیں   تفسیرِ مودت سے خبردار نہیں
مانا شبِ عاشور میں بیدار ہے تو   بیداری کے مفہوم میں بیدار نہیں

---نجم---

بے درد بھی دردمند ہو سکتا ہے   ایثار پکار بند ہو سکتا ہے
شبیرؑ کے اسوہ سے کوئی لے تو سبق   انسان بلند تر ہو سکتا ہے

---نجم---

اٹھا نہ قدم عمل کا بڑھنے کے لئے   ہمت کی بلندیوں پہ چڑھنے کے لئے
مولا کا ہر اک معرکہء علم و عمل   سنتے رہے ہم درود پڑھنے کے لئے

---نجم آفندی---

جمع کردہ ۔۔۔ سید رضا عباس ۔۔۔ ۲۲ جنوری ۲۰۰۹

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوچ تو اے ذاکر افسردہ طبع و نرم خو
آہ تو نیلام کرتا ہے شہیدوں کا لہو

تاجرانہ مشق ہے مجلس میں تیری ہاؤ ہو
فیس کا دریوزہ ہے منبر پہ تیری گفتگو

عالم اخلاق کو زیر و زبر کرتا ہے تو
خون اہلبیت میں لقمے کو تر کرتا ہے تو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوحہ واپسی اہل حرم

۸ ربیع الاول

اے شیعوں کے مہمان خدا حافظ و ناصر

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

آج قبر مصطفے پر اک ہجوم عام ہے

آ گئی زینبؑ مدینے میں بپا کہرام ہے

جنگل میں بھرے گھر کو لٹا آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

عابدؑ کو کسی طرح بچا لائی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

بندھوا کے رسن ہاتھوں میں اور خطبے سنا کے گھر بار لٹا کے

دیوار پہ رکھ سوچ کی ڈھا آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

جو ہجر پدر میں رہی ہر وقت پریشاں سوئی نہیں اک آن

اس بچی کو زنداں میں سلا آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

۶ ماہ کے اصغرؑ کو بھی جھولے کے بجائے دکھ درد چھپائے

ماں گودی میں تربت کے سلا آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

تھے عونؑ و محمدؑ میری آنکھوں کے جو تارے ماموں کے دلارے

قربان انہیں بھائی پہ کر آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

تھا اکبرؑ ناشاد جو اس گھر کا اجالا وہ گیسوؤں والا

مقتل میں اکیلا اسے چھوڑ آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

پانی جو پئیں جو اہل وطن پیاس نہ بھولیں منہ اشکوں سے دھولیں

کہنے کو یہ بھائی کا پیام لائی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

منظر وہ بھلا سکتی نہیں تا دم آخر ہے کہنے سے قاصر

وہ شام کے دربار میں دیکھ آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

جس وقت خدا جانے قدم نکلے تھے گھر سے چادر چھنی سر سے

اب تک نہ مصائب سے نکل پائی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

شبیرؑ پہ روئے گا تا حشر زمانہ ہے غم کا فسانہ

نکلی تھی میں کس شان سے کیا لائی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

رہ جائے گا ابد تک وسعت غم سے تیرا نام کیا خوب ہے انعام

نوحہ تیرا سننے کے لئے آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

جنگل میں بھرے گھر کو لٹا آئی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

عابدؑ کو کسی طرح بچا لائی ہے زینبؑ اے شہر مدینہ

---طالب دعا سید نوزر عباس---یکم شوال ۱۴۲۲ھ (۲۰۰۱)---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحے کربلا کے

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپہ ہے تجھ پہ لاش ء جگر گوشہ ء بتولؑ

★★★★★

جانے والے کربلا کے کربلا لے چل مجھے — روضہ ء شبیرؑ پر دوں گا دعاء لے چل مجھے
ہے جہاں گنج ء شہیداں ہے جہاں نہر ء فرات — جس جگہ سید میرا پیاسہ رہا لے چل مجھے
جس جگہ جاگی تھی قسمت حرؑ کی وہ دیکھوں گا میں — عاصیوں پر کیسے ہوتی ہے عطا لے چل مجھے
اس قدر نادار ہوں زاد ء سفر کچھ بھی نہیں — دوش پر اپنے بٹھا کر اے ہوا لے چل مجھے
جس جگہ عباسؑ کے بازو قلم ہو کر گرے — اس جگہ میں بھی کروں ماتم ذرا لے چل مجھے
دل الجھ کر آ گیا برچھی میں اکبرؑ کا جہاں — دل وہاں میں بھی کروں اپنا فدا لے چل مجھے
جل گئے شام ء غریباں میں جہاں خیمے تمام — جس جگہ ننھا سا ایک جھولا جلا لے چل مجھے
ہائے وہ مقتل جہاں بالی سکینہؑ رات میں — ڈھونڈتی پھرتی تھی سینہ باپ کا لے چل مجھے

سرور ریحان ہر مجلس میں کرتے ہیں دعا
حق وہیں نوحوں کا ہو گا اب ادا لے چل مجھے

★★★★★

کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

کفر سازوں کا یہ سیلاب رکے گا ایک دن — کارواں لال ء امامت کا اٹھے گا ایک دن
نام ہندہ کے گھرانے کا مٹے گا ایک دن — ظالم مظلوم کی چوکھٹ پہ جھکے گا ایک دن
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

تیرے عباسؑ کے پرچم کی قسم کھاتے ہیں — تشنہ لب شاہ ء دو عالم کی قسم کھاتے ہیں
تاقیامت جو ہے اس غم کی قسم کھاتے ہیں — تیرے شبیرؑ کے ماتم کی قسم کھاتے ہیں
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

کربلا تیرے جیالوں کی قسم کھاتے ہیں — سینوں میں ٹوٹتے بھالوں کی قسم کھاتے ہیں
بنت ء زہراؑ تیرے نالوں کی قسم کھاتے ہیں — خون ء اصغرؑ کے اجالوں کی قسم کھاتے ہیں
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

تیرے صحرا میں لٹا فاطمہ زہراؑ کا چمن — ہائے وہ قاسم نوشاہ کا پامال بدن
ہائے وہ شمر کا خنجر وہ اخی کی گردن — ہائے وہ یاس کے ماحول میں مجبور بہن
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

تیرے ہو گئی جب مشک ء سکینہ چھلنی — جھک کے غازی نے کہا شاہ ء نجف اور کنی
سینہ ء اکبرؑ میں وہ پیوست نیزے کی انی — خلد سے آ گئے صحرا میں رسولؑ مدنی
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

10 APR 2000

کربلا

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول — تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتولؑ

★★★★

وہ کربلا کہ جہاں نور کبریا مل جائے — جسے حسینؑ کا جلوہ ملے خدا مل جائے
ہر اک کو اپنی شفاعت کا آسرا مل جائے — اگر حسینؑ سا کشتی کو ناخدا مل جائے
خبر حسینؑ کی سن کر چلی تو ہیں زینبؑ — خدا کرے انہیں فوجوں میں راستہ مل جائے
عطش سے کاہے کو تڑپیں حسینؑ کے بچے — اگر فرات کو خیموں کا راستہ مل جائے
کسی طرح تو قرار آئے ماں کو اے اصغرؑ — ملے نہ لاش تو کرتا لہو بھرا مل جائے
یہ کہتی جاتی ہے بے پردگی زمانے کی — جو لٹ چکی سر زینب سے وہ ردا مل جائے

غریب فضل ہے واجب نہیں ہے حج اس پر
اسے تو کعبے کے بدلے میں کربلا مل جائے

★★★★★

کربلا تجھ کو رگ جاں میں بسا رکھا ہے — ورنہ اس کارگہ زیست میں کیا رکھا ہے
حر صفت کوئی تو آئے گا عزا خانے میں — کچھ یہی سوچ کے دروازہ کھلا رکھا ہے

اور ہوں گے وہ جنہیں خوف ہے گمراہی کا
آل و قرآن کو ہم نے تو بہم رکھا ہے

مجلس شاہ میں اے اشک بہانے والے — ہم نے جنت تیرے اشکوں کا صلہ رکھا ہے

(اشرف عباس)●●●● سنعر ●●●● ۱۲ جنوری ۲۰۰۰ء

اصول ء دیں نہ بچاتے جو کربلا والے — ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ — نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

بادشاہ کربلا پر کربلا کو ناز ہے — حور و ملک جن و بشر انبیاء کو ناز ہے
اس نواسے پر محمدؐ مصطفےٰ کو ناز ہے — اسکی ہمت پر علیؑ مرتضےٰ کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے — اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

پر نور جبیں کے سجدوں میں ایمان کا جلوہ دیکھیں گے — ہم کرب و بلا کے ذرے میں معبود کا جلوہ دیکھیں گے
شہ حق کی عبادت کرتے ہیں مقتل کی زمیں نورانی ہے — گردن پہ چھری ہے قاتل کی سجدے میں جھکی پیشانی ہے

ایسا نہ ہوا کوئی بندہ کیا لائے گی دنیا مثل تیرا
اسلام کو زندہ جس نے کیا سرورؑ وہ تیری قربانی ہے

★★★★★ شری شرما ★★★★★

نعمت ء حاصل مبارک جان ء حاصل تک ہی جا — جس کے مدفن کی ہے دھن اس مردہ کامل تک بھی جا
کربلا سے اور آگے منزل شبیرؑ ہے — کربلا تک جا [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کربلا اور محرم

پھر موسمِ فریاد و بکا آیا ہے   پھر رونے رلانے کا مزا آیا ہے
نکلے ہیں جو اشک پیشوائی کو فضا   کیا ماتمِ شاہِ کربلا آیا ہے

ﷺﷺﷺ

پھر چاند محرم کا نظر آیا ہے
پھر جوش پہ ابرِ چشمِ تر آیا ہے
کیا خوب نصیب ہیں عزاداروں کے
فرزندِ رسولؐ اُن کے گھر آیا ہے

ﷺﷺﷺ

گھر چھوڑ کے خانہ خدا میں پہنچے   پھر واں سے نواحِ نینوا میں پہنچے
تاریخ وہ دوسری محرم کی تھی   جس روز حسینؑ کربلا میں پہنچے

ﷺﷺﷺ

رونے کا رسولِ حق صلہ دیتے ہیں
شیعوں کو ملائکہ دعا دیتے ہیں
کہتا ہے یہ چشم سے ٹپک کر آنسو
ہم وہ ہیں کہ دوزخ کو بجھا دیتے ہیں

ﷺﷺﷺ

کربلا میں شاہ آئے سر کٹانے کے لئے
اور راہِ حق میں اپنا گھر لٹانے کے لئے
آفتیں جھیلیں حسینؑ ابنِ علیؑ نے اے شرف
امتِ عاصی کو جد کی بخشوانے کے لئے

ﷺﷺﷺ

کس طرح نہ کرے ایک عالم افسوس   جی بھر کے کیا نہ شہ کا ماتم افسوس
کیا جلد گزر گئے یہ دس دن غم کے   لو صاحبو! ہو گیا محرم افسوس

--انیسؔ--

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشۂ بتولؑ

اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی   سیراب کر گیا تجھے خونِ رگِ رسولؐ
کرتی رہے گی پیش شہادت حسینؑ کی   آزادیٔ حیات کا یہ سرمدی اصول

چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

وہ کربلا کہ جہاں نورِ کبریا مل جائے
جسے حسینؑ کا جلوہ ملے خدا مل جائے

ہر اک کو اپنی شفاعت کا آسرا مل جائے
اگر حسینؑ سا کشتی کو نا خدا مل جائے

خبر حسینؑ کی سن کر چلی تو ہیں زینبؑ
خدا کرے انہیں فوجوں میں راستہ مل جائے

عطش سے کاہے کو تڑپیں حسینؑ کے بچے
اگر فرات کو خیموں کا راستہ مل جائے

کسی طرح تو قرار آئے ماں کو اے اصغرؑ
ملے نہ لاش تو کرتا لہو بھرا مل جائے

یہ کہتی جاتی ہے بے پردگی زمانے کی
جو لٹ چکی سرِ زینبؑ سے وہ ردا مل جائے

غریب فضل ہے واجب نہیں ہے حج اس پر
اسے تو کعبے کے بدلے میں کربلا مل جائے

--فضل القصوری--

مجلسِ راز میں بھی جاتے ہیں گا ہے گا ہے   محفلِ عیش میں بھی داد سخن لیتے ہیں
اپنا اسلام تو ملا کی قبا ہے یارو   گھر میں رکھ دیتے ہیں مسجد میں پہن لیتے ہیں

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید زرعباس۔ ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزیدی اور زیادی یاد بھی آتے نہیں ہم کو
مگر اب تک حسین ابن علی کا نام باقی ہے
حسین ابن علی کے قتل کا مقصد نہ سمجھے
یہ ہم پر آج تک اسلام کا الزام باقی ہے

(مولانا ظفر علی خان)

jabir.abbas@yahoo.com

جوہر مسیح و خضر کو ملتی نہیں یہ چیز
اور یوں نصیب سے مجھے مل جائے کربلا
روز ازل سے ہے یہی اک مقصد حیات
جائے گا سر کے ساتھ ہی سودائے کربلا

(مولانا محمد علی جوہر)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر ایک دل نہیں عرفان کربلا کیلیے
یہاں شعور وفا چاہیے وفا کیلیے
زمانہ پھر سے ہے تیار کربلا کیلیے
ذرا حسینؑ کو آواز دو خدا کیلیے

ہے سب کا دارومدار حیات پانی پہ
کہ برقرار ہے یہ کائنات پانی پہ
کچھ ایسی قرض ہوئی تشنگی بہتر کی
کہ شرمسار ہے اب تک فرات پانی پہ

(شاداں دہلوی)

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کربلا کربلا

جب تک اس خاک پہ باقی ہے وجود اشرار
جب تک اقدار سے اغراض ہیں گرم پیکار

دوش انساں پہ ہے جب تک حشم تخت کا بار
کربلا ہاتھ سے پھینکے گی نہ ہرگز تلوار

کوئی کہہ دے یہ حکومت کے نگہبانوں سے
کربلا اک ابدی جنگ ہے سلطانوں سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

★★★★★

کربلا تجھ کو رگ جاں میں بسا رکھا ہے — ورنہ اس کارگہ زیست میں کیا رکھا ہے

حر صفت کوئی تو آئے گا عزا خانے میں — کچھ یہی سوچ کے دروازہ کھلا رکھا ہے

اور ہوں گے وہ جنہیں خوف ہے گمراہی کا

آل و قرآن کو ہم نے تو بہم رکھا ہے

مجلس شاہ میں اے اشک بہانے والے — ہم نے جنت تیرے اشکوں کا صلہ رکھا ہے

(اشرف عباس)●●●●سنعر●●●● ۱۲ جنوری ۲۰۰۰م

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے — ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی

بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ — نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

بادشاہ کربلا پر کربلا کو ناز ہے — حور و ملک جن و بشر انبیاء کو ناز ہے

اس نواسے پر محمدؐ مصطفےٰ کو ناز ہے — اسکی ہمت پر علیؑ مرتضےٰ کو ناز ہے

سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے — اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

پر نور جبیں کے سجدوں میں ایمان کا جلوہ دیکھیں گے — ہم کرب و بلا کے ذرے میں معبود کا جلوہ دیکھیں گے

شہ حق کی عبادت کرتے ہیں قتل کی زمیں نورانی ہے — گردن پہ چھری ہے قاتل کی سجدے میں جھکی پیشانی ہے

ایسا نہ ہوا کوئی بندہ کیا لائے گی دنیا مثل تیرا

اسلام کو زندہ جس نے کیا سرورؑ وہ تیری قربانی ہے

★★★★★شری شرما★★★★★

نعمت حاصل مبارک جان حاصل تک ہی جا — جس کے مدفن کی ہے دھن اس مرد کامل تک بھی جا

کربلا سے اور آگے منزل شبیرؑ ہے — کربلا تک جانے والے اس کی منزل تک بھی جا

★★★★★نجم★★★★★

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رخصت از مدینہ ــــ ۲۸ رجب سنہ ۶۰ ہجری

گھر سے جب بہر سفر سید والا نکلے — سر جھکائے ہوئے با دیدہ پر نم نکلے
خویش و فرزند کمر باندھ کے باہم نکلے — رو کے فرمایا کہ اس شہر سے اب ہم نکلے
رات سے گریہ زہراؑ کی صدا آتی ہے
دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لے جاتی ہے

رخ کیا شہ نے سوئے قبر شہنشاہ انام — بہر تسلیم جھکے متصل باب سلام
اذن پڑھ کر جو گئے قبر کے نزدیک امام — عرض کی آیا ہے آخری رخصت کو امام
یہ مکاں ہم سے اب اے شاہ زمن چھٹتا ہے
آج حضرت کے نواسے سے وطن چھٹتا ہے

صغراؑ نے کہا تپ کی ہے شدت مجھ کو — پیغام اجل ہے شہ کی فرقت مجھ کو
ہوتا ہے جدا مجھ سے مسیحا میرا — لو صاحبو اب ہو چکی صحت مجھ کو

فرماتے تھے یہ رو کے شہنشاہ خاص و عام — اماں قبول کیجئے اب آخری سلام
ممکن نہیں مدینہ میں شبیرؑ کا قیام — اب کربلا میں ہوگا ہمارا سفر تمام
اب صبح شام حال سنانے نہ آئیں گے
اماں ہم اب چراغ جلانے نہ آئیں گے

*****

جو تین روز کا پیاسہ گلا کٹا رن میں — تو رو کے بنت علیؑ نے یہ دی صدا رن میں
لہو میں ڈوبا ہو دین کا فدائی ہے — دہائی ہے میرے مالک دہائی ہے

*****

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہیدِ کربلا حسینؑ

شہیدِ کربلا حسینؑ　　حسینؑ حسینؑ حسینؑ
گوہرِ تاجِ ہل اتیٰ حسینؑ　　حسینؑ حسینؑ حسینؑ
راکبِ دوشِ مصطفےٰ حسینؑ　　حسینؑ حسینؑ حسینؑ
نورِ دو چشمِ مرتضےٰ حسینؑ　　حسینؑ حسینؑ حسینؑ
راحتِ جانِ فاطمہ حسینؑ　　حسینؑ حسینؑ حسینؑ
بے مونس و آشنا حسینؑ　　حسینؑ حسینؑ حسینؑ
کشتہ خنجرِ جفا حسینؑ　　حسینؑ حسینؑ حسینؑ
مقتولِ کربلا حسینؑ　　حسینؑ حسینؑ حسینؑ
حسینؑ حسینؑ حسینؑ

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلم کربلا　　واویلا صد واویلا
یا محمدؐ مصطفیٰ　یا علیؑ مرتضیٰ　　واویلا صد واویلا
یا جنابِ سیدہؑ ، یا شہیدِ کربلا　　واویلا صد واویلا
یا غریب و بے نوا　کوفیوں نے کی دغا　　واویلا صد واویلا
خیمے لوٹے برملا　چادر چھینی برملا　　واویلا صد واویلا
زینبؑ ہوئی بے ردا　ہائے تیر حرملہ　　واویلا صد واویلا
سبطِ پیمبرؐ واویلا　کشتۂ خنجر واویلا　　واویلا صد واویلا
چل گیا خنجر واویلا　کیا کرے خواہر واویلا　　واویلا صد واویلا
جل گیا سب گھر واویلا　　واویلا صد واویلا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلم کربلا واویلا صد واویلا

یا محمد مصطفیٰؐ واویلا صد واویلا

یا علیؑ مرتضیٰؑ واویلا صد واویلا

یا جنابِ سیدہؑ واویلا صد واویلا

یا شہیدِ کربلا واویلا صد واویلا

یا غریب و بے نوا واویلا صد واویلا

کوفیوں نے کی دغا واویلا صد واویلا

خیمے لوٹے برملا واویلا صد واویلا

چادر چھینی برملا واویلا صد واویلا

زینب ہوئی بے ردا واویلا صد واویلا

ہائے تیر حرملا واویلا صد واویلا

سبطِ پیمبرؐ واویلا واویلا صد واویلا

کشتۂ خنجر واویلا واویلا صد واویلا

چل گیا خنجر واویلا واویلا صد واویلا

کیا کرے خواہر واویلا واویلا صد واویلا

جل گیا سب گھر واویلا

واویلا صد واویلا

۔۔۳۰ اگست ۲۰۰۲۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذاکروں کی ابتدائی رباعیاں

اے فیض رساں دامن محتاج کو بھر دے
پتھر بھی پگھل جائیں وہ نالوں میں اثر دے
نہ تاج عطا کر نہ زر و لعل و گہر دے
شبیرؑ کے مدح خوانوں میں شامل مجھے کر دے

مقدور ہمیں کب ہے تیری وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لاح و قلم کا
کوثر ہے نبیؐ کا تو کاسہ ہے علیؑ کا
کاسے کے تلے ہاتھ حسینؑ ابن علیؑ کا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمن آل محمد ﷺ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو
کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو
فرض مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آل محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

---اثر ترابی---

قلندری ہے عزیز مجھ کو تونگری سے غرض نہیں ہے
میری فقیری ہے رشک شاہی شہنشاہی سے غرض نہیں ہے
خدا نے مجھ کو دیا ہے سب کچھ علیؑ کے در سے ملا ہے سب کچھ
یہ گھر سلامت یہ در سلامت مجھے کسی سے غرض نہیں ہے

---فاتح واسطی---

اے خدا تجھ کو ہی زیبا ہے بڑائی تیری
بے نیازی تو کسی نے بھی نہ پائی تیری
جاگنے والے کو محروم دو عالم رکھا
سونے والے سے کہا ساری خدائی تیری

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخِ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزاد اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ ورا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنتِ پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیٔ خدا سے کبھی بولتا نہیں
واللہ رکنِ دیں ہے صدا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحیدا ے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

امام رضاؑ کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو نعرۂ رسالت ہے بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

دم ہمہ دم علیؑ علیؑ دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

نفسِ ہمہ مولا شدم حیدری ام قلندرم علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام خونِ جگر چشیدہ ام پردۂ جاں دریدہ ام رخِ یار دیدہ ام

دم ہمہ دم علیؑ علیؑ دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

زینتِ شاہ پیام او دردِ دلِ ما خیام او شیرِ خدا است نام او
عرشِ علیٰ مقام او مولودِ پاکِ او حرم

دم ہمہ دم علیؑ علیؑ دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا ہجوم تا بہ فلک جس کی ہے دھوم جس پہ فدا ہیں سب نجوم
بابِ معنیٔ مدینۃ العلوم

دم ہمہ دم علیؑ علیؑ دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نامِ نبی ﷺ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ----- سید نذر عباس)

۳۰ جنوری ۲۰۰۲ kfpu

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کربلا

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول   تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشۂ بتولؑ
اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی   سیراب کر گیا تجھے خونِ رگِ رسولؐ
کرتی رہے گی پیش شہادت حسینؑ کی   آزادیٔ حیات کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر   لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

وہ کربلا کہ جہاں نورِ کبریا مل جائے
جسے حسینؑ کا جلوہ ملے خدا مل جائے
ہر اک کو اپنی شفاعت کا آسرا مل جائے   اگر حسینؑ سا کشتی کو ناخدا مل جائے
خبر حسینؑ کی سن کر چلی تو ہیں زینبؑ
خدا کرے انہیں فوجوں میں راستہ مل جائے
عطش سے کانپ کے تڑپیں حسینؑ کے بچے   اگر فرات کو خیموں کا راستہ مل جائے
کسی طرح تو قرار آئے ماں کو اے اصغرؑ
ملے نہ لاش تو کرتا لہو بھرا مل جائے
یہ کہتی جاتی ہے بے پردگی زمانے کی   جو لٹ چکی سرِ زینبؑ سے وہ ردا مل جائے
غریب فضل ہے واجب نہیں ہے حج اس پر
اسے تو کعبے کے بدلے میں کربلا مل جائے

--لطیف لکھنوی--

گر مدینہ نبیؐ سے روشن ہے   کربلا اُن کے دل کی دھڑکن ہے
جسم احمدؐ کا ہے مدینے میں   روح کرب و بلا کے سینے میں

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالب دعا سیدہ رباب

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات متعلق مجلس

معلوم نہیں آپ کو کیا بنتے ہیں آنسو دارین کی ملکہ کی رضا بنتے ہیں آنسو
زہرؑا انہیں لے جاتی ہیں دامن میں بھگو کر شبیرؑ کے زخموں کی دوا بنتے ہیں آنسو

--شوکت--

جب کسی گھر میں کوئی مر جائے دنیا غم بانٹنے کو جاتی ہے
ہائے کتنی غریب ہے زہرؑا پرسہ لینے بھی چل کے آتی ہے

--شوکت--

تاریخ کہہ رہی ہے محرم کے چاند میں سیدانیوں کے بخت اچانک الٹ گئے
اتنی غریب ہوگئی زہرؑا کی لاڈلی زینب کے اک لباس میں دو سال کٹ گئے

--شوکت--

احسان نہیں گر بزمِ عزا میں آئے آئے تو پناہِ مصطفیٰؐ میں آئے
گرمی ہی کے دن تھے کہ تمہاری خاطر شبیرؑ وطن سے کربلا میں آئے

--انیس--

مومنو یہ مقامِ زاری ہے روؤ اب وقتِ اشکباری ہے
فاطمہؑ آچکی ہیں مجلس میں اب کہو کس کی انتظاری ہے

--انیس--

ہے فصلِ عزا جدا جدا مجلس ہے گھر گھر ماتم ہے جا بجا مجلس ہے
ماشاءاللہ چشمِ بد دور انیس کیا مجمعِ مومنین ہے؟ کیا مجلس ہے

دس دن یہ وہ ہیں کہ نوحہ گر ہے زہرؑا تھامے ہوئے ہاتھوں سے جگر ہے زہرؑا
کیا بیٹھے ہو سر پہ خاک اڑاؤ لوگو کل شام سے کھولے ہوئے سر ہے زہرؑا

--انیس--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا۔ طالبِ دعا سید زوار عباس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کربلائے معلیٰ

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاشِ جگر گوشۂ بتولؑ
اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی
سیراب کر گیا تجھے خونِ رگِ رسولؐ
کرتی رہے گی پیش شہادت حسینؑ کی
آزادیٔ حیات کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

....

جو روضۂ شاہ کرب و بلا تک پہنچا
معراج ہوئی عرشِ علا تک پہنچا
کیا قرب ہے اللہ کا اللہ اللہ
پہنچا جو حسینؑ تک خدا تک پہنچا

....

وہ کربلا کہ جہاں نورِ کبریا مل جائے
جسے حسینؑ کا جلوہ ملے خدا مل جائے

ہر ایک کو اپنی شفاعت کا آسرا مل جائے
اگر حسینؑ سا کشتی کو نا خدا مل جائے

خبر حسینؑ کی سن کر چلی تو ہیں زینبؑ
خدا کرے انہیں فوجوں میں راستہ مل جائے

عطش سے کانپ کے تڑپیں حسینؑ کے بچے
اگر فرات کو خیموں کا راستہ مل جائے

کسی طرح تو قرار آئے ماں کو اے اصغرؑ
ملے نہ لاش تو کرتا لہو بھرا مل جائے

یہ کہتی جاتی ہے بے پردگی زمانے کی
جو لٹ چکی سرِ زینبؑ سے وہ ردا مل جائے

غریب فضل ہے واجب نہیں ہے حج اس پر
اسے تو کعبے کے بدلے میں کربلا مل جائے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی
کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں
عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاکِ کربلا لے لی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

طالبِ دعاء ـــ سید بزر عباس ۲۲ جنوری ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباسؑ نام طاعتِ سبطِ رسولؐ کا
عباسؑ نام اوجِ شجاعت کے پھول کا
عباسؑ آسمانِ محبت کا آفتاب
عباسؑ نام مرضئ حق کے حصول کا

رضوان عزمی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قمر بنی ہاشم حضرت عباس علمدار سقائے اہلبیت

دو معرکے تا حشر نہ بھولے گا زمانہ
خیبر میں اکیلے اسد اللہ کا جانا
یاں مشک لئے نہر پہ عباسؑ کا جانا
وہ باپؑ کا قصہ تھا یہ بیٹے کا فسانہ
اس قلعہ کا در حیدر کرارؑ نے توڑا
دیواروں کو لوہے کی علمدارؑ نے توڑا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس گھر پہ سایہ فگن ہے عباس کا علم
اس گھر کو ابتلا کا نہ خطرہ بلا کا ہے

قطعات

اصغر سا گلبدن تھا بصارت حسینؑ کی
اکبر سا نوجوان تھا قوت حسینؑ کی
انصار اور عزیز تھے سب جراتِ حسینؑ
عباس سا جری تھا شجاعت حسینؑ کی

○

ٹوٹے ہوئے دلوں کی کوئی آس چاہیے
انساں کے دل کو قوت احساس چاہیے
ہر دور ابتلاء میں ضرورت حسینؑ کی
ہر کربلا کے واسطے عباسؑ چاہیے

○

سلسلہ باقی ہے جب تک روح کا انفاس کا
اور دل انساں سے رشتہ قوت احساس کا
ہے یقیں مٹ ہی نہیں سکتا کبھی نام وفا
جب تلک دنیا میں باقی نام ہے عباسؑ کا

○

عباسؑ ہے سکون ہر اک دل ملول کا
طاعت گزار مرتضیٰ ، سبطِ رسولؐ کا
خوشبو مشام ، روح میں جس کی بسی ہوئی
عباسؑ وہ ہے پھول ریاض بتولؑ کا

○

عباسؑ کربلا میں مہکتا گلاب ہے
مولائے دوجہاں کا ابھرتا شباب ہے
ہر ابتلاء میں قوت بازو حسینؑ کا
ہر دور میں حیات کی وہ کامیاب ہے

○

اس کا جمال و نور نجوم و قمر میں ہے
اس کی وفا کی خوشبو مہکتی سحر میں ہے
عباسؑ پاسباں ہے سپاہ حسینؑ کا
عباسؑ کا وقار شعور بشر میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

○

نازاں حسینؑ جس کی تھے اعلیٰ صفات پر
زینبؑ کو اعتماد رہا جس کی ذات پر
پانی نہ لا سکا جو سکینہؑ کے واسطے
تشنہ رہا وہ پہونچ کے نہر فرات پر

○

عباسؑ نام طاعتِ سبط رسول کا
عباسؑ نام اوجِ شجاعت کے پھول کا
عباسؑ آسمانِ محبت کا آفتاب
عباس نام مرضیء حق کے حصول کا

○

اے نگہبان حرمؑ اے فاتح نہر فرات
ضیغم کرب و بلاؑ اے حامل اعلیٰ صفات
آرزوئے مرتضیٰؑ ہے اور دعائے فاطمہؑ
رہبر راہ وفاؑ اے پیکر عزم و ثبات

استغاثہ بحضور حضرت ابوالفضل العباسؑ

قضائے حاجات اور سختیوں کے دور ہونے کے لئے دو رکعت نماز ہدیہ ابوالفضل العباس پڑھیں۔ ۱۳۳ مرتبہ درج ذیل دعا بمعہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِكْشِفْ كَرْبِيْ بِحَقِّ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

زیارت حضرت عباس علمدار

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ جَمِيْعًا وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سرکارِ وفا کے حضور

نازاں تھی جس پہ ثانیِ زہراؑ کی آبرو
کردار مثلِ حیدرؑ کرار ہو بہو
ہیبت سے کانپ گئی برقِ تندخُو
لشکر میں ایک تھا وہ علمدارؑ سُرخرو
یہ بات کیا ہوئی کہ وہ لشکر میں ایک تھا
عباسؑ کربلا کے بہتّر ۷۲ میں ایک تھا

از قلم سیّد محسن نقوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حق شناس

فدائے آلِ نبیؐ حق شناس ہیں عباسؑ
فضائے یاس میں امید آس ہیں عباسؑ

ہر ایک رنگ میں رسمِ وفا نبھائی ہے
ہر ایک عہد میں وعدہ کا پاس ہیں عباسؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباسؑ کون؟ جانِ دلِ مرتضیٰ علیؑ
عباسؑ کون؟ نخلِ امامت کی اک کلی

عباسؑ کون؟ شیرِ خدا کا وہ گلعذار
عباسؑ کون؟ بازوئے شبیرِ نامدار

ہے موجزن رگوں میں وہی ہاشمی لہو
صورت وہی علیؑ کی وہی رنگ ہو بہو

آہو جلال آنکھیں مگر شیر کی نظر
جنگ آزما، دلیر، اولوالعزم، پُرجگر

اُمّ البنین کا وہ بھی نورِ عین ہے
جو یادگارِ فاتحِ بدر و حنین ہے

جب تک جیا، حسینؑ کا بن کر رہا غلام
عباسؑ ہی سے زندہ ہے رسمِ وفا کا نام

عباسؑ ہے کتابِ الم - غم کا عنوان
یثرب کے ڈوبتے ہوئے تاروں کا پاسباں

عباسؑ سوز و ساز کی لذّت میں درد و داغ
عباسؑ گھُپ اندھیروں میں ایمان کا چراغ

عباسؑ پُرسکوت روانی فرات کی
عباسؑ اک صدا ہے دلِ کائنات کی

سقائی سکینہؑ کا عباسؑ ہے پیام!
اہلِ حرم کے پردے کا عباسؑ اہتمام

عباسؑ حوصلہ ہے جنابِ امیرؑ کا
عباسؑ اصل جوش ہے تانِ شبیر کا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حیدرؑ کی ہے تصویر جوانی عباسؑ
اور صلح حسنؑ کی کامرانی عباسؑ
روشن ہے یہیں آل محمدؐ کی ضیا
شبیرؑ کے غم کی ہے کہانی عباسؑ

شبیرؑ کے لشکر کا علمدار عباسؑ
معیارِ عمل، قوتِ کردار عباسؑ
یونہی تو نہیں کہتے ابوالفضل اُسے
ہر ایک فضیلت کا ہے شہکار عباسؑ

عباسؑ کو پیکرِ وفا کہتے ہیں
تصویرِ جلالِ مرتضےٰ کہتے ہیں
آئینِ محبت میں نہیں اسکا بدل
یہ بات شہِ کرب و بلا کہتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوالفضل عباسؑ

حیدرؑ کی ہے تصویر جوانیِ عباسؑ
اور صلحِ حسنؑ کی کامرانی عباسؑ

روشن ہے یہیں آلِ محمدؐ کی ضیا
شبیرؑ کے غم کی ہے کہانی عباسؑ

شبیرؑ کے لشکر کا علمدار عباسؑ
معیارِ عمل، قوتِ کردار عباسؑ
یونہی تو نہیں کہتے ابوالفضل اُسے
ہر ایک فضیلت کا ہے شہکار عباسؑ

عباسؑ کو پیکرِ وفا کہتے ہیں
تصویرِ جلالِ مرتضیٰ کہتے ہیں
آئینِ محبت میں نہیں اسکا بدل
یہ بات شہِ کرب و بلا کہتے ہیں

عباسؑ کون؟ جان و تنِ مرتضیٰ علیؑ
عباسؑ کون؟ نخلِ امامت کی اک کلی
عباسؑ کون؟ شیرِ خدا کا وہ گلعذار
عباسؑ کون؟ بازوئے شبیرِ نامدار
ہے موجزن رگوں میں وہی ہاشمی لہو
صورت وہی علیؑ کی وہی رنگ ہوبہو
آہو جلال آنکھیں مگر شیر کی نظر
جنگ آزما، دلیر، اولوالعزم، پُرجگر

اُمّ البنین کا وہ یہی نورِ عین ہے
جو یادگارِ فاتحِ بدر و حُنین ہے

جب تک جیا، حسینؑ کا بن کر رہا غلام
عباسؑ ہی سے زندہ ہے رسمِ وفا کا نام
عباسؑ ہمرکابِ الم۔ غم کا ہمعناں
یثرب کے ڈوبتے ہوئے تاروں کا پاسباں
عباسؑ سوز و ساز کی لذت میں درد و داغ
عباسؑ گھُپ اندھیروں میں ایماں کا چراغ
عباسؑ پُرسکوت روانی فرات کی
عباسؑ اک صدا ہے دلِ کائنات کی
سقائیِ سکینہؑ کا عباسؑ ہے پیام!
اہلِ حرم کے پہرے کا عباسؑ اہتمام
عباسؑ حوصلہ ہے جنابِ امیرؑ کا
عباسؑ اصل جوش ہے نانِ شعیر کا
عباسؑ عزم و جرأت و صبر و رضا بہم
عباسؑ تیغ و تیر و تبر، لشکر و علم
عباسؑ امتحانِ عمل۔ جذبۂ یقین
آزادیٔ ضمیر کا عباسؑ ہے امیں
عباسؑ ایک غنچۂ افسردہ رنگ ہے
عباسؑ حرب و ضرب لڑائی کا ڈھنگ ہے
ابوالفضل کنیت ہے لقب شیرِ غاب ہے
عباسؑ نام ہے پسرِ بوتراب ہے
فیضی کو منقبت کا صلہ کچھ وصول ہو
آقا مرے سلام کا تحفہ قبول ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabit Abbas

Dr. Afsar Abbas

ہزار کرتی اثر پھر بھی بے اثر رہتی
بہ اعتبارِ معانی وہ مختصر رہتی
نہ دیکھ لیتی جو کردارِ حضرتِ عباسؑ
محبت اپنی حقیقت سے بے خبر رہتی

کل تھے قرارِ قلبِ امامت بنے ہوئے
جانِ اذان و روحِ اقامت بنے ہوئے
اور آج لوحِ عصر پہ عباسِؑ نامدار
تابندہ ہیں وفا کی علامت بنے ہوئے

آنکھوں سے لگی اشکوں کے ساون کی جھڑی ہے
اور جوڑے ہوئے ہاتھ بقا ساتھ کھڑی ہے
لاج اس کی رکھی حضرتِ عباسؑ نے جس جا
مدت سے محبت وہاں سجدہ میں پڑی ہے

گرچہ اُس کا حسُن جانِ عالِم احساس ہے
اور بڑی خوش رنگ شے یہ آسماں کے پاس ہے
پھر بھی اِس قوسِ قزح کے ہم نہیں ہیں معترف
اِس سے بڑھ کر پُرکشش تو جذبہِ عباسؑ ہے

بصد انداز و اَوج و سرفرازی زیب دیتا ہے
برائے اہتمامِ چارہ سازی زیب دیتا ہے
کسی بھی نام کے ہمراہ وہ اچھا نہیں لگتا
فقط عباسؑ ہی کو لفظِ غازی زیب دیتا ہے

بیان شوق کی تفسیر ہو نہیں سکتی
حدیث عشق کی تحریر ہو نہیں سکتی
خلوصِ حضرتِ عباسؑ کی زمانے میں
کسی بھی لفظ سے تعبیر ہو نہیں سکتی

دیکھ آئے کوئی ساری خدائی نہیں ملتا
فرد ایسا پئے جلوہ نمائی نہیں ملتا
اِس کے لئے درکار ہے شبیّر کی تقدیر
ہر فرد کو عباسؑ سا بھائی نہیں ملتا

با صد سلیقہِ ہمہ دانی عطا کیے
موضوعِ نطق و شعلہ بیانی عطا کیے
آفاق مختصر ہیں محبت کے سامنے
غازی نے وہ وسیع معانی عطا کیے

علیؑ کو فخرِ نوحؑ و آدمؑ و الیاسؑ کہتے ہیں
حسنؑ کو تاجدارِ امن سب حسّاس کہتے ہیں
حسینؑ ابن علیؑ ہے نام معراجِ شہادت کا
کمالِ ارتقائے عشق کو عباسؑ کہتے ہیں

صدقِ دل سے سندِ حُسنِ دوامی دی ہے
لکھ کے اک طرح کی تحریرِ غلامی دی ہے
عَلَمِ حضرتِ عباسؑ کو روزِ عاشور
با ادب ہو کے فرشتوں نے سلامی دی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

nazar collection for our children..rd-12-10-2004

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://facebook.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ درمدح مولا عباسؑ

(کاظمؔ جرولی کا کلام)

قرآن وفاؤں کا سنانے لگا دریا
سوئی ہوئی موجوں کو جگانے لگا دریا

اٹھ اٹھ کے وضو کرنے لگیں نہر کی موجیں   کرنوں کے مصلے کو بچھانے لگا دریا

شہزادہء کوثر نے قدم نہر پہ رکھے
تعظیم سے سر اپنا جھکانے لگا دریا

نظریں جو ملیں شیر کی خونبار نظر سے   گھبرا کے اٹھا مشک میں آنے لگا دریا

وہ دیکھ ادھر پھیر لیں عباسؑ نے نظریں
وہ دیکھ ادھر ٹھوکریں کھانے لگا دریا

تطہیر کی آیت تو کبھی سورہء کوثر   عباسؑ کو پڑھ پڑھ کے سنانے لگا دریا

کھل کھل کے پھریرے سے برسنے لگے بادل
عباسؑ کے چلو میں نہانے لگا دریا

رکھ دی کفِ عباس پہ موجوں نے زبانیں   پیاسا تھا بہت پیاس بجھانے لگا دریا

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ بشکریہ سید سلمان رضا آف محمد آباد گہنہ)

طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۱۹ نومبر ۲۰۰۳

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب عباسؑ علمدار

لوح دل پر نام نامی ہے رقم عباسؑ کا
ذکر ہے میری زباں پر دمبدم عباسؑ کا
بعد مردن اور کیا ہو میرے مدفن کا نشاں
نصب کر دیجئے سر بالیں علم عباسؑ کا

۔۔۔فاتح واسطی۔۔

شیر خدا کا شیر بیٹا

عباسؑ وہ جری وہ دلاور وہ شیر ہے
جو بڑھ کے فوج شام کو تنہا سمیٹ لے
بچوں کی تشنگی کا جری کو خیال تھا
جی چاہتا تھا مشک میں دریا سمیٹ لے
لہرا رہا ہے پرچم عباسؑ با وفا
کس کی مجال ہے جو پھریرا سمیٹ لے

(شعلہ جونپوری)

لاکھوں میں کوئی ایک نہ سر بہ ہوتا — عباسؑ کا زور زورہ حیدرؑ ہوتا
افسوس کہ لڑنے کی اجازت نہ ملی — ورنہ در کوفہ درِ خیبر ہوتا

دیکھنا رتبہ ہے کتنا محترم عباسؑ کا
عرش تک لہراتا جائے ہے علم عباسؑ کا
بس یہی کچھ ہے متاع عاقبت محسن مجھے
دل میں زہراؑ کی دعا سر پر علم عباسؑ کا

۔۔۔محسن نقوی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔سحر۔۔۔۔کراچی ۲۰۰۰ نومبر ۲۵۔۔۔۔۔۔۔

پہنچے عباسؑ لب نہر جو حیدرؑ کی طرح
مشک میں نہر اٹھا لی درِ خیبر کی طرح
دیکھ کر حضرت عباسؑ کو کہتے تھے عدو
ایک انساں نظر آتا ہے لشکر کی طرح

۔۔ریحان۔۔

موج دریا کی روانی پہ لکھا ہے عباسؑ
تو زمانے میں وفاؤں کا خدا ہے عباسؑ
مجلس شہ میں علم اٹھتا ہے تیرا ایسے
آج بھی جیسے حفاظت پہ کھڑا ہے عباسؑ

۔۔۔۔۔ریحان اعظمی۔۔۔۔۔

ام البنینؑ نے بیٹے کو بیدار کر دیا ہر جنگ فتح کرنے کو تیار کر دیا
عباسؑ کو لگا کے کلیجے سے بار بار اتنی دعائیں دی کہ علمدار کر دیا

میرا عباسؑ وہ حیدرؑ ہے جو بے تیغ لڑا اور ستمگاروں کے سینے میں رہا ڈر کی طرح
تیغ کے چلو میں بہتا ہوا دریا ان سے ہاتھوں میں نہر اٹھا لی درِ خیبر کی طرح

مجھے یہ ڈر ہے عقیدے جدا نہ ہو جائیں خطائیں اہل خطا کی سوا نہ ہو جائیں
علیؑ کی ہو بہو تصویر ہیں عباسؑ جری نصیریوں کے کہیں وہ خدا نہ ہو جائیں

سوچ کو ذہن کا عکاس بنا دیتی ہے
ذہن والوں کو یہ حساس بنا دیتی ہے
فاطمہ زہراؑ کے بچوں کی غلامی کر لے
یہ وفادار کو عباسؑ بنا دیتی ہے

اپنے بچوں کے لئے یہ رباعیاں انٹرنیٹ کی ایک سائٹ سے اردو میں لکھی۔۔طالب دعا سحر۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب عباس علمدارؑ

لاکھوں میں کوئی ایک نہ سر بر ہوتا عباسؑ کا زور زور حیدرؑ ہوتا
افسوس کہ لڑنے کی اجازت نہ ملی ورنہ در کوفہ در خیبر ہوتا

دریا سے سکینہؑ کا جو سقا نکلا سقائی کا ارمان نہ اصلا نکلا
پانی میں ملا لہو جو بہہ کر تو کہا دریا بھی میرے خون کا پیاسا نکلا

دریا سے تو بیزار تھے بے شک عباسؑ مدفن وہاں کیوں تجھے مبارک عباسؑ
ہیں بھوکے پیاسے جو ہوئے قتل حسینؑ دریا پہ گواہی کو ہیں اب تک عباسؑ

عباسؑ کے لاشے پہ جو آئے شہ دیں
تھی مشک کہیں ہاتھ کہیں لاش کہیں
رو رو کے کہا آنکھ تو کھولو بھائی
لاشے نے ندا دی کہ سکینہ تو نہیں

سقائے حرم نے جو نہ پایا پانی غیرت سے ترِ خاک سمایا پانی
کیا عشق ہے کوثر پہ سکینہؑ کے بغیر عباسؑ نے منہ سے نہ لگایا پانی

عباسؑ پنجتنؑ کی اطاعت کا نام ہے
یہ میر کاروان شجاعت کا نام ہے
ہر دور کے امام کو غازی پہ ناز تھا
عباسؑ اعتماد امامت کا نام ہے
--شوکت رضا شوکت--

اسے مثل علیؑ و مصطفیٰؐ احساس کہتے ہیں
اسی کو غیرت کرار کا عکاس کہتے ہیں

جو تشنہ ہو کے دریا چھین لے تشنہ پلٹ آئے
وفاداروں کی دنیا میں اسے عباسؑ کہتے ہیں
--شوکت--

جلال مرتضیٰؑ کا ہو بہو عکاس بننے کو
علمدار وفا اور پنجتن کی آس بننے کو
علیؑ کا ہی پسر ہونا فقط کافی نہیں شوکت
ضروری ہے دعائے فاطمہؑ عباسؑ بننے کو
--شوکت--

جس گھر میں شبیرؑ کی مجلس ہو فرشتو غم کوئی نہ ہو اس میں وہ راحت کا نگر ہو
آسودگی سکھ چین کرم بانٹ رہو جا کر عباسؑ کے پرچم کے تلے جس کا بھی گھر ہو
--شوکت--

حالات سے تھک جاتے ہیں جب حوصلے اپنے تسکین کا احساس نکل جاتا ہے منہ سے
جب لفظ وفا کہنے کا کرتا ہوں ارادہ بے ساختہ عباسؑ نکل جاتا ہے منہ سے
--شوکت--

حسن و کمال دیتا ہے عباسؑ کا علم
غم سے نکال دیتا ہے عباسؑ کا علم
مشکلکشا کی بات تو شوکت بڑی ہے بات
اپنی تو ٹال دیتا ہے عباسؑ کا علم
--شوکت--

عباسؑ تاجدار وفا ارجمند ہیں
ایسے خدا پسند خودی کو پسند ہیں
پنجے علم پہ نصب ہیں دنیا یہ دیکھ لے
غازی کے ہاتھ کٹ کے بھی کتنے بلند ہیں
--شوکت--

(اپنے بچوں کیلئے راولپنڈی میں جمع کیا ۔۔ سیدز عباس ۲-۸-۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاظم جرولی کا کلام

خونِ وقتِ عصر کچھ اتنا بہا قرآن سے
آیتیں باہر نکل کر آ گئیں جزدان سے

ٹھوکریں کھاتا ہوا پھرتا ہے دریا دربدر
سو رہی ہے تشنگی ساحل پہ اطمینان سے

آ اٹھا لے خون میں غلطاں پڑی ہے ریت پر
اے خدا اپنی بہتر۷۲ آیتیں میدان سے

لے کے سوروں کی کمانیں آیتوں کی برچھیاں
تشنگی نے مار ڈالا ظلم کو قرآن سے

نوکِ نیزہ پر تلاوت دے رہی ہے یہ صدا
حرفِ آخر تک نہ بھٹکی داستاں عنوان سے

(یہ کلام سید نذر عباس نے بواسطہ سید سلمان رضا آف محمد آباد حاصل کیا تا کہ ہمارے بچے مستفید ہو سکیں ۔ ۵ جنوری ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہزادہ علی اکبرؑ

بیٹا ہوا جب سبط پیمبرؐ پہ فدا
شہ جا کے ہوئے لاشۂ دلبر پہ فدا
بانوؑ سے کہا شکر خدا کا ہے مقام
اکبرؑ بھی ہوئے خالقِ اکبر پہ فدا

کہتے تھے حسینؑ میرے جانی افسوس
تم قتل ہوئے احمدؐ ثانی افسوس
یہ سن شباب و زخم و نیزہ صد حیف
افسوس تیرا داغ جوانی افسوس

کیا کیا ہوئے شبیرؑ کے پیارے مقتول
پر خیمے سے نکلی نہ کبھی آل رسولؐ
اکبرؑ جو ہوا قتل تو رن میں آئی
زینبؑ خیمے سے اور جنت سے بتولؑ

حالت یہ تھی اکبرؑ کے لئے مادر کی
نے ہوش تھا پا کا نہ خبر تھی سر کی
سن پوچھتا تھا کوئی تو کہتی تھی آہ
اٹھارویں تھی سالگرہ اکبرؑ کی

یارب کوئی جہاں میں اسیر محن نہ ہو
جنگل میں گھر لٹا کے کوئی بے وطن نہ ہو
ماں باپ سے جدا کوئی گل پیرہن نہ ہو

پھولا پھلا اجاڑ کسی کا چمن نہ ہو
بھائی بچھڑ چکا ہے شہِ مشرقین سے
اب نوجواں پسر کی ہے رخصت حسینؑ سے

اولاد والے دل میں کریں ذرا اک خیال
ہوتی ہے کیسی الفت فرزند خوش جمال

بیٹا وہ نوجواں جسے اٹھارھواں ہے سال
کیا ہو گا نور چشمِ رسول خدا کا خال

ماں باپ کے لئے تو اجل کا پیام ہے
دشمن بھی رونے لگتے ہیں یہ وہ مقام ہے

---انیس--

روتے ہیں نہ فریاد و فغاں کرتے ہیں
کیا صبر امامِ دوسرا کرتے ہیں
اٹھارہ برس پالا تھا جس کو بر میں
اُس بیٹے کو امت پہ فدا کرتے ہیں

--انیس--

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں
میرے وجدان میں بس چہرہ اکبرؑ آیا
میں نے تصویر شجاعت جو بنانا چاہی
میری تخیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

--نسیم کاظمی--

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا --- سیدزرعباس ۲۔۸۔۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

MOHSIN NAQVI KI RUBAIYAT

عمل کا زیب، شریعت کا زین کہتے ہیں
بطونِ قلب نبوت کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید
اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

شجاعت کا صدف، منارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؑ کہتے ہیں

عالم میں ہر سخی نے سوالی کے واسطے
ہاتھوں سے در خود اپنے خزانوں کے وا کیے
عباسؑ وہ سخی ہے کہ دنیا میں دین کو
ہاتھوں سمیت بھیک میں بازو عطا کیے

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علم کو سلامی دیا کرو

عباسؑ کی چاہت کا یہ عالم ہے جہاں میں
ہر سانس پہ لگتا ہے کہ نیزے کی انی ہے
دریا میں ابھرتی ہوئی موجوں کو ذرا دیکھ
یہ ماتمِ عباسؑ میں زنجیر زنی ہے

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غمِ حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت کئی ذروں کی سرِ عرش تلک ہے
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی مرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ
قصرِ ارم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہے میرے حسینؑ کا
اس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

کب بشر واقفِ اسرارِ جلی بنتا ہے
مردے ٹھوکر سے جلائے تو ولی بنتا ہے
کوئی انساں شبِ ہجرت بڑے آرام کے ساتھ
بسترِ موت پہ سوئے تو علیؑ بنتا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا حسن، عقیدت کا زیب و زین بنا
علی کا خون، لعابِ رسولؐ، شیرِ بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

NAZAR ABBAS. 8-10-2004 RD

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہنشاہِ وفا۔ غازی عباسؑ علمدار

آقا سے جہاں داری و وارائی لے　　دامن پھیلا کے شانِ یکتائی لے
عباسؑ کی طرح زور احساس دکھا　　میدانِ عمل میں آ کے انگڑائی لے

--نجم آفندی--

جب قصد کیا نہر کا سقائے حرم نے　　مشکیزہ رکھا دوش پہ اس بحرِ کرم نے
رو رو کے برادر سے کہا شاہِ امم نے　　بھائی تمہیں بیٹوں کی طرح پالا ہے ہم نے
مرنے کو نہ جاؤ کہ نشانی ہو علیؑ کی
توڑو نہ ضعیفی میں کمر سبطِ نبیؐ کی

ﷺ ﷺ ﷺ

عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے　　بھائی سے اپنے ہاتھ لبِ نہر دھو چکے
یہاں تک کہ قتل اکبرؑ و اصغرؑ بھی ہو چکے　　گودی میں جو پلے تھے وہ مٹی میں سو چکے
گرتے تھے شہ ہر تنِ پاش پاش پر
قاسمؑ کی لاش پر کبھی اکبرؑ کی لاش پر

ﷺ ﷺ ﷺ

خاموش تھیں اب کہ نہیں طاقتِ گفتار　　کر عرض کہ یا حضرتِ عباسؑ علمدار
آقا تو میرا آپ سا ہو کل کا مددگار　　اور ہو یہ غلام ایسی مصیبت میں گرفتار
تم عقدہ کشا ہو پسرِ عقدہ کشا ہو
خادم کا جو مطلب ہے اب جلد روا ہو

ﷺ ﷺ ﷺ

دونوں کے شرف سے ہم خبردار ہوئے　　ایسے نہ علمدار نہ سردار ہوئے
دریا پہ گرے کٹ کے جو عباسؑ کے ہاتھ　　دنیا سے حسینؑ دست بردار ہوئے

---دبیر---

دریا سے سکینہؑ کا جو سقا نکلا　　سقائی کا ارمان نہ اصلا نکلا
پانی میں ملا لہو جو بہہ کر تو کہا　　دریا بھی میرے خون کا پیاسا نکلا

---دبیر---

دریا سے تو بیزار تھے بے شک عباسؑ　　مدفن وہاں کیوں تجھے مبارک عباسؑ
یہ رمز ہے پیاسے جو ہوئے قتل حسینؑ　　دریا پہ گواہی کو ہیں اب تک عباسؑ

---دبیر---

ہمت میں نہ عباسؑ کا تھا ثانی ایک　　اعداء نے نہ بات ان کی گر مانی ایک
شانے سے بہایا خون مشکیزے سے آب　　تھے کا کیا آہ لہو پانی ایک

---دبیر---

عباسؑ کے غم میں چشمِ سرورؑ نم تھی　　حالت شہ بیکس کی عجب اس دم تھی
اشک آنکھوں میں اور زباں پہ عباسؑ کا نام　　رخ زرد کمر پہ ہاتھ اور گردن خم تھی

---دبیر---

ظاہر میں تو دریا پہ علمدار گئے　　باطن میں وہ کوثر کے طلبگار گئے
تھا بیچ میں دریائے شہادت حائل　　دو ہاتھ میں اس پار سے اس پار گئے

---دبیر---

جب کہ مارے گئے دریا کے کنارے عباسؑ　　اور لبِ تشنہ ہی جنت کو سدھارے عباسؑ
شہ نے فرمایا ہے میرے پیارے عباسؑ　　اب نہیں جینے کے ہم غم میں تمہارے عباسؑ
سچ تو یہ ہے کہ تمہیں ہاتھ سے کھویا میں نے
زندگانی کا مزہ ہاتھ سے کھویا میں نے

پہنچی یہ سکینہؑ کو خبر جب یہ کسی سے　　دریا پہ لڑائی ہوئی عباسؑ علیؑ سے
آخر ہوا صدمہ یہ میری تشنہ لبی سے　　رو رو کے تب کہنے لگی اپنی چچی سے

سنتی ہوں کہ دریا کے کنارے گئے عباسؑ
کیا جانئے کہتے ہیں کہ مارے گئے عباسؑ

جب ستا شمر نے سقائے حرم آتا ہے　　قوتِ بازوئے سردارِ امم آتا ہے
ہاتھ میں تھامے ہوئے مشک و الم آتا ہے　　نہر پہ گوہرِ دریائے کرم آتا ہے
دی صدا فوج کو ہاں غازیو ہشیار رہو
اب علمدار کی آمد ہے خبردار رہو

جو پتھر پہ علم گاڑے اسے کہتے ہیں حیدرؑ　　علم گاڑے جو پانی پہ اسے عباسؑ کہتے ہیں
الٹ دے ایک حملے میں جو گیتی صورتِ حیدرؑ　　مثالِ فاتحِ خیبر اسے عباسؑ کہتے ہیں
جری صفدر علمدارِ حسینیؑ باوفا غازی
ہو جس میں اس قدر جوہر اسے عباسؑ کہتے ہیں

عباسؑ علیؑ یوسفِ کنعانِ علیؑ ہے　　شمشادِ قبا پوشِ گلستانِ علیؑ ہے
شبیرؑ کا دل روحِ حسنؑ جانِ علیؑ ہے　　شوکت سے دلاور کے عیاں شانِ علیؑ ہے
ہاتھ اس کے نہ کیوں کر رہے میدانِ وغا کا
فرزند زبردست ہے وہ دستِ خدا کا

اقلیمِ شجاعت کا شہنشاہ ہے عباسؑ　　اور وارثِ تیغِ اسد اللہ ہے عباسؑ
فرزندِ محمدؐ کا ہوا خواہ ہے عباسؑ　　خورشیدِ سپہرِ کرم و جاہ ہے عباسؑ
کس شوق سے صدقے ہوا فرزندِ نبیؐ پر
قربان علمدارِ حسینؑ ابنِ علیؑ پر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنابِ ساجد رضوی صاحب

قطعات

نگاہِ حق میں جو بے انتخاب آیا ہے
علیؑ کے گھر میں پھر اک آفتاب آیا ہے
نُصیریوں سے یہ کہدے کوئی خدا کے لئے
چلو تمہارے خدا کا جواب آیا ہے!

تُو حقیقت میں خداوندِ وفا ہے عباسؑ
تجھ میں ہر وصف امامت کے سوا ہے عباسؑ

اے قوتِ شبیرؑ علمدارِ دلاور
تُو ہے تنِ تنہا شہِ مظلومؑ کا لشکر
بھرپور نظر آتی ہے حیدر کی جوانی
پڑتی ہیں نگاہیں جو ترے رُوئے مُبیں پر
تُو قوتِ بازوئے حسینؑ ابنِ علیؑ ہے
تُو پیکرِ مضبوط میں ہے قدرتِ داور
تُو نے بھی ہیں تختے ستم و جور کے اُلٹے
حیدر نے اگر فتح کیا قلعۂ خیبر
بدلا ہے زمانہ ترے اندازِ نظر نے
جرأت میں ہے تُو حیدرِ صفدر کے برابر
بچتی نظر آتی نہیں اب فوجِ مخالف
اَبرو کی شکن ہے کہ یداللہ کے تیور
دیتے ہیں حسینؑ آج تجھے دادِ شجاعت
نظروں میں جہادِ علوی کا ہے جو منظر

ثابت یہ ہوا معرکۂ کرب و بلا میں
ہے عزم ترا ماحصلِ عزمِ پیمبرؐ
سمجھتے ہیں تجھے حیدرِ کرار کی تلوار
تجھ میں بھی نہاں ہیں اسداللہ کے تیور
تُو حاصلِ تبلیغ ہے تُو مقصدِ تعلیم
ہے تیری زباں ناشرِ احکامِ پیمبرؐ
اک معجزۂ صبر ہے دریا سے پلٹنا
حیدر کی شجاعت سے ترا ضبط ہے بڑھکر
وابستہ علَم سے ترے زہراؑ کی تمنا
پرچم سے کہ ہے زینبؑ و کلثومؑ کی چادر
تو اشجعِ عالم ہے تو ہی فاتحِ اعظم
مانا ہے مورخ نے یہ تاریخ کو پڑھ کر
چونکا دیا ہر قوم کو احساس نے تیرے
اے عاشقِ شبیرؑ، وفا ختم ہے تجھ پر!
تُو خاصۂ قیوم ہے ساجد کی نظر میں
سجدہ تری درگاہ کا ہے سجدۂ داور

تُو حقیقت میں خداوندِ وفا ہے عباسؑ
تجھ میں ہر وصف امامت کے سوا ہے عباسؑ
جو خدا چاہتا ہے تُو بھی وہی چاہتا ہے
تیرا دل کعبۂ تسلیم و رضا ہے عباسؑ
جذبۂ نُصرتِ حق بن کے جہاں میں آیا
تُو اک امیدِ دلِ شیرِ خدا ہے عباسؑ
تربیت میں تری شبیرؑ کا بھی حصہ ہے
تُو بھی آغوشِ امامت میں پلا ہے عباسؑ
جیسے سائے کی طرح ساتھ نبیؐ کے تھے علیؑ
تُو نے بھائی کا یونہی ساتھ دیا ہے عباسؑ
اُس کو قرآں بھی ملا، دامنِ عترت بھی ملا
جس نے دامن کو ترے تھام لیا ہے عباسؑ
کعبۂ قلبِ امامت میں ترا جلوہ ہے
اہلِ دل کے لئے تُو قبلہ نُما ہے عباسؑ
تُو بھی ہے قاضیِ حاجات بعنوانِ علیؑ
آستانے پہ ترے لُطفِ دُعا ہے عباسؑ
تیرے ہی ذکر سے ایثار نے پایا ہے دوام
تیرے ہی نام سے دُنیا میں وفا ہے عباسؑ
رُک گئی آ کے شجاعت کی ترقی جس پر
ضربِ حیدر کا تُو وہ نقشِ وفا ہے عباسؑ
پنج سورہ کہوں حق کا، کہ علَم کا پنجہ
تیرے پرچم میں بھی قرآں کی ہوا ہے عباسؑ
یہ قلم ہو کے بنے خامۂ تقدیرِ حیات
تیرے ہاتھوں نے بڑا کام کیا ہے عباسؑ

اسلام کے لشکر کا علمدار ہے عباسؑ
سرتا بہ قدم حیدرِ کرار ہے عباسؑ
تصویرِ یداللہ ہے زینبؑ کی نظر میں
کس عظمتِ کردار کا معیار ہے عباسؑ
کوثر بھی ہے تسنیم بھی قبضے میں جری کے
حیدر کی طرح مالک و مختار ہے عباسؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ عباسِ علمدارؑ

لوحِ دل پر نامِ نامی ہے رقم عباسؑ کا
ذکر ہے میری زباں پر دمبدم عباسؑ کا
بعد مردن اور کیا ہو میرے مدفن کا نشاں
نصب کر دیجئے سرِ بالیں علم عباسؑ کا

---فاتح واسطی--

شیرِ خدا کا شیر بیٹا

عباسؑ وہ جری وہ دلاور وہ شیر ہے
جو بڑھ کے فوجِ شام کو تنہا سمیٹ لے
بچوں کی تشنگی کا جری کو خیال تھا
جی چاہتا تھا مشک میں دریا سمیٹ لے
لہرا رہا ہے پرچمِ عباسؑ با وفا
کس کی مجال ہے جو پھریرا سمیٹ لے

(شعلہ جونپوری)

لاکھوں میں کوئی ایک نہ سر پر ہوتا
عباسؑ کا زور زورِ حیدرؑ ہوتا
افسوس کہ لڑنے کی اجازت نہ ملی
ورنہ درِ کوفہ درِ خیبر ہوتا

دیکھنا رتبہ ہے کتنا محترم عباسؑ کا
عرش تک لہراتا جائے ہے علم عباسؑ کا
بس یہی کچھ ہے متاعِ عاقبت محسن مجھے
دل میں زہراؑ کی دعا سر پر علم عباسؑ کا

---محسن نقوی---

-------۲۵ نومبر ۲۰۰۰ کراچی----سید نزر عباس-------

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ عباسِ علمدارؑ

پہنچے عباسؑ لبِ نہر جو حیدرؑ کی طرح
مشک میں نہر اٹھا لی درِ خیبر کی طرح
دیکھ کر حضرت عباسؑ کو کہتے تھے عدو
ایک انسان نظر آتا ہے لشکر کی طرح

--ریحان--

موج دریا کی روانی پہ لکھا ہے عباسؑ
تو زمانے میں وفاؤں کا خدا ہے عباسؑ
مجلس شہ میں علم اٹھتا ہے تیرا ایسے
آج بھی جیسے حفاظت پہ کھڑا ہے عباسؑ

-----ریحان اعظمی-----

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ام البنینؑ نے بیٹے کو بیدار کر دیا
ہر جنگ فتح کرنے کو تیار کر دیا
عباسؑ کو لگا کے کلیجے سے بار بار
اتنی دعائیں دی کہ علمدار کر دیا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

میرا عباسؑ وہ حیدرؑ ہے جو بے تیغ لڑا
اور ستمگاروں کے سینے میں رہا ڈر کی طرح
کھینچ کے چلو میں بہتا ہوا دریا ان سے
ہاتھوں میں نہر اٹھا لی درِ خیبر کی طرح

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

مجھے یہ ڈر ہے عقیدے جدا نہ ہو جائیں
خطائیں اہل خطا کی سوا نہ ہو جائیں
علیؑ کی ہو بہو تصویر ہیں عباسؑ جری
نصیریوں کے کہیں دو خدا نہ ہو جائیں

ﷺ ﷺ ﷺ

سوچ کو ذہن کا عکاس بنا دیتی ہے
ذہن والوں کو یہ حساس بنا دیتی ہے
فاطمہ زہراؑ کے بچوں کی غلامی کر لے
یہ وفادار کو عباسؑ بنا دیتی ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

اپنے بچوں کے لئے یہ رباعیاں انٹرنیٹ کی ایک سائٹ سے اردو میں لکھی۔۔ طالب دعا سحر۔۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب عباسِ علمدارؑ

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں — میرے وجدان میں بس چہرۂ اکبرؑ آیا
میں نے تصویرِ شجاعت جو بنانا چاہا — میری تخیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

(نسیم کاظمی صاحب اور نزرعباس نے کمپیوٹر پر پیدا کی لکھی ۱۶ اپریل ۲۰۰۱)

حیدرؑ کی نمازوں کی ادا شامل ہے — اور سیرتِ محبوب خدا شامل ہے
شبیرؑ سے عباسؑ جدا کیا ہوں گے — عباسؑ کی فطرت میں وفا شامل ہے

--صغیر رضوی--

کھوں میں کوئی ایک نہ سر پہ ہوتا — عباسؑ کا زور زورِ حیدرؑ ہوتا
افسوس کہ لڑنے کی اجازت نہ ملی — ورنہ درِ کوفہ درِ خیبر ہوتا

دریا سے سکینہؑ کا جو سقا نکلا — سقائی کا ارمان نہ اصلا نکلا
پانی میں ملا لہو جو بہہ کر تو کہا — دریا بھی میرے خون کا پیاسا نکلا

دریا سے تو بیزار تھے بے شک عباسؑ — مدفن وہاں کیوں سمجھے مبارک عباسؑ
ہیں بھوکے پیاسے جو ہوئے قتل حسینؑ — دریا پہ گواہی کو ہیں اب تک عباسؑ

عباسؑ کے لاشے پہ جو آئے شہ دیں — تھی مشک کہیں ہاتھ کہیں لاش کہیں
رو رو کے کہا آنکھ تو کھولو بھائی — لاشے نے ندا دی کہ سکینہؑ تو نہیں

سقائے حرم نے جو نہ پایا پانی — عبرت سے تہِ خاک سمایا پانی
کیا عشق ہے کوثر پہ سکینہؑ کے بغیر — عباسؑ نے منہ سے نہ لگایا پانی

جمع کردہ سید نزرعباس ۔ ۱۹ نومبر ۲۰۰۲م

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنابِ عباس علمدارؑ

عباسؑ پنجتنؑ کی اطاعت کا نام ہے　　یہ میر کاروانِ شجاعت کا نام ہے
ہر دور کے امام کو غازی پہ ناز تھا　　عباسؑ اعتمادِ امامت کا نام ہے

۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

اے مثلِ علیؑ و مصطفیٰؐ احساس کہتے ہیں　　اسی کو غیرتِ کرار کا عکاس کہتے ہیں
جو تشنہ ہو کے دریا چھین لے تشنہ پلٹ آئے　　وفاداروں کی دنیا میں اسے عباسؑ کہتے ہیں

۔۔شوکت۔۔

جلالِ مرتضیٰؑ کا ہو بہو عکاس بننے کو　　علمدارِ وفا اور پنجتن کی آس بننے کو
علیؑ کا ہی پسر ہونا فقط کافی نہیں شوکت　　ضروری ہے دعائے فاطمہؑ عباسؑ بننے کو

۔۔شوکت۔۔

جس گھر میں شبیرؑ کی مجلس ہو فرشتو　　غم کوئی نہ ہو اس میں وہ راحت کا نگر ہو
آسودگی سکھ چین کرم بانٹ دو جا کر　　عباسؑ کے پرچم کے تلے جس کا بھی گھر ہو

۔۔شوکت۔۔

حالات سے تھک جاتے ہیں جب حوصلے اپنے　　تسکین کا احساس نکل جاتا ہے منہ سے
جب لفظ وفا کہنے کا کرتا ہوں ارادہ　　بے ساختہ عباسؑ نکل جاتا ہے منہ سے

۔۔شوکت۔۔

حسن و کمال دیتا ہے عباسؑ کا علم　　غم سے نکال دیتا ہے عباسؑ کا علم
مشکلکشا کی بات تو شوکت بڑی ہے بات　　اپنی تو ٹال دیتا ہے عباسؑ کا علم

۔۔شوکت۔۔

عباسؑ تاجدارِ وفا ارجمند ہیں　　ایسے خدا پسند خودی کو پسند ہیں
پنجے علم پہ نصب ہیں دنیا یہ دیکھ لے　　غازی کے ہاتھ کٹ کے بھی کتنے بلند ہیں

۔۔شوکت۔۔

(اپنے بچوں کیلئے راولپنڈی میں جمع کیا۔۔۔سید زر عباس ۲۔۸۔۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوحے حضرتِ عباس ؑ علمدارؑ

سبط جعفر صاحب کا کلام

ہمیشہ جو باوفا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

نقوشِ ظلمت مٹا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

حسینؑ جس کو علیؑ و زہراؑ ملا ئیکہ لوریاں سنا ئیں حسینؑ جھولا جھلانے جس کا فلک سے روح الامیں بھی آئیں

وہ جسکا جھولا جھلا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

وصیت اس کو علیؑ نے کی تھی حسینؑ ہے مصطفٰےؐ کا بیٹا اے میرے لختِ جگر ہمیشہ سمجھنا خود کو غلام اس کا

جو یہ وصیت نبھا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

جنابِ حمزہؑ جنابِ جعفرؑ جنابِ حیدرؑ کا جانشیں ہے میں لاکھ اس کے مقابلے پر جبیں پہ لیکن شکن نہیں ہے

ہنرِ وغا کے دکھا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

اگر وہ چاہے سمٹ کے آجائے مشک میں اس کے علقمہ بھی فرات کیا سلسبیل و کوثر اگرچہ ہیں دسترس میں اس کی

جو نہر سے پیاسا جا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

لقب ہے باب الحوائج اس کا جو سب کی ڈھارس بندھا رہا ہے اگرچہ ہاتھ اس کے کٹ چکے ہیں اور آنکھ میں خوں بھرا ہوا ہے

جو مشک دانتوں میں لا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

وہ جس کی نسبت سے آج تک ہے قسم کا بھی اعتبار باقی ہے سبطِؔ جعفر وہ سب کا پیارا امام اول سے تا بہ ہادیؑ

جو نا خدائے وفا رہا ہے وہی تو عباسؑ باوفا ہے

(جمع کردہ۔سید رضا عباس۔اگست ۲۰۰۲۔راولپنڈی)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولادت ہے علمدار وفاؑ کی .. ۴ شعبان

ولادت ہے علمدارِ وفا کی — دعا پوری ہوئی مشکل کشا کی

فرشتوں نے یہ کہہ کہہ کر ثناء کی — مبارک ہو علیؑ آیتِ وفا کی

مصور نے نئی تصویر بھیجی — علیؑ کے گھر نصیری کے خدا کی

گلِ عباس مہکا اس طرح سے — معطر ہو گئیں سانسیں ہوا کی

علم کو بعد حیدرؑ بعدِ خیبر — سرافرازی خدا نے پھر عطا کی

مسیحا ہیں مرے عباس غازیؑ — ضرورت کیا کسی دارالشفاء کی

غلامِ حضرتِ عباسؑ ہے وہ — خدا توفیق دے جس کو وفا کی

جہاں عباسؑ غازی کے قدم ہیں — وہیں سے حرؑ نے حق کی ابتدا کی

وہاں سے دور رہتی ہیں بلائیں — جہاں عباسؑ کی محفل سجا کی

فرشتوں نے میری چوکھٹ پہ آ کر — تمہاری حاضری اکثر چکھا کی

کٹا کے ہاتھ عباسؑ جری نے — کلائی موڑ دی جور و جفا کی

نہیں یہ روضۂ عباسؑ غازی — بلندی ہے یہ بختِ کربلا کی

اِدھر قمرِ بنی ہاشمؑ جو چمکا — اُدھر تقدیر چمکی کربلا کی

غلامی مانگی سقائے حرم کی
دلِ ریحانؔ نے جب بھی دعا کی

جمع کردہ۔ سید نزر عباس۔ ۴ شعبان ۱۴۲۳ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کربلا میں شہید اوّل آلِ محمدؐ

کربلا میں شہید اول آلِ محمدؐ، امام حسینؑ کے اٹھارہ سالہ فرزندِ جوان شہزادہ علی اکبر علیہ السلام جو صورت و سیرت میں شبیہ رسولؐ خدا تھے۔ آپ کا مختصر تذکرہ تاریخ کے آئینہ میں:۔

نبیؐ کا نطق، علیؑ کی زباں، علی اکبرؑ
نماز عشق کی پہلی اذاں، علی اکبرؑ
حسینؑ کہتے تھے اکثر یہ ان کے بارے میں
نبیؐ کی جان ہوں میں، میری جاں علی اکبرؑ
شباب یوسفؑ کنعان ڈھل گیا آخر
ہیں آج تک بخدا نوجواں علی اکبرؑ
کہیں حسینؑ ہیں نبیوںؑ سے پھر تقابل کیا
کہاں ہیں وہ سارے کے سارے کہاں علی اکبرؑ
درِ حسینؑ پہ کہتے تھے آن کر زائر
کہاں ہیں آپ کے آرام جان علی اکبرؑ
سُنا ہے ہم نے شبیہِ رسولؐ آخر ہیں
اسی سبب سے ہیں جانِ جہاں علی اکبرؑ
نبیؐ کی صورت و سیرت کے حامل ہیں
اُنہیںؐ کے خلق کے ہیں ترجماں علی اکبرؑ
مشرف اُن کی زیارت سے ہونے آئے ہیں
دکھا دیں ہم کو رُخ ضوفشاں علی اکبرؑ

حسینؑ لوگوں کی تکمیلِ آرزو کے لئے
صدا یہ دیتے تھے آؤ یہاں علی اکبرؑ
فلک پہ چاند ہو جُھرمٹ میں جیسے تاروں کے
یُوں لگتے زائروں کے درمیاں علی اکبرؑ

حسینؑ امام کا دل خون ہو گیا غم سے
گرے جو کھا کے جگر پر سِناں علی اکبرؑ
جو گرتے پڑتے سرِ لاش پہنچے شاہِ اُمم
رگڑتے خاک پہ تھے ایڑیاں علی اکبرؑ
پکارتے تھے ہمیں کچھ نظر نہیں آتا
صدا تو دو کہ پڑے ہو کہاں علی اکبرؑ

یہ رو کے کہتی تھیں بیٹے کی لاش پر لیلیٰؑ
مجھے پکارو ذرا کہہ کے ماں علی اکبرؑ
نہ میں نے مہندی رچائی نہ سہرا ہی دیکھا
چلے ہو رُوٹھ کے مجھ سے کہاں علی اکبرؑ
سوال ہے فلک پیر سے اثر میرا
تُو ہی بتا کہ تھے کیسے جوان علی اکبرؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہزادہ علی اکبرؑ

بیٹا ہوا جب سبطِ پیمبرؐ پہ فدا
شہ جاکے ہوئے لاشۂ دلبر پہ فدا
بانوؑ سے کہا شکرِ خدا کا ہے مقام
اکبرؑ بھی ہوئے خالقِ اکبر پہ فدا

کہتے تھے حسینؑ میرے جانی افسوس
تم قتل ہوئے احمدؐ ثانی افسوس
یہ سن شباب و زخم و نیزہ صد حیف
افسوس تیرا داغ جوانی افسوس

کیا کیا ہوئے شبیرؑ کے پیارے مقتول
پر خیمے سے نکلی نہ کبھی آلِ رسولؐ
اکبرؑ جو ہوا قتل تو رن میں آئی
زینبؑ خیمے سے اور جنت سے بتولؑ

حالت یہ تھی اکبرؑ کے لئے مادر کی
نے ہوش تھا پا کا نہ خبر تھی سر کی
سن پوچھتا تھا کوئی تو کہتی تھی آہ
اٹھارویں تھی سالگرہ اکبرؑ کی

یارب کوئی جہاں میں اسیرِ محن نہ ہو
جنگل میں گھر لٹا کے کوئی بے وطن نہ ہو
ماں باپ سے جدا کوئی گل پیرہن نہ ہو
پھولا پھلا اجاڑ کسی کا چمن نہ ہو
بھائی بچھڑ چکا ہے شہِ مشرقین سے
اب نوجوان پسر کی ہے رخصت حسینؑ سے

اولاد والے دل میں کریں ذرا اک خیال
ہوتی ہے کیسی الفت فرزند خوش جمال
بیٹا وہ نوجوان جسے اٹھارھواں ہے سال
کیا ہو گا نور چشم رسول خدا کا خال
ماں باپ کے لئے تو اجل کا پیام ہے
دشمن بھی رونے لگتے ہیں یہ وہ مقام ہے

---انیس--

روتے ہیں نہ فریاد و فغاں کرتے ہیں
کیا صبر امامِ دوسرا کرتے ہیں
اٹھارہ برس پالا تھا جس کو بر میں
اُس بیٹے کو امت پہ فدا کرتے ہیں

--انیس--

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں
میرے وجدان میں بس چہرۂ اکبرؑ آیا
میں نے تصویر شجاعت جو بنانا چاہی
میری تخیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

---نسیم کاظمی--

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا---سید زرعباس ۲-۸-۲۰۰۲ء

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہزادہ علی اکبرؑ

لاش اکبرؑ کی جو مقتل سے اٹھالائے حسینؑ — نوجواں کو صفِ اول سے اٹھالائے حسینؑ
چاند کو شام کے بادل سے اٹھالائے حسینؑ — دی صدا لاش پسر آن کے لے جا بانو
چھد گیا برچھی سے اکبر کا کلیجہ بانوؑ

ایک تکبیر سحر سے ایک نماز عصر سے — تاقیامت دین کو حاصل ہے یہ نام و نمود
یادگارِ عالمِ اسلام و روح کربلا — صبح اکبر کی اذاں اور شام سرور کا سجود

بیٹا ہوا جب سبط پیمبرؐ پہ فدا — شہ جا کے ہوئے لاشہ دلبر پہ فدا
بانو سے کہا شکر خدا کا ہے مقام — اکبرؑ بھی ہوئے خالق اکبر پہ فدا

برچھی کی انی جب لگی اکبر کے جگر میں — اور مر گیا دم توڑ کے آغوش پدر میں
شہ نے کہا کس طور تجھے لے چلوں گھر میں — بازو میں نہ طاقت ہے نہ قوت ہے جگر میں
لے جانا تیری لاش کا دشوار ہے بیٹا
سر اپنا بھی تن پر یہ مجھے بار ہے بیٹا

اکبرؑ نے جو گھر موت کا آباد کیا — صغراؑ کو دم نزع بہت یاد کیا
لاشے پہ کمر پکڑے یہ کہتے ہیں حسینؑ — تم نے علی اکبرؑ ہمیں برباد کیا

●●●●●

روتے ہیں نہ فریاد و بکا کرتے ہیں — کیا صبر امامؑ دوسرا کرتے ہیں
اٹھارہ برس پالا ہے جس کو بر میں — اس بیٹے کو خدا پہ فدا کرتے ہیں

★★★★★

زہراؑ سے کوئی غم پیمبرؐ پوچھے — زینبؑ سے کوئی فراق حیدرؑ پوچھے
پوچھے کوئی سجادؑ سے شبیرؑ کا غم — بانو کے جگر سے داغ اکبرؑ پوچھے

★★★★★

دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے — دنیا میں پسر باپ کی زینت کا سبب ہے
اولاد کا ہونا بھی عجب بخشش رب ہے — یہ سچ ہے مگر داغ بھی بیٹے کا غضب ہے
رونے کی ہے جا ظلم نیا کرتی ہے تقدیر
شبیرؑ سے اکبرؑ کو جدا کرتی ہے تقدیر
بیٹا بھی وہ بیٹا کہ جو تصویر پیمبرؐ — اخلاق میں مانند حسنؑ زور میں حیدرؑ
خوش لہجہ و خوش خصلت و خوش وضع سراسر — معشوق جہاں رونق دیں عاشق داور
انصاف سے سب صاحب اولاد بتا دیں
اس طرح کے فرزند کو مرنے کی رضا دیں

●●●●●●●●

سنعر ★★★★★ اگست ۱۵ سنہ ۱۹۹۹ ★★★★★

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بانو کہتی تھی میرے گیسوؤں والے آجا — علی اکبرؑ میری آنکھوں کے اجالے آجا
شام میں چاند سی صورت کو دکھانے آجا — خواب میں زلف کو مکھڑے سے اٹھانے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

گریہ سجادؑ کا تھا موت اٹھالے آجا — مجھ سے قیدی و مسافر کی دعا لے آجا
دل ہلا دیتے ہیں زینب کے نالے آجا — بیکسی پر میری خوں روتے ہیں چھالے آجا
راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا

****

اکبرؑ نے جو گھر موت کا آباد کیا — صغراؑ کو دمِ نزع بہت یاد کیا
ہاتھوں سے کمر پکڑ کر کہتے تھے حسینؑ — تم نے علی اکبرؑ ہمیں برباد کیا

●●●●●

امامت کا چاند اور نبوت کا ہالا — بہتر ستاروں میں ضو بخشنے والا — چلے لے کے اکبرؑ کو یوں شہ والا — کبھی لاش اٹھائی کبھی دل سنبھالا

****

کھا کر سناں جو سینے پہ اکبرؑ گزر گئے — بولے حسینؑ اے مہ انور کدھر گئے
پیری میں مجھ ضعیف کو برباد کر گئے — زخم جگر سے تم شفق خوں میں بھر گئے
بیٹا گئے نہ قبر میں بابا کو گاڑ کے
جنگل بسا دیا مری بستی اجاڑ کے

●●●●●

لگے ہتیار جب اکبرؑ لگانے — لگا ماں کا کلیجہ منہ کو آنے — گئی چپکے سے عابد کے سرہانے — لگیں بیمار کا شانہ ہلانے
اٹھو بیٹا کہ گھر لٹ رہا ہے
علیؑ اکبر بھی اب مرنے چلا ہے

●●●●●

اکبرؑ نے کہا بابا عبث روتے ہو — کیوں زخمی مجھے دیکھ کے جی کھوتے ہو
شہ نے کہا کس طرح نہ روؤں بیٹا — اٹھارہ برس بعد جدا ہوتے ہو

*****

نیزے لچک کے اپنا اثر دیکھتے رہے — اکبرؑ کا سینہ شہ کا جگر دیکھتے رہے
اکبر کے پاس بیٹھ گئے سر جھکا کے شاہ — بدلی میں شاہ اپنا قمر دیکھتے رہے
اکبرؑ کی لاش تھی کہیں اصغرؑ کی لاش تھی
بکھرے ہوئے زمیں پہ گوہر دیکھتے رہے

مجرئی بانو نے کیا حال بنایا ہوگا — دل پہ نیزہ علی اکبرؑ نے جو کھایا ہوگا
بانو کہتی تھیں کہ اولاد نہ ہوگی اس کے — تیر جس نے علی اصغرؑ کے لگایا ہوگا
بیبیاں بالوں سے منہ اپنا چھپائے ہوں گی
سر دربار جو حاکم نے بلایا ہوگا

***** شعر ریاض ***** ۱۶ فروری ۲۰۰۰ *****

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بانو کہتی تھی میرے گیسوؤں والے آجا   علی اکبرؑ میری آنکھوں کے اجالے آجا
شام میں چاند سی صورت کو دکھانے آجا   خواب میں زلف کو مکھڑے سے اٹھانے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

گریہ سجادؑ کا تھاموت اٹھالے آجا   مجھ سے قیدی و مسافر کی دعا لے آجا
دل ہلا دیتے ہیں زینب کے نالے آجا   بیکسی پر میری خوں روتے ہیں چھالے آجا
راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا

****

اکبرؑ نے جو گھر موت کا آباد کیا   صغراؑ کو دم نزع بہت یاد کیا
ہاتھوں سے کمر پکڑ کر کہتے تھے حسینؑ   تم نے علی اکبرؑ ہمیں برباد کیا

●●●●●

امامت کا چاند اور نبوت کا ہالا   بہتر ستاروں میں ضو بخشنے والا   چلے لے کے اکبرؑ کو یوں شہ والا   کبھی لاش اٹھائی کبھی دل سنبھالا

****

کھا کر سناں جو سینے پہ اکبرؑ گزر گئے   بولے حسینؑ اے مہ انور کدھر گئے
پیری میں مجھ ضعیف کو برباد کر گئے   زخم جگر سے تم شفق خوں میں بھر گئے
بیٹا گئے نہ قبر میں بابا کو گاڑ کے
جنگل بسا دیا مری بستی اجاڑ کے

●●●●●

لگے ہتیار جب اکبرؑ لگانے   لگا ماں کا کلیجہ منہ کو آنے   گئی چپکے سے عابد کے سرہانے   لگیں بیمار کا شانہ ہلانے
اٹھو بیٹا کہ گھر لٹ رہا ہے
علیؑ اکبر بھی اب مرنے چلا ہے

●●●●●

اکبرؑ نے کہا بابا عبث روتے ہو   کیوں زخمی مجھے دیکھ کے جی کھوتے ہو
شہ نے کہا کس طرح نہ روؤں بیٹا   اٹھارہ برس بعد جدا ہوتے ہو

*****

نیزے کی لچک کے اپنا اثر دیکھتے رہے   اکبرؑ کا سینہ شہ کا جگر دیکھتے رہے
اکبر کے پاس بیٹھ گئے سر جھکا کے شاہ   بدلی میں شاہ اپنا قمر دیکھتے رہے
اکبرؑ کی لاش تھی کہیں اصغرؑ کی لاش تھی
بکھرے ہوئے زمیں پہ گوہر دیکھتے رہے

مجرئی بانو نے کیا حال بنایا ہوگا   دل پہ نیزہ علی اکبرؑ نے جو کھایا ہوگا
بانو کہتی تھیں کہ اولاد نہ ہوگی اس کے   تیر جس نے علی اصغرؑ کے لگایا ہوگا
بیبیاں بالوں سے منہ اپنا چھپائے ہوں گی
سر دربار جو حاکم نے بلایا ہوگا

★★★★★سنعریاض★★★★★۱۶ فروری ۲۰۰۰★★★★★

10 APR 2000

70

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات ازعلامہ ذیشان جوادی مرحوم

شہزادہ علی اکبرؑ

آلِ نبیؐ میں جتنے صغیر و کبیر ہیں
سب ورثہ دار زورِ شہ قلعہ گیر ہیں
بے مثل و بے جواب ہیں اور بے نظیر ہیں
اپنی جگہ پہ سب ہی جنابِ امیرؑ ہیں
بے تیغ جنگ جیتے تو اصغرؑ کہیں اسے
اس سے بھی ہو بزرگ تو اکبرؑ کہیں اسے
---کلیم

اتنا خدا نے بہتر و برتر بنا دیا
جانِ علیؑ شبیہِ پیمبرؐ بنا دیا
اب اس سے بڑھ کے بھلا ہوگا کون سا شرف
پہلے علیؑ بنایا پھر اکبرؑ بنا دیا
---کلیم

عکسِ جمالِ مرسلِ اعظم کہیں اسے
یا افتخارِ عالم و آدمؑ کہیں اسے
ہمشکلِ مصطفےؐ کی ثنا کس طرح کہیں
اکبرؑ کہیں امام تو ہم کیا کہیں اسے
---کلیم

شبیرؑ یہ اذان ہے اس بات کی گواہ
اسلام آلِ پاک پیمبرؐ کے ساتھ ہے
تنہا نہیں ہے آپ کا اکبرؑ اذان میں
اللہ خود بھی آپکے اکبرؑ کے ساتھ ہے
---کلیم

وہ شکل دی کہ دہر کو ششدر بنا دیا
اور نام دے کے ثانیٔ حیدرؑ بنا دیا
ہونا علیؑ ہی کافی تھا عظمت کے واسطے
اس پر مزید یہ ہے کہ اکبرؑ بنا دیا
---کلیم

اہلِ زباں سے پوچھو نہ اہلِ بیان سے
اس کا شرف بلند ہے سارے جہان سے
آتا ہے اس کا نام بھی نامِ خدا کے بعد
اکبر کا کیا شرف ہے یہ پوچھو اذان سے
---کلیم

جس پہ تقدیر سے مالک کا کرم ہوتا ہے
اس کو حاصل شہِ مظلوم کا غم ہوتا ہے
مجلسِ شاہ میں جب رکھتا ہے انسان قدم
فاصلہ خلد کا بس ایک قدم ہوتا ہے
---کلیم

الفاظ کو پیام کا جوہر بنا دیا
یعنی نقیبِ دینِ پیمبرؐ بنا دیا
گلدستے کی بلندی سے کیونکر نہ ہو اذاں
اکبرؑ نے اس اذاں کو بھی اکبر بنا دیا
---کلیم

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدزوار عباس۔ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہزادہ علی اکبرؑ

بیٹا ہوا جب سبط پیمبرؐ پہ فدا   شہ جا کے ہوئے لاشہ دلبر پہ فدا
بانوؑ نے کہا شکر خدا کا ہے مقام   اکبرؑ بھی ہوئے خالقِ اکبر پہ فدا

کہتے تھے حسینؑ میرے جانی افسوس   تم قتل ہوئے احمدؐ ثانی افسوس
یہ سن شباب وزخم و نیزہ صد حیف   افسوس تیرا داغ جوانی افسوس

کیا کیا ہوئے شبیرؑ کے پیارے مقتول   پر خیمے سے نکلی نہ کبھی آلِ رسولؐ
اکبرؑ جو ہوا قتل تو رن میں آئی   زینبؑ خیمے سے اور جنت سے بتولؑ

حالت یہ تھی اکبرؑ کے لئے مادر کی   نے ہوش تھا پا کا نہ خبر تھی سر کی
سن پوچھتا تھا کوئی تو کہتی تھی آہ   اٹھارویں تھی سالگرہ اکبرؑ کی

روتے ہیں نہ فریاد و فغاں کرتے ہیں   کیا صبر امامِ دوسرا کرتے ہیں
اٹھارہ برس پالا تھا جس کو بر میں   اُس بیٹے کو امت پہ فدا کرتے ہیں

--انیس--

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں   میرے وجدان میں بس چہرہ اکبرؑ آیا
میں نے تصویر شجاعت جو بنانا چاہی   میری تخیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

--نسیم کاظمی--

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔۔سیدہ زہرا عباس ۲-۸-۲۰۰۳ م

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب قاسم ابن حسنؑ

قاسمؑ کو عدو نے خون میں جب لال کیا
شبیرؑ نے یہ کہہ کے عجب حال کیا
تابوت پہ جس کے باپ کے مارے تیر
گھوڑوں کے سموں سے اسے پامال کیا

جب آئی لاش خیمے میں دولھن یہ بین کرتی تھی
میرے مجروح تن دولھا میرے ابن حسن دولھا
بانو پکاری قاسمؑ ذیجاہ الوداع   اے نور چشم چودھویں کے ماہ الوداع
آواز دی دولھن نے کہ نوشاہ الوداع   اے ابن فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع

فنا کا جام تھا قاسمؑ کو اس قدر شیریں   نہ روکا راستہ دست حنا کی خوشبو نے
نثار شہ پہ کئے اپنے جسم کے ٹکڑے   گلے کچھ ایسے لگایا قضا کی خوشبو نے
--نسیم کاظمی--

فروہ کا جگر گوشہ وہ ہم شکل حسنؑ   جو موت سے بے خوف تھا لڑنے میں مگن
کرتے رہے شہ لاشہ قاسمؑ کو جمع   اعداء نے کیا ٹکڑے بہت جس کا بدن
--نسیم کاظمی--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب قاسم ابن حسنؑ

قاسمؑ کو عدو نے خون میں جب لال کیا
شبیرؑ نے یہ کہہ کے عجب حال کیا
تابوت پہ جس کے باپ کے مارے تیر
گھوڑوں کے سموں سے اسے پامال کیا

جب آئی لاش خیمے میں دولھن یہ بین کرتی تھی
میرے محروحِ تن دولھا میرے ابنِ حسن دولھا
بانو پکاری قاسمؑ ذیجاہ الوداع اے نورِ چشم چودھویں کے ماہ الوداع
آواز دی دولھن نے کہ نوشاہ الوداع اے ابنِ فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع

فنا کا جام تھا قاسمؑ کو اس قدر شیریں نہ روکا راستہ دستِ حنا کی خوشبو نے
نثار شہ پہ کئے اپنے جسم کے ٹکڑے گلے کچھ ایسے لگایا قضا کی خوشبو نے

--- نسیم کاظمی ---

فروہ کا جگر گوشہ وہ ہم شکلِ حسنؑ جو موت سے بے خوف تھا لڑنے میں مگن
کرتے رہے شہ لاشہء قاسمؑ کو جمع اعداء نے کیا ٹکڑے بہت جس کا بدن

--- نسیم کاظمی ---

جمع کردہ۔ سیدہ زر عباس ۔۲۲۔۱۱۔۲۰۰۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الشام الشام الشام

پوچھتا تھا اگر کوئی آکر   بہت دکھ اٹھائے کہاں پر   رو کے کہتے تھے سجادِ مضطرؑ

الشام الشام الشام

کہے تم سے کیا شہ کا جانی   بہت دکھ بھری ہے کہانی   جہاں روئے گا جس کو سن کر

الشام الشام الشام

ہمیں شامیوں نے ستایا   گلی در گلی یوں پھرایا   کہ سب بی بیاں تھیں کھلے سر

الشام الشام الشام

بیبیاں کہہ رہی تھیں یہ باہم   ہائے پردیس میں لٹ گئے ہم   کیسا بگڑا ہمارا مقدر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ
شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جئے ہنستے نہ کسی نے دیکھا
چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیس--

وہ طوق و سلاسل و بیڑیوں کے سائے   سب اعضائے تن خاک و خوں میں نہائے
گراں بار اجر رسالت اٹھائے   عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غم حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے   جگر کا خون بھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے   جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکت--

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت
صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے

جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے

آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے
اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے

سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلی علی سب شہداء نے

سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا
رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

--ریحان اعظمی--

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے

مسجد ہی میں کچھ زیبا یہ جشن ولادت ہے   بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے
یہ ماہ عجم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں   یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے
جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکر حسینؑ اب تک   زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے
ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی   شبیر گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے
سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں   واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے
سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں   یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے
ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں   یہ وقت کے پیروں میں زنجیر شریعت ہے
وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی   اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے
یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر   سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے
مجبور اذاں ہوگا خود قصر یزیدی بھی   کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریت افکار یزداں کی علامت ہے

---شاہد نقوی---

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہو گیا بیمار زین العابدینؑ

کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ   جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لا سکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید   صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بہر طلب   ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ

عظمت حق ہے مظفرؔ ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفر نقوی---

(جولائی ۲۰۰۴ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالب دعا سید زوار عباس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمارِ کربلا۔ سید الساجدینؑ

گلے کے طوق نے عابدؑ کو کیا جھکاتا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر
عابدؑ نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاکِ عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

----مرزا دبیر کی رباعیاں----

ہے گرم زمیں پاؤں جلے جاتے ہیں
رخسار پہ آنسو بھی ڈھلے جاتے ہیں
اس دھوپ میں پہنے ہوئے بیڑی عابدؑ
تلواروں کے سائے میں چلے جاتے ہیں

•••••••

گو رنے کو چلے تو چشمِ عابدؑ نم تھی
حلقے میں لئے ہوئے سپاہِ غم تھی
زنجیر کمر میں اور قدم میں چھالے
گردن میں تھا طوق اور کمر خم تھی

****

سجادؑ کو زورِ تپ نقاہت میں رہا
جز رنج کوئی پاس نہ آفت میں رہا
زنجیر کو لغزش ہر اک گام مگر
ثابت قدم آبلہ رفاقت میں رہا

****

در پیش قلق برہنہ پائی کا ہے
سر نیزے پہ شہِ کربلائی کا ہے
سب رنج ہیں عابدؑ کو مگر کاہشِ جان
صدمہ زینبؑ کی بے ردائی کا ہے

****

عابدؑ کہتے آسرے سب ٹوٹ گئے
باغِ چمنِ فاطمہؑ سب لوٹ گئے
خواب و خورش و تاب و تواں صبر و قرار
سب ہم سے چھٹے جب سے پدر چھوٹ گئے

---سحر جدہ---۱۸ دسمبر ۲۰۰۱----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ　　شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جیے ہنستے نہ کسی نے دیکھا　　چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیس--

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے　　سب اعضائے تن خاک و خوں میں نہائے
گراں بار اجرِ رسالت اٹھائے　　عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غمِ حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے　　جگر کا خون کبھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے　　جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکت--

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہو گیا بیمار زین العابدینؑ
کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ　　جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لا سکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید　　صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بھر طلب　　ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ
عظمت حق ہے مظفر ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفر نقوی---

(جولائی ۲۰۰۴ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجادؑ

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے

جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے

آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے

سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلِ علیٰ سب شہداء نے

سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحاؔن زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

--ریحان اعظمی--

بیٹے ابوطالبؑ کو دیئے ایسے خدا نے جو دین کا سر بن گئے اسلام کے شانے
تخلیق کیا جب ہمیں زہراؑ کی دعا نے قدرت نے کہا فرشِ عزا جاؤ بچھانے

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالبِ دعا سید زر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجاد

شاہد نقوی کا کلام

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے

مسجد ہی میں کچھ منایا یہ جشن ولادت ہے
بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے

یہ ماہ عجم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں
یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے

جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکرِ حسینؑ اب تک
زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے

ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی
شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے

سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں
واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے

سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں
یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے

ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں
یہ وقت کے پیروں میں زنجیر شریعت ہے

وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی
اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے

یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر
سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے

مجبور اذاں ہو گا خود قصر یزیدی بھی
کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریتِ افکار یزداں کی علامت ہے

۔۔شاہد نقوی۔۔

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عزم و شجاعت ہیں سیدِ سجادؑ

از جناب ریحان اعظمی صاحب

کتاب عزم و شجاعت ہیں سید سجادؑ — خدائے صبر کی آیت ہیں سید سجادؑ

وہ جس کے سجدوں کو سجدہ نماز کرتی ہے — وقار شانِ عبادت ہیں سید سجادؑ

نحیف کاندھوں پہ کرب و بلا سے شام تلک — اٹھائے بارِ امامت ہیں سید سجادؑ

بہار یہ ابوطالبؑ کے گھر میں چوتھی ہے — نبیؐ کے دیں کی علامت ہیں سید سجادؑ

پس حسینؑ جو اسلام کا محافظ تھا — حسینؑ کی وہ ریاضت ہیں سید سجادؑ

بچیں گے حشر میں کس طرح قاتلانِ حسینؑ — گواہِ روزِ قیامت ہیں سید سجادؑ

جو اپنے بھائی کے قاتل کی میزبانی کرے — وہ منتہائے شرافت ہیں سید سجادؑ

یہ طوق و بیڑی پہننا تو مرضیِ رب ہے — علیؑ کی ورنہ جلالت ہیں سید سجادؑ

حسنؑ حسینؑ کی جس ماں نے تربیت کی تھی — اسی کے علم کی محنت ہیں سید سجادؑ

ریحان اعظمی جو کام حشر میں دے گی
ہمارے پاس وہ دولت ہیں سید سجادؑ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے ریحان اعظمی صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا۔ سید منذر عباس۔ ۱۵ اگست ۲۰۰۱ م۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

از جناب سید اعجاز الثقلین صاحب

کس قدر ہے اوجِ پُر کردارِ زین العابدینؑ
بولتا قرآن ہے گفتارِ زین العابدینؑ

ان کے ہر اک قول میں پنہاں ہیں قرآن کے رموز
صدق کی معراج ہے اقرارِ زین العابدینؑ

ان کی مظلومی سند ہے دین محکم کیلئے
عام ہونے چاہئیں اذکارِ زین العابدینؑ

تربتِ زین العباؑ کی خاک بھی اکسیر ہے
دیکھ لو ہو کر ذرا بیمارِ زین العابدینؑ

پردہ داری کا سبب اہلِ حرم کی ہو گیا
شام کے بازار میں دیدارِ زین العابدینؑ

دولتِ دنیا پہ مرمٹنا ہو جن کی زندگی
وہ بھلا سمجھیں گے کیا اسرارِ زین العابدینؑ

کل بھی ذلت تھا مقدر دشمنانِ دین کا
آج بھی برباد ہیں اغیارِ زین العابدینؑ

کٹ کے رہ جائے گا خود دربار میں ذہنِ یزید
تیغ کی مانند ہے گفتارِ زین العابدینؑ

پاکباز و نیک سیرت اور عالی حوصلہ
خاص ہیں ترکیب میں انصارِ زین العابدینؑ

جا رہے ہیں خلد میں پروانے لیکر ماتمی
لگ گیا ہے حشر میں دربارِ زین العابدینؑ

نصرتِ شاہِ زمنؑ کی دل میں حسرت ہے مرے
کیجیے مجھ پہ کرم سرکارِ زین العابدینؑ

کربلا کی جنگ تو اعجاز تھی بہرِ حسینؑ
شام میں دیکھی گئی پیکارِ زین العابدینؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے اعجاز صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا۔ سید نذر عباس ۔۱۵ اگست ۲۰۰۱ م۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام زین العابدین علیہ السلام

(۱۳ اگست ۲۰۰۰ء ایمبیسیڈر ہوٹل لاہور کے ایک طرحی مقاصدہ سے اقتباس)

اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے

آمادۂ مدحت جو میری طبع رسا ہے
آنکھوں میں مکیں حسن رخ زین عبا ہے
فرزند ملا ہے جو حسینؑ ابن علیؑ کو
خالق نے یہ مخلوق پہ احسان کیا ہے
اس دور میں آجائیں تو فرمائیں گے عیسیٰؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
(سید ظہور حیدر جارچوی)

بیمار مسیحا کو بھی اب مطلوب شفا ہے
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
ڈرتے نہیں اب حشر کی ہم دربدری سے
موجود شفاعت کے لئے آل عبا ہے
دوڑائے گئے لاشۂ شبیر پہ گھوڑے
کیا یہ بھی کوئی اجرِ رسالت کی ادا ہے
(مظفر نقوی)

ہونٹوں پہ سدا امت بخشش امت کی دعا ہے ۔۔۔ یہ خلق و مروت کا گھرانہ ہی جدا ہے
ہیں دین محمدؐ کی شریعت کے محافظ ۔۔۔ ان کا ہے وہی قول جو قول خدا ہے
گھر گھر جو نظر آتی ہے اسلام کی تصویر
یہ دین پہ احسان امامت نے کیا ہے
(علمدار حسین سید)

جو مرضی خالق ہے وہی ان کی رضا ہے ۔۔۔ سجادؑ کے لہجے میں خدا بول رہا ہے
اترا تا تھا کل جس کو پہن کر تر ادشمن ۔۔۔ وہ تاج یزیدی تیرے قدموں میں پڑا ہے
ہاتھوں سے ترے گرتے رہے طشت میں گوہر
یہ اپنے سوالی پہ عجب تیری سخا ہے
(علی رضا کاظمی)

بیمار مودت کے دلوں کی یہ صدا ہے ۔۔۔ سجادؑ زمانے کے ہر اک غم کی دوا ہے
زہراؑ کے چمن کا یہ عجب پھول ہے لوگو ۔۔۔ دکھ درد کے صحرا پہ خزاں میں یہ کھلا ہے
آتا نہیں سجاد کے در پہ جو بصد شوق
یہ زندگی اس کے لئے جینے کی سزا ہے
(حشمت علی قیصر)

کٹتا ہے تو کٹ جائے یہ سر پر نہ جھکانا ۔۔۔ چھائی ہوئی عالم پہ حسینی یہ صدا ہے
آزاد ہے افکار میں گفتار میں آزاد ۔۔۔ کہنے کو پابند ہے زنجیر بہ پا ہے
افسوس زمانے میں نہیں کوئی بھی شبیرؑ
اس دور میں اب چاروں طرف کرب و بلا ہے
(نیساںؔ اکبرآبادی)

نسبت سے بھی کرتے ہیں بزرگی کا تعین ۔۔۔ پوتا ہے یہ اس کا جو نصیری کا خدا ہے
کس عقدۂ مشکل پہ نہیں اس کا تصرف ۔۔۔ آغوش شہ عقدہ کشا میں جو پلا ہے
وہ وقت بھی تھا درد تھا اور قسمت سجادؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
(اختر ہاشمی)

لب پر جو میرے آل محمد کی ثنا ہے ۔۔۔ یہ روح کی بالیدگی اور اس کی غذا ہے
سجادؑ نے زندان میں وہ درد سہے ہیں ۔۔۔ اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
گلدستۂ اشعار جو میں رکھتا ہوں زاہدؔ
دربار علیؑ سے مجھے تحفہ یہ ملا ہے
(زاہد بخاری)

معصوم کو یہ حق تو مشیت سے ملا ہے ۔۔۔ یہ بھید یں خدا ہے تو کچھ لوگ کہ خدا ہے
بے وجہ تو گردش میں نہیں ہے یہ زمانہ ۔۔۔ سجادؑ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے
تم نے روش صبر سے طاقت کو جھکا کے
سجادؑ نے تاریخ کا رخ موڑ دیا ہے
(وحیدالحسن ہاشمی)

جمع کردہ ۔ سید نزر عباس ۔ ۹ دسمبر ۲۰۰۲ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمار کربلا۔ سید الساجدین۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکانا تھا	وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا	پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر	عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی	پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت	یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا	کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی	مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

_____ دبیر _____

عابدؑ سا کوئی دہر میں زیشان نہیں ہے	ذیشان ہے تو بولتا قرآن نہیں ہے
سب قوت اعجاز رکھتے ہوئے ماہر	زنجیر پہننا کوئی آساں نہیں ہے

★★★★★

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال	گزرے کہاں زیادہ ستم تم پہ یا امام
شرما کے تیں بار کہا شام شام شام	سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام

بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

_____ سنعر _____ ۱۸ فروری ۲۰۰۰ _____

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہزادی سکینہؑ بنت الحسینؑ

لپٹی سموں سے کرتی تھی معصوم یہ بکا — اے ذوالجناح رن میں نہ بابا کو لے کے جا

باقی نہ کوئی مونس و یاور وطن سے دور — ایسے میں کر نہ مجھ سے شہ دیں کو تو جدا

ڈرتی ہوں جو گیا وہ نہیں آیا لوٹ کر — مقتل میں لے کے جا نہ تو اے اسپِ باوفا

آجائیں میرے عمو تو لے جانا شوق سے — روکوں گی پھر نہ تجھ کو یہ اقرار ہے میرا

????? — لیکن قدم بڑھائے نہیں ساتھ ہی کھڑا رہا

مولا سکینہؑ لپٹی ہے پاؤں سے آن کر — دیکھیں تو آپ جھک کے ذرا بحرِ کبریا

اترے فرش پہ کہتے ہوئے شاہِ نامدار — بالی سکینہؑ جانے دے مجھ کو نہ کر بکا

بہلا رہے تھے مولا سکینہؑ کو اس طرح — نکلی ادھر خیام سے زینبؑ برہنہ پا

بچھڑے انیس کوئی کسی کا نہ اس طرح

جس طرح اہلِ بیت سے سرورؑ ہوئے جدا

____★★★★★____سنغر____۱۹ مارچ ۲۰۰۰____★★★★★____

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منزلِ تسلیم و رضا

گلزارِ امامت کا گُلِ تر ہے سکینہؑ
تسکینِ دلِ سبطِ پیمبرؐ ہے سکینہؑ

تصویر ہے سر بہ قدم شرم و حیا کی
دادی کی طرح نور کا پیکر ہے سکینہؑ

حسن آئینے میں سیرتِ زہراؑ نظر آئے
واللہ ! اُسی آئینے کا جوہر ہے سکینہؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسن گھر میں نہ ہو وہ مجھے اچھا نہیں لگتا
فرماتے تھے شبیرؑ وہ دختر ہے سکینہؑ

بچپن میں سہے ظلم مگر صبر سے حسن نے
کی منزلِ تسلیم و رضا سر ہے سکینہؑ

تابندہ کیا شام کے زندان کو حسن نے
وہ لعلِ درخشاں ہے وہ گوہر ہے سکینہؑ

محشر میں محبانِ علیؑ کیلئے امداد
ایک موجہ تسنیم ہے کوثر ہے سکینہؑ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکینہؑ بنت الحسینؑ

سکینہؑ شام میں مر کر یہی بتلا گئی   جدائی باپ کے سینے کی مجھ کو کھا گئی لوگو

نیزہ شبیرؑ کو شقی نے مارا   اور تیر سہ پہلو بھی کسی نے مارا
جب شمر کو دیکھتی سکینہؑ کہتی   ہائے میرے بابا کو اسی نے مارا

کہتی تھی سکینہ قتل بابا دیکھا   بھیا علی اکبرؑ کا جنازہ دیکھا
زنداں میں گئی اور تماچے کھائے   اس تین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا

*****

جھکائے بیٹھے ہیں سر کو عابدؑ ہر ایک تصویر غم بنا ہے   ربابؑ ایک ایک سے پوچھتی ہیں میری بچی کو کیا ہوا ہے
یہ آخر اتنی خموش کیوں ہے پڑی ہے غش میں کہ سو رہی ہے   وہ ایک خاموش ہو گئے ہے یا ہر ایک خاموش ہو گیا ہے
ہے اس کی گردن ڈھلی ہوئی کیوں پسینہ ماتھے پہ کیوں ہے اس کے   کوئی بتاتا نہیں ہے مجھ کو ہر ایک آنسو بہا رہا ہے
میں ماں ہوں صبر آئے مجھ کو کیونکر کلیجہ آتا ہے منہ کو میرے   جو میرے دل پر گزر رہی ہے کسی کو اس کی خبر ہی کیا ہے
بلاؤ عباسؑ کا بلاؤ وہ خود منا لیں گے اس کو آ کر   چچا ہی بہتر سمجھ سکیں گے بھتیجی اب کس لئے خفا ہے

سعید برپا تھا ایک محشر پچھاڑ کھاتی تھی رو کے مادر
اب ایک بیمار بھائی اپنی بہن کی میت اٹھا رہا ہے

—— سنعر —— ۲۹ مارچ ۲۰۰۰ ——

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سکینہ بنت الحسینؑ

جب گُل ہوا چراغِ حرم ملکِ شام میں
یعنی سکینہؑ مر گئی یادِ امام میں
دیکھے ستم یزید کے دربارِ عام میں
شہ کے سلام کو گئی دارالسلام میں
دنیا میں دادرس نہ ملا دادخواہ کو
جا کر نشاں طمانچوں کے دکھلائے شاہ کو

جب سو گئی در خانۂ زندان سکینہؑ
اور جاگ اٹھی بادلِ گریان سکینہؑ
تصویر سی خاموش تھی اس آن سکینہؑ
کیا بولے کہ سکتے میں تھی نادان سکینہؑ
تکیہ پہ جو گردن تھی جھکی رہ گئی اس کی
نرگس کی طرح آنکھ کھلی رہ گئی اس کی

نکلے حرم کے اونٹ جو مقتل کی راہ سے
خوشبو لہو کی آنے لگی قتل گاہ سے
بولی سکینہؑ ملتے چلو لاشِ شاہ سے
رخصت ضرور چاہیے زہراؑ کے ماہ سے
جی بھر کے آج خانۂ زنداں میں روئیں گے
اب کاہے کو حسینؑ کے سینے پہ سوئیں گے

علیؑ کی بیٹیاں زنداں میں جب اسیر ہوئیں   مصیبتیں حرمِ شاہ پر کثیر ہوئیں
غمِ حسینؑ میں شہزادیاں فقیر ہوئیں   رسول زادیاں حاکم کی دستگیر ہوئیں
بہت دنوں سے میسر نہ آب و دانہ تھا
اندھیری رات تھی ٹوٹا سا قید خانہ تھا

حسینؑ جب کہ چلے بعد دوپہر رن کو   کوئی نہ تھا کہ جو تھامے رکاب توسن کو
حسینؑ چپکے کھڑے تھے جھکائے گردن کو   سکینہؑ جھاڑ رہی تھی قبا کے دامن کو
نہ آسرا تھا کوئی شاہِ کربلائی کو
فقط بہن نے کیا تھا سوار بھائی کو

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال   گزرے کہاں زیادہ قلق تم پہ یا امام
شرما کے تین بار کہا شام، شام، شام   سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیووں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے
کسی کا درد اے یارو کوئی بے درد کیا جانے
مگر جس پہ پڑا ہو دکھ وہ جانے یا خدا جانے
خصوصاً غمِ سکینہؑ کا کوئی صاحبِ عزا جانے
نبیؐ جانے علیؑ جانے و یا خیر النساؑ جانے
کہوں کیا آج کس دکھ میں وہ بی بی زہراؑ کی پوتی ہے
گلے سے ماں کے مل مل کر موئے بابا کو روتی ہے

کہتی تھی سکینہؑ نازاٹھانے والا   وہ قتل ہوا گلے لگانے والا
ماں کہتی جو سونے کو تو کہتی رو رو   کیا سوؤں گی مر گیا مجھ کو سلانے والا

پہنچی یہ سکینہؑ کو خبر جب یہ کسی سے   دریا پہ لڑائی ہوئی عباسؑ علی سے
آخر ہوا صدمہ یہ مری تشنہ لبی سے   رو رو کے تب کہنے لگی اپنی چچی سے
سنتی ہوں کہ دریا کے کنارے گئے عباسؑ
کیا جانیے جیتے ہیں کہ مارے گئے عباسؑ

ہائے شبیرؑ کی بچی کا مقدر شوکت   راحتیں کم ہیں مگر ذہن میں ڈر زیادہ ہے
مکہ و کرب و بلا کوفہ و شام و زنداں   زندگی کم ہے سکینہؑ کا سفر زیادہ ہے

__شوکت__

طالبِ دعا سید زرعباس __ ۱۴ مئی ۲۰۰۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سکینہ بنت الحسینؑ

جب گل ہوا چراغ حرم ملکِ شام میں — یعنی سکینہؑ مرگئی یادِ امام میں
دیکھے ستم یزید کے دربارِ عام میں — شہ کے سلام کو گئی دارالسلام میں
دنیا میں داد رس نہ ملا داد خواہ کو
جا کر نشاں طمانچوں کے دکھلائے شاہ کو

جب سو گئی در خانۂ زندان سکینہؑ — اور جاگ اٹھی بادلِ گریان سکینہؑ
تصویر سی خاموش تھی اس آن سکینہؑ — کیا بولے کہ سکتے میں تھی نادان سکینہؑ
تکیہ پہ جو گردن تھی جھکی رہ گئی اس کی
نرگس کی طرح آنکھ کھلی رہ گئی اس کی

نکلے حرم کے اونٹ جو مقتل کی راہ سے — خوشبو لہو کی آنے لگی قتل گاہ سے
بولی سکینہؑ ملتے چلو لاشِ شاہ سے — رخصت ضرور چاہیئے زہراؑ کے ماہ سے
جی بھر کے آج خانۂ زنداں میں روئیں گے
اب کاہے کو حسینؑ کے سینے پہ سوئیں گے

(۱۳ صفر ۱۴۲۲ھ یوم وفات بی بی سکینہؑ کیلئے جمع کیا۔۔طالبِ دعا۔سیدز رعباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سکینہ بنت الحسینؑ

علیؑ کی بیٹیاں زنداں میں جب اسیر ہوئیں مصیبتیں حرمِ شاہ پر کثیر ہوئیں
غمِ حسینؑ میں شہزادیاں فقیر ہوئیں رسول زادیاں حاکم کی دستگیر ہوئیں
بہت دنوں سے میسر نہ آب و دانہ تھا
اندھیری رات تھی ٹوٹا سا قید خانہ تھا

حسینؑ جب کہ چلے بعد دوپہر رن کو کوئی نہ تھا کہ جو تھامے رکابِ توسن کو
حسینؑ چپکے کھڑے تھے جھکائے گردن کو سکینہؑ جھاڑ رہی تھی قبا کے دامن کو
نہ آسرا تھا کوئی شاہِ کربلائی کو
فقط بہن نے کیا تھا سوار بھائی کو

کسی کا درد اے یارو کوئی بے درد کیا جانے مگر جس پہ پڑا ہو دکھ وہ جانے یا خدا جانے
خصوصاً غمِ سکینہؑ کا کوئی صاحبِ عزا جانے نبیؐ جانے علیؑ جانے و یا خیر النساءؑ جانے
کہوں کیا آج کس دکھ میں وہ بی بی زہراؑ کی پوتی ہے
گلے سے ماں کے مل مل کر موئے بابا کو روتی ہے

کہتی تھی سکینہؑ ناز اٹھانے والا وہ قتل ہوا گلے لگانے والا
ماں کہتی جو سونے کو تو کہتی رو رو کیا سوؤں گی مر گیا مجھ کو سلانے والا

پہنچی یہ سکینہؑ کو خبر جب یہ کسی سے دریا پہ لڑائی ہوئی عباسؑ علیؑ سے
آخر ہوا صدمہ یہ میری تشنہ لبی سے رو رو کے تب کہنے لگی اپنی چچی سے
سنتی ہوں کہ دریا کے کنارے گئے عباسؑ
کیا جانیے جیتے ہیں کہ مارے گئے عباسؑ

(۱۳ صفر ۱۴۲۲ھ یوم وفات بی بی سکینہؑ کیلئے جمع کیا۔۔ طالبِ دعا۔ سیدہ زہرا رضوی عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سکینہ بنت الحسینؑ

ہائے شبیرؑ کی بیٹی کا مقدر شوکت   راحتیں کم ہیں مگر ذہن میں ڈر زیادہ ہے
مکہ و کرب و بلا کوفہ و شام و زنداں   زندگی کم ہے سکینہؑ کا سفر زیادہ ہے

۔۔شوکت۔۔

طالب دعا سید نزر عباس۔۔۱۴ مئی ۲۰۰۲

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال   گزرے کہاں زیادہ قلق تم پہ یا امامؑ
شرما کے تین بار کہا شام، شام شام   سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

(۱۳ صفر ۱۴۲۲ھ یوم وفات بی بی سکینہؑ کیلئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔سید نزر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الوداع

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

جل چکا جنگل میں گھر — لٹ چکا سب مال و زر
شہروں میں ہم دربدر — پھر چکے اب ننگے سر

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

بازوؤں کی اب رسن — کھل چکی، شاہِ زمن
سہہ چکی رنج و محن — کھا چکی دُرّے بہن

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

سب سے جدا ہو چکی — آپ کو بھی کھو چکی
رونا تھا اور رو چکی — اشکوں سے منہ دھو چکی

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

شاہِ غریب الدیار — آپ پہ زینبؑ نثار
چھٹتا ہے مجھ سے مزار — کیا کروں میں سوگوار

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

اب نہ یہاں آؤں گی — آپ کو کب پاؤں گی
اس طرح غم کھاؤں گی — ہجر میں مر جاؤں گی

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

میرے غریب الوداع میرے شہید الوداع

...از جناب صہبؔا لکھنوی...

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔۔ سیدہ زر عباس۔۔ ۱۳ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہیدِ کربلا حسینؑ

شہیدِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
گوہرِ تاجِ ہل اتیٰ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
راکبِ دوشِ مصطفےٰ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
نورِ دو چشمِ مرتضےٰؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
راحتِ جانِ فاطمہؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
بے مونس و آشنا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
کشتہِ خنجرِ جفا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
مقتولِ کربلا حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
حسینؑ حسینؑ حسینؑ

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلمِ کربلا واویلا صد واویلا
یا محمدؐ مصطفیٰ یا علیؑ مرتضیٰ واویلا صد واویلا
یا جنابِ سیدہؑ ، یا شہیدِ کربلا واویلا صد واویلا
یا غریب و بے نوا کوفیوں نے کی دغا واویلا صد واویلا
خیمے لوٹے برملا چادر چھینی برملا واویلا صد واویلا
زینبؑ ہوئی بے ردا ہائے تیرِ حرملہ واویلا صد واویلا
سبطِ پیمبرؐ واویلا کشتۂ خنجر واویلا واویلا صد واویلا
چل گیا خنجر واویلا کیا کرے خواہر واویلا واویلا صد واویلا
جل گیا سب گھر واویلا واویلا صد واویلا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واویلا صد واویلا

ہے ہے ظلم کربلا واویلا صد واویلا

یا محمد مصطفیٰ واویلا صد واویلا

یا علیؑ مرتضیٰ واویلا صد واویلا

یا جنابِ سیدہؑ واویلا صد واویلا

یا شہیدِ کربلا واویلا صد واویلا

یا غریب و بےنوا واویلا صد واویلا

کوفیوں نے کی دغا واویلا صد واویلا

خیمے لوٹے برملا واویلا صد واویلا

چادر چھینی برملا واویلا صد واویلا

زینب ہوئی بے ردا واویلا صد واویلا

ہائے تیرِ حرملا واویلا صد واویلا

سبطِ پیمبرؐ واویلا واویلا صد واویلا

کشتۂ خنجر واویلا واویلا صد واویلا

چل گیا خنجر واویلا واویلا صد واویلا

کیا کرے خواہر واویلا واویلا صد واویلا

جل گیا سب گھر واویلا

واویلا صد وا ویلا

۔۔۳۰ اگست ۲۰۰۲۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب حر ابن ریاحیؑ

حرؓ نے جو ہاتھ باندھ کے سر کو جھکا دیا
مولا نے اپنی شان مطابق صلہ دیا
ماں کا رومال باندھ کے زہراؑ کے لعل نے
اُس کی جبیں سے داغِ ندامت مٹا دیا

--شوکت--

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ رز کھلا حرؓ کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے اک تبسم سے بھی کم ہے

--محسن نقوی--

وہ ابنِ مظاہرؓ ہو کہ حرؓ جونؓ کہ مسلمؓ
یہ کہہ کے بچھڑتا تھا ہر اک دارِ فنا سے
جنت میں بھی مشکل سے مری آنکھ کھلے گی
سویا ہوں میں شبیرؑ کے دامن کی ہوا سے

--محسن نقوی--

کس جری نے حرؓ ذیجاہ کی حرمت پائی
بادشاہوں نے یہ اقبال نہ شوکت پائی
جو ابوذرؓ کو نہ ہاتھ آئی وہ دولت پائی
زانوئے شاہِ شہیداں پہ شہادت پائی
مرتے دم رخ جو سوئے سرورِ ذیشاں دیکھا
حرؓ نے آغوش میں سرِ صورتِ قرآں دیکھا

--نسیم امروہوی--

چہرہ فروز معرکہ کربلا ہے حرؓ
باطل کی ظلمتوں میں حقیقت نما ہے حرؓ
میزانِ عزم - رتبہ شناسِ وفا ہے حرؓ
کیا تھا مگر نصیب تو دیکھو کہ کیا ہے حرؓ
جو رات کو شریکِ سپاہِ شریر تھا
وہ دن کو ہم نشینِ جنابِ امیرؑ تھا

--نسیم امروہوی--

حرؓ کا سر ہے زانوئے شبیرؑ ہے
مرنے والے کیا تیری تقدیر ہے
خوف کیا محشر کا دامن گیر ہے
ہاتھ میں جب دامنِ شبیرؑ ہے

--مجاھد لکھنوی--

بصد خلوص بہ صد احترام بھیجا ہے
نبی ﷺ پسند کریں وہ انعام بھیجا ہے
خوشا نصیب تجھے حرؓ جناب زینبؑ نے
دعا کے دوش پہ رکھ کر سلام بھیجا ہے

--ریحان--

---اپنے بچوں کیلئے جمع کیا--سیدہ زعباس--
۱۹ ستمبر ۲۰۰۲م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب حر ابن ریاحیؑ

حرؑ نے جو ہاتھ باندھ کے سر کو جھکا دیا
مولاؑ نے اپنی شان مطابق صلہ دیا
ماں کا رومال باندھ کے زہراؑ کے لعل نے
اُس کی جبین سے داغ ندامت مٹا دیا

--شوکت--

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقش قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ راز کھلا حرؑ کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے اک تبسم سے بھی کم ہے

--محسن نقوی--

وہ ابن مظاہرؓ ہو کہ حرؓ جونؓ کہ مسلمؓ — یہ کہہ کے بچھڑتا تھا ہر اک دارِ فنا سے
جنت میں بھی مشکل سے مری آنکھ کھلے گی — سویا ہوں میں شبیرؑ کے دامن کی ہوا سے

--محسن نقوی--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

باوصف انفعال عجب آن بان تھی
رخسارِ حُر میں سورۂ توبہ کی شان تھی
(نسیم امروہوی)

حُر کے جہاد کو میر انیس نے کچھ اس طرح قلمبند کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

بخدا فارسِ میدان تہور تھا حُر — ایک دو لاکھ سواروں میں بہادر تھا حُر
نارِ دوزخ سے ابوذر کی طرح حُر تھا حُر — گوہرِ تاج سرِ عرش ہو وہ دُر تھا حُر
ڈھونڈ لی راہِ خدا کام بھی کیا نیک ہوا
پاک طینت تھی تو انجام بھی کیا نیک ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(کربلا میں جناب حُر کی تقریب)

ظالم کے ساتھ ہیں نہ ستمگر کے ساتھ ہیں
ہم لوگ کربلا کے دلاور کے ساتھ ہیں
حُر تو اپنی ماں کی نظر سے بھی گر گیا
دنیا کی مائیں سب علی اصغر کے ساتھ ہیں

(پروفیسر زردوش ترابی)

نگاہ اہل بصیرت میں با وقار رہا
تو خاک و خوں میں نہا کر بھی کامگار رہا
حسین چھاؤں میں بیٹھا ہوں میں ترے غم کی
تو وہ شجر ہے جو لٹ کر بھی سایہ دار رہا

(عاقل کاظمی)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ حر ابن ریاحیؑ

حرؑ نے جو ہاتھ باندھ کے سر کو جھکا دیا
مولا نے اپنی شان مطابق صلہ دیا
ماں کا رومال باندھ کے زہراؑ کے لعل نے
اُس کی جبیں سے داغ ندامت مٹا دیا

--شوکت--

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ راز کھلا حرؑ کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے اک تبسم سے بھی کم ہے

--محسن نقوی--

وہ ابنِ مظاہرؑ ہو کہ حرؑ جونؑ کہ مسلمؑ
یہ کہہ کے بچھڑتا تھا ہر اک دارِ فنا سے
جنت میں بھی مشکل سے مری آنکھ کھلے گی
سویا ہوں میں شبیرؑ کے دامن کی ہوا سے

--محسن نقوی--

کس جری نے حرؑ ذیجاہ کی حرمت پائی
بادشاہوں نے یہ اقبال نہ شوکت پائی
جو ابوذرؑ کو نہ ہاتھ آئی وہ دولت پائی
زانوئے شاہِ شہیداں پہ شہادت پائی
مرتے دم رخ جو سوئے سرورِ ذیشان دیکھا
شہ نے آغوش میں سر صورتِ قرآں دیکھا

--نسیم امروہوی--

چہرہ فروز معرکہ کربلا ہے حرؓ
باطل کی ظلمتوں میں حقیقت نما ہے حرؓ
میزانِ عزم۔ رتبہ شناسِ وفا ہے حرؓ
کیا تھا، مگر نصیب تو دیکھو کہ کیا ہے حرؓ
جو رات کو شریکِ سپاہِ شریر تھا
وہ دن کو ہم نشینِ جنابِ امیرؑ تھا

--نسیم امروہوی--

حرؓ کا سر ہے زانوئے شبیرؑ ہے مرنے والے کیا تیری تقدیر ہے
خوف کیا محشر کا دامن گیر ہے ہاتھ میں جب دامنِ شبیرؑ ہے

--مجاھد لکھنوی--

بصد خلوص بہ صد احترام بھیجا ہے
نبی ﷺ پسند کریں وہ انعام بھیجا ہے
خوشا نصیب تجھے حرؑ جنابِ زینبؑ نے
دعا کے دوش پہ رکھ کر سلام بھیجا ہے

--ریحان--

سامنے جب بابِ خیبر آ گیا مصطفیٰؐ کے لب پہ حیدر آ گیا
دیکھ کر حرؓ کو کہا شبیرؑ نے وہ مقدر کا سکندر آ گیا

--رضوی--

جب لیا نامِ علیؑ میں نے دعا سے پہلے
ہو گیا دور ہر اک مرض دوا سے پہلے
حرؓ کی قسمت پہ نہ کیوں رشک فرشتے بھی کریں
خلد میں پہنچا شہِ کرب و بلا سے پہلے

--ریحان--

---اپنے بچوں کیلئے جمع کیا---سیدہ زہرا عباس۔۲۸ ستمبر ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب حر ابن ریاحیؑ

ایک قطرے کو گھڑی بھر میں سمندر دیکھ کر
رشک نبیوں کو بھی ہے حرؑ کا مقدر دیکھ کر

کیوں نہ ملتا حرؑ کو دامان حسینؑ ابنِ علیؑ
پاؤں پھیلائے تھے اس نے بھی تو چادر دیکھ کر

گو کہ پیاسوں میں نہیں تھا تشنہء اماں تھا
پیاس اُس کی بڑھ گئی تھی موج کوثر دیکھ کر

مل گیا رومالِ زہرا زانوئے شبیرؑ بھی
بھیک شہ نے حرؑ کو دی ظرفِ گداگر دیکھ کر

صبح عاشورہ جب آیا حرؑ جھکائے اپنا سر
سب خطائیں بخش دیں شہ نے جھکا سر دیکھ کر

مسکرا نہ زندگی چھوڑی شہادت کے لئے
خیمہ شبیرؑ میں جنت کا منظر دیکھ کر

کتنا قسمت کا دھنی اور صاحبِ ادراک تھا
آ گیا مرنے کو اک چھوٹا سا لشکر دیکھ کر

رات بھر سویا نہیں بےچین تھا بیدار تھا
سو گیا خاکِ شفا کا نرم بستر دیکھ کر

ناپنے والے قدِ ریحانؔ بزمِ شعر میں
ہو گئے ہیں دم بخود بالائے منبر دیکھ کر

۔۔ریحانؔ اعظمی۔۔

طالب دعا۔ سید بزرعباس۔ ۲۳ نومبر ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ جناب اُمِ ربابؑ

﴿ظہور جارچوی صاحب﴾

شامی جو شمعِ دینِ الٰہی بجھا چکے   ناری خیامِ آلِ پیمبرؐ جلا چکے
ملعون سناں پہ سرِ شہداؑ چڑھا چکے   بیبیاں نبیؐ کے کنبے کو قیدی بنا چکے
تھا بغض ایسا آلِ رسالتؐ پناہ سے
بے وارثوں کو لے چلے مقتل کی راہ سے

جب درمیانِ گنجِ شہیداں ہوا گزر   آئے نظر عزیزوں کے لاشے لہو میں تر
صدمے سے بیکسوں کے لرزنے لگے جگر   اونٹوں سے اہلبیتؑ گرے کانپ کانپ کر
درپیش تھا فراق جوانِ دل نشینوں سے
لپٹا لیا شہیدوں کے لاشوں کو سینے سے

لپٹی تھی اپنے بیٹے کے لاشے سے کوئی ماں   کوئی بہن تھی بھائی کے لاشے پہ نیم جاں
دریا کے سمت تھی کوئی زار و حزیں رواں   کوئی پکارتی تھی میرا باپ ہے کہاں
اک سوگوار خاک اڑاتی تھی دشت میں
کچھ ڈھونڈتی ہوئی چلی جاتی تھی دشت میں

کھودی ہوئی زمیں جو ہے ایک جا ملی   بیتاب ہو کے فرطِ محبت سے گر پڑی
بے سر جو دیکھی لاش وہاں شیر خوار کی   اک بار ہائے منہ سے کہا اور غش ہوئی
شیعو خبر ہے کون یہ عالی جناب تھیں
اصغرؑ کی سوگوار یہ امِ ربابؑ تھیں

چلنے لگا جو شام کی جانب یہ کارواں   قبرِ پسر سے اٹھیں یہ مجبور و ناتواں
بے سر جو دیکھی دھوپ میں لاشِ شہِ زماں   رو کر کہا حسینؑ ہو قربان میری جاں
سایہ نہیں حضورؑ پہ روؤں گی عمر بھر
اب میں بھی زیرِ سایہ نہ بیٹھوں گی عمر بھر

آئے رہائی پا کے مدینے میں جب حرم   کرتے تھے نوحہ وارثوں کے غم میں دم بدم
آب و طعام بھولے تھے وہ مبتلائے غم   راوی بیان کرتا ہے اب یوں بصد الم
اس طرح نباہا عہد نبھا ہا ربابؑ نے
آنے دیا نہ جسم پہ سایہ ربابؑ نے

رہتی تھیں صحنِ خانہ میں ہر دم وہ سوگوار   برسات ہو کہ دھوپ نہ اٹھتی تھیں سوگوار
کرتی تھیں یا عبادتِ خلاقِ روزگار   یا رہتی تھیں غمِ علی اصغرؑ میں اشکبار
بڑھتا گیا جو ضعف خمیدہ کمر ہوئی
شمعِ حیات مثلِ چراغِ سحر ہوئی

مختارؒ قید کوفے سے جب ہو کے رہا   اور اختیارِ تختِ حکومت پہ مل گیا
مارا اسے جو قاتلِ آلِ نبیؐ ملا   فی النار جب کہ ابنِ زیادِ لعیں ہوا
خوش ہو کے شکرِ خالقِ کون و مکاں کیا
اک نامہ کو جانبِ یثرب رواں کیا

عرضی لکھی یہ عابدؑ عالی مقام کو   مارا ہے قاتلانِ شہِ تشنہ کام کو
مولا یہ آرزو ہے اس ادنیٰ غلام کو   حضرت اتاریں رختِ عزا اب امامؑ کو
پائی ہے میں نے یہ بھی خبر اے امامِ دیں   بیٹھی ہیں صحنِ خانہ میں بی بی کوئی حزیں
ڈر ہے مجھے ہلاک نہ ہو جائیں وہ کہیں   فی النار ہو چکا ہے بن کاہلِ لعیں
دل کو سنبھالیں اب علی اصغرؑ کا واسطہ
سایہ میں بیٹھیں سبطِ پیمبرؐ کا واسطہ

نامہ امامِ عصرؑ نے مختارؒ کا پڑھا   بیت الشرف میں جا کے یہ مخدومہ سے کہا
یہ دھوپ اور اوس کی تکلیف تا کجا   اماں ہمیں یہ خط میں ہے مختارؒ نے لکھا
ہو گی اسے خوشی اگر آرام پائیں آپ
میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ سائے میں آئیں آپ

مخدومہ نے سنا جو یہ فرمان امامؑ کا   رو کر کہا اٹھا کے گر ہے یہی رضا
دیکھا اک آہ بھر کے سوئے دشتِ کربلا   ہاتھوں کو جوڑ کے بصد اندوہ یہ کہا
میں جیتے جی نہ اٹھتی کبھی اس مقام سے
مولا چلی ہوں سائے میں حکمِ امامؑ سے

یہ کہہ کے اٹھنا چاہا نہ اٹھا گیا مگر   سب بیبیاں لپٹ گئیں جلدی سے دوڑ کر
اٹھی نہ تھیں کہ سوئے جناں کر گئیں سفر   رو کر پکارے سید سجادؑ نامور
لیکر چلی ہو بی بی یہ کس خوش سرشت کو
اماں روانہ ہو گئیں باغِ بہشت کو

اٹھیں تھیں جس مقام سے وہ صادق البیاں   کہتے ہیں ایک لقچہ بھی پایا گیا وہاں
رکھتی تھیں اپنے سینے پہ جسکو وہ نیم جاں   کھولا جو اہلبیتؑ نے لقچہ بصد فغاں
گہوارے کی جلی ہوئی کچھ لکڑیاں ملیں
اصغرؑ کے چند کرتے ملے ہنسلیاں ملیں

اہلِ حرم کو جب ہوا اس غم کا سامنا   بیت الشرف میں محشر تازہ بپا ہوا
غم سے امامِ کون و مکاں کو غش آ گیا   آگے ظہورؔ پوچھ نہ حالِ غم و بکا
رو رو کے عرض کر یہ شہِ مشرقین سے
ہو عاقبت بخیر، کٹے عمر چین سے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالبِ دعا۔ سیدہ زہرا عباس۔ ۶ جون ۲۰۰۴ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہادت حضرت وہب کلبیؑ

(جناب حکیم ابوالقاسم صاحب کی کتاب شمشیر ماتم سے اقتباس)

یوں رقم کرتا ہے اک راوی مغموم وحزیں   ایک دولھا لئے جاتا تھا برات اپنی کہیں
وہب کلبی تھا لقب وہ تھا غلام شہ دیں   دور سے اسکو نظر آگئی مقتل کی زمیں

دل پہ شبیرؑ کے ماتم کا اثر ہونے لگا
دیکھ کر گنج شہیداں کی طرف رونے لگا

ایک زمیندار کھڑا تھا یہ کیا اس سے کلام   کسکی یہ فوج ہے اورکسکے یہ لاشے ہیں تمام
یہ جو زخمی ہے کھڑا لاکھوں میں کیا اس کا ہے نام   رو کے وہ شخص پکارا کہ ہے رونے کا مقام

ہیں یہ جلاد جو کھینچے ہوئے شمشیریں ہیں
اور زہراؑ کے مرقع کی یہ تصویریں ہیں

وہب کلبی نے وہیں خاک پہ پھینکی دستار   بیاہ ماتم ہوا جینا نظر آیا دشوار
مادر وہبؑ نے جس وقت سنی یہ اخبار   پیٹتی سر کو محافہ سے گری وہ ناچار

کہا بیٹے سے موقع نہیں یہ رونے کا
وقت ہے سبط محمدؐ پہ فدا ہونے کا

باندھ کر دست حنائی کو پکارا دلدار   آپ تاکید نہ فرمائیں میں خود ہوں تیار
مگر اک رات کی بیاہی کا ہے صدمہ دشوار   پوچھ لوں اس سے تو ہوں جاکے میں آقا پہ نثار

بولی وہ عقل ہے عورت کی ناقص بیٹا   اب نہ کچھ پوچھ نہ کچھ کہہ تو کسی سے اصلا
دی دولھن نے بھی صدا شوق سے جا شوق سے جا   نام پہ فاطمہؑ کے مہر بھی میں نے بخشا

کیوں نہ منظور مجھے اپنا رنڈاپا ہوئے
جب دولھن قاسمؑ نوشاہ کی بیوہ ہوئے

سن کے یہ گنج شہیداں کو وہ نوشاہ چلا   ہاتھ پیہم جو ملے چھوٹ گیا رنگ حنا
ماں بھی ہمراہ تھی پکڑے ہوئے بازو اس کا   اور محافہ میں دلھن پشت پہ مشغول بکا

پہنچے وہ اس گھڑی خدمت میں شہ والا کی
غش سے جب بند تھیں آنکھیں پسر زہراؑ کی

مادر وہبؑ ادب سے نہ گئی شہ کے حضور   دونوں ہاتھوں سے بلائیں لیں کھڑے ہو کے دور
اورکہا دیکھ کے مجروح وہ جسم پرنور   حیف جیتی نہ ہوئیں آج بتولؑ مغفور

کھول کر گیسوؤں کو حشر وہ برپا کرتیں
فاطمہؑ دیکھتیں ان زخموں کو تو کیا کرتیں

سن کے یہ ہوش میں آئے جو امام خوشخو   ور نظر یاس سے کی پونچھ کے پلکوں سے لہو
کہا آہستہ امام ہے کیا کون ہے تو   بیکسی پہ مری اس جا نہ بہا تو آنسو

دوستی میں مرے سب لوگ ضرر پاتے ہیں
رحم اس شہر میں سید پہ نہیں کھاتے ہیں

مادر وہبؑ نے رو کر کہا مولا کے حضور   اے خوزادے تری لونڈی ہوں بیکس و رنجور
واری کچھ اور تو اسدم نہیں مجھ کو مقدور   نذر لائی ہوں یہ فرزند جو ہو وے منظور

حق یہ زہراؑ کی کنیزی کا ادا کرتی ہوں
رات کا بیاہا پسر تم پہ فدا کرتی ہوں

اس گھڑی فضہؑ در خیمہ پہ موجود تھی آہ   متعجب ہوئی یہ حال جو دیکھا ناگاہ
جا کے خیمے میں کہا سب سے با حوال تباہ   باتیں کرتا ہے خوزادے سے ترے اک نوشاہ

جب وہ سر شاہ کے قدموں پہ جھکا دیتا ہے
پسر فاطمہؑ چھاتی سے لگا لیتا ہے

ماں نے قاسمؑ کے کہا کون ہے یہ دولھا تیا   اک مرا لال تھا نوشاہ سو وہ قتل ہوا
غم سے اکبرؑ کے جو بیہوش تھی بانوع دکھیا   بولی میں بھی میں بھی نہیں تشویش کی جا

دل میں حسرت نہ رہے دھیان یہ آیا ہوگا
شہ نے دولہا علیؑ اکبر کو بنایا ہوگا

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے ٹائپ کیا ـــ طالب دعا سید رضا عباس

۱۷ مئی ۲۰۰۲ م ـــ ۵ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہادت حضرت وہب کلبیؑ

(جناب حکیم ابوالقاسم صاحب کی کتاب شمشیر ماتم سے اقتباس)

ﷺ ﷺ ﷺ

یوں رقم کرتا ہے اک راوی مغموم وحزیں　　ایک دولھا لئے جاتا تھا برات اپنی کہیں
وہبؑ کلبی تھا لقب وہ تھا غلام شہ دیں　　دور سے اسکو نظر آگئی مقتل کی زمیں

دل پہ شبیرؑ کے ماتم کا اثر ہونے لگا
دیکھ کر گنج شہیداں کی طرف رونے لگا

ایک زمیندار کھڑا تھا یہ کیا اس سے کلام　　کسکی یہ فوج ہے اور کسکے یہ لاشے ہیں تمام
یہ جو زخمی ہے کھڑا لاکھوں میں کیا اس کا ہے نام　　رو کے وہ شخص پکارا کہ ہے رونے کا مقام

ہیں یہ جلاد جو کھینچے ہوئے شمشیریں ہیں
اور زہراؑ کے مرقع کی یہ تصویریں ہیں

وہبؑ کلبی نے وہیں خاک پہ پھینکی دستار　　یاں وہ ماتم ہوا جینا نظر آیا دشوار
مادر وہبؑ نے جس وقت سنی یہ اخبار　　پیٹتی سر کو محافے سے گری وہ ناچار

کہا بیٹے سے موقع نہیں یہ رونے کا
وقت ہے سبط محمدؐ پہ فدا ہونے کا

باندھ کر دست حنائی کو پکارا دلدار　　آپ تاکید نہ فرمائیں میں خود ہوں تیار
مگر اک رات کی بیاہی کا ہے صدمہ دشوار　　پوچھ لوں اس سے تو ہوں جا کے میں آقا پہ نثار

اپنے ماتم میں قسم دے دوں اسے رونے کی
شادی اب ہے مجھے مولا پہ فدا ہونے کی

بولی وہ عقل ہے عورت کی ناقص بیٹا　　اب نہ کچھ پوچھ نہ کچھ کہہ تو کسی سے اصلا
دی دولھن نے بھی صدا شوق سے جا شوق سے جا　　نام پہ فاطمہؑ کے مہر بھی میں نے بخشا

کیوں نہ منظور مجھے اپنا رنڈاپا ہووے
جب دولھن قاسمؑ نوشاہ کی بیوہ ہووے

سن کے یہ گنج شہیداں کو وہ نوشاہ چلا　　ہاتھ پیہم جو ملے چھوٹ گیا رنگ حنا
ماں بھی ہمراہ تھی پکڑے ہوئے بازو اس کا　　اور محافے میں دلھن پشت پہ مشغول بکا

پہنچے وہ اس گھڑی خدمت میں شہ والا کی
غش سے جب بند تھیں آنکھیں پسر زہراؑ کی

مادر وہبؑ ادب سے نہ گئی شہ کے حضور　　دونوں ہاتھوں سے بلائیں لیں کھڑے ہو کے دور
اور کہا دیکھ کے مجروح وہ جسم پرنور　　حیف جیتی نہ ہوئیں آج بتولؑ مغفور

کھول کر گیسوؤں کو حشر وہ برپا کرتیں
فاطمہؑ دیکھتیں ان زخموں کو تو کیا کرتیں

سن کے یہ ہوش میں آئے جو امام خوشخو　　اور نظر یاس سے کی پونچھ کے پلکوں سے لہو
کہا آہستہ ترا نام ہے کیا کون ہے تو　　بیکسی پر مری اس جا نہ بہا تو آنسو

دوستی میں مرے سب لوگ ضرر پاتے ہیں
رحم اس شہر میں سید پہ نہیں کھاتے ہیں

مادر وہبؑ نے رو کر کہا مولا کے حضور　　اے خوزادے تری لونڈی ہوں بیکس و رنجور
واری کچھ اور تو اسدم نہیں مجھ کو مقدور　　نذر لائی ہوں یہ فرزند جو ہووے منظور

حق یہ زہراؑ کی کنیزی کا ادا کرتی ہوں
رات کا بیاہا پسر تم پہ فدا کرتی ہوں

اس گھڑی فضہؑ در خیمہ پہ موجود تھی آہ　　متعجب ہوئی یہ حال جو دیکھا ناگاہ
جا کے خیمے میں کہا سب سے با حوال تباہ　　باتیں کرتا ہے خوزادے سے ترے اک نوشاہ

جب وہ سر شاہ کے قدموں پہ جھکا دیتا ہے
پسر فاطمہؑ چھاتی سے لگا لیتا ہے

ماں نے قاسمؑ کی کہا کون ہے یہ دولھا تا　　اک مرا لال تھا نوشاہ سو وہ قتل ہوا
غم سے اکبرؑ کے جو بیہوش تھی بانو ع دکھیا　　بولی میں بھی میں بھی نہیں تشویش کی جا

دل میں حسرت نہ رہے دھیان یہ آیا ہوگا
شہ نے دولھا علیؑ اکبر کو بنایا ہوگا

ﷺ ﷺ ﷺ

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے ٹائپ کیا ــــ طالب دعا سید نرجس عباس

۱۷ مئی ۲۰۰۲ء ـــ ۵ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ
اسیر و مضطر و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ
یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ
بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلاء معلی سے لٹ کے آئی ہوں

دیارِ شام میں جس دم حرم تمام آئے
مہار اونٹوں کی تھامے ہوئے امام آئے
وہ خاص بندے میانِ ہجومِ عام آئے
زباں پہ حضرت زینبؑ کے یہ کلام آئے
دہائی حق کی شہِ مشرقین کو مارا
سپاہِ شام نے بھائی حسینؑ کو مارا

جب لٹ کے کربلا سے اسیرِ ستم چلے
سجادؑ پا برہنہ با درد و الم چلے
پیچھے سروں کو پیٹتے پابندِ غم چلے
زینبؑ نے لاشِ شہ سے کہا بھائی ہم چلے
مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لکھا ہے کہ پیدا ہوئی جو دخترِ حیدرؑ
گھر ہو گیا خاتونِ قیامت کا منور

فضہ نے کہا احمدؐ مرسل سے یہ جا کر
گھر میں میری بی بی کے تولد ہوئی دختر

ہووے یہ نواسی تمہیں یا شاہ مبارک
زینبؑ کی ولادت کرے اللہ مبارک

تشریف نبیؐ گھر میں ید اللہ کے لائے
دیکھا کر زینبؑ کو بس اور آنسو بہائے

پھر گود میں لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے
اور پیار سے پھر درود کے کلمے یہ سنائے

اے جگرِ سیدِ لولاک میں صدقے
اے نوحہ گرِ پنجتن پاک میں صدقے

* * * * *

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاتح شام ۔ علیؑ کی شیر دل بیٹی زینبؑ ۔ ثانیء زہراؑ

زینبؑ نے کہا بھائی سے میں چھوٹ گئی   پردیس میں تقدیر مجھے لوٹ گئی
فرزندوں کے مرنے کا نہ تھا غم مجھ کو   پر بھائی کے مرنے سے کمر ٹوٹ گئی

افسوس کہ جو مالک کوثر ہوئے   پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے   ماں چادر تطہیر کے ہوئے مختار   وردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

★★★★★★★★★★★

بے دینوں کا خاتمہ شبیرؑ نے کیا   اسلام زندہ صبر کی شمشیر نے کیا
کچھ کام شبیرؑ کے اصغرؑ بے شیر نے کیا   باقی جو تھا وہ شام میں ہمشیر نے کیا

★★★★★

اس طرح طے منزل صبر و رضا زینبؑ نے کی   امت جد کے لئے حق سے دعا زینب نے کی
کربلا کے واقعہ میں رنگ دونوں نے بھرا   ابتدا شبیرؑ نے کی انتہا زینبؑ نے کی

★★★★★

ہر ملک میں اسلام ہے زینبؑ کے سبب سے   شبیرؑ کے پیغام کی تاثیر ہے زینبؑ
زینبؑ جو نہ ہوتیں تو اسلام نہ ہوتا   اس دین کی ایک کاتبِ تقدیر ہے زینبؑ

●●●●●

آ گئی شام غریباں لٹ گئی اس کی ردا   گھر محمدؐ کی نواسی کا دیا کس نے جلا
اے مسلمانو کس کے سر کی چادر چھین لی   ہائے جس بی بی کا چہرہ باپ نے دیکھا نہ تھا

★★★★★

ہو گئی بے آسرا نو بھائی بھی مارے گئے   جلتے خیموں میں کہرام تھا آتی تھی رونے کی صدا
بیبیاں ہیں سر برہنہ اور شام کا لمبا سفر   ہے سالار قافلہ زنجیر میں جکڑا ہوا

●●●●●

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ   اسیر و مضطرب و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ   یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ
بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلائے معلیٰ سے لٹ کے آئی ہوں

★★★★★

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا
اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر
کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

رسولؐ کے جز کا لخت زینبؑ مزاجِ حیدرؑ کا بخت زینبؑ
حسینیت کی فتح کا پرچم یزیدیت کی شکست زینبؑ
۔۔شوکت۔۔

بنت علیؑ علیؑ کی طرح سرفراز ہے
زینبؑ خدا کی شان محمدؐ کا ناز ہے

زینبؑ رضا و صبر و رکی جائے نماز ہے
زینبؑ نبیؐ کے دین کی عمر دراز ہے
زینبؑ وفا کی روح شریعت کی جان ہے
بے سایہ دین حق کے لئے سائبان ہے
زینبؑ کے نانا جان محمدؐ رسول ہیں
نانی خدیجہؑ باپ علیؑ ماں بتولؑ ہیں
بھائی حسنؑ حسینؑ جو عصمت کے پھول ہیں
سب انما یرید کی شان نزول ہیں
زینبؑ کے دادا جان کا عمرانؑ نام ہے
زینب کی دادی فاطمہؑ عالی مقام ہے
زینبؑ فروع دین تھی دیں کا اصول تھی
ہر اک قدم پہ صورت بنت رسولؐ تھیں
صبر و رضا کی راہ میں مثل بتولؑ تھی
گلزار اہلبیت خوشبو تھی پھول تھی
زینبؑ کہیں حسینؑ کہیں پر حسنؑ بنی
کہنے کو ایک تن تھا مگر پنجتن بنی
۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

قبر پہ نانا کی زینبؑ جا کے اتنا کہہ سکیں
سب لٹا آئی ہوں نانا دیں بچانے کے لئے
قبر مادر پہ تھا انداز فغاں کچھ اور ہی
دکھ بھری ہے داستاں اماں سنانے کے لئے
اور بھی غم گر نہ ہوتے یاد میں روتی سدا
ایک غم اصغرؑ کا کافی ہے رلانے کے لئے
تیر سہ شعبہ سے اماں پیاس اسکی بجھ گئی
لے گئے تھے شاہ سے پانی پلانے کے لئے
بازوئے عباسؑ یا ذکرِ علی اکبرؑ کروں
آئی تھی خود موت نوشہ کو سجانے کے لئے
کربلا ہے ہر زمیں ہر دن میرا عاشورہ ہے
زیست کی فرصت ہے کم یہ غم منانے کے لئے
میں ہلا آئی ہوں تخت و سطوت و طاغوت کو
لائی ہوں میں نیل شانوں پر دکھانے کے لئے
ہائے سیدپردہ داروں کی ردا چھینی گئی
ہائے مجبوری کھلے سر منہ چھپانے کے لئے
۔۔سید دہلوی۔۔

(اپنے پنڈی کے قیام کے دوران مختلف رسالوں سے لکھا۔ طالب دعا سید نوزعباس ۹ جولائی
۲۰۰۲ء)

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا
اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر
کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

----ب

رسولؐ کے جز کا لخت زینبؑ مزاج حیدرؑ کا بخت زینبؑ
حسینیت کی فتح کا پرچم یزیدیت کی شکست زینبؑ

--شوکت--

بنت علیؑ علیؑ کی طرح سرفراز ہے
زینبؑ خدا کی شان محمدؐ کا ناز ہے
زینبؑ رضا و صبر و رکی جائے نماز ہے
زینبؑ نبیؐ کے دین کی عمر دراز ہے

زینبؑ وفا کی روح شریعت کی جان ہے
بے سایہ دین حق کے لئے سائبان ہے

زینبؑ کے نانا جان محمدؐ رسول ہیں
نانی خدیجہؑ باپ علیؑ ماں بتولؑ ہیں
بھائی حسنؑ حسینؑ جو عصمت کے پھول ہیں
سب ائمہ پر ید کی شان نزول ہیں

زینبؑ کے دادا جان کا عمرانؑ نام ہے
زینب کی دادی فاطمہؑ عالی مقام ہے

زینب فروع دین تھی دیں کا اصول تھی
ہر اک قدم پہ صورت بنت رسولؐ تھیں
صبر و رضا کی راہ میں مثل بتولؑ تھی
گلزار اہلبیت خوشبو تھی پھول تھی

زینبؑ کہیں حسینؑ کہیں پر حسنؑ بنی
کہنے کو ایک تن تھا مگر پنجتن بنی

--شوکت رضا شوکت--

قبر پہ نانا کی زینبؑ جا کے اتنا کہہ سکیں
سب لٹا آئی ہوں نانا دیں بچانے کے لئے

قبر مادر پہ تھا انداز فغاں کچھ اور ہی
دکھ بھری ہے داستاں اماں سنانے کے لئے

اور بھی غم گر نہ ہوتے یاد میں روتی سدا
ایک غم اصغرؑ کا کافی ہے رلانے کے لئے

تیر سہ شعبہ سے اماں پیاس اسکی بجھ گئی
لے گئے تھے شہ اسے پانی پلانے کے لئے

بازوئے عباسؑ یا ذکر علی اکبرؑ کروں
آئی تھی خود موت نوشہ کو سجانے کے لئے

کربلا ہے ہر زمیں ہر دن میرا عاشورہ ہے
زیست کی فرصت ہے کم یہ غم منانے کے لئے

میں ہلا آئی ہوں تخت و سطوت و طاغوت کو
لائی ہوں میں نیل شرزنوں پر دکھانے کے لئے

ہائے سید پردہ داروں کی ردا چھنی گئی
ہائے مجبوری کھلے سر منہ چھپانے کے لئے

--سید دہلوی--

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا--طالب دعا--سیدز رعباس ۱۲ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

بیاں ہو کیا شرف و جاہِ بنت قلعہ شکن
علی نبی کی زباں ان کو فاطمہؑ کا دہن
علیؑ کا طرزِ سخن بھائیوں کا خلقِ حسن
اس ایک تن میں سمائے ہیں پنجتن کے چلن
عجب نہ تھا جو شہِ خاص و عام ہو جاتیں
نہ ہوتیں پردہ نشیں تو امام ہو جاتیں

۔۔۔نسیم امروہوی۔۔

تابندگی جراءت اظہار ہیں زینبؑ
پابندگیِ عصمت کردار ہیں زینبؑ
مشہور ہیں یہ ثانی زہراؑ کے لقب سے
خوش فکر ہیں خوش خو ہیں خوش اطوار ہیں زینبؑ
عباسؑ علمدار کی بے مثل بہن ہیں
ہمشیرہِ شبیرؑ فدا کار ہیں زینبؑ
اسلام کی تقدیس کے معمار ہیں ہیں شبیرؑ
شائستگیِ قوم کی معمار ہیں زینبؑ
قربانی و ایثار کا شہکار ہیں شبیرؑ
ایثار و وفاداری کا شہکار ہیں زینبؑ
انسان کی غیرت کے نمائندے ہیں شبیرؑ
حریت نسواں کی علمدار ہیں زینبؑ
تعمیل کا جادہ ہو کہ تکمیل کی منزل
آئینہِ آیات حق آثار ہیں زینبؑ
ہر دور میں کردارِ حسینؑ ابن علیؑ کی
ناشر ہیں مبلغ ہیں نگہدار ہیں زینبؑ

وقت آیا تو بھائی پہ فدا کر دیے بیٹے
واللہ بڑی مونس و غمخوار ہیں زینبؑ
مقتل ہو کہ بازار ہو زنداں ہو کہ دربار
ہر معرکے میں حیدر کرارؑ ہیں زینبؑ
ذاکر متاثر نہیں ہوتا جو کسی سے
تہذیب شریعت کا وہ معیار ہیں زینبؑ

۔۔۔ذاکر فتح پوری۔۔

جھلتے دشت سے عابدؑ کو جا کے لائی ہے
اکیلے بارِ امامت اٹھا کے لائی ہے
علیؑ کی بیٹی کو جھک کر سلام کر اسلام
یہ اک امام کو گھر تک بچا کے لائی ہے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔۔طالب دعا ۔۔سیدز عباس ۱۲ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

تابندگیِ جراءت اظہار ہیں زینبؑ
پابندگیِ عصمت کردار ہیں زینبؑ
مشہور ہیں یہ ثانیِ زہراؑ کے لقب سے
خوش فکر ہیں خوش خو ہیں خوش اطوار ہیں زینبؑ
عباسؑ علمدار کی بے مثل بہن ہیں
ہمشیرۂ شبیرؑ، فداکار ہیں زینبؑ
اسلام کی تقدیس کے معمار ہیں ہیں شبیرؑ
شائستگیِ قوم کی معمار ہیں زینبؑ
قربانی و ایثار کا شہکار ہیں شبیرؑ
ایثار و وفاداری کا شہکار ہیں زینبؑ
انسان کی غیرت کے نمائندے ہیں شبیرؑ
حریت نسواں کی علمدار ہیں زینبؑ
تعمیل کا جادہ ہو کہ تکمیل کی منزل
آئینۂ آیاتِ حق آثار ہیں زینبؑ
ہر دور میں کردارِ حسینؑ ابنِ علیؑ کی
ناشر ہیں مبلغ ہیں نگہدار ہیں زینبؑ
وقت آیا تو بھائی پہ فدا کر دیئے بیٹے
واللہ بڑی مونس و غمخوار ہیں زینبؑ
مقتل ہو کہ بازار ہو زنداں ہو کہ دربار
ہر معرکے میں حیدرِ کرارؑ ہیں زینبؑ
ذاکر متاثر نہیں ہوتا جو کسی سے
تہذیب شریعت کا وہ معیار ہیں زینبؑ

---ذاکر فتح پوری---

جھلتے دشت سے عابدؑ کو جا کے لائی ہے
اکیلے بار امامت اٹھا کے لائی ہے
علیؑ کی بیٹی کو جھک کر سلام کر اسلام
یہ اک امام کو گھر تک بچا کے لائی ہے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔طالب دعا۔۔سیدزرعباس ۱۲ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرِ جنابِ زینبؑ

یہ متوخطابت سرِ دربار ہے زینبؑ
یا کوفے کے منبر پہ علیؑ بول رہے ہیں

--افسر عباس--

ہوئی شاد پتھراؤ کر کر کے امت
لہو میں نہائی پیمبرؐ کی عترت
خبردار زینبؑ پھر آئی قیامت
ہوا ختم بازار، دربار آیا

--ظہور جارچوی--

دیکھا علیؑ کے لعل کا لاشہ جو ریت پر
بنتِ علیؑ حسینؑ کو روئی تمام عمر
نہ جانے ایک شامِ غریباں میں کیا ہوا
زینبؑ کمر کے نہیں سوئی تمام عمر

--شوکت--

تاریخ کہہ رہی ہے محرم کے چاند میں
سیدانوں کے بخت اچانک الٹ گئے
اتنی غریب ہو گئی زہراؑ کی لاڈلی
زینب کے اک لباس میں دو سال کٹ گئے

--شوکت--

وقت سجادؑ نے کیسے وہ گزارا ہوگا
نامِ زینبؑ کا جو لوگوں نے پکارا ہوگا
نوکِ نیزہ پہ بہانے لگے آنسو مولا
پھر سکینہؑ کو کسی شخص نے مارا ہوگا

بازار میں آئی تو ہمشیر بھی روتی ہے
بیمار مسافر کی زنجیر بھی روتی ہے
صد حیف نبیؐ زادی اور مجمع نامحرم
کچھ شرم کرو ظالم تعزیر بھی روتی ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

جمع کردہ سید نذر عباس ۔ راولپنڈی ۲۹ جون ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

زینبؑ ہے نام معرفتِ ذوالجلال کا
زینبؑ ہے نام ختمِ رُسلؐ کے کمال کا
زینبؑ ہے نام شاہِ نجفؑ کے جلال کا
زینبؑ ہے نام بنتِ علیؑ نبیؐ کے خصال کا

"اثر ترابی

زینبؑ ہے منزلت میں حسینؑ و حسنؑ کا نام
زینبؑ کے نام ہی سے تو ہے پنجتن کا نام

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلام کا سرمایہ تسکین ہے زینب
ایمان کا سلجھا ہوا آئین ہے زینب
حیدر کے خدوخال کی تزئین ہے زینب
شبیر ہے قرآن تو یٰسین ہے زینب
وہ گلشن عصمت کی معصوم کلی ہے
تطہیر میں زہرا ہے تو تیور میں علی ہے

زینب نبی کا ناز امامت کی آبرو
جس کے شرف کی دھوم ہے عالم میں چار سو
شرم و حیاء کی جھیل، شرافت کی آبجو
جبریل جس کا نام نہ لیتا ہو بے وضو
وہ جس کا ذکر سن کے فضا عطر بیز ہے
تعظیم دیکھتا کہ قلم سجدہ ریز ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لاشیں بچوں کی اور سجدہ۔ شکر
ضبطِ غم کی ہے انتہا زینبؑ

غم کے طوفاں میں کشتی دیں کا
بادباں تھی تیری رِدا زینبؑ

شام و کوفہ میں تیرے خطبوں نے
قصرِ باطل دیا ہلا زینبؑ

زندہ ہوتے جو اکبرؑ و عباسؑ
پردہ لٹتا نہ یوں تیرا زینبؑ

ورنہ دارِ غمِ حسینؑ امداد
بانیٔ مجلسِ عزا زینبؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مریم کربلا سلام اللہ علیہا

زینبؑ، نبیؐ کا ناز، امامت کی آبرو
جس کے شرف کی دھوم ہے عالم میں چار سو
شرم و حیا کی جھیل، شرافت کی آبجو
جبریل جس کا نام نہ لیتا ہو بے وضو!

وہ جس کا ذکر سن کے فضا عطر بیز ہے
تعظیم دیکھنا کہ قلم سجدہ ریز ہے

محسن نقوی شہید
(موجِ ادراک)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاتح شام _ علیؑ کی شیر دل بیٹی زینبؑ _ ثانیء زہراؑ

زینبؑ نے کہا بھائی سے میں چھوٹ گئی — پردیس میں تقدیر مجھے لوٹ گئی
فرزندوں کے مرنے کا نہ تھا غم مجھ کو — پر بھائی کے مرنے سے کمر ٹوٹ گئی

افسوس کہ جو مالک کوثر ہوئے — پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے — ماں چادر تطہیر کے ہوئے مختار — دردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

****

بے دینوں کا خاتمہ شبیرؑ نے کیا — اسلام زندہ صبر کی شمشیر نے کیا
کچھ کام شبیرؑ کے اصغرؑ بے شیر نے کیا — باقی جو تھا وہ شام میں ہمشیر نے کیا

*****

اس طرح طے منزل صبر و رضا زینبؑ نے کی — امت جد کے لئے حق سے دعا زینب نے کی
کربلا کے واقعہ میں رنگ دونوں نے بھرا — ابتدا شبیرؑ نے کی انتہا زینبؑ نے کی

*****

ہر ملک میں اسلام ہے زینبؑ کے سبب سے — شبیرؑ کے پیغام کی تاثیر ہے زینبؑ
زینبؑ جو نہ ہوتیں تو اسلام نہ ہوتا — اس دین کی ایک کاتب ء تقدیر ہے زینبؑ

●●●●●

آ گئی شام غریباں لٹ گئی اس کی ردا — گھر محمدؐ کی نواسی کا دیا کس نے جلا
اے مسلمانو کس کے سر کی چادر چھین لی — ہائے جس بی بی کا چہرہ باپ نے دیکھا نہ تھا

*****

ہو گئی بے آسرا نو بھائی بھی مارے گئے — جلتے خیموں میں کہرام تھا آتی تھی رونے کی صدا
بیبیاں ہیں سر برہنہ اور شام کا لمبا سفر — ہے سالار قافلہ زنجیر میں جکڑا ہوا

●●●●●

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ — اسیر و مضطرب و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ — یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ
بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلائے معلیٰ سے لٹ کے آئی ہوں

*****

لکھا ہے کہ پیدا ہوئی جو دختر حیدرؑ — گھر ہو گیا خاتون قیامت کا منور
فضہ نے کہا احمدؐ مرسل سے یہ جا کر — گھر میں میری بی بی کے تولد ہوئی دختر
ہووے یہ نواسی تمہیں یا شاہ مبارک
زینبؑ کی ولادت کرے اللہ مبارک
تشریف نبیؐ گھر میں ید اللہ کے لائے — دیکھا کر زینبؑ کو بس اور آنسو بہائے
پھر گود میں لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے — اور پیار سے پھر درد کے کلمے یہ سنائے
آ اے جگر سید ء لولاک میں صدقے
اے نوحہ گر ء پنجتن پاک میں صدقے

*****

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثانیء زہرا۔ زینب سلام اللہ علیہا

نوحہ

زہراؑ کی وہ فاتح بیٹی غم سے نہ گھبرانے والی　　کون ہے بیڑا پار لگا کر ساحل پر مرجانے والی
گھر کے اندر ہولے ہولے چلنا پھرنا سیکھ رہی ہے　　نو نو میل مسلسل بی بی پیدل چل کر آنے والی
نازک دل مضبوط ارادے عورت ذات جگر مردانہ　　زینبؑ بن کے جانے والی غازیؑ بن کے آنے والی
بن چادر اسلام کی خاطر گھر سے باہر جانے والی
زہراؑ کی وہ فاتح بیٹی غم سے نہ گھبرانے والی

★★★★★

زہرا تیرے گلشن میں بے وقت خزاں آئی　　بازار میں سر ننگے کیوں بنت علیؑ آئی
غازی ہے نہ اکبر ہے قاسم ہے نہ اصغر ہے　　زینب کی نہ چادر ہے ہم بھول نہیں سکتے شبیرؑ کی تنہائی

★★★★★

نوحہ

اے آفتاب چھپ جا زینبؑ جو بے ردا ہے　　زہراؑ کی لاڈلی کا محمل میں سر کھلا ہے
زینبؑ کے سر سے ایک دن سرکی ذرا سی چادر　　گم ہو گیا تھا سورج پھر آج کیا ہوا ہے
لوگو حیا کرو تم ناموس مصطفےٰؐ کا　　نوک سناں پہ شہ کا سر یہ کہہ رہا ہے
بچ جائے تیرا پردہ زینبؑ کسی طرح سے　　نیزہ پہ تیرا بھائی قرآں سنا رہا ہے
کیا ہو گیا ہے تم کو اے کلمہ پڑھنے والو　　بازار شام کا ہے اور آل مصطفےٰؐ ہے
رخصت کے وقت بھائی نے کہہ دیا بہن سے　　کشتی کا ناخدا اب بیمار کربلا ہے

زہراؑ کی تربیت کا کرشمہ کہیں اسے　　عصمت کا آئینہ یا کیا کہیں اس
زینبؑ کچھ اپنی ماں سے مشابہ ہے اس قدر　　زہراؑ کہیں کہ ثانیء زہرا کہیں اسے

★★★★★

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زنداں میں آئی خواب میں زینبؑ کے یوں بتولؑ — ماتھا بھرا تھا خوں میں سر پر ردا نہ تھی
زینبؑ پکاری کس کے لہو سے جبیں ہے لال — تم پر تو آفتِ سفرِ کربلا نہ تھی
زینبؑ سے بولی فاطمہؑ کچھ یاد تو کرو — کس دکھ میں کس جگہ میں شریک بکا نہ تھی
اشتر سے تو گری تھی جو میت پہ بھائی کی — کیا بال کھولے لاش پہ خیرالنساء نہ تھی
یثرب سے تا بہ ماریہ اور واں سے تا بہ شام — زینبؑ حسینؑ سے کہیں زہراؑ جدا نہ تھی
چھوڑ آئی میرے بچے کو جنگل میں بے کفن — قابل کفن کے لاش مسافر کی کیا نہ تھی

زینبؑ نے عرض کی میں کفناتی کس طرح
اماں خدا گواہ کہ سر پر ردا نہ تھی

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ — اسیر و مضطر و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ — یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ

بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلاء معلی سے لٹ کے آئی ہوں

دیارِ شام میں جس دم حرم تمام آئے — مہار اونٹوں کی تھامے ہوئے امام آئے
وہ خاص بندے میانِ ہجوم عام آئے — زباں پہ حضرت زینبؑ کے یہ کلام آئے

دہائی حق کی شہِ مشرقین کو مارا
سپاہِ شام نے بھائی حسینؑ کو مارا

جب لٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے — سجادؑ پا برہنہ بادرد و الم چلے
پیچھے سروں کو پیٹتے پابند غم چلے — زینبؑ نے لاش شہ سے کہا بھائی ہم چلے

مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرِ جنابِ زینبؑ

یہ محوِ خطابت سرِ دربار ہے زینبؑ
یا کوفے کے منبر پہ علیؑ بول رہے ہیں

--اکبر عباس--

ہوئی شاد پتھراؤ کر کر کے امت لہو میں نہائی پیمبرؐ کی عترت
خبردار زینبؑ پھر آئی قیامت ہوا ختم بازار، دربار آیا

--ظہور رجا رچوی--

دیکھا علیؑ کے لعل کا لاشہ جو ریت پر بنتِ علیؑ حسینؑ کو روئی تمام عمر
نہ جانے ایک شامِ غریباں میں کیا ہوا زینبؑ کمر کے نہیں سوئی تمام عمر

--شوکت--

تاریخ کہہ رہی ہے محرم کے چاند میں صیدانوں کے بخت اچانک الٹ گئے
اتنی غریب ہو گئی زہراؑ کی لاڈلی زینبؑ کے اک لباس میں دو سال کٹ گئے

--شوکت--

وقت سجادؑ نے کیسے وہ گزارا ہوگا نامِ زینبؑ کا جو لوگوں نے پکارا ہوگا
نوکِ نیزہ پہ بہانے لگے آنسو مولا پھر سکینہؑ کو کسی شخص نے مارا ہوگا

بازار میں آئی تو ہمشیر بھی روتی ہے بیمار مسافر کی زنجیر بھی روتی ہے
صد حیف نبیؐ زادی اور مجمع نامحرم کچھ شرم کرو ظالم تعزیر بھی روتی ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

جمع کردہ سید رعباس ۔ راولپنڈی ۲۹ جون ۲۰۰۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا　　اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر　　کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

رسولؐ کے جز کا لخت زینبؑ　　مزاجِ حیدرؑ کا بخت زینبؑ
حسینیت کی فتح کا پرچم　　یزیدیت کی شکست زینبؑ

--شوکت

بنت علیؑ علیؑ کی طرح سرفراز ہے
زینبؑ خدا کی شان محمدؐ کا ناز ہے
زینبؑ رضا و صبر و رکی جائے نماز ہے　　زینبؑ نبیؐ کے دین کی عمر دراز ہے
زینبؑ وفا کی روح شریعت کی جان ہے
بے سایہ دین حق کے لئے سائبان ہے
زینبؑ کے نانا جان محمدؐ رسول ہیں　　نانی خدیجہؑ باپ علیؑ ماں بتولؑ ہیں
بھائی حسنؑ حسینؑ جو عصمت کے پھول ہیں
سب انما یرید کی شان نزول ہیں
زینبؑ کے دادا جان کا عمرانؑ نام ہے　　زینب کی دادی فاطمہؑ عالی مقام ہے
زینبؑ فروع دین تھی دیں کا اصول تھی
ہر اک قدم پہ صورت بنت رسولؐ تھیں
صبر و رضا کی راہ میں مثل بتولؑ تھی　　گلزار اہلبیت خوشبو تھی پھول تھی
زینبؑ کہیں حسینؑ کہیں پر حسنؑ بنی
کہنے کو ایک تن تھا مگر پنجتن بنی

--شوکت رضا شوکت

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سید زید عباس۔ ۱۸ اگست ۲۰۰۴ م)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

بیاں ہو کیا شرف و جاہِ بنتِ قلعہ شکن   ملی نبی کی زباں ان کو فاطمہؑ کا دہن
علیؑ کا طرزِ سخن بھائیوں کا خلقِ حسن   اس ایک تن میں سمائے ہیں پنجتن کے چلن
عجب نہ تھا جو شہِ خاص و عام ہو جاتیں
نہ ہوتیں پردہ نشیں تو امام ہو جاتیں

۔۔نسیم امروہوی۔۔

تابندگیٔ جراءت اظہار ہیں زینبؑ
پابندگیٔ عصمت کردار ہیں زینبؑ
مشہور ہیں ثانیٔ زہراؑ کے لقب سے   خوش فکر ہیں خوش خو ہیں خوش اطوار ہیں زینبؑ
عباسؑ علمدار کی بے مثل بہن ہیں
ہمشیرۂ شبیرؑ فداکار ہیں زینبؑ
اسلام کی تقدیس کے معمار ہیں شبیرؑ   شائستگیٔ قوم کی معمار ہیں زینبؑ
قربانی و ایثار کا شہکار ہیں شبیرؑ
ایثار و وفاداری کا شہکار ہیں زینبؑ
انسان کی غیرت کے نمائندے ہیں شبیرؑ   حریتِ نسواں کی علمدار ہیں زینبؑ
تعمیل کا جادہ ہو کہ تکمیل کی منزل
آئینۂ آیات حق آثار ہیں زینبؑ
ہر دور میں کردارِ حسینؑ ابن علیؑ کی   ناشر ہیں مبلغ ہیں نگہدار ہیں زینبؑ
وقت آیا تو بھائی پہ فدا کر دیے بیٹے
واللہ بڑی مونس و غمخوار ہیں زینبؑ
مقتل ہو کہ بازار ہو زنداں ہو کہ دربار   ہر معرکے میں حیدر کرارؑ ہیں زینبؑ
ذاہرؔ متاثر نہیں ہوتا جو کسی سے
تہذیب شریعت کا وہ معیار ہیں زینبؑ

۔۔۔ذاہرؔ فتح پوری۔۔

(طالب دعا۔ سید نوزر عباس۔ ۱۹-۱۱-۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارگاہ ثانیء زہراؑ میں سلام

سید اعجاز ثقلین بخاری کا کلام

اس درجہ سر بلند ہے زینبؑ تیرا مقام
روح الامیں بھی کرتے ہیں جھک کر تجھے سلام

زہراؑ کی طرح زینبؑ کبریٰ تیرا مقام
تو نے خود اپنی گود میں پالے ہیں دو امامؑ

کچھ ایسا اعتماد تھا تجھ پر حسینؑ کو
تیری اماں میں دے گئے سجادؑ سا امام

ہمت پہ تیری ثانی زہراؑ خدا کو ناز
تیرے ہی دم سے پہنچا ہے شبیرؑ کا پیام

اوصافِ فاطمہؑ تیرے کردار سے عیاں
اجلالِ حیدری سے کیا تو نے فتح شام

تا حشر تیرے رعب سے لرزاں رہے گا کفر
ڈرتے ہیں اہل ظلم جو لیتے ہیں تیرا نام

مظلومیت کچھ ایسی ہے آلِ رسولؐ کی
ہم عید پر بھی کہتے ہیں اشکوں بھرا سلام

فریاد ہے بلایئے در پر فقیر کو
جاں نکلے میری روضے پہ بی بی پس سلام

(طالب دعا۔ سید ذرعباس۔ ۸ دسمبر ۲۰۰۲۔ جناب اعجاز ثقلین صاحب کا کلام رسالہ پیام عمل سے اپنے بچوں کے لئے نقل کیا)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ زینب عباس کی روانہ کردہ رباعیاں

ہم کو علیؑ کے عشق نے اعلیٰ بنا دیا — قطرہ تھا حسینؑ نے دریا بنا دیا
جب ماتمی لباس کیا ہم نے زیبِ تن — ہم کو غمِ حسینؑ نے کعبہ بنا دیا

مولا کے ملنگوں کی تقدیر ہے جنت — حسنینؑ شریفین کی جاگیر ہے جنت
جنت کی ضرورت ہو جسے مانگے دعا وہ — میرے لئے ہر مجلس شبیرؑ ہے جنت

طاقتِ ماتمِ شبیرؑ سے لاعلم ہے تو — یہ وہ جادو ہے جو آگ پہ بھی چل جاتا ہے
جس دم کرتے ہیں موالی آگ پر ماتم — اُن کو کچھ نہیں ہوتا اور تو جل جاتا ہے

حبِ حیدرؑ ہے اک عجب نشہ — مبتلائے سرور رہتے ہیں
زندگی میں کبھی شراب نہ پی — پھر بھی نشے میں چور رہتے ہیں

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔۔ سیدہ زینب عباس ۔ ۷ مئی ۲۰۰۵ء ، ر)

jabir.abbas@yahoo.com

بیمار کربلا ۔ سید الساجدین ۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکا نا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★ ★ ★ ★ ★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر
عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★ ★ ★ ★ ★

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمار کربلا ـــ سید الساجدین ـــ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا تھکانا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر
عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا
کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی
مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

ـــــــ دبیر ـــــــ

عابدؑ سا کوئی دہر میں ذیشان نہیں ہے
ذیشان ہے تو بولتا قرآن نہیں ہے
سب قوت اعجاز رکھتے ہوئے ماہر
زنجیر پہننا کوئی آسان نہیں ہے

★★★★★

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال
گزرے کہاں زیادہ ستم تم پہ یا امام
شرما کے تین بار کہا شام شام شام
سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیبیوں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

ـــــــ سنعر ـــــــ ۱۸ فروری ۲۰۰۰ ـــــــ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمار کربلا۔ سید الساجدین۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا تھکا نا تھا　　وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا　　پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر　　عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی　　پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت　　یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

شہزادہ قاسم ابن حسنؑ

قاسم کو عدو نے خوں میں جب لال کیا　　شبیر نے یہ کہہ کے عجب حال کیا
تابوت پہ جس کے باپ کے مارے تیر　　گھوڑوں کے سموں سے اسے پامال کیا

جب آئی لاش خیمے میں دلھن یہ بین کرتی تھی　　میرے مجروح تن دولھا میرے ابن حسنؑ دولھا
بانو پکاری قاسمؑ ذبجاہ الوداع　　اے نور چشم چودھویں کے ماہ الوداع
آواز دی دولھن نے کہ نوشاہ الوداع　　اے ابن فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع

سکینہؑ بنت الحسینؑ

سکینہؑ شام میں مر کر یہی بتلا گئی لوگو　　جدائی باپ کے سینے کی مجھ کو کھا گئی لوگو

●●●●●

نیزہ شیرؑ کو شقی نے مارا　　اور تیر سہ پہلو بھی کسی نے مارا
جب شمر کو دیکھتی سکینہؑ کہتی　　ہائے میرے بابا کو اسی نے مارا

کہتی تھی سکینہ قتل بابا دیکھا　　بھیا علی اکبرؑ کا جنازہ دیکھا
زنداں میں گئی اور تماچے کھائے　　اس تین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا

★★★★★

10 APR 2000

دکھے دلوں کی تسلی تمہاری باتیں تھیں　　دلوں کے زخم کا مرہم تمہاری باتیں تھیں　　ہمارے غم کا سہارا تمہاری باتیں تھیں
ہمارے غم کا سہارا نہ چھین لو بی بی

۔۔۔۔طالب دعا۔۔۔ سنغر۔۔۔ ۲۹ مارچ ۲۰۰۰۔۔۔۔

ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری

ارے دیر ہوئی میرے چچا جاں کو سدھارے　　اکبرؑ و بابا بھی گئے نہر کنارے　　اماں میرا قلب جلا پیاس کے مارے
ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری
بابا کا فرمان ہوا اب تو مقدر　　ارے چھین کے لے جائیں گے اعدا میری چادر　　تم شرم سے خیمے میں بھی آئے نہ برادر
ہائے لائے تھے جب لاشہء قاسم کو اٹھا کر　　ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری
اسؑ بہت تجھ سے تھا زینب کو سہارا　　ہائے اب کوئی نہیں عالم غربت میں ہمارا　　ثانیء زہراؑ یہ بکا کرتی ہیں رو کر
ہائے اب کوئی نہیں عالمِ غربت میں ہمارے　　ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری
پیٹ کے سر کہتی ہیں فروہؑ میرے عباسؑ　　قتل ہوا ابن حسنؑ میں ہوئی بے آس

چہلم سید الشہداءؑ

اربعیں کے سوگوار والوداع　　آخری مجلس ہے یار والوداع
خاتمہ بالخیر چہلم کا ہوا　　الوداع اے اشک بار والوداع
اکبر و اصغرؑ علیؑ کی ضامنی　　نوجوانو شیر خوار والوداع　　کہتے تھے گنجِ شہیداں پر حرم　　فاطمہؑ زہراؑ کے پیار والوداع
کربلا کی خاک کو سونپا تمہیں　　عرش اعظم کے ستار والوداع　　قبر پہ بیٹوں کی زینبؑ نے کہا　　ماں وطن جاتی ہے پیار والوداع
دشت سونا پاس بستی بھی نہیں　　بے دیار و بے مزار والوداع
یں لاشیں کہیں قبریں کہیں　　بے مکانو بے دیار والوداع　　قبر سے آواز دیتے ہیں حسینؑ　　لو بہن زینبؑ سدھار والوداع

★★★★★

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خون عابدؑ بیمار کی آنکھوں سے رواں ہے
سر ننگے حرم دیکھنے کی تاب کہاں ہے

سب اہل وطن پوچھتیں یہ کیا ہوا زینبؑ — پیشانیِ زینبؑ پہ جو پتھر کا نشاں ہے
دکھ اتنے اٹھائے ہیں جھک کر گئی ورنہ — چوبیس برس کا ہی سجادؑ جواں ہے
یہ کیسے مبلغ ہیں سر نیزے پہ ہیں جن کے — آیاتِ قرآنی کا بیاں وردِ زباں ہے

★●★●★●★●★

بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے

ہے دھوپ قیامت کی پر خار ہے یہ رستہ — ماں بہنیں کھلے سر ہیں مجمع ہے لعینوں کا — چہرہ یہ بتاتا ہے کس درد کا منظر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
سب لٹتے ہوئے دیکھا گھر جلتے ہوئے دیکھا — اور پیاس سے بچوں کو جاں دیتے ہوئے دیکھا — تقدیر ہے یہ غم کی غم اس کا مقدر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
کچھ شرم کرو لوگو کیوں اس کو ستاتے ہو — قیدی کی طرح اس کو بازار میں لاتے ہو — ماں اس کی ہے شہزادی اور باپ بھی سرورؑ ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
رحمت کی گھٹا بن کر جو کرتا رہا سایہ — پانی کے لئے اس کو کیا سوچ کے ترسایا — دریا ہے غلام اس کا خود مالکِ کوثر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
اس بات پہ خوں اس کا آنکھوں سے نہیں رکتا — نیزے کی انی سے جب زینبؑ کا لٹا پردہ — عابدؑ کی نگاہوں اس شام کا منظر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
یہ صبر کی دنیا ہے شبیرؑ ہے رب اس کا — شہزادہ غم میں نے سوچا ہے لقب اس کا — غم جس کا پڑھے نوحہ سجاد وہ پیکر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
اشکوں سے میرے مولا کرتا ہے میرا بھیگا — رونے کے لئے کافی بس نام رہا تیرا — ہیں مظہر رب حیدرؑ تو درد کا مظہر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے

_____ سنعر _____ ۱۳ مارچ ۲۰۰۰ _____

دشت میں پھیلا ہے خیام کے جلنے کا دھواں — کیسے بیمار نے دیکھا وہ جگر پاش سماں
کون دے پیرا جلے خیموں کا زینبؑ نے کہا — ہائے جب لٹ چکا زینبؑ کے سہاروں کا جہاں
صبر کی دنیا میں شبیرؑ سا صابر ہے کہاں — جس نے ٹوٹی ہوئی کھینچی علی اکبر کی سناں

★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

بیمار کربلا ـ سید الساجدین ـ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابدؑ کو کیا جھکانا تھا — وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر — یاد جب آجاتا ہے بابا دل میرا پھٹ جاتا ہے بابا
ایک رسن میں بندھے چھوٹے بڑوں کے گلے — بر سر دربار سب اس طرح لائے گئے — کوٹھوں سے برساتے تھ
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر
بالی سکینہؑ کا غم دل سے نہیں بھولتا — سب کے تھے شانے بندھے اس کا بندھا تھا گلا — درد سے وہ رہتی تھی مضط
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر
میری پھوپھی جان تھیں بلوے میں وہ سر کھلے — نیزے سے عمو میرے فرش پہ گر پڑتے تھے — ہائے چچا جاں کا سر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر
لے کے گئے جب ہمیں بزم ستمگار میں — سات سو کرسی نشیں بیٹھے تھے دربار میں — تخت پہ بیٹھا تھا ستمگر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر
قبر پہ شبیرؑ کی کرتے تھے عابدؑ بکا — ہو گئی کیا کیا جفا سینئے شہِ کربلا — سر پہ کسی کے نہ تھی چادر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر
کوفے کے بازار میں مجمعِ کفار میں — ایک تماشہ تھا آلِ ستمگار میں — ایسے میں ماں بہنیں کھلے سر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر
طوق سے ہرگز نہ تھا بابا میرا سر جھکا — ہتکڑی اور بیڑی کا کوئی مجھے غم نہ تھا — دیکھا نہیں جاتا تھا منظر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر
جب کیا سجادؑ سے آکے کسی نے سوال — گزرا کہاں پر امامؑ آپ کو زیادہ ملال — کہتے تھے الشام مکرر
کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

★★★★ طالب دعاء سنعر ۱۲ مارچ ۲۰۰۰م ★★★★

الشام الشام الشام

پوچھتا تھا اگر کوئی آکر — بہت دکھ اٹھائے کہاں پر — رو کے کہتے تھے سجادِ مضطرؑ
الشام الشام الشام
کہے تم سے کیا شہ کا جانی — بہت دکھ بھری ہے کہانی — جہاں روئے گا جس کو سن کر
الشام الشام الشام
ہمیں شامیوں نے ستایا — گلی در گلی یوں پھرایا — کہ سب بی بیاں تھیں کھلے سر
الشام الشام الشام
بیبیاں کہہ رہی تھیں یہ باہم — ہائے پردیس میں لٹ گئے ہم — کیسا بگڑا ہمارا مقدر

http://fb.com/ranajabirabbas
10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمار کربلا ـ سید الساجدین ـ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا تھکا نا تھا　　وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا　　پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر　　عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی　　پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت　　یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

شہزادہ قاسم ابن حسنؑ

قاسم کو عدو نے خوں میں جب لال کیا　　شبیر نے یہ کہہ کے عجب حال کیا
تابوت پہ جس کے باپ کے مارے تیر　　گھوڑوں کے سموں سے اسے پامال کیا

جب آئی لاش خیمے میں دلھن یہ بین کرتی تھی　　میرے مجروح تن دولھا میرے ابن حسنؑ دولھا
بانو پکاری قاسمؑ زبجاہ الوداع　　نور چشم چودھویں کے ماہ الوداع
آواز دی دولھن نے کہ نوشاہ الوداع　　ابن فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع

سکینہ بنت الحسینؑ

سکینہؑ شام میں مر کر یہی بتلا گئی　　جدائی باپ کے سینے کی مجھ کو کھا گئی لوگو

●●●●●

نیزہ شیرؑ کو شقی نے مارا　　اور تیر سہ پہلو بھی کسی نے مارا
جب شمر کو دیکھتی سکینہؑ کہتی　　ہائے میرے بابا کو اسی نے مارا

کہتی تھی سکینہ قتل بابا دیکھا　　بھیا علی اکبرؑ کا جنازہ دیکھا
زنداں میں گئی اور تماچے کھائے　　اس تین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا

★★★★★

10 APR 2000

سلمان رضا نے لکھوایا ـ ۷ مارچ ۲۰۰۰

دین کی بقا عابدؑ کفر کی قضا عابدؑ　　شان انما عابدؑ شمع ہل اتی عابدؑ
دین کے سفینے کا تو ہے ناخدا عابدؑ　　ہائے روز عاشورا گھر بھرا جلا تیرا
بھائی نوجواں تجھ سے دشت میں چھٹا تیرا　　شیر خوار بھائی بھی رن میں چھٹ گیا تیرا
وقت عصر بابا بھی گھوڑے سے گرا تیرا　　باپ تیرا سجدے میں قتل ہو گیا عابدؑ
کوہ غم گرا تجھ پر اے حسینؑ کے دلبر　　غش میں تھا پڑا جب تو چھن گیا تیرا بستر
اور یہ ستم تھا کہ بیڑیوں کے تھے لنگر　　کس طرح سے چلتا تھا تو اے بیکس و مضطر
ہو گئی جفاؤں کی تجھ پہ انتہا عابدؑ

★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ
شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جئے ہنستے نہ کسی نے دیکھا
چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیس--

وہ طوق و سلاسل وہ بیڑیوں کے سائے سب اعضائے تن خاک وخوں میں نہائے
گراں بار اجرِ رسالت اٹھائے عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غمِ حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے جگر کا خون بھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکت--

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے
سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت
صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے
جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے
آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے
اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے
سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلی علیٰ سب شہداء نے
سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا
رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

--ریحان اعظمی--

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے

مسجد ہی میں کچھ زیبا یہ جشن ولادت ہے بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے
یہ ماہ عجم بھی ہیں یہ مہر عرب بھی ہیں یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے
جاری ہے جو ہر لب پہ یہ ذکر حسینؑ اب تک زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے
ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے
سجادؑ کی ہمت پہ شبیرؑ بھی نازاں ہیں واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے
سجادؑ کا سرخم ہے خالق کے تصور میں یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے
ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں یہ وقت کے بیروں میں زنجیر شریعت ہے
وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے
یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے
مجبوراً واں ہوگا خود قصر یزیدی بھی کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے بیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریت افکار یزداں کی علامت ہے

---شاہد نقوی---

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہو گیا بیمار زین العابدینؑ

کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لا سکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بہر طلب ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ

عظمت حق ہے مظفرؔ ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفر نقوی---

عابدؑ نہ کبھی رنج و محن سے نکلا نکلا بھی تو بس شکر دہن سے نکلا
بیمار نے پہنی جو نہی کالی پوشاک سب نے جانا کہ ہے یہ چاند گہن سے نکلا

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالب دعا سید ذ رعباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

امام سجاد علیہ السلام

سجدوں سے جس نے دہر کو آباد کر دیا
خالق نے اس کو سید سجادؑ کر دیا
اک بیکس و غریب کا اعجاز دیکھیے
بیڑی پہن کے دین کو آزاد کر دیا
کلیم---

سرِ دربار جو سجادؑ کی تقریر ہوئی
لفظ کوثر کی عیاں اک نئی تفسیر ہوئی
اشکِ سجادؑ کی تخلیق کی قوت دیکھو
ایک انسان سے اک قوم کی تعمیر ہوئی
کلیم---

جب کبھی ویرانی دنیا سے گھبراتا ہے دل
ذکرِ سجادؑ حزیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نام سجادؑ آتا ہے جب بھی میرے لب پر کلیم
ایسا لگتا ہے کہ سجدے میں جھکا جاتا ہے دل
کلیم---

جس کو اللہ یہ توفیقِ عبادت دے دے
بزمِ عباد میں آ جائے تو زینت دے دے
ایسے بیمار پہ ہوں کیوں نہ مسیحا قرباں
جس کی بیماری ہی اسلام کو صحت دے دے
کلیم---

دعائے سجادؑ باصفا پر اگر کسی کی نظر نہیں ہے
تو اس سے بڑھ کے زمانے بھر میں کوئی بشر نہیں ہے
نہ زندگی کا کوئی طریقہ نہ بندگی کا کوئی سلیقہ
یہی سبب ہے کہ ہر زباں پر دعا ہے لیکن اثر نہیں ہے
کلیم---

گونجتی ہے یوں اذانوں کی صدا چاروں طرف
ہوتا ہے ذکرِ علیؑ و مصطفےٰؐ چاروں طرف
یہ مدینہ وہ نجف یہ کربلا وہ کاظمین
ہم کو آتی ہے نظر شانِ خدا چاروں طرف
کلیم---

قدم قدم پہ ہے اک تازہ کربلا اب تک
اسی لیے غمِ سرورؑ نہ مٹ سکا اب تک
یہ مزار ہیں سب کل کے بے کفن لاشے
مگر یزید کا لاشہ نہیں اٹھا اب تک
کلیم---

جب دکھاتے ہیں غمِ شہ میں روانی آنسو
قصرِ فردوس کے بن جاتے ہیں بانی آنسو
میرے مالک مرے اشکوں کا تسلسل نہ رکے
ہیں غریبوں کی محبت کی نشانی آنسو
کلیم---

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سید زوار عباس۔ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۱ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیمار کربلا۔ سید الساجدینؑ

گلے کے طوق نے عابدؑ کو کیا جھکاتا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر
عابدؑ نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

----مرزا دبیر کی رباعیاں----

ہے گرم زمیں پاؤں جلے جاتے ہیں
رخسار پہ آنسو بھی ڈھلے جاتے ہیں
اس دھوپ میں پہنے ہوئے بیڑی عابدؑ
تلواروں کے سائے میں چلے جاتے ہیں

****

کوفے کو چلے تو چشم عابدؑ نم تھی
حلقے میں لئے ہوئے سپاہ غم تھی
زنجیر کمر میں اور قدم میں چھالے
گردن میں تھا طوق اور کمر خم تھی

****

سجادؑ کو زور تپ نقاہت میں رہا
جز رنج کوئی پاس نہ آفت میں رہا
زنجیر کو لغزش ہر اک گام مگر
ثابت قدم آبلہ رفاقت میں رہا

****

در پیش قلق برہنہ پائی کا ہے
سر نیزے پہ شہ کربلائی کا ہے
سب رنج ہیں عابدؑ کو مگر کاہش جان
صدمہ زینبؑ کی بے ردائی کا ہے

****

عابدؑ کہتے آسرے سب ٹوٹ گئے
باغ چمن فاطمہؑ سب لوٹ گئے
خواب و خورش و تاب و تواں صبر و قرار
سب ہم سے چھٹے جب سے پدر چھوٹ گئے

---سحر جمعہ---۱۸ دسمبر ۲۰۰۱----

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیمار کربلا امام سجادؑ

تھے زیست سے ہاتھ اپنے دھوئے سجادؑ　　شب کو کبھی راحت سے نہ سوئے سجادؑ
جب تک جیے ہنستے نہ کسی نے دیکھا　　چالیس برس باپ کو روئے سجادؑ

--انیسؔ--

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے　　سب اعضائے تن خاک و خوں میں نہائے
گراں بار اجرِ رسالت اٹھائے　　عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

--ظہور جارچوی--

غمِ حسینؑ میں سجادؑ اس قدر روئے　　جگر کا خون کبھی آنکھ سے جدا نہ ہوا
امام باپ کے غم میں یہ رو کے کہتے تھے　　جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

--شوکت--

ایسا چھایا ذہن پر کردار زین العابدینؑ
خود مسیحا ہو گیا بیمار زین العابدینؑ
کم نہیں ہوگا کبھی ذکر حسینؑ ابن علیؑ　　جب تلک زندہ ہیں ہم غمخوار زین العابدینؑ
لا سکا لب پر نہ اپنے لفظ بیعت پھر یزید　　صبر ایسا بن گیا معیار زین العابدینؑ
ہیں مصلے پر دعائیں رات دن بھر طلب　　ہر زباں پر آج ہیں افکار زین العابدینؑ
عظمت حق ہے مظفر ان کے لفظوں کی امیں
بن گئی ہے ہر دعا مینار زین العابدینؑ

---مظفر نقوی---

(جولائی ۲۰۰۳ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالب دعا سید نذر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجادؑ

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی

ایک اور علیؑ آ گیا قرآن بچانے

سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جسکے سرہانے

جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ

مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے

آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے اے فاطمہؑ زہرا تیری تسبیح کے دانے

سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا

نیزے سے کہا صلِّ علیٰ سب شہداء نے

سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجادؑ کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے

ریحانؔ زمانے میں شہِ کرب و بلا نے

۔۔ریحان اعظمی۔۔

بیٹے ابوطالبؑ کو دیئے ایسے خدا نے جو دین کا سر بن گئے اسلام کے شانے

تخلیق کیا جب ہمیں زہراؑ کی دعا نے قدرت نے کہا فرشِ عزا جاؤ بچھانے

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالبِ دعا سید نذر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت امام سجاد

شاہد نقوی کا کلام

سجادؑ کے پیکر میں وہ نور امامت ہے
چپ بیٹھیں تو قرآں ہے بولے تو شریعت ہے

مسجد ہی میں کچھ برپا یہ جشنِ ولادت ہے
بچے کا تشخص ہی سجدہ ہے عبادت ہے

یہ ماہ عجم بھی ہیں یہ مہرِ عرب بھی ہیں
یاں عدل کی منزل میں تنویر رسالت ہے

جاری ہے جو ہر لب پر یہ ذکرِ حسینؑ اب تک
زینبؑ کا تصدق ہے عابدؑ کی بدولت ہے

ہے مطمئن ایماں بھی محفوظ ہے قرآں بھی
شبیرؑ گئے لیکن سجادؑ سلامت ہے

سجادؑ کی ہمت پر شبیرؑ بھی نازاں ہیں
واں جان کی بازی تھی یہ مقتل غیرت ہے

سجادؑ کا سر خم ہے خالق کے تصور میں
یہ طوق گلو کب ہے محراب عبادت ہے

ایماں کی اذانیں ہیں زنجیر کی جھنکاریں
یہ وقت کے پیروں میں زنجیر شریعت ہے

وہ قصر یزیدی میں آواز علیؑ گونجی
اس خیبر باطل پر حیدرؑ کی ضرورت ہے

یہ شام کی ظلمت میں چمکیں گے سحر بن کر
سجادؑ کی بیماری ایماں کی ضرورت ہے

مجبور اذاں ہو گا خود قصر یزیدی بھی
کلمہ ہی نہیں عابدؑ کلمے کی ضمانت ہے

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر نہیں شاہدؔ
حریتِ افکار یزداں کی علامت ہے

۔۔۔شاہد نقوی۔۔۔

(جولائی ۲۰۰۲ میں راولپنڈی میں مختلف رسالوں سے جمع کیا۔ طالب دعا سید نوزر عباس)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عزم و شجاعت ہیں سید سجادؑ

از جناب ریحان اعظمی صاحب

کتاب عزم و شجاعت ہیں سید سجادؑ
خدائے صبر کی آیت ہیں سید سجادؑ

وہ جس کے سجدوں کو سجدہ نماز کرتی ہے
وقار شانِ عبادت ہیں سید سجادؑ

نحیف کاندھوں پہ کرب و بلا سے شام تلک
اٹھائے بارِ امامت ہیں سید سجادؑ

بہار یہ ابوطالبؑ کے گھر میں چوتھی ہے
نبیؐ کے دیں کی علامت ہیں سید سجادؑ

پس حسینؑ جو اسلام کا محافظ تھا
حسینؑ کی وہ ریاضت ہیں سید سجادؑ

بچیں گے حشر میں کس طرح قاتلانِ حسینؑ
گواہ روزِ قیامت ہیں سید سجادؑ

جو اپنے بھائی کے قاتل کی میزبانی کرے
وہ منتہائے شرافت ہیں سید سجادؑ

یہ طوق و بیڑی پہننا تو مرضیء رب ہے
علیؑ کی ورنہ جلالت ہیں سید سجادؑ

حسنؑ حسینؑ کی جس ماں نے تربیت کی تھی
اسی کے علم کی محنت ہیں سید سجادؑ

ریحان اعظمی جو کام حشر میں دے گی
ہمارے پاس وہ دولت ہیں سید سجادؑ

صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ

اپنے امام زمانہ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے ریحان اعظمی صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا۔ سید منذر عباس ۔ ۱۵ اگست ۲۰۰۱ م ۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

از جناب سید اعجاز الثقلین صاحب

کس قدر ہے اوج پر کردار زین العابدینؑ
بولتا قرآن ہے گفتارِ زین العابدینؑ

ان کے ہر اک قول میں پنہاں ہیں قرآن کے رموز　　صدق کی معراج ہے اقرار زین العابدینؑ
ان کی مظلومی سند ہے دین محکم کیلئے　　عام ہونے چاہئیں اذکارِ زین العابدینؑ
تربتِ زین العبأ کی خاک بھی اکسیر ہے　　دیکھ لو ہو کر ذرا بیمارِ زین العابدینؑ
پردہ داری کا سبب اہل حرم کی ہوگیا　　شام کے بازار میں دیدارِ زین العابدینؑ
دولتِ دنیا پہ مرٹنا ہو جن کی زندگی　　وہ بھلا سمجھیں گے کیا اسرار زین العابدینؑ
کل بھی ذلت تھا مقدر دشمنان دین کا　　آج بھی برباد ہیں اغیارِ زین العابدینؑ
کٹ کے رہ جائے گا خود دربار میں ذہن یزید　　تیغ کی مانند ہے گفتارِ زین العابدینؑ
پاک باز و نیک سیرت اور عالی حوصلہ　　خاص ہیں ترکیب میں انصارِ زین العابدینؑ
جا رہے ہیں خلد میں پروانے لیکر ماتمی　　لگ گیا ہے حشر میں دربارِ زین العابدینؑ
نصرت شاہِ زمنؑ کی دل میں حسرت ہے مرے　　کیجیے مجھ پہ کرم سرکارِ زین العابدینؑ

کربلا کی جنگ تو اعجاز تھی بہر حسینؑ
شام میں دیکھی گئی پیکارِ زین العابدینؑ

اپنے امام زمانہؑ کو ان کے جد امام زین العابدینؑ کے یوم پیدائش کی مبارکباد دینے کے لئے اعجاز صاحب کی لکھی ہوئی مدح پیش کرتا ہوں

طالب دعا۔ سید منذر عباس۔ ۵ اگست ۲۰۰۱ م۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام زین العابدین علیہ السلام

(۱۳ اگست ۲۰۰۰ء ایمبیسڈر ہوٹل لاہور کے ایک طرحی مقاصدہ سے اقتباس)

اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے

آمادۂ مدحت جو میری طبع رسا ہے
آنکھوں میں مکیں حسن رخ زین عبا ہے
فرزند ملا ہے جو حسینؑ ابن علیؑ کو
خالق نے یہ مخلوق پہ احسان کیا ہے
اس دور میں آجائیں تو فرمائیں گے عیسیٰؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
(سید ظہور حیدر جارچوی)

بیمار مسیحا کو بھی اب مطلوب شفا ہے
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
ڈرتے نہیں اب حشر کی ہم دربدری سے
موجود شفاعت کے لئے آل عبا ہے
دوڑائے گئے لاشۂ شبیر پہ گھوڑے
کیا یہ بھی کوئی اجر رسالت کی ادا ہے
(مظفر نقوی)

ہونٹوں پہ سدا امت بخشش امت کی دعا ہے — یہ خلق و مروت کا گھرانہ ہی جدا ہے
ہیں دین محمدؐ کی شریعت کے محافظ — ان کا ہے وہی قول جو قول خدا ہے
گھر گھر جو نظر آتی ہے اسلام کی تصویر
یہ دین پہ احسان امامت نے کیا ہے
(علمدار حسین سید)

جو مرضی خالق ہے وہی ان کی رضا ہے — سجادؑ کے لہجے میں خدا بول رہا ہے
اترا تا تھا کل جس کو پہن کر تر ادشمن — وہ تاج یزیدی تیرے قدموں میں پڑا ہے
ہاتھوں سے ترے گرتے رہے طشت میں گوہر
یہ اپنے سوالی پہ عجب تیری سخا ہے
(علی رضا کاظمی)

بیمار مروت کے دلوں کی یہ صدا ہے — سجادؑ زمانے کے ہر اک غم کی دوا ہے
زہراؑ کے چمن کا یہ عجب پھول ہے لوگو — دکھ درد کے صحرا پہ خزاں میں یہ کھلا ہے
آتا نہیں سجاد کے در پہ جو بصد شوق
یہ زندگی اس کے لئے جینے کی سزا ہے
(حشمت علی قمر)

کٹتا ہے تو کٹ جائے یہ سر سر نہ جھکانا — چھائی ہوئی عالم پہ حسینی یہ صدا ہے
آزاد ہے افکار میں گفتار میں آزاد — کہنے کو پابند ہے زنجیر بہ پا ہے
افسوس زمانے میں نہیں کوئی بھی شبیرؑ
اس دور میں اب چاروں طرف کرب و بلا ہے
(نیساں اکبرآبادی)

نسبت سے بھی کرتے ہیں بزرگی کا تعین — پوتا ہے یہ اس کا جو نصیری کا خدا ہے
کس عقدۂ مشکل پہ نہیں اس کا تصرف — آغوش شہ عقدہ کشا میں جو پلا ہے
وہ وقت بھی تھا درد تھا اور قسمت سجادؑ
اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
(اختر ہاشمی)

لب پر جو میرے آل محمدؐ کی ثنا ہے — یہ روح کی بالیدگی اور اسکی غذا ہے
سجادؑ نے زندان میں وہ درد سہے ہیں — اب سارا جہاں درد ہے سجادؑ دوا ہے
گلدستۂ اشعار جو میں رکھتا ہوں زاہد
دربار علیؑ سے مجھے تحفہ یہ ملا ہے
(زاہد بخاری)

معصوم کو یہ حق تو مشیت سے ملا ہے — یہ بھید یں خدا ہے تو کچھ لوگ خدا ہے
بے وجہ تو گردش میں نہیں ہے یہ زمانہ — سجادؑ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے
تم نے روش صبر سے طاقت کو جھکا کے
سجادؑ نے تاریخ کا رخ موڑ دیا ہے
(وحید الحسن ہاشمی)

جمع کردہ ۔ سید نزر عباس ۔ ۹ دسمبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمار کربلا۔ سید الساجدین۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکانا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر
عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا
کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی
مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

—— دبیر ——

عابدؑ سا کوئی دہر میں زیشان نہیں ہے
ذیشان ہے تو بولتا قرآن نہیں ہے
سب قوت اعجاز رکھتے ہوئے ماہر
زنجیر پہننا کوئی آساں نہیں ہے

★★★★★

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا سوال
گزرے کہاں زیادہ ستم تم پہ یا امام
شرما کے تین بار کہا شام شام شام
سر ننگے میرا کنبہ تھا اور سب تھے خاص و عام
بیوؤں کا نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

—— سنعر —— ۱۸ فروری ۲۰۰۰ ——

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات امام باقر علیہ السلام

(نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی)

سید اعجاز ثقلین

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؑ نام ہے
جن کی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پہ ہیں نازاں جن کے ختم المرسلینؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

فیضِ صحبت سے امامِ حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاھدِ عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

یہ زمیں حکمِ امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوا لیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفاتِ حضرتِ باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

جس میں فراداً کا الم بھی آئینہ بردار تھا
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دھر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

---طاہر ناصر علی--

علم حیدرؑ کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
وارثِ بابِ مدینہ ہیں امامِ باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں
وہ امامت کا قرینہ ہیں امامِ باقرؑ
جن کی ہستی ہے فقط حق کی بلندی کے لئے
خلدِ عرفاں کا وہ زینہ ہیں امامِ باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں
یکے از فردِ سفینہ ہیں امامِ باقرؑ
جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر
ایسے رازوں کا دفینہ ہیں امامِ باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آ کر طاہر
قلزمِ قلب و سکینہ ہیں امام باقرؑ

---طاہر علی ناصر---

المرسلہ --- طالب دعاء---سیدنزرعباس

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ شہادت امام باقرؑ

حضرت نسیم امروہوی کے مرثیہ سے اقتباس

بال بکھرا دیں غلامانِ رسولؐ دوسرا
باقرِؑ علم کی رحلت کا سناتا ہوں بیاں
تھا جو زید ابن حسن مسندِ جد کا خواہاں
مل گیا جا کے خلیفہ سے شقی دوراں
شام سے خوب یہ سوغات وہ پُرفن لایا
نذر کو زہر بھرے زین کا توسن لایا

جیسے ہی رخش پہ اسوار ہوئے شاہِ زمن — اثر زہر سے مرجھانے لگا گلِ بدن
بولی قسمت کہ نواسے کو ملا ارث حسنؑ — دفعتاً کانپ گیا تربتِ نبیؐ کا مدفن

آئی آواز کہ پھر خستہ جگر کو لوٹا
چرخ نے پھر میرے شبیرؑ کے گھر کو لوٹا

زین پُر زہر سے اترے تو چڑھا تن پہ ورم — بولے جعفرؑ سے کہ بچنے کے نہیں ہیں اب ہم
سن کے یہ گھر میں بپا حشر ہوا وہ ماتم — صورتِ زینبؑ و کلثومؑ تڑپتے تھے حرم

شور تھا خلق سے مولا ئے زمن جاتے ہیں
آج پھر فاطمہؑ کے گھر سے حسنؑ جاتے ہیں

تیسرے دن جو کیا زہر نے حد درجہ نڈھال — بولے یہ جعفرِ صادقؑ کہ اے وارثِ آل
عازمِ خلد ہے یہ عبدِ خدائے متعال — اب مرا جامۂ احرام نکالو مرے لال

اسی چادر کا کفن مجھ کو پہنانا بیٹا
پاس بابا کے میری قبر بنانا بیٹا

گھر میں کل آٹھ سو درہم ہیں مرے مالِ قلیل — وہ بھی سب وقف کئے ہم نے پئے ملِ عزاء
دس برس خاص منیٰ میں مرا ماتم ہو بپا — مشتہر حال ہو سب آل کی مظلومی کا

شکلِ تقریب نہ ہو ۔ غم ہو غمِ دہم کی طرح
روئیں ذی الحجہ میں محبّ ماہِ محرم کی طرح

دوستو حضرتِ باقرؑ کی وصیت کو سنا — دے گئے زیست میں فرزند کو سامانِ عزا
وائے پُر غربت وہ چارئی شاہِ شہدا — کس سے فرمائیں کہ لاشے پہ مرے بچھو بکا

دل کو معلوم ہیں جو ظلم ہیں ہونے والے
شام کو روتے چلے جائیں گے رونے والے

ہائے وہ نزع کا ہنگام وہ عابدؑ کا پسر — سر بالیں وہ جگر بند کے گود میں سر
دل شکستہ نے جو یاسین پڑھی رو رو کر — بولے مولا میں فدا صبر کرو نورِ نظر

سونپ کر دین تمہیں جاتا ہے باقرؑ بیٹا
اناللہ ۔ خدا حافظ و ناصر بیٹا

غل مدینے میں ہوا ہائے سدھارے باقرؑ — اٹھ گئے گلشنِ ہستی سے ہمارے باقرؑ
بستۂ طوق و سلاسل کے دلارے باقرؑ — روحِ شبرؑ کا ہے نوحہ مرے پیارے باقرؑ

زہر کس چال سے غدار نے بھیجا افسوس
کٹ گیا میری طرح تیرا کلیجہ افسوس

ہائے وہ میتِ مسموم وہ جعفرؑ کا محن — ہاتھ سے باپ کو بیٹے نے دیا غسل و کفن
قبرِ اطہر کو ملا پہلوئے سجادؑ و حسنؑ — جان دا کر کی ہو قربان شہِ تشنہ دہن

کون مقتل میں اٹھاتا تنِ صد پاش حسینؑ
اربعیں تک رہی بے غسل و کفن لاش حسینؑ

کون اسے دفن کرے جس کا نہ بھائی نہ پسر — کیا کفن دے وہ بہن چھن گئی جس کی چادر
کون دے غسل اسے قید ہو جس کا سب گھر — ہائے وہ جلتی ہوئی ریت وہ جسمِ بے سر

سب لٹیرے تھے وہ سفاک زمن کیا دیتے
پیرہن لاش کا لوٹا تو کفن کیا دیتے

۔۔نسیم امروہوی۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جس میں فردا کا الم بھی آئینہ دار ہے
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دہر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

--طاہر ناصر علی--

علمِ حیدر کا خزینہ ہیں امامِ باقرؑ
وارث بابِ مدینہ ہیں امام باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں   وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں   کیمیا زفر و سفینہ ہیں امام باقرؑ
تاج حکمت میں جو ہر وقت سجا رہتا ہے   وہ فراست کا نگینہ ہیں امام باقرؑ
جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر   ایسے رازوں کا سفینہ ہیں امام باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آ کر طاہر
قلزمِ قلبِ سکینہ ہیں امام باقرؑ

--طاہر ناصر علی--

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جنکی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جنکے ختم المرسلینؐ
دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے
دین کی اصل و حقیقت کر گئے ہیں واشگاف
آپ جو کہہ دیں وہ حق باقی خیال خام ہے
فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاہدِ عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے
بے ضمیروں سے تقابل ان کا کرنا ہے عبث
یہ مدینے کے ہیں شہ انکا مقدر شام ہے
یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوا لیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفاتِ حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

--سید اعجاز ثقلین بخاری--

مطلعِ امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا
باپ عابدؑ و ساجدؑ روحِ بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا
کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا
علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا
کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا
باقرِ علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا
صورتِ علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دورِ رائیگاں چمکا
صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا
فیض پنجتن کا ہے اے ریحاںؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بنکے مدح خواں چمکا

--ریحان اعظمی--

ارسال سید نذر عباس۔یکم رجب ۱۴۳۳ھ کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات امام باقرؑ علیہ السلام

(نومبر ۲۰۰۰ میں مختلف رسالوں سے یہ رباعیاں جمع کی)

سید اعجاز ثقلین

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جن کی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے
کارنامے پر ہیں نازاں جن کے ختم المرسلینؐ
دین کا احیاءِ جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

فیضِ صحبت سے امامِ حق کی اعظم ہو گئے
حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے
کربلا کے سانحے کے شاہدِ عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

یہ زمیں حکمِ امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوالیں مدینے فاصلہ دو گام ہے
التفاتِ حضرتِ باقرؑ میں جینا ہے سکوں
حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

جس میں فرادا کا الم بھی آئینہ بردار تھا
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دھر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

---طاہر ناصر علی--

علمِ حیدرؑ کا قرینہ ہیں امامِ باقرؑ
وارثِ بابِ مدینہ ہیں امامِ باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں
وہ امامت کا قرینہ ہیں امامِ باقرؑ

جن کی ہستی ہے فقط حق کی بلندی کے لئے
خلدِ عرفاں کا وہ زینہ ہیں امامِ باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں
یکے از فردِ سفینہ ہیں امامِ باقرؑ

جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر
ایسے رازوں کا دفینہ ہیں امامِ باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آکر طاہر
قلزمِ قلبِ سکینہ ہیں امام باقرؑ

---طاہر علی ناصر---

المرسلہ --- طالب دعاء---سید نزر عباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جس میں فردا کا الم بھی آئینہ دار ہے
اپنے ہونٹوں پر خوشی کی وہ کرن لائے حسینؑ
جس گھڑی پہلی رجب کو آئے باقرؑ دہر میں
کربلا کے ہم سفر کو دیکھنے آئے حسینؑ

--طاہر ناصر علی--

علم حیدر کا خزینہ ہیں امام باقرؑ
وارث باب مدینہ ہیں امام باقرؑ
رہبری جن پہ تصدق ہے ہدایت نازاں وہ امامت کا قرینہ ہیں امام باقرؑ
یہ بھی آباء کی طرح پار لگا دیتے ہیں یکے از فرد سفینہ ہیں امام باقرؑ
تاج حکمت میں جو ہر وقت سجا رہتا ہے وہ فراست کا نگینہ ہیں امام باقرؑ
جستجو کوئی کرے گا تو کھلیں گے اس پر ایسے رازوں کا سفینہ ہیں امام باقرؑ
علم کی پیاس یہیں بجھتی ہے آ کر طاہرؔ
قلزم قلب سکینہ ہیں امام باقرؑ

--طاہر ناصر علی--

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

جناب ریحانؔ اعظمی کا کلام

مطلعِ امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہوگئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ وساجدؑ روحِ بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابوجعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورتِ علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دورِ رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیضِ پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

---ریحانؔ اعظمی---

المرسلہ سید رضا عباس۔ یکم رجب ۱۴۳۳ھ کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امام محمد الباقرؑ

۔سید اعجاز ثقلین بخاری۔

ساتویں معصوم ہیں جن کا محمدؐ نام ہے
جنکی محنت اور لگن سے سرخرو اسلام ہے

کارنامے پر ہیں نازاں جنکے ختم المرسلینؐ دین کا احیاء جہاں میں آپ ہی کا کام ہے

دین کی اصل و حقیقت کر گئے ہیں واشگاف
آپ جو کہہ دیں وہ حق باقی خیال خام ہے

فیض صحبت سے امام حق کی اعظم ہو گئے حضرت باقرؑ کا جاری کیسا فیضِ عام ہے

کربلا کے سانحے کے شاہدِ عینی ہیں آپ
شمر جن کے حوصلے کے سامنے ناکام ہے

بے ضمیروں سے تقابل ان کا کرنا ہے عبث یہ مدینے کے ہیں شہ انکا مقدر شام ہے

یہ زمیں حکم امامت سے سمٹ جائے ابھی
آپ بلوا لیں مدینے فاصلہ دو گام ہے

التفاتِ حضرت باقرؑ میں جینا ہے سکوں حشر کا خدشہ نہیں ہے اب مجھے آرام ہے

۔۔سید اعجاز ثقلین بخاری۔۔

المرسلہ سید زندہ عباس۔یکم رجب ۱۴۳۳ھ کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام باقر علیہ السلام

(ریحان اعظمی صاحب کا کلام)

علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علوم حیدرؑ علوم سرورؐ علوم سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تم ہی نے بخشا ہے بے کلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلق خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علوم مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کم سنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں تھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحانؔ کی بقا کا لکھا ہے دار و مدار باقرؑ

مدح امام باقر علیہ السلام

از شاعر اہلبیت ریحان اعظمی

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفے میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں پھیلا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدے پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

---اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---

سید نزر عباس ___۲۴فروری ۲۰۰۲___۱۱ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدح امام باقر علیہ السلام

(ریحان اعظمی صاحب کا کلام)

علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علوم حیدرؑ علوم سرورؑ علوم سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تم ہی نے بخشا ہے بے کلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلق خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علوم مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کم سنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آتی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں تھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحانؔ کی بقا کا لکھا ہے دارومدار باقرؑ

مدح امام باقر علیہ السلام

از شاعرِ اہلبیت ریحان اعظمی

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روح بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفے میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں پھیلا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدے پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

---اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---

سید نذر عباس ___۲۴ فروری ۲۰۰۲___۱۱ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدح امام باقر علیہ السلام

(ریحان اعظمی صاحب کا کلام)

علیؑ کے بیٹے، علیؑ کے پوتے، علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علومِ حیدرؑ علومِ سرورؐ علومِ سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تم ہی نے بخشا ہے بے کلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلقِ خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علومِ مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کم سنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں تھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحانؔ کی بقا کا لکھا ہے دار و مدار باقرؑ

مدح امام باقر علیہ السلام

از شاعر اہلبیت ریحان اعظمی

مطلع امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روحِ بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے کراں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفے میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقر علوم ان کو اس لئے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں پھیلا

صورت علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدے پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتن کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

---اپنے بچوں کے لئے جمع کیا---

سید نزر عباس ---۲۴ فروری ۲۰۰۲---۱۱ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطلعِ امامت پر چاند پانچواں چمکا

(در مدح امام محمد باقر علیہ السلام)

مطلعِ امامت پر چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روحِ بندگی والا
ماں کی تربیت کا بھی نقش ضوفشاں چمکا

کنیت ابو جعفرؑ اور لقب ملا باقر
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے گماں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقرِ علوم ان کو اس لیے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورتِ علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دور رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفا کے وعدے پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیض پنجتنؑ کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ

(در مدح امام محمد باقر علیہ السلام)

"علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ"
"ردائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ"

علوم حیدرؑ" علوم سرورؐ" علوم سجادؑ" کا خزانہ
"پیام شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ"

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
"نبیؐ نے بخشا ہے جس کو دل میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ"

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلقِ خدا کی خدمت
"علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ"

علوم عقلی و ظاہری سے کمال درجے جو آگہی کی
"بجھائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ"

وہ کمسنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لیے
"نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ"

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
"کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ"

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
"خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ"

پدر کی صورت کلام میں بھی وہی فصاحت وہی بلاغت
"چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ"

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
"اسی میں ریحانؔ کی بقا کا لکھا ہے وارد مدار باقرؑ"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام جعفر صادقؑ

خلاق دو عالم کا ایسا شہکار امام صادقؑ ہیں
سرکار رسالت کا زندہ کردار امام صادقؑ ہیں
اسلام کے ہر منصب کیلئے اقرار امام صادقؑ ہیں
اور کفر کے ہر مذہب کیلئے انکار امام صادقؑ ہیں
قدرت نے عطا کی ہے ان کو پروازِ تصور کی وسعت
مذہب کی ہر اک خدمت کیلئے تیار امام صادقؑ ہیں
گر دین خدا پر حملہ ہو بن جاتے ہیں یہ مذہب کی سپر
باطل جو اٹھائے سر اپنا تلوار امام صادقؑ ہیں
سب اہل ستم ان سے بھاگے ٹھہرا نہ کوئی ان کے آگے
فرار ہیں سارے اہل ستم کرار امام صادقؑ ہیں
منصور کا ناصر کوئی نہیں اس رہ کا مسافر کوئی نہیں
اب قافلۂ حق کے تنہا سالار امام صادقؑ ہیں

جو دینِ خدا کا ہو جویا اس کے لئے ہیں قرآں جیسے
دشمن کیلئے اک فولادی دیوار امام صادقؑ ہیں
ایمان کی ہر حکمت اُن سے اسلام کی ہر وسعت ان سے
بے علم اگر اک نقطہ ہے پرکار امام صادقؑ ہیں
جو امتِ حق میں شامل ہو جو جنتِ حق میں داخل ہو
لازم ہے اُسے یہ یاد رہے سردار امام صادقؑ ہیں
مالک سے اگر تصدیق نہیں پھر کوئی بشر صدیق نہیں
اور دہر کی ہر سچائی کا معیار امام صادقؑ ہیں

امام صادقؑ

پڑھیں ذرات بھی کلمہ رسالت اس کو کہتے ہیں
بھروسہ دشمنوں کو ہو امانت اس کو کہتے ہیں
مرے مولا کو کہتا ہے زمانہ جعفرؑ صادق
ولایت ہو تو ایسی ہو صداقت ہو تو ایسی ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحان اعظمی صاحب کا نذرانۂ عقیدت

قلم صادق زباں صادق ہے صادق گھر کا گھر سارا
صداقت سے میرے مولاؑ نے ہر کاذب کو ہے مارا
امامِ جعفرِ صادقؑ صداقت کا سمندر ہیں
صداقت کے فلک کا آپ کو کہتے ہیں سب تارا

خوشبو تلاش کرتی تھی چاہت جو پھول کی
دو صادقوں کی ایک ہے ساعت نزول کی
اترا ہے آفتابِ صداقت زمین پر
ہمراہ روشنی ہے خدا کے رسولؐ کی
علم و کمال و تقویٰ صداقت کے ورثہ دار
نظریں جمی ہیں ان پہ ہر اک دل ملول کی
وہ شخص بادشاہوں کی توقیر رکھتا ہے
جس نے بھی ان کے در کی غلامی قبول کی
معصوم آٹھویں ہیں امامِ ششم ہیں یہ
تاریخ لکھ گئے ہیں فروع و اصول کی
ان کی صداقتوں پہ صداقت کو ناز ہے
یہ بھی ہیں اک نشانی جہاں میں رسول کی
ریحان حق کلامی قلم کو عطا ہوئی
دادِ سخنوری بھی انہی سے وصول کی

--ریحان--

صداقت ناز کرتی ہے امامت ایسی ہوتی ہے
خدا خود ناز فرمائے شریعت ایسی ہوتی ہے

امام جعفرؑ صادق صداقت کا فلک ٹھہرے
لقب ہی پڑ گیا صادق صداقت ایسی ہوتی ہے
خزانہ علم کا وہ دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے
سخی کہتے ہیں ہم اس کو سخاوت ایسی ہوتی ہے
اگر مہمان بنکر کوئی دشمن ان کے گھر آئے
مدارت خود کریں اس کی شرافت ایسی ہوتی ہے
ہے تاریخ ولادت ایک ان کی اور محمدؐ کی
نبوت اور امامت میں محبت ایسی ہوتی ہے
بنا ہتیار دشمن سامنے ان کے جو آ جائے
اسے ایذا نہیں دیتے شجاعت ایسی ہوتی ہے
ضروری ہے ہوا جیسے بقائے زندگی کو
ہمیں اپنے اماموں کی ضرورت ایسی ہوتی ہے
شرف ہے جعفری ہونا تیری نسبت سے اے آقا
ہمارا رہنما تو ہے قیادت ایسی ہوتی ہے
یہاں آ کے یہ بے زر کو بھی بوذر بناتے ہیں
سمجھ میں پھر کہیں آئے گا دولت ایسی ہوتی ہے
درِ علمِ نبیؐ سے حرف وہ ریحان مل جائیں
ثنا جس کی ہے وہ کہہ دیں کہ مدحت ایسی ہوتی ہے

--ریحان اعظمی--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے ریحان اعظمی صاحب کا یہ کلام حاصل کیا
طالب دعا---سید نذر عباس---۲۲ رجب ۱۴۲۳ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا نذرانہ عقیدت

قلم صادق زباں صادق ہے صادق گھر کا گھر سارا　صداقت سے میرے مولاؑ نے ہر کاذب کو ہے مارا

امامِ جعفرِ صادقؑ صداقت کا سمندر ہیں　صداقت کے فلک کا آپ کو کہتے ہیں سب تارا

خوشبو تلاش کرتی تھی چاہت جو پھول کی
دو صادقوں کی ایک ہے ساعت نزول کی

اترا ہے آفتابِ صداقت زمین پر　ہمراہ روشنی ہے خدا کے رسولؐ کی
علم و کمال و تقویٰ صداقت کے ورثہ دار
نظریں جمی ہیں ان پہ ہر اک دل ملول کی

وہ شخص بادشاہوں کی توقیر رکھتا ہے　جس نے بھی ان کے در کی غلامی قبول کی
معصوم آٹھویں ہیں امامِ ششم ہیں یہ
تاریخ لکھ گئے ہیں فروع و اصول کی

ان کی صداقتوں پہ صداقت کو ناز ہے　یہ بھی ہیں اک نشانی جہاں میں رسولؐ کی
ریحانؔ حق کلامی قلم کو عطا ہوئی
دادِ سخنوری بھی انہی سے وصول کی

(ریحان اعظمی صاحب کا یہ کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سید زر عباس۔۔۱۵۔۱۱۔۲۰۰۲م)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام جعفر صادقؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا نزرانہ عقیدت

صداقت ناز کرتی ہے امامت ایسی ہوتی ہے
خدا خود ناز فرمائے شریعت ایسی ہوتی ہے

امام جعفرؑ صادق صداقت کا فلک ٹھہرے   لقب ہی پڑ گیا صادق صداقت ایسی ہوتی ہے

خزانہ علم کا وہ دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے
سخی کہتے ہیں ہم اس کو سخاوت ایسی ہوتی ہے

اگر مہمان بنکر کوئی دشمن ان کے گھر آئے   مدارت خود کریں اس کی شرافت ایسی ہوتی ہے

ہے تاریخ ولادت ایک ان کی اور محمدؐ کی
نبوت اور امامت میں محبت ایسی ہوتی ہے

بنا ہتیار دشمن سامنے ان کے جو آ جائے   اسے ایذا نہیں دیتے شجاعت ایسی ہوتی ہے

ضروری ہے ہو اچھے بقائے زندگی کو
ہمیں اپنے اماموں کی ضرورت ایسی ہوتی ہے

شرف ہے جعفری ہونا تیری نسبت سے اے آقا   ہمارا رہنما تو ہے قیادت ایسی ہوتی ہے

یہاں آؤ کہ یہ بے زر کو بھی بوذرؓ بناتے ہیں
سمجھ میں پھر کہیں آئے گا دولت ایسی ہوتی ہے

درِ علمِ نبیؐ سے حرف وہ ریحانؔ مل جائیں   ثناء جس کی ہے وہ کہہ دیں کہ مدحت ایسی ہوتی ہے

--ریحانؔ اعظمی--

(ریحانؔ اعظمی صاحب کا یہ کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ سیدزرعباس--۱۵-۱۱-۲۰۰۲ء)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام

از جناب ظہور جارچوی

تھے قید میں ہارون کی جب موسیٰ کاظم ۔۔۔ ہر طرح سے ستاتے تھے انہیں شاہ کے خادم
مولا پہ نیا ظلم جو کرتا تھا کوئی ظالم ۔۔۔ انعام سے دل اس کا بڑھا دیتا تھا حاکم
ملتے تھے جو انعام انہیں حاکمِ بد سے
بڑھتے چلے جاتے تھے لعیں ظلم کی حد سے

زنداں تھا وہ تاریک نہ رہتا تھا اجالا ۔۔۔ دروازۂ زنداں پہ لگا رہتا تھا تالا
یوں بند کیا زندہ نہ زنداں سے نکالا ۔۔۔ چھپ کر کبھی آتا جو کوئی چاہنے والا
کرتا تھا نظر غور سے جب جسمِ حزیں پر
معلوم یہ ہوتا تھا کہ چادر ہے زمیں پر

کرتا ہے بیاں قیدی زنداں کا نگہباں ۔۔۔ دنیا سے سفر کرنے کو تھے جب شہِ دوراں
اک طفل نظر آیا ملول اور پریشاں ۔۔۔ مجھ سے یہ کہا کھول دے دروازۂ زنداں
تاخیر نہ کر صبر کی طاقت نہیں مجھ کو
کچھ دیر ٹھہرنے کی بھی مہلت نہیں مجھ کو

انکار سے میرے ہوا ناراض وہ صفدر ۔۔۔ غیظ آ گیا ماری درِ زنداں پہ وہ ٹھوکر
اک آن میں دروازہ گرا فرشِ زمیں پر ۔۔۔ داخل ہوا جب میں تو پکارا وہ دلاور
ہٹ جلد کہ معصوم جہاں چھوڑ رہا ہے
بابا مرا زنداں میں دم توڑ رہا ہے

میں ڈر گیا روتا ہوا زنداں میں وہ پہنچا ۔۔۔ اک آہ کی ایسی کہ مرا دل بھی بھر آیا
سر پیٹ کے چلایا سلام اے شہِ والا ۔۔۔ آنکھیں تو ذرا کھولئے کیا حال ہے بابا
معلوم ہوا سوئے جناں قصدِ سفر ہے
فرمایئے کچھ اپنے رضا کی بھی خبر ہے

مظلوم نے فرزند کو سینے سے لگایا ۔۔۔ فرمایا کہ بیٹا تمہیں امت نے رلایا
پھر کان میں چپکے سے کوئی راز بتایا ۔۔۔ منہ منہ پہ رکھا اور یہ بیٹے کو سنایا
لازم ہے قدم جادۂ اجداد پہ رکھنا
اے لال نظر اسوۂ سجادؑ پہ رکھنا

غربت میری سجادؑ سے افزوں نہیں پیارے ۔۔۔ ان جیسی میری ہتھکڑیاں پر خوں نہیں پیارے
ہر سمت مرے بلوۂ ملعوں نہیں پیارے ۔۔۔ مانندِ یزید آہ یہ ہارون نہیں پیارے
قیدی تو ہوں گردن سے بندھے ہاتھ نہیں ہیں
اس قید میں ماں بہنیں مرے ساتھ نہیں ہیں

یہ کہہ کے زمانے سے سفر کر گیا قیدی ۔۔۔ حیدرؑ نے بلایا سوئے کوثر گیا قیدی
بغداد میں اک شور ہوا مر گیا قیدی ۔۔۔ زنداں سے رہا ہو کے ہوا گھر گیا قیدی
محتاج کفن غسل و کفن پائے گا کیسے
حاکم ہے مخالف کوئی دفنائے گا کیسے

بے رحم نے مزدور بلا کر ۔۔۔ مظلوم کو رکھوا دیا بغداد کے پل پر
بیتاب ہوئے غم سے طرفدارِ پیمبر ۔۔۔ جلاد کو لے آیا کوئی شیعۂ حیدرؑ
زنداں میں اتاری نہ تھی جلاد نے بیڑی
کی دور جدا پاؤں سے جلاد نے بیڑی

ہارون کے چچا نے جو سنی یہ خبرِ غم ۔۔۔ قبضہ میں لیا لاشۂ سلطانِ دو عالم
بلا لیا شیعوں کو کیا شیون و ماتم ۔۔۔ غسل اور کفن کا ہوا سامان اسی دم
تیار جنازہ جو کیا اہلِ عزا نے
بابا کی نماز آ کے پڑھی آپ رضاؑ نے

وہ طفل ادا کر چکا جب فرضِ امامت ۔۔۔ حضار نے مرقد میں رکھی لاش بہ دقت
سونپی گئی مٹی کو جو خالق کی امانت ۔۔۔ آنکھوں سے رضاؑ ہو گئے روپوش بہ عجلت
اب کہہ یہ ظہور احمدِ مرسل کے وصی سے
کر دیجئے تبدیل مرے غم کو خوشی سے

ﷺﷺﷺﷺ

---از جناب ظہور جارچوی---بزرگ عباس نے اپنے بچوں کے لئے ٹائپ کیا---

۲۵ فروری ۲۰۰۲ء - ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

Nasim amrohvi marsia
for imam kazim a.s

شہادت
جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

قتلِ کاظم کا دیا حکم جو عباسی نے | سر کھلے روضۂ اقدس سے پیمبر نکلے
مرتضیٰ آئے تڑپ کر نجفِ اشرف سے | بال بکھرائے خلیفہ کے محل تک پہنچے
خواب میں اُس نے تو پھر عقدہ کشا کو دیکھا
اور روتے ہوئے محبوبِ خدا کو دیکھا

نیم خوابی میں محمدؐ کی سُنی یہ فریاد | کیا یہی میری رسالت کا صلہ ہے جلّاد
ہو چکا ظلم سے اُمت کے مرا گھر برباد | کب تلک خونِ ستم جھیلے گی میری اولاد
راحتیں سارے زمانے کی زمانے کے لیے
رہ گئی آلِ مری ٹھوکریں کھانے کے لیے

ظلم کیا کیا مری زہرا پہ ہوا صبر کیا | سر پہ حیدر کے چلی تیغِ جفا صبر کیا
میرے شبّر کو دیا زہرِ دغا صبر کیا | میرے شبّیر کا سر کاٹ لیا صبر کیا
کیا اسی اجر کے قابل تھی ہدایت میری
سرِ بازار پھرائی گئی عترت میری

مضطرب ایک صدی سے ہے مری نورِ عین | سو برس سے مری زہرا ہے لحد میں بے چین
حشر میں بھی تو قیامت کا بپا شیون و شین | روئیں گے جب فرزندِ جعفر کو حسن اور حسین
ضبط کب تک غمِ اولاد کرے گی زہرا
عرش کانپے گا جو فریاد کرے گی زہرا

کیسے بے کس تھے رہائی نہ ہوئی غم نواز | کس کو فرزند تھی کیا سُنتی نہ تھی جن کی آواز
پھر بھی کرتا رہا کاظم پہ ستم کینہ ساز | ہائے بے جرم وطن، قافلہ کش، قیدِ دراز
بھوک اور پیاس میں اکثر جو غذا پاتے تھے
تازیانے کبھی کھاتے کبھی غم کھاتے تھے

تنگ و تاریک وہ حجرہ وہ محمدؐ کا قمر | روشنی کا نہ جہاں دخل ہوا کا نہ گزر
کبھی دو دن کی تھی روٹی شام اور دانہ سحر | کٹ گئیں شام کے زندانِ جفا سے چھٹ کر
واں ستم جتنے گرفتارِ وطن پر بڑھ جاتے تھے
یہاں سب ایک ہی قیدی پہ ستم ڈھائے گئے

گھُل گیا سارا بدن اور ہوئے لاغر | دم ہوا جسمِ پاک دکھتا تھا نظر
قید خانے میں پڑا آہ کوئی نازوں کا ثمر | ہو کے حیران سپاہی کہ وہ قیدی ہے کدھر
اُٹھو یاں کون بچھونے پہ پڑا ہے دیکھو
پارچہ تو وہ مصلّے پہ پڑا ہے دیکھو

بیکسی اُن کی رقم کرتے رہے یوں جن و بشر | زہر پہلو دے کے مارا گیا جب ابنِ شبّر
تین دن فرش پہ تڑپا یہ محمدؐ کا جگر | بیڑیاں پہنے ہوئے قید سے نکلا مر کر
گھر گر بیٹھے نہ دفن کو حمّال آئے
پُلِ بغداد پہ لاشے کو لعیں ڈال آئے

اور بھی حکمِ ستمگار سے ڈھایا یہ غضب | ایک تختے پہ رکھا لاشۂ سلطانِ عرب
کھینچے پھرتے رہے کوچہ و بازار میں جب | فاطمہ روتے پکارے یہ بصد رنج و تعب
ہائے تاریک سا اب سارا جہاں نظروں میں
پھر گیا لاشۂ مسلم کا سماں نظروں میں

شور و غل سُن کے سلیماں محل سے نکلا | حال تب موسیٰ کاظم کی شہادت کا سنا
اپنے بیٹوں کو منادی کرانے بھیجا | چھین لو لاشۂ مولائے غریب الغربا
جان پر کھیل کے تب اُس کے جگر بندوں نے
لے لیا کاندھوں پہ تابوت کو فرزندوں نے

غیر جو لوٹ پڑے بھاگ گئے دشمنِ رب | کی سلیماں نے منادی کہ غیورانِ عرب
ہائے مارا گیا وہ شاہ بصد رنج و تعب | جس کا نانا تھا نبی موسیٰ کاظم ہے لقب
سُن کے یہ آہوں کے نعرے جگروں سے نکلے
سر کھلے شہ کے عزادار گھروں سے نکلے

غسلِ میت کو جو تختے پہ لٹائے گئے شاہ | زخمِ طوقوں کی تھی زنداں کی نشانی ہمراہ
ہائے وہ طوقِ گراں اور وہ زنجیر آہ | جسمِ مردہ کے یہ زیور ہیں شقاوت کے گواہ
لوگ کہتے تھے مسلماں وہ شقی کیسا ہے
جس نے زنجیروں میں لاشے کو جکڑ رکھا ہے

قبر کھودی گئی کفنائے گئے شاہِ حجاز | سب نے جھک کر پڑھی ٹوٹے ہوئے جنازے کی نماز
اک جوانِ مدنی جس کے تھا لہجے میں گداز | وضع میں قطع میں اولادِ نبی کے انداز
سب نے دیکھا کہ وہ منہ آنسوؤں سے دھوتا ہے
دم بدم ہائے ابا کہتا ہے اور روتا ہے

کبھی سر پیٹ کے کہتا ہے کہ بعد آہ و بکا | ہائے پردیس میں کی دلبرِ جعفر نے قضا
مل گیا غسل و کفن شکر خدایا تیرا | وائے بے غربت و بے یارئ شاہِ شہدا
سنگ دل شام نے سفاک زمن کیا دیتے
پیرہن لاش کا چھینا تو کفن کیا دیتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحان اعظمی صاحب کا کلام

امام موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدح حیدرؑ ہے
جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوائج عبدِ صالح کاظم و صابر
میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبل پیدائش کیا جس نے
امام جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں
نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علم جعفرؑ بھی
زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ
یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امام موسیٰ کاظمؑ
امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا
نواں معصوم ہی اور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پیا ان کی سیرت تھی
یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوبِ داور ہے

کیا جامِ شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر
بتایا کہ شہادت کے لیے مخصوص اک گھر ہے

شرف ریحان حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا
مری صورت قلم میرا نصیبے کا سکندر ہے

مدح امام موسیٰ کاظمؑ

از جناب ریحان اعظمی

تم کو وہ عطا تم بحرِ سخا تم مشکل ٹالنے والے ہو
اے ابنِ علیؑ ابنِ زہراؑ تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم علم کا بہتا دریا ہو تم حق کے ولی کا سایہ ہو
تم بابِ حوائج ہو مولا تم مشکل ٹالنے والے ہو

کاظمؑ ہو کرامت والے ہو قرآن کے تم رکھوالے ہو
حاصل ہے تمہیں مرضیٔ خدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

پیکر سے عیاں ہے عکسِ نبیؐ سیرت میں حسنؑ صورت میں علیؑ
تم کعبۂ جاں تم قبلہ نما تم مشکل ٹالنے والے ہو

غصہ نہ کبھی رخ پر دیکھا کاظم کے یہی معنی ہیں کھلا
ہے خلقِ خدا کے لب پہ صدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جو در پہ سوالی آیا ہے وہ جھولی بھر کے لایا ہے
دربارِ سخی ہر دم ہے کھلا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جنت کی بشارت مل جائے روضے پہ تمہارے جو جائے
کہتی ہے تیرے مرقد کی فضا تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم جعفرِ صادقؑ کے ہو پسر قرآن صداقت کے جوہر
حق گوئی تمہارا ہے ورثہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

سامانِ شفاعت ذکر تیرا ریحان کو مولا روزِ جزا
کیا نارِ جہنم سے خطرہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

--ریحان اعظمی--

۲۵ رجب ۱۴۲۲ھ کو باب الحوائج امام کاظمؑ کے یومِ شہادت پر ہم اپنے وقت کے امام کو تعزیت پیش کرتے ہیں ---سیدہ زرعباس

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی مدح امام موسیٰ الکاظمؑ

حکومت بے خطا قیدی پہ جب بیداد کرتی ہے
تڑپ کر پاؤں کی زنجیر تک فریاد کرتی ہے

امامِ موسیٰ کاظمؑ پہ وہ وہ ظلم گزرے ہیں
زمانہ ہو گیا رو، رو کے دنیا یاد کرتی ہے

کوئی ایسا نہ تھا اس وقت جو اتنا بھی کہہ دیتا
حکومت کس لئے اسلام کو برباد کرتی ہے

کاٹے خموش دن ستم بے شمار کے
شکوے کبھی کیے نہ کسی بدشعار کے

نکلا جنازہ قید سے مولا کا اے قمر
میعادِ انتہائے اسیری گزار کے

قمر جلالوی کی مدح امام جعفر صادقؑ

بہ احتیاط صداقت سے کام لے لے کر
کلامِ سیدِ خیر الانامؐ لے لے کر

ہر اک حدیث نبیؐ کا دیا ہے ہم نے ثبوت
امام جعفرِ صادقؑ کا نام لے لے کر

قمر مجاز و حقیقت کے جب کلام چھپے
ثبوت کے لئے کل راویوں کے نام چھپے

جنابِ جعفرِ صادقؑ کو ہم نے پیش کیا
پئے حدیث پیمبرؐ چھپے امام چھپے

ہر ایک سمت جو کونڈوں کی یہ بہاریں ہیں
گھروں پہ آکے پئے نذر خود پکاریں ہیں

نیاز جعفر صادق فقط نیاز نہیں
اِسی میں کچھ حق و باطل کی یادگاریں ہیں

(استاد قمر جلالوی کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔۔ سید نزر عباس ۔ ۷ مئی ۲۰۰۵ م ، ر)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی ،یا باب الحوائج یاامام موسیٰ ابن جعفر الکاظمؑ

اے باب حوائج میرے سلطانِ زمانہ   بگڑی کو بنانا
بس ایک تمنا ہے ہمیں پاس بلانا   قدموں میں بٹھانا

ہیں سبط نبیؐ جعفر صادقؑ کے ولی ہیں فرزندِ علیؑ ہیں   اس گھر سے نہیں بڑھ کے کوئی اور گھرانہ دنیا سے یگانہ
اس در سے کبھی کوئی بھی خالی نہ گیا ہے   جو مانگا ملا ہے
مومن کے لئے ہے یہی انمول خزانہ   سائل کا ٹھکانہ

اک ہم ہیں حضوری کے لئے دور ہیں مولا مجبور ہیں مولا   ہو کاش مقدر میں کبھی روضے پہ جانا دکھ درد سنانا
ہم لوگ پریشاں ہیں سکوں دیجے مولا   کچھ کیجے مولا
خالی میری جھولی میں بھی کچھ پھول گرانا   منگتا ہوں پرانا

اجداد کے مانند بہت ظلم سہے ہیں لب تشنہ رہے ہیں   صد حیف کہ زنداں میں انہیں زہر پلانا اور جشن منانا
آتی ہے ہمیں یاد جو مولا کی اسیری   بے وقت کی پیری
اس عالم پیری میں مصیبت کا اٹھانا   اور دیں کا بچانا

تاریکی شب میں یہی تابوت اٹھا تھا پر کس کو پتہ تھا   بغداد میں پھر لٹ گیا زہراؑ کا گھرانہ روتا ہے زمانہ
تاریکی زنداں میں فقط لاشہ پڑا تھا   چھوٹا نہ بڑا تھا
مزدوروں کا چپکے سے حسنؔ لاشہ اٹھانا   دنیا کو رلانا

(المرسلہ بانی امام بارگاہ کاظمی اسلام آباد)

طالب دعا۔ سید نزر عباس۔ ۱۴ نومبر ۲۰۰۲م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی ،یا باب الحوائج یاامام موسیٰ ابن جعفر الکاظمؑ

جاوید اقبال کا نزرانہ عقیدت

غیض وغضب کو تھام لیا شاہِ کاظمین
کاظمؑ ہوا لقب ترا اے شاہ مشرقین

قیدی بنا کے لے چلا ہارون بد سرشت
صدمہ مفارقت کا، کیئے دختروں نے بین

دجلے کے پل پہ دیکھ غریبی کی انتہا
مزدور ہیں جنازہ اٹھائے، نہ شور وشین

صدقِ خلیل وخلعت آدم ہے زیب تن
ہیبت کلیمؑ کی یہ نبیؐ کا ہے نورعین

مولا مرے غریب ومسافر کی سالگرہ
آتی ہے بیچ فصل عزائے حسنؑ حسینؑ

بابا رضاؑ کے ہیں تو یہی فاطمہؑ کی جان
جاوید ہیں عطا کے یہ مخزن عطائے عین

--جاوید اقبال قزلباش--

طالب دعا۔سید نزر عباس۔۱۴نومبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی، یا باب الحوائج، یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحاؔن اعظمی صاحب کا کلام

امامِ موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے
جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوئج عبدِ صالح کاظم و صابر میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانہء حق قبل پیدائش کیا جس نے
امامِ جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علمِ جعفرؑ بھی
زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امامِ موسیٰ کاظمؑ
امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا نواں معصوم ہے اور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی
یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوبِ داور ہے

کیا جامِ شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر بتایا کہ شہادت کے لئے مخصوص اک گھر ہے

شرف ریحاؔن حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا
مری صورت قلم میرا نصیبے کا سکندر ہے

المرسلہ۔۔۔طالبِ دعا، سید نذر عباس۔۱۳ نومبر ۲۰۰۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام موسیٰ کاظمؑ

السلام علیک یا سیدی یا باب الحوائج یا امام موسیٰ ابن جعفرؑ

ریحانؔ اعظمی صاحب کا کلام

امامِ موسیٰ کاظمؑ کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے

جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب بابِ الحوئج عبدِ صالح کاظم و صابر میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبل پیدائش کیا جس نے

امامِ جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزند ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبیؐ سیرت علیؑ طینت کمالِ علم جعفرؑ بھی

زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جعفر ہیں

زمانہ جس کو کہتا ہے امامِ موسیٰ کاظمؑ

امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا نواں معصوم ہے اور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پینا ان کی سیرت تھی

یہ سیرت در حقیقت سیرتِ محبوبِ داور ہے

۲۵ رجب ۱۴۲۲ھ کو بابِ الحوائج امام کاظمؑ کے یومِ شہادت پر ہم اپنے وقت کے امام کو تعزیت پیش کرتے ہیں ۔۔۔ سیدہ زہرا عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام موسیٰ کاظم کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے

(در مدح امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

امام موسیٰ کاظم کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے
جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب باب الحوائج عبدِ صالح کاظم و صابر
میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبلِ پیدائش کیا جس نے
امام جعفرِ صادقؑ کا وہ فرزندِ اطہر ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں
نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبی سیرت علی طینت کمالِ علم جعفر بھی
زمانے میں امامِ موسیٰ کاظم کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفرِ صادقؑ
یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جعفر ہے

زمانہ جس کو کہتا ہے امامِ موسیٰ کاظم
امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہوا پیدا
نواں معصوم ہے اور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پیتا ان کی سیرت تھی
یہ سیرت درحقیقت سیرتِ محبوبِ داور ہے

کیا جامِ شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر
بتایا کہ شہادت کے لیے مخصوص آلِ پیمبر ہے

شرف عمرانؔ حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا
مری صورت قلم میرا نصیبے کا سکندر ہے

حُر کی قسمت

جب لیا نام علیؑ میں نے دعا سے پہلے
ہو گیا دور ہر اک مرض دوا سے پہلے
حر کی قسمت پہ نہ کیوں رشک فرشتے بھی کریں
خلد میں پہنچا شہِ کرب و بلا سے پہلے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تم کو عطا تم بحرِ سخا تم مشکل ٹالنے والے ہو

(در مدحِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

تم کو عطا تم بحر سخا تم مشکل ٹالنے والے ہو
اے ابنِ علیؑ ابنِ زہراؑ تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم علم کا بہتا دریا ہو تم حق کے ولی کا سایہ ہو
تم بابِ حوائج ہو مولا تم مشکل ٹالنے والے ہو

کاظم ہو کرامت والے ہو قرآن کے تم رکھوالے ہو
حاصل ہے تمہیں مرضیٔ خدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

چہرے سے عیاں ہے عکسِ نبیؐ سیرت میں حسنؑ صورت میں علیؑ
تم کعبۂ جاں تم قبلہ نما تم مشکل ٹالنے والے ہو

غصہ نہ کبھی رُخ پہ دیکھا کاظم کے یہی معنی ہیں کھلا
ہے خلقِ خدا کے لب پہ صدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جو در پہ سوالی آیا ہے وہ جھولی بھر کے لایا ہے
دربار کی ہر دم ہے کھلا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جنت کی بشارت مل جائے روضے پہ تمہارے جو جائے
کہتی ہے ترے مرقد کی فضا تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم جعفرِ صادقؑ کے ہو پسر قرآنِ صداقت کے جوہر
حق گوئی تمہارا ہے ورثہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

سامانِ شفاعت ذکر ترا ریحانؔ کو مولا روزِ جزا
کیا ڈر جہنم سے خطرہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

کوثر کا جام

کبھی شبیہ کبھی تشنہ کام لکھا ہے
حسینؑ لکھ کے علیہ السلام لکھا ہے
بفیضِ پنجتنِ پاک حشر میں ریحانؔ
مرے نصیب میں کوثر کا جام لکھا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام علیؑ ابنْ موسیٰ الرضا

غل عجم میں ہے رضاؑ آج یہاں آتے ہیں
صورتِ دبدبہ شورِ اذاں آتے ہیں
سر ابھارے ہوئے ماضی کے نشاں آتے ہیں
ان کی دادی کا یہ میکا ہے جہاں آتے ہیں
نہ امارت نہ ریاست نہ سیاست آئے
ہاں قدم لینے کو کسریٰ کی عدالت آئے

--نسیم امروہوی--

نور ہی نور ہے ظاہر ہو کہ ان کا باطن ان پہ جو لائے نہ ایمان وہ کب ہے مومن
یہ بہ تائیدِ خدا خلق خدا کے محسن ہر مسافر کی حفاظت کو امامِ ضامن
اس کا آسیب ہے رد۔ ختمِ بلا۔ جادو بند
مل گیا ان کی ضمانت کا جسے بازو بند

--نسیم امروہوی--

کہا کسی نے کہ ابن رسولؐ کوئی حدیث
سنائیے ہمیں ایمان جس سے تازہ ہو
کہا سوالی اگر چاہتا ہے خلد بریں
زبان صدق سے کہہ لا الٰہ الا اللہ

--صغیر رضوی--

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معصومہء قم جناب فاطمہ

مرثیہ کس ہاتھ سے تیرا لکھوں یہ تو بتا اشک میرے ہیں رواں اک غم تیرا مشہود ہے
پیکر درد و الم تیرا سفر دشوار تر قم تلک جو ستره روزه زندگی محدود ہے
ہستی معروف قم کے تزکرے ہیں الاماں جان عالم ہو فداوہ قلب جو محمود ہے
سیاہ پرچم سیاہ دنیا سیاہی افلاک کیوں ماجرا یہ ہو گیا کیا اے میرے معبود ہے

قصہ پردرد وغم جاوید اب چھیڑو نہ تم
فاطمہؑ کے قلب کا آرام اب مفقود ہے

--جاوید اقبال قزلباش--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قمر جلالوی کی مدح امام رضاؑ

اہلِ دنیا جب امام دوسرا کہنے لگے ۔۔۔ صاحبِ ایمان اپنا پیشوا کہنے لگے
اس قدر شہرت رضائے حق میں پائی آپ نے ۔۔۔ آپ کو اللہ کے بندے رضاؑ کہنے لگے

کیا کہنا جو ایسا کوئی محسن ہو جائے ۔۔۔ جو شب کو کہے دن تو وہ شب دن ہو جائے
ممکن ہی نہیں مرادوں کی نہ ملے ۔۔۔ جب وقتِ دعا امام ضامن ہو جائے

واللہ کارخانۂ قدرت عجیب ہے ۔۔۔ منصب علیؑ کا گو کہ رضاؑ کو نصیب ہے
کچھ اس میں مصلحت ہے کہ مشہورِ کائنات ۔۔۔ دادا امیرِ خلق ہے پوتا غریب ہے

یہ اُن رضا بہ رضائے الٰہ کے دن ہیں ۔۔۔ جو دینِ نبیؐ کے ازل سے محسن ہیں
قبول ہوں گی دعائیں یہ وہ مہینہ ہے ۔۔۔ ملیں گی دل کی مرادیں امام ضامن ہیں

ہوں میکش جس کا، نام اس کا جلی ہے ۔۔۔ میری قسمت میں خالق کا ولی ہے
نجف سے جا کے مشہد میں جو دیکھا ۔۔۔ یہاں بھی آٹھواں ساقی علیؑ ہے

(استاد قمر جلالوی کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔ سید زر عباس ۔ ۷ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام رضا علیہ السلام

از شاعرِ اہلبیت ریحان اعظمی

قرطاس پہ خامہ بخدا جاگ رہا ہے
لکھنا ہے جو مولا کی ثنا جاگ رہا ہے

شب خون اجل مار ہی سکتی نہیں مجھ پر
مشہد میں میرا مولا رضاؑ جاگ رہا ہے

بیمار ہی ہو کر میں خراساں چلا جاؤں
میرے لئے ایک دستِ شفا جاگ رہا ہے

دربار میرے مولا کا ہر وقت کھلا ہے
وہ کعبۂ جاں قبلہ نما جاگ رہا ہے

دن کیا وہاں رات بھی بیدار ملے گی
سورج کی طرح ایک دیا جاگ رہا ہے

چوکھٹ پہ پہنچ جاؤں ذرا مولا رضاؑ کی
تب سمجھوں میرا بختِ رسا جاگ رہا ہے

ہیں مولا رضاؑ کل کے مسیحا تو میرا دل
کہتا ہے کہ امکانِ بقا جاگ رہا ہے

ضامن ہے تحفظ کا میرے مولا کا سکہ
بازو پہ حفاظت کا مزا جاگ رہا ہے

ریحان سیاہی سے ثنا ان کی لکھی ہے
وہ نور ہیں ہر لفظ میرا جاگ رہا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(بسلسلہ ولادت امام رضاؑ جناب ریحان اعظمی صاحب کا یہ کلام اپنے بچوں کے
پڑھنے کے لئے اردو پروگرام ۲۰۰۰ پر ٹائپ کیا۔ اللہ تعالیٰ برادر ریحان اعظمی کو
جزائے خیر عطا کرے ۔۔۔۔ دعا گو ۔۔۔ سید زرعباس ۔۔۔ ۲۴ جنوری ۲۰۰۲ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام رضا علیہ السلام

از شاعرِ اہلبیت ریحان اعظمی

ایک نجف میں میرا علیؑ ہے ایک علیؑ ایران میں ہے
ہم پلہ دونوں کی سخاوت قدرت کے میزان میں ہے

ایک رضاؑ اک شیرِ خدا ہے اک شجرہ ہے اک ادا ہے
جنت کے میووں کا مزا دونوں کے دسترخوان پہ ہے

مولا رضاؑ اور مہدیؑ دیں میں فرق یہی ہے معمولی
اک قرآن کھلا رکھا ہے ایک ابھی جزدان میں ہے

مشہد کیا ہے دارِ شفا ہے مولا رضاؑ کا نام دوا ہے
بات یہ شامل میرے عقیدے اور مرے ایمان میں ہے

مشہد ان کے دم سے مقدس شہر ہوا ہے شہروں میں
جیسے کہ رحمٰن کا سورۃ دلہن سا قرآن میں ہے

یہ تو خدا کی ایک عطا ہے اُن کی ثنا ہم لکھتے ہیں
ورنہ اُن کی مدحت کرنا کب کس کے امکان میں ہے

کتنے بدقسمت تھے حاکم اِن سے بغض و عناد رکھا
یہ جملہ افسوس سے لکھا تاریخِ زندان میں ہے

یہ تو وہ ہیں جن کا رتبہ پیشِ خدا ہے سب سے بڑا
اِن کے جد اور اِن کی مدحت آیاتِ قرآن میں ہے

نقشِ قدم کو چوم کے اِن کے سورج رہتا ہے روشن
چاند کا چہرہ اِن کی ضیاء سے لوگوں کی پہچان میں ہے

اِن کی محبت اِن کی مودت میری متاعِ ایماں ہے
اس کے سوا سامانِ شفاعت کیا دستِ ریحان میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طالبِ دعا ۔۔۔ سید زرعباس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرطاس پہ خامہ بخدا جاگ رہا ہے

(در مدح امام رضاؑ)

قرطاس پہ خامہ بخدا جاگ رہا ہے
لکھتا ہے جو مولا کی ثنا جاگ رہا ہے

شب خون اجل مار ہی سکتی نہیں مجھ کو
"مشہد میں میرا مولا رضاؑ جاگ رہا ہے"

بیمار ہی ہو کر میں خراساں چلا جاؤں
میرے لیے اک دستِ شفا جاگ رہا ہے

دربار میرے مولاؑ کا ہر وقت کھلا ہے
وہ کعبہ جاں قبلہ نما جاگ رہا ہے

دن کیا ہے وہاں رات بھی بیدار ملے گی
سورج کی طرح ایک دیا جاگ رہا ہے

چوکھٹ پہ پہنچ جاؤں ذرا مولا رضاؑ کی
تب سمجھوں مرا بختِ رسا جاگ رہا ہے

ہیں مولا رضاؑ کل کے مسیحا تو مرا دل
کہتا ہے کہ امکان بڑا جاگ رہا ہے

ضامن ہے تحفظ کا مرے مولاؑ کا سکہ
بازو پہ حفاظت کا حرز جاگ رہا ہے

ریحان سیاہی سے ثنا اُن کی لکھی ہے
وہ نور ہیں ہر لفظ میرا جاگ رہا ہے

ایک نجف میں میرا علیؑ ہے ایک علیؑ ایران میں۔

(در مدح امام رضاؑ)

ایک نجف میں میرا علیؑ ہے ایک علیؑ ایران میں ہے
ہم پلہ دونوں کی سطوت قدرت کے میزان میں ہے

ایک رضاؑ اک شیرِ خداؑ ہے اک معجزہ ہے ایک ادا ہے
جنت کے میووں کا مزا دونوں کے دسترخوان میں ہے

مولا رضاؑ اور مہدیؑ دیں میں فرق بھی ہے معنوی
اک قرآن کھلا رکھا ہے ایک ابھی جزدان میں ہے

مشہد کیا ہے دارِ شفا ہے مولا رضاؑ کا نام دوا ہے
بات یہ شامل میرے عقیدے اور مرے ایمان میں ہے

مشہد ان کے دم سے مقدس شہر ہوا ہے شہروں میں
جیسے کہ رحمان کا سورہ دلہن سا قرآن میں ہے

یہ تو خدا کی ایک عطا ہے اُن کی ثنا ہم لکھتے ہیں
ورنہ ان کی مدحت کرنا کب کس کے امکان میں ہے

کتنے بدقسمت تھے حاکم ان سے عناد و بغض رکھا
یہ جملہ افسوس سے لکھا تاریخِ زندان میں ہے

یہ تو وہ ہیں جن کا رتبہ پیشِ خدا ہے سب سے بڑا
ان کے جد اور ان کی مدحت آیاتِ قرآن میں ہے

نقشِ قدم کو چوم کے ان کے سورج رہتا ہے روشن
چاند کا چہرہ ان کی ضیاء سے لوگوں کی پہچان میں ہے

ان کی محبت ان کی مودت میری متاعِ ایماں ہے
اس کے سوا سامانِ شفاعت کیا دستِ ریحان میں ہے

فضیلت

جو تلاوت کر رہے تھے عرش پہ قرآن کی
منقبت سنتے زمیں پہ آ گئے ریحان کی
ایک نبیؑ اور دو بیٹے علیؑ کے آ گئے ہیں
یوں فضیلت بڑھ گئی ہے عید سے شعبان کی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام رضا علیہ السلام

(السلام علیک یا غریب الغربا ۔ السلام علیک یا معین الضعفاء و
الفقراء ۔ السلام علیک یا شمس الشموس ۔ السلام علیک یا انیس
النفوس ۔ السلام علیک ایھا المدفون بارض طوس ۔ السلام علیک یا
علیؑ ابن موسیٰ الرضاؑ ۔ الراضی بالقدر والقضاء ورحمۃ اللہ و
برکاتہ)

پیشوا سلام علیک رہنما سلام علیک
یا رضاؑ سلام علیک صلوات اللہ علیک
آپ ہیں شاہ خراساں آپ ہیں شاہ غریباں
آپ ہیں سب کے کام آتے آپ ہیں سب پہ رحم کھاتے
آپ ہیں اجڑوں کو بساتے مجھ کو کیونکر نہیں بلاتے
پیشوا سلام علیک (ضمیر زیدی)

آٹھویں برجِ امامت کے گوہر پیدا ہوئے
موسیٰ کاظمؑ کے گھر نوری پسر پیدا ہوئے
رونق دیں بڑھ گئی اور کفر کی ظلمت بڑھی
مشعلِ راہِ شریعت جلوہ گر پیدا ہوا
یہ علیؑ ہیں تیسرے اور ابوالحسنؑ یعنی رضاؑ
بہترین اولادِ آدم ابوالبشر پیدا ہوئے
مثلِ موسیٰؑ ثانی فرعون کے گھر میں رہے
وہ بہادر وہ جری وہ بے خطر پیدا ہوئے
ہیں رضاؑ راضی رہیں گے مرضیٔ حق پر سدا
وہ امام الاتقیا موسےؑ کے گھر پیدا ہوئے
ہر کڑی مشکل میں ہر مومن کے ضامن ہیں یہی
وہ محافظ پاسبانِ بہتر سپر پیدا ہوئے
اے عزیز شادماں خوشیاں مناؤ رات دن
کل کے حامی سب کے ہادی راہبر پیدا ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تقیؑ جوّاد / سیّد سبطِ جعفر

بشر ہو کر بھی تم فخر سے جُدا ہو
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کہ کیا ہو

تقیؑ جواد قانع اور ہادی
ابو جعفر محمد مرتضیٰ ہو

تمہی ہو فخرِ آدمؑ شانِ خاتمؐ
وقارِ نسلِ حضرت ماریہؑ ہو

امامت کمسنی میں حق سے پائی
ہر اک سے اِس فضیلت میں سِوا ہو

بھلا پھر موت کیا مارے گی اُس کو
تمہارے نام پر جو مر مٹا ہو

چلو خدمت میں اُنؑ کی ، غم کے مارو
علاجِ گردشِ دوراں جو چاہو

نہ اِن کو آزما اے ابنِ اکثم
اگر تھوڑی سی بھی تجھ میں حیا ہو

نجف مشہد مدینہ کربلا بھی
چلیں گے کاظمین و سامرہ ، ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد تقی الجوادؑ

جناب ریحان اعظمی کا کلام

بیت علی رضاؑ میں تقیؑ کا ظہور ہے
خوشبو ہوا میں اور فضاؤں میں نور ہے

یہ طفل تو امام رضا کا وہ طفل ہے — بچپن میں ہی کتاب خدا پر عبور ہے
آغوش میں سبیکہؑ کے ہے ایسا ماہتاب — قرآن معرفت میں جو بین السطور ہے
یہ بھی ہے خاندان رسالت کا اک چراغ — ہر جس سے مثال علیؑ یہ بھی دور ہے
چوتھے برس میں سر پہ امامت کا تاج تھا — ثابت ہوا کہ نور بہر حال نور
بہلولؒ ہو گیا کوئی سلمانؓ بن گیا — آل نبی کی ذات کا جس کو شعور ہے
ان کے لقب نجیب تقی مرتضیٰ بھی تھے — جواد وہ لقب ہے جو شان غفور ہے
رزی گنہگاروں پہ رب کی ہے اک صفت — اوصاف میں تقی کے بھی شامل صبور ہے

ریحان مدح خواں ہوں امام تقیؑ کا میں
یہ وہ مقام ہے جہاں جائز غرور ہے

---ریحان اعظمی

جانشین امام رضا آگئے

جانشین امام رضاؑ آ گئے — ابن زہراؑ و مشکل کشا آ گئے
ہے تقی نام تقویٰ کی فضیلت میں ہے — پہنے علم نبیؐ کی قبا آ گئے
ان کے فرزند ہوں گے امام نقی
کہتے سب مل کے صد مرحبا آ گئے
جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائیں گی — ساری دنیا کے حاجت روا آ گئے
تھے لقب آپ کے مرتضےٰ اور تقیؑ — بن کے بحر عطا و سخا آ گئے
آپ جواد قانع نجیب و تقی
جس میں بن کے تازہ ہوا آ گئے
تیشۂ علم سے توڑا بت جہل کا — اے خوشا ابن خیبر کشا آ گئے
یہ عطاؤں کا در یہ طہارت کا گھر — معنی انما ھل اتیٰ آ گئے
از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰؐ منزلت مصطفیٰؐ آ گئے
حرف تقویٰ ہوا متقی آپ سے — وہ جو تقوے کی ہے انتہا آ گئے

آج ریحان باب شرف کھل گیا
ہادی و رہنما پیشوا آ گئے

---ریحان اعظمی

ذکر امام تقیؑ

(ظہور جارچوی صاحب کا کلام)

منظور ہے جو مدح محمد تقیؑ مجھے — توفیق دیں گے نظم کی مولا علیؑ مجھے

جب زہر سے شہید ہوئے آٹھویں امام — مامون کے خلاف نظر آئے خاص و عام
رہ ہم نظر جو آیا حکومت کا انتظام — اپنی بقا کا پھر کیا اس نے اہتمام
بلوا لیا امام تقیؑ جواد کو
شیعوں کو شاد کر گئے دبایا فساد کو
اک دن شکار گاہ کو جاتا تھا بادشاہ — بچوں کے ساتھ دیکھا تقیؑ کو میان راہ
بچے تمام بھاگ گئے ڈر کے لی پناہ — لیکن کھڑے رہے وہیں مولا عز و جاہ
گرما گیا جو خون تو مامون رک گیا
معصوم کے قریب وہ ملعون رک گیا
مامون نے کہا کہ بتائیں ذرا حضور — کیوں میرے رعب سے نہ گئے ڈر کے آپ دور
بولے امام بھاگتا تھا کس لئے ضرور؟ — ظالم ہے تو، نہ میں نے کیا ہے کوئی قصور
نادم ہوا جواب سے بولا کمال ہے
ہاں کیوں نہ ہو امام رضا کا یہ لال ہے
واپس ہوا شکار سے جب شاہ وقت شام — موجود پھر وہیں نظر آئے اسے امام
مٹھی کو اپنی بند دکھا کر کیا کلام — یہ تو ذرا بتایئے اے آسماں مقام
کیا چیز میری مٹھی میں اس وقت بند ہے
دیکھیں تو علم آپ کا کتنا بلند ہے
بولے یہ مسکرا کے امام فلک وقار — ہیں مچھلیاں سمندر قدرت میں بے شمار
لے جاتا ہے اڑا کے انہیں عرش سے بخار — کر لیں جو باز ان کو سلاطین کے شکار
مسرور قلب ہوتا ہے اہل عقول کا
لیتے ہیں امتحان وہ آل رسولؐ کا
مامون اس جواب سے خوش اس قدر ہوا — حجرت کو اپنے ساتھ محل میں ہی لے گیا
رکھ کر محل میں دیکھی جو انوار کی ضیاء — قائل ہوا تقیؑ کے علوم و کمال کا
بڑھتا گیا خلوص جو حق کے ولی کے ساتھ
بیٹی کا رشتہ کر دیا مولا تقیؑ کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — طالب دعا سید رضا عباس ۲۹ مئی ۲۰۰۴

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام محمد تقی الجوادؑ

ہیں تقی مثل علیؑ دین کا گویا قرآں
لیکن اک وصف میں بالکل ہے یداللہ کی شان
ذوالعشیرہ میں نبیؐ نے یہ کیا تھا اعلان
وہی نائب ہے مرا آج جو لائے ایمان
دس برس کے تھے علیؑ جب کہ نیابت پائی
نو برس کے تھے تقی جب کہ امامت پائی

--نسیم امروہوی--

ریحان اعظمی صاحب کا کلام

جانشینِ امام رضاؑ آ گئے
ابنِ زہراؑ و مشکل کشا آ گئے

ہے تقی نام تقویٰ فضیلت میں ہے
پہنے علمِ نبیؐ کی قبا آ گئے

ان کے فرزند ہوں گے امام نقیؑ
کہیئے سب مل کے صد مرحبا آ گئے

جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائیں گی
ساری دنیا کے حاجت روا آ گئے

تھے لقب آپ کے مرتضےٰ و تقیؑ
بن کے بحرِ عطا و سخا آ گئے

آپ جواد قانع نجیب و نقی
جس میں بن کے تازہ ہوا آ گئے

تیشۂ علم سے توڑا بت جہل کا
اے خوشا ابنِ خیبر کشا آ گئے

یہ عطاؤں کا دریا طہارت کا گھر
معنیٔ انما ھل اتی آ گئے

از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰ منزلت مصطفیٰ آ گئے

حرف تقویٰ ہوا متقی آپ سے
وہ جو تقوے کی ہے انتہا آ گئے

آج ریحانؔ باب شرف کھل گیا
ہادی و رہنما پیشوا آ گئے

--ریحانؔ اعظمی--

jabir.abbas@yahoo.com

جانشینِ امام رضاؑ آگئے

(در مدحِ امام محمد تقی علیہ السلام)

جانشینِ امام رضاؑ آگئے — ابنِ زہراؑ و مشکل کُشا آگئے
ہے تقیؑ نام تقویٰ فضیلت میں ہے — پہنے علمِ نبیؐ کی قبا آگئے
ان کے فرزند ہوں گے امام نقی
کہیے سب مل کے صد مرحبا آگئے

جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائینگی — ساری دنیا کے حاجت روا آگئے
تھے لقب آپ کے مرتضیٰ و تقی — بن کے بحرِ عطا و سخا آگئے
آپ جواد قانع نجیب و نقی
حبس میں بن کے تازہ ہوا آگئے

jabir.abbas@yahoo.com

تیشۂ علم سے توڑا بت جہل کا — اے خوشا ابنِ خیبر کشا آگئے
یہ عطاؤں کا در یہ طہارت کا گھر — معنیٔ انما ہل اتیٰ آگئے
از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰؐ منزلت مصطفیٰ آگئے

حرفِ تقویٰ ہوا متقی آپ سے — وہ جو تقوے کی ہے انتہا آگئے
آج ریحانؔ بابِ شرف کھل گیا — ہادی و رہنما پیشوا آگئے

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیتِ علیؑ رضاؑ میں تقیؑ کا ظہور ہے

(در مدح امام محمد تقی علیہ السلام)

بیتِ علیؑ رضاؑ میں تقیؑ کا ظہور ہے
خوشبو ہوا میں اور فضاؤں میں نور ہے

یہ طفلِ نو امامِ رضاؑ کا وہ طفل ہے
بچپن میں ہی کتاب خدا پر عبور ہے

آغوش میں سبیکہؑ کی ہے ایسا ماہتاب
قرآنِ معرفت میں جو بین السطور ہے

یہ بھی ہے خاندانِ رسالتؐ کا اک چراغ
ہر رجس سے مثالِ علیؑ یہ بھی دور ہے

چوتھے برس میں سر پہ امامت کا تاج تھا
ثابت ہوا کہ نور بہر حال نور ہے

بہلول ہوگیا کوئی سلمان بن گیا
آلِ نبیؐ کی ذات کا جس کو شعور ہے

ان کے لقب نجیب تقی مرتضیٰ بھی تھے
جواد وہ لقب ہے جو شانِ غفور ہے

نرمی گنہگاروں پہ رب کی ہے اک صفت
اوصاف میں تقیؑ کے بھی شامل صبور ہے

ریحان مدح خواں ہوں امام تقیؑ کا میں
یہ وہ مقام ہے جہاں جائز غرور ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

پھر اُٹھا کر سرِ پُر نور پکارے یہ امامؑ
میرے نانا مِرے دادا مِری دادی کو سلام
کہہ کے یہ گر گئے تکیئے پہ جو مولائے انام
عسکریؑ روئے تڑپنے لگیں ارواحِ کرام
پُرسہ دیتا تھا نہ کوئی ، نہ گلے ملتا تھا
پنجتنؑ روتے تھے اور عرشِ خدا ہِلتا تھا

فاطمہؑ کرتی تھیں یہ بَین تڑپ کر ہر بار
میرے شبیرؑ کے پوتے تِری غربت کے نثار
مثلِ شبرؑ کے جو نیلا ہے تنِ زار و نزار
وقتِ رحلت تجھے پانی بھی ملا گل رُخسار
کب گھرانا کہیں ایسا کوئی مظلوم ہُوا
ساتواں تو مِرا پوتا ہے جو مسموم ہُوا

کون سا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آقا علی نقیؑ جیسا/سبطِ جعفر

زمانہ لائے تو آقا علی نقیؑ جیسا
کہاں ہے دوسرا ایسا علیؑ نقی جیسا

شریکِ حال محبوں کے تھے امام سبھی
کوئی شریک نہیں تھا علیؑ نقی جیسا

تھی مومنین کی خاطر گوارا ذِلت بھی
امام کوئی نہ دیکھا علیؑ نقی جیسا

ادائے قرض ہو یا اور کوئی مجبوری
ہے کون پوچھنے والا علیؑ نقی جیسا

پدر ہیں جس کے تقیؑ اور عسکریؑ بیٹا
شرف ہے کب یہ کسی کا علیؑ نقی جیسا

ملا امام حسنؑ عسکری کو یہ اعزاز
پسر ہے مہدیؑ تو بابا علیؑ نقی جیسا

امامت ان کے پسر کی ہے قائم
کہاں ہے دوسرا دادا علیؑ نقی جیسا

شرف ملا ہے زیارت کا سبطِ جعفر کو
نہیں ہے دوسرا قبہ علیؑ نقی جیسا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصیدہ در تہنیت حضرت امام علی النقی علیہ السلام

از جناب حبیب علی صاحب حبیب

نائبِ حضرت علیؑ پیدا ہوا — ہادیٔ برحق نقیؑ پیدا ہوا
جلوۂ نورِ نبیؐ پیدا ہوا — آج ہمنام علیؑ پیدا ہوا
شاد ہو دل کیوں نہ ہر مومن کا آج — رحمتِ حق متقی پیدا ہوا
جس کا نور کبریا ہے — وہ دل و جانِ نبیؐ پیدا ہوا
جس کا تقویٰ شہرۂ آفاق ہے — وہ امامِ متقی پیدا ہوا
ہے مبارک دوسری ماہِ رجب — آج ہی ابنِ تقی پیدا ہوا
شیرِ حق کا شیر ہے لا کلام — ثانیٔ حضرت علی پیدا ہوا
ذاتِ برحق آپ کی معصوم ہے — آپ میں علمِ نبیؐ پیدا ہوا
ہو گا روشن اور بھی نامِ نقیؑ — آفتابِ زندگی پیدا ہوا

خلقتِ آدم سے تا ایں دم حبیبؔ
ہر نبیؐ کا اک وصی پیدا ہوا

قصیدہ

از جناب شفیع صاحب شفیعؔ

ہو مبارک آج عالم میں نقی پیدا ہوئے — نورِ حق نفسِ نبیؐ ابنِ تقی پیدا ہوئے
روزِ جمعہ پانچویں ماہِ رجب کی مومنو — جانشینِ مصطفےٰؐ دسواں وصی پیدا ہوئے
نام نامی ہے علی اور لقب جس کا نقیؑ — فضلِ حق سے آج ہمنام علیؑ پیدا ہوئے
راحتِ روحِ نقیؑ آرامِ جانِ مصطفےٰؐ — نورِ چشمِ مرتضیٰ نفسِ نبیؐ پیدا ہوئے
سجدۂ حق میں رہے صبح و مسا شاہِ انامؑ — ہو گئے مشہورِ عالم متقی پیدا ہوئے
فضل و برکت سے ترے اے مقتدائے دو جہاں — دینِ حق ظاہر ہوا اور مقتدی پیدا ہوئے

مٹ گیا دل سے غمِ دنیا و دیں بالکل شفیعؔ
حامیٔ شاہ و گدا جب کہ نقیؑ پیدا ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام علی نقیؑ

○

آلِ اطہار کی پیروی چاہیئے
موت کے بعد کی زندگی چاہیے

علم و صبر و قناعت بھی مل جائیں گے
اتباعِ امامِ نقیؑ چاہیئے

جگمگائے گا دل ان کے کردار سے
ہم اندھیرے میں ہیں روشنی چاہیئے

ان کے در کی فقیری کو شاہی سمجھ
یاں تکبر نہیں عاجزی چاہیئے

بارگاہِ امام نقیؑ پہ چلو
گر تمہیں دولتِ آگہی چاہیئے

پرسشِ قبر کا کوئی خدشہ نہیں
ان کے دامن سے وابستگی چاہیئے

ایک دولت ہے حُبِّ علی دوستو
اور یہ دولت ہمیں لازمی چاہیئے

وہ مقدر جو سلمان و بوذر کا ہے
اس مقدر کی تابندگی چاہیئے

آخرت میں جو لے جائے فردوس میں
ہم کو شاداںؔ وہی شاعری چاہیئے

○

کیا بتائیں تمہیں کہ کیا ہیں نقیؑ
حق نگر اور حق نما ہیں نقیؑ

کیونکہ دلبندِ فاطمہؑ ہیں نقیؑ
اس لئے شاملِ کساء ہیں نقیؑ

جن غریبوں کی کوئی آس نہیں
ان غریبوں کا آسرا ہیں نقیؑ

بارہویں گُل ہیں باغِ عصمت کے
کیسے خوش رنگ و خوش نما ہیں نقیؑ

آپ دسویں امام ہیں گویا
دونوں عالم کے رہنما ہیں نقیؑ

زینبِ کاذبہ ہوئی تائب
علم کا ایک معجزہ ہیں نقیؑ

ہیں قدم بوس سب درندے بھی
کیوں کہ فرزندِ سیدہ ہیں نقیؑ

ہیں سندِ گلشنِ محمدؐ کی
وارثِ علمِ مصطفٰےؐ ہیں نقیؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مبارک باد

از حسینی بیگم صاحبہ حسینی

ہوئے پیدا النقیؑ مبارک ہو — خلق میں ہے خوشی مبارک ہو
آج پیدا ہوا امامِ دہم — شاد ہیں امتی مبارک ہو
مشکلیں مومنوں کی حل کرنے — آگئے ہیں نقیؑ مبارک ہو
ہو مبارک رضاؑ کو یہ پوتا — یہ وصی یا نقیؑ مبارک ہو
یہ وسیلہ بڑا ہے امت کا — کہہ رہے ہیں نبیؐ مبارک ہو
ہو مبارک پسر یہ مادر کو — نواں نائب علیؑ مبارک ہو
دوسری ہے رجب کی جشنِ خوشی — کر رہے ہیں سبھی مبارک ہو
ہے قسم سے نقیؑ کے جگ روشن — خوش ہیں بے حد نقیؑ مبارک ہو
بخشوانے کو امتِ جد کے — ہوئے پیدا نقیؑ مبارک ہو

اے حسینی جہازِ امت کا
ناخدا ہے یہی مبارک ہو

قصیدہ

از جناب حسینی بیگم صاحبہ حسینی

بیٹا ہوا نقیؑ کو کیا چاند سا مبارک — ہر سو جہاں میں غل ہے صلوٰۃ کا مبارک
یہ آپ کو مبارک پوتا امام ضامنؑ — مسند نشین یہ دسواں یا مصطفےٰ مبارک
پائے گی فیض جس سے سب خلق دو جہاں میں — پیدا ہوا ہے دسواں وہ رہنما مبارک
ہو آپ کو مبارک پوتا نواں یہ زہراؑ — ہو جانشیں نواں یہ شیرِ خدا مبارک
اعجاز انبیا کے سب ہیں جو شاہِ دیں میں — پیدا ہوا وہ آقا معجز نما مبارک
بگڑی بنانے والا پیدا ہوا جہاں میں — دسواں یہ سب کا آقا شکرِ خدا مبارک

میلاد کا نقیؑ کی ہے آج دن حسینی
سب جشن کر رہے ہیں میلاد کا مبارک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصیدہ در مدح امام علی نقی علیہ السلام

ترتیبِ امامت کی رعایت سے مخمس میں

نیویارک
۱۸ نومبر ۹۰ء

"دسویں نقیؑ ہیں پھول امامت کے ہار کے"

پھر زخم کھل گئے ہیں دلِ داغدار کے
پہونچے ہیں سرحدوں کے قریں لالہ زار کے
بلبل ہیں اور گل ہیں اشارے ہیں پیار کے
نقارے دن دھاڑے ہیں بوس و کنار کے
جلتی ہے گل بکاولی کا روپ دھار کے
بادِ نسیم جھوم کے سینہ ابھار کے
رنگینیوں میں گردشِ لیل و نہار کے
افسانے چل پڑے ہیں کسی گل عذار (۱) کے
ہو کے نقیب پہونچے دُرِ شاہوار کے
دسویں نقیؑ ہیں پھول امامت کے ہار کے

اک مرض میں خلیفہ (۲) ہوا ایک مبتلا
درباریوں کو موت کا اندیشہ ہو چلا
ماں نے امام سے کیا رو رو کے التجا
نسخہ صحت کے واسطے اک کیجیے عطا
حضرت کے ایک نسخے سے ہی بیٹا جی پڑا
ماں نے گزارے نذریں دینار اور دعا
محسن کُشی کی بیٹے نے کر دی پر انتہا
حضرت کو درمیان درندوں کے کر دیا
ناداں نے چاہا رکنِ امامت کو توڑنا
ٹوٹے مگر درندے ہی دامن پسار کے

ہونے کو ختم تھا ہی ہدایت کا سلسلہ
تکمیلی منزلوں میں تھا تدریسی قافلہ
نظروں میں تھا نقیؑ کے آخری مجادلہ
قدرت کے ہاتھ کا لکھا منشائے کربلا
اک خوبرو کنیز سے طے کر کے معاملہ
بیٹے حسنؑ (۳) سے رشتۂ الفت دیا ملا
دو دامنوں کے بندھنوں کا یہ ملا صلہ
نرجسؑ کی گود میں پلا زہراؑ کا لاڈلا
لعلِ جلیل سیفِ خدا۔ دافعِ بلا
زائر قریب ختم ہیں دن انتظار کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

BY ZAIR ZAIDI
COLLECTION BY NAZAR ABBAS
17-9-2003

نیو یارک
۲۰ ستمبر ۱۹۹۳ء

قصیدہ

در مدح حضرت امام علی نقی علیہ السلام
"یا نقیؑ دل کو ہے راحت آپ سے"

۱۔ یا علیؑ ہم کو ہے الفت آپ سے ۔۔۔ یا نقیؑ دل کو ہے راحت آپ سے
2۔ آپ کی رگ میں ہے خونِ مصطفیٰؐ ۔۔۔ دینِ حق میں ہے حرارت آپ سے
3۔ آپ کا ہے نام بر نامِ علیؑ ۔۔۔ سب کو ملتی ہے ہدایت آپ سے
4۔ آپ ہیں دلبندِ حضرت فاطمہؑ ۔۔۔ آلِ احمدؐ کی ہے شوکت آپ سے
5۔ آپ ہیں دسویں امامِ دینِ حق ۔۔۔ ہے فروزاں شمعِ رحمت آپ سے
6۔ آپ کے ورثہ میں ہے صبرِ حسینؑ ۔۔۔ سوز میں باقی ہے لذت آپ سے
7۔ صُلب میں مہدیؑ ہیں چونکہ آپ کے ۔۔۔ ہے حکومت کو عداوت آپ سے
8۔ کام فطرت کو ہے لینا آپ سے ۔۔۔ ہے خدا کو کام حضرت آپ سے
9۔ آپ کے ذمہ ہے اک کارِ عظیم ۔۔۔ آمدِ قائمؑ کی حاجت آپ سے
۱۰۔ بیاہ نرجسؑ کا رچے گا ایک دن ۔۔۔ عسکریؑ کو ہے ضرورت آپ سے
۱۱۔ دونوں کے بندھن سے ہو گا دیدہ ور ۔۔۔ لے گا کروٹ دینِ فطرت آپ سے
12۔ اس قدر جب خوبیاں ہیں آپ میں ۔۔۔ کیوں نہ ہو ہم کو محبت آپ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصیدہ در تہنیتِ ولادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

از جناب حبیب علی صاحب حبیب

جانشینِ پنجتن پیدا ہوا
وارثِ علمِ حسن پیدا ہوا

دسویں کو ماہِ رجب کی مومنو
مصطفٰےؐ کا جان و تن پیدا ہوا

مذہبِ اسلام کی تبلیغ کو
نائبِ شاہِ زمن پیدا ہوا

کیوں نہ ہوں حور و ملک اس پر نثار
جانِ زہراؑ و حسنؑ پیدا ہوا

دل رضاؑ کا آج بے حد شاد ہے
ورثہ دارِ پنجتن پیدا ہوا

لب پہ آیا جب مرے نامِ تقیؑ
دل میں الفت کا چمن پیدا ہوا

دیکھ دنیا میں تقیؑ سا کب کوئی
جب سے دنیا کا چمن پیدا ہوا

زینتِ گنجینۂ ختمِ رسل
بے بہا دُرِّ عدن پیدا ہوا

جس میں ہے نورِ امامت کی ضیا
آج وہ لعلِ یمن پیدا ہوا

نارِ دوزخ کا نہیں ہے ڈر حبیب
دل میں عشقِ پنجتن پیدا ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدح امام علی نقیؑ

وہ جس کے قلب و نظر میں یارو نقیؑ کی صورت بسی ہوئی ہے
اسی کے سینہ میں ہے حرارت اسی کے سب میں ہے روشنی ہے
وہ جس کو کہتے ہیں اصلِ ایماں وہ میرے مولا سے دوستی ہے
وہ جس کو کہتے ہیں نسلِ شیطاں وہ میرے مولا سے دشمنی ہے
علیؑ کا جس کو نہ ہوگا عرفاں نبیؐ پہ لائے گا کیا وہ ایماں
بغیر در کے رسائی گھر تک کہیں جہاں میں کبھی ہوئی ہے
کہیں نقیؑ ہے کہیں رضاؑ ہے کہیں ہے عابدؑ کہیں علیؑ ہے
علیؑ کو جس رنگ میں بھی دیکھا پکاری دنیا علیؑ علیؑ ہے
کرے جو آلِ نبیؐ سے نفرت بشر یقیناً ہے پست فطرت
علاج جس کا کہیں نہیں ہے جہاں میں وہ ایک ہی کمی ہے

دکھا کے لشکر امام ہادیؑ کو کیا ڈرائے گا کوئی ظالم
خبر نہیں ہے اسی کی گودی کا پروردہ عسکریؑ ہے
نقیؑ نے اشعار وہ پڑھے ہیں کہ بیٹھ کے سب اٹھے ہیں
دماغ و دل پر ہو جس کا قبضہ نگاہ سے اس کی ہی دل ہے
اتر گیا سلطنت کا نشہ الٹ گئے سب کے جام و مینا
جدا زمانے کی شاعری سے امام نقیؑ کی شاعری ہے
یہ مانا زنداں میں تھا اندھیرا مگر یہاں نقیؑ کی روشنی ہے
کہ جس طرف سر اٹھا کے دیکھا امامؑ نے سجدوں سے جبیں ہے
کہا نقیؑ نے کرامت بنا دو ہر ایک زینت بنی ہے
تمہاری کوشش سے کوئی بیٹی زباں سے نہیں ہے اشارہ
ہاں نقیؑ کے قدموں پہ کر کے سجدہ سب ہی جھکے ہیں
انہیں کے قدموں پہ روزِ اول ملائکہ نے جب جب دم
قصیدہ نورِ ازل کا آیا لبِ کلیم جہاں پہ تب ہے
ہوا یہ محسوس ساری محفل جوابِ سینا بنی ہوئی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

qaseeda imam naqi a.s by shadan

حضرت امام علی نقیؑ

1

آلِ اطہار کی پیروی چاہیئے
موت کے بعد کی زندگی چاہیے

علم و صبر و قناعت بھی مل جائیں گے
اتباعِ امام نقیؑ چاہیئے

جگمگائے گا دل ان کے کردار سے
ہم اندھیرے میں ہیں روشنی چاہیئے

ان کے در کی فقیری کو شاہی سمجھ
یاں تکبّر نہیں عاجزی چاہیئے

بارگاہِ امام نقیؑ پہ چلو
گر تمہیں دولتِ آگہی چاہیئے

پرسشِ قبر کا کوئی خدشہ نہیں
ان کے دامن سے وابستگی چاہیئے

ایک دولت ہے حُبِّ علی دوستو
اور یہ دولت ہمیں لازمی چاہیئے

وہ مقدّر جو سلمان و بوذر کا ہے
اس مقدّر کی تابندگی چاہیئے

آخرت میں جو لے جائے فردوس میں
ہم کو شاداں وہی شاعری چاہیئے

2

کیا بتائیں تمہیں کہ کیا ہیں نقیؑ
حق نگر اور حق نما ہیں نقیؑ

کیونکہ دل بند فاطمہؑ ہیں نقیؑ
اس لئے شامل کساء ہیں نقیؑ

جن غریبوں کی کوئی آس نہیں
ان غریبوں کا آسرا ہیں نقیؑ

بارہویں گل ہیں باغِ عصمت کے
کیسے خوش رنگ و خوش نما ہیں نقیؑ

آپ دسویں امام ہیں گویا
دونوں عالم کے رہنما ہیں نقیؑ

زینبؑ کا ذبہ ہوئی نائب
علم کا ایک معجزہ ہیں نقیؑ

ہیں قدم بوس سب وزیر بھی
کیوں کہ فرزندِ سیدہ ہیں نقیؑ

ہیں سند گلشنِ محمدؐ کی
وارثِ علمِ مصطفےٰ ہیں نقیؑ

کمسنی میں ہوئے امامِ جہاں
علم کا ایک معجزہ ہیں نقیؑ

ہیں جو مانندِ ناقۂ صالح
خاصِ خاصانِ کبریا ہیں نقیؑ

اس کو کچھ گمرہی کا خوف نہیں
جس کی منزل کے رہنما ہیں نقیؑ

ہیں نقیؑ جواد کے فرزند
اس لئے صاحبِ سخا ہیں نقیؑ

جانتے ہیں انہیں خدا والے
بالیقیں حجتِ خدا ہیں نقیؑ

دیکھ لو اس میں دین کی صورت
ایسا شفاف آئینہ ہیں نقیؑ

اس کو طوفاں کا کوئی خوف نہیں
جس کی کشتی کے ناخدا ہیں نقیؑ

منحصر صرف زندگی پہ نہیں
موت کا بھی تو آسرا ہیں نقیؑ

جس کو شاداں ہے حبِ آلِ عبا
اس کے ہر درد کی دوا ہیں نقیؑ

QASEEDA OF IMAM NAQI A.S WRITTEN BY SHADAN DEHLAWI FOR 3 & 5 RAJAB

COLLECTION BY NAZAR ABBAS
2 SEP 2003

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیویارک
۱۸ر نومبر سنہ ۹۰ء

BY ZAIR ZAIDI

قصیدہ در مدح امام علی نقی علیہ السلام

FOR 3 & 5 RAJAB

ترتیبِ امامت کی رعایت سے معشرہیں

"دسویں نقیؑ ہیں پھول امامت کے ہار کے"

پھر زخم کھل گئے ہیں دلِ داغدار کے
پہونچے ہیں سرحدوں کے قریں لالہ زار کے
بلبل ہیں اور گل میں اشارے ہیں پیار کے
نقّارے دن دہاڑے ہیں بوس و کنار کے
جلتی ہے گل بکاؤلی کا روپ دھار کے
بادِ نسیم جھوم کے سینہ ابھار کے
رنگینیوں میں گردشِ لیل و نہار کے
افسانے چل پڑے ہیں کسی "گل عذار" کے
ہو کے نقیب پہونچے درِ شاہوار کے
دسویں نقیؑ ہیں پھول امامت کے ہار کے

اک مرض میں خلیفہ (۳) ہوا ایسا مبتلا
درباریوں کو موت کا اندیشہ ہو چلا
ماں نے امام سے کیا رو رو کے التجا
نسخہ صحت کے واسطے اک کیجئے عطا
حضرت کے ایک نسخے سے ہی بیٹا جی پڑا
ماں نے گزارے نذریں دینار اور دعا
محسن کشی کی بیٹے نے کر دی پر انتہا
حضرت کو درمیان درندوں کے کر دیا
ناداں نے چاہا رکنِ امامت کو توڑنا
ٹوٹے مگر درندے ہی دامن پسار کے

ہونے کو ختم تھا ہی ہدایت کا سلسلہ
تکمیلی منزلوں میں تھا تدریسی قافلہ
نظروں میں تھا نقیؑ کے آخری مجادلہ
قدرت کے ہاتھ کا لکھا منشائے کربلا
اک خوبرو کنیز سے طے کر کے معاملہ
بیٹے حسنؑ سے رشتۂ الفت دیا ملا
دو دامنوں کے بندھنوں کا یہ ملا صلہ
نرجسؑ کی گود میں پلا زہراؑ کا لاڈلا
نعلِ جلیل سیفِ خدا۔ دافعِ بلا
زائر قریب ختم ہیں دن انتظار کے

COLLECTION BY NAZAR ABBAS 1 SEP 2003

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام علی نقی علیہ السلام

جناب ریحان اعظمی کا کلام

مدحت علیؑ نقیؑ کی مقدر کی بات ہے
قطرے کے لب پہ آج سمندر کی بات ہے

مولا نقیؑ کا ذکر کیا جب تو یوں لگا
یہ ہے نبیؐ کا ذکر یہ حیدرؑ کی بات ہے

جس گھر میں انبیاء پئے تعظیم آتے تھے
اس گھر کے ایک فرد اسی در کی بات ہے

تقویٰ تقیؑ کا صبر حسینؑ شہید کا
انکو اگر ملا ہے تو یہ گھر کی بات ہے

اصحاب ان کے بوذرؓ و سلمانؓ مثال تھے
یہ اک عطائے خالق اکبر کی بات ہے

جو بھی عمل تھا مرضیٔ پروردگار تھا
ان کے عمل میں ساری پیمبرؐ کی بات ہے

یہ بھی تمام عمر رہے ظلم کا شکار
یوں ان کے تذکرے میں ستمگر کی بات ہے

سیرت انہی کی ساری حسنؑ عسکری میں تھی
منظر کی بات میں پس منظر کی بات ہے

ریحانؔ پیاس بجھ گئی ان کی ثناء کے بعد
یہ بھی تو ابن ساقیِ کوثر کی بات ہے

---ریحانؔ اعظمی---

مدح امام نقیؑ

از جناب ریحانؔ اعظمی

نقیؑ آئے زمانے میں بہارِ بے خزاں آئی
کہا اسلام نے اک بار پھر سے جاں میں جاں آئی

تقیؑ کی گود میں قرآن ہے یا عکس پیغمبرؐ
برائے تہنیت عرش بریں سے کہکشاں آئی

امامت کے فلک پہ آج خورشیدِ دہم آیا
امام آیا امامت کو تو آوازِ اذاں آئی

نقیؑ کے نام کی نکہت سے اک عالم معطر ہے
یہ خوشبو باغ زہراؑ کی کراں تا بہ کراں آئی

زمیں نے پائے اقدس چوم کے مدحت گزاری ہے
پڑھو صلِّ علیٰ مل کر صدائے آسماں آئی

علوم و فیض کے دریا عطا و خلق کی بارش
زمیں والوں کے حق میں آج ہو کے مہرباں آئی

دکھائے معجزے ایسے کہ منکر بھی ہوئے قائل
کہا قرآن نے بڑھ کر میرے منہ میں زباں آئی

یہ سیرت میں محمدؐ ہے شجاعت میں یہ حیدرؑ
امامِ وقت ہے قبضے میں رفتارِ زماں آئی

زمانہ آج بھی ریحانؔ ان سے فیض پاتا ہے
زبانِ قرآن کی یہ راز بھی کرتی عیاں آئی

---ریحانؔ---

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ---سید مذ ر عباس---۳ ستمبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۳ رجب کیلئے مرثیہ

امام علی نقی علیہ السلام

جناب ظہور جارچوی صاحب کا کلام

یہ مجلس عزا ہے برائے علی نقیؑ   مومن ہیں آج محوِ عزائے علی نقیؑ
دل میں بھرا ہے جوشِ ولائے علی نقیؑ   ہر سمت ہے یہ شور کہ ہائے علی نقیؑ
ظالم نے زہر دے کے جو ٹکڑے جگر کیا
مولا نے سوئے خلد جہاں سے سفر کیا

بچپن میں ان کو چھوڑ گئے تھے تقیؑ غریب   چھ سال صرف باپ کا سایہ ہوا نصیب
ان پر مصیبتوں کا رہا سلسلہ عجیب   عباسیوں کا دور تھا ان کے لئے مہیب
رہبر پہ آہ رہزنِ منزل کا ظلم تھا
ناقابلِ بیاں متوکل کا ظلم تھا

معصوم کو لعیں نے بلوا لیا عراق   ظاہر کیا امام کی خدمت کا اشتیاق
قبرِ نبیؐ سے چھٹنا تھا ہر چند دل پہ شاق   لیکن نقیؑ کو سہنا پڑا صدمہ فراق
جیسے حسینؑ، موسیٰؑ، رضاؑ اور تقیؑ گئے
یوں ہی مدینہ چھوڑ کے مولا نقیؑ گئے

پہلا ستم لعیں متوکل نے یہ کیا   ٹھہرایا اس کھنڈر میں جہاں رہتے تھے گدا
پھر تین روز بعد نظر بند کر دیا   رکھتے تھے پہرہ سخت ستم گار واشقیا
باہر کھنڈر سے آپ کو آنے نہ دیتے تھے
مولا تک اہل شہر کو جانے نہ دیتے تھے

رزاقی پاسباں جو ذرا مہرباں ہوا   یکس کو دوسرے کی حراست میں دے دیا
وہ نام کا سعید مگر تھا شقی   معصوم پہ ستم جو کیا وہ نیا کیا
ہر دن ستم شعار کے وہ ظلم سہتے تھے   ہر دم مگر عبادت خالق میں رہتے تھے
بارہ برس نقیؑ رہے اس قید خانے میں   کرتے نہ تھے لعیں کی ظلم ڈھانے میں
دشمن تھے محو ان کے فضائل چھپانے میں   پھر بھی بڑھی امام کی عظمت زمانے میں
مومن تڑپتے رہتے تھے دیدار کے لئے
مشتاق اہلِ علم تھے پندار کے لئے

اک شخص فتح نام محب تھا امام کا   شہرہ صلاحیت کا جو اس کی بہت ہوا
آخر وزیر وہ متوکل کا بن گیا   اس کے تدبر اور عمل کا اثر یہ ہوا
ظاہر میں ان پہ قید کا در بند کر دیا   لیکن نقیؑ کو گھر میں نظر بند کر دیا
مولا کو بار بار ستاتے تھے بدیقیں   کرتے تلاش گھر میں کبھی اسلحہ لعیں
دربار میں بلاتے کبھی دشمنانِ دیں   مجبور جاتے تھے جو ستم کیش کے قریں
کہتا لعیں شراب پئیں اور گائیں آپ
اشعار تو ضرور ہمیں کچھ سنائیں آپ

یہ بدترین جور و ستم تھے امام پہ   یہ وار تھے جو تیغ سے ہوئے تھے سخت تر
روحانی ایک صدمہ تھا اور یا الحذر   ملتی تھی روز روز یہ معصوم کو خبر
زائر جو کربلا و نجف کے بہم ہوئے
فرمان بدیقیں سے سر ان کے قلم ہوئے

یہ ظلم سہہ رہے تھے جناب علی نقیؑ   ایک آپ کو یہ اور بھی پرغم خبر ملی
قبرِ حسینؑ کھودنے پہنچے تھے کچھ شقی   ندی حسینیوں کے لہو کی وہاں بہی
آنکھوں سے سیلِ اشک بہاتے رہے امام
ہر لحظہ زخم تازہ اٹھاتے رہے امام

ایک اور دکھ سہا یہ ہمارے امام نے   بھیجا انہیں گرسنہ درندوں کے سامنے
چاہی تھی موت حاکمِ بد احترام نے   دیکھا مگر نظارہ یہ ہر خاص و عام نے
آنکھوں سے اپنے ملِ کے خدا کے ولی کا پاؤں
بھوکے درندے چوم رہے تھے نقیؑ کا پاؤں

ہر وقت اس الم سے تڑپتے تھے شاہ دیں   مولا علیؑ کی نقل بناتا تھا اہلِ کیں
اس پر ہوا پسرِ متوکل کا خشمگیں   ملعون کو منتصر سے مگر گالیاں ملیں
بیٹے کو گالیاں جو کو یہ سناتے تھے
درباروالے قہقہے اس پر لگاتے تھے

تنگ آیا منتصر متوکل کے طور سے   مل کر غلام رومی سے ٹکڑے اڑا دیئے
خود بادشاہ بن کے کئے کام کچھ بھلے   دنیا نے چھ مہینے ہی جینے دیا اسے
کچھ عرصہ تخت و تاج ملا مستعین کو
بعد اس کے راج مل گیا معتز لعین کو

معتز کو دشمنی جو نقیؑ سے ہوئی ہوا   ملعون نے امام کو زہر دغا دیا
کٹ کر کلیجہ باپ کا جب خاک پر گرا   کرنے لگے امام حسن عسکری بکا
بابا یتیم سامرے میں چھوڑ کر چلے
پردیس میں غریب سے منہ موڑ کر چلے

خود عسکریؑ نے باپ کو کو غسل و کفن دیا   خود ہی کیا نمازِ جنازہ کا فرض ادا
جس گھر میں تھا قیام وہیں دفن کر دیا   ہے آج اسی مقام پہ روضہ بنا ہوا
کہتے ہیں لوگ دل کا فسانہ امام سے   پاتے ہیں فیض اہلِ زمانہ امام سے
مولا نقیؑ کی عمر ہوئی قید میں تمام   چالیس سال زندہ رہے خلق میں امام
اعدا کے ظلم و جور اٹھاتے رہے مدام   سارے عزیز تڑپے مدینے میں صبح و شام
اب عرض کر ظہور یہ دسویں امام سے
رکھئے بلائیں دور اس ادنیٰ غلام سے

(طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ ۱۱ جون ۲۰۰۲ م)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام علی نقی علیہ السلام

دلوں میں شمعِ ہدایت جلا رہے ہیں نقیؑ
رہِ حیات کی ظلمت مٹا رہے ہیں نقیؑ
بڑھی امامتِ مطلق کی اور اک منزل
کچھ اور دین کی حرمت بڑھا رہے ہیں نقیؑ

کچھ اس انداز سے یہ قبلۂ دنیا و دیں آیا
ہدایت خود پکار اٹھی کہ پھر دورِ یقیں آیا
نبیؐ کے نور کا حامل علیؑ کے علم کا وارث
امینِ فکرِ شبیری تقیؑ کا جانشیں آیا

سید محمد باقرؔ کاظمی صاحب کا کلام

لو گھر میں محمدؐ کے اک اور علیؑ آیا
اک علم کا مرکز ہے اک شمعِ ہدایت ہے
خوش بی بی سمانہ ہیں گود ان کی بھری حق نے
آغوش میں بیٹا ہے کیا چاند سی صورت ہے
امت کو مبارک ہو یہ دسواں امام اپنا
پرتو ہے نبوت کا اور سایہ رحمت ہے
نادار کو اک پل میں چاہیں تو غنی کر دیں
دیں کور کو بینائی حاصل انہیں قدرت ہے
منکر تھا جنیدی گو کہنا ہی پڑا آخر
ہے طفل مگر ان کو داناؤں پہ سبقت ہے
رکھتا تھا حسد اِن سے، دیکھا تو ہوا قائل
مشہور زمانہ میں یحییٰ کی حکایت ہے
وہ قید، وہ آزادی، ایذا و زباں بندی
تبلیغ رہی جاری، کیا شانِ امامت ہے
سِکیت کا بیٹا بھی، یحییٰ بن اکثم بھی
الجھے تھے امامت سے، تا حشر ندامت ہے
چھوڑا تھا درندوں کو ان پر متوکل نے
قدموں پہ گرے آ کر فرض انکی اطاعت ہے
حاکم کو عناد ان سے، یہ اُس کو شفا بخشیں
لایا نہ مگر ایماں، کس درجہ شقاوت ہے
کہنے کو ثنا خواں ہے مولا کا مگر باقرؔ
گویائی کی قوت ہے نے تاب نہ طاقت ہے

--باقرؔ کاظمی مرحوم--

(اپنے بچوں کے لئے بذریعہ برادر منظر حسنین جمع کیا ---طالب دعا- سید نذر عباس)

۱۴ فروری ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نقیؑ آئے زمانے میں بہار بے خزاں آئی

(در مدحِ امام علی نقی علیہ السلام)

نقیؑ آئے زمانے میں بہار بے خزاں آئی
کہا اسلام نے اک بار پھر سے جاں میں جاں آئی

نقیؑ کی گود میں قرآن ہے یا عکسِ پیغمبرؐ
برائے تہنیت عرشِ بریں سے کہکشاں آئی

امامت کے فلک پہ آج خورشیدِ دہم آیا
امام آیا امامت کو تو آوازِ اذاں آئی

نقیؑ کے نام کی نکہت سے اک عالم معطر ہے
یہ خوشبو باغِ زہراؑ کی گراں تا بہ گراں آئی

زمیں نے پائے اقدس چوم کے مدحت گزاری ہے
پڑھو صلِ علیٰ مل کر صدائے آسماں آئی

علوم و فیض کے دریا عطا و خلق کی بارش
زمیں والوں کے حق میں آج ہو کے مہرباں آئی

دکھائے معجزے ایسے کہ منکر بھی ہوئے قائل
کہا قرآن نے بڑھ کر میرے منہ میں زباں آئی

یہ سیرت میں محمدؐ ہے شجاعت میں ہے یہ حیدرؑ
امامِ وقت ہے قبضے میں رفتارِ زماں آئی

زمانہ آج بھی ریحانؔ ان سے فیض پاتا ہے
زبانِ قرآن کی یہ رمز بھی کرتی عیاں آئی

مدحت علی نقیؑ کی مقدر کی بات ہے

(در مدحِ امام علی نقی علیہ السلام)

مدحت علی نقیؑ کی مقدر کی بات ہے
قطرے کے لب پہ آج سمندر کی بات ہے

مولا نقیؑ کا ذکر کیا جب تو یوں لگا
یہ ہے نبیؐ کا ذکر یہ حیدرؑ کی بات ہے

جس گھر میں انبیاء پئے تعظیم آئے تھے
اُس گھر کے ایک فرد اُسی در کی بات ہے

تقویٰ نقیؑ کا صبر حسینؑ شہید کا
انکو اگر ملا ہے تو یہ گھر کی بات ہے

اصحاب ان کے بوذرؓ و سلماںؓ مثال تھے
یہ اک عطائے خالقِ اکبر کی بات ہے

جو بھی عمل تھا مرضیٔ پروردگار تھا
ان کے عمل میں ساری پیمبرؐ کی بات ہے

یہ بھی تمام عمر رہے ظلم کا شکار
یوں ان کے تذکرے میں شبرؑ کی بات ہے

سیرت انہی کی ساری حسنؑ عسکری میں تھی
منظر کی بات میں پسِ منظر کی بات ہے

ریحانؔ پیاس بجھ گئی ان کی ثنا کے بعد
یہ بھی تو ابنِ ساقیٔ کوثر کی بات ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام

ازجناب فیاض مہدی صاحب ۔کینیڈا

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں
ہوا ہے شور جو صلوٰۃ کا مدینے میں
تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ
کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں
کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے
لگی ہے آگ جو بغض علیؑ کی سینے میں
فقط علیؑ ہی نہیں باپ بھی حسنؑ کا ہے
ملاپ اول و آخر ہے اس قرینے میں
ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے
ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں
کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے
نہیں ہے ہمت و طاقت کسی کمینے میں
خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے
ملا نہ خون کو سرکار کے پسینے سے
نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت
بس اب سوار بھی ہو جائے سفینے میں
ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا پوتا
مزا کہاں رہا فیاض ایسے جینے میں

----

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر اُٹھا کر سرِ پُرنور پکارے یہ امامؑ

میرے نانا مرے دادا مری دادی کو سلام

کہہ کے یہ گر گئے تکیے پہ جو مولائے انام

عسکریؑ رونے تڑپنے لگیں ارواحِ کرام

پُرسہ دیتا تھا نہ کوئی ، نہ گلے ملتا تھا

پنجتنؑ روتے تھے اور عرشِ خدا ہلتا تھا

فاطمہؑ کرتی تھیں یہ بَین تڑپ کر ہر بار

میرے شبیرؑ کے پوتے تری غربت کے نثار

مثلِ شبرؑ کے جو نیلا ہے تنِ زار و نزار

وقتِ رحلت تجھے پانی بھی ملا گُل رُخسار

کب گھرانا کہیں ایسا کوئی مظلوم ہُوا

ساتواں تو مرا پوتا ہے جو مسموم ہُوا

کون سا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام

از جناب فیاض مہدی صاحب ۔کینیڈا

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں
ہوا ہے شور جو صلوٰۃ کا مدینے میں

تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ
کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں

کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے
لگی ہے آگ جو بغض علیؑ کی سینے میں

فقط علیؑ ہی نہیں باپ بھی حسنؑ کا ہے
ملاپ اول و آخر ہے اس قرینے میں

ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے
ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں

کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے
نہیں ہے ہمت و طاقت کسی کمینے میں

خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے
ملا نہ خون کو سرکار کے پسینے سے

نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت
بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں

ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا پوتا
مزا کہاں رہا فیاض ایسے جینے میں

----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدح امام حسن عسکریؑ ۔ ٹورنٹو ۔ ۱۴۲۴ھ ۔ سید فیاض مہدی

حَسَن کے لکھنے سے آتا ہے حُسن کاغذ پر
حُسین لکھ کے تو دیکھو حسین ہے کہ نہیں؟ (نامعلوم شاعر)

سعودی کعبے پہ قابض، یہودی اقصیٰ پر
کوئی زمین پے مسلمین ہے کہ نہیں؟

اٹھو! مٹادو یہود و سعود کا قبضہ
مدد خدا کی ملے گی، یقین ہے کہ نہیں؟

حسنؑ کا بیٹا اک ابنِ حسنؑ ہے دنیا میں
اسی وجہ سے یہ قائم زمین ہے کہ نہیں؟

وہ پھنس گیا ہے غزہ سے نکلنا چاہتا ہے
مگر گھروں کو گراتا کمین ہے کہ نہیں؟

علیؑ کی گود میں دیکھو حسنؑ اک اور دفعہ
بتائے گا تجھے راہب، ذہین ہے کہ نہیں؟

علیؑ علیؑ ہو زباں پر، ہو خدمتِ بُش میں
تو ایسی نام کی "امہ" لعین ہے کہ نہیں؟

مذاکرات کرے جو بھی کوئی شیطاں سے
بجائے بھینس کے آگے وہ بین ہے کہ نہیں؟

بہت سے کندی سدھارے ہیں عسکریؑ تو نے
مثالوں سے بھری تاریخِ دین ہے کہ نہیں؟

ہو گرچہ روح بلالی تو فکرِ مخرج کیا!
جو سین نکلا تھا اس سے وہ شین ہے کہ نہیں؟

نہ ہوں گے عترت و قرآں کبھی جدا ہرگز
قرآں میں دیکھ امامِ مبین ہے کہ نہیں؟

ہے آ رہی یہ صدا آج بھی تو کوفہ سے
کہ حق پہ مرنا خود ہی بہترین ہے کہ نہیں؟

ابوترابیوں سے عسکریؑ یہ پوچھتا ہے
کبھی تراب پہ رکھی جبین ہے کہ نہیں؟

سقیفہ والوں سے پوچھے گا حشر تک فیاضؔ
نبیؐ کا آج کوئی جانشین ہے کہ نہیں؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام حسن عسکریؑ

علم تفسیر قرآں اگر چاہیئے
بس حسن عسکری پر نظر چاہیئے

ہے حسن عسکری کی ولادت کا دن
اس خوشی کا دلوں پر اثر چاہیئے

اعتراضات جتنے تھے قرآن پر
کیسے رد ہو گئے یہ خبر چاہیئے

جس نے تفسیر لکھی ہے قرآن کی
اس قلم کی اطاعت مگر چاہیئے

جس میں ہو عکسِ فکرِ حسن عسکریؑ
ایسا کردار و علم و ہنر چاہیئے

اِن کے شاگرد کو جو میسر ہوئی
علم قرآں پہ ایسی نظر چاہیئے

ڈھونڈھتا ہے نقائص جو قرآن میں
ایسے کج فکر سے بھی حذر چاہیئے

جس کی منزل ہو علم حسن عسکری
راہ رو کو وہی رہ گزر چاہیئے

ان کے فرزند سے لو لگائے رکھو
منتظر کو سدا منتظر چاہیئے

ان کے بیت الشرف سے ملے گی فقط
تم کو جس مبتدا کی خبر چاہیئے

اپنے اس شوق سجدہ سے نادم ہیں ہم
جیسی دہلیز ہو ویسا سر چاہیئے

بن کہے جو دکھوں کا مداوا کرے
ہم کو اس شان کا چارہ گر چاہیئے

کوئی قرآں کا دشمن نہ پھر آسکا
وار بھرپور اور کارگر چاہیئے

ابرِ باراں بھی جس کی اطاعت میں ہو
رہبری کو وہی راہبر چاہیئے

فوجِ شاہی کی کوئی حقیقت نہیں
لشکرِ عسکری پر نظر چاہیئے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصیدہ درمدح امام حسن عسکری علیہ السلام

نیویارک
۳۰ نومبر ۱۹۹۰ء

ترتیبِ امامت کی رعایت سے اَحَدَ معشّر[۱] ہیں

"جس سے دنیا کو ملے گا دیدہ ور آ ہی گیا"

گیارہویں برجِ امامت میں قمر آ ہی گیا ———— ایک منزل اور آگے راہبر آ ہی گیا
آبِ نیساں بن کے تابندہ گہر آ ہی گیا ———— آفتاب نو لئے نورِ سحر آ ہی گیا
تہنیت لے کر خدا کا نامہ بر آ ہی گیا ———— ہیں نقی[۲] سرشار پسر تاجور آ ہی گیا
روشنی لے کر بغیر بام و در آ ہی گیا ———— لوٹ کر تارا فلک سے اُن کے گھر آ ہی گیا
گلشنِ زہراؑ میں نخلِ بار ور آ ہی گیا ———— جس کا پھل قائمؑ رہے گا وہ شجر آ ہی گیا
جس سے دنیا کو ملے گا دیدہ ور آ ہی گیا

سامرہ میں خشک سالی کا چلا اک دورِ غم ———— کھیتیاں۔ ہریالیاں ہونے لگیں جل کر بھسم
کی گئیں گھر گھر دعائیں! ورد ہوئے قرآں ختم ———— بوند برسا بوند بھر پانی۔ ہوئی دھرتی نہ نم
اک کسی راہب نے پھونکا سامریت کا وہ دم ———— جب بھی وہ کہتا برس پڑتے تھے بادل یم بہ یم
مذہبِ اسلام نظروں سے گرا کھو کر بھرم ———— دوست تھے جو لوگ وہ ہونے لگے کٹر خصم
عسکری نے چھین کر راہب کے ہاتھوں سے صنم[۳] ———— انگلیوں کے اک اشارے سے کہا۔ ابرِ کرم
لوٹ کر برسو۔ دعا بن کر اثر آ ہی گیا

لوگوں نے دیکھا فضا میں کالے بادل چھا گئے ———— چپے چپے چند لمحوں میں ہی جل تھل ہو گئے
جس جگہ چاہا وہیں بادل گئے بارش لئے ———— جس جگہ کا حکم تھا جس کو وہیں جا کر گرے
چل پڑیں ٹھنڈی ہوائیں۔ پیڑ بل کھانے لگے ———— زرد پتے شاخوں کی باہوں میں لہرانے لگے

شہرتِ اسلام پلٹی۔ لوگ پھر واپس ہوئے ———— ڈھل گئے شبہات و شک لیکن تو دھبے رہ گئے
تھرتھراتے پاؤں زائرین کے پھر جم گئے ———— اہلِ بیتِ مصطفیٰ کے لوگ گن گانے لگے
ہے قیادت کس کے گھر کھل کر نظر آ ہی گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیویارک
۲۱ ستمبر ۱۹۹۲ء

قصیدہ

در مدح امام حسن عسکری علیہ السلام

"پھر ذوالفقار گردنِ باطل سے ہے قریب"

1۔ کشتیِ دینِ حق لبِ ساحل سے ہے قریب — اسلام اپنی آخری منزل سے ہے قریب

2۔ یہ رہ نوردِ شوق۔ مرا گیارہواں امام — بس ایک ہاتھ لیلیٰ محمل سے ہے قریب

3۔ یہ عسکریؑ۔ بنامِ حسنؑ مصطفیٰؐ کا لال — خونِ رواں کی طرح رگِ دل سے ہے قریب

4۔ نرجسؑ سے اپنے دامنِ الفت کو باندھ کر — زہرا کے پھول۔ جانِ عنادل سے ہے قریب

5۔ لطلِ جلیل مہدیِ قائمؑ اسی سے ہیں — یہ باپ بن کے دین کے حاصل سے ہے قریب

6۔ ہے اہلِ اقتدار کی کوشش چلے نہ نسل — اولاد اس کی حربۂ بزدل سے ہے قریب

7۔ کوشش ہے زہر دے کے کریں قصہ مختصر — معصوم۔ بے ضرر۔ سمِ قاتل سے ہے قریب

8۔ خالق کی ہے نظر میں مگر چیز ہی کچھ اور — ربِ جلیل آب لئے گل سے ہے قریب

9۔ بس آب و گل کے ملنے کی کچھ دیر ہی تو ہے — صنّاعیِ خدا حدِ کامل سے ہے قریب

10۔ ہے پھیلنے کو روشنی ہی روشنی کا طور — اب دیر کیا ہے۔ دیدۂ دیں تِل سے ہے قریب

11۔ حیدر کا پوتا آنے کو ہے دھوم دھام سے — پھر ذوالفقار گردنِ باطل سے ہے قریب

12۔ وہ دن قریب ہے کہ خلافت رسول کی — منصب کے اہلِ عہدہ کے قابل سے ہے قریب

13۔ گھومے گی اُس کے حکم سے دنیا یہ اس طرح — معمول جیسے۔ گویا کہ عامل سے ہے قریب

14۔ اشعار میں نہ زورِ تغزل کا کیوں ہو آج — محبوب چل کے زائرِ بسمل سے ہے قریب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدح امام حسن عسکریؑ

اللہ اللہ کتنا اونچا ہے مقام عسکریؑ
مہدی دوراں ہے فرزند امام عسکریؑ

جس گلی نرجس کی خوشبو سے معطر ہے جہاں
اس کی منزل بھی ہے گلزار امام عسکریؑ

کہتا ہے جس کو زمانہ مہدی دیں کا نظام
اصل میں وہ بھی ہے استمرار نظام عسکریؑ

ابتدا صبح ازل ہے انتہا شام ابد
ساری دنیا سے الگ ہیں صبح و شام عسکریؑ

مکر راہب توڑ کر دنیا پہ ثابت کر دیا
بارش رحمت بھی ہے اک فیض عام عسکریؑ

کند ذہنی اس طرح کندی کی واضح ہوگئی
بن گیا شرح کلام حق کلام عسکریؑ

ظلمتیں مٹ جائیں گی ہر رات ہوگی صبح نور
جب نکل کر آئے گا ماہ تمام عسکریؑ

نام جانِ عسکریؑ پر کیوں نہ خم ہو جائے سر
ہے زمانہ میں یہی طرز سلام عسکریؑ

کار تنظیم جہاں مشکل نہیں آسان ہے
شرط بس یہ ہے کہ ہو انساں غلام عسکریؑ

خاک سجدہ ـ نقش خاتم ـ نافلہ، شکر و سلام
یہ عناصر ہوں تو بنتا ہے غلام عسکریؑ

عسکریؑ کا حلم تو دنیا نے دیکھا ہے بہت
دیکھ لیں اے کاش ظالم انتقام عسکریؑ

جس کے اک پرتو سے یہ انسان بنتا ہے کلیم
اے خدا ہے کتنا اونچا وہ کلام عسکریؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصائد در تہنیت ولادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

از جناب شفیع صاحب شفیع

ہو مبارک احمدِ مرسل کی جاں پیدا ہوا
گیارہواں ہادی امامِ دو جہاں پیدا ہوا

عسکری، ہادی، زکی مشہور ہیں القاب کئی
نام نامی ہے حسن شاہِ زماں پیدا ہوا

ہے ربیع آخری مولود کی شب گیارہویں
آج دنیا میں امامِ انس و جاں پیدا ہوا

محرمِ سرِ خدا آگاہِ رمزِ کبریا
عالمِ سرّ و علن رازِ نہاں پیدا ہوا

فضل و رحمِ حق تعالیٰ ہو گیا بندوں پہ آج
رحمتِ خلاقِ عالم کی زباں پیدا ہوا

حور و غلماں و ملک آپس میں کہتے ہیں یہی
ہو مبارک آج محبوبِ جہاں پیدا ہوا

کیا تری تصویر صانع نے بنائی ہے عجیب
دیکھتے ہی تجھ کو خالق کا گماں پیدا ہوا

کیوں نہ ہوں سیراب عالم کے تمامی تشنہ کام
جس کی دریائے سخاوت ہے عیاں پیدا ہوا

خوف اب بادِ حوادث کا نہ کر یا مومنیں
حاکمِ دنیا و دیں صاحبقراں پیدا ہوا

گل ہیں مہکے غنچے کھلے نخل ہیں سب بارور
زینتِ باغ و بہارِ بوستاں پیدا ہوا

اے شفیع اب ہو گئیں کافور ساری ظلمتیں
آ گئے راحت کے دن بابِ اماں پیدا ہوا

مبارک باد

از جناب لطیف النساء بیگم لطیف

ہوئی مبذول ہم پر رحمتِ داور مبارک ہو
ہوئے پیدا ہمارے گیارہویں رہبر مبارک ہو

پرستارانِ اہلبیت خوش ہو ہو کے کہتے ہیں
عطا حق نے کیا ہے گیارہواں رہبر مبارک ہو

ہوئی ہے تیرھویں ظاہر گھڑی سلکِ طہارت کی
یہی تو گیارہویں ہیں دین کے رہبر مبارک ہو

مبارک ہو سمانہ بانوئے ذیجاہ کو بیٹا
علیِ ذی شرف کو یہ مہِ انور مبارک ہو

مبارک آپ کو ہو یا محمدِ ذی حشم پوتا
بے مثلِ جدِ علومِ حق کا یہ باقر مبارک ہو

ہزاروں معجزے ظاہر ہوئے ہیں قید خانے میں
تصرف حق نے بخشا ان کو ہر شئے پر مبارک ہو

صدا بخشا عبور ان کو خدا نے علمِ غائب پر
وہی ہوتا تھا آ جاتا تھا جو لب پر مبارک ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیویارک
۱۵ فروری سنہ ۱۹۹۳ء

قصیدہ در مدح امام حسن علیہ السلام

"انسانیت کا حسن عبارت حسن سے ہے"

1۔ دنیائے رنگ و بو میں حلاوت حسن سے ہے
اقدار کی دلوں میں تمازت حسن سے ہے

2۔ جو جانے والی چیز حکومت تھی۔ چھن گئی
چھینی نہ جا سکی جو امامت حسن سے ہے

3۔ نانا سے اس قدر تھے مشابہ۔ کہ کہتے لوگ
روئے رسولِ حق کی زیارت حسن سے ہے

4۔ کھانے کے میز[1] سجتے ہیں ہر سال یاد میں
یہ رسم ہے گواہ سخاوت حسن سے ہے

5۔ مہماں نوازی۔ درگزری۔ عدل گستری
انسانیت کا حسن عبارت حسن سے ہے

6۔ تیئس پا پیادہ حجوں[2] ہی سے صاف ہے
وابستہ کتنا شوق عبادت حسن سے ہے

7۔ صلحِ حسن ہے نقطۂ آغازِ کربلا
باطل کو کھل کے آنے کی دعوت حسن سے ہے

8۔ تا عمر صلح نامہ پہ قائم رہے حضور
تاریخ ہے گواہ۔ دیانت حسن سے ہے

9۔ فوجِ عدو سے جا ملے۔ درہم لگے جو ہاتھ
عباس کے پسر[3]۔ یہ بغاوت حسن سے ہے

10۔ ازواجِ نوح و لوط کو مت بھول۔ بد نصیب
جعدہ[4] پہ جامِ زہر۔ خیانت حسن سے ہے

11۔ دولت کی آرزو میں نہ شوہر سے کر دغا
تیرا وقار تیری سعادت حسن سے ہے

12۔ دلوانا زہر۔ بیوی کے دستِ فریب سے
غمازی کر رہا ہے[5]۔ خلافت حسن سے ہے

13۔ ہوگا امیرِ شام سے اس کو ہی حسنِ ظن
جس کے دلِ نجس میں عداوت حسن سے ہے

14۔ ذوقِ سخن کے ہوتے بھی۔ زیادہ نہ کہہ سکا
زائر کی شاعری کو ندامت حسن سے ہے

---

[1] امام حسن خلافت سے دست برداری کے بعد تبلیغ حق کے کام کو اپنے دسترخوان کے ذریعہ انجام دیتے تھے۔ لوگوں کو کھانے پر بلا بلا کر اسلام کی قدروں کی تبلیغ کرتے تھے۔ امام حسن کی اسی سیرت کی یاد میں ہمارے گھروں میں اُن کے دسترخوان سجائے جاتے ہیں۔ اور اُن کی تعلیمات اور مہماں نوازی سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔

[2] آپ نے اپنی مختصر حیات میں ۲۲ پا پیادہ حج کئے۔ صرف اسی ایک بات سے صاف ہے کہ اُن کے متعلق کثرتِ ازدواج کا الزام اُن کی کردارکشی کے لئے لگایا گیا تھا۔

[3] عبیداللہ رسول اکرم کے چچا عباس کے بیٹے تھے۔ انہیں حضرت حسن نے اپنا علمدارِ لشکر مقرر کیا تھا۔ معاویہ نے ایک لاکھ درہم کی تھیلی بھجوائی اور یہ راتوں رات دشمنوں کے ساتھ ہو گئے۔

[4] جعدہ امام حسن کی بیوی تھی۔ معاویہ نے لالچ دلائی کہ اگر وہ حسن کو زہر دے دے تو انعام میں ایک بھاری رقم کے علاوہ اُس کی شادی یزید سے کر دی جائے گی۔

[5] امام حسن کو زہر دلوا کر یزید کی نامزدگی کی راہ صاف کی گئی۔

ZAIR ZAIDI QASEEDA FOR IMAM HASAN A.S COLLECTED BY NAZAR ABBAS

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیات امام عسکریؑ

مختار ہے خدائی کے کل عرض وطول کا
حیدرؑ کا نورِ چشم ہے دل ہے بتولؑ کا
قائم رہے گا حشر تک آلِ نبی کا نور
یہ گیارہواں چراغ ہے آلِ رسولؑ کا

خوش پیمبرؐ ہیں مسرت فاطمہؑ کے دل میں ہے
شورِ صلواۃ و درود اِسلام کی محفل میں ہے
حکمِ حق سے آئے ہیں گھر میں نقیؑ کے عسکریؑ
آج کے دن سے امامت گیارہویں منزل میں ہے

بحر و بر میں دیکھتے ہیں احترامِ عسکریؑ
کانپ جائے گی حکومت سُن کے نامِ عسکریؑ
دشمنِ آلِ نبیؐ کٹ کٹ گئے تقریر پر
ذوالفقار شیرِ حق ہے یا کلامِ عسکریؑ

دشمنوں کی بات ہے ورنہ یے تبلیغِ حق
جو پیامِ مصطفیٰؐ ہے وہ پیامِ عسکریؑ
رونقِ محراب و منبر زینتِ روزہ نماز
ہیں عبادت سے مرصع صبح و شامِ عسکریؑ

آپ کی عظمت کا اِن باتوں سے چلتا ہے پتہ
شان میں شاہوں سے بڑھ کر ہیں غلامِ عسکریؑ
ایک منزل بعد آئے گا قمر میدانِ حشر
دور ہے محشر سے اک منزل مقامِ عسکریؑ

(استاد قمر جلالوی کا کلام اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔۔۔سیدہ زہرا عباس۔ ۷ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح امام عسکریؑ از جناب ریحان اعظمی

تم رہنما ہو مولا پیمبرؐ کی شان کے
تم ہو امام مولا امامِ زمانؑ کے

ٹھہریں تمہارے سامنے کیا لشکر و سپاہ ؟ تم خود ہی عسکری ہو زمان و مکان کے

بیٹا تمہارا آخری حجت خدا کی ہے
سر جس کے در پہ خم ہیں زمین و آسمان کے

قرآن منزلت ہے تمہاری ہر ایک بات تم گیارہویں علیؑ ہو زبان و بیان کے

وہ جراءت بیان تھی حاکم کے سامنے
ہوتے تھے پاش پاش کلیجے چٹان کے

تم وارثِ علیؑ و نبیؐ ابنِ فاطمہؑ تم ترجماں رہے ہو خدا کی زبان کے

حُسنِ حسنؑ، علیؑ کی ذکاوت ، رضاؑ مزاج
رب نے بنایا نورِ رسالت میں چھان کے

اجداد کی طرح پسِ زنداں بہت رہے دشمن تھے منکران خدا ان کی جان کے

مشہور ہے زمانے میں تفسیرِ عسکریؑ
سوتے تھے آپ علم کی چادر کو تان کے

ریحان جو بھی ان کی فضیلت میں شک کریں پہچان لیجئے کہ لوگ ہیں کس خاندان کے

(ہم اپنے وقت کے امام کو ان کے والدِ گرامی کی پیدائش کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔۔طالبِ دعا۔۔سیدہ زرعباس۔۱۲ جون ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام عسکریؑ

آغا سروشؔ کا کلام

اے امام عسکریؑ اے وارث خیر الانام   تیرے لشکر میں فرشتوں کا ہے ہر سُو ازدھام
تیرا نانا دین حق کا آخری پیغام بر   تیرا بیٹا آج کے روشن زمانے کا امامؑ
پھر نمازوں کی طرح فرض ہے تیری مؤدت بھی   سمت کعبہ کی طرح واجب ہے تیرا احترام
دور تیرا گیارھواں ہے دورِ ختم المرسلین   ہے نزول وحی سے ہٹ کر وہی سب تیرے کام
تو ہے یوں قرآن اور اسلام کا سینہ سپر   جیسے جنگِ بدر و خندق میں میرا پہلا امام
ایک مردِ فلسفی گھیرے ہوئے تھا شک جسے   تھا کلام اللہ کی آیات میں جس کو کلام
تیری حکمت کے سخن نے کردیا بے دست و پا   ہوگیا دو چار ہی جملوں میں وہ تیرا غلام
پارہ پارہ ہوگیا اسحاق کندی کا غرور   تیرے صدقے آگیا صیاد خود زیرِ دام
خونِ ناحق رنگ لایا یوں تیرے اجداد کا   اس طرح ڈوبا لہو میں پھر نہ ابھرا تختِ شام
وہ تیرا نورِ نظر وہ ورثہ دارِ انبیاء   کربلا کے خونِ ناحق کا جو لے گا انتقام
نام کا مختار وہ بیٹا تیرا مختارِ کل   ایک چھوٹا سا نمونہ تھا وہ خونی انقلاب
جمع سب کو دیکھ کر جشن ولادت میں تیرے   عرش اعظم کر رہا ہے تیرے شیعوں کو سلام

آپ کا روئے منور آپ کے گیسوئے پاک
ہیں سروشؔ خوش نوا کی زندگی کے صبح شام

طالب دعا ۔ سید نزر عباس ۔ ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ ۔ ۱۰ شوال ۲۰۰۳ھ ۔ یوم غیبت امام زمانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔ یا امامِ زمن

ہادیِ بیکساں وارثِ پنجتن کون ہے آپ سا معتبر محترم

آپ کی ذاتِ اقدس کرم ہی کرم

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔ یا امامِ زمن

نفرتوں کا اندھیرا ہے چاروں طرف

اس اندھیرے میں آخر کہاں جائیں ہم

اے قسیم جزا صاحبِ ذوالمنن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔ یا امامِ زمن

ہم ہیں سب بے خبر باخبر آپ ہیں

بیکسوں کے لئے چارہ گر آپ ہیں

جو مٹاتی ہیں دل سے شبِ کفر کو

وہ ہدایت کی روشن سحر آپ ہیں

دہر میں کربلا جیسی پھر ہے گھٹن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔ یا امامِ زمن

آپ ہیں غیب میں غیب لاریب ہے

اصل ایمان اب غیب ہی غیب ہے

صاحب العصر سے گر محبت نہ ہو

پھر تو یہ زندگی باخدا عیب ہے

قلبِ مومن کی ہے یہ صدا اور لگن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔ یا امامِ زمن

لفظ جتنے تھے سب بے اثر ہو گئے

جو بقایا تھے سوکھا شجر ہو گئے

وارثانِ پیمبرؐ کا در چھوڑ کر

یہ مسلمان سب دربدر ہو گئے

روحِ تقدیس ہے آج پھر بے کفن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔ یا امامِ زمن

دشمنانِ علیؑ بے نشاں ہو گئے

بے نسب لوگ تھے بے اماں ہو گئے

یہ علیؑ سے عداوت کا انجام ہے

ان کے اعمال سب رائیگاں ہو گئے

صبر کی دھوپ سے جل اٹھا ہے بدن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔ یا امامِ زمن

وارثِ مصطفیٰؐ اور علیؑ آیئے

بغض کی آگ بڑھنے لگی آیئے

ہے محبت کی فقط ایک ہی التجا

آ گئی فیصلے کی گھڑی آیئے

ایک میں ہی نہیں ہو وقت ہے نعرہ زن

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔ یا امامِ زمن

مالکِ دو جہاں یا امامِ زمن

اب تو آجایئے اب تو آجایئے

ہادیِ بیکساں وارثِ پنجتن اب تو آجایئے اب تو آجایئے

اب تو آجایئے یا امامِ زمن ۔ یا امامِ زمن

(اپنے وقت کے امامؑ کے یوم پیدائش ۱۵ شعبان کیلئے جمع کیا ۔ طالب دعا سید نذر عباس)

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابنِ الرضاؑ ذکی و حسن عسکریؑ ہیں آپ

(در مدح امام حسن عسکری علیہ السلام)

ابن الرضاؑ ذکی و حسن عسکریؑ ہیں آپ
انوارِ مصطفیٰؐ میں ڈھلی روشنی ہیں آپ
موجِ علوم بحرِ سخا و عطا بھی ہیں
عکسِ نبیؐ کہیں، کہیں بالکل علیؑ ہیں آپ
وہ حرف جو دعا میں اثر کی دلیل ہے
عرفان و آگہی کا وہ حرفِ جلی ہیں آپ
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہیں
لشکر ہیں اپنی ذات میں وہ عسکری ہیں آپ
بیٹا امامِ عصرؑ ہے حجت خدا کی ہے
وارث امامِ عصرؑ کے حق کے ولی ہیں آپ
اسلام کو اسیر نہ ہونے دیا کبھی
زنداں میں جو بھی رہے قیدی بھی ہیں آپ
منکر خدا کے دین کے اکثر ہوئے تمام
پر اہلبیتؑ میں نقشِ ابو طالبؑ ہیں آپ
انسان دوستی کا سبق آپ سے ملا
نازاں ہے جس پہ دوستی وہ دوستی ہیں آپ
مولا نے اپنے فیض سے شاعر بنا دیا
ریحانؔ اُن کے دم سے ریحانِ اعظمی ہیں آپ

تم رہنما ہو مولا پیمبرؐ کی شان کے

(در مدح امام حسن عسکری علیہ السلام)

تم رہنما ہو مولا پیمبرؐ کی شان کے
تم ہو امام مولا امامِ زمانؑ کے

ٹھہریں تمہارے سامنے کیا لشکر و سپاہ
تم خود ہی عسکری ہو زمان و مکان کے

بیٹا تمہارا آخری حجت خدا کی ہے
سر جس کے در پہ خم ہیں زمین آسمان کے

قرآن منزلت ہے تمہاری ہر ایک بات
تم گیارہویں علیؑ ہو زبان و بیان کے

وہ جرأتِ بیان تھی حاکم کے سامنے
ہوتے تھے پاش پاش کلیجے چٹان کے

تم وارثِ علیؑ و نبیؐ ابنِ فاطمہؑ
تم ترجماں رہے ہو خدا کی زبان کے

حُسنِ حسنؑ علیؑ کی ذکاوت رضاؑ مزاج
رب نے بنایا نورِ رسالت میں چھان کے

اجداد کی طرح بھی زنداں بہت رہے
دشمن تھے منکرانِ خدا ان کی جان کے

مشہور ہے زمانے میں تفسیرِ عسکری
سوئے تھے آپ علم کی چادر کو تان کے

ریحانؔ جو بھی ان کی فضیلت میں شک کریں
پہچان لیجے لوگ ہیں کس خاندان کے

دیوارِ کعبہ

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات
ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیہم ستم کاریوں کے تسلسل کے باوجود
دیوارِ کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمان   السلام علیک یا شریک القرآن   السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ تعالیٰ فرجک و سھل اللہ تعالیٰ مخرجک و ظھورک و رحمۃ اللہ و برکاتہ

★★★★★★★★★★★★

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت   جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی   قیامت سے پہلے امام آئیں گے

●●●●●

قیامت میں دامن اوڑھا لیجیئے گا   غریبوں کی قسمت بنا دیجئے گا
عریضے ہیں کشتی نوح مولا   تھپیڑے پڑیں تو چھڑا لیجیئے گا

★★★★★★★

ختم فرمائیے کب غیب کی مدت ہوگی   کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن   آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

●●●●●

نرجس ہیں آج کیا تہ داماں لئے ہوئے   ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس نبیؐ امام مبیںؑ حجت خدا   بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

★★★★★

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو   کالے بادل میں چمکتا ہوا تارا دیکھو
گود نرجسؑ کی بنی جس کے لئے آج رحل   وہ بارھواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

آج سبرات ہے حلول کا کھلول ہوئی ہے   پھلجڑی اور پڑاکن کا چھڑاوول ہوئی ہے
جے کا آنا تھا اوتو آئے گوا کعبہ ماں   اب سال بھر دیکھو تکوول ہوئی ہے

★★★★★

بھنور سے اتفاقاً بچ نکلنے پر نہ اتراؤ   سر ساحل پہنچ کر بھی سفینے ڈوب جاتے ہیں
وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنا ہے   ہمارے دل اسی احساس سے تسکین پاتے ہیں
انہیں دیکھا نہیں ہے پھر بھی ان کے چاہنے والے   قیامت کے حوالے سے انہیں پہچان جاتے ہیں
وہ ابن روح ہوں رومی ہوں طوسی ہوں خمینی ہوں   جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگمگاتے ہیں
وہ پردے میں ہیں ساحر اور ہم پردے کے باہر
بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاتے ہیں کہ آتے ہیں

★★★★★

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی   اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؑ کو خدا کیا دیتا   کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

●●●●●

10 APR 2000

jabirabbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ماہِ شعباں اے پیمبرؐ کے تجلی زار چاند
ماند ہیں تجھ سے جو چمکیں مل کے بھی دو چار چاند
تیسری کو تو نے پایا وہ علیؑ کا ماہرو
صلب میں جس کے نہاں تو مطلعِ انوار چاند
پانچویں آلِ نبی ہاشم نے پایا وہ قمر
دورِ گردوں میں وفا کا جو علمبردار چاند
ساتویں گزری تو معصومہ کو وہ بیٹی ملی
جس کے دو تارے ہیں اوجِ صبر کے ضوبار چاند
چودھویں تاریخ کو عسکریؑ کے گھر وہ اترا ماہتاب
جس کا جلوہ دیکھتے ہی گھٹ گیا اک بار چاند
زینبؑ و شبیرؑ و عباسؑ و امامِ منتظرؑ
چار جلوے خاک پر گردوں پہ اک بیکار چاند

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

لو شبِ نیمہ شعباں کی ہوتی ہے سحر
منہ چھپاتا ہے قمر ماہِ تمام آتا ہے
دی اذاں مھدی ہادی نے مسیحا سن لو
اب مصلیٰ تو بچھا دو کہ امام آتا ہے

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

ذہن میں بھی ہے وہی بات جو اوراق میں ہے
رخ ہے پردے میں محبت دلِ عشاق میں ہے
ان کی غیبت سے ہوئی غیب کی عظمت روشن
چاند بدلی میں ہے اور چاندنی آفاق میں ہے

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

رجس سے مثلِ نبیؐ سارے آئمہ ہیں بری
پھر بھی ہے سب سے جدا بارھویں کی جلوہ گری
ان کے جلووں سے بنی علم کی بارہ دری
آ گئے آپ تو کہلائے ہم اثنا عشری

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

مرتضیٰؑ جیسے ہیں مھدیؑ بھی اسی شان کے چاند
ایک منزل کے مکیں ایک ہی عنوان کے چاند
آگے پیچھے ہیں رواں دونوں یہ ایمان کے چاند
ہیں علیؑ چاند رجب کے تو یہ شعبان کے چاند

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔طالبِ دعا۔سید نوزر عباس۔۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہجوم جبر میں بااختیار آجاؤ
قیام امن کے پروردگار آجاؤ

علی شکوہ محمدؐ وقار آجاؤ — امام غائب وغیب اقتدار آجاؤ
بغیر دیکھے بھی ہم ہیں نثار آجاؤ — عقیدتوں پہ کرو اعتبار آجاؤ
خزاں ہے ناظم لیل ونہار آجاؤ — چمن سے روٹھ گئی ہے بہار آجاؤ
بہ اقتضائے مشیت تھی غیبت کبریٰ — بہ حکم مصلحت کردگار آجاؤ
امام وقت کی تقریب رونمائی کا — نگاہ وقت کو ہے انتظار آجاؤ
نشانی شہ دلدل سوار آجاؤ — سوار ابلق لیل ونہار آجاؤ
امام عصر طبیب زماں مسیح جہاں — مزاج دہر ہے ناساز گار آجاؤ
جہاد بدر واحد نا تمام ہے ابتک — بہ قوت اسد کردگار آجاؤ
بپے نثار مہیا ہے قوم حیّ علی — اذاں نہیں، یہ ہے دل کی پکار آجاؤ
برائے نصرت حق کب مجھے پکاروگے — یہی بتانے کو بس ایک بار آجاؤ
جو ارض میں مدت سے تھیں جو فریادیں — اتر کے آئیں ہیں سب ایک بار آجاؤ
تم ہی ہو حجت آخر تو ختم حجت کو — بہ حق حجت پروردگار آجاؤ
یہ کربلا سے صدا دے رہی ہے روح بتول — مرے قرار دل بے قرار آجاؤ

یہ آرہی ہے صدا دم بدم مدینے سے
اٹھا کے تیغ سقیفہ شعار آجاؤ

--نسیم امروہوی--

ہے ظلم کی اک شاہی اب جو بھی حکومت ہے
یہ مہدیؑ دوراں کی آنے کی علامت ہے
وحدت کو ہے کیا کھٹکا اندیشہ باطل کی جو کثرت ہے
طوفان کے رستے میں تنکوں کی جماعت ہے

عالم ہے تزلزل میں آمد کی یہ ہیبت ہے
لپٹی ہوئی قائم کے قدموں سے قیامت ہے
نظروں میں عدالت ہے وحدت ہے رسالت ہے
مٹھی میں امامت ہے ٹھوکر میں قیامت ہے
غیبت کے ہو کیوں منکر یہ رسم مشیت ہے
تخلیق کی ہر قوت اول پس غیبت ہے
ہے مہر جو شانے پر وہ اس کی شہادت ہے
جد ختم نبوت تھے یہ ختم امامت ہے
شمشیر ہے قبضے میں نظروں میں امارت ہے
اجماع کو خفت ہے شوریٰ کو ندامت ہے
یہ کہہ کے پٹخ دیں گے عفریت دمشقی کو
اِندر کا اکھاڑا ہے یا بزم خلافت ہے
اس بولتے قرآں کے دیدار کی حسرت ہے
اتری ہوئی مدت سے قرآن کی سورت ہے
معبود نصاریٰ کا بیٹا ہے جماعت میں
معبود نصیری کے پوتے کی امامت ہے
جو غیب کے معنی ہیں مطلب وہی غیبت کا
انکار یہ غیبت کا انکار مشیت ہے
مظلوم کا غم سہنا۔ ظالم کا لہو بہنا
وہ جب کی ضرورت تھی یہ اب کی ضرورت ہے

مردے کو جلا دینا عیسیٰؑ کی کرامت تھی
عیسیٰؑ کو جلا دینا مہدیؑ کی کرامت ہے

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا — طالب دعا سید بزرگ عباس ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصرعِ طرح ۱۵ شعبان۔۔ٹورنٹو۔۲۰۰۲ء ۔۔۔۔آئیے مولا زمانہ برسرِ پیکار ہے۔۔۔۔سید فیاض مہدی

وہ دعائے فاطمہ و حیدرِ کرار ہے
عصمتوں کے باب کا جو آخری کردار ہے

مدحِ آلِ مصطفےٰؐ تو مرضئ غفار ہے
اللہ اللہ کتنا اونچا مدح کا معیار ہے

منتظر ہے ساری دنیا اک مسیحا کے لئے
ابنِ مریم سا مسیحا آپ کا بیمار ہے

بحر و بر پر ہے حکومت اور ولایت آپ کی
پانی پہ بچھنا مصلّیٰ کون سا دشوار ہے

کعبہ دنیا کی اماں اور آپ کعبے کی اماں
خون روتا ہے حرم اور منتظر دیوار ہے

ہائے واویلا مچائی ہے بڑے شیطان نے
کیوں مسلمانوں کے گھر میں ایٹمی ہتھیار ہے

ناگاسا کی ہیروشیما پر گرائے تھے خود ہی
اب بھی خود اپنے ہی گھر سب سے بڑا انبار ہے

شیخ جی عقل و خرد بھی اونچی ہو جائیں ذرا
کیوں فقط ٹخنے سے اونچی آپ کی شلوار ہے

ہے یہی میرا عریضہ جلد مولا آئیے
العجل ہی العجل کی ہر گھڑی تکرار ہے

العجل سن کر جواب آتا ہے بزمِ شاہ سے
کیوں بلاتا ہے مجھے، کیا خود بھی تُو تیار ہے

آج بھی موقع ہے تجھ کو نصرتِ اسلام کا
میرے آجانے سے پہلے تُو سفارت کار ہے

دیں کا مطلب سب چلیں اللہ کے قانون پر
جو عمل اس پر کرے اسکا ہی بیڑہ پار ہے

جب صراطِ حق ہے سیدھی کس لئے پھر تُو بتا
راستہ اپنا رہا ہے وہ کہ جس میں خار ہے

چادرِ زہراؑ و زینبؑ کا فقط اک شور ہے
مومنہ بھی سر برہنہ برسرِ بازار ہے

فرضی رسمیں بن گئیں تیرے لیے راہِ نجات
بولنے میں تُو عقیدے کا بڑا فنکار ہے

اجنبی ماحول میں تُو کیوں بلاتا ہے مجھے
جھوٹی سچی داستانوں کی جہاں بھرمار ہے

شاعروں اور ذاکروں سے دین کی تبلیغ تھی
اب تو اکثر کو تلاشِ شہرت و دینار ہے

جراءت اظہارِ حق ہی گر نہ ہو انسان میں
ایسا زندہ تو قرآنِ پاک کا مُردار ہے

حق کی خاطر بولنے والے کبھی مرتے نہیں
اک مثال اس کی جہاں میں میثمِ تمار ہے

جب سنا مہدیؑ کا شکوہ پھر نہ میں یہ کہہ سکا
آئیے مولا زمانہ برسرِ پیکار ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پردے میں قمر اور زمانے میں ضیاء ہے

مصرعِ طرح ۱۵ شعبان ۱۴۲۴ھ ۔ مرکز المہدی ٹورنٹو ۔ سید فیاض مہدی

کیوں وردِ زباں صلِّ علیٰ آج ہوا ہے
اپنا کوئی مرتا ہے تو روتے ہیں بلک کر

کس نور کی آمد کا یہاں جشن بپا ہے
بدعت ہے تو پھر کا ہے کا یہ رونا لگا ہے

جس نور کے صدقے سے منور ہے یہ دنیا
مانا کہ وہ دشمن ہیں مگر یہ بھی تو سوچیں

پردے میں قمر اور زمانے میں ضیاء ہے
شاید کوئی غلطی ہے، کہیں اپنی خطا ہے

دنیا میں گہن لگتا ہے ہر ایک قمر کو
فنکاری و لفاظی و الزام تراشی

یہ وہ ہے گہن جس کو لگے گا نہ لگا ہے
مجلس کا ذاکروں نے عجب حال کیا ہے

شک جس نے کیا غیبتِ مہدی میں ہمیشہ
مجلس سے مسلماں کو بھگایا ہے بہت دور

پیغمبرِ اسلام پہ شک اس کو ہوا ہے
اِس ایک صدی میں یہ فقط کام کیا ہے

اس گھر کا ہر اک فرد ہے اسلام کا والی
ہمت کریں اور صاحبِ منبر کو بتا دیں

جو کچھ ملا اسلام اسی گھر سے ملا ہے
یہ کوئی اکھاڑہ نہیں ہے، فرشِ عزا ہے

ہر روز تجھے ملتا ہے جو لاشے پہ لاشہ
کیوں کرتے نہیں سیرت و کردار کی باتیں

امریکہ یہی تیرے گناہوں کی سزا ہے
کیوں مجلس و محفل میں یہ افسانہ بھرا ہے

جس راستے پہ طارقِ ملعون چلا ہے
ہے کون بنا پہلے مظالم کا نشانہ

وہ راستہ سیدھا درِ دوزخ کو گیا ہے
وہ فاتحِ خیبر، وہ علیؑ شیرِ خدا ہے

وہ بغض و تعصب کیا شیعانِ علیؑ سے
پچیس برس اُس نے نہ تلوار اٹھائی

حد یہ ہے کہ جینے کا بھی حق چھین لیا ہے
پوچھو تو بتائے گا کہ وحدت ہی وجہ ہے

زندہ کہ جس نے فکرِ یزیدی کو کیا ہے
میں کیوں نہ کروں وحدتِ مسلم کی حفاظت

صد شکرِ خدا، آج وہ دوزخ میں پڑا ہے
میری ہے وحی، میرا نبیؐ، میرا خدا ہے

دنیا میں جلا کرتے ہیں جو آلِ نبیؐ سے
سب کچھ لٹا کے دیں کو بچانے کی گواہی

دوزخ میں انہیں اور بھی جلنے کا مزا ہے
شبیر کا سر، ساتھ میں زینب کی ردا ہے

ایمان ہے فیاضؔ کا مہدی تو ہے حاضر: پردہ تو زمانے کی نگاہوں پہ پڑا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

سب جس کے منتظر ہیں ابھی رہ گذر میں ہے

مصرع طرح ۱۵ شعبان ۱۴۲۴ھ۔ بمکان شارب نقوی۔ سید فیاض مہدی

قندیل نور جیسی کہ زہراء کے گھر میں ہے
اُس جیسی روشنی کہاں شمس وقمر میں ہے

اُڑ جاؤں میں نہ طاقتِ پرواز پَر میں ہے
اک امتحاں یہ زندگی مختصر میں ہے

بیٹھا ہوا ہوں پھر بھی کہیں جا رہا ہوں میں
معجزنما کمال یہ شام و سحر میں ہے

آئے تھے ہم جہاں سے وہیں جا رہے ہیں سب
ہر دم مہاجرت ہے اور انساں سفر میں ہے

اٹھی صدا یہ آج دلِ نوحہ گر میں ہے
آ جایئے کہ قوم کی کشتی بھنور میں ہے

سر پھر یزیدیت نے اٹھایا ہے ایک بار
پھر ایک تلاطم سا اُٹھا بحر و بر میں ہے

پیتے ہیں پھر بھی آگ میں جلتے ہیں مغربی
بستی ہے ساری مستی میں، ہستی شرر میں ہے

صیہونی سازشوں کا نشانہ ہے فلسطین
اور عالمِ اسلام اگر اور مگر میں ہے

کلمہ تو لا الٰہ کا پڑھتا ہے حکمراں
لیکن عمل بتاتا ہے کس کے اثر میں ہے

واجب ہے اس پہ نصرتِ حق اور زیادہ
جو کہتا ہے شمار ہمارا بھی ز میں ہے

آہٹ سے انقلاب کی گھبرا گئے جناب
ہم جس کے منتظر ہیں ابھی رہ گذر میں ہے

یہ تو فقط جھلک تھی، غلاموں کا کام تھا
امّید مُستضعف تو امامِ عصرؑ میں ہے

حیدرؑ کہیں گے مرحبِ دوراں ذرا سنبھل
میری ہی ذوالفقار ہے، دستِ پسر میں ہے

دعویٰ تھا جس کا قاتلِ مہدیؑ میں ہی تو ہوں
خوشیاں مناؤ!!! اس کی خبر اب خبر میں ہے

اِک اِک طبیب و عالم و ذاکر، وہ بے گناہ
کیوں، کب، کہاں شہید ہوا سب نظر میں ہے

اے پاک سرزمیں کے شہیدو تمہیں سلام!!
شکرِ خدا ہے قاتلِ اعظم سقر میں ہے

یہ بات ہماری نہیں، سب کہتے ہیں خناس
مسلم سے دشمنی کا بھرا بُش کے سر میں ہے

پہنچے اطباء بُش کے ہیں اب اس نتیجے پر
اتنا سا بھی شعور نہیں، جتنا خر میں ہے

کعبہ علیؑ کی جائے ولادت بھی ہے مگر
وہ دلکشی صدف میں کہاں جو گہر میں ہے

مسجد علیؑ کے چاہنے والوں کا صحن ہے
مسجد کا راستہ فقط حیدرؑ کے در میں ہے

فیاض کا عریضہ نہیں ہے متاعِ شوق
امت کا ہے یہ درد جو اس کے جگر میں ہے

غربت، ضعیفی، تشنہ لبی اور نہ کوئی زخم
عباسؑ کا ہے درد جو شہ کی کمر میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اٹھے گا شور صف کارزار سے بھاگو

برس رہی ہے اجل ذوالفقار سے بھاگو کوئی کہے گا نکل کر مزار سے بھاگو
صدا کسی کی نبیؐ کے دیار سے بھاگو قبائے ظلم و تشدد کو پھاڑنے والا
پھر آگیا ہے درِ خیبر اکھاڑنے والا

علیؑ کی تیغ ہے گردِ نیام بھاگ چلو علیؑ کی تیغ ہے پھر بے نیام بھاگ چلو
جگہ حرم میں نہیں سوئے شام بھاگ چلو اجل کو یاد ہے ہم سب کے نام بھاگ چلو
یہ بھاگنا ہی تو ہے اپنا کام بھاگ چلو اماں نہیں ہے کہیں کارزارِ ہستی میں
کچھار چھوڑ کے شیر آگیا ہے بستی میں

علیؑ کہیں گے نجف سے کہ مرحبا بیٹا نکال دے درِ خیبر کا حوصلہ بیٹا
بچے نہ آج کوئی باغیٔ جفا بیٹا تیرے نثار تیری جنگ پر فدا بیٹا
میں حدِ صبر میں تھا کارزار تیری ہے
مجھے ملی تھی مگر ذوالفقار تیری ہے

کہے گی تیغ کریں آج فیصلہ میرا تڑپنا میان اب تک تھا مشغلہ میرا
نکل سکا نہ کبھی رن میں ولولہ میرا زمانہ دیکھتا خیبر میں حوصلہ میرا
نمودِ قوتِ نانِ جویں نے روک لیا
وہاں بھی شہ پر روح الامیں نے روک لیا

علیؑ چڑھا کے مجھے رن میں روک لیتے تھے کبھی ذرہ بھی تو سن پہ روک لیتے تھے
جد آپ کے سرِ دشمن پہ روک لیتے تھے علیؑ کے بعد بھی ضبطِ الم سے کام لیا
حسنؑ نے روک کے مجھ کو قلم سے کام لیا

بھری ہے آج میرے دل میں بے قراروں میں نہ جانے کتنے یتیموں کی قبر مزاروں میں
نہ جانے کتنے غریبوں کی سوگواروں میں کہے گا کون کہ حیدرؑ کی ذوالفقاروں میں
علیؑ کے لال تیرے نام کی دہائی ہے
نہ آج روک مجھے آخری لڑائی ہے

طالب دعا۔ سید نذر عباس ۳۔ نومبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دعای فرج

الٰهی عظم البلآءُ وبرح الخفآءُ وانکشف الغطآءُ وانقطع
الرّجآءُ وضاقت الارضُ ومُنعت السّمآءُ وانت المستعانُ و
الیک المشتکی وعلیک المعوّل فی الشّدّة والرّخاء اللّٰهمّ
صلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ اولی الامر الّذین فرضت علینا
طاعتهم وعرّفتنا بذلک منزلتهم ففرّج عنّا بحقّهم
فرجاً عاجلاً قریباً کلمح البصر او هو اقرب یا محمّد
یا علیّ یا علیّ یا محمّد اکفیانی فانّکما کافیان وانصرانی
فانّکما ناصران یا مولانا یا صاحب الزّمان الغوث
الغوث الغوث ادرکنی ادرکنی السّاعة السّاعة السّاعة
العجل العجل العجل یا ارحم الرّاحمین بحقّ محمّدٍ و
آله الطّاهرین

التماس دعا

بخط مصطفی شرفی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
بنام خداوند بخشاینده مهربان

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ
خدایا باش برای نماینده خاصت حجت

بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى
بن الحسن که درودهایت براو و بر

آبَائِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ
پدرانش باد در این ساعت و در هر

سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا
ساعت سرپرست و نگهبان و پیشوا و یاور

وَدَلِيلًا وَعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ
و راهنما و دیده بان تاکه بنشانیش

أَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلًا
در سراسر زمینت باختیار و کامرانش گردانی در آن مدت دراز

پوستر حفظی ، تلفن ۳۱۱۵۴۵۷ ، حق چاپ محفوظ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

Rehan Aazmi

(ندیم سرور)

ساری دنیا میں اجالا نور کا ہو جائے گا
خانۂ کعبہ کی چھت پر اک علم لہرائے گا
جب مولا آئیں گے

دیکھنا اک روز منظر اس طرح کا آئے گا
منظروں پر اک منظر منتقل ہو جائے گا
ہاں یہی منظر قیامت کی خبر بن جائے گا
ساری دنیا میں اُجالا نور کا ہو جائے گا
خانۂ کعبہ کی چھت پہ اک علم لہرائے گا
جب مولا آئیں گے

اے عزادارو! سنو گے جلد مولا کی صدا
قائمؑ آلِ محمدؐ عسکریؑ کا مہ لقا
آرہا ہے! آرہا ہے! مرحبا صد مرحبا
مجلسِ شبیرؑ میں اب شور گریہ دیکھنا
پُرسہ دارو فرشِ غم پہ اپنا مولا دیکھنا
جب مولا آئیں گے

سُرخ آندھیاں اُٹھیں گی، پھر سمجھ میں آئے گا
جس کی دنیا منتظر تھی، پھر وہ منظر آئے گا
موسم اِنصاف لے کر میرا مولا آئے گا
کُفر حجروں میں چھپے گا، در بدر ہوجائے گا
مختصر لشکر، امامِ عصرؑ کا چھا جائے گا
جب مولا آئیں گے

آئے گا جب، حیدریؑ تلوار کا وہ وِرثہ دار
دیکھنا چلتی ہے کیسے، تیغ تیر کرد گار
پھر زمین و آسماں تک، اک ہی ہوگی پکار
شاہِ مرداں شیرِ یزداں، قوتِ پروردگار
لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار
جب مولا آئیں گے

دیکھنا اس طرح مولا، مجلسیں کروائیں گے
مجلسوں میں کربلا والے، بلائے جائیں گے
نعرۂ حیدرؑ لگے گا، پنجتنؑ جب آئیں گے
دیکھنا اُن مجلسوں میں، ہر شہیداں جائے گا
پھر تو وہ ماتم کریں گے، آسماں ہل جائے گا
جب مولا آئیں گے

چاند زجس کا فلک سے، جب زمیں پر آئے گا
آئیں گے سارے فرشتے، اولیاء و انبیاء
آبِ کوثر کی لگیں گی، سبیلیں جا بجا
ان کے آتے ہی ستارے، خود زمیں پر آئیں گے
دیکھنا شہرِ خموشاں میں، دیئے جل جائیں گے
جب مولا آئیں گے

اکبرؑ و عباسؑ و قاسمؑ، کے لیے گریہ کناں
روئیں گے ماتم کریں گے، جب امامِ انس و جاں
فاطمہ زہرہؑ کی آئے گی، یہ آوازِ فغاں
اے غریب و بے وطن، اے کربلا والے حسینؑ!
تیرا نانا کر رہا ہے، تیری مظلومی پہ بین
جب مولا آئیں گے

فرشِ مجلس سیدِ سجادؑ، خود بچھوائیں گے
مرثیہ پڑھتے ہوئے، بابا کا اکبرؑ آئیں گے
حضرتِ عباسؑ بھی، اپنے علم کو لائیں گے
نوحہ اک ریحان سے، مولا میرے لکھوائیں گے
پھر یہ نوحہ ساتھ میں، سرور کے سب پڑھوائیں گے
جب مولا آئیں گے

nazar abbas collection for our children -rd.23-12-2004

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیارت ناحیہ کے چند جملات

حضرت ولی العصرؑ کے مصائب بہت زیادہ ہیں حضرت تمام آئمہ کے مصائب پیغمبرؐ کی مصیبت اور فاطمہؑ کی مصیبت میں اور جو بھی مردان خدا راہ اسلام میں شہید ہوچکے یا مجروح ہوچکے ان سب کی مصیبت سے متاثر ہوئے ہیں۔ یہاں پر حضرت ولی عصرؑ کی مصیبت اپنے جد بزرگوار امام حسینؑ پر اکتفا کرتا ہوں کربلا کا واقعہ بہت زیادہ دل سوز ہے کسی نے بھی اس سانحہ کی گہرائی کو درک نہیں کیا ہے جس طرح امام زمان نے درک کیا ہے آنحضرت اپنے جد امام حسینؑ پر جگر سوز اور جا نگداز سلام اور مراثی پڑھتے تھے اس کے بارے میں حضرت نے کچھ مصائب ذکر کیے ہیں یہاں پر چند جملے کہ زیارت ناحیہ سے لئے گئے ہیں اس کو بیان کرتا ہوں۔

حضرت بعض کلمات میں فرماتے ہیں۔

لَئِنْ اَخَّرَتْنِی الدُّهُورُ وَ عَاقَنِی عَنْ نَصْرِکَ الْمَقْدُورُ لَاَنْدُبَنَّکَ صَبَاحًا وَ مَسَاءً فَلَا نَدُبَنَّکَ صَبَاحًا وَ مَسَاءً وَ لَاَبْکِیَنَّ عَلَیْکَ بَدَلَ الدُّمُوعِ دَمًا

اگر زمانے نے مجھے تاخیر میں ڈالا اور میرے مقدرات نے آپ کی مدد سے نہ روکا تو صبح و شام آپ کے مصائب کو یاد کرکے گریہ کرونگا صبح سے لے کر شام تک آنکھوں سے آنسو جاری کرونگا اور ندبہ کرونگا اور آنسو کی بجائے خون بہاؤنگا **اَمَرَ اللَّعِینُ جُنُودَهُ فَمَنَعُوکَ وُرُودَهُ وَنَاجَزُوکَ الْقِتَالَ وَعَاجَلُوکَ النِّزَالَ وَرَشَقُوکَ بِالسِّهَامِ وَالنِّبَالِ فَاَخَذَ قَوَاتِکَ مِنْ کُلِّ جِهَاتٍ وَاَثْخَنُوکَ بِالْجِرَاحِ**

اے جد بزرگوار میں کیسے فراموش کرسکتا ہوں اس وقت کو کہ جب عمر سعد نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ پانی کو خیمے میں لے جانے سے روکیں اور آپ کے ساتھ جنگ کریں اور آپ پر حملہ کریں اور آپ کے نازک بدن کو تیروں اور نیزوں کا نشانہ بنائیں اور ہر طرف سے آپ کا محاصرہ کریں اور ہر ایک اسلحہ کے ساتھ آپ کے بدن کو مجروح کرتا تھا۔ **وَ اَسْرَعَ فَرَسُکَ شَارِدًا اِلٰی خِیَامِکَ قَاصِدًا مُحَمْحِمًا بَاکِیًا" وَهِیَ تَقُولُ الظَّلِیمَةُ الظَّلِیمَةُ مِنْ اُمَّةٍ قَتَلَتْ اِبْنَ بِنْتِ نَبِیِّهَا** اے جد بزرگوار اس وقت کو فراموش نہیں کرونگا کہ جس وقت کہ گھوڑا سوار کے بغیر دوڑ کر خیموں کی طرف آیا اور ہمہمہ کرتا تھا اور آنسو آنکھوں سے جاری تھیں اور اپنی بے زبانی کے ساتھ کہتا تھا وائے ہو اس ظالم پر کہ جس نے رسول کی بیٹی کے فرزند کو شہید کردیا **فَلَمَّا رَاَیْنَ النِّسَاءُ جَوَادَکَ مَخْزِیًّا وَنَظَرْنَ سَرْجَکَ عَلَیْهِ مَلْوِیًّا بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُورِ نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ لَاطِمَاتِ الْخُدُودِ سَافِرَاتِ الْوُجُوهِ بِالْعَوِیلِ دَاعِیَاتٍ وَ بَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ وَاِلٰی مَصْرَعِکَ مُبَادِرَاتٍ وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰی صَدْرِکَ مُوْلِغٌ سَیْفَهُ عَلٰی نَحْرِکَ**

اے جد بزرگوار کس طرح یاد نہ کروں اس دلخراش منظر کو کہ اھل حرم نے آپ کے گھوڑے کو خوار اور شرمندہ دیکھا زین جھکا ہوا دیکھا اور خیموں سے اس حال میں باہر آئی تھیں کہ اپنے بالوں کو پھیلائے ہوئے تھیں اور اپنے چہروں پر طمانچے مار رہی تھیں اور ان کے بال کھلے ہوئے تھے اور فریاد کررہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ ہائے ہماری عزت چلی گئی اور اسی حال میں وہ قتل گاہ کی طرف جاناچاہتی تھیں تو انہوں نے کیا دیکھا کہ شمر حضرت کے سینہ پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنی تلوار کو حضرت کے گلے پر پھیرنا چاہتا ہے اور حضرت کا سر بدن سے جدا کرنا چاہتا ہے

فَهَوَیْتَ اِلَی الْاَرْضِ جَرِیحًا تَطَؤُکَ الْخُیُولُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوکَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِینُکَ وَاخْتَلَفَ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُکَ وَیَمِینُکَ

اے جد بزرگوار کس طرح یاد نہ کروں اس وقت کو کہ آپ کا بدن زخموں سے بھرا ہوا زمین پر پڑا تھا ایک سرکش گروہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آیا اور گھوڑوں کے سموں سے آپ کے بدن کو پامال کردیا اور گھوڑوں نے آپ کی لاش کو بکھیر دیا۔ **وَسُبِیَ اَهْلُکَ کَالْعَبِیدِ وَصُفِّدُوا بِالْحَدِیدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ یُسَاقُونَ فِی الْبَرَارِی وَالْفَلَوَاتِ اَیْدِیهِمْ مَغْلُولَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ فَوَیْلٌ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ**

اے جد بزرگوار میں اس وقت کو فراموش نہیں کرسکتا کہ جب آپکی شہادت کے بعد آپ کے اھل بیتؑ کو غلاموں کی طرح پکڑلیا گیا اور لوہے کی زنجیریں باندھی گئیں اور ان تیز رو اونٹوں پر محمل کے بغیر سوار کیا گیا آپ کے بچوں کے چہرے شدت گرمی کی وجہ سے جل گئے تھے ان کو بیابانوں میں پھرایا گیا اور ان کے ہاتھوں کو ان کی گردنوں سے باندھا گیا تھا اس حالت میں شہروں اور میدانوں کو عبور کرتے تھے۔ وائے ہو ان گنہگار اور بے شرم لوگوں پر **فَقَامَ نَاعِیکَ اِلَیْهِ بِالدَّمْعِ الْهَطُولِ قَائِلًا یَا رَسُولَ اللّٰهِ قُتِلَ سِبْطُکَ وَ فَتَاکَ وَ اسْتُبِیحَ اَهْلُکَ وَحِمَاکَ وَسُبِیَتْ بَعْدَکَ ذَرَارِیکَ وَوَقَعَ الْمَحْذُورُ بِعِتْرَتِکَ وَذَوِیکَ فَانْزَعَجَ الرَّسُولُ وَبَکٰی قَلْبُهُ الْمَهُولُ**

تیری شہادت کی خبر تیرے جد رسول خدا کو بشیر نے دی وہ جبکہ گریہ کی حالت میں تھے عرض کیا اے رسول خدا ﷺ تیرا فرزند شہید ہوگیا ہے اور میں تیرے فرزند کی شہادت کی خبر لے آیا ہوں اس کی اولاد بھی شہید ہوگئی اے رسول خدا آپ کے اھل بیتؑ کے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھ کر دشمنوں نے اسیر کیا رسول خدا ﷺ اس خبر سے غمگین ہوئے اور اس خبر نے آپ کے مجروح دل کو پردرد کردیا۔

by moosa baig

nazar collection
14-1-2004

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

(ندیم سرور)

ساری دنیا میں اجالا نور کا ہو جائے گا
خانۂ کعبہ کی چھت پر اک علم لہرائے گا
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

دیکھنا اک روز منظر اس طرح کا آئے گا
منظروں پر اک منظر منتقل ہو جائے گا
ہاں یہی منظر قیامت کی خبر بن جائے گا
ساری دنیا میں اُجالا نور کا ہو جائے گا
خانۂ کعبہ کی چھت پہ اک علم لہرائے گا
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

اے عزادارو! سنو گے جلد مولا کی صدا
قائم آلِ محمدؐ عسکریؑ کا مہ لقا
آرہا ہے! آرہا ہے! مرحبا صد مرحبا
مجلس شبیرؑ میں اب شور گریہ دیکھنا
پُرسہ دارو فرشِ غم پر اپنا مولا دیکھنا
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

سُرخ آندھیاں اُٹھیں گی، پھر سمجھ میں آئے گا
جس کی دنیا منتظر تھی، پھر وہ منظر آئے گا
موسم اِنصاف لے کر میرا مولا آئے گا
کُفر حجروں میں چھپے گا، در بدر ہوجائے گا
مختصر لشکر، امام عصرؑ کا چھا جائے گا
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

آئے گا جب، حیدریؑ تلوار کا وہ ورثہ دار
دیکھنا چلتی ہے کیسے، تیغ تیر کرد گار
پھر زمین و آسماں تک، اک ہی ہوگی پکار
شاہِ مرداں شیر یزداں، قوتِ پروردگار
لا فتح الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

دیکھنا اس طرح مولا، مجلسیں کروائیں گے
مجلسوں میں کربلا والے، بلائے جائیں گے
نعرۂ حیدرؑ لگے گا، پنجتنؑ جب آئیں گے
دیکھنا اُن مجلسوں میں، ہر شہیداں جائے گا
پھر تو وہ ماتم کریں گے، آسماں ہل جائے گا
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

چاندز جس کا فلک سے، جب زمیں پر آئے گا
آئیں گے سارے فرشتے، اولیاء و انبیاء
آبِ کوثر کی لگیں گی، سبیلیں جا بجا
ان کے آتے ہی ستارے، خود زمیں پہ آئیں گے
دیکھنا شہرِ خموشاں میں، دیئے جل جائیں گے
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

اکبرؑ و عباسؑ و قاسمؑ، کے لیے گریہ کناں
روئیں گے ماتم کریں گے، جب امام اِنس و جاں
فاطمہ زہرہؑ کی آئے گی، یہ آوازِ فغاں
اے غریب و بے وطن، اے کربلا والے حسینؑ!
تیرا نانا کر رہا ہے، تیری مظلومی پہ بین
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

فرشِ مجلس سید سجادؑ، خود بچھوائیں گے
مرثیہ پڑھتے ہوئے، بابا کا اکبرؑ آئیں گے
حضرتِ عباسؑ بھی، اپنے علم کو لائیں گے
نوحہ اک ریحان سے، مولا میرے لکھوائیں گے
پھر یہ نوحہ ساتھ میں، سرور کے سب پڑھوائیں گے
جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

nazarabbas..rd..17-6-2004

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لبیک! لبیک! ۔ یا امامؑ (ندیم سرور)

لبیک، ! لبیک، ! لبیک ! یا امامؑ
آیئے ! یا بارہویں امامؑ
کیجئے ! ظہور یا امامؑ
بڑھ رہی ہیں ظلم و جبر کی مہیب آندھیاں
گر رہی ہیں مومنوں کے قلب و جاں پہ بجلیاں
اُٹھ رہی ہیں دینِ مصطفٰیؐ کی سمت انگلیاں
حجّتِ خدا ہیں آپ دیں کو دیجیے اماں
ہر قدم پہ اب تو ایک کربلا ہے یا امامؑ!
کیجیے! ظہور یا امامؑ......

چودہ سو برس سے ظلم سہہ رہے ہیں یا امامؑ
راز کربلا ہر اک سے کہہ رہے ہیں یا امام
شہہ کے غم میں اشک اب بھی بہہ رہے ہیں یا امامؑ
ظلم کے مقابلے پہ ڈٹ گئے ہیں یا امام
آپ کا جو دل کو ایک حوصلہ ہے یا امامؑ!
کیجیے! ظہور یا امامؑ......

جد ہیں آپ کے علیؑ، علیؑ ہیں شیرِ کبریا
سیرتِ بتول کیا ہے، آپ کا ہے مدرسہ
درسِ صبر آپ نے حسینؑ ہی سے ہے لیا
خاتمہ کریں گے آپ آکے ظلم و جبر کا
ساتھ آپ کے دعائے سیدہؑ ہے یا امامؑ
کیجیے! ظہور یا امامؑ......

غیب پر یقین نہیں جسے وہ منکرِ خدا
جس کو غیب پر یقین ہے وہ پڑھے گا لا الٰہ
لاالٰہ پڑھ کے ہوگیا رسول آشنا
جو رسول آشنا ہے وہ محب ہے آپ کا
یہ نبی کا اور خدا کا فیصلہ ہے یا امام
کیجیے! ظہور یا امامؑ......

ایک دو نہیں کئی جواں شہید ہوگئے
کربلائے عصر میں ستم مزید ہوگئے
ظلم کے تمام سلسلے شدید ہوگئے
پیروئے یزیدؔ آج خود یزیدؔ ہوگئے
آپ کا حسینیوں کو آسرا ہے یا امام
کیجیے! ظہور یا امامؑ......

ماؤں نے پسر، بہن نے بھائی نذر کردیے
بچے بھی شہید ہوئے سہاگ بھی اجڑ گئے
باپ نے غمِ حسینؑ میں لہو جگر کیے
جاری آج بھی ہیں مجلسِ عزا کے سلسلے
آیئے کہ پنجتن کا واسطہ ہے یا امام
کیجیے! ظہور یا امامؑ......

لاش جب حسینؑ نے اٹھائی تھی جوان کی
قبر جب بنائی تھی صغیرؑ بے زبان کی
آنکھ نم ہوئی تھی جب زمین و آسماں کی
یاد ہے وہی گھڑی حسینی امتحان کی
اپنا غم اسی سبب بھلا دیا ہے یا امامؑ
کیجیے! ظہور یا امامؑ......

السلام علیک یا امامِ عصر و الزماں
الاماں ! الاماں ! اے امامِ اِنس و جاں
العجل ! العجل ! اے شریکۃ القرآن
آپ کے ظہور کا ہے منتظر بھی جہاں
سرور و ریحانؔ کی بھی یہ صدا ہے یا امامؑ

nazar abbas 13-6-2004

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

یاد امام عصرؑ

zishan jawadi kaleem

کوئی کرتا ہے جب بھی احمدؐ مختار کی باتیں
تو یاد آتی ہیں مجھ کو حیدرِؑ کرار کی باتیں

قدم رکھتے ہیں جب بھی آگ پر ہم یا علیؑ کہہ کر
تو شعلوں کی زباں سے سنتے ہیں گلزار کی باتیں

محب کے ساتھ اُن کے۔ ذکرِ دشمن اس طرح آیا
کہ جیسے ایک منزل پر ہوں نور و نار کی باتیں

زہے قسمت ہمارے لب پہ ذکرِ بابِ حکمت ہے
کریں کیوں چھوڑ کر دروازہ کو دیوار کی باتیں

مقدر نے بنایا ہے کلیمِ طورِ ایمانی
تو لازم ہے کہ ہم کرتے رہیں دیدار کی باتیں

خدا رکھے انھیں سے حسرتِ دیدار زندہ ہے
مزہ دینے لگی ہیں اب تو ہجرِ یار کی باتیں

کتابِ حق میں تو ہر گام پر ہیں غیب کے چرچے
وہ کافر ہیں جو دہراتے ہیں بس کفار کی باتیں

یقین ہونے لگا ہے دھیرے دھیرے اُن کے آنے کا
کہ اب ہونے لگی ہیں ہر طرف کردار کی باتیں

ضرورت ہے کہ بس اب یوسفِ زہراؑ کے چرچے ہوں
پرانی ہو چکی ہیں مصر کے بازار کی باتیں

نگاہوں میں مرے آجاتا نقشہ قیامت کا
جو یاد آجاتی ہیں سرکار کے دربار کی باتیں

زمانہ ہو گیا جب سے لگا بیٹھا ہوں پردہ سے
یونہی اے کاش سن لیتا کبھی سرکار کی باتیں

کہیں بھی سنتا ہوں جب وادیِ خضرا کے افسانے
یہ لگتا ہے کہ یہ ہیں عشق کے گلزار کی باتیں

مری نظروں میں ہے میدانِ خم اور وادیِ خضرا
میں اِن کو چھوڑ کر کیسے کروں گا غار کی باتیں

خدا شاہد یہ ان کے جذبِ الفت کی کرامت ہے
لبِ مجبور پر ہیں خلد کے مختار کی باتیں

jabir.abbas@yahoo.com

سب جس کے منتظر ہیں ابھی رہ گذر میں ہے

مصرع طرح ۱۵ شعبان ۱۴۲۴ھ۔ بہ مکان شارب نقوی۔ سید فیاض مہدی

قندیل نور جیسی کہ زہراء کے گھر میں ہے
اُس جیسی روشنی کہاں شمس و قمر میں ہے

یہ تو فقط جھلک تھی، غلاموں کا کام تھا
امیدِ مُستضعف تو امامِ عصرؑ میں ہے

اُڑ جاؤں میں نہ طاقتِ پرواز پَر میں ہے
اِک امتحاں یہ زندگیٔ مختصر میں ہے

حیدرؑ کہیں گے مرحبِ دوراں ذرا سنبھل
میری ہی ذوالفقار ہے، دستِ پسر میں ہے

بیٹھا ہوا ہوں پھر بھی کہیں جا رہا ہوں میں
معجز نما کمال یہ شام و سحر میں ہے

دعویٰ تھا جس کا قاتلِ مہدیؑ میں ہی تو ہوں
خوشیاں مناؤ!! اس کی خبر اب خبر میں ہے

آئے تھے ہم جہاں سے وہیں جا رہے ہیں سب
ہر دم مہاجرت ہے اور انساں سفر میں ہے

اِک اِک طبیب و عالم و ذاکر، وہ بے گناہ
کیوں، کب، کہاں شہید ہوا سب نظر میں ہے

اٹھی صدا یہ آج دلِ نوحہ گر میں ہے
آ جایئے کہ قوم کی کشتی بھنور میں ہے

اے پاک سرزمیں کے شہیدو تمہیں سلام!!
شکرِ خدا ہے قاتلِ اعظم سقر میں ہے

سر پھر یزیدیت نے اٹھایا ہے ایک بار
پھر ایک تلاطم سا اُٹھا بحر و بر میں ہے

یہ بات ہماری نہیں، سب کہتے ہیں خناس
مسلم سے دشمنی کا بھرا بُغض کے سر میں ہے

پیتے ہیں پھر بھی آگ میں جلتے ہیں مغربی
بستی ہے ساری مستی میں، ہستی شرر میں ہے

پہنچے اطباء بُغض کے ہیں اب اس نتیجے پر
اتنا سا بھی شعور نہیں، جتنا خر میں ہے

صیہونی سازشوں کا نشانہ ہے فلسطین
اور عالمِ اسلام اگر اور مگر میں ہے

کعبہ علیؑ کی جائے ولادت بھی ہے مگر
وہ دلکشی صدف میں کہاں جو گُہر میں ہے

کلمہ تو لا الٰہ کا پڑھتا ہے حکمراں
لیکن عمل بتاتا ہے کس کے اثر میں ہے

مسجد علیؑ کے چاہنے والوں کا صحن ہے
مسجد کا راستہ فقط حیدرؑ کے در میں ہے

واجب ہے اس پہ نصرتِ حق اور زیادہ
جو کہتا ہے شمار ہمارا بھی نر میں ہے

فیاضؔ کا عریضہ نہیں ہے متاعِ شوق
امت کا ہے یہ درد جو اس کے جگر میں ہے

آہٹ سے انقلاب کی گھبرا گئے جناب
ہم جس کے منتظر ہیں ابھی رہ گذر میں ہے

غربت، ضعیفی، تشنہ لبی اور نہ کوئی زخم
عباسؑ کا ہے درد جو شہ کی کمر میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصیدہ در مدح امام مہدی علیہ السلام

نیویارک
۲۲؍نومبر ۹۰ء

ترتیب امامت کی رعایت سے اثنا عشر[1] میں

"بس مختصر کہ دوسرے اک مرتضیٰ ہیں آپ"

آدم کا علم۔ نوح کا ذہنِ رسا ہیں آپ
فخرِ خلیل۔ آبروئے ہاجرہ ہیں آپ
یعقوب کی ریاضتِ غم کا صلہ ہیں آپ
یوسف کے خواب کا عملِ ارتقا ہیں آپ
موسیٰ مثیل۔ عیسیٰ معجز نما ہیں آپ
زہرا کا خواب۔ آرزوئے مصطفیٰ ہیں آپ
لطفِ جلیل۔ وارثِ کُل انبیا ہیں آپ
اسلام کے سفر کی حدِ انتہا ہیں آپ
باطل کا سر کچلنے میں اک کربلا ہیں آپ
حق کی اذان۔ ناصرِ دینِ خدا ہیں آپ
کس میں ہے تاب و تب جو گنائے کہ کیا ہیں آپ
بس مختصر کہ دوسرے اک مرتضیٰ ہیں آپ

فرمودۂ رسولِ خدا یاد کیجیے
اب آکے اس خرابے کو آباد کیجیے
راحت کدوں کو فسق کے برباد کیجیے
پاکیزہ۔ صاف۔ خلدِ خداداد کیجیے
اِک دم سے ختم نالہ و فریاد کیجیے
انسانیت کو ظلم سے آزاد کیجیے
ڈھیلی گرفتِ پنجۂ جلاد کیجیے
حرکت میں پھر سے تیشۂ فرہاد کیجیے
نابود و نیست حلقۂ بیداد کیجیے
سفیانیوں پہ جنگ کی اُفتاد کیجیے
افسردۂ ذوالفقار کا دل شاد کیجیے
جبریل پھر پکار اُٹھیں لافتیٰ ہیں آپ

علم و ہنر۔ کمال[2] کا اک آسماں کہوں
حق ہے جدیدیت کا اگر کُن فکاں کہوں
آلاتِ برق خیز کا سیلِ رواں کہوں
تیر و تبر کو گردِ رہِ کارواں کہوں
مُنہ تک جو آچکا ہے وہ آتش فشاں کہوں
گولوں سے جگمگاتی ہوئی کہکشاں کہوں
زیادہ نہیں حدوں سے اگر لامکاں کہوں
کم ہے حدوں میں گر میں مکان و نشاں کہوں
جل جائے الف لیلہ تو پھر داستاں کہوں
جتنا بھی ساتھ دے مرا زورِ بیاں کہوں
ہو خضر سا کہیں جو کوئی رازداں کہوں
زائر کو ڈر ہے لوگ نہ کہہ دیں خدا ہیں آپ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصیدہ بروقتِ ظہورِ مہدی

۱۰ مارچ ۹۰ء

"صورتِ حیدرِ کرار بنا کر آؤ"

چاندنی رات ہے پردے کو ہٹا کر آؤ / اب یہ تقسیم کی دیوار گرا کر آؤ
چودھویں رات تھی کل جشن تھا دشمن کی جگہ / آج کی رات زمیں طور بنا کر آؤ
اب لڑکپن نہ رہا۔ اب تو جواں سال ہوئے / اپنی آمد پہ قیامت کو جگا کر آؤ
گھات میں بیٹھے ہیں کچھ لوگ کمیں گاہوں میں / بد نگاہوں سے ذرا آنکھ بچا کر آؤ
دل دہل جائیں غنیموں کے سرِ راہ حضور / صورتِ حیدرِ کرار بنا کر آؤ
کل کے ابلیس سے اب نجد کے شیطان تلک / جتنے خودسر بھی ملیں سب کو جھکا کر آؤ
بچ نکلتا رہا دن جو علی کی زد سے / اُس دغا باز کو اِس بار دہرا کر آؤ
مسکرائی ہی تھیں سُن کر وہ قصاصِ مختار / بی بی زینب کو بہت خوب ہنسا کر آؤ
ہم تو روتے ہی رہے پہلی صدی سے اب تک / اب کے اِس سال غنیموں کو رُلا کر آؤ
کر تو دو گے ہی زمیں بوس قلعہ ہائے ستم / نام کا میرے بھی اِک گولہ گرا کر آؤ
جتنے کھنڈر ملیں ایران سے توران تلک / سب کی تعمیر فلک بوس کرا کر آؤ
تیل کے پیسے نے مذہب کی بدل دی صورت / دینِ خالص کو ملاوٹ سے چھڑا کر آؤ
ہر جگہ ذہنی شریعت کی پذیرائی ہے / دیں فروشوں کو سرِ دار چڑھا کر آؤ
پھر نہ صفین کے غدار اٹھائیں کہیں سر / رہ گیا کام جو دادا سے کرا کر آؤ
جب خمینی نے کیا آپ کی راہیں ہموار / اُس مجاہد کو پسِ مرگ جتا کر آؤ
سو رہے راہِ وفا میں جو شہیدانِ وفا / اُن کی تربت پہ بھی دو پھول چڑھا کر آؤ
آنِ واحد میں بنے گوشِ سماعت دنیا / سچ کی آواز کا وہ جادو جگا کر آؤ
دل سے اسلام نہ لے آئیں جو سفیان نواز / نوکِ شمشیر پہ ہی کلمہ پڑھا کر آؤ
عذر باقی نہ رہے کہنے کو "لبیک" میں کچھ / ڈوبے خورشید کو مغرب سے پھرا کر آؤ
شیر شہزور کو بھی۔ اور بزِ کمزور کو بھی / ایک ہی گھاٹ پہ سیراب کرا کر آؤ

اپنا چرچا اگر منظور ہے گلشن گلشن / محفلِ شعر میں زائر کو پڑھا کر آؤ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

امام ِ وقت فقط ایک بار آ جاؤ
دل و نگار کا بن کر قرار آ جاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آ جاؤ (ریحان)

رَجسؑ ہیں آج کیا تہِ داماں لئے ہوئے
ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس ِ نبیؐ امام ِ مبیں حجت ِ خدا
بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

قسم خدا کی یہ سب روشنی تمہاری ہے
تمام غم بھی تمہارے خوشی تمہاری ہے
امام ِ عصر ہو یہ ماہ و سال کیا ہے
ازل سے تا بہ ابد ہر صدی تمہاری ہے

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت
جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی
قیامت سے پہلے امام آئیں گے

قصیدہ در مدح حضرت حجتؑ

رخ سے پردہ ہٹایئے مولا
ہم کو جلوہ دکھایئے مولا
منتظر کب سے یہ زمانہ ہے
اب تو تشریف لایئے مولا
ہاتھ میں لے کے ذوالفقار علیؑ
نقش ِ باطل مٹایئے مولا
ہنس رہے ہیں جو آج غیبت پر
آ کے اُن کو رلایئے مولا
اور جو رو رہے ہیں فرقت میں
جلد اُن کو ہنسایئے مولا
بیتے پانی پہ آ کے بہر نماز
اب مصلیٰ بچھایئے مولا
شاد ہوں ہم علیؑ کے لہجے میں
آپ خطبہ سنایئے مولا
خضرؑ و عیسیٰؑ بھی جس میں ہوں موجود
وہ جماعت پڑھایئے مولا
دین احمدؐ ہو قاف سے تا بہ قاف
حق کا سکہ چلایئے مولا
انتقام حسینؑ کی خاطر
لے کے تلوار آیئے مولا
مر چکے ہیں جو رنج فرقت میں
اُن کو آ کر جلایئے مولا
ظلمتوں کا ہے راج دنیا میں
رخ روشن دکھایئے مولا
نہ اگر مصلحت ہو آنے میں
مجھ کو حضرا بلایئے مولا
آپ سے یہ ریقعؔ کی ہے دعا
میری عزت بڑھایئے مولا

ﷺ عباس بادی کی ڈائری سے لکھا۔ ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۱۔۔۔ سحر یاض ﷺ

گر مھدی ِ دیں کی مہربانی ہو جائے
ذرہ بھی خورشید کا ثانی ہو جائے
دریا میں بہا دوں جو عریضہ لکھ کر
مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

نسیم کاظمی صاحب کا نذرانہ عقیدت

رباعی

صدف میں حق کے نہاں ہے گہر امامت کا
ہے کس میں دم کہ لگائے سراغ حجتؑ کا
یہ جلوہ ساماں ہے فانوس ِ کبریا میں نسیم
کسے مجال بجھائے چراغ غیبت کا

☆منقبت☆

ایماں کو ظلمتوں سے بچانے وہ آ گیا
باطل کا نقش نقش مٹانے وہ آ گیا

وہ کارواں عزیست کا ہے میر کارواں
نقش قدم پہ اپنے چلانے وہ آ گیا

وہ آفتاب تازہ کی کرنیں ہوئیں بلند
محشر میں بگڑے کام بنانے وہ آ گیا

ایماں میں اب نمود بھی ہے اور تازگی بھی ہے
درس ِ عمل بشر کو سکھانے وہ آ گیا

طوفاں میں بن کے نتیجہ نجات کا
ڈوبے ہوؤں کو پار لگانے وہ آ گیا

دنیا میں پھر سے احمدؐ مرسل کے روپ میں
انساں کو راہ ِ عزیست بتانے وہ آ گیا

کب تک پڑے رہو گے یونہی محو ِ خواب میں
سوئے ہوئے نصیب جگانے وہ آ گیا

اٹھو سیاہی چھٹ گئی ہے کفر کی تمام
ان ظلمتوں میں شمعیں جلانے وہ آ گیا

گمراہ کوئی حق سے نہ ہوگا نسیم اب
بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے وہ آ گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام عصرؑ۔ از جناب سید فیاض مہدی

ٹکڑے کرے قمر وہ اشارہ کچھ اور ہے
اس گردشِ زمیں کا سہارا کچھ اور ہے

اُن کو خدا نے خاص بنایا کچھ اور ہے
کیوں شیخ کے ذہن میں سمایا کچھ اور ہے

روشن ہے کائنات وجودِ امامؑ سے
اپنے لئے جہاں کا اجالا کچھ اور ہے

جھکتا نہیں ہے غیر کے آگے یہ سر مگر
قائم کا میرے نقشِ کفِ پا کچھ اور ہے

خشکی پہ تو نماز سب ہی کرتے ہیں ادا
پانی پہ جو بچھائے مصلے کچھ اور ہے

عیسیٰؑ کا شوق ان کی امامت میں اک نماز
حسرت بتا رہی ہے کہ رتبہ کچھ اور ہے

اژدر کے ٹکڑے جھولے میں بے خوف جو کرے
دستِ علیؑ نہیں یدِ بیضا کچھ اور ہے

کیوں اُن کے واسطے نہ عنایت ہوں آیتیں
جن کی عنایتوں کا سلیقہ کچھ اور ہے

کیا خود رضی اللہ کو معلوم نہ تھا
اللہ کی رضا کا وسیلہ کچھ اور ہے

اصحاب سب نجوم ہیں اپنی جگہ مگر
در پہ جو آئے زہراؑ کے تارہ کچھ اور ہے

لادین طالبان ملیں گے نہ بن لادن
سب کو پتہ ہے حملے کا منشی کچھ اور ہے

لعنت ہو تیرے جھوٹ پہ امریکی میڈیا
پردے پہ کچھ ہے اور پسِ پردہ کچھ اور ہے

تقویٰ شعار لوگوں کی دنیا کچھ اور ہے
حق نے بتایا کچھ ہے تو سمجھا کچھ اور ہے

ممکن نہیں بلندیٔ ایماں عمل بغیر
غزلیں کچھ اور دین کا کلمہ کچھ اور ہے

دھوکے میں اپنے آپ کو کہتا ہے تو محب
اُن کی نظر میں چاہنے والا کچھ اور ہے

خوش فہمی کا علاج قرآن ہی بتائے گا
محشر کا اس کتاب میں نقشہ کچھ اور ہے

تقلید باپ دادا نہ رسم و رواج ہے
قرآن میں نجات کا رستہ کچھ اور ہے

قرآن، نبیؐ، امامؑ، دعاء، مجلسیں دروس
سنتا ہے سب کی بعد میں کرتا کچھ اور ہے

سب کچھ بھلا کے بھولا ہے یوم الست بھی
رب سے کیا تھا تو نے وہ وعدہ کچھ اور ہے

افسوس حج کا نام ہوا لگژری ٹوئر
پکنک نہیں ہے مکہ مدینہ کچھ اور ہے

ہے یہ بھی ٹھیک وہ بھی صحیح کہنے والوں کی
دنیا تو کامیاب ہے عقبیٰ کچھ اور ہے

ہوتے نہیں ہر ایک سفینے میں ہم سوار
کشتی ہے اپنی اور کنارہ کچھ اور ہے

فہرستِ خواہشات نہ ذاتی کوئی طلب
فیاض مہدی اپنا عریضہ کچھ اور ہے

یہ قصیدہ برادر فیاض مہدی نے کینیڈا سے ۱۵ شعبان ۱۴۲۲ھ کے لئے لکھا

المرسلہ ---- طالبِ دعا ---- سید نذر عباس ---- ۹ نومبر ۲۰۰۱

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

انوار ہی انوار

بیت زہرؑا میں جو کردار نظر آتے ہیں
سب ہی تخلیق کے شہکار نظر آتے ہیں
حسن میں احمدؐ مختار نظر آتے ہیں
رعب میں حیدرؑ کرار نظر آتے ہیں
بیت زہرؑا کو یہ مالک نے شرف بخشا ہے
اس میں سرکار ہی سرکار نظر آتے ہیں
اس کا خیاط ہے رضوان تو درباں جبرئیل
یہاں سردار ہی سردار نظر آتے ہیں
طور کی کوئی حقیقت نہیں اس کے آگے
یہاں انوار ہی انوار نظر آتے ہیں

اس کی تاریخ میں آتا نہیں فرار کا ذکر
یہاں کرار ہی کرار نظر آتے ہیں
ہر جگہ مرضیِ خالق کے طلب گار

دیکھ کر میرے عریضہ کو ہیں موجیں بیتاب
کچھ جواب آنے کے آثار نظر آتے ہیں
اس کے قدموں کی ہے آہٹ کہ غریبوں کے نصیب
جو تھے خوابیدہ وہ بیدار نظر آتے ہیں
شانِ غیبت تو بہت دیکھ لی اب ہے حسرت
دیکھیں کس طرح سے سرکار نظر آتے ہیں
اُس طرف وادیِ خضرا ہے ادھر قلبِ کلیم
رہتے اُس پار ہیں اِس پار نظر آتے ہیں

by zeeshan jawadi

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ امام زمانہؑ

-- نصیر عابدی کا کلام --

گلستاں میں گلِ نرجس کی آمد سے یہ خطرہ ہے
حسینانِ چمن گھر سے کہیں بے گھر نہ ہو جائیں

ہوس میں دید کی پلکیں بھی جھپکاتا نہیں میں
چلے بھی آیئے آنکھیں کہیں پتھر نہ ہو جائیں

یوں ہی ایک رخِ پُرنور میں چودہ جلوے
جیسے ایک نقطۂ باء پھیل کے قرآں ہو جائے

ناؤ کاغذ کی تلاطم میں بھی چل سکتی ہے
صاحب الامر اگر اسکا نگہباں ہو جائے

وہ کشش روئے منور میں کہ اللہ اللہ
ایک نظر دیکھ لے کافر تو مسلماں ہو جائے

وہ راضی ہو گئے ان کی عنایت اور کیا ہوگی
میرے ٹپکے ہوئے آنسو کی قیمت اور کیا ہوگی

امیرِ خلد کی مادر نے پونچھے ہیں میرے آنسو
اب اس سے بڑھ کے جنت کی ضمانت اور کیا ہوگی

عریضے سے لپٹ کر ڈوب جاؤں موجِ الفت میں
سوا اس کے قدم بوسی کی صورت اور کیا ہوگی

-- امام زمانہؑ کے یوم پیدائش پر لکھنؤ میں پڑھا گیا --

nazar collection for our children-4dec 2004 Rd

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب امام آئیں گے

(انور خورشید ہلوری کا کلام)

زندگی کو قدموں پر ان کی ہم لٹائیں گے
فرش راہ پر اپنی آنکھوں کو بچھائیں گے
حکم پر شہؑ دیں کے اپنا سر کٹائیں گے
جلنے والوں کے دل کو اور بھی جلائیں گے
دیکھنا ہماری شان جب امام آئیں گے

شاہِ والا کا دنیا انتظار کرتی ہے
جس سے دل لگاتی ہے اس سے پیار کرتی ہے
اس پہ اپنا تن من دھن نثار کرتی ہے
یاد ان کی آ آ کے دل بیقرار کرتی ہے
ٹوٹے دل دکھائیں گے جب امام آئیں گے

چاند عسکریؑ کے ہیں مصطفےٰؐ کے دلبر ہیں
پنجتن کے وارث ہیں آپ نور پیکر ہیں
اس جہان فانی کا آپ ہی مقدر ہیں
وہ کمر میں لٹکائے ذوالفقارِ حیدرؑ ہیں
اپنا سر جھکائیں گے جب امام آئیں گے

پاس کیوں نہیں رکھتا آپ کی مودت کا
ہونا ہے شکار اس کو انتقام حجت کا
وقت سر پہ آ پہنچا عنقریب شامت کا
اس کو سامنا ہوگا ہر گھڑی قیامت کا
ذوالفقار اٹھائیں گے جب امام آئیں گے

پھر ادائے مولاؑ کی شان اور ہی ہوگی
ساتھ ساتھ مولا کے انجمن سجی ہوگی
سہل غم کی ہونٹوں پر پیاس بجھ چکی ہوگی
آنسوؤں سے پاکیزہ دھل کے زندگی ہوگی
قسمتیں بنائیں گے جب امام آئیں گے

(یہ کلام سید نذر عباس نے بواسطہ سید سلمان رضا آف محمد آباد حاصل کیا تا کہ ہمارے بچے مستفید ہوسکیں۔ ۵ جنوری ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلا پتہ کا عریضہ ہو اور پہنچ جائے
بڑے سکون کی منزل ہے عاشقی کے لئے
امام وقت میں شک ہو یقیں ہو شیطاں کا
یہ بات زیب نہیں دیتی آدمی کے لئے
ہے بغضِ آلِ پیمبرؐ قصور فطرت کا
کوئی علاج نہیں یارو اس کمی کے لئے

دین پہ کیسی گھڑی یہ آئی ہے
مسلمانوں کی چڑھائی ہے
خدا کا شکر ہے بچا

قطعہ

علیؑ کا لال سنوارے گا قسمت اسلام
کہ اس نے لمحوں میں تقدیر حر بنائی ہے

جانِ عسکریؑ

کوئی کسی کے لئے ہے کوئی کسی کے لئے
یہ دل ہے وقف فقط جانِ عسکریؑ کے لئے
یہ مانا جلوہ نظر میں نہیں خیال تو ہے
یہ کم نہیں ہے محبت کی دلکشی کے لئے
بغیر دیکھے زمانہ بنا ہے دیوانہ
یہ جذبِ خاص ہے بس دلبریؑ کے لئے
ہر ایک گوشۂ دل پر اُسی کا قبضہ ہے
بچا نہیں کوئی گوشہ یہاں کسی کے لئے
ہر ایک بات سے مدحت اسی کی کھلتی ہے
لکھو نبیؐ کے لئے یا لکھو علیؑ کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانِ رجبؑ

رجب کا لال وہ شہِ عالی وقار ہے
جس پر نثار رحمتِ پروردگار ہے
مالک کو اپنے بندہ پہ کیا اعتبار ہے
ہاتھوں میں اس کے گردشِ لیل و نہار ہے
نظروں سے دور دامنِ رحمت میں دی جگہ
کس درجہ اپنے بندہ سے قدرت کو پیار ہے
دورِ خزاں سے دور نہ کیوں رکھتا کبریا
قائم اِسی سے دینِ نبیؐ کی بہار ہے
کہتا ہے اُس کا حسن ۔ ہے تصویرِ مصطفٰیؐ
کہتا ہے دبدبہ اسدِ کردگار ہے
جب منزلِ جہاد میں رکھے گا وہ قدم
محسوس ہوگا وارثِ دلدل سوار ہے

خاموشیوں سے اس کی نہ دھوکہ ہو ظالمو
قبضہ میں اُس کے اب بھی وہی ذوالفقار ہے
جوہر کھلیں گے تیغِ علیؑ کے بوقتِ جنگ
یہ آخری شجاعتِ حیدرؑ کا وار ہے
تیغِ دودم کا دیکھیں گے میدان میں یہ اثر
جو ایک تھا وہ دو ہے جو دو تھا وہ چار ہے
لائے گا کون حملۂ شیرانہ کا جواب
وہ شاہِ لافتیٰ ہے تو یہ ذوالفقار ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدحِ امام عصرؑ
(مسدس)

zeeshan jawadi kaleem

اہل دل دیکھو یہ اعلانِ مہ شعبان ہے
اہل حق وہ ہے جسے سرکار کا عرفان ہے
اہل دیں وہ ہے جو شہ کی آل پر قربان ہے
اہل الفت ہے وہ جس کو دید کا ارمان ہے
اہلِ غَیبت جس کی نظروں میں سدا قرآن ہے
اہل قرآں وہ ہے جس کا غیب پر ایمان ہے

وہ جو صدیوں سے ہے پوشیدہ حجاب اندر حجاب
جس کے جلووں کا نہیں ممکن زمانے میں جواب
جس کے قدموں سے ہے وابستہ محبت کا شباب
اک قیامت ہو الٹ دے گر وہ چہرے سے نقاب
وہ زلیخائے شریعت کا دلی ارمان ہے
یوسفِ کنعاں بھی اس کے حسن پر قربان ہے

اس کی ہستی دہر میں ہے محرمِ رازِ خدا
وہ محمدؐ کی دعا ہے وہ علیؑ کا مدعا
اس سے وابستہ ہے ہر اک آرزوئے فاطمہؑ
مجتبیٰؑ کی جان ارمانِ شہیدِ کربلا
خامشی میں وہ رسولؐ کبریا کی شان ہے
اور زباں کھولے تو گویا بولتا قرآن ہے

ہے لبِ کونین پر اُس کا فسانہ دیکھئے
بحر و بر پر ہر طرف ہے اس کا قبضہ دیکھئے
قعرِ دریا میں رواں اُس کا عریضہ دیکھئے
سطحِ دریا پر بچھا اُس کا مصلّےٰ دیکھئے
وہ اکیلا ہے کہ حاصل جس کو اطمینان ہے
ورنہ دریا میں فقط طوفان ہی طوفان ہے

ہے رواں روزِ ازل سے زندگی کا قافلہ
ہو رہی ہیں منزلیں طے مرحلہ در مرحلہ
دورِ آخر تک آ پہنچا ہے حق کا سلسلہ
اب اسی کے دم سے ہوگا دو جہاں کا فیصلہ
قلب زہراؑ و علیؑ کا آخری ارمان ہے
یہ نکل جائے تو سمجھو حشر کا سامان ہے

جو مسلماں ہے اُسے اِس سے محبت چاہیے
دل میں الفت اور زباں پر اسکی مدحت چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدحِ امام عصرؑ

دولت نہ کوئی درہم و دینار چاہیے
خاکِ قدم حضور کی سرکار چاہیے
عشق علیؑ کی دولتِ بیدار چاہیے
ملتی ہو دار پر تو مجھے دار چاہیے
دنیا کے جاہ و مال کا انکار چاہیے
اور آپ کے کمال کا اقرار چاہیے
چاروں طرف سجے ہیں محل ظلم و جور کے
کوئی تو دینِ حق کا بھی دربار چاہیے
تاریکیوں میں ڈوب گیا ہے جہاں تمام
دنیا کو ایک مرکزِ انوار چاہیے
گفتار کے سپاہی ہیں یہ سارے کلمہ گو
اور دینِ حق کو صاحبِ کردار چاہیے

انسانیت بھٹکتی ہے صحرائے زیست میں
پروردگار قافلہ سالار چاہیے
اے کردگار ہم کو بھی توفیقِ خیر دے
سنتے ہیں اُن کو لشکرِ دیندار چاہیے
مدت سے ذوالفقار پڑی ہے نیام میں
چلنے کو دستِ حیدرِ کرار چاہیے
ہم صورتِ کلیمؑ نہ جائیں گے طور پر
ہم کو اِسی مقام پہ دیدار چاہیے
نرجس کے لال اب تو اٹھا دیں نقابِ رخ
کیا آپ کو بھی مصر کا بازار چاہیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدحِ امام عصرؑ

zeeshan jawadi kaleem

فرقت میں ہے یہ حال دلِ بے قرار کا
ہر لمحہ اک صدی ہے شبِ انتظار کا
دشمن اڑا رہے ہیں مذاق انتظار کا
یہ کام ہے مشیتِ پروردگار کا
ہے ایک ہی علاج دلِ بے قرار کا
دامن سمیٹ لیجئے اب انتظار کا
ہم مدتوں سے اس لئے کرتے ہیں انتظار
دراصل اک ثبوت ہے یہ اعتبار کا
دامن بچائے چاہنے والوں کی بزم سے
انداز یہ نیا ہے مرے پردہ دار کا
ہر اک نظر سے دور ہر اک دل میں جلوہ گر
پہرہ ہر ایک جبر پہ ہے اختیار کا

حالت یہ ہے کہ قطروں سے طوفاں اُبل پڑیں
دامن نچوڑ دوں جو شبِ انتظار کا
سوکھی زمیں کو ابرِ کرم کی ہے جستجو
مژدہ کوئی سنائیے فصلِ بہار کا
سرکار اس مکان میں رہنا ہے آپ کو
کچھ تو کریں علاج دلِ داغدار کا
طوفانوں میں عریضہ ہے سرکار المدد
کوئی نہیں انیس غریب الدیار کا
ہے کربلا کے بعد سے اب تک نیام میں
ارماں نکال دیجئے ذوالفقار کا
محرومِ جلوہ گر رہے محفل میں بھی کلیم
طور شنا نہیں ہے یہ تختہ ہے دار کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدح امام عصرؑ

تمہاری یاد میں شام و سحر آنسو بہائیں گے
اندھیری زندگی میں اب یونہی شمعیں جلائیں گے

فقط یہ سوچ کر احساس بڑھ جاتا ہے فرقت کا
خدا جانے مرے سرکار کب پردہ اٹھائیں گے

دلِ بیتاب کو اکثر تسلی دی ہے یہ کہہ کر
کہ وہ فرزند زہراؑ ہیں یقیناً رحم کھائیں گے

کبھی دل میں خیال آتا ہے ان کی دید لازم ہے
علیؑ کے لال ہیں بالیں پہ وقت نزع آئیں گے

جو کہتا ہوں تڑپ کر مر گئے عاشق تو کیا ہوگا
تو کہتے ہیں ہم اپنے عاشقوں کو پھر جلائیں گے

اسی باعث لگائے ہم نے کعبہ کے بڑے چکر
وہ اہل بیت ہیں آخر خود اپنے گھر تو آئیں گے

مزہ جب ہے کہ یہ خادم بھی ہو شامل جماعت میں
ہمیں کیا گر جماعت ابن مریم کو پڑھائیں گے

مرے مولا ترا گھر ہے ہمارا اول و آخر
ترے ہاتھوں سے زمزم پی کے پھر کوثر پہ جائیں گے

اسی باعث سجائی ہے انہیں کے نام سے محفل
نہ آئے اپنی محفل میں تو پھر آخر کب آئیں گے

قطعہ

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدحِ امام عصرؑ

جب ہمارے امام آئیں گے
لے کے حق کا نظام آئیں گے
وارث شاہ تشنہ کام ہیں وہ
تشنہ کاموں کے کام آئیں گے
مقتدی بن کے آئیں گے عیسیٰؑ
اور وہ بن کر امام آئیں گے
ہر شہید نیاز کی خاطر
لے کے عمر دوام آئیں گے
صبح تک گھر میں روشنی ہو گی
وہ اگر وقت شام آئیں گے
میکدوں کا نظام بدلے گا
لے کے کوثر کا جام آئیں گے

کہتا ہے ذوالفقار کا قبضہ
وہ پئے انتقام آئیں گے
مجرموں کی پکار جب ہو گی
کچھ پرانے بھی نام آئیں گے
عشق کی آبرو بڑھانے کو
سوئے دارالسلام آئیں گے
کہہ دو عہدوں پہ مرنے والوں سے
کل یہ عہدے نہ کام آئیں گے
ان کے ہمراہ بہر نصرت حق
صرف اُن کے غلام آئیں گے
سن کے نام ان کا دل یہ کہتا ہے
اب رسول انام آئیں گے
دور دنیا سے ظلمتیں ہوں گی
جب وہ ماہ تمام آئیں گے
صبح یثرب جہاں پہ چھائے گی
کچھ نہ کام اہل شام آئیں گے

روح زہرؑا کرے گی استقبال
وہ بصد اہتمام آئیں گے
قبر زہرؑا پہ آنسوؤں کے چراغ
لے کے وہ صبح و شام آئیں گے
بھیجیں گے ہم زمین والے درود
آسمان سے سلام آئیں گے

امام عصرؑ

ز جس کے لال جب بھی ترا تذکرہ ہوا
اپنے دل و دماغ میں محشر بپا ہوا
اٹھنے لگے ہیں اپنے قدم سوئے بیت حق
نکلا ہوں جب بھی ترا پتہ پوچھتا ہوا

by zeeshan haider jawadi kaleem

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیمۂ شعبان

اے خدا یہ نور کا ٹکڑا ہے یا انسان ہے
یا بشر کے بھیس میں اترا ہوا قرآن ہے

یہ جو قرآن خدا میں سورۂ رحمان ہے
ایسا لگتا ہے مرے مولا کا دسترخوان ہے

سامرہ کی سرزمیں پر نور کا طوفان ہے
اہل ایماں کے لئے یہ دوسرا فاران ہے

تیرے نقش پا کا پرتو ہے جمالِ کہکشاں
عکس تیرے رخ کا ماہ نیمہ شعبان ہے

اے گل گلزار نرجس اے دل و جان حسنؑ
تیرے دم سے گلشنِ ہستی بہارستان ہے

اس کے در کے ایک خادم کا لقب روح الامیں
اس کے گھر کے ایک درزی کا لقب رضوان ہے

اس کو ہے انکار آدمؑ اس کو ہے خاتم میں شک
وہ بھی اک شیطان ہے اور یہ بھی اک شیطان ہے

اک طرف انکار غیبت اور اک طرف ہے لو کشف
یہ بھی اک ایمان ہے اور وہ بھی اک ایمان ہے

محروم جلوہ آنکھ محروم نظر
وہ بھی اک حیران ہے اور یہ بھی اک حیران ہے

ہو اذاں کعبہ میں یا خورشید سے ظاہر ہو ہاتھ
یہ بھی اک اعلان ہے اور وہ بھی اک اعلان ہے

ہم کو غیبت کا یقیں ہے اُن کو الفت کا یقین
یہ بھی اطمینان ہے اور وہ بھی اطمینان ہے

درد فرقت اک طرف ہے شور دریا اک طرف
یہ بھی اک طوفان ہے اور وہ بھی اک طوفان ہے

ہم کو شوق دید ہے عیسیٰؑ کو ہے شوق نماز
یہ بھی اک ارمان ہے اور وہ بھی اک ارمان ہے

دفن ہوگا ظلم مکہ میں کہ ہو بغداد میں
یہ بھی قبرستان ہے اور وہ بھی قبرستان ہے

آئیں وہ اس بزم میں یا ہم کو پردہ میں بلائیں
یہ بھی اک احسان ہے اور وہ بھی اک احسان ہے

اس طرف اشعار ہیں اور اُس طرف آیات ہیں
یہ بھی اک دیوان ہے اور وہ بھی اک دیوان ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قبلہ نما

ہیچ یہ دنیا ہے میرے دلربا کے سامنے
ہر بلندی پست ہے عرشِ علا کے سامنے

اس کے آگے دست بستہ یوں کھڑے ہیں اولیا
انبیا جیسے محمد مصطفیٰ کے سامنے

اس طرح اس نے فقیروں میں ولایت بانٹ دی
جیسے ٹکڑے ڈال دیتے ہیں گدا کے سامنے

کہہ کے یہ چرخِ چہارم سے چلے آئے مسیح
آسماں ہے خاک اس کی اقتدا کے سامنے

ہاتھ پھیلائے ہوئے دیکھا ہے ہم نے بارہا
ساکنانِ عرش کو اس کی عطا کے سامنے

یارو عین اللہ کو مثلِ بشر کیسے کہیں
ایک دن جانا ہے ہم کو بھی خدا کے سامنے

ہم ہیں خاطی وہ ہیں معطی دونوں ہی مجبور ہیں
ہم خطا کے سامنے اور وہ عطا کے سامنے

دل یہ کہتا ہے عریضوں کا نہیں گر اعتبار
حالِ عاشق دیکھ لیجئے خود بُلا کے سامنے

سامنے کعبہ کے آجائیں کہ دنیا دیکھ لے
جھکتا ہے کعبہ مرے قبلہ نما کے سامنے

قطعہ

جب بھی ہوتی ہے قیامت کی فضا چاروں طرف
[illegible] آرا ہیں نظر مشکل کشا چاروں طرف
تیغِ حیدر گرتی ہے یوں لشکرِ کفار پر
گھومتی ہے جس طرح رن میں قضا چاروں طرف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

آکے دیکھو دلبرِ شیرِ خدا کے سامنے
دیکھتا ہوں کون رکتا ہے قضا کے سامنے

آج تک جبریل کے شہپر پہ باقی ہیں نشاں
آگئے تھے ایک دن خیبر کشا کے سامنے

اب بھی ہے موجود کوئی وارثِ تیغِ علیؑ
ہے اگر شک دیکھ لینا تم بھی آ کے سامنے

نیام سے جس دن نکالے گا وہ حق کی ذوالفقار
سر اڑیں گے جیسے پتے ہوں ہوا کے سامنے

شرق سے تا غرب پھیلے گا مشیت کا نظام
سب فنا ہو جائیں گے دینِ خدا کے سامنے

اس طرح لہرائے گا دینِ پیمبرؐ کا علم
جیسے کل لہرا رہا تھا مصطفیٰ کے سامنے

وارثِ دینِ خدا ہے جانِ مولودِ حرم
ہوگا ظاہر اس لئے بیتِ خدا کے سامنے

لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
پھر پڑھیں گے حضرتِ جبریل آ کے سامنے

دیکھ لینا آ کے اُس دن تم بھی یارو کس طرح
جھکتا ہے کعبہ مرے قبلہ نما کے سامنے

قطعہ

[illegible] ہے گا شہ لافتیٰ کا نام
[illegible] نام ہے کتاب خدا میں خدا کا نام
لولا علیؑ کے کہنے سے [illegible] بھیک گیا
مشکل میں سب ہی لیتے ہیں مشکل کشا کا نام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلامؑ

کرتے ہیں ذکرِ وفا اہلِ جفا کے سامنے
ہم چراغ اپنا جلاتے ہیں ہوا کے سامنے

کب تلک ہم ہاتھ پھیلاتے گدا کے سامنے
شکر خالق آ گئے مشکل کشا کے سامنے

چھوڑ کر حیدرؑ کو پہنچے مصطفیٰؐ کے سامنے
چور دروازہ سے جاتے ہیں خدا کے سامنے

سامنے قرآن ہے اور بند آنکھیں ہو گئیں
کیا یونہی جائیں گے یہ ظالم خدا کے سامنے

جھکتے ہیں کعبہ کے آگے اور نہیں اتنا شعور
جھکتا ہے کعبہ مرے قبلہ نما کے سامنے

وارث حیدرؑ کے ہاتھوں وہ بھی ٹوٹے جائینگے
بُت جو محلوں میں ہیں بیتِ کبریا کے سامنے

جاتے ہیں کافر کے آگے ہاتھ پھیلائے ہوئے
باندھ کر ہاتھوں کو جاتے ہیں خدا کے سامنے

امام عصرؑ

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا
جب بھی وعدہ جانِ زہراؑ کا وفا ہو جائے گا

گھوڑے پہ چلے ہیں جانب کعبہ امامؑ
دل یہ کہتا ہے کہ دیدارِ خدا ہو جائے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر حسن جلالپوری کی رباعیاں جو عامر اترولوی نے پڑھیں

میرے مالک مجھے لفظوں کا خزانہ دے دے
نغمہ بلبل کا ، قمری کا ترانہ دے دے
مدح حیدرؑ کی لکھوں دل کھول کے اپنا امیر
قائم ِ آل ِ محمدؐ کا زمانہ دے دے

--عامر ونیر--

عشق شبیرؑ میں وہ لوگ جو مر جاتے ہیں
یوں سمجھ لیجئے پردیس سے گھر جاتے ہیں
ہم تو پروانے ہیں شعلوں سے گزر جاتے ہیں
اور کچھ لوگ تو جگنو سے بھی ڈر جاتے ہیں
مشکلیں گھیر لیں تو لو عباسؑ کا نام
نام عباس سے طوفان ٹھہر جاتے ہیں

--عامر ونیر--

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قمر جلالوی کی رباعیاں ۔ امام زمانہؑ کیلیئے

جو کل تھا وہ آج تمہارا　　ختم نہ ہو گا راج تمہارا
ملکِ نبوت ہو کہ امامت　　تخت تمہارا تاج تمہارا

یوں ملو لفظ و معنی کی طرح　　ہو جو یوسفؑ کی کہانی کی طرح
ہم دعا مانگیں زلیخا کی مثال　　تم چلے آؤ جوانی کی طرح

تم ہی چلے آؤ ہم سے ملنے ہمیں تو معلوم گھر نہیں ہے
تمہیں تو سب ہے خبر ہماری ہمیں تمہاری خبر نہیں ہے
قمر وہ اس التجا کو سن کر خود آ گئے مسکرا رہے ہیں
بڑا مبارک ہے آج کا دن اگر فریبِ نظر نہیں ہے

سیدھی سی ہے یہ بات کوئی پھیر نہیں
دل ظلم سے ظالم کا ابھی سیر نہیں
بھیجے گا ضرور آپ کو بدلہ لینے
اللہ کے گھر دیر ہے اندھیر نہیں

رخ جدھر آپ کا اے بحرِ معانی پھر جائے
اس طرف موجۂ قدرت کی روانی پھر جائے
آپ کے نام پہ ڈال آئے ہیں دریا میں غریب
کہیں سرکار عریضوں پہ نہ پانی پھر جائے

ختم ہو گی کہ ابھی اور مصیبت ہو گی　　کم سے کم یہ تو کہو کتنی طوالت ہو گی
میری یہ عرض کہ دنیا کو سنبھالو آ کر　　تم یہ کہتے ہو مرے ساتھ قیامت ہو گی

نظر آ جاؤ امام دوسرا کہہ دیں گے　　ورنہ بے دیکھے نہ جانے تمہیں کیا کہہ دیں گے
ڈر یہ ہے پہلے پہل حشر میں دیکھا جو تمہیں　　جو ہیں دیدار کے قائل وہ خدا کہہ دیں گے

میرے سرکار یہ تاخیر جو فرماتے ہیں
منتظر آپ کے بے چین ہوئے جاتے ہیں
آپ اپنے جدِ امجد کی طرف غور کریں
وہ تو آواز کے سنتے ہی چلے آتے ہیں

اللہ وہ بھی وقت زمانے میں لائے گا
ڈھونڈے سے بھی نشان نہ باطل کا پائے گا
خاموش اسی طرح جو رہے گی کتابِ حق
دنیا میں بولتا ہوا قرآن آئے گا

عیاں غیبت سے اپنی شان کر دی　　دو بالا عظمتِ اسلام کر دی
عریضے کا جواب اُن کا یہی ہے　　کہ جو مشکل ہوئی آسان کر دی

سنائیں کس کو جو اسلام کا فسانہ ہے　　بجائے داوری یہ بھی آستانہ ہے
خطا معاف کوئی اور سن نہیں سکتا　　امامت آ چکی ہے، آپ کا زمانہ ہے

یہ مانا غار کی رسم کہن ادا کر دی　　مگر فراق میں دنیا تو مبتلا کر دی
ظہور اور قریب قیامت کبریٰ　　حضور! آپ نے پردے کی انتہا کر دی

فرشتے جب ہمیں روز قیام لیکے چلے　　بچے حساب بڑے انتظام لے کے چلے
ہر ایک قوم کے ہمراہ تھا بس ایک امام　　ہم اپنے ساتھ میں بارہ امام لیکے چلے

(اپنے بچوں کے لئے جمع کی ۔ سید نزر عباس ۔ ٦ مئی ٢٠٠٥

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام زمانہؑ..جان عسکری

از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

کوئی کسی کے لئے ہے کوئی کسی کے لئے
یہ دل ہے وقف فقط جان عسکریؑ کے لئے
بغیر دیکھے زمانہ بنا ہے دیوانہ
یہ جذبِ خاص ہے بس دلبر نبیؐ کیلئے
بلا پتہ کا عریضہ ہو اور پہنچ جائے
بڑے سکون کی منزل ہے عاشق کے لئے
امام وقت میں شک ہو یقیں ہو شیطاں کا
یہ بات زیب نہیں دیتی آدمی کیلئے

کلیم---

مالک کو اپنے بندے پہ کیا اعتبار ہے
ہاتھوں میں اس کے گردش لیل و نہار ہے
دورِ خزاں سے دور نہ کیوں رکھتا کبریا
قائم اسی سے دین نبیؐ کی بہار ہے
کہتا ہے اس کا حسن۔ ہے تصویر مصطفےٰؐ
کہتا ہے دبدبا اسدِ کردگار ہے
خاموشیوں سے اس کی نہ دھوکہ ہو ظالمو
قبضے میں اس کے اب بھی وہی ذوالفقار ہے

کلیم---

کبھی دل میں خیال آتا ہے ان کی دید لازم ہے
علیؑ کے لال ہیں بالیں پہ وقتِ نزع آئیں گے
جو کہتا ہوں تڑپ کر مر گئے عاشق تو کیا ہوگا
تو کہتے ہیں ہم اپنے عاشقوں کو پھر جلائیں گے

اسی باعث لگائے ہم نے کعبہ کے بڑے چکر
وہ اہلبیت ہیں آخر خود اپنے گھر تو آئیں گے

کلیم---

دولت نہ کوئی درہم و دینار چاہیئے
خاکِ قدم حضور کی سرکارؑ چاہیئے
عشقِ علیؑ کی دولتِ بیدار چاہیئے
ملتی ہو وار پر تو مجھے وار چاہیئے
چاروں طرف سجے ہیں محلظلم و جور کے
کوئی تو دین حق کا بھی دربار چاہیئے
گفتار کے سپاہی ہیں یہ سارے کلمہ گو
اور دین حق کو صاحب کردار چاہیئے
ہم صورتِ کلیم نہ جائیں گے طور پر
ہم کو اسی مقام پہ دیدار چاہیئے

کلیم---

نرجسؑ کے لال جب بھی ترا تذکرہ ہوا
اپنے دل و دماغ میں محشر بپا ہوا
اٹھنے لگے ہیں اپنے قدم سوئے بیتِ حق
نکلا ہوں جب بھی تیرا پتہ پوچھتا ہوا

کلیم---

جب ہمارے امامؑ آئیں گے
لے کے حق کا پیام آئیں گے
دور دنیا سے ظلمتیں ہوں گی
جب وہ ماہِ تمام آئیں گے
بھیجیں گے ہم زمین والے درود آسماں سے سلام آئیں گے

کلیم---

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سید زوار عباس۔ ۲۵ ستمبر ۲۰۰۴ م

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ ۱۵ شعبان

از جناب ظہور جارچوی

جب شبِ غیبت کی دنیا میں سحر ہو جائے گی
شکلِ انساں میں مشیت جلوہ گر ہو جائے گی

ہم انہیں دیکھیں گے اے ذوقِ تماشہ کس طرح   نذر نظارہ تو پہلی ہی نظر ہو جائے گی

وہ تو پیرو آپ کی ہے گر نہیں آتی نہ آئے
آپ آجائیں قیامت در بدر ہو جائے گی

ظلم باطل۔ کفر کی شورش۔ فروغِ عدل و داد   شام ہو گی۔ رات گزرے گی۔ سحر ہو جائے گی

لو لگا کے مہدیٔ دیں سے اگر شمعِ یقیں
آرزو پوری نہ ہوتی ہو مگر ہو جائے گی

دورِ باطل کیوں ہے، دنیا میں اگر حق آ گیا   کیا کتاب اللہ بھی نا معتبر ہو جائے گی

یاں سے جائے گی اذاں آجائیں گے واں سے مسیحؑ
محفلِ ارض و سماں زیر و زبر ہو جائے گی

قبر میں میری طرف لپکے گی جب تیغِ عذاب   یہ جو غیبت کی عقیدت ہے سپر ہو جائے گی

معجزہ مانگیں گے جب اہلِ جہاں وقتِ ظہور
تیغِ حیدرؑ کھینچ کے مولا کی سپر ہو جائے گی

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔طالبِ دعا۔ سیدبزرعباس۔ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی قیامت سے پہلے امام آئیں گے

وجودِ حق سے یہ سارا نظام قائم ہے کسی کے فیض سے یہ انتظام قائم ہے
وہ اور رہوں گے نگہبانِ مذہب و ملت ہمارے سر پہ ہمارا امامؑ قائم ہے

سایہء ذوالجلال کہتے ہیں حاکمِ بے مثال کہتے ہیں
جو ہے اس دور کا امام اُسے م ح م د کہتے ہیں

حجاب غیب میں جو اک امام باقی ہے اُسی سے دینِ محمدؐ کا نام باقی ہے
بتا رہا ہے کتابِ خدا میں سورۂ قدر خدا سے رابطہ سلام و کلام باقی ہے

جنابِ نوحؑ سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادر مطلق، یہ بندہء مخصوص
اسی سے سلطنت کائنات ان کو ملی

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے مختلف رسالوں سے جمع کی۔۔طالبِ دعا۔۔سیدنزرعباس۔۔۱۳ نومبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ امام زمانہ علیہ السلام ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہجوم جبر میں با اختیار آ جاؤ
قیام امن کے پروردگار آ جاؤ

علیؑ شکوہ محمدؐ وقار آ جاؤ　　امام غائب و غیب اقتدار آ جاؤ
بغیر دیکھے بھی ہم ہیں نثار آ جاؤ　　عقیدتوں پہ کرو اعتبار آ جاؤ
خزاں ہے ناظم لیل و نہار آ جاؤ　　چمن سے روٹھ گئی ہے بہار آ جاؤ
با اقتضائے مشیت تھی غیبت کبریٰ　　بہ حکم مصلحت کردگار آ جاؤ
امام وقت کی تقریب رونمائی کا　　نگاہِ وقت کو ہے انتظار آ جاؤ
نشانِ شہِ دلدل سوار آ جاؤ　　سوار ابلق لیل و نہار آ جاؤ
امام عصر طبیب زماں مسیح جہاں　　مزاج دہر ہے ناسازگار آ جاؤ
جہاد بدر و احد نا تمام ہے ابتک　　بہ قوت اسد کردگار آ جاؤ
بے شمار مہیا ہے قوم حیّ علیٰ　　اذاں نہیں ہے یہ ہے دل کی پکار آ جاؤ
برائے نصرت حق کب مجھے پکارو گے　　یہی بتانے کو بس ایک بار آ جاؤ
جو ارض عرش میں مدت سے تمھیں جو فریادیں　　اتر کے آئیں ہیں سب ایک بار آ جاؤ
تم ہی ہو حجت آخر تو ختم حجت کو　　بہ حق حجت پروردگار آ جاؤ
یہ کربلا سے صدا دے رہی ہے روح بتولؑ　　میرے قرار دل بے قرار آ جاؤ

یہ آ رہی ہے صدا دم بدم مدینے سے
اٹھا کے تیغ سقیفہ شعار آ جاؤ

۔۔نسیم امروہوی۔۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ امام زمانہؑ ۱۵ شعبان

(نسیم امروہوی صاحب کا کلام ان کے بیٹے اور پوتے نے عنایت کیا)

ہے ظلم کی اک شاہی اب جو بھی حکومت ہے
یہ مہدیؑ دوراں کی آنے کی علامت ہے
وحدت کو ہے کیا کھٹکا اندیشہ باطل کی جو کثرت ہے
طوفان کے رستے میں تنکوں کی جماعت ہے
عالم ہے تزلزل میں آمد کی یہ ہیبت ہے
لپٹی ہوئی قائم کے قدموں سے قیامت ہے
نظروں میں عدالت ہے وحدت ہے رسالت ہے
مٹھی میں امامت ہے ٹھوکر میں قیامت ہے
غیبت کے ہو کیوں منکر یہ رسم مشیت ہے
تخلیق کی ہر قوت اول پس غیبت ہے
ہے مہر جو شانے پر وہ اس کی شہادت ہے
جد ختم نبوت تھے یہ ختم امامت ہے
شمشیر ہے قبضے میں نظروں میں امارت ہے
اجماع کو خفت ہے شوریٰ کو ندامت ہے
یہ کہہ کے بیچ دیں گے عفریتِ دمشقی کو
اِندر کا اکھاڑا ہے یا بزم خلافت ہے
اس بولتے قرآں کے دیدار کی حسرت ہے
اتری ہوئی مدت سے قرآن کی سورت ہے
معبود نصاریٰ کا بیٹا ہے جماعت میں
معبود نصیری کے پوتے کی امامت ہے
جو غیب کے معنی ہیں مطلب وہی غیبت کا
انکار یہ غیبت کا انکار مشیت ہے
مظلوم کا غم سہنا۔ ظالم کا لہو بہنا
وہ جب کی ضرورت تھی یہ اب کی ضرورت ہے
مردے کو جلا دینا عیسیٰؑ کی کرامت تھی
عیسیٰؑ کو جلا دینا مہدیؑ کی کرامت ہے

--حضرت نسیم امروہوی مرحوم--

اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا ۔ طالب دعا۔ سید نزر عباس۔ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نسیم کاظمی صاحب کا نذرانہ عقیدت

صدف میں حق کے نہاں ہے گہر امامت کا
ہے کس میں دم کہ لگائے سراغ حجتؑ کا
یہ جلوہ ساماں ہے فانوسِ کبریاء میں نسیم
کسے مجال بجھائے چراغ غیبت کا

☆منقبت☆

ایماں کو ظلمتوں سے بچانے وہ آ گیا
باطل کا نقش نقش مٹانے وہ آ گیا
وہ کاروانِ زیست کا ہے میر کارواں — نقش قدم پہ اپنے چلانے وہ آ گیا
وہ آفتابِ تازہ کی کرنیں ہوئیں بلند — محشر میں بگڑے کام بنانے وہ آ گیا
ایماں میں اب نمود بھی ہے اور تازگی بھی ہے — درسِ عمل بشر کو سکھانے وہ آ گیا
طوفاں میں بن کے نتیجہ نجات کا — ڈوبے ہوؤں کو پار لگانے وہ آ گیا
دنیا میں پھر سے احمدِ مرسل کے روپ میں — انساں کو راہِ زیست بتانے وہ آ گیا
کب تک پڑے رہو گے یونہی محوِ خواب میں — سوئے ہوئے نصیب جگانے وہ آ گیا
اٹھو سیاہی چھٹ گئی ہے کفر کی تمام — ان ظلمتوں میں شمعیں جلانے وہ آ گیا
گمراہ کوئی حق سے نہ ہو گا نسیم اب
بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے وہ آ گیا

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید زر عباس۔ ۱۱۔۱۱۔۲۰۰۲ء۔ ۶ رمضان ۱۴۲۳ھ)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ در مدح حضرت حجت علیہ السلام

رخ سے پردہ ہٹائیے مولا — ہم کو جلوہ دکھائیے مولا

منتظر کب سے یہ زمانہ ہے — اب تو تشریف لائیے مولا

ہاتھ میں لے کے ذوالفقارِ علیؑ — نقشِ باطل مٹائیے مولا

ہنس رہے ہیں جو آج غیبت پر — آ کے اُن کو رلائیے مولا

اور جو رو رہے ہیں فرقت میں — جلد اُن کو ہنسائیے مولا

بہتے پانی پہ آ کے پھر نماز — اب مصلّیٰ بچھائیے مولا

شاد ہوں ہم علیؑ کے لہجے میں — آپ خطبہ سنائیے مولا

خضرؑ و عیسیٰؑ بھی جس میں ہوں موجود — وہ جماعت پڑھائیے مولا

دینِ احمدؐ ہو قاف سے تا بہ قاف — حق کا سکہ چلائیے مولا

انتقامِ حسینؑ کی خاطر — لے کے تلوار آئیے مولا

مر چکے ہیں جو رنجِ فرقت میں — اُن کو آ کر جلائیے مولا

ظلمتوں کا ہے راج دنیا میں — رخِ روشن دکھائیے مولا

نہ اگر مصلحت ہو آنے میں — مجھ کو خضرا بلائیے مولا

آپ سے یہ رفیعؔ کی ہے دعا

میری عزت بڑھائیے مولا

علیہ السلام عباس باندی کی ڈائری سے لکھا۔ ۱۲-۲ اکتوبر ۲۰۰۱۔۔ سعر یاض علیہ السلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصرؑ والزمان

امامِ وقت فقط ایک بار آ جاؤ
دل و نگار کا بن کر قرار آ جاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آ جاؤ (ریحانؔ)

بی بیؑ ہیں آج کیا تہ داماں لئے ہوئے ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس ء نبیؐ امامٔ ء مبیں حجت ء خدا بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

قسم خدا کی یہ سب روشنی تمہاری ہے تمام غم بھی تمہارے خوشی تمہاری ہے
امام ء عصر ہو یہ ماہ و سال کیا ہے ازل سے تا بہ ابد ہر صدی تمہاری ہے

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی قیامت سے پہلے امام آئیں گے

گر مھدیِ دیں کی مہربانی ہو جائے
ذرہ بھی خورشید کا ثانی ہو جائے
دریا میں بہا دوں جو عریضہ لکھ کر
مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات ... نذرِ امام زمانہؑ

اسطرح آئیں گے وہ اک دن چھپے تھے جیسے نظر سے پہلے ۔۔۔ چراغ الفت بھڑک اٹھیں گے چراغ شمس و قمر سے پہلے
حرم سے نکلے گی جب سواری پکار اٹھیں گے اہل ایماں ۔۔۔ تمہیں تمہاری قسم ہے مولا ادھر سے پہلے ادھر سے پہلے

کب تک رہو گے غائب محمدؐ کے جانشیں ۔۔۔ اب تو خدا کے واسطے پردہ اتار دو
ہر سو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں ۔۔۔ مولاؑ تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

خالق! مجھے تو اپنے ولی کا شعور دے ۔۔۔ بے نور ہونے والی نگاہوں کو نور دے
یارب! ہے ظلم و جور سے دنیا بھری ہوئی ۔۔۔ اب فاطمہؑ کے لعل کو اذن ظہور دے

۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

کب کہاں کس کی دعاؤں کے سبب آؤ گے ۔۔۔ کس گھڑی اے میری امید کے رب آؤ گے
کچھ تو بینائی بڑھے چشم تمنا کی حضور ۔۔۔ یہ بتانے ہی چلے آؤ کہ کب آؤ گے

۔۔شوکت۔۔

اضطراب قلب جو بھی ہے وہی لکھا کرو ۔۔۔ چشم کے ایوان کی حالت کبھی لکھا کرو
اپنا کیا لکھنا کہ وہ کس بات سے ہیں بے خبر ۔۔۔ آپ کیسے ہیں کہ کب آئیں گے یہی لکھا کرو

۔۔شوکت۔۔

پردہ رخ انور سے ہٹانا بھی قیامت ۔۔۔ دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت
کیا آمد مھدیؑ کا بیاں کیجیے شوکت ۔۔۔ آنا بھی قیامت ہے نہ آنا بھی قیامت

۔۔شوکت۔۔

مہدیؑ دیں کی غیبت کبریٰ کے منکرو ۔۔۔ اپنے شدید جرم پہ اصرار مت کرو
یا تو یہ بات مان لو مومن نہیں ہو تم ۔۔۔ یا پھر بقیۃ اللہ کا انکار مت کرو

۔۔بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین۔سورۃ ہود آیت ۸۶۔۔

۔۔شوکت۔۔

جمع کردہ۔۔۔سید زرعباس۔۲۱ نومبر ۲۰۰۲ء

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار نزر امام زمانہ علیہ السلام

اپنے امام وقت کی جس کو خبر نہیں   اس کی حیات و موت کوئی معتبر نہیں

مجھ سے کہتی ہیں ستاروں کی ضیائیں ساغر   ایک بار اور زمانے میں حسینؑ آئے گا

نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے   علیؑ کی لے کے فقط ذوالفقار آجاؤ

تم آؤ گے تمہیں آنا ہے اب تم آنے والے ہو
بتاؤ میں چراغوں سے سجا رکھوں مکاں کب تک

دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے   ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

نسل ستم ہے درپہء آزار اب تو آ   پھر سج رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ

یہ ظلم کم نہیں ہے کہ اپنوں کے ہاتھ سے   اکھڑی ہوئی ہے خیمہء شبیرؑ کی طناب

دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اڑان دے   آ اے امام عصر حرم میں اذان دے

جمع کردہ سید نوزر عباس ۔ ۷ جولائی ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

آجایئے کہ قوم پریشاں ہے منتظر

وجہ فروغ کار رسولاں ہے منتظر
یعنی ثبات وقت گریزاں ہے منتظر

احمدؐ سے تا حسنؑ ہیں مرے والی و ولی   اور بادشاہِ تخت دل و جاں ہے منتظر

دل میں خیال قائمِ عالی جناب ہے
آنکھوں میں شوق دید فراواں ہے منتظر

ماموم ہیں امام زمانہؑ کے مومنین   مثل امیرؑ مہدیِ دوراں ہے منتظر

مظہر امام وقت کی خدمت میں عرض کر
آجایئے کہ قوم پریشاں ہے منتظر

--پرفیسر مظہر عباس--

--جمع کردہ سید نذر عباس -جولائی ۲۰۰۲--

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی   اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دیتا   کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

گر مھدئ دیں کی مہربانی ہو جائے   ذرہ بھی خورشید کا ثانی ہو جائے
دریا میں بہا دو جو عریضہ لکھ کر   مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

اعمال کی پاداش بھریں گے ایک دن   بے موت مرے ہیں مریں گے ایک دن
جن کو ہے کسی وجودِ غائب میں شک   اللہ کا انکار کریں گے ایک دن

صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ

رستے جو بڑے ہوئے ہیں گھٹ جائیں گے   نا اہل جگہ چھوڑ کے ہٹ جائیں گے
جس روز وہ غیبت کا حجاب اٹھے گا   چہروں سے بہت نقاب الٹ جائیں گے

اعجاز امام انس وجاں روشن ہے   ہر دم ہیں جواں یہ حال سن روشن ہے
مہدئ ہیں نہاں نورِ ہدایت ہے عیاں   خورشید تو بدلی میں ہے دن روشن ہے

(طالب دعا ۔۔ سید نذر عباس ۔ ۱۲ نومبر ۲۰۰۲ م)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن ۔ السلام علیک یا شریک القرآن ۔ السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ختم فرمائیے کب غیب کی مدت ہو گی   کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہو گی
کل تک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن   آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہو گی

مہدیؑ کو امام حق نما کہتے ہیں   چھپتا نہیں حق لوگ بجا کہتے ہیں
غیبت میں ہے یوں صدق امامت جیسے   بے دیکھے خدا کو سب خدا کہتے ہیں

احسان ہیں چہاردہ کے انس و جن پر   واجب ہے ولا ان کی ہر مومن پر
ہیں اول و آخر دو محمدؐ ان میں   ختم اُن پر نبوت ہے امامت اِن پر

قائم و دائم امام انس و جاں ہے   دوران محکوم مہدیؑ دوراں ہے
کیا خوب ہے یہ غیبت مولا کی دلیل   وہ جان ہے پنجتن کی جان پنہاں ہے

----جمع کردہ سید نذر عباس----۲۹ نومبر ۲۰۰۱ء دمام----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

آنکھیں بچھی ہوئی ہیں یمین و یسار میں
ارماں مچل رہے ہیں دلِ بیقرار میں
اک میں ہی منتظر نہیں اے منتظَر امام
محشر رکا ہوا ہے تیرے انتظار میں

ولا سے گھر کو سجا لیں تو آ بھی سکتے ہیں
دلوں کو کعبہ بنا لیں تو آ بھی سکتے ہیں
ابھی تو صرف زباں سے ہے التجائے ظہور
اگر ان کو دل سے بلا لیں تو آ بھی سکتے ہیں

(اپنے وقت کے امامؑ کے یوم پیدائش ۱۵ شعبان کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سیدنوز عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

ظہورؔ حیدر چارچوی صاحب کا کلام ماہنامہ پیام عمل سے لکھا

مانگیں دعا یہ آپ بھی اے عیسیٰؑ یسوع
اب جلد دور مہدیؑ موعود ہو شروع

ہر گوش ہوش سن لے یہ آوازِ جبرئیلؑ — اے اہل دہر مہر امامت ہوا طلوع

رجعت جو ہو امامؑ زمانہ کی غیب سے
ہو جائیں پر خلوص عبادت پہ دل رجوع

تازہ بہار آئے گلستانِ عدل میں — اصل اصول دینِ الٰہی بنیں فروع

قائم کی پیشوائی اقامت نواز ہو
ظاہر سلام شوق سے ہو عظمت رکوع

آنسو نہ رکنے پائیں ادائے رکوع میں — سجدہ گزاریوں میں ہو گریہ بصد خشوع

مہدیؑ نقاب اپنا اٹھائیں گے جس گھڑی
تمہید حشر ہو گی وہی ساعتِ وقوع

ہوں سیر ایسے شربتِ دیدار سے مطیع — محسوس تا معاد نہ ہو تشنگی و جوع

کر لیں قبول امامؑ زماں عرضِ ظہورؔ
ایسا ہو طور عاجزی و زاری و خضوع

(اپنے وقت کے امامؑ کی غیبت کبریٰ ۱۰ شوال کے لئے جناب سید ظہور حیدر چارچوی صاحب کا کلام اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ طالب دعا سید زر عباس ۸ دسمبر ۲۰۰۲ م)

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

العجل یا امامِ زماںؑ العجل

آغا سروش کا کلام

منقلب ہے زمیں، مضطرب آسماں
ظلم و جور سے بھر چکا ہے جہاں
بجلیوں کی زد پہ ہے ہر اک آشیاں
کھو گئی منزلیں لٹ گئے کارواں
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

محمدؐ کی جاں الغیاث الغیاث الغیاث اے امامِ زماںؑ الغیاث
قبرِ زہراؑ ہے بے سائباں الغیاث الغیاث اے علیؑ کے نشاں الغیاث
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

مصطفیٰؐ کا مدینہ ہے دار المحن دین اپنے وطن میں بھی ہے بے وطن
بے چراغ آج تک ہے مزارِ حسنؑ لو خبر جلد اے وارثِ پنجتن
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

سارے بے دین ہیں پاسبانِ حرم بیتِ ابیض پہ سب کی جبینیں ہیں خم
سرنگوں ہونے والا ہے حق کا علم تم کو عباسؑ کے بازؤں کی قسم
العجل یا امامِ زاماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

دینِ اسلام پر رحم فرمایئے بہرِ سجادؑ امداد کو آیئے
آ کے کعبے کو آزاد کروایئے اے محمدؐ کے وارث اب آجایئے
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

فکرِ لا دین اسلام کو کھا گئی آتشِ جہل دوزخ کو شرما گئی
ہر مسلماں کے چہرے کو دھن چھا گئی دوپہر ہے مگر تیرگی چھا گئی
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

بش ہے اک سمت اک سمت صدام ہے
آج دونوں کے نرغے میں اسلام ہے
سب سے بے آبرو حق کا پیغام ہے
اب مسلمان کہنا بھی الزام ہے
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

سر اٹھائے ہیں بے دین آجایئے جل رہا ہے فلسطین آجایئے
قدس ہے خوں سے رنگین آجایئے اے شہِ آلِ یاسین آجایئے
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

خونِ شبیرؑ کا لوگے کب انتقام کب تلک ہوگی تیغِ علیؑ بے نیام
جل رہے ہیں ابھی تک حسینی خیام کتنی تعجیل فرماؤ گے یا امامؑ
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

حق ساداتؑ کی بستیاں بہہ گئیں پھر بھی پیاسی ہے کرب و بلا کی زمیں
اور کب تک نہ آؤ گے خضر انشیں اب بھی چمکے گی تیغِ علی یا نہیں
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

آپ کے جد کا ارمان مقتل میں ہے ہر جگہ کا مسلمان مقتل میں ہے
بے خطا قوم سلمان مقتل میں ہے سچ تو یہ ہے کہ قرآن مقتل میں ہے
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

چشمِ سجادؑ کے آنسوؤں کی قسم اب بچے باقرؑ و جعفرؑ ذی حشم
بہرِ موسیٰ کاظمؑ اسیرِ ستم اے علیؑ ابنِ موسیٰ کے سروِ ارم
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

جانشینِ نقیؑ صدا رے صفی خستگیِ چشمِ نرجسؑ دلِ عسکریؑ
بوجھ لگنے لگی ہے ہمیں زندگی گھٹ گئی اب تو طاقت بھی فریاد بھی
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

اے سروشؔ اس قدر آہ و زاری نہ کر اپنے اعمال کی لے تو کچھ تو خبر
بیت چکی رات اب نزدیک ہے سحر ترک نہ کر اپنا یہ وظیفہ مگر
العجل یا امامِ زماںؑ العجل یا امامِ زماںؑ

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔ سید زر عباس۔ ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن ۔ السلام علیک یا شریک القرآن ۔ السلام علیک یا امام الانس والجان
عجل اللہ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک ظہورک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت — جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی — قیامت سے پہلے امام آئیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وجودِ حق سے یہ سارا انتظام قائم ہے — کسی کے فیض سے یہ انتظام قائم ہے
وہ وارث ہوں گے نگہبانِ مذہب وملت — ہمارے سر پہ ہمارا امام قائم ہے

سایہءِ ذوالجلال کہتے ہیں — حاکمِ بے مثال کہتے ہیں
جو ہے اس دور کا امام اسے — م ح م د کہتے ہیں

علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

حجاب غیب میں جو اک امام باقی ہے — اسی سے دینِ محمدؐ کا نام باقی ہے
بتا رہا ہے کتابِ خدا میں سورۂ قدر — خدا سے رابطہ سلام و کلام باقی ہے

جنابِ نوحؑ سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادرِ مطلق، یہ بندہءِ مخصوص
اسی سے سلطنتِ کائنات ان کو ملی

صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی — اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دیتا — کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

امامِ وقت فقط ایک بار آ جاؤ
دل و نگاہ کا بن کر قرار آ جاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آ جاؤ

گر مھدیؑ دیں کی مہربانی ہو جائے
ذرہ بھی خورشید کا ثانی ہو جائے
دریا میں بہا دو جو عریضہ لکھ کر
مشکل ہو اگر سنگ تو پانی ہو جائے

اعمال کی پاداش بھریں گے ایک دن
بے موت مرے ہیں مریں گے ایک دن
جن کو ہے کسی وجودِ غائب میں شک
اللہ کا انکار کریں گے ایک دن

علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

رتبے جو بڑے ہوئے ہیں گھٹ جائیں گے — نااہل جگہ چھوڑ کے ہٹ جائیں گے
جس روز وہ غیبت کا حجاب اٹھے گا — چہروں سے بہت نقاب الٹ جائیں گے

اعجاز امامِ انس وجاں روشن ہے — ہر دم ہیں جواں یہ حال سن روشن ہے
مہدیؑ ہیں نہاں نور ہدایت ہے عیاں — خورشید تو بدلی میں ہے دن روشن ہے

قائم و دائم امامِ انس و جاں ہے — دوران مخوم مھدیؑ دوراں ہے
کیا خوب ہے یہ غیبتِ مولا کی دلیل — وہ جان ہے پنجتن کی جان پنہاں ہے

مھدیؑ کو امامِ حق نما کہتے ہیں — چھپتا نہیں حق لوگ بجا کہتے ہیں
غیبت میں ہے یوں صدقِ امامت جیسے — بے دیکھے خدا کو سب خدا کہتے ہیں

احسان ہیں چہاردہ کے انس و جن پر — واجب ہے ولا ان کی ہر مومن پر
ہیں اول و آخر دو محمدؐ ان میں — ختم اُن پہ نبوت ہے امامت اِن پر

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی — کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن — آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

----جمع کردہ سید نذر عباس----۲۹ نومبر ۲۰۰۱ مدمام----

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشعار اور رباعیات

نذرِ امام زمانہؑ

اسطرح آئیں گے وہ اک دن چھپے تھے جیسے نظر سے پہلے
چراغ الفت بھڑک اٹھیں گے چراغ شمس و قمر سے پہلے
حرم سے نکلے گی جب سواری پکار اٹھیں گے اہل ایماں
تمہیں تمہاری قسم ہے مولا ادھر سے پہلے ادھر سے پہلے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

کب تک رہو گے غائب محمدؐ کے جانشیں
اب تو خدا کے واسطے پردہ اتار دو
ہر سو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں
مولاؑ تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

اپنے امامؑ وقت کی جس کو خبر نہیں
اس کی حیات و موت کوئی معتبر نہیں

مجھ سے کہتی ہیں ستاروں کی ضیائیں ساغر
ایک بار اور زمانے میں حسینؑ آئے گا

نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ کی لے کے فقط ذوالفقار آ جاؤ

تم آؤ گے تمہیں آنا ہے اب تم آنے والے ہو
بتاؤ میں چراغوں سے سجا رکھوں مکاں کب تک

دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے
ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

نسل ستم ہے در پہ ء آزار اب تو آ
پھر سج رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ

یہ ظلم کم نہیں ہے کہ اپنوں کے ہاتھ سے
اکھڑی ہوئی ہے خیمہء شبیرؑ کی طناب

عاشور کی ظہر سے ابتک وہ دھوپ میں
بیٹھی ہے فاطمہؑ کی بہو انتظار میں

دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اذان دے
آ اے امام عصرؑ حرم میں اذان دے

----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ امام زمانہؑ

اب تو آجایئے یاامامِ زمن ۔ یاامامِ زمن

ہادیِ بیکساں وارثِ پنجتن کون ہے آپ سامعتبر محترم

آپ کی ذاتِ اقدس کرم ہی کرم

اب تو آجایئے یاامامِ زمن ۔ یاامامِ زمن

نفرتوں کا اندھیرا ہے چاروں طرف

اس اندھیرے میں آخر کہاں جائیں ہم

اے قسیم جزا صاحبِ ذوالمنن

اب تو آجایئے یاامامِ زمن ۔ یاامامِ زمن

ہم ہیں سب بے خبر باخبر آپ ہیں

بیکسوں کے لئے چارہ گر آپ ہیں

جو مٹاتی ہیں دل سے شبِ کفر کو

وہ ہدایت کی روشن سحر آپ ہیں

دہر میں کربلا جیسی پھر ہے گھٹن

اب تو آجایئے یاامامِ زمن ۔ یاامامِ زمن

آپ ہیں غیب میں غیب لاریب ہے

اصل ایمان اب غیب ہی غیب ہے

صاحب العصر سے گر محبت نہ ہو

پھر تو یہ زندگی باخدا عیب ہے

قلبِ مومن کی ہے یہ صدا اور لگن

اب تو آجایئے یاامامِ زمن ۔ یاامامِ زمن

لفظ جتنے تھے سب بے اثر ہوگئے

جو بقایا تھے سوکھا شجر ہوگئے

وارثانِ پیمبرؐ کا در چھوڑ کر

یہ مسلمان سب دربدر ہوگئے

روح تقدیس ہے آج پھر بے کفن

اب تو آجایئے یاامامِ زمن ۔ یاامامِ زمن

دشمنانِ علیؑ بے نشاں ہوگئے

بے نسب لوگ تھے بے اماں ہوگئے

یہ علیؑ سے عداوت کا انجام ہے

ان کے اعمال سب رائیگاں ہوگئے

صبر کی دھوپ سے جل اٹھا ہے بدن

اب تو آجایئے یاامامِ زمن ۔ یاامامِ زمن

وارثِ مصطفیٰؐ اور علیؑ آیئے

بغض کی آگ بڑھنے لگی آیئے

ہے محبّ کی فقط ایک ہی التجا

آگئی فیصلے کی گھڑی آیئے

ایک میں ہی نہیں، وقت ہے نعرہ زن

اب تو آجایئے یاامامِ زمن ۔ یاامامِ زمن

مالکِ دوجہاں یاامامِ زمن

اب تو آجایئے اب تو آجایئے

ہادیِ بیکساں وارثِ پنجتن اب تو آجایئے اب تو آجایئے

اب تو آجایئے یاامامِ زمن ۔ یاامامِ زمن

ﷺ ﷺ ﷺ

(اپنے وقت کے امام کے یوم پیدائش ۱۵ شعبان کیلئے جمع کیا۔طالب دعا سیدہ زرعباس)

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

السلام علیک یا خلیفۃ الرحمٰن۔ السلام علیک یا شریک القرآن۔

السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ تعالیٰ فرجک وسہل اللہ تعالیٰ مخرجک وظہورک

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قیامت میں دامن اوڑھا لیجئے گا   غریبوں کی قسمت بنا دیجئے گا
عریضے بہیں کشتی نوحؑ مولا   تھپیڑے پڑیں تو چھڑا لیجئے گا

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی   کب تلک آپ کے دیدار کو صحت ہوگی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن   آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

نرجس ہیں آج کیا تہ داماں لئے ہوئے
ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس نبیؐ امام مبینؑ حجت خدا
بخشش کا عاصیوں کے ہیں ساماں لئے ہوئے

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو   کالے بادل میں چمکتا ہوا تارہ دیکھو
گود نرجس کی بنی جس کے لئے آج رحل   وہ بارھواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

اے باغ عسکری کے مقدس ترین پھول   اے کعبۂ فروغ نظر قبلۂ اصول
آ ہم سے کر خراج دل و جاں کبھی قبول   تیرے بغیر ہم کو قیامت نہیں قبول

دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے
ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

جوان کے ہیں بہت ذی شعور ہوتے ہیں   ہوا و حرص کے چکر سے دور ہوتے ہیں
مجال کیا جو کسی غیر سے سوال کیا   غلام ان کے بہت ہی غیور ہوتے ہیں

----خاکی--

ہماری حال پر رحم و کرم فرما تو سکتے ہیں
مثال طور وہ اپنی جھلک دکھلا تو سکتے ہیں
اگر ان کو تکلف ہے کسی محفل میں آنے سے
وہ جب چاہیں جہاں چاہیں بلوا تو سکتے ہیں

(خاکی)

بھنور سے اتفاقاً بچ نکلنے پر نہ اتراؤ   سر ساحل پہنچ کر بھی سفینے ڈوب جاتے ہیں

وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنا ہے
ہمارے دل اسی احساس سے تسکین پاتے ہیں
انہیں دیکھا نہیں پھر بھی ان کے چاہنے والے
قیامت کے حوالے سے انہیں پہچان جاتے ہیں

وہ ابن روح ہوں رومی ہوں طوسی ہوں خمینی ہوں
جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگمگاتے ہیں

وہ پردے میں ہیں ساحر اور ہم پردے کے باہر
بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاتے ہیں کہ آتے ہیں

----سحر-جدہ----

آج سبرات ہے حلوں کا کھولوں ہوئی ہے
پھلجری اور پٹاکن کا چھڑاول ہوئی ہے
حج کا آنا تھا او تو آئے گوا کعبہ ماں
اب سال بھر دیکھو نکوول ہوئی ہے
آج تاثیر دعائے سحری دیکھیں گے
روشنی پھیلے گی اثناء عشری دیکھیں گے
جس کے ہر در سے سند ملتی ہے جنت کے لئے
علم کے شہر کی وہ بارہ دری دیکھیں گے

امام عصرؑ ہیں جو صاحب زمانہ ہیں   خدائے پاک کی وہ آیت یگانہ ہیں
خدا کے حکم سے وہ ہیں حجاب میں خاکی   ہم ان کے حلقہ بگوشوں میں غائبانہ ہیں

جناب نوحؑ سے بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضرؑ نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادر مطلق یہ بندہ مخصوص
اسی سے سلطنت کائنات ان کو ملی

(((خاکی)))

طالب دعا---سید نزر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

رباعیات

”پھر ضرورت ہے کوئی حاصلِ ایماں آئے
مالکِ کون و مکاں، نازشِ دوراں آئے
لوگ قرآں کی خموشی کا اڑاتے ہیں مذاق
کاش ایسے میں کوئی بولتا قرآن آئے“

(آمین)

”ممدوحِ رب کی مدح ہے میری زبان پر
پڑھتے ہیں سب درود زمیں آسماں پر
جس چھت کے نیچے ذکر ہو گا کے امامؑ کا
اللہ ناز کرتا ہے ایسے مکان پر!“

”جنگِ بدر و حنین باقی ہے
قلبِ زہراؑ کا چین باقی ہے
کہہ دو اس دور کے یزیدوں سے
آج بھی اک حسینؑ باقی ہے“

علویہ زہرا

Assalam o Alaikum ! Taj poshi e Imam e Zamana ki khushi aap sab ko mubarak ho.

To get more Rubaaiyat , Qaseeday , naatein ,nohay & salam

Come to join the Group.

http://groups.yahoo.com/group/TheHussainiat/

jabir.abbas@yahoo.com

رشکِ قمر یہ آج جو حسُن تراب ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

رشکِ قمر یہ آج جو حسُن تراب ہے
وقتِ نزولِ عکسِ رسالتؐ مآب ہے

چہرہ نمائی کے لیے در پر نجوم ہیں
گودی میں فاطمہؑ کی گلِ بوتراب ہے

آئے حسنؑ تو صُلح کو معنی عطا ہوئے
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکرانِ علیؑ کیسے جائیں گے
حبِ علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے

تحریرِ مجتبیٰؑ کی ہے انکار ظلم سے
یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے

زنجیر ہے قلم کی تو قرطاس کا ہے طوق
گردن میں میرِ شام کی رب کا عذاب ہے

وہ رند لڑکھڑانے کی تہمت سے ہے پرے
سَاغر میں جس کے حبِ علیؑ کی شراب ہے

اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
اِن کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

دستِ حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیرِ شام
بولا کہ میرا آج ہی یومِ حساب ہے

ریحان اعظمی درِ علمِ رسولؐ ہے
مجھ جیسے بے ہنر پہ ہنر کا شباب ہے

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے — یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے
کروں میں ذکر اُن کے منکروں کا — عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے
میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے — حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے
میرے مولاؑ کے ہاتھوں میں قلم ہے — امیرِ شام کیوں لرزا بجاں ہے
علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے
علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچتے ہیں علیؑ اُس کی مدد کو — علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے
خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں — امیرِ شام کے گھر میں فغاں ہے
فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت
حسنؑ کا ذکر ہی حسُن بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحان مجھ کو
قلم ذکرِ حسنؑ میں گلُ فشاں ہے

collection of nazar abbas for our
community children for reading on
15 ramdhan 1424 h

jabir.abbas@yahoo.com

اک عریضہ جو انہیں صورتِ مدحت لکھا

(در مدحِ امام عصرؑ)

اک عریضہ جو انہیں صورتِ مدحت لکھا
ایک اک حرف کو از روئے محبت لکھا

شرط یہ تھی کہ شریعت کی زباں میں لکھوں
بس یہی سوچ کے اللہ کی حجت لکھا

جب کبھی آپ کی آمد کی خبر دل کو ملی
ہم نے اُس لمحے کو لمحاتِ قیامت لکھا

آپ آجائیں تو بدلے یہ نظامِ ہستی
ہم نے اس بات کو ہر حال پہ شدت لکھا

کبھی قائم کبھی مہدیؑ کبھی مولا آقا
وصف کو اِن کے سدا حسبِ ضرورت لکھا

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح

(در مدحِ امام عصرؑ)

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح
میں کہ اک قطرہ تھا ابھرا ہوں سمندر کی طرح

آپ کی آمد پہ ہوگا معجزہ بارِ دگر
پھر نظر دیوارِ کعبہ آئے گی در کی طرح

طور ساماں جلوۂ مہدیؑ سے ہوگی کائنات
نور جب چمکے گا اُن کا نورِ داور کی طرح

ذوالفقارِ حیدری لے کر انہیں آنے تو دو
کفر کی بستی الٹ دیں گے وہ خیبر کی طرح

سنتے ہیں وہ سیرت و صورت میں ہیں بالکل علیؑ
ہیں صفاتِ کبریا اُن میں بھی حیدرؑ کی طرح

آپ کے جد کا مکاں ہوں دل یہ کہتے ہے صدا
آپ سمجھیں مجھ کو مولا اپنے ہی گھر کی طرح

حجتِ آخر امام عصر ابنِ عسکریؑ
یہ بھی عینُ اللہ ہیں مولائے قنبر کی طرح

ڈوب جاتی میری کشتی درد کے طوفان میں
بن گئی ہو علیؑ کشتی میں لنگر کی طرح

آپؑ جب رکھتے ہیں سب مولائے قنبرؑ کی صفات
آپؑ کے اصحاب بھی ہوں گے ابوذرؑ کی طرح

آپؑ کو لکھ کر عریضہ منقبت کے رنگ میں
سوچ میں دل آگیا ہے موجِ کوثر کی طرح

کیا لکھوں ریحانؔ قائمؑ کی ثنا قرطاس سے
سر نہیں اٹھتا قلم کا بھی میرے سر کی طرح

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام عصرؑ کا ہم انتظار کرتے ہیں

(در مدح امام عصرؑ)

امام عصرؑ کا ہم انتظار کرتے ہیں
یہ انتظار عبادت گزار کرتے ہیں

وہ آئیں گے اُنہیں آنا ہے آنے والے ہیں
نظر بچھائے ہوئے سب زمانے والے ہیں
اُنہی کے وعدے پہ ہم اعتبار کرتے ہیں

ابھی بھی وقت ہے اے منکرِ حسینؑ سنبھل
یہ وقت ہاتھ سے نکلا تو روئے گا تُو کل
ہمارا فرض ہے ہم ہوشیار کرتے ہیں

عریضے نذر کیے جا رہے ہیں سال بہ سال
اُنہی کو بھیجے ہیں لکھ کے اپنے قلب کا حال
یہ العجل کی جو ہم سب پکار کرتے ہیں

یہ آخری ہے محمدؐ یہ بارھواں ہے علیؑ
اُنہی کے قبضہ قدرت میں ہے قیامت بھی
یہ خشک پیڑ کو بھی سایہ دار کرتے ہیں

حسینی خون کے تاجر خطیب اور مُلّا
امام عصر کے ہاتھوں ہے تیرا قتل لکھا
منادی ہم تو یہی بار بار کرتے ہیں

جو ان کے جد کی مصیبت پہ سوگوار ہوا
غم حسینؑ میں جو شخص اشکبار ہوا
امام وقت اُسی سے تو پیار کرتے ہیں

صدائیں دیتا ہے کعبہ بھی کربلا بھی انہیں
امام عصر علیہ السلام آجائیں
یہ تیرِ وقت کلیجہ فگار کرتے ہیں

ریحان اعظمی یہ ذکر ہی عبادت ہے
خدایا بھیج دے اس کو جو تیری حجت ہے
بس اک دعا یہی پروردگار کرتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقارِ امامت امامِ زمانہ

(در مدح امام عصرؑ)

وقارِ امامت امامِ زمانہ
نشانِ نبوت امامِ زمانہ

ہو چشمِ عنایت امامِ زمانہ
بدل دو یہ قسمت امامِ زمانہ

عریضہ مرا شوق لے کر چلی ہے
یہ اندازِ مدحت امامِ زمانہ

یہی ہے مرے دل میں روزِ ازل سے
تمہاری محبت امامِ زمانہ

قیامت سے پہلے جو ممکن نہیں ہے
تمہاری زیارت امامِ زمانہ

تو پھر آج کی شب بپا ہو جہاں میں
اچانک قیامت امامِ زمانہ

مدینہ ہو کعبہ ہو ہم ہوں کہ عیسیٰ
ہیں سب کی ضرورت امامِ زمانہ

ہمیں جیتے جی مار ڈالے گی اب تو
تمہاری یہ فرقت امامِ زمانہ

بجز شربتِ دید تشنہ لبوں کو
نہیں کوئی حاجت امامِ زمانہ

کرے گی زمانے میں انصاف قائم
تمہاری عدالت امامِ زمانہ

لکھے کیسے ریحانؔ مدحت تمہاری
یہ ہوگی جسارت امامِ زمانہ

مزا

شہِ یزداں کو بھی خلقِ خدا جانتی ہے
فاتحِ خیبر کو محمدؐ کی دعا جانتی ہے
بارِ نکہت میں بھی ریحان مہک رہتی ہے
یہ زباں مدحتِ حیدرؑ کا مزا جانتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا

(در مدحِ امام عصرؑ)

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا
ایک اک حرف کو از روئے محبت لکھا

شرط یہ تھی کہ شریعت کی زباں میں لکھوں
بس یہی سوچ کے الفت کی جنت لکھا

جب کبھی آپ کی آمد کی خبر دل کو ملی
ہم نے اُس لمحے کو لمحاتِ قیامت لکھا

آپ آجائیں تو بدلے یہ نظامِ ہستی
ہم نے اس بات کو ہر حال پہ شدت لکھا

کبھی قائم کبھی مہدیؑ کبھی مولا آقا
وصف کو اِن کے سدا حسبِ ضرورت لکھا

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح

(در مدحِ امام عصرؑ)

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح
میں کہ اک قطرہ تھا اُبھرا ہوں سمندر کی طرح

آپ کی آمد پہ ہوگا معجزہ بارِ دگر
پھر نظر دیوارِ کعبہ آئے گی در کی طرح

طور ساماں جلوۂ مہدیؑ سے ہوگی کائنات
نور جب چمکے گا اُن کا نورِ داور کی طرح

ذوالفقارِ حیدری لے کر انہیں آنے تو دو
کفر کی بستی اُلٹ دیں گے وہ خیبر کی طرح

سنتے ہیں وہ سیرت و صورت میں ہیں بالکل نبیؐ
ہیں صفاتِ کبریا اُن میں بھی حیدرؑ کی طرح

آپ کے جد کا مکاں ہوں دی یہ کعبے نے صدا
آپ سمجھیں مجھ کو مولاؑ اپنے ہی گھر کی طرح

حجتِ آخر امامِ عصر ابنِ عسکری
یہ بھی عین اللہ ہیں مولائے قنبر کی طرح

ڈوب جاتی میری کشتی درد کے طوفان میں
بن گئی ہو علیؑ کشتی میں لنگر کی طرح

آپ جب رکھتے ہیں سب مولائے قنبرؑ کی صفات
آپ کے اصحاب بھی ہوں گے ابوذرؑ کی طرح

آپ کو لکھ کر عریضہ منقبت کے رنگ میں
سوچ میں دل آگیا ہے موجِ کوثر کی طرح

کیا لکھوں رحمانؔ قائمؑ کی ثنا قرطاس سے
سر نہیں اُٹھا قلم کا بھی میرے سر کی طرح

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ ۱۵ شعبان ۱۴۲۲ھ

از سید فیاض مہدی ۔ کینیڈا

پیکرِ عظمتِ اسلام بچانے آؤ
لنگرِ کشتیٔ اسلام اٹھانے آؤ

میری سوئی ہوئی قسمت کو جگانے آؤ   آج کی شب کو شبِ نور بنانے آؤ

تم جو دو حکم تو دریا کی روانی رک جائے
آؤ پانی پہ مصلے کو بچھانے آؤ

جو پیمبرؐ نے پلایا تھا غدیرِ خم میں
اپنے ہاتھوں سے وہی جام پلانے آؤ

ایک عرصے سے ہوئی بند خلیفہ سازی   ہو گئے قصے سقیفہ کے پرانے آؤ
قتلِ بے جرم و خطا وتیں کب تک آخر   چاہنے والوں کا اعزاز بڑھانے آؤ
نوحہ و درد سناتے ہوئے صدیاں گزریں   گائیں ہم بھی کبھی خوشیوں کے ترانے آؤ
ہر زمیں کربلا ہر روز ہے یومِ عاشور   سرخ ہیں آج بھی تسبیح کے دانے آؤ
ہر طرف دورِ یزیدی ہے جہاں میں مولا   قرضۂ کرب و بلا جلد چکانے آؤ
جنگیٔ اسلام نے بدنام کیا لفظِ جہاد   لگ رہے ہیں یہ تو آنے کے زمانے آؤ
چار سو ظلم و فساد ہیں بحر و بر میں   یوں بھی آنے کے بہت سے ہیں بہانے آؤ

اب زمانے میں اندھیروں کے سوا کچھ بھی نہیں   ظلم کی کالی گھٹاؤں کو مٹانے آؤ

جیسے حیدرؑ نے گرائے تھے صنم کعبے کے
بت دماغوں میں جو ہیں ان کو گرانے آؤ

ایک ہی بت کے ہیں دو نام ۔۔۔ اور یہود   عظمتیں خانۂ کعبہ کی بچانے آؤ

ہم تو پلکوں پہ سجاتے ہیں محبت کے چراغ
قبرِ زہراؑ پہ تم ہی شمع جلانے آؤ

لمبے منصوبے بنا بیٹھا ہے شیطان بزرگ   دیکھے ہیں اس نے بڑے سپنے سہانے آؤ
صرف بربادیٔ مسلم ہے نیو ورلڈ آرڈر   خواب امریکہ کا مٹی میں ملانے آؤ

یہ عریضہ ہے میرا صرف قصیدہ ہی نہیں
سارے شیطانوں کو تم مار بھگانے آؤ

ہے یہودی کے لئے اب یہ علاجِ واحد   خیبری ہاتھ نہیں پھر سے دکھانے آؤ
کر گئی ایک کی دو جب بھی چلی دشمن پر   عدل کی حیدری تلوار چلانے آؤ

رنگ ہی وجہِ فضیلت ہے دماغوں میں اب بھی
کالے کو گورے تعصب سے بچانے آؤ

جن کی عقلوں میں سماتا نہیں عصمت کا وجود   ان کی عقلوں کو بھی آئینہ دکھانے آؤ
کوئی تیاری نہیں پھر بھی یہی کہتے ہیں   اپنا دیدار غلاموں کو کرانے آؤ

العجل لب پہ ہے دل شوقِ عمل سے محروم
چلتے پھرتے ہوئے مُردوں کو جلانے آؤ

وہ دکن والا یہ خوجہ وہ ہے یوپی والا   یہ علی والوں کی تقسیم مٹانے آؤ

تم کو کہتے رہے ہم روز شریکِ قرآں
پھر بھی قرآں نہ پڑھا تم ہی پڑھانے آؤ

جو کھا گئے ہیں تمدن کے نام پہ دھوکہ   ردائے شرم و حیا ان کو اوڑھانے آؤ

یہ کس حکیم کا نسخہ ہے بے حجابوں کو
ذکرِ زینبؑ کا سنو آنسو بہانے آؤ

اپنے اعمال سے محروم زیارت ہیں ہم   دل کی آنکھوں سے حجابوں کو ہٹانے آؤ
آپ کے آنے سے پہلے ہو اگر ختم حیات   موت کے وقت مجھے کلمہ پڑھانے آؤ
دے کے کروٹ مجھے تربت میں لٹانے آؤ   سر کے نیچے میرے تم تکیہ لگانے آؤ
پھر نہ بھولوں گا جو تلقین سنانے آؤ   اپنے ہی ہاتھوں سے تم شانے ہلانے آؤ

ہو گی آسان میری آخری مشکل مہدیؑ
وقتِ آخر اگر تم میرے سرہانے آؤ

(برادر فیاض مہدی نے یہ قصیدہ کینیڈا سے روانہ کیا ۔ طالبِ دعا ۔ سید نذر عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۴ معصومؑ

طالب زر کو زر و لعل و گوھر دیتے ہیں　　جیب و دامن گل امید سے بھر دیتے ہیں
آل اطہر کا تو اے نوری یہی ہے دستور　　ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

محمدؐ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے　　جو آغوش عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہار نبوت　　شمیم گل باغ جنت علیؑ ہے

*****

باغ جنت پہ خدائے ازلی لکھا ہے　　ڈالی ڈالی پہ علیؑ اور ولیؑ لکھا ہے
سبز پتوں پہ حسنؑ اور کلی پر زہراؑ　　سرخ پھولوں پہ حسینؑ ابن علیؑ لکھا ہے

●●●●●

پوچھو رسول پاکؐ سے توقیر میکدہ　　کی حضرت خلیلؑ نے تعمیر میکدہ
دست خدا سے پھر ہوئی تطہیر میکدہ　　ساقی علیؑ ہیں شاہ رسلؐ میر میکدہ
چودہ طبق میں بس یہی میخانہ ایک ہے
چودہ پلانے والے ہیں پیمانہ ایک ہے

طلب نمازوں میں دن رات جس کی کرتے ہو　　وہ سیدھی راہ در پنجتن سے ملتی ہے
کبھی رسولؐ سے ملتی ہے فاطمہؑ سے کبھی　　کبھی کسی کو در بوالحسنؑ سے ملتی ہے
حسنؑ حسینؑ سے اور بعد کے زمانے میں　　ولیء عصر امام زمنؑ سے ملتی ہے
خدا بھی جب نہیں دیتا حسینؑ دیتے ہیں　　یہ بات بزم رسولؐ زمن سے ملتی ہے
مجاھدین قیام و قعود کو جعفر
متاع ہوش حسینؑ و حسن سے ملتی ہے

*****

ایک بار درود جو نبیؐ پر بھیجے　　حسنینؑ و بتولؑ و علیؑ پر بھیجے
ادنیٰ ہو بشر یہ پاوے رتبہ اعلیٰ　　دس بار درود حق اسی پر بھیجے

●●●●●

بعد احمدؐ ہیں علیؑ و فاطمہؑ، پھر ہیں حسنؑ و حسینؑ　　اور ان کے بعد سیدِ سجاد کا نام آتا ہے
باقرؑ و جعفرؑ و کاظمؑ ہوں رضاؑ ہوں کہ تقیؑ　　ایک کے بعد یوں ہی ایک امام آتا ہے
سلسلہ نور نقیؑ سے حسن عسکریؑ تک پہنچا　　اور پھر حجت قائمؑ کا مقام آتا ہے
صاحب الامرؑ سے دنیا کبھی خالی نہ رہی
ان کے پاس آج بھی خالق کا کلام آتا ہے

*****

jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دست قلندرانہ   ہم ان کے در کے گدا ہیں جن کو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمد مصطفےٰ کی سیرت ، علیؑ کا انداز عارفانہ   بتولؑ کا صدق خلق و عصمت حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہاد شبیرؑ ، عزم زینبؑ ، وفائے عباسؑ ، صبرِ عابدؑ   علومِ باقرؑ ، شعور جعفرؑ ، عروج ہے کاظمانہؑ
رضاؑ کی صولت ، تقیؑ کی حکمت ، نقیؑ کا عرفاں ، حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

★★★★★★★★★★★★★★

اگر اے مرد مومن فکر ہے کچھ روز محشر کی   تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی ابن حیدرؑ کی
دل ظلمت زدہ کو نور سے پر نور کرتی ہے   عقیدت ۵ کی ، ۱۲ کی ، ۱۴ کی ، ۷۲ کی

●●●●●

یہ رباعیاں مدینے میں جمع کی ___ جنوری ۲۰۰۰

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں   حسنؑ کو نور شہ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ   کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن   محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

●●●●●

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدۂ تر میں   تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہلِ بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن چن کے بھر دیں   خدا نے پانچ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

★★★★★

ملکوں کی فتوحات سے ہوتا کیا تھا   پارینۂ ملوکیت کا جذبہ کیا تھا
ہوتا نہ اگر تذکرۂ آلِ نبیؐ   اسلام کی تاریخ میں رکھا کیا تھا

★★★★★ سنعر ★★★★★

یہ شانِ ولائے دلِ ناکام نہیں   اب تک بھی اخوت کی روش عام نہیں
عترت سے محبت کا ہے دعوی لیکن   آپس میں محبت کا کہیں نام نہیں

___ نجم آفندی ___

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصیدہ مقبل

کچھ محبت کے بھی آداب ہوا کرتے ہیں
بارہا اس لئے بھی ذکر وفا کرتے ہیں

کروٹیں لیتا ہے سیلاب محبت دل میں
صرف اگر نام محمدؐ کا لیا کرتے ہیں

خوان نعمت جو سجا آل محمدؐ کے لئے
ٹکڑوں پر اس کے سبھی آج پلا کرتے ہیں

ایک ہم ہی نہیں ہر ایک یہی کہتا ہے
جب پکارا تو مدد عقدہ کشا کرتے ہیں

گو زباں کٹ گئی آقا کے فضائل نہ رکے
ذکر پاک آج بھی میثم کا سنا کرتے ہیں

سجدہ شبیرؑ کا یا ضرب علیؑ ہے اسلام
جو سمجھ دار ہیں اکثر یہ کہا کرتے ہیں

کرتے رہتے ہیں یہاں سجدے جو بے حب علیؑ
وہ کچھ اور نہیں سر کو دھنا کرتے ہیں

صرف اور صرف یہ آقا کا شرف ہے ورنہ
کس کی ہر وقت ملک مدح و ثنا کرتے ہیں

کاش کوثر پہ ابھی ساقی کوثر سے ملیں
پانچ وقت ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرتے ہیں

آگیا جب بھی تصور میں در پاک بتولؑ
ہم ستاروں کی طرح سجدہ کیا کرتے ہیں

دیر تک پھرتی ہے نظروں میں حسنؑ کی تصویر
لوگ جب تذکرہ جود و سخا کرتے ہیں

باندھ کر سر سے کفن نصرت حق کی خاطر
یا حسینؑ ابن علیؑ کہہ کے اٹھا کرتے ہیں

یہ سمجھنے کے لئے روح عبادت کیا ہے
محفل سید سجادؑ کیا کرتے ہیں

ہر طرف چرچا بس اب علم حقیقی کا رہے
واسطہ حضرت باقر کا دیا کرتے ہیں

صادق پاک کے نام کا ہے یہ بھی اعجاز
ایک کی مدح میں چودہ کی ثناء کرتے ہیں

مظہر علم خدا خلق محمدؐ کی ادا
غیر بھی بزم سے کچھ لے کے اٹھا کرتے ہیں

ہر مصیبت میں جنہیں یاد خدا رہتی ہے
بس وہی موسیٰ کاظمؑ کی ثنا کرتے ہیں

یاد آئی شب ہجرت کی رضا رب کی
جب کبھی مدح رضاؑ اہل ولا کرتے ہیں

حامل آیہ تطہیر صدا یاد رہیں
اس لئے ذکر تقیؑ صبح و مسا کرتے ہیں

حسن تقریر کی ملتی ہی نہ تھی جن کی مثال
نام لیتے ہی نقیؑ کا یہ کہا کرتے ہیں

کیا ہے اسلام اور اسلام کی شان و شوکت
عسکری میں وہ سب اوصاف ملا کرتے ہیں

حجت آل محمدؐ سے کوئی کہہ دتنا
کچھ حدود غم فرقت بھی ہوا کرتے ہیں

خاک ہو جائیں گے ہم ان کو خبر ہونے تک
دیدۂ نم سے عریضہ یہ لکھا کرتے ہیں

مدحت آل محمدؐ کی بدولت مقبل
گھیر لیتی ہے عطا جب بھی دعا کرتے ہیں

طالب دعا ۔۔۔۔ ۱۳ جنوری ۲۰۰۰ ۔۔۔۔ سنعریاض

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تحریر: یاور نگ
۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء

اُمّ المومنین

خدیجۃ الکبریٰ (رض)

zair zaidi qaseeda
collection byn nazar abbas
17-9-2003

"سورۂ کوثر انھیں کی شان کے شایاں بھی تھا"

۱۔ آپ سے جبریل کے بہتر وہ افسانہ کہیں　　جس کو پڑھتے ہی فرشتے وجد میں سجدہ کریں
حور و غلماں جھوم کر ہر وقت یہ نغمہ پڑھیں　　تذکرے ان دونوں کی الفت کے گھر گھر رہ گئے
یہ زن و شوہر کا جوڑا نازشِ یزداں بھی تھا

۲۔ اس سے ہی اندازہ کرلیں صاحبِ علم و خرد　　عظمت و شوکت خدیجہؓ کی تھی کس درجہ بلند
بربیت سے اس وقت کی ہٹ کر رسولؐ ارجمند　　بات تو ہوگی کوئی جو آپ کے ہو کر رہ گئے
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی تھا

3۔ جب ہوئیں پیدا خدیجہؓ کا یہ دنیا بڑھ گیا　　باپ کی دولت و ثروت کا ستارہ چڑھ گیا
عرش سے یہ ہجرہ بالقہ میں کوئی پڑھ گیا　　فرش والے سن کے اس آیت کو ششدر رہ گئے
اپنی صناعی پہ صانع آج خود نازاں بھی تھا

4۔ عمر کے ہی ساتھ مال و زر بھی بڑھتا ہی گیا　　ہر تجارت بیش تر انساں بنے گھٹتا ہی گیا
عزت و شہرت کا پارہ روز چڑھتا ہی گیا　　کل کے بزرگ لوگ کم کم ہو کے ششدر رہ گئے
فضلِ ربی میں محرک جذبۂ احساں بھی تھا

5۔ انتخابِ جستجو میں ہو گئیں انتیس کی　　پر کسی بھی مرد کی سیرت نہ صورت ہی جچی
آرزوئے شادی کی رہ رہ کے مچلتی ہی رہی　　خوابِ خوش آسا آنکھوں کے ہی اندر رہ گئے
نظروں سے اوجھل رہا جو یوسفِ کنعاں بھی تھا

6۔ دفعتاً کارِ تجارت میں وہ وسعت آگئی　　ذہن پر اک ناظم و ناصر کی حاجت چھا گئی
دل کو ہر صورت محمدؐ کی بصیرت بھا گئی　　گھوم کر آنکھوں میں بشارت کے سو منظر رہ گئے
گوشِ بر آواز ورنہ عالمِ امکاں بھی تھا

7۔ برکتِ قدمِ محمدؐ سے یہ منظر ہو گیا　　جو منافع پہلے دریا تھا، سمندر ہو گیا
دل نے جو چاہا خدیجہؓ کا مقدر ہو گیا　　خود محمدؐ دیدہ و دل میں اتر کر رہ گئے
اس تجارت میں بہارِ زیست کا عنواں بھی تھا

8۔ بدلے میں ایمان کے کیا پوچھیے کیا کیا ملا　　دل ملا عزت ملی شہرت ملی رتبہ ملا
معاوضہ زیادہ ملا تو کہہ کے یہ لوٹا دیا　　ہم تو نوکر دل کے ہیں اجرت کے نوکر رہ گئے
یہ بلند کردار انساں حاملِ قرآں بھی تھا

9۔ قدر جو دل میں خدیجہؓ کے تھی اک طوفان تھا　　دل محمدؐ کا بھی اس بی بی سے بے پروا نہ تھا
حسن تو مائل تھا مگر منہ سے کوئی کہتا نہ تھا　　کی نفیسہؓ نے پہل تو پردے کھل کر رہ گئے
حسن زر افشاں بھی تھا، عشق تہی داماں بھی تھا

۱۰۔ ایلچی نے جب کیا پیغامِ رشتہ دی گواہیاں　　تب ہوا ظاہر خدیجہؓ کا یہ آزارِ نہاں
پڑھ گئے احمدؐ کو ابو طالبؑ نے دے دی ہاں　　شہر والے دیکھ کر منظر یہ ششدر رہ گئے
رت تھی ساون کی ترشح کا سر و ساماں بھی تھا

۱۱۔ مدعو تھے اشرافِ مکہ سب کے سب بارات میں　　اک سے اک نایاب تحفے آئے تھے سوغات میں
جب پڑھا خطبہ ابو طالبؑ نے روشن رات میں　　بیاہ کے بندھن میں بندھ کر دو گلِ تر رہ گئے
تھی پہ کھو در کار، چارہ گر بھی تھا درماں بھی تھا

12۔ ملکۂ بطحیٰ جسے کہیے وہ شہزادی تھیں یہ　　دیس میں صحراؤں کے شاداب اک وادی تھیں یہ
امہات المومنین میں تنہا آبادی تھیں یہ　　پیٹ سے اُن کے ہی آثارِ پیمبر رہ گئے
سورۂ کوثر انھیں کی شان کے شایاں بھی تھا

13۔ شعبِ ابو طالبؑ میں ان کی جاں فشانی دیکھیے　　تنگ دستِ احباب پر دولت لٹانی دیکھیے
گھاٹیوں میں دودھ کی ندی بہانی دیکھیے　　تشنہ زدے جگر پتھر کے کٹ کر رہ گئے
اپنے شوہر سے وفا پیماں بھی تھا ایماں بھی تھا

14۔ صرف کردی ساری دولت، ہاتھ خالی رہ گئے　　راہ میں اسلام کی سب کچھ نچھاور کر دیئے
بس اسی اک بات سے ایثار ان کا اپنے　　وقتِ رحلت ہاتھ میں زیور نہ گوہر رہ گئے
دیدۂ حق آشنا حیراں بھی تھا، شاداں بھی تھا

15۔ ازدواجی ساز پچیس سال تک بجتا رہا　　شمع بھی جلتی رہی، پروانہ بھی مرتا رہا
ان کی دولت سے اثر اسلام کا بڑھتا رہا　　طرۂ خدمات سراں کے ہی اکثر رہ گئے
تھے غنی تو جود گرچہ، حلقۂ یاراں بھی تھا

16۔ شعبِ ابو طالبؑ کی کلفت جاں گسل ہوتی گئی　　عمر کچھ زیادہ نہ تھی پر خستگی بڑھتی گئی
اچھے ہونے کی توقع دن بہ دن گھٹتی گئی　　وہ بھی دن آیا، گئیں یہ، دیدۂ تر رہ گئے
گلشن ویراں بھی تھا، اور بلبل نالاں بھی تھا

17۔ جب خدیجہؓ اور ابو طالبؑ نہ دنیا میں رہے　　حامی و ناصر محمدؐ کے یہ دونوں مر چکے
آگیا حکمِ خدا حضرت کو ہجرت کیجیے　　جو سپر اب تک بنے تھے اب نہ سر پر رہ گئے
قلب خوں گشتہ بھی تھا، اور دیدۂ گریاں بھی تھا

18۔ شادیاں دس اور کیں بعدِ خدیجہؓ آپ نے　　گو ہے گلہ طعن و تشنیع بھی جھیلا آپ نے
پر خدیجہؓ سے کیا وعدہ نبھایا آپ نے　　نقش ہائے اولیں آنکھوں میں بس کر رہ گئے
عمر بھر جس کو نہ بھولے، وہ رخِ تاباں بھی تھا

۱۹۔ مدحِ اہل بیتؑ کا آخر انعام آ ہی گیا　　ساقیٔ کوثر سے صلواتوں کا جام آ ہی گیا
جس پہ تکیہ تھا، سرِ محشر وہ کام آ ہی گیا　　پرسشِ اعمال کی زحمت سے زائر رہ گئے
زادِ رہ میں دامنِ تر دفترِ عصیاں بھی تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب خدیجۃؑ الکبریٰ

مدح از ریحانؔ اعظمی

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ
ہر صاحبِ ایمان کا ایمان خدیجہؑ

ارمان خدیجہؑ تھے نبیؐ ہم نے یہ مانا — پیغمبرؐ آخر کا تھیں ارمان خدیجہؑ

خاتونِ جنان جس کی ہے بیٹی یہ وہی ہیں
قربان تیری عظمت پہ دل و جان خدیجہؑ

اسلام ہے احسان مسلمانوں پہ رب کا — اسلام پہ ہے آپ کا احسان خدیجہؑ

گر دین کی تبلیغ میں زر تیرا نہ ہوتا
یہ دین نہ چڑھتا کبھی پروان خدیجہؑ

یہ مجلسِ شبیرؑ ہے جنت کی بشارت — جاری ہے تیرا آج بھی فیضان خدیجہؑ

دختر ہے تیری چادرِ تطہیر کی مالک
شوہر ہے تیرا بولتا قرآن خدیجہؑ

منکر تیری عظمت کا اگر کوئی بشر ہے — بخشش کا نہیں پھر کوئی امکان خدیجہؑ

کہنے کو تو ازواجِ محمدؐ ہیں کئی اور
ہے سب سے جدا آپ ہی کی شان خدیجہؑ

ریحانؔ ثنا مادرِ زہراؑ کی رقم کر — یہ جان کہ بخشش کا ہیں سامان خدیجہؑ

--ریحانؔ اعظمی--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب خدیجۃؑ الکبریٰ

شوکت رضا شوکت کا نزرانہ

احسان کیوں رسولؐ کے تم نے بھلا دیئے　　ہے فارسی میں جرم تو ہندی میں پاپ ہے
ماں فاطمہؑ کی ہے یہ خدیجہؑ سے ہے جلن　　عمرانؑ سے ہے بغض کہ حیدرؑ کا باپ ہے

--شوکت رضا شوکت

بشر کو دی ہے رسالت کی آگہی اس نے　　بنا دیا ہے فقیروں کو بھی غنی اس نے
پلا ہے دین محمدؐ کا اس کے آنگن میں　　عرب پتی کو بنایا ارب پتی اس نے

--شوکت

کون بھولے بھلا پیغام خدیجہؑ تیرا　　دل کی دنیا پہ رقم نام خدیجہؑ تیرا
تیری دولت نے دیا دین محمدؐ کو فروغ　　اب بھی مقروض ہے اسلام خدیجہؑ تیرا

--شوکت

حشر تک انسانیت کا ارتقا مقروض ہے　　جسکے سب مقروض ہیں وہ مصطفیٰ مقروض ہے
اقرضو کے حکم سے یہ بات ثابت ہو گئی　　آدمیت کیا خدیجہؑ کا خدا مقروض ہے

--شوکت

حیا کی کیوں نہ لکھوں انجمن خدیجہؑ کو　　سلام کرتے ہیں سب پنجتن خدیجہؑ کو
سمجھ کے محسنہ دیں رسول اکرمؐ نے　　دیا ہے اپنی عباء کا کفن خدیجہؑ کو

--شوکت

اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں جمع کیا۔ سید زر عباس۔ ۳ جولائی ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب خدیجۃؑ الکبریٰ

اعجاز ثقلین بخاری کا نذرانہ

اسلام کی بنیاد ہے ایمانِ خدیجہؑ
ادراک سے بالا ہے بہت شانِ خدیجہؑ

یہ زوجیتِ فخرِ دو عالم کا اثر تھا — جبریلؑ رہے تابعِ فرمانِ خدیجہؑ
اُمت بھی ہے مقروض تو ممنون نبیؐ بھی — کس کس پہ نہیں بارشِ احسانِ خدیجہؑ
تا عمر رہی ہمدم و ہمراز نبیؐ کی — یہ آخری منزل پہ تھا عرفانِ خدیجہؑ
اصحابؓ بتائیں گے خدیجہؑ کی ضیافت — جو صبح و مسا کھاتے رہے نانِ خدیجہؑ
اللہ نے بخشا وہ شرف بنتِ نبیؐ کو — مادر سے بھی رتبے میں بڑھی جانِ خدیجہؑ
ہر دور میں لوٹا اسے اغیار نے پھر بھی — ہر ملک میں ہے بوئے گلستانِ خدیجہؑ

اعجازؔ یہ سچ ہے کہ کسی شاہِ جہاں کو
خاطر میں نہیں لاتے گدایانِ خدیجہؑ

--اعجاز ثقلین بخاری--

اپنے بچوں کے لئے راولپنڈی میں جمع کیا۔ سید زر عباس۔ ۳ جولائی ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ

(در مدح جناب خدیجۃ الکبریٰؑ)

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ
ہر صاحبِ ایمان کا ایمان خدیجہؑ

ارمان خدیجہ تھے نبیؐ ہم نے یہ مانا
پیغمبرِ آخر کا تھیں ارمان خدیجہؑ

خاتونِ جناں جس کی ہے بیٹی یہ وہی ہیں
قرباں تیری عظمت پہ دل و جان خدیجہؑ

اسلام ہے احسان مسلمانوں پہ رب کا
اسلام پہ ہے آپ کا احسان خدیجہؑ

گر دین کی تبلیغ میں زر تیرا نہ ہوتا
[illegible] بھی روان خدیجہؑ

یہ مجلسِ شبیرؑ ہے جنت کی بشارت
جاری ہے تیرا آج بھی فیضان خدیجہؑ

توصیف تیری ہو نہیں سکتی ہے بشر سے
لکھ ڈالے اگر لاکھ بھی دیوان خدیجہؑ

دختر ہے تیری چادرِ تطہیر کی مالک
شوہر ہے تیرا نورِ قرآن خدیجہؑ

منکر تیری عظمت کا اگر کوئی بشر ہے
بخشش کا نہیں پھر کوئی امکان خدیجہؑ

کہنے کو تو ازواجِ محمدؐ ہیں کئی اور
ہے سب سے جدا آپ کی شان خدیجہؑ

ریحانؔ ثنا مادرِ زہراؑ کی رقم کر
یہ جان کے بخشش کا ہیں سامان خدیجہؑ

—✵—

حفاظت

منزج دریا کی روانی پہ لکھا ہے عباسؑ
تو زمانے میں وفاؤں کا خدا ہے عباسؑ
مجلسِ شبہ میں علم اٹھا ہے تیرا ایسے
آج بھی جیسے حفاظت پہ کھڑا ہے عباسؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیو یارک
۳۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء

قصیدہ

بیادِ حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا
"مولائے کائنات کی ماں انتخاب تھیں"

۱۔ صبحِ ازل سے نظرِ خدا تھی جہان میں　　تخلیق کی بساطِ زمان و مکان میں
بنتِ اسدؓ ہی سارے جہاں کی زنان میں　　مولائے کائنات کی ماں انتخاب تھیں
تاروں سے جگمگاتی شبِ ماہتاب تھیں

2۔ ہاشم کے خانوادے سے نسبت ہی تھی عظیم　　اُس پر مزید طرّہ کہ شیریں سخن سلیم
روشن ضمیر۔ اہلِ نظر۔ زیرک فہیم　　ہم عمروں میں خدا کی قسم آفتاب تھیں
یہ فاطمہ عجیب فضیلت مآب تھیں

3۔ بچپن سے اپنے پیاری تھی اِن کو نبیؐ کی ذات　　خدمت میں پیش پیش یہ شوہر کے ساتھ ساتھ
کرتیں نہ رد کبھی بھی بھتیجے کی کوئی بات　　حضرتؐ کے واسطے یہ وفا کی کتاب تھیں
شفقت کا لطف و پیار کا فرخندہ باب تھیں

4۔ ایمان اِن کا لانا مسلّم ہے دین میں　　ان کا شمار کرتے ہیں سب اولین میں
ملتا ہے اِن کا ذکر کتابِ مبین میں　　یہ قدرداں ذاتِ رسالت مآب تھیں
دلدادۂ وفا کو وفا کا نصاب تھیں

5۔ رگ رگ میں تھی سمائی وفا اِن کے خون میں　　ہجرت میں اِن کا تذکرہ ہے سابقون میں
حُرمت بھری ہے اِن کی حرم کے ستون میں　　ہر اک جہت سے زندگی کامیاب تھیں
یہ فاطمہ خدا کی قسم لاجواب تھیں

6۔ اِن کے لئے فصیلِ حرم میں گلی کھلی　　حرمِ خدا میں پیدا ہوئے اِن ہی سے علیؑ
اِن کے ہی گھر سے شمعِ امامت کی لو جلی　　جو بیٹے حق کے واسطے شمعِ ثواب تھیں
بارہ دری میں داخلے کا خاص باب تھیں

7۔ مرنے سے اِن کے غیر تھا چہرہ رسولؐ کا　　اِن کے لئے کفن بنا کرتہ رسولؐ کا
ماں اِن کو بولنا تھا وتیرہ رسولؐ کا　　اِن میں طرح طرح کی خوبیں دستیاب تھیں
زائر یہ چمپا۔ موتیا۔ سوسن۔ گلاب تھیں

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب فاطمہ بنتِ اسد الھاشمیہؑ

مدح از ظہورؔ جارچوی

علیؑ آئے بصد جاہ و حشم اللہ کے گھر میں
ہوئے پیدا شہنشاہِ امم اللہ کے گھر میں

نظر والو ذرا بنت اسدؑ کا مرتبہ دیکھو
لیا ہے ان کے بیٹے نے جنم اللہ کے گھر میں

جناب فاطمہؑ بنتِ اسد کا حوصلہ دیکھو
گئیں گھر سے رہیں بے خوف و غم اللہ کے گھر میں

ابو طالبؑ کی زوجہ والدہ بارہ اماموں کی
مکیں ہیں با وقار و با حشم اللہ کے گھر میں

تصور بھی نہیں ممکن خدا و مصطفیٰؐ جانیں
ہوئے بنتِ اسدؑ پر جو کرم اللہ کے گھر میں

خدا تھا میزبان اتمامِ نعمت کر دیا ان پر
رہے مہماں بصد ناز و نعم اللہ کے گھر میں

علیؑ کا عشق جنت ہے علیؑ کا بغض دوزخ ہے
پیمبرؐ نے کہا کھا کر قسم اللہ کے گھر میں

امام اپنے علیؑ ، ماموم ہیں دل سے ظہورؔ ان کے
ان ہی کے پاس ہیں اس وقت ہم اللہ کے گھر میں

---ظہورؔ جارچوی---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ

(در مدح جناب خدیجۃ الکبریٰؑ)

By rehan aazmi

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ
ہر صاحبِ ایمان کا ایمان خدیجہؑ

ارمانِ خدیجہ تھے نبیؐ ہم نے یہ مانا
پیغمبرِ آخر کا تھیں ارمان خدیجہؑ

خاتونِ جناں جس کی ہے بیٹی یہ وہی ہیں
قرباں تیری عظمت پہ دل و جان خدیجہؑ

اسلام ہے احسان مسلمانوں پہ رب کا
اسلام پہ ہے آپ کا احسان خدیجہؑ

گر دین کی تبلیغ میں زر تیرا نہ ہوتا
یہ دین نہ چڑھتا کبھی پروان خدیجہؑ

یہ مجلسِ شبیرؑ ہے جنت کی بشارت
جاری ہے تیرا آج بھی فیضان خدیجہؑ

توصیف تیری ہو نہیں سکتی ہے بشر سے
لکھ ڈالے اگر لاکھ بھی دیوان خدیجہؑ

دُختر ہے تیری چادرِ تطہیر کی مالک
شوہر ہے تیرا بولتا قرآن خدیجہؑ

منکر تیری عظمت کا اگر کوئی بشر ہے
بخشش کا نہیں پھر کوئی امکان خدیجہؑ

کہنے کو تو ازواجِ محمدؐ ہیں کئی اور
ہے سب سے جدا آپ ہی کی شان خدیجہؑ

ریحان ثنا مادرِ زہراؑ کی رقم کر
یہ جان کے بخشش کا ہیں سامان خدیجہؑ

ذاتِ واجب تیرا احسان ابوطالبؑ ہیں

(در مدح ابوطالبؑ)

By rehan aazmi

ذاتِ واجب تیرا احسان ابوطالبؑ ہیں
فرش پر عرش کے انسان ابوطالبؑ ہیں

کیسے جھٹلائے گا اللہ کی نعمت کوئی
معنیِ سورۂ رحمان ابوطالبؑ ہیں

ہیں نبیؐ اور علیؑ ناطق قرآن اگر
بخدا دونوں کا جزدان ابوطالبؑ ہیں

کلِّ ایمان محمدؐ کی زباں میں ہیں علیؑ
کلِّ ایمان کا ایمان ابوطالبؑ ہیں

جس کی گودی میں نبوت بھی امامت بھی پلے
یعنی سلطانوں کے سلطان ابو طالبؑ ہیں

آلِ عمران کا سورہ یہ صدا دیتا ہے
ہیں نبیؐ آل تو عمران ابوطالبؑ ہیں

مطمئن ہو گیا اسلام بقا سے اپنی
کیوں نہ ہوں اس کے نگہبان ابو طالبؑ ہیں

کل ایمان پسر اور بھتیجا ہے نبیؐ
کتنے مضبوط مسلمان ابوطالبؑ ہیں

عقد احمد کا پڑھاتا کوئی کافر کیسے
عقد خواں قاری قرآن ابوطالبؑ ہیں

ہر گھڑی ذاتِ محمدؐ کی حفاظت کے لیے
رب کی بھیجی ہوئی بُرہان ابو طالبؑ ہیں

پنجتنؑ گلشنِ ایماں کے گل تازہ ہیں
اور ان پھولوں کا گلدان ابوطالبؑ ہیں

کربلا جاؤ تو ریحان یہ ہوگا محسوس
خوں فشاں چاک گریبان ابوطالبؑ ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

ابوطالبؑ سے / سبطِ جعفر

عزت ابوطالبؑ سے شہرت ابوطالبؑ سے
ہم لائے ہیں لکھوا کر قسمت ابوطالبؑ سے
وہ جس لئے کرتے ہیں نفرت ابوطالبؑ سے
ہم کو ہے اُسی باعث اُلفت ابوطالبؑ سے
جاں اپنی چلی جائے بچ جائے محمدؐ کی
آئی ہے یہ حیدرؑ میں عادت ابوطالبؑ سے
سَروَرؐ کے محافظ تھے اور والد حیدرؑ کے
رکھتی ہے عداوت یوں اُمت ابوطالبؑ سے
گلیوں سے محبت ہے کملی سے عقیدت ہے
پر خاش ہے لوگوں کو حضرت ابوطالبؑ سے
جو عقد خدیجہؑ اور سَروَرؐ کا پڑھایا تھا
خطبہ کی ہوئی جاری سنت ابوطالبؑ سے
کیا شعبِ ابوطالبؑ نصرت میں پیمبرؐ کی
کیا کچھ نہ ہُوا پوچھو یہ مت ابوطالبؑ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابو طالب

محسن اسلام

نیو یارک
۱۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء

"مرا بھتیجہ ہے آزاد ہر بیاں کے لئے"

۱. مرے نصیب میں وہ وقتِ شاد کام آیا — مئے ولا لئے کوثر سے اُٹھ کے جام آیا
فلک سے قریۂ جنت بہمع سلام آیا — "زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا"
"کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے"

2. یہ نام - نام گرانقدر ہے ابوطالبؑ — رہا جو اپنے ہم عصروں پہ ہر طرح غالب
بنا رہا جو نبی کا ہر جگہ حاجب — جو مشکلوں میں بھتیجے کے بڑھ کے کام آیا
وہ جس سے تنکے چنے دیں کے آشیاں کے لئے

3. وہ شیخ بطحیٰ جسے کہتے پاسبانِ حرم — وہ جس کو سجدہ کرے جھک کے عظمتِ آدم
وہ جس کے سائے میں پل کر جواں ہوئے خاتمؐ — وہ ظلمتوں میں بہ شکلِ مہرِ تمام آیا
وہ لایا تاروں کی بارات کہکشاں کے لئے

4. وہ جس کا حسب و نسب جا ملا ہے براہیمؑ تک — جو منتقل تھا محمدؐ سے صلبِ ہاشم تک
جو منتقل ہے محمدؐ سے اب بھی قائمؑ تک — وہ صلبِ مطلبی میں بجز امام آیا
اب اور چاہئے کیا نام اور نشاں کے لئے

5. شریکِ زندگی جس شخص کی ہوں بنتِ اسدؑ — کفن دیں کرتے کا جس بی بی کو حضورِ احمدؐ
ہو جس کا بیٹا علیؑ دو جہانوں کی سرحد — وہ کنزِ نور بداماں، وہ فیضِ عام آیا
یہ مہر و مہ ہیں اُجالوں کے کارواں کے لئے

6. مرے نبی تھے ابھی سات سال کچھ دن ہیں — سدھارے ہوتے جناں دادا جان اسی سن میں
جنہیں نہ دوسرا کوئی نگاہِ حسن میں ہیں — اسی کے ذمہ کفالت کا اہتمام آیا
یہ پیش لفظ ہے تمہیدِ داستاں کے لئے

7. سُنا بحیرا سے جب یہ کہ ہے نبی خاتمؐ — نگاہِ خاص میں رکھا بھتیجے کو ہر دم
بہت دباؤ پڑے - پر ہوئے نہ تل بھر خم — زباں ہی کاٹ دی گر کوئی بد لگام آیا
سپر بنے رہے رحمت کے آسماں کے لئے

8. لکھی خدیجہؑ و احمدؐ کی جب کتابِ شباب — پڑھا نکاح کا خطبہ جو اُس شبِ مہتاب
ہے آج تک وہی تاریخ کا سنہرا باب — وہی قرآں میں بھی سرنامۂ کلام آیا
وہ خطبہ مصحفِ ایماں ہے قدرداں کے لئے

9. نبی بلاتے رہے تین دن سوئے اسلام — مگر ٹھہرتا نہ کوئی بھی بعد ختمِ طعام
کہا چچا نے کہ فکر کرو پھر لے خاص و عام — سنو تمہاری ہی خاطر ہے یہ پیام آیا
پڑے ہو قعرِ ذلت میں کیوں زیاں کے لئے

۱۰. کہا قریش کے سرداروں نے بضد اک دن — نباہ کرنا محمدؐ سے اب ہے ناممکن
بغیر فیصلہ ٹلیں گے ہم نہ آج کے دن — چھلک ہی پڑنے کو لب بھر کا ہے جام آیا
یہ طبلِ جنگ ہے ہاشم کے دودماں کے لئے

۱۱. سُنی یہ دھمکی تو بولے گرج کے کس کی مجال — کرے بھتیجے سے میرے برے حضور قتال
یہ شیخ پیر کی عظمت بنے گی اُس کی ڈھال — رہے گا سر ہی نہ جس میں یہ خبطِ خام آیا
مرا بھتیجہ ہے آزاد ہر بیاں کے لئے

12. لکھا ہے ایک دن الفت کے اس فسانے میں — ہوئی جو دیر بھتیجے کو گھر کے آنے میں
دیا یہ حکم ہر اک شخص کو گھرانے میں — لہو سے رنگ دو زمیں، وقتِ انتقام آیا
لگا دو کشتوں کے پشتے اس ایک جاں کے لئے

13. اگر کہا نہ بھتیجے کو ایک پل کے لئے — اگرچہ تین برس تک دکھوں پہ دکھ ہی سہے
بدل بدل کے جگہ راتوں میں سلاتے ہے — سوا چچا کے کوئی دوست بھی نہ کام آیا
تھی شعبِ طالبی میزانِ امتحاں کے لئے

14. کہا بھتیجے نے اک دن چچا سے سنئے ذرا — کہ عہد نامۂ قریشی کا اب نشاں نہ رہا
اُسے تو کھا گئی دیمک سوائے بسم اللہ — ہو ختم ترکِ موالات وہ مقام آیا
ہے سازگار فضا سعیٔ دوستاں کے لئے

۱۵. خوشی سے پھول گئے سُن کے یہ ابوطالبؑ — رہا بھتیجے پہ ایمان آخرش غالب
بلا قریش کو انصاف کے ہوئے طالب — مقاطعہ کا ذلت سے اختتام آیا
بہار لائی پیامِ اجل خزاں کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہُوا یا نہ ہُوا ؟ !

گو کہ رب کوئی بھی اللہ کا جیسا نہ ہُوا
ابو طالبؑ سا کوئی پالنے والا نہ ہُوا

جس کی آغوش میں پلتے ہوں نبیؐ اور امامؑ
پالنے والا کوئی دوسرا ایسا نہ ہُوا

بات پردے کی ہے اللہ و نبیؐ ہی جانیں
جانے کیا کیا ہُوا معراج میں اور کیا نہ ہُوا

اُسؐ کو اپنا سا بشر کہتے ہیں خاکی بندے
جس کا سایہ بھی مشیت کو گوارا نہ ہُوا

در سے یاسینؑ کے دربان اُٹھا دیتے مجھے
شکر ہے آپؑ کا بیمار جو اچھا نہ ہُوا

میرے اعمال تو لے جاتے مجھے دوزخ میں
ہاں مگر آپؑ کی رحمت کو گوارا نہ ہُوا

ہے اگر بندہ خدا کا تو علیؑ کا ہو جا
جو علیؑ کا نہ ہُوا بندہ خدا کا نہ ہُوا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھ جبریلؑ و خدا کے مرا نام آنے لگا

حق ادا مدحتِ سرورؐ کا ہُوا یا نہ ہُوا

جیسا جلسہ ہُوا میدانِ غدیرِ خُم میں

ایسا جلسہ کبھی دنیا میں دوبارہ نہ ہُوا

جب کبھی دینِ محمدؐ پہ بُرا وقت پڑا

آلِؑ احمدؐ کے سِوا ٹالنے والا نہ ہُوا

سورۂ "حمد" میں اَنعمتَ علَیھِم کیا ہے؟

کیا ہے گر آلِ محمدؐ کا قصیدہ نہ ہُوا

داہنے ہاتھ میں تھی میرے مناقب کی بیاض

شاعرِ آلِؑ عبا حشر میں رُسوا نہ ہُوا

قبر میں آکے نکیرین سلامی دیں گے

سبطِ جعفر نہ مجھے کہنا جو ایسا نہ ہُوا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شاعر و سوز خواں سبطِ جعفر ہوں میں، میرے ممدوحؑ و مداح ہیں ہر جگہ

حشر میں دیکھ کر میری آؤ بھگت، سب کو حیرت تھی یہ آدمی کون ہے؟!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب ام البنین مادر عباسؑ

--مدح از ریحاںؔ اعظمی--

ام البنینؑ مادرِ عباسؑ نامدار
جس نے کیے حسینؑ پہ بیٹے کئی نثار

کہتی تھیں میں تو فاطمہؑ زہرا کی ہوں کنیز
حاصل ہے مجھ کو ملکِ کنیزی کا اقتدار

بیٹے میرے غلام ہیں ابن بتولؑ کے
فضہؑ مثال مجھ کو بھی حسنینؑ سے ہے پیار

عباسؑ کو وفا کے سبق سب پڑھادیئے
کہتی تھی مجھ کو حشر میں کرنا نہ شرمسار

پہنچی خبر مدینے میں مارے گئے حسینؑ
پوچھا وفا سے پھر گیا کیا میرا گلعذار

بولا بشیر آپ کے بیٹے نے جان دی
پھر شمر نے کیا شہِ کرب و بلا پہ وار

اُم البنینؑ زوجہء نفسِ رسولؐ تھیں
اُم حسن حسینؑ ہی کہہ کر انہیں پکار

زہراؑ کی جو کمی تھی وہ پوری نہ ہوسکی
زینبؑ کو پھر بھی ان سے ملا صبر اور قرار

ریحاںؔ جب بھی دیتا ہوں میں ان کا واسطہ
مشکل کشائی کرتے ہیں عباسؑ ذی وقار

--ریحاںؔ اعظمی--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ جناب ام البنینؑ مادر عباسؑ

از جناب ظہور جارچوی صاحب

ادیب مجمع ہے یہ مومنیں کی مجلس ہے
بیانِ عظمتِ ام البنینؑ کی مجلس ہے

جناب فاطمہؑ ام البنینؑ نیک اساس   علیؑ کی خادمہ، خاص مادرِ عباسؑ
نہ دیکھ سکتی تھیں زہراؑ کی بیٹیوں کو اداس   انہیں خبر نہ تھی کیا ہے ہراس کیا وسواس
علیؑ کے سائے میں حاصل سکوں تھا راحت تھی
اور ان کے بعد تو ہر گام پر قیامت تھی

شہادت حسنِ مجتبیٰ ۔ قیامت تھی   بنی امیہ کی جو تھی جفا ۔ قیامت تھی
بتائے گا دل صغراؑ وہ کیا ۔ قیامت تھی   روانگیٔ شہ کربلا ۔ قیامت تھی
سوار فاطمہؑ کی بیٹیاں جو ہوتی تھیں
کلیجے پھٹتے تھے ام البنینؑ روتی تھیں

چلا مدینے سے جب کاروانِ عشق خدا   امام عصر نے یہ دردناک نوحہ سنا
خدا کے واسطے ٹھہرو حسینؑ ایک ذرا   مکان دیکھ کے خالی ۔ بھر آیا دل میرا
جدھر کا قصد ہے اے سبطِ مصطفیٰؐ جاؤ
پھر ایک بار مجھے صورتیں دکھا جاؤ

ٹھہر گئے یہ صدا سن کے شاہِ نیک اساس   یہ دیکھا لاتی ہیں تشریف مادرِ عباسؑ
بڑھے امامؑ بھی ان کی طرف بحسرت و یاس   گلے لگا لیا مخدومہ نے پہنچ کر پاس
کہا امامؑ نے پیکر ہیں آپ الفت کی
بتایئے سبب اس آمد و عنایت کی

دیا جواب یہ مخدومہ نے بہ درد و یاس   ہوا ہے پیدا مرے دل میں ایک یہ وسواس
نہ بیوفائی کرے آپ سے کہیں عباسؑ   نہ بھول جائے ادب یہ غلام قدر شناس
اسے علیؑ کی وصیت سنانے آئی ہوں
اور اپنے پالنے کا حق جتانے آئی ہوں

قدم پہ گر کے یہ عباسؑ نے کہا با ادب   جناب آپ کا ہے بے سبب یہ رنج و تعب
رہوں گا خدمتِ مولا ئے دیں میں روز و شب   حسد کریں گی وفا پر مری وفائیں سب
ادا کروں گا جو حق آپ کا ہے اے اماں
مری رگوں میں لہو باپ کا ہے اے اماں

یہ سن کے شاد ہوئیں زوجۂ امیرِ نجف   ہوئے امام رواں دشتِ کربلا کی طرف
جو پہنچا منزلِ مقصد پہ فاطمہؑ کا خلف   تو خاک و خون میں ڈوبی ہر آیتِ مصحف
کسی کو ردے کسی کو طمانچے مارتے تھے
لعین بی بیوں کی چادریں اتارتے تھے

اسیر ہو کے گئے کوفہ و دمشق حرم   قدم قدم پہ اٹھاتے رہے الم پہ الم
یزید نحس کے زنداں میں سہ کے ظلم و ستم   مزارِ شاہِ امم پر گئے بچھے ماتم
فگار کر چکے جب تین روز سینے کو
اڑاتے خاک سروں پر چلے مدینے کو

قریب شہر پہنچ کر ٹھہر گئے سجادؑ   کہا بشیر سے رکھے خدا ترا دل شاد
مدینے والوں کو جا کر سنا دے یہ روداد   تباہ حال و پریشاں رسولؐ کی اولاد
رسن سے بندھے کھلوا کے ہاتھ آئی ہے
سفر سے زینبؑ و عابدؑ کے ساتھ آئی ہے

بشیر نے جو مدینے میں جا کے دی یہ صدا   مدینہ والو مدینہ نہ جائے امن رہا
شہید ہو گیا سبطِ رسولؐ واویلا   بلند ہو گیا ہر سمت شور آہ و بکا
گھروں سے بیبیاں زار و حزیں نکل آئیں
عصا سنبھال کے ام البنینؑ نکل آئیں

بشیر دیکھ کے ام البنینؑ کو غم سے نڈھال   کسی سے پوچھ رہا تھا یہ کون ہے بے حال
محمد حنفیہؒ بفرطِ غیض و جلال   لرز کے بولے بشیر تو اپنی زبان سنبھال
عظیم پیکرِ احساس ہیں یہ مخدومہ
بشیر مادرِ عباسؑ ہیں یہ مخدومہ

کہا بشیر نے ۔ عباسؑ ۔ عاشقِ شبیرؑ   سکونِ قلبِ حرم ۔ قوتِ دلِ شبیر
بچا رہا تھا سکینہؑ کی مشک وہ دلگیر   کٹے جو ہاتھ ۔ لگا سر پہ گرز ۔ آنکھ پہ تیر
شہید ایسا نہ کوئی بھی کہیں پہ گرا
علم کے ساتھ علمدار بھی زمیں پہ گرا

پکاریں مادرِ عباسؑ ۔ مرحبا عباسؑ   جو وعدہ کر کے گیا تھا وہ کر گیا عباسؑ
بلند مرتبہ تو نے مرا کیا ۔ عباسؑ   میں دودھ بخشتی ہوں تجھ کو مہ لقا عباسؑ
مگر میں تیرے الم میں نہ جان کھوؤں گی
غمِ حسینؑ میں روؤں گی جب بھی روؤں گی

ادا کیا جو علمدار نے وفا کا حق   کمر حسینؑ کی خم ہو گئی بفرطِ قلق
ظہور روک قلم، ہو گیا جگر شق   دعا یہ مانگ اٹھا کر کتابِ غم کے ورق
پسند مرثیہ ام البنینؑ فرمائیں
زیارتوں کے لئے جلد تجھ کو بلوائیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

(۱۳۔ جمادی الثانی یوم وفات مادرِ عباسؑ کے لئے یہ مرثیہ جناب ظہور جارچوی کے کلام سے لیا۔ طالبِ دعا سید نذر عباس۔ ۲۳ اگست ۲۰۰۴ء)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عیدِ مباہلہ

ٹورنٹو۔۲۴ ذوالحج ۱۴۲۱ھ

نکلے رسولؐ صادقہؑ دختر کے ساتھ ساتھ
وہ پنجتن کے نورِ منوّر کے ساتھ ساتھ

حسنینؑ کے اور اپنے برادر کے ساتھ ساتھ
یعنی علیؑ ، صادق و صفدر کے ساتھ ساتھ

بچے یہی ہیں سارے زمانے کے دیکھ لو
جو جا رہے ہیں آج پیمبرؐ کے ساتھ ساتھ

کیسے مباہلہ میں وہ جاتے تمام عمر
گھستے رہے تھے سر کو جو پتھر کے ساتھ ساتھ

سجدوں نے بُت پرستی کے یہ حال کر دیا
پھوٹا ہے اُن کا ماتھا مقدر کے ساتھ ساتھ

صدیقہؑ ہے علیؑ کے مقابل خدا غضب
ناراض کبریاء ہوا شوہر کے ساتھ ساتھ

جلتا ہے جو علیؑ سے وہ مرنے کے بعد بھی
جلتا رہے گا مرحب و عنتر کے ساتھ ساتھ

دُنیا میں کوئی در نہیں زہراؑء کے علاوہ
جس پر ملک بھی آتا ہو اختر کے ساتھ ساتھ

گھر والوں کو بھلا کے جو گھوما ہے گردِ بیت
چکرا گیا طواف کے چکّر کے ساتھ ساتھ

عیدِ مباہلہ بھی نہیں کم غدیر سے
میداں بھی یاد رہتا ہے منبر کے ساتھ ساتھ

جب بھاگتا ہے آپ کو ہر جنگ سے حضور
کس نے کہا آیئے لشکر کے ساتھ ساتھ

شمشیر زن بہت ہیں، علیؑ سا کوئی نہیں
دِل بھی جو فتح کرتا ہے خیبر کے ساتھ ساتھ

مولا قبول کرلیں ہماری بھی نوکری
ہم بھی غلام آپ کے قنبر کے ساتھ ساتھ

بے کار ہے یہ دعویٰء ایماں عمل بغیر
فاسق کبھی رہا نہیں حیدرؑ کے ساتھ ساتھ

بازار میں ہے سر کھُلے زینبؑ کی سوگوار
غیرت اُتار پھینکی ہے چادر کے ساتھ ساتھ

اپنایئے اُصولِ حیاتِ ابوترابؑ
جانا ہے گر جو شیرِ دلاور کے ساتھ ساتھ

مرضی علیؑ کی مرضیٔ حق سے جُدا نہیں
چلنا پڑے گا مرضیٔ داور کے ساتھ ساتھ

جن کو وہ خود بُلائیں گے بس وہ ہی جائے گا
کوثر کی سمت ساقیٔ کوثر کے ساتھ ساتھ

میدانِ کارزار ہے اب تک کھُلا ہوا
اُٹھیے قدم بڑھایئے رہبر کے ساتھ ساتھ

جو بھی بقائے دیں لٹائے گا اپنی جاں
ہو جائے گا شمارِ بہتّر (۷۲) کے ساتھ ساتھ

فیّاضؔ کی تمنّا ہے مہدیؑ کا انقلاب
سب کچھ نثار آپؑ پہ اِس سر کے ساتھ ساتھ

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی کیلنڈر

important dates

محرم

یکم محرم۔آغاز سال ہجری۔ دعائے ذکریا قبول ہوئی

۲محرم۔امام حسینؑ کربلا پہنچے

۳۔۴محرم۔ذکر اصحاب حسینؑ

۵محرم۔ذکر عون ومحمدؑ۔فرعون غرق ہوا

۶محرم۔ذکر علی اکبرؑ

۷محرم۔ذکر حضرت قاسمؑ۔ بندش آب

۸محرم۔ذکر غازی عباسؑ

۹محرم۔ذکر معصوم اصغرؑ

۱۰محرم۔عاشورہ شہیدان کربلا ۶۱ ھ۔امام حسینؑ

۱۱محرم۔سفر اسیران کربلا

۱۲محرم۔سوئم شہدائے کربلا۔اسیر کوفے میں

۱۷محرم۔اصحاب فیل مقہور ہوئے

۲۵محرم۔شہادت امام زین العابدینؑ

۲۷محرم۔شہادت میثم تمارؓ

صفر المظفر

۱صفر۔داخلہ دربار شام

۷صفر۔ولادت امام موسیٰ الکاظمؑ

۹صفر۔جنگ نہروان فتح ہوئی

۱۳ صفر۔شہادت بی بی سکینہ بنت الحسینؑ

۱۷صفر۔شہادت امام رضاؑ

۲۰صفر۔چہلم شہیدان کربلا

۲۸صفر۔وفات رسول خداؐ اور شہادت امام حسنؑ

۲۹ صفر۔شہادت امام رضاؑ ہوئے

ربیع الاول

یکم ربیع الاول۔ہجرت رسولؐ از مکہ

۴ ربیع الاول۔خروج رسول اللہ از غار ثور ۔۔

۴ ربیع الاول۔وفات بی بی معصومہ قم سلام اللہ

۸ ربیع الاول۔شہادت امام حسن العسکریؑ

۹ ربیع الاول۔عید شجاع۔ اہلبیت نے سوگ بڑھایا

۱۷ ربیع الاول۔ولادت رسول خداؐ اور یوم ولادت امام جعفر صادقؑ

۱۸ ربیع الاول۔ولادت بی بی ام کلثوم بنت علیؑ

۲۶ ربیع الاول۔وفات حضرت ابوطالبؑ

ربیع الآخر

۱۰ ربیع الآخر۔ولادت امام حسن عسکریؑ

جمادی الاول

۵جمادی الاول۔ولادت بی بی زینبؑ ہوئے

۱۵جمادی الاول۔ولادت امام زین العابدینؑ ۳۸ ھ

جمادی الثانی

۳جمادی الثانی۔وفات بی بی فاطمہ زہراؑ

۱۰جمادی الثانی۔جنگ جمل فتح ہوئی

۱۳جمادی ثانی۔وفات مادر عباسؑ ہوئے

۲۰جمادی الثانی۔ولادت بی بی فاطمہ زہراؑ

۲۱جمادی الثانی۔شہادت بی بی زینبؑ ہوئے

۲۶ جمادی الثانی۔شہادت امام علی نقیؑ ہوئے

رجب

یکم رجب۔ولادت امام محمد الباقر علیہ السلام

۳ رجب۔شہادت امام علی نقیؑ

۵ رجب۔ولادت امام علی نقیؑ ہوئے

۷ رجب۔ولادت حضرت عباس علمدارؑ ہوئے

۹ رجب۔ولادت علی اصغرؑ

۱۰ رجب۔ولادت امام محمد تقیؑ

۱۳ رجب۔ولادت امیر المومنین درکعبہ

۱۵ رجب۔وفات بی بی زینبؑ ہوئے۔شہادت امام جعفر ہوئے۔شہادت امام علی نقیؑ ہوئے۔عمل ام داؤد۔نکاح سیدہ طاہرہ ہوئے

۲۲ رجب۔نیاز امام صادقؑ

۲۴ رجب۔خیبر فتح ہوا

۲۵ رجب۔شہادت امام موسیٰ الکاظمؑ

۲۷ رجب۔معراج النبیؐ یوم بعثت رسول اللہؐ

۲۸ رجب۔سفر امام حسینؑ از مدینہ منورہ

شعبان

یکم شعبان۔ولادت بی بی زینبؑ ہوئے

۳ شعبان۔ولادت امام حسینؑ ۴ ھ

۴شعبان۔ولادت حضرت عباس علمدارؑ

۵شعبان۔ولادت امام زین العابدینؑ ہوئے

۵ شعبان۔وفات بی بی فضہؑ

۷ شعبان۔ولادت حضرت قاسم ابن حسنؑ

۱۱ شعبان۔ولادت شہزادہ علی اکبرؑ

۱۴ شعبان۔شب برات

۱۵شعبان۔ولادت امام زمانہؑ

رمضان

یکم رمضان۔ولیعہدی امام رضاؑ۔صحیفہ ابراہیمؑ نازل ہوا

۶ رمضان۔حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل ہوئی

۵ رمضان۔امام رضاؑ کے نام کا سکہ جاری ہوا

۱۰ رمضان۔وفات بی بی خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ

۱۲ رمضان۔حضرت عیسیٰؑ پر انجیل نازل ہوئی

۱۳ رمضان۔یوم اخوت مدینہ میں کرائی گئی

۱۵ رمضان۔ولادت امام حسن المجتبیٰؑ ۳ ھ

۱۷ رمضان۔جنگ بدر فتح ہوئی

۱۸ رمضان۔لیلۃ القدر۔زبور نازل ہوئی

۱۹ رمضان۔یوم ضربت امام علیؑ۔لیلۃ القدر

۲۰ رمضان۔فتح مکہ۔علیؑ نے کعبے کے بت رسولؐ کے شانے پر سوار ہوکر توڑے

۲۱ رمضان۔شہادت امیر المومنین علیؑ ۴۰ ھ ۔حضرت عیسیٰؑ آسمان پر اٹھالئے گئے

۲۲ رمضان۔لیلۃ القدر

۲۳ رمضان۔نزول قرآن

۲۹ رمضان۔جنگ حنین فتح ہوئی

شوال

یکم شوال۔عید الفطر

۱۰ شوال۔ آغاز غیبت الکبریٰ امام زمانہؑ

۱۵شوال۔شہادت امام جعفر الصادقؑ (بعض ۲۵شوال)

۱۵شوال ۔شہادت امیر حمزہؑ

۱۷شوال۔جنگ احد فتح ہوئی

ذیقعدہ

یکم ذیقعدہ۔ولادت معصومہ قم سلام اللہ علیہا

۵ ذیقعدہ۔حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی بنیاد رکھی

۱۱ ذیقعدہ۔ولادت امام رضاؑ

۲۳ ذیقعدہ۔شہادت امام رضاؑ ہوئے

۲۵ ذیقعدہ۔عید دحول الارض۔کعبے کے نیچے زمین بچھائی گئی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے

۲۶ ذیقعدہ۔ظہور امام زمانہؑ

۲۹ ذیقعدہ۔شہادت امام محمد تقیؑ

ذوالحجہ

یکم ذوالحجہ۔عقد حضرت فاطمہؑ

۳ ذوالحجہ۔دعائے آدمؑ قبول ہوئی

۵ذوالحجہ۔وفات ابوذرؓ

۷ذوالحجہ۔شہادت امام باقرؑ

۸ذوالحجہ۔سفر امام حسینؑ از مکہ الی کربلا

۹ذوالحجہ۔شہادت حضرت مسلمؑ یوم عرفہ

۱۰ذوالحجہ۔عید الاضحیٰ

۱۵ذوالحجہ۔ولادت امام علی النقیؑ

۱۶ذوالحجہ۔شہادت بی بی زینبؑ ہوئے

۱۸ذوالحجہ۔عید غدیر

۱۱یا۲۲ذوالحجہ۔شہادت پسران مسلمؑ (ابراہیم،محمد)

۱۹ ذوالحجہ۔رخصتی بی بی فاطمہؑ

۲۴ ذوالحجہ۔عید مباہلہ اور یوم زکواۃ علیؑ

کوئی غلطی ہو تو مطلع کریں

reza_abbas@yahoo.com

طالب دعا۔سید رضا عباس

۲۲ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہید بہشتی اور شہید مصطفےٰ چمران کی برسی اور موجودہ حالات کے تناظر میں ۔ ۲۰۰۳ء ۔ فیاض مہدی

استغاثہ ہے سرِ دار کوئی ہو تو چلے — آتی ہی رہتی ہے کربل سے صدائے ہل من
قبلۂ حق پہ ہے یلغار کوئی ہو تو چلے — پر عجب درد ہے اِس بار کوئی ہو تو چلے

یہ صدا دیتے ہیں غیبت میں امامِ مہدیؑ — کربلا کوفہ و اسلام کی آزادی کو
ہیں کہاں میرے مددگار کوئی ہو تو چلے — کوئی سید، کوئی سردار، کوئی ہو تو چلے

باقر و عارف و عباس و بہشتی چمران — حفظِ اسلام نمازوں سے بھی زیادہ واجب
آج اُن جیسا فداکار کوئی ہو تو چلے — آج اُس دیں کا طلبگار کوئی ہو تو چلے

زندہ تُو کر گیا اسلام خمینیؒ واللہ — کوفی و شامی تماشائی تھے مظلوموں کے
گر بچانے ہیں یہ آثار کوئی ہو تو چلے — لے کر اب ہاتھ میں تلوار کوئی ہو تو چلے

مدتوں تک نہ سنبھل پایا تھا شیطاں جس سے — نامِ شبیرؑ لیا اور بنائی دنیا
کرنے اور ایسا ہی اک وار کوئی ہو تو چلے — اب اٹھانے کو یہ انبار کوئی ہو تو چلے

کتنے چہروں کے لئے آئینہ کردارِ امام — نہ ڈرو آتشیں ہتھیاروں سے قرآں کے بقول
ہیں کہاں صاحبِ کردار کوئی ہو تو چلے — آگ بن جائے گی گلزار کوئی ہو تو چلے

پیشِ خیمہ تھا فقط حملۂ افغان و عراق — تفرقہ کھا گیا امت کو فروعات تلے
چار سو آ گئے کفار کوئی ہو تو چلے — ہے کوئی اس کا سزاوار کوئی ہو تو چلے

سارے کفار و منافق ہیں مقابل جس میں — کلمہ پڑھنے کو تو مل جاتے ہیں اربوں مسلم
ہے یہی آخری اب WAR کوئی ہو تو چلے — جن کے لیڈر بھی ہیں مُردار کوئی ہو تو چلے

ہے ولایت یا ہلاکت کوئی رستہ چُن لو — عمر بھر سیدِ سجادؑ کو رونے والو!
کرنے سب شیعوں کو ہشیار کوئی ہو تو چلے — طوق و زنجیر ہیں تیار کوئی ہو تو چلے

jabir.abbas@yahoo.com

786

"مباہلہ"

عکسِ یقینِ آلِ عبا ہے مباہلہ
شک اور گماں کے دکھ کی دوا ہے مباہلہ
دنیا کو کیا بتائیں کہ کیا ہے مباہلہ
تسکینِ استجابِ دعا ہے مباہلہ
زیرِ کساء نہیں سرِ میداں ہیں پنجتن
آیات کا لباسِ وفا ہے مباہلہ
واقف وہی ہیں منزلتِ اہلبیت سے
جو جانتے ہیں حکمِ خدا ہے مباہلہ
نجرانیوں کو ناز جو روحانیت پہ تھا
جب تو بجائے جنگ ہوا ہے مباہلہ
رشتوں کی ہو رہی ہے وضاحت عمل کے ساتھ
اس واسطے نبی نے کیا ہے مباہلہ

قرباء کا اس طرح سے تعارف بھی ہو گیا
ہیں کون اہلِ بیت سے کہے گا مباہلہ
پُر نور صورتوں کی کرامت کو دیکھ کر
نجرانیوں نے ٹال دیا ہے مباہلہ
حق پر نہ ہوں تو نازِ عبادت بھی ہے فضول
حق ناشناسیوں کی سزا ہے مباہلہ
ہٹ کر تباہ کاریٔ جنگ و جدال سے
منشورِ امن و صلح و بقاء ہے مباہلہ
یکتا ہر ایک غزوہ و جنگ و جہاد ہے
لیکن مباہلہ بخدا ہے مباہلہ
اس فتح کو بھی فتحِ مبیں جانتے ہیں لوگ
اک جنگ بر محاذِ دعا ہے مباہلہ

WRITTEN BY
SHADAN DEHLAVI

(NAZAR COLLECTION FOR OUR CHILDREN FOR 24 ZILHAJ 1424 HIJRI)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

کعبہ میں یہ کیا تیری نظر ڈھونڈھ رہی ہے
کھولا تھا مشیعت نے جو در ڈھونڈھ رہی ہے

جبریلؑ بتاؤ تو ذرا آیۂ تطہیر
آنے کے لئے کون سا گھر ڈھونڈھ رہی ہے

کیا ہو گیا دنیا کو کہ ایمان کی منزل !
چھوڑی تھی کہاں اور کدھر ڈھونڈھ رہی ہے

لڑتے ہیں لعینوں سے دمِ عصر تشنہ دہن
یا تیغ علیؑ پھر کوئی پر ڈھونڈھ رہی ہے

آنسو مرے دیکھے جو فرشتوں نے تو بولے !
خود رحمتِ حق ایسے گہر ڈھونڈھ رہی ہے

یہ ساری فضا آج بھی مشتاق اذاں ہے !
ہر سو علی اکبرؑ کو سحر ڈھونڈھ رہی ہے

قاصد نے کہا فاطمہ صغراؑ کے پتہ پر
تصویر پیمبرؐ کو نظر ڈھونڈھ رہی ہے

یثرب کے مسافر تو گئے ملکِ عدم کو !
راہوں میں انھیں گردِ سفر ڈھونڈھ رہی ہے

ان چاند سے چہروں کو جو گزرے تھے ادھر سے
کوفہ کی ہر اک راہ گزر ڈھونڈھ رہی ہے

اس شام غریباں کے اندھیرے میں ہر اک سو
اک کوکھ جلی قبر پسر ڈھونڈھ رہی ہے

زنداں میں بھی مادر کے تصور میں ہے بے شیر
پہلو میں ادھر اور ادھر ، ڈھونڈھ رہی ہے

اک شاعر گمنام مجاہد کو سرِ بزم
کیوں اہلبیتؑ کی نظر ڈھونڈھ رہی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت خدیجۃ الکبریٰ

بے وجہ نہیں دہر میں یہ شانِ خدیجہؑ
اللہ و پیمبرؐ کو ہے عرفانِ خدیجہؑ

ہیں سارے مسلمانوں سے اسلام میں سابق
ایمان کی بنیاد ہے ایمانِ خدیجہؑ

گردن پہ مسلماں کی ہے اسلام کا احسان
اسلام کی گردن پہ ہے احسانِ خدیجہؑ

خالق کی نظر میں ہیں یہی منزلِ کوثر
اے صلِّ علیٰ وسعتِ دامانِ خدیجہؑ

خاموش ہو کوثر تو ہے قرآن کا سورہ
ہو جائے جو خالق تو ہے قرآنِ خدیجہؑ

رہتے تھے پیمبرؐ بھی خدیجہؑ کے مکان میں
اس رشتے سے جبریل تھے دربانِ خدیجہؑ

رضوان جو درزی ہے تو جبریل ہے دربان
افلاک پہ رہتے ہیں غلامانِ خدیجہؑ

جب یہ تھیں مسلماں تو سب لوگ تھے کافر
کس طرح مسلماں کو ہو عرفانِ خدیجہؑ

وہ سارے مسلمان جو ہیں منکرِ عمراں
صد شکر کہ ہیں وہ بھی مسلمانِ خدیجہؑ

اولاد کے ہاتھوں میں ہے جنت کی حکومت
دیکھے تو کوئی سرحدِ امکانِ خدیجہ

ایماں کا جو محور ہے وہ ہے نفسِ پیمبرؐ
عصمت کا جو پیکر ہے وہ ہے جانِ خدیجہؑ

ہے خانۂ احمدؐ میں جو سرچشمۂ کوثر
تاریخ میں ملتا ہے، بعنوانِ خدیجہؑ

ہیں پھول امامت کے تو عصمت کے ہیں غنچے
سرسبز نہ ہو کیسے گلستانِ خدیجہؑ

مانا کہ مسلماں نے بہت لوٹ کے کھایا
فردوس میں محفوظ ہے سامانِ خدیجہؑ

آتے تھے یہاں احمدؐ مرسل سحر و شام
دیکھو تو ذرا رفعتِ ایوانِ خدیجہؑ

ہے عشقِ پیمبرؐ تو روایات کو چھوڑو
دنیا کے لئے ہے یہی فرمانِ خدیجہؑ

مرنے پہ بھی ہوتا رہا کردار کا چرچا
یہ شانِ خدیجہ ہے فقط شانِ خدیجہؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محسنِ اسلام ۔ واولاد

حیف اس کو بھی سمجھنے لگی دنیا کافر
جس کے رشتوں میں نہیں کوئی بھی رشتہ کافر
جس کو بھی چاہے بنا دیتا ہے مُلّا کافر
سچ ہے کافر کو نظر آتی ہے دنیا کافر
نسل وہ جس میں نہ ہو باپ نہ دادا کافر
غیر ممکن ہے کہ ہو اس کا خلاصہ کافر
اب تو کافر بھی ہے اس دور میں اندھا کافر
کل ایمان نظر آتا ہے سراپا کافر
بت پرستوں کو مسلمان سمجھنے والے
خاک سمجھیں گے مسلمان ہے کیا کیا کافر
اک قیامت ہے کہ ہوں کفر کے پالے مسلم
اور زچہ خانہ ہو جس کے لئے کعبہ، کافر

فخر سے کہتے ہیں اپنے کو سوادِ اعظم
ان میں جو کفر کرے گا وہ ہے کالا کافر
کفر کی بحث نہ چھیڑو تو غنیمت ہے یہی
ورنہ بتلائیں گے ہم کون ہے کیسا کافر
جس کی اولاد ہوں اسلام میں چودہ معصوم
وہ بھی کافر ہو تو ہو جائیں گے چودہ کافر
کون جانے کہ پیمبرؐ کو ضرورت کیا تھی
عقدِ مسلم کا ہو پڑھنے لگے صیغہ کافر
جس کی گودی کا پلا بانیٔ اسلام بنے
وہ بھی کافر ہے تو ہے سارا زمانہ کافر
کل ایمان پسر ہوتا تو کیسے ہوتا
پالنے والا مقدر سے جو ہوتا کافر
اس کے پوتے ہیں زمانے میں حسینؑ اور حسنؑ
پوتے سردارِ جناں اور ہے دادا کافر؟
اک علیؑ نفسِ نبیؐ ایک علیؑ ہے سجاد
اس کا بیٹا کوئی کافر ہے نہ پوتا کافر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باقرؑ علم، خلفِ جعفرِ صادقؑ وارث
کب زمانے میں کوئی ہوتا ہے سچا کافر
اس کے اک لال کو کہتا ہے زمانہ کاظمؑ
وہ ہے موسیٰؑ تو نہیں ہوتا ہے موسیٰ کافر
اُس کے ایماں کی علامت ہے رضاؑ کا دربار
جہاں آجائے تو کرلیتا ہے سجدہ کافر
اس کے کردار کا اعلان سے تقوائے نقیؑ
اور نہیں ہوتا کوئی صاحبِ تقویٰ کافر
نفس ہے اُس کا نقیؑ اور سراپا ہے حسنؑ
کون اِس نسل کے مورث کو کہے گا کافر
اس کا فرزند جب آئے گا الٹ کر پردہ
پھر زمانے میں کوئی رہ نہ سکے گا کافر
سرِ دربار یہ اعلان کیا زینبؑ نے
ابوطالبؑ نہیں ۔ ہے آلِ امیہ کافر
اُس کا پوتا تھا علمدارِ شہِ دیں عباسؑ
پوتا ہو جس کا علمدار وہ کیسا کافر

اُس کے اکبرؑ کی اذاں آج تلک گونجتی ہے
کیا کوئی داعیِ توحید بھی ہوگا کافر
کلمہ پڑھنے سے مسلماں نہیں ہوتا کوئی
کرتے ہیں کتنے ہی اسلام کا دعویٰ کافر
ابوسفیان کے بارے میں زباں کھلتی نہیں
اس کو کچھ کہتے نہیں جو تھا سراپا کافر
لعبتِ ہاشم بالملک کی آواز سنو
قوم کا ذکر ہے کیا جب ہے خلیفہ کافر
طورِ مدحت پہ ہے مصروفِ مناجات کلیم
دل لرزتا ہے کہ ہوجائے نہ دنیا کافر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ سلمان رضا آف محمد آباد نے لکھوایا

دل اپنا عزا خانہء شبیرؑ بنا لے
تقدیر سنور جائے گی زہراؑ کی دعا لے

شبیرؑ سا مظلوم مجاہد نہیں دیکھا
چھ ماہ کے بچے کو مجاہد جو بنا لے

اسلام سقیفہ کے اندھیروں میں گھرا تھا
قربانیء شبیر نے بخشے ہیں اجالے

ہاتھوں سے خداداد شجاعت نہیں جاتی
بیڑی میں اگر پاؤں کوئی شیر بندھا لے

ماں کہتی تھی حلقوم پہ دم کر کے دعائیں
رن جیت کے آنا ہے میرے ہنسلیوں والے

آ جائے نہ فرمانِ اذا زلزلۃ الارض
سجدے سے زمیں رن کی ہیں شبیرؑ سنبھالے

اُف سیدِ سجادؑ میں وہ عزمِ سفر تھا
کوفے کی زمیں گن نہ سکی پاؤں کے چھالے

عباسؑ دلاور کا علم کھول رہا ہوں
سورج کو دو آواز کہ اب دھوپ اٹھا لے

حیدرؑ کی طرح رن میں الٹ دیں گے صفوں کو
دو شیر جو آغوش میں زینبؑ نے ہے پالے

اظہار یہاں کیا ہے فقط دھوپ ہے غم کی
چل روضہ ء شبیرؑ پہ جنت کی ہوا لے

--- اظہار جلالپوری ---

جشن ولا چلے کبھی دورِ عزاق چلے
یا رب تمام عمر یہی سلسلہ چلے

عباسؑ پر درود پڑھوائے حسینیو
جب محفلِ حسینؑ میں ذکرِ وفا چلے

پرچم اٹھا کے عزم کا زین العبا چلے
ایسا لگا جہاد پہ شیرِ خدا چلے

جب جب حسینؑ دوشِ مبارک پہ آ گئے
کچھ اور جھوم جھوم رسولِ خدا چلے

کمسن سہی یہ شیر کا بچہ بھی شیر ہے
اصغرؑ سے کیا غرور تیرا حرملہ چلے

مقتل لہو جہاد علم صبر تشنگی
اک دن میں کوئی اتنا بڑا راستہ چلے

ظالم کو ہے غرور گلے پر چلے چھری
مظلوم فکر میں ہے چھری پر گلا چلے

--- اظہار جلالپوری ---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ از علی جعفر جلالپوری

جھوٹوں کی گواہی مت مانو بدنام عدالت ہوتی ہے

حقدار کا حق جب چھنتا ہے اللہ کی لعنت ہوتی ہے

شہزادیٔ عصمت زہراؑ کی عظمت کو کوئی کیا سمجھے گا   جب ان کی کنیزہ فضہؑ کی ہر بات میں آیت ہوتی ہے

دنیا کو عطا سب کچھ کر کے مانگا نہ کبھی کچھ دنیا سے

آجاتی ہے ہر شیٔ جنت سے جب ان کو ضرورت ہوتی ہے

بس ایک علیؑ ہے عالم میں جس کو یہ شرف حق نے بخشا   کعبے میں ولادت ہوتی ہے مسجد میں شہادت ہوتی ہے

یہ آلِ نبیؐ کی الفت ہے ہر ایک کو کیسے مل جائے

ملتی ہے اسی کو بس جس کے نطفے میں طہارت ہوتی ہے

جب عقل بہت تھک جاتی ہے اور بات نہیں بن پاتی   جو تخت نشیں ہے ان کو بھی حیدرؑ کی ضرورت ہوتی ہے

بہلول نے بس دو درہم میں فردوس زبیدہ کو دے دی

شیدائے علیؑ کی نظروں میں جنت کی یہ قیمت ہوتی ہے

میں موت سے پہلے ڈرتا تھا اب موت کا کچھ بھی خوف نہیں   جب سے ہے سنا مرقد میں مولا کی زیارت ہوتی ہے

ہم خون بہاتے ہیں اپنا شبیرؑ کے ماتم میں لیکن

مر جائے کوئی یہ ناممکن زہراؑ کی ضمانت ہوتی ہے

قرآن اور آلِ احمدؐ کا آپس میں کچھ ایسا رشتہ ہے

سر تن سے جدا ہو جائے تو نیزے پہ تلاوت ہوتی ہے

(جلالپور کے شاعر علی جعفر جلالپوری کا یہ کلام سید نذر عباس نے بواسطہ سید سلمان رضا آف محمد آباد حاصل کیا تا کہ ہمارے بچے مستفید ہو سکیں ۔ ۵ جنوری ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقی ہے

پیاس کی ہمت ٹوٹ گئی اور پیاسا باقی ہے
اب بھی ہر اک آنکھ میں اُسکے نام کا دریا باقی ہے

چودہ ۱۴ صدیاں بیت گئیں اک دشت میں اُسکا خون بہا
کتنے شہر اُجاڑ ہوئے ہیں اور وہ صحرا باقی ہے

آج سقیفہ ہار گیا ہے ، دیکھ مباہلہ جیت گیا
سارے جھوٹے جھوٹ ہوئے ہیں اور وہ سچا باقی ہے

خنجر، تیر کمانیں، تلواریں، بھالیں سب ٹوٹ گئیں
اسلحے والے بے جان ہوئے ہیں اور نہتا باقی ہے

شمر سے ہر شامی نے پوچھا تم کیا کاٹ کے لائے ہو
چہرہ ، تلوار ، لہجہ بلکہ یہ تو سارا باقی ہے

ناز بھرے انداز سے شبیرؑ یزید سے کہتا ہے
اب کیا میرے پاس نہیں ہے ، اور تیرا کیا باقی ہے

باپ کے ہر اک دشمن سے شبیرؑ ابھی تک پوچھے ہے
آؤ ، دیکھو، سن لو، کس کے باپ کا نعرہ باقی ہے

ہر عاشور کی عصر کو یہ آواز حسینؑ کی آتی ہے
مر گئے بیعت مانگنے والے، اور میری لا باقی ہے

سارے بُش ، صدام ، یزید اور مُلا مان گئے
ٹوٹ گئی بارود کی طاقت اور معلی باقی ہے

کاش مدارس کی دنیا میں کوئی یہ تعلیم بھی دے
اُسکے صدقے جاؤ جسکے صدقے صدقہ باقی ہے

مکہ ، کوفہ ، شام، مدینہ، گھومو، پھرو، پھر دیکھو
اربوں عرب پڑے ہیں لیکن کس کا شجرہ باقی ہے

جس کی نسل کشی کی خاطر تم نے سینکڑوں جنگیں کی
آج بھی غیبت کے پردے میں اُس کا بیٹا باقی ہے

کتنے محسن کتنے نصرت تم نے روز شہید کئے
کون ڈرا ہے، کون رُکا ہے۔ سب کا جذبہ باقی ہے

میرے ہاں جو لفظ تھے، میں نے سب کاغذ پر اُنڈیل دیئے
شوکت اس عنوان سے اب بھی سب کچھ کہنا باقی ہے

مندرجہ بالا اشعار جناب شوکت رضا شوکت نے ایک مجلس میں پڑھے۔ اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔طالب دعا سید نزر عباس۔ ۲۴ اگست ۲۰۰۵ م۔د

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جشن چہاردہ معصومینؑ

zishan jawadi

جس کی نظروں میں جمالِ احمدؐ مختار ہے
اس کو حاصل عرش پر اللہ کا دیدار ہے

مظہرِ خالق کا مرقع احمدِ مختار ہے
مظہرِ خالق کا نمونہ حیدرِ کرار ہے

حیدرِ کرار ہے نقش جلالِ مصطفےٰ
فاطمہؑ عکس جمالِ احمدِ مختار ہے

صلح شبرؑ کاٹ دیتی کیوں نہ باطل کا گلا
جس کو کہتے ہیں قلم یہ صلح کی تلوار ہے

کربلا سے ملتا ہے فردوس کا یوں سلسلہ
جو یہاں بے سر ہے وہ فردوس کا سردار ہے

خطبۂ عابد سے گونجے کیوں نہ ایوانِ ستم
ذوالفقارِ حیدری کی یہ بھی اک جھنکار ہے

جس کو مالک نے بنایا باقرِ علمِ نبی
وہ سلامِ احمدِ مرسل کا بھی حقدار ہے

اس طرح صادق نے بانٹی دولت علم و کمال
یہ ہے جعفر اور دنیا مدح پر تیار ہے

ایسے موسیٰ کو ید بیضا کی حاجت کچھ نہیں
جس کے دم سے قید خانہ مطلع انوار ہے

ڈھونڈتا ہوں کس طرف ہے قبر مامون رشید
ہاں نگاہوں میں غریب طوس کا دربار ہے

اس طرح کھائی سیاست نے امامت سے شکست
بیٹی دینے کے لئے مامون بھی تیار ہے

رینگتی ہے خاک پر ہر حاکم ظالم کی فوج
آسماں پر بس نقی کا لشکر جرار ہے

قحط باراں ہے کہیں تاویل قرآں ہے کہیں
اس جہاں کو پھر امام عسکری درکار ہے

ابتدا سے انتہا تک ہے محمد کا جمال
راز ہستی بس اسی اک نام کی تکرار ہے

اہل عصمت ہوتے ہیں کس شان کے کردار ساز
اس کا شاہد زینبؑ و عباسؑ کا کردار ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شمعِ شبستانِ رسالتؐ

اُمّ المعصومین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا

اے شمعِ شبستانِ دلِ سرورِ کونینؐ
اے روشنیٔ انجمنِ سیّدِ ثقلینؐ!
اے مصدرِ انوارِ حریمِ رُخِ حسنینؑ!
اے مومنۂ ہستی و صدیقۂ دارین
تاریخ میں اتنا بڑا اعزاز کہاں ہے؟
خدیجہ کہ تُو خاتونِ قیامت کی بھی ماں ہے

اے قبلۂ اوّل کے لیے امن کی قندیل
اے مُصحفِ ناطق کے ہر اک لفظ کی تاویل
اے آیۂ قرآنِ مُبیں، سُورۂ انجیل
اے دینِ پیمبرؐ کے لیے نکتۂ تکمیل
بطحا کے شبستاں کے لیے پہلی کرن ہے
تُو سرورِ کونینؐ کے خوابوں کا چمن ہے

پھیلا ترے دم سے رُخِ ہستی پہ اُجالا
ظُلمات کو اک صُبحِ ابد رنگ میں ڈھالا
دُنیا سے تری سوچ کا انداز نرالا
بچّوں کی طرح گود میں اسلام کو پالا
اے شانِ خویلد تری توقیر بڑی ہے
مریم تری بیٹی کی کنیزوں میں کھڑی ہے

چمکا ہے کچھ ایسے مہ و اخترِ ترے گھر کا
جبریلِ امیں بھی ہے گداگر ترے گھر کا
فیضانِ نظر سب پہ برابر ترے گھر کا
مقروض ہے خود دینِ پیمبرؐ ترے گھر کا
مَیں سوچتا رہتا ہوں کہ تُو کون ہے کیا ہے؟
بی بی ترا داماد "نصیری" کا خدا ہے

اللہ رے تری عصمت و شوکت کا یہ گلزار
حُوریں ہیں نگہباں تو پیمبرؐ ہے نگہدار
شامل ہیں نقیبوں میں ترے طالبؑ و طیّار
بچّے ہیں کہ جنّت کے جوانوں کے ہیں سردار
تو مملکتِ دیں کے لیے آخری حد ہے
رشتے میں تُو کونین کے سادات کی جَد ہے

اِنسان ہے انسان شرافت کی بدولت
زندہ ہے شرافت بھی شریعت کی بدولت
قائم ہے شریعت بھی رسالت کی بدولت
پھیلی ہے رسالت تری دولت کی بدولت
کس درجہ اٹل رشتۂ ایمان ہے تیرا
توحید پہ کتنا بڑا احسان ہے تیرا

توحید کے دُنیا میں نگہبان بہت ہیں
اب دیں کی حفاظت کے بھی سامان بہت ہیں
احسان ترے سرمایۂ عمران بہت ہیں
تُو کیا تری اولاد کے احسان بہت ہیں
یہ کم تو نہیں جو تری بیٹی نے کیا ہے
دم توڑتے اسلام کو شبیرؑ دیا ہے

چہرے پہ وقارِ بشریّت کی تب و تاب
آنکھوں میں بدلتے ہوئے اُس دَور کا اک خواب
لہجے میں محمدؐ کی صداقت کے کُل آداب
دِل خواہشِ دُنیا کے کچلنے کو ہے بیتاب
ہاتھوں سے زمامِ دل و جاں چھُوٹ رہی ہے
ماتھے سے شرافت کی کرن پھُوٹ رہی ہے

قد ہے کہ اندھیروں میں دمکتا ہُوا مینار
ماتھا ہے کہ آئینۂ سرنامۂ اسرار
یہ شرم و شرافت کی نقابیں سرِ رُخسار
پلکوں پہ حیا جان چھڑکتی ہُوئی سو بار
مٹھی میں رواں نبضِ دلِ ارض و سما ہے
ہونٹوں پہ رسالت کے پنپنے کی دُعا ہے

پایندہ ترے دم سے نبوّت کا حشم ہے
تُو محسنۂ زندگیٔ شاہِ اُمم ہے
محفوظ جہاں تیرا ہر اک نقشِ قدم ہے
مجھ کو اُسی شعبِ ابی طالبؑ کی قسم ہے
تُو شمعِ رسالت کا وہ فانوس بنی ہے
اب تک تری چادر سرِ انساں پہ تنی ہے

سرمایۂ انفاسِ پیمبرؐ ترا کردار
زہراؑ کی طبیعت سے بھی نازک تری گفتار
اربابِ جہالت کو کچلتی ہُوئی رفتار
اے دینِ مکمّل کے لیے دولتِ بیدار
اسلام کی عظمت تری مرہُون رہے گی
تا حشر نبوّت تری ممنون رہے گی

جس دَور میں تو صاحبۂ دولت و زر تھی
تیرے زر و دینار پہ دُنیا کی نظر تھی
حیرت ہے کہ اُس وقت بھی تُو اہلِ نظر تھی
تجھ کو کسی اُجڑے ہُوئے گھر کی بھی خبر تھی
یہ کام تو مشکل تھا مگر کرکے دکھایا
اک دُرِّ یتیمی کو سرِ تاج سجایا

ہاں نُصرتِ نبوّت میں چراغاں کیا تُو نے
ایمان کو اک صُبحِ درخشاں کیا تُو نے
اسلام کے ہر درد کا درماں کیا تُو نے
جو کچھ تھا ترے گھر میں وہ قرباں کیا تُو نے
گر حکمِ شہنشاہِ دو عالم نہ سمجھتا!
مَیں تجھ کو محمدؐ سے کبھی کم نہ سمجھتا

ایماں کو مُصیبت سے بچاتی رہی تُو بھی
اسلام کو دامن میں چھُپاتی رہی تُو بھی
باطل کے خد و خال مٹاتی رہی تُو بھی
آندھی میں چراغ اپنا جلاتی رہی تُو بھی
جب تک یہ زمانہ یونہی پرواز کرے گا
اسلام ترے نام پہ سو ناز کرے گا

سُلطانۂ ایوانِ وفا بنتِ عرب تُو
دُنیا کے لیے مرکزِ عرفانِ ادب تُو
معراج کی شب کچھ بھی سہی محورِ شب تُو
مصحف کے معارف میں ہے آیاتِ رجب تُو
ہر دَور میں تُو زیبِ دو ختمِ رُسل ہے
زہراؑ ہے ترا جزو تو تُو جزو کا کُل ہے

رُتبے میں کہاں کوئی ہُوا تیرے برابر؟
کیونکر کوئی کہلائے گا آخر ترا ہمسر
حیدرؑ ترا داماد محمدؐ ترا شوہر
حسنینؑ نواسے ہیں تو زہراؑ تری دُختر
دوزخ ترے دُشمن کے لیے گرم ہُوا ہے
جنّت تری نعلین اُٹھانے کا صلا ہے

پُوچھا تری تاریخ کے ہر دَور سے ہم نے
یہ بھید بھی پایا نہ کسی اور سے ہم نے
دیکھی نہیں مائیں کبھی اس طور سے ہم نے
دیکھے جو ترے لختِ جگر غور سے ہم نے
ہر مرد جری عکسِ اَب و جد نظر آیا
"ہر فرد ترے گھر کا محمدؐ نظر آیا"

گر تیری اجازت ہو تو اک عرض ہے سرکار
بیٹی تری جھٹلائی گئی کیوں سرِ دربار؟
کیوں لاشِ حسنؑ پر ہُوئی تیروں کی وہ بوچھار
زینبؑ کی ردا چھن گئی، وہ بھی سرِ بازار؟
کیوں تیرے گھرانے پہ ستم اتنا ہُوا ہے
کیا تیری خدمت کا یہی اجر بلا ہے؟

تاراج ہُوا تیری اُمیدوں کا چمن کیوں؟
پامال ہُوئے ریت پہ معصوم بدن کیوں؟
شبیرؑ کی میت رہی بے گور و کفن کیوں؟
زینبؑ پسِ ہر دن ہُوئی مجروحِ رسن کیوں؟
معصومۂ سکینہؑ کو کفن کیوں نہ ملا تھا؟
کیا یہ بھی فقط تیری مشقت کا صلا تھا؟

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ عید مباہلہ

از جناب سید فیاض مھدی صاحب ۔ کینیڈا

اترا قصیدہ مطلع انوار کے ساتھ ساتھ
نکلے رسول ﷺ صادقہ دختر کے ساتھ ساتھ

حسنینؑ کے اور اپنے برادر کے ساتھ ساتھ
یعنی علیؑ ء صادق و صفدر کے ساتھ ساتھ

کیسے مباہلے میں وہ جاتے تمام عمر
گھِستے رہے تھے سر کو جو پتھر کے ساتھ ساتھ

سجدوں نے بت پرستی کے یہ حال کر دیا
پھوٹا ہے ان کا ماتھا مقدر کے ساتھ ساتھ

دیکھو جمل میں کون مقابل علیؑ کے ہے
ناراض کبریاء ہوا شوہر کے ساتھ ساتھ

سچے یہی ہیں سارے زمانے کے دیکھ لو
جو جا رہے ہیں آج پیمبر ﷺ کے ساتھ ساتھ

جلتا ہے جو علیؑ سے وہ مرنے کے بعد بھی
جلتا رہے گا مرحب و عنتر کے ساتھ ساتھ

زھراؑ کے گھر کا جیسا کوئی در نہیں دیکھا
جس پر ملک بھی آتا ہے اختر کے ساتھ ساتھ

گھر والوں کو بھلا کے جو گھوما کئے گرد ء بیت
چکرا گئے طواف کے چکر کے ساتھ ساتھ

جب بھاگنا ہے آپ کو ہر جنگ سے حضور
کس نے کہا کہ آیئے لشکر کے ساتھ ساتھ

شمشیر زن بہت ہیں علیؑ سا کوئی نہیں
دل بھی جو فتح کرتا ہے خیبر کے ساتھ ساتھ

کیسے بھلا دیں حج کی یہ چوبیس ۲۴ اٹھارہ ۱۸
میداں بھی یاد رہتا ہے منبر کے ساتھ ساتھ

مولا قبول کر لیں ہماری بھی نوکری
ہم بھی غلام آپکے قنبر کے ساتھ ساتھ

سچی زباں ہے تو کہو یا علیؑ مدد
جانا ہے گر جو شیرء داور کے ساتھ ساتھ

بیکار ہے یہ دعوئ ایماں عمل بغیر
فاسق کبھی رہا نہیں حیدرؑ کے ساتھ ساتھ

ممکن نہیں وہ جا سکے حتی کہ خواب میں
کوثر کی سمت ساقیء کوثر کے ساتھ ساتھ

بازا رمیں ہے سر کھلے زینبؑ کی سوگوار
غیرت اتار پھینکی ہے چادر کے ساتھ ساتھ

حیدرؑ کی رضا مرضیء حق سے جدا نہیں
چلنا پڑے گا مرضیء داور کے ساتھ ساتھ

میدان ء کارزار ہے اب تک کھلا ہوا
اٹھیئے قدم بڑھایئے رہبر کے ساتھ ساتھ

جو بھی بقائے دیں میں لٹائے گا اپنی جاں
ہو جائے گا شمار بہتر ۷۲ کے ساتھ ساتھ

فیاض کی تمنا ہے مھدیؑ کا انقلاب
جاں بھی نثار آپ پہ اس سر کے ساتھ ساتھ

طالب دعاء ۔ سید مظفر عباس ۲۱ مارچ ۲۰۰۱

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

"مُباہلہ"

BY SHADAN DEHLAVI

عکسِ یقینِ آلِ عبا ہے مباہلہ
شک اور گماں کے دکھ کی دوا ہے مباہلہ

دنیا کو کیا بتائیں کہ کیا ہے مباہلہ
تسکینِ استجابِ دُعا ہے مباہلہ

زیرِ کساء نہیں سرِ میداں ہیں پنجتن
آیات کا لباسِ وفا ہے مباہلہ

واقف وہی ہیں منزلتِ اہلبیت سے
جو جانتے ہیں حکمِ خدا ہے مباہلہ

نجرانیوں کو ناز جو روحانیت پہ تھا
جب تو بجائے جنگ ہوا ہے مباہلہ

رشتوں کی ہو رہی ہے وضاحت عمل کے ساتھ
اس واسطے نبی نے کیا ہے مباہلہ

قرباء کا اس طرح سے تعارف بھی ہو گیا
ہیں کون اہلِ بیت کہے گا مباہلہ

پُر نور صورتوں کی کرامت کو دیکھ کر
نجرانیوں نے ٹال دیا ہے مباہلہ

حق پر نہ ہوں تو نازِ عبادت بھی ہے فضول
حق ناشناسیوں کی سزا ہے مباہلہ

ہٹ کر تباہ کاریٔ جنگ و جدال سے
منشورِ امن و صلح و بقاء ہے مباہلہ

یکتا ہر ایک غزوہ و جنگ و جہاد ہے
لیکن مباہلہ بخدا ہے مباہلہ

اس فتح کو بھی فتحِ مبیں جانتے ہیں لوگ
اک جنگ بر محاذِ دُعا ہے مباہلہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصیدہ بشان جناب ابو طالبؑ اور ان کی نسل

حیف اس کو بھی سمجھنے لگی دنیا کافر　　جس کے رشتوں میں نہیں کوئی بھی رشتہ کافر

جس کو بھی چاہے بنا دیتا ہے ملا کافر　　سچ ہے کافر کو نظر آتی ہے دنیا کافر

نسل وہ جس میں نہ ہو باپ نہ دادا کافر　　غیر ممکن ہے کہ ہو اس کا خلاصہ کافر

اب تو کافر بھی ہے اس دور میں اندھا کافر　　کل ءایماں نظر آتا ہے سراپا کافر

بت پرستوں کو مسلمان سمجھنے والے　　خاک سمجھیں گے مسلمان ہیں کیا کیا کافر

فخر سے کہتے ہیں اپنے کو سوادء اعظم　　ان میں جو کفر کرے گا وہ ہے کالا کافر

کفر کی بحث نہ چھیڑو تو غنیمت ہے یہی　　ورنہ بتلائیں گے ہم کون ہے کیسا کافر

جسکی اولاد میں ہوں اسلام میں ۱۴ معصوم　　وہ بھی کافر ہیں تو ہو جائیں گے ۱۴ کافر

کون جانے کہ پیمبرؐ کو ضرورت کیا تھی　　عقد مسلم کا ہو پڑھنے لگے صیغہ کافر

جس کی گودی کا پسر بانیء اسلام بنے

وہ بھی کافر ہے تو ہے سارا زمانہ کافر

کل ایمان پسر ہوتا تو کیسے ہوتا　　پالنے والا مقدر سے جو ہوتا کافر

اس کے پوتے ہیں زمانے میں حسینؑ و حسنؑ　　پوتے سردار جناں اور ہو دادا کافر

ایک علیؑ نفس نبیؐ　ایک　علیؑ ہے سجادؑ　　اس کا　بیٹا کوئی کافر ہے نہ پوتا کافر

باقرؑ علم خلف__ جعفر صادقؑ وارث　　کب زمانے میں کوئی ہوتا ہے سچا کافر

اس کے ایک لال کو کہتا ہے زمانہ کاظمؑ　　وہ ہے موسیٰؑ تو نہیں ہوتا ہے موسیٰؑ کافر

اس کے ایماں کی علامت ہے رضاؑ کا دربار　　جہاں آجائے تو کر لیتا ہے سجدہ کافر

اس کے کردار کا اعلان ہے تقویء تقیؑ　　اور نہیں ہوتا کوئی صاحب تقوی کافر

نفس ہے اس کا نقیؑ اور سراپا ہے حسنؑ　　کون اس نسل کے مورث کو کہے گا کافر

اس کا فرزند جب آئے گا الٹ کر پردہ

پھر زمانے میں کوئی رہ نہ سکے گا کافر

سر دربار یہ اعلان کیا زینبؑ نے　　ابو طالبؑ نہیں، ہے آل امیہ کافر

اس کا پوتا تھا علمدار ء شہ دیں عباسؑ　　پوتا ہو جس کا علمدار وہ کیسا کافر

اس کے اکبرؑ کی اذاں آج تلک گونجتی ہے　　کیا کوئی داعیء توحید بھی ہوگا کافر

کلمہ پڑھنے سے مسلماں نہیں ہوتا کوئی　　کرتے ہیں کتنے ہی اسلام کا دعوی کافر

ابو سفیان کے بارے میں زبان کھلتی نہیں　　اس کو کچھ کہتے نہیں جو تھا سراپا کافر

لعبتہ الھاشم بالملک کی آواز سنو　　کون ہے کافر جب ہے خلیفہ کافر

طور مدحت پہ ہے مصروف مناجات کلیم

دل لرزتا ہے کہ ہو جائے نہ دنیا کافر

____جناب جوادی صاحب کلیم نے یہ قصیدہ دارالسلام میں امام حسنؑ کی ولادت پر پڑھا____

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

قطعات محسنؔ نقوی

چھٹے گی کذب کی گردِ کہن آہستہ آہستہ!
مٹے گی فکرِ انساں کی تھکن آہستہ آہستہ
ابھی تاریخ کو بچپن کی سرحد سے گزرنے دو
کھلیں گے اس پہ اوصافِ حسنؑ آہستہ آہستہ

حسنؑ مولا، حوادث جب بہ اندازِ دگر آئے
تری بخشش کے ساماں آنکھ سے دل میں اتر آئے
تلاشِ رزق کی خاطر جو سوئے آسماں دیکھا
ستارے تیرے دسترخوان کے ٹکڑے نظر آئے

میزانِ عدل میں ہیں برابر کے دو امام
اک سرخرو چمن ہے مقدس چمن کے بعد
لوحِ جبینِ عظمتِ آدم پہ حشر تک
نامِ حسینؑ ثبت ہے لیکن حسنؑ کے بعد

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاش حدودِ چمن کی ہے:
اس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دنیا کو پھر سے امن ضرورت حسنؑ کی ہے

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ ازلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

حسنِ حق، واقفِ اسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

ہو ختم پر جس کا اعلانِ امیر المومنین ہونا
اسے جچتا ہے سلطانِ فلک، فخرِ زمیں ہونا
بشر تو کیا فرشتے دل ہی دل میں کہہ اٹھے محسنؔ
علیؑ کو زیب دیتا ہے نبیؐ کا جانشیں ہونا

مزاجِ گل سے شاخِ گل پہ دیکھو مقامِ خوشبو صبا سے پوچھو
علیؑ کا رتبہ گھٹانے والو، علیؑ کا رتبہ خدا سے پوچھو
لحد میں منکر نکیر پوچھیں گے کچھ تو یہ کہہ کے ٹال دوں گا!
سوال مشکل ہے اے فرشتو، جواب مشکل کشا سے پوچھو

شجاعت کا صدف، مینارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا، بےکسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؑ کہتے ہیں!

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی،
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

تاجدارِ قلب و جاں، پیکرِ سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ رفعتِ ارض و سما عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴ معصومین۔ رباعیات

از پیام اعظمی

---سرکار رسالتؐ---

زمین جاگ اٹھی شام انجمن مہک گیا
وہ گل کھلا کہ زندگی کا پیرہن مہک گیا
وہ روم ہے وہ روس ہے وہ چین ہے یہ ہند ہے
عرب کے ایک پھول سے چمن چمن مہک گیا

---مولائے کائنات---

امانت دار آیا تو علی کہنا ہی پڑتا ہے
کریں کیا رب اکبر کا ولی کہنا ہی پڑتا ہے
لبوں پر آ ہی جاتا ہے پیام اے حضرت ناسح
جو لگ جاتی ہے ٹھوکر یا علی کہنا ہی پڑتا ہے

---معصومہء عالمؑ---

خوان جنت کا گلشن جنت سے لاتا ہے کوئی
لوریاں شبرؑ و شبیرؑ کو سناتا ہے کوئی
سب فرشتے خانہ ء زہراؑ کے ہیں خدمت گزار
کپڑے سیتا ہے کوئی جھولا جھلاتا ہے کوئی

---امام حسنؑ---

لشکروں پر ایک پیاسے کی چڑھائی دیکھیے
کفر سے اسلام کی زور آزمائی دیکھیے
کھنچی تھی رن میں تڑپ کر حضرت قاسمؑ کی تیغ
صلح دیکھی تھی حسن کی اب لڑائی دیکھیے

---امام حسینؑ---

تمام جن و بشر شاہِ مشرقین سے ہیں
نظام کون و مکاں فاطمہؑ کے چین سے ہیں
نبیؐ سے ہے یہ زمانہ مگر مسلمانو
رہے یہ پیش نظر خود نبیؐ حسینؑ سے ہے

---سید سجادؑ---

کس طرح سے چلتا ہے سفینہ سیکھو
اولادِ نبیؐ سے یہ قرینہ سیکھو
لو حضرت شبیرؑ سے مرنے کا سبق
اور سید سجادؑ سے جینا سیکھو

---امام باقرؑ---

چادرِ زینبؑ و کلثومؑ ہے بستر تیرا
اشکِ سجادؑ سے دھلتا رہا پیکر تیرا
تیرا بابا بھی امام اور تیرا دادا بھی امام
اس فضیلت میں نہیں ہے کوئی ہمسر تیرا

---صادق آل محمدؐ---

صادق کی ساری بات پیمبرؐ کی بات ہے
قول رسولؐ خالق اکبر کی بات ہے
پھرتے ہو کیوں قیاس کی گلیوں میں دوستو
اس گھر پہ جا کے پوچھ لو جس گھر کی بات ہے

---امام موسیٰ الکاظمؑ---

خدا کے دین کے رہبر ہیں موسیٰ کاظمؑ
سکون و ضبط کے پیکر ہیں موسیٰ کاظمؑ
لٹا کے اپنا اجالا جو رہ کے زنداں میں
وہ آفتاب منور ہیں موسیٰ کاظمؑ

---امام رضاؑ---

نور و نار کو آپس میں ملانے والے
ہیں عجب چیز زمانے میں زمانے والے
حق و باطل میں نہیں ہوتی ہے رشتے داری
بھول جاتے ہیں یہ دامار بنانے والے

---امام محمد تقیؑ جواد---

قدموں پہ درندوں نے کئے ہیں سجدے
اللہ کی یہ کتنی حسیں آیت ہیں
ہے نام محمدؐ تو لقب ان کا جواد
قرآن امامت کی نویں آیت ہیں

---امام علیؑ نقی---

پہچانتے ہیں اوج مقام علیؑ نقی
ہوتے ہیں دل کے صاف غلام علی نقی
پیغمبرؐ خدا کے خدا کی زمین پر
ہیں دسویں جانشین امام علی نقیؑ

---امام عسکریؑ---

گیارہویں رہنما ہیں حسنؑ عسکری
حجتِ کبریا ہیں حسنؑ عسکری
تاج اور تخت کی کیا ضرورت انہیں
وارثِ مصطفیٰؐ ہیں حسنؑ عسکری

---امام ولی عصرؑ---

اس آسرے پہ دل بے قرار زندہ ہے
کوئی تو اشکوں کا امیدوار زندہ ہے
غم حسینؑ کو بدعت ذرا سنبھل کے کہو
ابھی حسینؑ کا ایک سوگوار زندہ ہے

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے
بشکریہ سلمان رضا آف اعظم گڑھ جمع کی
طالب دعا۔ سید نزر عباس۔ ۲۱ نومبر ۲۰۰۳

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آنسو

جب دکھاتے ہیں غمِ شہ میں روانی آنسو
قصرِ فردوس کے بن جاتے ہیں بانی آنسو
ہم سے مالک مرے اشکوں کا تسلسل نہ رکے
پاک غریبوں کی محبت کی نشانی آنسو

قطعہ

گونجتی ہے یوں اذانوں کی صدا چاروں طرف
ہوتا ہے ذکرِ علیؑ و مصطفیٰؐ چاروں طرف
یہ مدینہ وہ نجف یہ کربلا وہ کاظمین
ہم کو آتی ہے نظر شانِ خدا چاروں طرف

کعبہ

جسے عروجِ ملائک کی انتہا کہئے
اسے کمالِ پیمبرؐ کی ابتدا کہئے
پتہ اس کے پیچ پاک صفت بہت انبیاء کرام
اسے بھی نہیں سر دار انبیاء سمجھے

قطعہ

قدم قدم پہ ہے اک تازہ کربلا اب تک
اسی لئے تو ستمگر نہ مٹ سکا اب تک
تمام مزار ہیں سب کل کے نہیں ابھرا اب تک
مگر یزید کا لاشہ

جنابِ زینبؑ

کون آسان مشکل اپنی دشواری کے بعد
بیمار روح کو مل جائے بیماری کے بعد
اس طرح چونکا دیا زینبؑ نے اپنے خطبہ سے
عقل سو سکتی نہیں ہے دل کی بیداری کے بعد

قطعہ

ہر ایک گھر میں ہے مظلومؑ کی عزا اب تک
پیام حق کا زندہ ہے کربلا اب تک
قدم قدم پہ سبیلِ حسینؑ ہے قاسم
مگر یزید کو پانی نہ مل سکا اب تک

آلِ رسولؐ

نبیؐ کے گھر کی خبر نہیں ہے
رجب کا کوئی ثمر نہیں ہے
کلیم جائے کہاں یہ ایماں
کہ اس مسلماں کا رخ جدھر ہے

قطعہ

دعائے سجادؑ باصفا پر اگر کسی کی نظر نہیں ہے
تو اس سے بڑھ کے زمانے بھر میں کوئی بشر باخبر نہیں ہے
یہ زندگی کا کوئی طریقہ نہ بندگی کا کوئی سلیقہ
یہی سبب ہے کہ ہر زباں پر دعا ہے لیکن اثر نہیں ہے

امام سجادؑ

جب کبھی ویرانیٔ دنیا سے گھبراتا ہے دل
ذکرِ سجادؑ حزیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
امامِ سجادؑ آتا ہے جب بھی مرے لب پر کلیم
ایسا لگتا ہے کہ سجدہ میں جھکا جاتا ہے دل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

امام سجادؑ

جب بھی ویرانیٔ زنداں سے گھبراتا ہے دل
ذکرِ سجادِ حزیں سے کچھ سکوں پاتا ہے دل
نامِ سجادؑ آتا ہے جب بھی مرے لب پر سلیم
ایسا لگتا ہے کہ سجدے میں جھکا جاتا ہے دل

حضرت عباسؑ

ہر سمت اگر اک مجمع ہے عباسؑ ترے دیوانوں کا
دراصل ہے یہ بھی ایک اثر دنیا پہ ترے احسانوں کا
دنیا کے تلاطم میں جب بھی آیا ہے زباں پر نام ترا
چکرایا ہے سر گردابوں کا جی چھوٹ گیا طوفانوں کا

آ گیا جب شوقِ دیدارِ خدا چاروں طرف
ہم نے دیکھا جلوۂ مشکل کشا چاروں طرف

قطعہ

چھوڑ کر مولودِ کعبہ کو جو کرتا ہے طواف
کون جانے ڈھونڈتا ہے شیخ کیا چاروں طرف

امام عصرؑ

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا
جب بھی وعدہ جانِ زہراؑ کا وفا ہو جائے گا
لوٹ کے بس لے چلے ہیں جانبِ کعبہ سلیم
دل یہ کہتا ہے کہ دیدارِ خدا ہو جائے گا

لیتے رہیں گے شہ لافتیٰ کا نام
ہے نامِ مرتضیٰ بھی جب خدا میں خدا کا نام

قطعہ

لولا علی ہے جب سے زباں پر ہر ایک کی
مشکل میں سب ہی لیتے ہیں مشکل کشا کا نام

قطعہ

دیکھتے ہیں تو نظر آتے ہیں پانی آنسو
پھر بھی کہہ دیتے ہیں مفلس کی کہانی آنسو
اک ذرا آہ کا بیکس کی سہارا مل جائے
دیکھو دکھلاتے ہیں کیا شعلہ بیانی آنسو

جنابِ زینبؑ

علیؑ کی بیٹی ہے جو تخت سے سرِ دربار
کربلا کی ہے حکومت سے بر سرِ پیکار
لگائی ظلم کو مظلومیت نے وہ ٹھوکر
یزید کرنے لگا اپنے جرم کا اقرار

رضاؑ کے در سے مل جائے جسے پروانہ ایماں کا
یقیناً مستحق ہو جاتا ہے گلزارِ رضواں کا

امامِ رضاؑ

مقدر پر کیا ہے ناز تیرا زائرِ مشہد
کہ غربت میں بھی ہے مہماں تو شاہِ خراساں کا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

احساس ضعف کر سکتے نہیں ہیں کبھی سے ہم
زمزم نکال لیتے ہیں اپنی زمیں سے ہم

اسیرانِ کربلا

ہم صورت خدا کی جو زنداں میں آ گئے
دروازے کھینچتے ہیں روح الا میں سے ہم

منفرد عباسؑ اور زینبؑ کا کردار ہے
ایک ہی گفتار ہے اور ایک ہی رفتار ہے

حضرت عباسؑ و زینبؑ

اک سپاہی ہے بلا تکرار جنگ کربلا
اک کا خطبہ شام میں خود مستقل تلوار ہے

قطعہ

یوں دل کو ہے ولائے شہ لا فتیٰ پسند
جیسے مریض غم کو ہو خاک شفا پسند
خاک نجف اڑا کے جو لے آئے صبح و شام
ہم بوترابیوں کو ہے بس وہ ہوا پسند

حسینؑ نے کوئی حرف ناروا سنا سکا
سکوت ہی تیرا ہو تو پھر سر اٹھا سکا
جھکا

قطعہ

جو نورِ رسولؐ پہ قربان رہے حسینؑ کا عشق
جو ہو سکا تو جھک کے اس کو تو سجدہ وقفِ تیغ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدحِ آلِ محمدؐ

طالبِ زر کو زر و لعل و گہر دیتے ہیں
جیب و دامنِ گلِ امید سے بھر دیتے ہیں
آلِ اطہرؑ کا تو اے نوری یہی ہے دستور
اُدھر اللہ سے لیتے ہیں اِدھر دیتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

باطل اگر ہے آپ کو مرغوب جایئے
بن کر جہاں سے بندۂ معتوب جایئے
مت بیٹھیے سفینۂ آلِ رسولؐ میں
ہے ڈوبنے کا شوق تو پھر ڈوب جایئے

--افسر عباس--

محمدؐ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

جو کام آئے ہر اک منزل پہ وہ سوغات ملتی ہے
بلا چون و چرا شام و سحر دن رات ملتی ہے
درِ آلِ محمدؐ سے بصد لطف و کرم افسر
زمانے کو شعورِ خیر کی خیرات ملتی ہے

--افسر عباس--

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطمِ میدانِ حشر سے
آلِ رسولِ حقؐ کے سفینے میں بیٹھ جا

--افسر عباس--

انہی کے زیرِ نگیں ہر دیار لگتا ہے
وہ ان کا عہد ہے جو استوار لگتا ہے
بچائیں گے تجھے طوفاں سے اہلِ بیتِ رسولؐ
انہی کا ہے وہ سفینہ جو پار لگتا ہے

--افسر عباس--

نجس اذہان کی کچھ ہمت افزائی نہیں ہوتی
برائے منکرِ حق بزم آرائی نہیں ہوتی
درِ آلِ محمدؐ پر جلی حرفوں میں لکھا ہے
یہاں ناپاک ذہنوں کی رسائی نہیں ہوتی

--افسر عباس--

حق شناسانِ درِ خاصہِ باری نکلے
اپنے احوال پہ کرتے ہوئے زاری نکلے
جن کو سب لوگ سمجھتے تھے فرشتے افسر
وہ درِ آلِ محمدؐ کے بھکاری نکلے

--افسر عباس--

jabir.abbas@yahoo.com

مت جھوٹے رہبروں کا قبیلہ بنائیے
اک مرکزِ صفاتِ جمیلہ بنائیے
دربارِ کبریا میں رسائی کا گر ہے شوق
آلِ نبیؐ کو اپنا وسیلہ بنائیے
--افسر عباس--

آدمی کے پاس چاندی ہو نہ سونا چاہیے
اور نہ سونے کیلیے اس کو بچھونا چاہیے
زندگی کے مرحلے میں ساتھ ہو کچھ یا نہ ہو
ہاتھ میں دامانِ اہلِ بیت ہونا چاہیے
--افسر عباس--

جو ساتھ دے پیہم وہ خزینہ نہ ملے گا
لطف و کرم شاہِ مدینہ نہ ملے گا
کشتی سے نہ کر آلِ محمدؐ کی کنارہ
پھر تجھ کو کوئی ایسا سفینہ نہ ملے گا
--افسر عباس--

سر جھکائے درِ آل پر آئیے
نعمتِ خلدِ معبود سے پائیے
اور منظور گر یہ نہیں ہے تو پھر
آپ دوزخ میں تشریف لے جائیے

--افسر عباس--

نعمت ہو جس میں کوئی یہ وہ مائدہ نہیں
اس میں کوئی اصول نہیں قاعدہ نہیں
بے حُبِ اہلبیت جہاں میں تمام عمر
پڑھتے رہو نماز کوئی فائدہ نہیں
--افسر عباس--

کبھی یثرب تو کبھی کرب و بلا پہنچا ہوں
اور کبھی نزدِ درِ عقدہ کشا پہنچا ہوں
الفتِ آل کے جادے پہ چلا ہوں جب بھی
دم زدن میں درِ فردوس پہ جا پہنچا ہوں
--افسر عباس--

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لیے جمع کی --طالب دعا-سید نذر عباس--۱۲ جون ۲۰۰۲ دبئی)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیاں جو انٹرنیٹ کی آڈیو سائٹ سے لکھیں

وہ کرنے لگے جب رسن و دار کی باتیں
میں کرنے لگا میثمِ تمار کی باتیں
ہو جائے گی پہچان منافق کی تمہیں بھی
ہنس ہنس کے کرو حیدرؑ کرار کی باتیں

کسی نے کچھ بھی مانا ہو مجھے اس سے غرض کیا ہے
محمدؐ کا علیؑ کو میں نے تنہا جانشیں مانا
کسی کو یا کسی کو یا کسی کو آج تک میں نے
قسم لے لو نہیں مانا نہیں مانا نہیں مانا

------

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا

محمدؐ جب بھی اپنے محسنوں کا ذکر کرتے ہیں ۔۔۔ نساء میں سب سے پہلے، ان ہی کا نام لیتے ہیں
نبیؐ شوہر، ولیؑ داماد ، دختر فاطمہ زہراؑ ۔۔۔ خدیجہؑ تم کہو، ہم تو اسے اسلام کہتے ہیں

میں تطہیر خدیجہؑ کے لئے اور کہوں کیا ۔۔۔ جس گھر میں رہی اس کے ہیں افراد بھی معصوم
یہ سارے زمانے میں خدیجہؑ کا شرف ہے ۔۔۔ اولاد بھی معصوم ہے داماد بھی معصوم

رہا خدا کے عصر پہ اثر خدیجہؑ کا ۔۔۔ جہاں بتولؑ پلی ہے وہ گھر خدیجہؑ کا
زمانہ آج تم اسلام کہہ رہے ہو جسے ۔۔۔ وہ دربدر تھا نہ ہوتا جو گھر خدیجہؑ کا
وہ بے نیاز ہے خالق ہے اس کی ہستی پر ۔۔۔ کسی کا قرض نہیں ہے مگر خدیجہؑ کا
خدا کے دین پہ دو طاقتوں کا سایہ ہے ۔۔۔ لہو حسینؑ کے دادا کا ، زر خدیجہؑ کا
کبھی عرب کے گداگر غنی نہ کہلاتے ۔۔۔ کرم کا ہاتھ نہ ہوتا اگر خدیجہؑ کا
جو چار بیٹیاں تم نے کہیں محمدؐ کی ۔۔۔ حقیقتاً تمہیں رہتا ہے ڈر خدیجہؑ کا

مندرجہ بالا اشعار جناب شوکت رضا شوکت نے ایک مجلس میں پڑھے۔ اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کیا
طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۲۳ اگست ۲۰۰۵ م۔ ر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(قطعات)

مرتب: ڈاکٹر عباس رضا نیر

۱

عاشق شیدا علی مرتضیٰ کا ہوگیا
دل مرا بندہ نصیری کے خدا کا ہوگیا
کون تجھ سا ہے ولی اللہ اے مولا مرے
کعبہ پیدائش سے تیری گھر خدا کا ہوگیا

خواجہ حیدر علی آتش

۲

نفس اتنا مضمحل ایمان اس درجہ قوی
نان جو توڑے نہ ٹوٹے باب خیبر توڑ دے
جب علی سا نا خدا ہو اور خدا سا کار ساز
چھوڑ دے طوفان میں کشتی کو لنگر توڑ دے

علامہ آرزو

۳

بھلا ڈالی جو تعلیم امیر المومنیں تم نے
تو کہہ سکتے نہیں دنیا ترا انجام کیا ہوگا
نصیری نے خدا کہہ کر جس انساں کو پکارا تھا
کوئی سوچے اس انساں کا خدا کتنا بڑا ہوگا

پروفیسر جگن ناتھ آزاد

۴

عمل کا فکر کا احساس کا وقار کا نام
علی ہے گلشنِ اسلام کی بہار کا نام
علی ہے نقطۂ پرنور بائے بسم اللہ
علی ہے اصل میں قرآں کے اختصار کا نام

آذر بارہ بنکوی

۵

حیدرؑ کی عطا پہ ھل اتیٰ شاہد ہے
اور تیغ زنی پہ لافتیٰ شاہد ہے
کعبے کی ولادت پہ پیمبر ہیں گواہ
مسجد کی شہادت پہ خدا شاہد ہے

ظفر مہدی اثم جرولی

۶

جاننے کی حد جہاں تک تھی اسے جانا گیا
کون کہتا ہے کہ اس کے حق کو پہچانا گیا
ہم علی کو اس لئے کہتے ہیں عبد لاشریک
ایک ہی بندہ تو ہے جس کو خدا مانا گیا

اختر زیدی حیدرآبادی

۷

دوشِ نبی پہ میری بلندی کا یہ عالم تھا
عرش کا تارہ چھو سکتا تھا ہاتھ بڑھا کر میں
چھو سکتا تھا عرش کا تارہ پھر بھی کیوں چھوتا
اس کو جب بلوا لیتا ہوں اپنے در پہ میں

عباس ارشاد نقوی

۸

جس ماہ نو کو اذن نہ دیں وہ قمر نہ ہو
حکمِ علی نہ ہو تو کوئی شب سحر نہ ہو
مقصود سے ہے دور جو دشمن ہے آپ کا
کافر دعا کرے تو دعا میں اثر نہ ہو

سید مظفر علی اسیر

۹

انبیاء کی مشکلوں میں کام آئے ہر جگہ
آگ میں گلشن بنے طوفان میں لنگر بنے
آج تک اسلام نے دیکھا نہیں یہ معجزہ
بابِ کعبہ بند ہو دیوار کعبہ در بنے

سید نواب افسر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

منزل راہ رواں دور بھی دشوار بھی ہے
کوئی اس قافلے میں قافلہ سالار بھی ہے
بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکۂ دین و وطن
اس زمانے میں کوئی حیدر کرار بھی ہے
علامہ اقبال

۱۱

مجھ کو دنیا کی بہاریں نہ دکھا اپنے ناصح
رکھ کے میں کعبۂ خضریٰ پہ نظر بھول آیا
شیخ کعبے میں تو لے آیا ہے مجھ کو لیکن
میں درِ حیدرؑ کرار پہ سر بھول آیا
صوفی اکرام صابری

۱۲

بزمِ امکان میں نور ازلی کہتے ہیں
ختم کا دربار سجا۔ ہو تو ولی کہتے ہیں
عرش سے لوٹنے والا تو نبی ہے لیکن
عرش پہ بولنے والے کو علی کہتے ہیں
امیر انصاری

۱۳

ہزار کام بناتی ہے دل کی دانائی
میں اپنا بگڑا عقیدہ سنوار لیتا ہوں
خدا سمجھ کے علی کو میں کچھ نہیں کہتا
علی سمجھ کے خدا کو پکار لیتا ہوں
انقلاب سرسوی

۱۴

خورشید شرف برج شرف میں ہوگا
جوہر معدن میں دُر صدف میں ہوگا
مشرق میں کہ مغرب میں کرو دفن اسے
جو عاشق حیدر ہے نجف میں ہوگا
میر انیس

۱۵

ہر ایک رخ سے عظیم اور باکمال ملے
علی کے در کے تو ذرّے بھی لازوال ملے
علی کا ذکر فریضہ قرار دینے میں
پتہ لگایا تو جبریل ہم خیال ملے
بلال کاظمی

۱۶

خدا بھی ہے معنی بھی ہے تحریر بھی ہے
آیات کی نکھری ہوئی تصویر بھی ہے
کہنا ہی ہے کافی تو علی کو کہئے
قاری بھی ہے قرآن بھی ہے تفسیر بھی ہے
پیام اعظمی

۱۷

اس روح کو پیمانۂ عنصر سے نہ ناپ
عارف ہے خود اپنی وہی معروف ہے آپ
جو باپ ہیں سب کے وہ بنے مٹی سے
لیکن ہیں ابوتراب مٹی کے باپ
باباذہین شاہ تاجی

۱۸

آلام جہاں سے مطمئن پھرتے ہیں
ہو ہو کے جواں بخت محسن پھرتے ہیں
یا شاہ نجف عجب ہے تیری سرکار
در پہ تیرے پھیرا ہو تو دن پھرتے ہیں
ثاقب لکھنوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

۱۹

ہے سر زمینِ ہند تو پوجا کی سرزمیں
پوجا ہماری بندگی بو تراب ہے
اس در سے پھر گئے تو رہیں گے اسیر جہل
یہ باب شہر علم پیمبر کا باب ہے
جاوید وشست

۲۰

قلم یہ کہتا ہے دنیا کے ہر مورخ کا
یہ معجزہ مجھے کیسا دکھائی دیتا ہے
میں لکھ رہا ہوں فضائل علی کے صدیوں سے
مگر ورق ابھی سادہ دکھائی دیتا ہے
جرار اکبرآبادی

۲۱

ہماری فکر کے جب جب قدم پھسلنے لگے
علی کا نام لیا اور ہم سنبھلنے لگے
فرشتے جاتے ہیں جنت میں روٹیاں لے کر
علی کے ٹکڑوں پہ دونوں جہان پلنے لگے
جعفر لکھنوی

۲۲

یارب اک آیتِ جلی پیدا کر
سلطان کے بھیس میں ولی پیدا کر
بھرتی ہے سیاست میں جو روحِ اخلاق
پھر قلبِ محمدؐ سے علی پیدا کر
جمیل مظہری

۲۳

بنتِ اسد کا مثل کہاں ہے
جس کی بہو خاتونِ جناں ہے
زوجۂ عم مرسلِ اعظم
شیر کی بیٹی شیر کی ماں ہے
حاصل لکھنوی

۲۴

لکھا ہے صاف یہ میری سند میں
اہم احکامِ داور پڑھ چکا ہوں
مکمل ہوگئی تعلیم میری
کتابِ عشقِ حیدرؑ پڑھ چکا ہوں
حسن فراز

۲۵

مرے غم کی رات کو بھی شبِ غم کہا نہ جائے
جو خوشی میں آنکھ نم ہو اسے نم کہا نہ جائے
جو خوشی خوشی علی کی نہ فضیلتوں کو لکھے
اسے اس طرح تراشو کہ قلم کہا نہ جائے
حسین حیدر جانسٹھی

۲۶

کون نظروں میں سمائے کس کی قسمت دیکھیے
جسمِ حق میں ہے جو حیدرؑ کی فضیلت دیکھیے
ہے شرف حیدرؑ کا مولودِ حرم ہونا مگر
جس میں یہ پیدا ہوئے اس گھر کی قسمت دیکھیے
حیات لکھنوی

۲۷

نکلا علی کا نام جو میری زبان سے
برسات رحمتوں کی ہوئی آسمان سے
ساتوں طبق کو کاٹ کے رکھ دے گی ذوالفقار
ہٹ جائیں جبرئیل اگر درمیان سے
حیدر کرت پوری

jabir.abbas@yahoo.com

۴۷

تحریر سلونی میں جلی لکھا ہے
جاگیر امامِ ازلی لکھا ہے
قدرت نے لدنی کے قلم سے سرور
ہر علم کے ماتھے پہ علی لکھا ہے
سرور نواب

۴۸

خدا کے گھر قدم بوتراب آیا ہے
جہاں چراغ نہ تھا آفتاب آیا ہے
جہاں سے آیتیں لاتے ہیں جبرئیل امیں
یہ لافتیٰ کا وہیں سے خطاب آیا ہے
آغا سروش

۴۹

نہ بھول کر بھی کبھی تم کسی کی بات کرو
خدا کا ذکر کرو یا علی کی بات کرو
مری لحد میں اندھیرا یہ غیر ممکن ہے
جہاں علی ہیں وہاں روشنی کی بات کرو
سعید شہیدی

۵۰

علی کی جائے ولادت ہے خانۂ کعبہ
جہاں میں اس سے بڑی اور کیا فضیلت ہے
طواف کعبہ ہے لازم ہر اک مسلماں پر
طواف کعبہ کا مطلب علی کی بیعت ہے
سگار لکھنوی

۵۱

کبھی چھٹے گا نہ قرآن و اہلبیت کا ساتھ
رہے بغیر معلم کتاب نا ممکن
کھلا تو سب کے لئے ہے نبی کے علم کا در
مگر بغیر درِ بوتراب نا ممکن
شارب لکھنوی

۵۲

خدا سے مانگتے ہیں اور نبی سے مانگتے ہیں
ہے جس کے ہاتھ میں سب کچھ اسی سے مانگتے ہیں
مگر خدا کی قسم یہ بھی اک حقیقت ہے
مصیبتوں میں مدد ہم علی سے مانگتے ہیں
شاعر جمالی

۵۳

دستِ رب تو نے ہی دروازۂ شب کھولے ہیں
یعنی ہر دور کے اوراقِ ادب کھولے ہیں
بے نیازی تری واجب کی حدوں میں بولی
تو نے عباس کو مانگا ہے تو لب کھولے ہیں
شعلہ جون پوری

۵۴

جھلک رہی ہے ریاضت علی کے چہرے پر
رسول کی سی شرافت علی کے چہرے پر
جو سوچئے تو فضیلت کی آخری معراج
نگاہ کرنا عبادت علی کے چہرے پر
شفق شادانی

۵۵

زمیں لب کھولتی ہے سنگریزے بول اٹھتے ہیں
علی آواز دیتے ہیں تو مردے بول اٹھتے ہیں
ہمیں تو دار پر مدحِ علی کرنے کی عادت ہے
ہمارے سر ہوں نیزوں پر تو نیزے بول اٹھتے ہیں
شکیل حسن شمسی

jabir.abbas@yahoo.com

۵۵

زمیں لب کھولتی ہے سنگریزے بول اٹھتے ہیں
علیؑ آواز دیتے ہیں تو مردے بول اٹھتے ہیں
ہمیں تو دار پر مدحِ علیؑ کرنے کی عادت ہے
ہمارے سر ہوں نیزوں پر تو نیزے بول اٹھتے ہیں

شکیل حسن شمسی

۵۶

کھلا رکھئے یقیں کے ساتھ اپنے گھر کا دروازہ
مقفل کر دیا خیر البشرؐ نے شر کا دروازہ
علیؑ کے ذکر میں شامل عدو کا ذکر مت کیجے
کہیں دیکھا ہے شیشے کا مکاں پتھر کا دروازہ

شمیم امروہوی

۵۷

پیر میخانہ کے ہاتھ سے
میرا ساقی سنوارا گیا
چوم لیں ایسے ہونٹوں کو ہم
جن سے مولا پکارا گیا

شمیم کرہانی

۵۸

ادب کی دوستی مہنگی پڑے گی
زباں کی چاشنی مہنگی پڑے گی
قصیدہ مدح حیدرؑ میں سناؤ
وگرنہ شاعری مہنگی پڑے گی

مرزا محمد اشفاق شوق

۵۹

کس کے آنے کی یارب خبر ہوگئی
شام غم آشنائے سحر ہوگئی
آئیں بنتِ اسد تو جدار حرم
کچھ ادھر ہوگئی کچھ ادھر ہوگئی

شہرت لکھنوی

۶۰

کیا خوب مدحتوں کا سفر رات بھر رہا
محفل میں آفتاب سحر رات بھر رہا
سورج کے ڈوبنے سے ذرا بھی پڑا نہ فرق
لفظوں کی روشنی کا اثر رات بھر رہا

صدف جون پوری

۶۱

چہرہ علیؑ کا اتنا ہے نکھرا غدیر میں
حوریں اتارنے لگیں صدقہ غدیر میں
بادل وفا کا پیاس بجھانے کو دین کی
اٹھا تھا ذو العشیرہ میں برسا غدیر میں

ضمیر الہ بادی

۶۲

اپنا ہر لفظ داستان علیؑ
ہم کہ ٹھہرے ہیں ترجمان علیؑ
آنکھ بھی کھولتے نہیں بنتا
میرے دل میں ہے وہ جہان علیؑ

طفیل چترویدی

۶۵

ہر قلب ہر زباں نے کہا یا علیؑ مدد
ہر پیر ہر جواں نے کہا یا علیؑ مدد
گرتا ہوا زمین پہ بچہ سنبھل گیا
بے ساختہ جواں نے کہا یا علیؑ مدد

عارف بکھروی

jabirabbas@yahoo.com

٦٣

اپنے اوصافِ ربانیت سونپ کر کبریائی کی جلوہ گری کے لئے
حق نے بھیجا علیؑ کو بشکلِ بشر کیا یہ کم فخر ہے آدمی کے لئے
میرے مولا نے مردوں کو زندہ کیا اور مغرب سے سورج بھی پلٹا لیا
آپ ہی اب بتائیں خلیلِ خدا کیا خیال آپ کا ہے علیؑ کے لئے

طیب کاظمی

٦۴

تڑپ کے رہ گئے سارے عرب کے سوداگر
رضا علیؑ نے خریدی خدا نے دام لیا
زمین کٹ گئی ہوتی پروں کی کیا گنتی
مگر علیؑ نے کلائی کا زور تھام لیا

ظفر حسین ظفر جلال پوری

دستِ نبیؐ و شیرِ خدا یا علیؑ مدد
انسانیت کے عقدہ کشا یا علیؑ مدد
ہم نے کہا تو موردِ الزام ہوگئے
خیبر میں خود نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

عاشور کاظمی

٦٧

وہی ہیں مرجعِ لفظ و بیاں علیؑ سے کہو
جو دل میں ہے وہ دلِ آرزوگاں علیؑ سے کہو
انہیں خبر ہے کہ کیا ہے ورائے صوت و صدا
لبِ سکوت کی یہ داستاں علیؑ سے کہو

عرفان صدیقی

٦٨

سبھی نے سمجھا علیؑ کو نبیؐ شبِ ہجرت
وہ بے پناہ شریعت نہیں تو پھر کیا ہے
سوال ہے یہ شریعت سے احترام کے ساتھ
وہ ایک شب کی نبوت نہیں تو پھر کیا تھی

عزم قریشی

٦٩

اچھل پڑے بتانِ حرم کی جہان میں
آیا مکان والا جب اپنے مکان میں
مسکان بھر کے کھول دیں آنکھیں علیؑ نے پھر
چپکے سے کچھ کہا جو محمدؐ نے کان میں

غمگین امروہوی

٧٠

دھوپ نے اس جگہ پہ نہ رکھے قدم
جس جگہ سایۂ بوتراب آگیا
تیغِ حیدرؑ سے وہ خار بھی بچ گئے
جن کی شاخوں میں کوئی گلاب آگیا

فاضل لکھنوی

٧١

سمجھ کے کارِ رسالت رسولؐ شام و سحر
جھلا رہے ہیں جنابِ امیرؑ کا جھولا
مثال اس کی زمانے میں مل نہیں سکتی
کہ بادشاہ جھلائے وزیر کا جھولا

فخری جعفری

٧٢

سیرت و قولِ پیمبرؐ ایک پل بھولے نہیں
یاد ہے نادِ علیؑ مشکل کا حل بھولے نہیں
حافظہ دیکھو ہمارا ہم غدیرِ خم کے بعد
آج تک حیّ علیٰ خیر العمل بھولے نہیں

ڈاکٹر فیروز ناہر پوری

jabir.abbas@yahoo.com

۷۳

اوج اپنی فکرِ رسا کا آج مقدر لگتا ہے
اپنے تخیل کا ہر زینہ غم کا منبر لگتا ہے
نفسِ علی کا مرثیہ حق سے سودا ہے یہ مصر نہیں
اس کے لئے شب بھر بازارِ نفسِ پیمبر لگتا ہے
یوشع فیضی

۷۴

اگر شعور کہیں بے امام ہوتا ہے
تو ایک سانس کا لینا حرام ہوتا ہے
ہزار شاعر و دانشور و ادیب لکھیں
کہیں علی کا قصیدہ تمام ہوتا ہے
قاسم شبیر نقوی

۷۵

منتظم کعبے کا آ پہنچا صفائی کے لئے
اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علی
آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
قمر جلالوی

۷۶

فضیلتوں میں علی کی کوئی کلام نہیں
سحر یہ ایسی ہے جس کی کہیں بھی شام نہیں
تمام ہو گیا قرآن قل کے سورے پہ
کتابِ عظمتِ حیدر کا اختتام نہیں
قیصر عقیل

۷۷

شورِ ناقوس کا اٹھتا تھا جہاں سے پہلے
اب عبادت وہیں ہوتی ہے اذاں سے پہلے
یہ تری جلوہ نمائی نے سمجھنے نہ دیا
دھوکا کھایا تھا نصیری نے کہاں سے پہلے
کاظم بنارسی

۷۸

اے آپ نظر لم یزلی بیٹھے ہیں
یا احمدِ مرسل کے وصی بیٹھے ہیں
محشر ہے تو معبودِ حقیقی ہوگا
چہرے سے تو لگتا ہے علی بیٹھے ہیں
کاظم جروی

۸۳

ورد یہ صبح و شام اچھا ہے
بس علی ہی کا نام اچھا ہے
ساری دنیا کے بادشاہوں سے
اک علی کا غلام اچھا ہے
کیف کرمانی

۸۴

اے خدا تیری مشیت کی گواہی کون دے
کافروں میں نورِ وحدت کی گواہی کون دے
بھیج دے جلدی ابو طالب کے بیٹے کو یہاں
مسئلہ یہ ہے رسالت کی گواہی کون دے
کیفی سنبھلی

۸۵

خیبر کا ٹوٹنا ہو کہ رجعت ہو شمس کی
وہ انگلیوں کا کھیل نظر کا کمال ہے
ہر بات کا جواب زمانے کو مل گیا
لیکن علی کی ذات ابھی تک سوال ہے
شہزادہ گلریز

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۷

نفس نفس جو عقیدت میں ڈھل گیا ہوگا
تمہارا خوف سکوں میں بدل گیا ہوگا
کنویں سے بچ کے نکلنا محال تھا یوسف
علیؑ کا نام زباں سے نکل گیا ہوگا

محسن نقوی

۸۸

اسے کیا کام پھر پیر و ولی سے
ملا ہو سلسلہ جس کا علیؑ سے
کجا ذرّے کجا خورشید تاباں
بھلا خاروں کو کیا نسبت کلی سے

مخمور جالی

۸۹

دعا جب آئی ہے لب پر ترے حوالے سے
بدل گئے ہیں مقدر ترے حوالے سے
نہیں یقیں بدل دے کچھ ایسا کر مولا
ہمیں گماں ہے جو خود پر ترے حوالے سے

مخمور سعیدی

۹۰

یہ اوج و اقتدار یہ عظمت علیؑ کی ہے
ہر فتح زندگی میں شجاعت علیؑ کی ہے
ہے آسماں کو ناز کہ تیرہ رجب ہے آج
یہ روشنی نہیں ہے ولادت علیؑ کی ہے

مظفر رزمی

۹۱

آئینہ خانے اسے عکس جلی کہتے ہیں
لہجۂ عشق میں ولیوں کا ولی کہتے ہیں
حرف حرف اس کو پڑھا میں نے تو معلوم ہوا
لغتِ دینِ محمدؐ کو علیؑ کہتے ہیں

مظفر وارثی

۹۲

علیؑ کے منہ میں نبی نے زباں دی حیرت کیا
نبی ہر ایک حقیقت کو جان لیتا ہے
زبان ہر کس و ناکس کو دی نہیں جاتی
رسولؐ سوچ سمجھ کر زبان دیتا ہے

معجز سنبھلی

۹۳

جب سے ملی فضا کو شفق رنگی غدیر
اسلام کے افق پہ انوکھا نکھار ہے
حارث کا خون پی گئے ذرّے غدیر کے
پتھر نہیں ہے یہ غضب کردگار ہے

معصوم اعظمی

۹۴

دل میں علیؑ زباں پہ علیؑ روح میں علیؑ
میرے لئے تو بس یہی کیف دوام ہے
تربت سے میری کہہ کے فرشتے چلے گئے
سونے دو اس کو یہ تو علیؑ کا غلام ہے

متان چشتی

۹۵

حیدرؑ ہے رسول ایزدی کا بازو
ایسا ممکن نہیں کسی کا بازو
معنی ید اللہ سے ظاہر ہے منیر
اللہ کا ہاتھ ہے نبیؐ کا بازو

منیر شکوہ آبادی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۹۵

حیدرؑ ہے رسولِ ایزدی کا بازو
ایسا ممکن نہیں کسی کا بازو
معنی یدُ اللہ سے ظاہر ہے منیر
اللہ کا ہاتھ ہے نبیؐ کا بازو

منیر شکوہ آبادی

۹۶

وہ جہاں پہ ہے اختیار اسے
زیب دیتی ہے ذوالفقار اسے
مرضیِ رب خرید لی اس نے
نیند آئی تھی ایک بار اسے

میثم زیدی

۹۷

تجربہ میرا یہ اپنا ہے بنامِ حیدرؑ
ربط جو ان سے ہو تقدیر چمکتی ہے بہت
میری آنکھوں میں عجب نور سا جاتا ہے
یا علیؑ لکھوں تو تحریر چمکتی ہے بہت

ناشر نقوی

۹۸

جو کلِ حیات میں اک رات محوِ خواب ہوا
اسی کا نفسِ مشیت کا انتخاب ہوا
غدیرِ خم میں جو اوڑھے تھا مصلحت کی ردا
وہ ظلم کرب و بلا آ کے بے نقاب ہوا

نایاب بلوری

۹۹

اعجاز بہار اب کے جیسا آنکھوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں
شاخوں میں فقط گل ہی گل ہیں گلشن میں کوئی کانٹا ہی نہیں
خیبر ہی پہ کچھ موقوف نہیں جس جنگ سے جی چاہے پوچھو
جس معرکے میں ہوتے ہیں علیؑ بے فتح ہوئے رہتا ہی نہیں

ناطق پھندیڑوی

۱۰۰

کتابِ حکمتِ رحمٰن پڑھ رہا ہوں میں
یہ آگہی و یہ ایقان پڑھ رہا ہوں
مرا شعور تلاوت ہے قاریوں سے الگ
علیؑ کو دیکھ کے قرآن پڑھ رہا ہوں میں

اشفاق نجمی

۱۰۱

مرقد میں علیؑ آئے اٹھو وقتِ نماز آیا
قرآن کا چہرہ پڑھ یہ وقتِ تلاوت ہے
مداح علیؑ تیری تقدیر کا کیا کہنا
جینا بھی عبادت ہے مرنا بھی عبادت ہے

ڈاکٹر نسیم الظفر

۱۰۲

خطیب وہ ہے مگر لہجہ خطاب ہے تو
اسے نقاب میں رہنا ہے بے نقاب ہے تو
جہاں رسولؐ کو معراج ہونے والی ہے
اسی جناب میں پہلے سے باریاب ہے تو

نظر عسکری

۱۰۳

وہ پیچھے رہ گئے جو لوگ ڈر کے بھاگے تھے
جو حادثات سے ٹکرا گئے وہ آگے تھے
ہمیں کسی کو بچانا تھا ایک شب سو کر
تمام عمر یہی سوچ کر تو جاگے تھے

نظیر باقری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

دمشق میں مولانا کلب عباس ہاشمی کی ڈائری سے اپنے۔بچوں کے لئے لکھا

کرتے ہیں سجدہ سوئے زچہ خانہء علیؑ
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہیں

★★★★★ قمر جلالوی ★★★★★

کیوں تجھ کو دشمنی ہے علیؑ و حسینؑ سے فرصت ملے تو پوچھ کبھی والدین سے (محسن نقوی)

●●●●●

ملاوٹ کا لہو کیا مرتضےٰؑ کو یاد رکھے گا کھرا ہو خون جس کا وہ علیؑ کو یاد کرتے ہیں

★★★★★

جس میں فخری ابو طالبؑ کا نمک شامل تھا
ذوالعشیرہ میں ہر ایک نے کھائی روٹی

++++++++++

شبیرؑ کی صورت میں نظر آئے گا اسلام شبیرؑ کو دیکھو تو پیمبرؐ کی نظر سے

نعمتیں سب کو بانٹنے والا اپنے بارے میں سوچتا ہی نہیں
وجہ تخلیقِ کائنات تھا وہ جس کے گھر ایک بوریا بھی نہیں

★★★★★

اے مسلماں دیکھ آ کر ایک کنکر کا مزاج سنگریزہ بھی سمجھتا ہے پیمبرؐ کا مزاج
اک منافق بھی رہا اور ایک نے کلمہ پڑھ لیا وہ صحابی کی روش تھی یہ ہے پتھر کا مزاج

★★ نیر جلال پوری ★★

بندہ کوئی جز نفسِ پیمبر نہیں دیکھا سمٹا ہوا کوزے میں سمندر نہیں دیکھا
ہوں شہر میں وہ علم کے کس طرح سے داخل دیوار تو دیکھی ہے مگر در نہیں دیکھا

●●●●●

فاقہ کشی سے جس کو قیامت کا پیار ہے وہ آدمی ہی قوتِ پروردگار ہے
مشکل کے ہاتھ کٹ گئے کہتے ہی یا علیؑ مولا تمہارا نام ہے یا ذوالفقار ہے

★★★★★

جو لوگ علی کے شیعہ پہ بہتان تراشا کرتے ہیں
وہ احمق لوگ حقیقت میں خود آپ کو کافر کہتے ہیں
آدم کی علی نے بخشش کی آدم بھی علی کا شیعہ تھا
یہ کیسے بیٹے ہیں شوکت جو باپ کو کافر کہتے ہیں

قرآن میں مدحت حیدرؑ کی اس بات کو ثابت کرتی ہے دارین کا واحد خالق بھی وہ نورِ علیؑ کا شیعہ ہے
شیعوں سے عداوت ہے جن کو ایک مشورہ مانیں شوکت کا اللہ کی عبادت مت کرنا اللہ بھی علیؑ کا شیعہ ہے

((((((( )))))))

ذکرِ حیدرؑ کرو تسبیح خدا کی صورت ذکرِ حیدرؑ سے عبادت میں مزا آتا ہے
ہم کو دیوانہ حیدر جو کہیں کہنے دو ان کو کہنے میں ہمیں سننے میں مزا آتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

واعظ تو اپنے ذہن کی دنیا میں کھو گیا ۔۔۔ آنکھیں تو جاگتی ہیں پر احساس کھو گیا
اللہ رسولؐ سے کہے مجھ سے نصیر مانگ ۔۔۔ میں یا علیؑ مدد کہوں تو شرک ہو گیا

★★★★★

سنعر ___ ۷ اگست ۲۰۰۰

نہ ہو معلوم آئینہ محمدؐ کی قضاء کیا ہے جزا کیا ہے ۔۔۔ عمل کیا ہے ابد کیا ہے ازل کیا ہے
اسے میں وارث علم محمدؐ کس طرح مانوں ۔۔۔ جو گھر پر پوچھنے جائے اس مسئلے کا حل کیا ہے

★★★★★

علی کے در سے ہر پھر کر مسلماں پھر نظر آئے ۔۔۔ اڑے جس ڈال سے پنچھی اسی پر لوٹ کر آئے
نصیری کی نگاہ معتبر نے کیا غلط سمجھا ۔۔۔ علیؑ تو کم نظر والوں کو پیغمبر نظر آئے

مشکل میں جو ایک در سے مدد مانگ رہے ہیں ۔۔۔ آئے جو مصیبت تو وہ سب مانگ رہے ہیں
لے جائیں گے کیا خاک تجھے خلد بریں میں ۔۔۔ جو اپنے لئے ان سے مدد مانگ رہے ہیں

★_★_★_★_★

حکم قرآن پاک کا عامل ہے یا نہیں ۔۔۔ آیاتِ کردگار کا حامل ہے کہ نہیں
کہہ کر کے یا علیؑ مدد کرتا ہوں یہ پتہ ۔۔۔ کیا تو میرے سلام کے قابل ہے کہ نہیں

★(★(شوکت)★)★

اژدر کو ٹکڑے کر کے علیؑ نے دکھا دیا ۔۔۔ میں ہوں خدا کا شیر جہاں کو بتا دیا
بو جہل جب غرور لئے سامنے گیا ۔۔۔ حیدرؑ نے اس کے منہ پہ طمانچہ لگا دیا

★★★★★

قرآن کیا حفظ جو حیدرؑ کے عدو نے ۔۔۔ جب سورۂ رحمان پڑھا حوروں کی سوجھی
دل کور نظر کور جگر کور ہے لیکن ۔۔۔ اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

●●●●●

ذکر علیؑ سے میرا مقدر سنور گیا ۔۔۔ میں مشکلوں کے نرغوں سے ہنس کر نکل گیا
چھیڑا جو میں نے ذکر علیؑ اجرِ ثواب ۔۔۔ تو کتنے منافقین کا چہرہ اتر گیا

★★★★★

جانے کس سچائی کا حامل ہے اعلانِ غدیر ۔۔۔ جان کر انجان بن جاتے ہیں یارانِ غدیر
وہ تو کہیئے اس گھڑی بیمار پیغمبر نہ تھے ۔۔۔ ورنہ یہ اعلان ہو جاتا کہ ہذیانِ غدیر

○○○○○

خون میں ڈوبے ہوئے ہیں آج بھی معصوم دو ۔۔۔ اک ابو طالبؑ کا ایماں ایک اعلانِ غدیر
دشمنِ آل محمدؐ تیرا میرا جوڑ کیا ۔۔۔ تو مسلمانِ سقیفہ میں مسلمانِ غدیر

●●●●●

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

حیدرؑ کی عداوت تمہیں کر دیتی ہے اندھا   تم توڑنے لگتے ہو شریعت کے بھرم کو
عمران کو   کافر جو کہا   یہ بھی نہ سوچا   بیت اللہ نے رستہ دیا کافر کے حرم کو

★★★★★

وہ کون ہے جو ذکر محمدؐ سے ٹوک دے   خود کو بڑھا کے نار جہنم میں جھونک دے
مسجد میں تم کو ذکر حیدرؑ ہے ناگوار   جا مرتضےٰ کو کعبے میں آنے سے روک دے

★★★★★

جتنے ڈالر سے پلا کرتے ہیں یہ فتوی فروش   اتنا ہم نام   پہ مولا کے لٹا دیتے ہیں
سال میں چھپتی ہیں بدعت کی کتابیں جتنی   اتنا ہم بچوں کو دس دن میں پڑھا دیتے ہیں

○○○○○

زر کی لالچ میں نہ تلوار کے ڈر سے آؤ   راہ سیدھی جو نظر آئے ادھر سے آؤ
کیوں تیرا ہے یہ بھٹکتے ہو زمانے والو   علم کے شہر میں آنا ہے تو در سے آؤ

دنیا میں جو محب شہ مشرقین ہے   بے چینیوں کے دور میں بھی اس کو چین ہے
باطل کے سامنے نہ جھکائے جو اپنا سر   سمجھو کہ اس کے ذہن کا مالک حسینؑ ہے

★★★★★

جب ہواؤں میں نمی محسوس کی عباسؑ نے   احتیاطاً سانس اپنی روک لی عباسؑ نے
آ نہیں سکتی تصور میں بھی نہر علقمہ   اتنی اونچائی پہ رکھ دی تشنگی عباسؑ نے

★★★★★

رعب عباسؑ جری چھایا ہے جو میدان پہ   جیسے غالب ہو گئے مولا علیؑ طوفان پہ
پورے ملک شام کو غازی جلا دیتا ضرور   دیکھ لیتا گر سکینہؑ کو در زندان پہ

●●●●●

لفظ ہم معنی ہیں دو عباسؑ کہہ لو یا وفا   مظہر شان علی تصویر کردار حسینؑ
دین اسلام پہ خالق کی وفا کہتے ہیں   ناخدا تجھ کو محبت کا خدا کہتے ہیں
اے میرے حضرت عباسؑ علمدار وفا   تجھ کو خلاق وفا حل وفا کہتے ہیں

★★★★★

حسینؑ سے نہ جو مل پائی اس رضا کی قسم   شجاعتوں کا   عجب شاہکار ہیں عباسؑ
جو کربلا   میں نہ نکلی   نیام سے باہر   علیؑ کی دوسری وہ ذوالفقار ہیں عباسؑ

★★★★★

سہمی سہمی رہتی ہے اب بھی قضا عباسؑ سے   اک ذرا سا ہو گیا تھا سامنا عباسؑ سے
اب کبھی   لفظ وفا کو موت آ سکتی نہیں   اس نے حاصل کر لیا اب بقا عباسؑ سے

★★★★★

فرات خود در خیمہ کو چومتی گذرے   علیؑ کا شیر مگر صبر کی کچھار میں ہے
حیدر بنا کے بھیجیں گے عباسؑ کو حسینؑ   زینبؑ کو کربلا کا پیمبر بنائیں گے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اک مشک ہم ساری ترائی کو چھپا کے — دریا کو اٹھا لائے ہیں دانتوں میں دبا کے
بازو بھی تمہارے تھے مگر تم سے نہ سنبھلا — اور ہم نے بچایا ہے علم ہاتھ کٹا کے

★★★★★★★★

اب امیرِ شام زندہ ہے نہ فوجِ شام ہے — ہاں مگر زندہ حسینؑ ابنِ علیؑ کا نام ہے
حرؑ بنو تو سب سے پہلے سر بھی دے دو کاٹ کر — پھر یہاں جنت کی قیمت کوڑیوں کے دام ہے

★★★★★

ہندو شاعر اشک کا نذرانہ عقیدت

ہر طرف زندگی حسینؑ کی ہے — ہر صدا ہر صدی حسینؑ کی ہے
حرؑ کے لشکر کو کر دیا سیراب — ایسی دریا دلی حسین کی ہے
چاند سورج تو بس علامت ہے — اصل میں روشنی حسینؑ کی ہے
میری آنکھوں سے اشک بہنے دو
یہ مقدس ندی حسینؑ کی ہے

★★★★★

جلتے خیمے سے اٹھا لائی امامت کا وجود — تیرے کردار پہ نازاں ہے مشیت زینبؑ
ہر عمل تیرا بنا راہِ ھدایت زینبؑ — تو بنی حیدرؑ کرار کی زینت زینبؑ

★★★★★

ابر سیاہ بن کے جفاؤں پہ چھا گئی — دھاگوں سے فوجِ شام کو قیدی بنا گئی
بیعت نہ چھو سکے گی نشاں تک شھید کا — چادر نے ہاتھ کاٹ لئے ہیں یزید کے

★★★●●★★★

معصومہ کونینؑ کا کردار ہیں زینبؑ — بھائی کی طرح اپنے وفادار ہیں زینبؑ
زینبؑ کو پکارے تو کوئی وقت مصیبت — حیدر کی طرح کل کی مددگار ہیں زینبؑ

○○○○○●●●●●

ناصران عشرہ والا میں تھی نہ عمر کی قید — چلنے والوں سے بھی آگے تھے نہ چلنے والے
ایڑیاں پیاس سے اصغر نے نہیں رگڑی تھیں — پیر دکھلائے تھے باطل کو کچلنے والے

((((()))))

وہ سلیماں کا محل تھا یہ ہے زہراؑ کا مکاں — اس کے ہر فرد مشیت کی زباں رکھتے ہیں
گھر میں معصوم کے آجائیں اجازت کے بغیر — اتنی ہمت ملک الموت کہاں رکھتے ہیں

★★★★★

زہراؑ و مصطفےٰ کا سہارا حسینؑ ہے — کونین کی نگاہ کا تارا حسینؑ ہے — کہتی ہے رخ کو موڑ کے بیعت یزید سے — ہٹ سامنے سے وقت کا دھارا حسین ہے
شمر رو رہ کے ہاتھ ملتا ہے — لو وہ لشکر سے حرؑ نکلتا ہے — حرملہ ڈوب جا کہیں جا کر — تجھ پہ اک شیر خوار ہنستا ہے
دنگ دنیا رہ گئی جب موت پر اصغرؑ ہنسے — ایک بچے میں کہاں سے اتنی ہمت آگئی — ایک نقطے میں سمٹ سکتا ہے قرآں جس طرح — یونہی اصغرؑ میں بھی حیدرؑ کی شجاعت آگئی
آتی ہے صدا جب ماتم کی مکانوں سے — اٹھتا ہے دھواں تب بدعت کی دکانوں سے — مفتی تیرے فتوے کو ماتم سے کچل دیں گے — ٹکراتا ہے شیشے کو ہیرے کی چٹانوں سے
کچھ اسکا منصب بھی تھا امامت کچھ اسکا لہجہ متین ہوگا — خدا نے معصوم جو بنایا وہ عصمتوں کا امین ہوگا — لعاب سرور لہو علیؑ کا بتول کا شیر حسن شبرؑ — یہ ساری چیزیں ملا کے سوچو حسین کتنا حسین ہوگا
★_★_★_ سنقر_★_★_ ۱۸ اگست ۲۰۰۰_★_★_★ اپنے بچوں کے لئے شام میں جمع کیا_★_★_★

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر حسن جلالپوری کی رباعیاں جو عامر ترولوی نے پڑھیں

میرے مالک مجھے لفظوں کا خزانہ دے دے
نغمہ بلبل کا ، قمری کا ترانہ دے دے
مدح حیدرؑ کی لکھوں دل کھول کے اپنا امیر
قائم آلِ محمدؐ کا زمانہ دے دے

--عامر و نیر--

عشق شبیرؑ میں وہ لوگ جو مر جاتے ہیں
یوں سمجھ لیجیے پردیس سے گھر جاتے ہیں
ہم تو پروانے ہیں شعلوں سے گزر جاتے ہیں
اور کچھ لوگ تو جگنو سے بھی ڈر جاتے ہیں
مشکلیں گھیر لیں تو لو عباسؑ کا نام
نام عباس سے طوفان ٹھہر جاتے ہیں

--عامر و نیر--

صاف ہوتا ہے عیاں موجوں کی طغیانی سے
صبح کے وقت گزرتا ہے کوئی پانی سے
طاقِ امید میں رکھے ہوئے بے نور چراغ
روشنی مانگ رہے ہیں تیری پیشانی سے

--نیر جلالپوری--

روک لے آ کے ان آنکھوں کو پتھرانے سے
چہرے مل جائیں گے جذبوں کو تیرے آنے سے
کام آ جائیں گے بچھ کر تیرے رستے میں گلاب
ورنہ کیا فائدہ گلدانوں میں مرجھانے سے

--نیر جلالپوری--

لمحے جو کٹ رہے ہیں تیرے انتظار میں
صدیاں سمیٹ لائے ہیں اپنے حصار میں

مولا مجھے نگاہِ کرم میں سمیٹ لے
بکھرا پڑا ہوا ہوں تیرے انتظار میں

--ضیاء--

دیوداسیوں میں بھی قائم میرا عقیدہ ہے
شبِ فراق میں امید کا اجالا ہے
خوشا نصیب وہاں لائی زندگی مجھکو
جہاں چراغ نہیں ہے مگر اجالا ہے
تم انتظار کراؤ میں انتظار کروں
وہ مصلحت ہے تمہاری یہ فرض میرا ہے

--ضیاء--

دعا کا حوصلہ دستِ دعا پہ رکھ دینا
عطا کا فیصلہ مشکل کشا پہ رکھ دینا
تمہارے اشک اگر کم پڑیں پئے خدمت
تو دل نکال کے فرشِ عزا پہ رکھ دینا

--ضیاء--

آج کی رات نجف ایک کرشمہ دیکھا
شب کے ماتھے پہ بھی سورج کا اجالا دیکھا
جتنا اسلام کے ماتھے پہ پسینہ دیکھا
خون شبیرؑ کا اس سے بھی زیادہ دیکھا
اس کی نظروں میں بہت دور سے دیکھا پانی
جس کی نظروں نے بہت پاس سے دریا دیکھا
بھائی دیکھے ہیں زمانے میں ہزاروں لیکن
ایک بھائی بھی نہ عباسؑ کے جیسا دیکھا

--ضیاء--

اپنے بچوں کیلئے جمع کیا۔سید نزر عباس۔یکم جنوری ۲۰۰۵

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساجد نقوی کی رباعیات

کتاب جلوے سے نوٹ کی

رسولؐ اللہ

کل یوں تو کئی آئے کل تر نہیں آیا
اکملت کے اعزاز کا رہبر نہیں آیا
امت میں ہوں محسوب رسولان سلف بھی
اس شان کا دنیا میں پیمبر نہیں آیا

آلام و مصائب میں بھی وہ شاد رہے گا
جو صاحب ایماں ہے وہ آباد رہے گا
قرآن میں ابتر کے اشارے سے ہے ثابت
دشمن جو محمدؐ کا ہے برباد رہے گا

انکار نبوت کرتے ہو انکار رسالت کرتے ہو
اور پھر بھی مسلماں بنتے ہو کیسی یہ قیامت کرتے ہو
قرآن کو جس کے کہنے سے پیغام ہدایت مانا ہے
انکار اسی کے رتبے سے، کیا دین کی خدمت کرتے ہو

اسد سے آنکھ ملانا کوئی مذاق نہیں
فنون جنگ دکھانا کوئی مذاق نہیں
دہل رہے ہیں کلیجے لرز رہی ہے نظر
علیؑ کے سامنے آنا کوئی مذاق نہیں

کہیں پہ صبح کرتے ہیں کہیں پہ شام کرتے ہیں
سلیقہ سے بہر وقت پہ سب کام کرتے ہیں
بشارت پا چکے ہیں خاتمہ بالخیر ہونے کی
علی والے کہیں اندیشہ انجام کرتے ہیں

شیخ صاحب اپنی پیدائش کا کچھ کہیئے تو حال
کس طرح پیدا ہوئے ارشاد کچھ تو کیجئے
ہم وسیلے کا جب ہی مانیں گے تارک آپ کو
والد ماجد کا اپنے نام ہی نہ لیجئے

نہیں ہے روح تو انسان رہ نہیں سکتا
بغیر معنٰی کے قرآن رہ نہیں سکتا
علی کو چھوڑنے والے خبر بھی ہے تجھ کو
علیؑ سے ہٹتے ہی ایمان رہ نہیں سکتا

امور حق میں کہاں کس کا زور چلتا ہے
کہیں نوشتہ تقدیر بھی بدلتا ہے
یہ بات میری سمجھ میں نہ آسکی اب تک
علیؑ کے ذکر سے کیوں دل کسی کا جلتا ہے

منافقت سے کوئی فیض پا نہیں سکتا
چراغ حق کو زمانہ بجھا نہیں سکتا
سیاست امویہ پسند ہو جس کو
علی کا نام زباں پر وہ لا نہیں سکتا

علی سے بغض ہے دل میں نبیؐ سے الفت ہے
عجیب ہے یہ طبیعت، عجیب فطرت ہے
پکارتا ہے جہنم ادھر چلے آؤ
مخالفین علی کی یہاں ضرورت ہے

علی سے عشق جو اے شیخ کر نہیں سکتا
صراط سے وہ سلامت گزر نہیں سکتا
ہزار بار نہیں لاکھ بار قتل کرو
علی کے عشق کا مارا تو مر نہیں سکتا

ہر اک پہ کرم ہے سحر و شام علی کا
مشکل میں لیا کرتے ہیں سب نام علی کا
ید دست خدا، نفس خدا، عین خدا ہیں
معبودی کا کام ہے ہر کام علی کا

کیا کوئی بتا سکتا ہے امکان علی کا
ہر شخص کو ہوتا نہیں عرفان علی کا
اے دشمن ایماں تجھے کیا یہ نہیں معلوم
ایمان کی شہ رگ پہ ہے احسان علی کا

غدیر خم میں نیا انقلاب آیا ہے
اک آفتاب پس آفتاب آیا ہے
بلند کر کے علی کو نبیؐ یہ کہتے ہیں
یہ میرا مثل یہ میرا جواب آیا ہے

جو اقتدار نبیؐ ہے وہ اقتدار بتولؑ
امام وقت سے کچھ کم نہیں وقار بتولؑ
نبوت اور امامت کا ہیں یہی مرکز
اب اس سے بڑھ کے بھی کیا ہوگا اعتبار بتولؑ

ملی جو آل احمدؐ کو وہ عظمت جا نہیں سکتی
کبھی غیروں کے گھر حق کی ولایت جا نہیں سکتی
حسنؑ آئے جہاں میں ہل گئی باطل کی بنیادیں
نبیؐ کے خانداں سے اب خلافت جا نہیں سکتی

اوصاف ولی ابن ولی کے منکر
کردار رسید ازلی کے منکر
اس دور میں بھی ہیں سینکڑوں شمر و یزید
اب بھی ہیں حسینؑ ابن علی کے منکر

نگاہ حق میں جو ہے انتخاب آیا ہے
علی کے گھر میں پھر اک آفتاب آیا ہے
نصیریوں سے یہ کہہ دے کوئی خدا کے لئے
چلو تمہارے خدا کا جواب آیا ہے

آیا لب فرات وفاؤں کا جب امام
موجوں نے سر کو پاؤں پہ رکھا با احترام
عباسؑ نامدار نے ایک ایک بوند پر
لکھا ہے اپنے خون جگر سے وفا کا نام

طالب دعا۔ سید بزرگ عباس ۔ ۲۰ نومبر ۲۰۰۳ م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کافر

جو لوگ علیؑ کے شیعہ پر بہتان تراشا کرتے ہیں
وہ احمق لوگ حقیقت میں خود آپ کو کافر کہتے ہیں
آدمؑ کی علیؑ نے بخشش کی آدمؑ بھی علیؑ کا شیعہ تھا
یہ کیسے بیٹے ہیں شوکت جو باپ کو کافر کہتے ہیں

--شوکت--

کیوں تجھ کو دشمنی ہے علیؑ و حسینؑ سے
فرصت ملے تو پوچھ کبھی والدین سے

--محسن نقوی--

ملاوٹ کا لہو کیا مرتضےٰؑ کو یاد رکھے گا
کھرا ہو خون جس کا وہ علیؑ کو یاد کرتے ہیں

کرتے ہیں سجدہ سوئے زچہ خانۂ علیؑ
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہیں

--قمر جلالوی--

اے مسلماں دیکھا کر ایک کنکر کا مزاج　　سنگریزہ بھی سمجھتا ہے پیمبرؐ کا مزاج
اک منافق بھی رہا اور اک نے کلمہ پڑھ لیا　　وہ صحابی کی روش تھی یہ ہے پتھر کا مزاج

--نیر جلال پوری--

حیدرؑ کی عداوت تمہیں کر دیتی ہے اندھا
تم توڑنے لگتے ہو شریعت کے بھرم کو
عمران کو کافر جو کہا یہ بھی نہ سوچا
بیت اللہ نے رستہ دیا کافر کے حرم کو

وہ کون ہے جو ذکرِ محمدؐ سے ٹوک دے
خود کو بڑھا کے نارِ جہنم میں جھونک دے
مسجد میں تم کو ذکرِ حیدرؑ ہے ناگوار
جا مرتضےٰؑ کو کعبے میں آنے سے روک دے

جتنے ڈالرسے پلا کرتے ہیں یہ فتویٰ فروش
اتنا ہم نام پہ مولاؑ کے لٹا دیتے ہیں
سال میں چھپتی ہیں بدعت کی کتابیں جتنی
اتنا ہم بچوں کو دس دن میں پڑھا دیتے ہیں

••••••

مشکل میں جو ایک در سے مدد مانگ رہے ہیں
آئے جو مصیبت تو وہ سب مانگ رہے ہیں
لے جائیں گے کیا خاک تجھے خلدِ بریں میں
جو اپنے لئے ان سے مدد مانگ رہے ہیں

جانے کس سچائی کا حامل ہے اعلانِ غدیر　　جان کر انجان بن جاتے ہیں یارانِ غدیر
وہ تو کہیے اس گھڑی بیمار پیغمبرؐ نہ تھے　　ورنہ یہ اعلان ہو جاتا ہذیانِ غدیر

خون میں ڈوبے ہوئے ہیں آج بھی معصوم دو
اک ابو طالبؑ کا ایماں ایک اعلانِ غدیر
دشمنِ آلِ محمدؐ تیرا میرا جوڑ کیا
تو مسلمانِ سقیفہ میں مسلمانِ غدیر

کیوں علیؑ والوں کو تو کہتا ہے کافر کافر　　مفتیٔ عصر عجب تیری ستم رانی ہے
ڈوب جائے نہ تجھے لے کے یہ فتووں کا عمل　　غور سے دیکھ تیرے چاروں طرف پانی ہے

(اپنے بچوں کیلئے جمع کیا -- طالبِ دعا - سیدہ زرعباس یکم نومبر ۲۰۰۲ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھنؤ و رجلالپور کے شعرا کی رباعیاں

مکہ حسینؑ کا ہے مدینہ حسینؑ کا   یہ پوری کائنات ہے صدقہ حسینؑ کا
کیا کہہ سکے بشر کہ خدا کی زبان میں   قرآن پڑھ رہا ہے نیزہ حسینؑ کا

--محسن عمرانؔ--

زمیں سے تا بہ فلک جو بھی اس حصار میں ہے
وہ بوترابؑ کی مرضی کے اختیار میں ہے
نہ ہو سکے گا احاطہ علیؑ کی عظمت کا
یہ کائنات خدا ہے جو اختصار میں ہے

--محسن عمرانؔ--

فقیر سب ہیں یہاں پر مگر بنام علیؑ
بس اک وقار کو ملتا ہے کیا کیا جائے

--نذیر باقری--

زمین و آسماں کے ذرے ذرے کا سلام اس پر
کہ جس کی گود نبوت اور امامت کا ٹھکانہ ہے
ابد تک چین سے سوتا رہے گا دین پیغمبرؐ
سرِ اسلام کے نیچے ابوطالبؑ کا شانہ ہے

یہ کاروبار چلا ہے علیؑ کے بارے میں
کہ اختصار ہوا ہے علیؑ کے بارے میں
تیرا وجود نجس ہے نہیں سے ہوا ثابت
یہ تو نے شک جو کیا ہے علیؑ کے بارے میں

کتنا عجب ہے صاحب غیبت کا انتظار
دو دن کی زندگی میں قیامت کا انتظار
تیرے قدم کا تیری امامت کا انتظار
پانی کو ہے نماز جماعت کا انتظار
دل آئینہ بنے ہوئے صدیاں گزر گئیں
کب تک نظر کرے تیری صورت کا انتظار
سورے کھڑے ہیں باب مدینہ کے ہر طرف
قرآن کو ہے آخری آیت کا انتظار

یہ فرمایا شیخ جی نے کہ سب کچھ خدا کا ہے
سچی تھی بات ہم نے سر اپنا جھکا لیا
پھر اس کے بعد کیا کیا تم کو خبر بھی ہے
مسجد سے چندہ لے کے اپنا گھر بنا لیا

--انور خورشید ہلوری--

مال اسلام پہ سب آپ نے قربان کیا
اس لئے ایک بھی سوتا نہیں بھوکا کوئی
اور اتنی خیرات خدیجہؑ نے مسلماں کو دے دی
کہ گھر میں سادات کے جاتا نہیں صدقہ کوئی

--انور خورشید ہلوری--

نسل حیدرؑ کو تو پروان چڑھایا رب نے
دشمنی کا تو نتیجہ دیکھے کوئی
ان کے گھر پہ تو ستارے نے کیا ہے سجدہ
غیر کے گھر پہ تو جاتا نہیں کوا کوئی

--انور خورشید ہلوری--

دین خدا اور دین خلافت میں فرق ہے
لنگڑے کا ذکر کیوں ہو دسہری کے سامنے
کرتے ہو تم خدیجہؑ کا کس سے مقابلہ
کھٹیے کی کیا بساط دسہری کے سامنے

--انور خورشید ہلوری--

ہے نمبر موبائل کا ساتھ آٹھ چھ ۸۶ ے
بھلا بات کرنا کوئی حال ہے
میں جب چاہوں سجدے میں باتیں کروں
میرے ہاتھ میں مولا کا سم SIM کارڈ ہے

--انور خورشید ہلوری--

دونوں جہاں میں جزو رسالت ہے فاطمہؑ
قرآں گواہ رحل امامت ہے فاطمہؑ
میں نے کہا کہ مرکز عصمت یہی تو ہے
تحریر بڑھ کے بولی طہارت ہے فاطمہؑ

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے جمع کیں --سید نذر عباس۔ ۱۴ جنوری ۲۰۰۴ء

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولانا السیّد منظور حسین نقوی

خدائے پاک و غنی کے سہارے جیتا ہوں
عطا و فیضِ نبیؐ کے سہارے جیتا ہوں
گناہگار ہوں نادم ہوں اور پریشاں ہوں
ولائے مولا علیؑ کے سہارے جیتا ہوں

قول کچھ اور فعل کچھ مومن کا ہوتا ہی نہیں
بس وہی مومن ہے قول و فعل جس کا ایک ہے
نیک تو بنتے ہیں سارے قولِ پیغمبرؐ سنو!
صدقِ دل سے جو مطیعِ آل ہے وہ نیک ہے

سوچ تو دل میں منکرِ توحید
جُز خدا رزق کون دیتا ہے
ان کی سیرت پہ بھی چلا ہوتا
نام مولا علیؑ کا لیتا ہے

جس کو علیؑ سے ہو گی محبت حلالی ہے
جنت میں جائے گا وہی مومن موالی ہے
بغضِ علیؑ کی جس نے بنا دل میں ڈالی ہے
ولد الحرام ہے یہ سزا اُس نے پالی ہے
واللہ کے کلام کا نہ محمدؐ کے کلام کا
حیدرؑ سے جو پھرا ہے وہ نطفہ حرام کا

سب سے مقدم ہے خدا اور بعد ذاتِ ذوالعلا
اول حبیبِ کبریا دوئم علیؑ شیرِ خدا
سوئم جنابِ فاطمہؑ بنتِ رسولؐ دوسرا
چوتھے حسنؑ شاہِ ہدیٰ پنجم شہیدِ کربلا

لی خمسة أطفي بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

کیا ہی یہ نام پاک ہیں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
ان ناموں میں حق نے اثر ہے اسمِ اعظم کا رکھا
جس وقت ساقِ عرش پر ان کو قلم لکھنے لگا
پیہم صریرِ کلک سے پیدا ہوئی تب یہ صدا

لی خمسة أطفي بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

رنج و مشکل میں اگر کوئی بشر ہو مبتلا
ان ناموں کی تاثیر کو پڑھ کر وہ لیوے آزما
زنہار آ سکتی نہیں نزدیک اس کے کچھ بلا
رکھتا ہے جو وردِ زباں شام و سحر صبح و مسا

لی خمسة أطفي بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

اسمائے حسنیٰ ہیں یہ وہ قرآں میں ہے جن کی ثنا
آدمؑ کی توبہ کو ملا حسنِ قبول ان سے ملا
طوفاں سے بیڑا نوحؑ کا ان ہی کی برکت سے بچا
یونسؑ شکم میں حوت کے پڑھتے رہے یہ برملا

لی خمسة أطفي بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

یہ نام یوسفؑ کے لئے تھے چاہ میں آبِ بقا
اور دارِ پر وردِ دلِ عیسیٰؑ کی تھی یہ ہی دوا
ان کے تصدق سے ہوئی ایوبؑ کو حاصل شفا
پڑھتے ہیں الیاسؑ و خضرؑ یہی وظیفہ دائما

لی خمسة أطفي بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

ان ناموں کی عظمت پہ تھے داؤدؑ سو جاں سے فدا
کرتے تھے ان کا تذکرہ دائم جنابِ ذکریاؑ
نمرود نے جب آگ میں ڈالے خلیلِ کبریا
لب پر تھے ان کے اس گھڑی یہ نامِ پاک اور دعا

لی خمسة أطفي بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

جس شہر میں جس قریہ میں طاعون ہو یا ہو وبا
اس جا کے رہنے والوں کو لازم ہے اے اہلِ ولا
پر با عقیدے سے کریں شبیرؑ کی بزمِ عزا
اور بعد مجلس یکزباں ہو کر پڑھیں یہ سب دعا

لی خمسة أطفي بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

جل بھن کے کوہِ طور پہ ہو جاتے موسیٰؑ اک سرا
ان ناموں کی تائید سے لیکن ٹلی سر سے بلا
یعقوبؑ سے بچھڑا پسر لٹتا نہ تا روزِ جزا
درگاہِ خالق میں اگر کرتا نہ یوں وہ التجا

لی خمسة أطفي بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

اسمائے اعظم ہیں یہی اسمائے پاکِ پنجتن
سب انبیاؑ و اوصیاء دائم دمِ رنج و محن
بہتر وسیلہ جان کر پیشِ خدائے ذوالمنن
کرتے تھے عرضِ مدعا پڑھ کر یہ با صوتِ حسن

لی خمسة أطفي بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

تیری حفاظت میں رہیں سرورؐ کے سب اہلِ عزا
سن لے یہ سرمد کی دعا اس بزمِ غم کا واسطہ

لی خمسة أطفي بها حر الوباء الحاطمة
المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رُباعیات

زباں پہ مولا علی کا جو نام آجائے تو قدسیوں کا فلک سے سلام آجائے
جو مشکلوں میں ہو خود کس کے کام آئے گا پکار اس کو جو مشکل میں کام آجائے

باعمل عالم بلاشک واجب التعظیم ہے صاحب تقویٰ جو ہے وہ لائق تکریم ہے
کبریائی ہے فقط زیبا خدا کے واسطے انکساری سے رہو یہ دین کی تعلیم ہے

علیؑ کا ذکر مجالس کی زیب و زینت ہے حدیث میں ہے کہ ذکر علی عبادت ہے
ہے جس کو بغض علیؑ سے جلے گا دوزخ میں وہ جنتی ہے علیؑ سے جسے محبت ہے

جو دل میں حب علی ہے تو دل ملول نہیں بغیر اُن کی ولا کے تو کچھ حصول نہیں
عقیدہ اور عمل دونو لازم و ملزوم بلا دلیل جو دعویٰ ہو وہ قبول نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں کچھ گریں گے کئی سنگ وخشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بروزِ حشر
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

غربت ہے رشک بخت سکندر بنی ہوئی
صحرا کی تشنگی ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ
نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

سکتے میں خواب دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآں دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے

ذرا احتیاط سے کام لے نہ زباں دراز ہو اس قدر
کہ حسینیت سے الجھ سکے ابھی تجھ میں اتنا تو دم نہیں
ہے عروج دیں کا امیں یہی ہے نشانِ فتح مبیں یہی
اسے چشم بد سے نہ دیکھنا یہ علَم ہے تیرا قلم نہیں

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلول نے بیچی کبھی حرؑ نے خریدی ہے
خداوندا تری جنت بڑی سستی نظر آئی

اب تک الجھ رہا ہے یزیدی ہجوم سے
شبیرؑ تو نے دین کو غازی بنا دیا
تجھ پر درود پڑھ کے پہنچتی ہے حق کے پاس
تو نے نماز کو بھی نمازی بنا دیا

پھوٹا تھا جو کبھی کسی نیزے کی نوک سے
ہر عہد پر محیط وہی انقلاب ہے
ہر دور میں حسینؑ نے ثابت یہ کر دیا
ہر دور کے یزید کا خانہ خراب ہے

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

حسینیتؑ تری تعظیم جا بجا ہوگی
یزیدیت تری تذلیل برملا ہوگی
ہر ایک دل پہ لگی ہے غمِ حسینؑ کی مہر
اگر شکست یہی ہے تو فتح کیا ہوگی

jabir.abbas@yahoo.com

مرضی ہے تیری، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر

کیا فکر جہاں نوکر سلطانِ وفا ہوں
میں قبر کی آغوش میں راحت سے رہوں گا
محشر کی تپش مجھ کو پریشاں نہ کرے گی
میں پرچم عباسؑ کے سائے میں رہوں گا

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسین
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسین
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ حسینؑ! حسینؑ!

علیؑ جو قبر میں آئے ہوئے ہیں، چین سے ہوں
یہ دل ہے رقص میں خوشبو کی ڈالیوں کی طرح
فرشتے بہر سفارش زمیں پہ بیٹھے ہیں
کس سخی کے مہذب سوالیوں کی طرح

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
جس سے شب سیاہ یزیدی لرز اٹھے
خود اپنے دل سے پوچھ وہی دن حسینؑ ہے

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

اس شان سے جائیں گے سرِحشر بھی ہم لوگ
مولا تیری چاہت کا بھرم ہاتھ میں ہوگا
جھک جھک کے ملیں گے ہمیں دربانِ ارم خود
سینے میں ترا عشق علم ہاتھ میں ہوگا

تحت الثریٰ ہے بغضِ علیؑ کی گھٹن کا روپ
کوثر مرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے
جنت علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ
دوزخ بتولؑ پاک کی رنجش کا نام ہے

بوقت مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعات

محسن نقوی

محشر میں اس انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیر ترے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

منصب کا اشتیاق نہ پروائے تخت وتاج
تیرا ہر اک غلام بڑی تمکنت میں ہے
جنت میں کون جائے گا تیری رضا بغیر
جنت بھی اے حسینؑ تیری سلطنت میں ہے

صبر و سکوں کا ناز وہی دِل کا چین ہے
مظلوم ہو کے بھی جو شہِ مشرقین ہے
پوچھی متاعِ دامنِ اسلام جب کبھی
اسلام کہہ اُٹھا مرا سب کچھ حسینؑ ہے

روحِ اذاں ہے باپ تو بیٹا نمازِ دیں
مسجد علیؑ کی ہے تو مصلّیٰ حسینؑ کا
جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؑ کا، عرشِ معلّیٰ حسینؑ کا

انگشتری ہے دیں کی، نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

جو ناطقِ قرآں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابنِ علیؑ بر سرِ صحرا
عباسؑ نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ
قصرِ اِرم تو اس کے لیے سنگ وخشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہو میرے حسینؑ کا
اُس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

اپنی تقدیر پہ سایہ ہے ترا ابن علیؑ
قافلہ گردشِ دوراں کا کہاں رُکتا ہے؟
پرچم حضرت عباسؑ کا بوسہ لینے
سجدہ کرنے کو کئی بار فلک جھکتا ہے

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دُور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ وفا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچم حسینؑ
اِس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباسؑ صحیفہ ہے امامت کے عمل کا
عباسؑ کی آواز ہے فرمان ازل کا
ہر ظلم کی تقدیر ہے جکڑی ہوئی اس میں
عباسؑ کا پنجہ بھی شکنجہ ہے اجل کا

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

حکمت کے آئینے کا سکندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا ہے کنار، سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہِ ذوالجلال فنا تجھ سے دور ہے
دل میں نہیں ہے روح کے اندر ہے تو حسینؑ

انسان کو سکون سے رہنا سکھا دیا
ہنس ہنس کے ظلم و جور بھی سہنا سکھا دیا
شبیرؑ تیری پیاس نے محشر کی شام تک
آنکھوں کی ہر فرات کو بہنا سکھا دیا

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم احساس نگوں ملتا ہے
ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا!
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

سورج ابھی نہ جا تو حد مشرقین سے
جبریل ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسینؑ سے

لمحہ لمحہ رُخِ احساس کی ضو بٹتی ہے
ریزہ ریزہ غم کونین کی لو بٹتی ہے
پوچھ مت کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس
اس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

اعمال میں ثبوتِ ولا ہے غم حسینؑ
نبیوں کی بندگی کا صلہ ہے غم حسینؑ
دشمن غمِ حسینؑ کے دوزخ کا رزق ہیں!
وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ

مشکل ہے قرضِ ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بوقتِ مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

حسنینؑ کے قدموں کی بچی دھول ہیں تارے
جنت کی فضا بنتِ پیمبرؐ کے سبب ہے
ہے عرش محمدؐ کے فضائل کی بلندی
معراج، یداللہ کی زیارت کا لقب ہے

ضمیرِ ابن آدم میں شعاعِ نورِ ایمانی
نگہبانِ رسالت کے بس اک نقشِ قدم سے ہے
نہ ہوتا یہ مسیحا تو شریعت سانس نہ لیتی
دلِ اسلام کی دھڑکن ابوطالب کے دم سے ہے

یہ بات یاد رکھ کہ عقیدے کی بات ہے
اس بات کا لقب ہی کلیدِ نجات ہے
دوزخ منافقوں کی عبادت کا ہے جہیز
جنت علیؑ کے ذکر کی پہلی زکوٰۃ ہے

دستِ تاریخ کی پوشیدہ لکیریں تو پڑھو
ہر مسلمان کا مقسوم ابو طالب ہے
کفر و ایماں کی یہ بحث کہاں سے آئی
جبکہ اسلام کا مفہوم ابو طالب ہے

اگر نہ صبرِ مسلسل کی انتہا کرتے
کہاں سے عزمِ پیمبرؐ کی ابتدا کرتے
خدا کے دیں کو تمنا تھی سرفرازی کی
حسینؑ سر نہ کٹاتے تو اور کیا کرتے

علیؑ اس شان سے نازل ہوئے ہیں
تحیر اک جہاں پر چھا گیا ہے
بتو! نکلو خدا کے گھر سے دیکھو
خدا کی شکل والا آ گیا ہے

اگر کسی دل میں بغضِ حیدرؑ کی دھول ہو گی جنابِ والا
تو پھر عقیدے کی ہر ادا بے اصول ہو گی جنابِ والا
اگر کسی سے بروزِ محشر خفا ہو نبیؐ کی بیٹی
تو پھر بہشتِ بریں کی خواہش فضول ہو گی جنابِ والا

نوکِ سناں پہ ہے سرِ مظلوم سرفراز
خنجر غرورِ ظلم کے سینے میں گڑ گیا
کہنے لگے حسینؑ کہ بول اے یزیدیت
بس ایک وار میں ترا چہرہ بگڑ گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

نوکِ سناں پہ ہے سرِ مظلوم سرفراز
خنجر غرورِ ظلم کے سینے میں گڑ گیا
کہنے لگے حسینؑ کہ بول اے یزیدیت
بس ایک وار میں ترا چہرہ بگڑ گیا

چھیڑو نہ مجھے اے مرے دلدار ملنگو
جو کچھ بھی تمہیں چاہیے ماحول سے لے لو
اس وقت میں نبیوں کے مسائل میں ہوں مصروف
جنت کی طلب ہے تو وہ بہلول سے لے لو

اللہ رے بانکپن ابو طالب کے لال کا
آئے تو مرتضیٰؑ نے ٹھکانہ کہاں لیا
بچپن کی پہلی ضد بھی نہایت حسین تھی
ملتی تھی جس سے شکل اسی کا مکاں لیا

کعبہ علیؑ کا مسجد و منبر علیؑ کے ہیں
ابدال و غوث و قطب و قلندر علیؑ کے ہیں
محشر میں اہلِ حشر پہ آخر کھلا یہ بھید
سوداگرانِ خلد گداگر علیؑ کے ہیں

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر علیؑ کا نام
فرطِ ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر علیؑ کا نام

غمِ حسینؑ کے آنسو ہیں اپنی آنکھوں میں
سجا کے جسم پہ ماتم کے داغ لائے ہیں
سنا تھا قبر کے اندر بڑا اندھیرا ہے
ہم اپنے ساتھ ہزاروں چراغ لائے ہیں

دنیا و آخرت میں نہ بھوکے مریں گے ہم
غربت میں بھی نہ اپنے قدم ڈگمگائیں گے
بے روزگار ہو بھی گئے گر تو دیکھنا
جنت کے گھر کو بیچ کے روٹی کمائیں گے

جلائیں مردے ٹھوکر سے ابھاریں ڈوبتا سورج
جہاں میں بندگانِ باہنر ایسے بھی ہوتے ہیں
علیؑ میرا خدا ہرگز نہیں لیکن بتا مجھ کو
خداوندا! خدائی میں بشر ایسے بھی ہوتے ہیں

خلد بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
تسکین قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
کیونکر نہ تیرا ورد کرے دینِ پنجتن
تسبیح فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ بھید کھلا حر کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے ایک تبسم سے بھی کم ہے

اب بھی آتی ہے یہ آوازِ رباب
عمر بھر دشت کو ترسیں بادل
ڈر نہ جائے کوئی معصوم بدن
قبرِ اصغرؑ پہ نہ برسیں بادل

اے کفر کے فتووں کی دکاں کھولنے والو!
بوسیدہ عقائد کے درو بام سنبھالو
پھر شوق سے ہم اہلِ مودت سے الجھنا
پہلے ذرا ایمان بزرگوں کا بچا لو

ہری ہو کر مری شاخِ تمنا اور ہلتی ہے
مودت کے چمن میں ہر کلی یک لخت کھلتی ہے
خدا برحق سہی لیکن پریشانی کے عالم میں
علیؑ کا نام لینے سے بڑی تسکین ملتی ہے

پانی پانی کر گئی دریا کو اک بچے کی پیاس
تشنگی کو سانس لینے کا قرینہ آ گیا
تیر کھا کر ہنس پڑا اصغرؑ کچھ اس انداز سے
شرم سے قاتل کے ماتھے پر پسینہ آ گیا

فرعونِ عصرِ نو کے نمک خوار نوکرو
جو تم کو غرق کر دے وہی نیل ہم بھی ہیں
اے ابرہہ کی فوج کے بدمست ہاتھیو
انجام سوچ لو کہ ابابیل ہم بھی ہیں

اسلام کھو چکا تھا غرورِ یزید میں
کرتا نہ کربلا میں جو بیعت حسینؑ کی
شک ہو تو اب بھی روحِ پیمبرؐ سے پوچھ لے
رائج ہے دو جہاں میں شریعت حسینؑ کی

تو کفرِ کل کی ڈھال میں ایمانِ کل کا وار
دوزخ کے راستے کا مسافر ہے تو کہ میں
تو پیروِ یزید میں نوکر حسینؑ کا
سچ سچ بتا کہ اصل میں کافر ہے تو کہ میں

ان کی فطرت ہے ہر اک مومن سے لڑنا بے سبب
ان سے پہلے بھی کئی شیطاں صفت آئے گئے
یہ تو کیا ہیں غور سے دیکھا، تو ان کی بھیڑ میں
کچھ نبوت پر بھی شک کرتے ہوئے پائے گئے

jabir.abbas@yahoo.com

ہر درد کے لبوں پہ سجا ہے دوا کا نام
حاجت سے پوچھ لے کبھی حاجت روا کا نام
تجھ کو یقیں نہ ہو تو کبھی آزما کے دیکھ
مشکل کی موت ہے مرے مشکل کشا کا نام

انسانیت کو روپ بدلنا سکھا دیا
قطرے کو بحرِ تند میں ڈھلنا سکھا دیا
تو نے بشر کی آبلہ پائی کو اے حسینؑ
خنجر کی تیز دھار پہ چلنا سکھا دیا

جو ناطق قرآں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابن علی برسر صحرا
عباس نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

ہر ایک اشک شبنم برگِ گل نجات
کالی قبا لبادۂ عرشِ برین ہے
ماتم نہیں حسین کی عظمت کا طبل ہے
نوحہ نہیں ترانۂ فتح مبین ہے

مولانا حسینؑ تیری مودت سے عہد ہے
اس عہد پر حضور ہمیں اب غرور ہے
ہم تیرے دشمنوں کو نہ بخشیں گے حشر تک
اور حشر میں بھی ان سے الجھنا ضرور ہے

خیراتِ علم و بخششِ محشرؑ متاعِ خلد
ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب ہے
جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ حیدرؑ کے در سے مانگ
یہ درؑ درِ خدا سے نہایت قریب ہے

حسینؑ جس کے گداگروں نے بہشت بیچی زمین پر بھی
حسینؑ جس کے علم کا سایہ رہے گا عرش برین پر بھی
حسینؑ جس کے لہو کی جھلمل ہے کہکشاں کی جبین پر بھی
حسینؑ جس کے عمل کی خوشبو برس رہی ہے یقین پر بھی

تاجدارِ قلب و جاں بحر سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ فاتحِ کرب و بلا عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہرؑا کی دعا عباسؑ ہے

شبیرؑ تو نے درد کا ایواں سجا دیا
صحرا کو مثل عرشِ معلیٰ بنا دیا
تجھ پر نماز ختم ہے اے دیں کے تاجدار
تیروں پہ تو نے اپنا مصلیٰ بچھا دیا

jabir.abbas@yahoo.com

mohsin naqvi ki rubaiyan

ہم حسابی نہ کتابی پہ خبر ہے اتنی
اپنے مومن کے لیے حق کے ولی آتے ہیں
زندگی وار کے اس واسطے پہنچے ہیں یہاں
قبر میں ہم نے سنا تھا کہ علیؑ آتے ہیں

زمانے بھر میں ایسا کیمیا گر کب ہوا پیدا؟
کسی کنکر کو چھو لے اور پل میں دُر بنا ڈالے
حسینؑ ابنِ علیؑ جیسا سخی، گر ہو تو لے آؤ
جو اک چشمِ کرم سے مجرموں کو حر بنا ڈالے

عصر کی تشنہ لبی یاد آئی
وقت کی بو العجبی یاد آئی
ابر برسا جو کہیں پر محسنؔ
مجھ کو اولادِ نبیؐ یاد آئی

حشر والو! ہمیں محشر کی ضرورت کیا تھی؟
چارۂ ضعفِ بصارت کو چلے آئے ہیں
خوفِ دوزخ ہے نہ فردوس کا لالچ ہم کو
ہم تو مولاؑ کی زیارت کو چلے آئے ہیں

غنچۂ بنتِ اسدؑ شیرِ جلی یاد آیا
حرزِ جاں روحِ اذاں حق کا ولی یاد آیا
جب کبھی ماہِ رجب صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

یہی خیال مرے دل کا چین لگتا ہے
میں کیا کروں کہ یہی نورِ عین لگتا ہے
برا نہ مان کہ نیزے کی نوک پر مجھ کو
زمیں پہ عرش سے اونچا حسینؑ لگتا ہے

نیزے کی نوک، دوشِ نبیؐ، زینِ ذوالجناح
جچتی ہے اس طرح کی سواری حسینؑ کو
جس زندگی پہ سایۂ ظلمِ یزید ہو
اس زندگی سے موت ہے پیاری حسینؑ کو

لمحہ ابھر رہا ہے فروع و اصول کا
منظر نکھر رہا ہے وہ رد و قبول کا
صف باندھ کر کھڑی ہیں جہاں کی حقیقتیں
تاریخ لکھ رہا ہے نواسۂ رسولؐ کا

ترے دل میں کیسی گرہ پڑی تجھے اس سے اتنا حسد ہے کیوں؟
جو نبیؐ کی آنکھ کا نور ہے جو علیؑ کی روح کا چین ہے
کبھی دیکھ اپنے خمیر میں کبھی پوچھ اپنے ضمیر سے
وہ جو مٹ گیا وہ یزید تھا، جو نہ مٹ سکا وہ حسینؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

nazar rd 8 oct 2004

Presented by: Rana Jabir Abbas

MOHSIN NAQVI KI RUBAIYAT

عمل کا زیب، شریعت کا زین کہتے ہیں
بطونِ قلب نبوت کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید
اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

شجاعت کا صدف، مینارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؑ کہتے ہیں

عالم میں ہر سخی نے سوالی کے واسطے
ہاتھوں سے در خود اپنے خزانوں کے وا کیے
عباسؑ وہ سخی ہے کہ دنیا میں دین کو
ہاتھوں سمیت بھیک میں بازو عطا کیے

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علم کو سلامی دیا کرو

عباسؑ کی وجاہت کا یہ عالم ہے جہاں میں
ہر سانس پہ لگتا ہے کہ نیزے کی انی ہے
دریا میں ابھرتی ہوئی موجوں کو ذرا دیکھ
یہ ماتم عباسؑ میں زنجیر زنی ہے

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت کئی ذروں کی سرِ عرش تلک ہے
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی مرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غم حسینؑ
قصرِ ارم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہے میرے حسینؑ کا
اس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

کب بشر واقفِ اسرارِ جلی بنتا ہے
مردے ٹھوکر سے جلائے تو ولی بنتا ہے
کوئی انساں شبِ ہجرت بڑے آرام کے ساتھ
بسترِ موت پہ سوئے تو علیؑ بنتا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا حسن، عقیدت کا زیب و زین بنا
علی کا خون، لعابِ رسولؐ، شیرِ بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

NAZAR ABBAS. 8-10-2004 RD

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

MOHSIN NAQVI KI RUBAIYAN

حادثے جب بھی مجھے رہ سے ہٹانے آئے
لوگ جب بھی مجھے مشکل میں ستانے آئے
میں نے گھبرا کے کہا مولا علیؑ ادرکنی
انبیاء بڑھ کے مرا ہاتھ بٹانے آئے

کس نے کہا کہ مفتی و ملا کے شر میں آ؟
یا دشمنِ علیؑ کی حدودِ اثر میں آ
جنت خریدنے کو چلا ہے تو جانِ من!
بہلول کے سجے ہوئے "نیلام گھر" میں آ

کیوں کہہ رہے ہو رین بسیرا ہے زندگی
صحرائے کربلا کا سویرا ہے زندگی
ڈرتی ہے ان سے موت کہ جن کی نگاہ میں
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے زندگی

لڑکھڑائی جو زباں نطق جلی یاد آیا
کوئی مشکل جو پڑی حق کا ولی یاد آیا
زندگی بھر تو سخن کہہ کے مکرنا سیکھا
موت جب سامنے آئی تو علیؑ یاد آیا

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت کا ہر اک گھر تری جاگیر ہے لیکن
شبیر کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

پڑا جو رعب تو سب قیل و قال بھول گئے
چلا دماغ کچھ ایسا کہ چال بھول گئے
لحد میں ہم نے جو مولا علیؑ کا نام لیا
قسم خدا کی فرشتے سوال بھول گئے

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

چھلنی تھا ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا
اپنے لہو میں تر تھا لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصولِ دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھٹے گی کذب کی گردِ کہن آہستہ آہستہ!
مٹے گی فکرِ انساں کی تھکن آہستہ آہستہ
ابھی تاریخ کو بچپن کی سرحد سے گزرنے دو
کھلیں گے اِس پہ اوصافِ حسنؑ آہستہ آہستہ

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاش حدودِ چمن کی ہے:
اِس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دُنیا کو پھر اَمن ضرورت حسنؑ کی ہے

انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سُورج پہ سوچ، چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

حسنؑ مولا حوادث جب بہ اندازِ دگر آئے
تری بخشش کے ساماں آنکھ سے دِل میں اُتر آئے
تلاشِ رزق کی خاطر جو سُوئے آسماں دیکھا
ستارے تیرے دسترخوان کے ٹکڑے نظر آئے

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ اَزلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہُوا سُورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اُسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

اے خدا فکر کی تقسیم اٹل ہو جاتی
دل کو حاصل نئی معراجِ عمل ہو جاتی
وقتِ آخر تجھے سجدہ جو نہ کرتا شبیرؑ!
کربلا؛ خانۂ کعبہ کا بدل ہو جاتی!!

میزانِ عدل میں ہیں برابر کے دو امام
اِک سُرخرو چمن ہے مقدس چمن کے بعد
لوحِ جبینِ عظمتِ آدم پہ حشر تک
نامِ حسینؑ ثبت ہے لیکن حسنؑ کے بعد

حُسنِ حق، واقفِ اَسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مُسکراتے ہُوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

روزِ حساب سب کا سَفر ہوگا مختلف
دوزخ میں دفن ہوں گے کئی سنگ و خشت میں
لیکن حسینؑ، ہم ترے نوکر بصد خروش
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

عہدِ خزاں سرشت کی غارت گری نہ پوچھ
خوشبو کو خود تلاش حدودِ چمن کی ہے:
اِس دورِ فتنہ پرور و عصرِ فساد میں!
دُنیا کو پھر اَمن ضرورت حسنؑ کی ہے

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیرِ حیات کی
سانسیں اُکھڑ رہی ہیں دِلِ کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دُور دُور ہیں موجیں فرات کی

دِل میں شبیرؑ کی چاہت کا اثر پیدا کر
بہرِ عُقبیٰ کوئی سامانِ سفر پیدا کر
تیرے اعمال سنور جائیں گے اِک لمحے میں
شرط اِتنی ہے کبھی حرؑ کی نظر پیدا کر

صاحبِ فکر و نظر، حق کا ولی کہتے ہیں
کاشفِ کنز و حبیبِ اَزلی کہتے ہیں
جس کو ڈوبا ہُوا سُورج بھی پلٹ کر دیکھے
ہم اُسے اپنے عقیدے میں علیؑ کہتے ہیں

اِس کے مقابلے میں ہے آندھی، ستم کی دُھوپ
اِس کے کرم کی چھاؤں کا پہرہ ہے فرش پر
کچھ اِس لیے بھی جُھک نہ سکے گا یہ حشر تک
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے عرش پر!

یہ بات صرف ختم نہیں مُعجزات پر
بخشش بھی ڈھونڈتی ہے شہِ مشرقین کو
مہمان بن کے آیا تو جنت خرید لی!
حُرؑ کتنا جانتا تھا مزاجِ حسینؑ کو!!

حُسنِ حق، واقفِ اَسرارِ جلی یاد آیا
مرکزِ فقر، دو عالم کا ولی یاد آیا
جب کبھی "ماہِ رجب" صحنِ حرم سے گزرا
مُسکراتے ہُوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

تاجدارِ قلب و جاں، بحرِ سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ رفعتِ ارض و سما عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اِس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دُعا عباسؑ ہے

تاریخ تیرے تُحمّل پہ روئے گی عُمر بھر!
ہر اشک ایک طنز ہے تیرے مزاج پر
چھ ماہ کا لال؛ اور ابھی تک ہے تشنہ لب؟
اے موجۂ فرات کہیں جا کے ڈوب مر!!

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

Rubaiyat Mohsin Naqvi

دشتِ بلا کی دھوپ میں ٹکرا کے موت سے
خود زندگی کو نبضِ بشر میں پرو دیا!
شبیرؑ، تو نے اپنے لہو سے بصد خروش
بیعت کا داغ لوحِ دو عالم سے دھو دیا

توحید کی چاہت ہے تو پھر کربِ و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی!
مسجد کی صفوں سے کبھی مقتل کی طرف دیکھ
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی۔!

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ انا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچمِ حسینؑ
اس پر کسیؑ کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

مصیبت کانپنے لگتی ہے اک نعرے کی ہیبت سے
مودت کے چمن کی ہر کلی یک لخت کھلتی ہے!
خدا برحق سہی لیکن پریشانی کے عالم میں
علیؑ کا نام لینے سے بڑی تسکین ملتی ہے!!

دریائے علم و فضل کا گوہر تو ہے علیؑ!
احساسِ کردگار کا جوہر تو ہے علیؑ
اب کیا کہوں علیؑ کی فضیلت کے باب میں
کچھ بھی نہ ہو ___ بتولؑ کا شوہر تو ہے علیؑ

فشارِ قبر کو ایسا نڈھال کر دوں گا!
میں مشکلوں کی طبیعت بحال کر دوں گا
علیؑ کے نام نے جرأت وہ دی کہ زیرِ لحد
میں خود فرشتوں پہ کوئی سوال کر دوں گا

وہ اب بھی ہے ناواقفِ تہذیب و شرافت
یہ اب بھی رواں صورتِ دریائے عمل ہے!
کردارِ یزیدی کے کئی نام و نسب ہیں!!
شبیرؑ مگر اب بھی اصولوں میں اٹل ہے!

مرضی ہے تیری، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر!!

اس مسئلے پہ سوچنا کیسا، کہاں کی بحث؟
یہ فیصلہ ہے سرنوشتۂ مشرقین کا
اسلام پہ ہے ناز تو تاریخ پڑھ کے دیکھ!
اسلام اصل میں ہے تخلص حسینؑ کا

مولا حسینؑ تیری مودت سے عہد ہے
اس عہد پہ ہماری انا کو غرور ہے
ہم تیرے دشمنوں کو نہ بخشیں گے حشر تک
اور حشر میں بھی ان سے الجھنا ضرور ہے

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت تجھے بخشی تو صدا غیب سے آئی!
شبیرؑ کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے!!
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی!

سکتے ہیں خواب دین ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے۔!!
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے!!

یہ تشنگی یہ ضمیرِ بشر کی لوحِ نجات
کہ موجِ کوثر و تسنیم احترام کرے!
اسی کے فیض سے باقی رہے گی حشر تلک
نمازِ سجدۂ شبیرؑ کو سلام کرے!!

دشمن شکارِ موجِ عمل ہو کے رہ گیا
سب تاج و تخت، رزقِ اجل ہو کے رہ گیا
اللہ رے اے حسینؑ تیرے صبر کا مزاج
دستِ ستم اٹھا تھا کہ شل ہو کے رہ گیا

گر دل میں کدورت ہے ولی ابنِ ولی کی
کانٹا ہے تو گلشن میں نہ کر بات کلی کی
دوزخ تری منزل ہے اسی سمت سفر کر
جنت تو ہے جاگیر حسینؑ ابنِ علیؑ کی

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسینؑ
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسینؑ
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ "حسینؑ حسینؑ"!!

کیا علم تمہیں سایۂ دیں اوڑھنے والو
سوکھا ہے کہاں پیڑ، کہاں شاخ جلی ہے؟
اسلام کی تاریخ جھٹک کر کبھی دیکھو!
اسلام تو مقروضِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے۔!!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Rubaiyat Mohsin Naqvi

مولائے غوث و قطب و قلندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا بے کنار سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہِ ذوالجلال، فنا تجھ سے دور ہے!
دل میں نہیں ہے، روح کے اندر ہے تو حسینؑ:

واجب خدا کی ذات ہے، ممکن حسینؑ ہے!
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے!!
شام و سحر کی گردشِ پیہم سے پوچھ لو!
سورج ہے جس کا خمس وہی دن حسینؑ ہے

چھلنی ہے ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا!
اپنے لہو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصولِ دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

واجب خدا کی ذات ہے، ممکن حسینؑ ہے!
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے!!
شام و سحر کی گردشِ پیہم سے پوچھ لو!
سورج ہے جس کا خمس وہی دن حسینؑ ہے

چھلنی ہے ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا!
اپنے لہو میں تر ہے لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصولِ دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Rubaiyat Mohsin Naqvi

خالق نے کچھ اس طرح اُتارے ہیں محمدؐ
ہر دور میں ہر شخص کو پیارے ہیں محمدؐ
اکثر درِ زہراؑ پہ یہ جبریلؑ نے سوچا
پیغام کسے دوں کہ یہ سارے ہیں محمدؐ

اُس باغ پہ توحید کا پہرہ نہ ہو کیونکر؟
جس باغ کی پہچان ہی زہراؑ سی کلی ہو
اُس شخصؑ کے رُتبے کی بلندی پہ نہ جاؤ
جس شخصؑ کے ادنیٰ سے غلاموں میں علیؑ ہو

دل میں چاہت ہے پیمبرؐ کی تو دوزخ کیسی؟
پھر سرِ حشر یہ رحمت کا لبادہ کیا ہے!
اے فرشتو! میرے اعمال نہ دیکھو ٹھہرو!
پہلے پُوچھو کہ محمدؐ کا اِرادہ کیا ہے

محمدؐ کی چاہت دماغوں کی شاہی
محمدؐ کی نفرت دلوں کی تباہی
محمدؐ کی بخشش، خدا کا خزانہ
محمدؐ کی رنجش، عذابِ الٰہی

یہ بات مجھ پہ میرے عقیدے کا فیض ہے
یہ مسئلہ نہیں ہے فروغ و اُصول کا
ہر چودھویں کا چاند ہے نقشِ کفِ نبیؐ
ہر دوپہر کی دھوپ ہے سایہ رسولؐ کا

فکرِ بشر خیالِ نبوت کی دُھول ہے
معیارِ بندگی میں کوئی ضد فضول ہے
پتھر کو رزقِ نطق ملے جس کے ہاتھ سے
سمجھو وہ بالیقین خدا کا رسولؐ ہے

باطل کی سازشوں کو کچلتے رہیں گے ہم
جب تک رہے گا ہاتھ میں پرچم حسینؑ کا
قصرِ یزیدیت کی دراڑوں سے پوچھ لو
تاریخ انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا

ہر صبح، مکافات کی شاموں کے لیے ہے
دنیا دلِ نادار کے کاموں کے لیے ہے
اَعدائے نبوّت کا ٹھکانہ ہے جہنّم
جنّت تو محمدؐ کے غلاموں کے لیے ہے

نازاں ہوں مقدر پہ ہے احسان محمدؐ
ہوں آئینہ بردارِ غلامانِ محمدؐ
چھیڑے نہ مجھے حشر کے سورج کی حرارت
حاصل ہے مجھے سایۂ دامانِ محمدؐ

تمام لفظ ترے حق کا انتخاب ہُوئے
تمام زخم ترے ظلم کا جواب ہُوئے
ترے لہو کے وہ چھینٹے جو آسماں پہ پڑے
انہی میں کچھ مہ و انجم کچھ آفتاب ہُوئے!

اِنساں کی جبیں پہ ستارے سجا دیے
زخموں سے پھول دشت بلا میں کھلا دیے
نوکِ سناں پہ بول کے میرے حسینؑ نے
تاریخ کی زباں پہ تالے لگا دیے

اصولِ دیں نہ بچاتے جو کربلا والے
ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ
نمازِ عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا ناز، نبوّت کا نُورِ عین بنا
علیؑ کا خون، لعابِ رسولؐ، شیرِ بتولؑ
مِلے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

خالق کی آبرُو کے محافظ، علیؑ کے لال
نذرانۂ سجودِ ملائک وصول کر!
اکبرؑ کی لاش پر بھی تُو بیٹھا ہے مطمئن
شبّیرؑ انبیاء کی سلامی قبُول کر

یادِ غمِ حسینؑ دلوں کی سرشت ہے
ورنہ یہ رنگ و بُو کا جہاں سنگ و خشت ہے
قانون بن کے جس میں رواں ہو حُسینیت
کوئی زمیں بھی ہو وہ یقیناً بہشت ہے

آ دیکھ کربلا کو بشر کے شعور میں
شامل ہُوئے ہیں خاک کے ذرّے بھی نور میں
تاثیرِ خونِ ابنِ علیؑ ہے کہ آج تک
جھکتا ہے آسماں بھی زمیں کے حضور میں

○

مظلوم کا غم گردشِ دوراں سے جُدا ہے
یہ درد ہر اک دل کے خزانے میں چُھپا ہے
ہر وقت چھلکتی ہُوئی آنکھوں کو ذرا دیکھ!
گر ماتمِ شبّیرؑ نہیں ہے تو یہ کیا ہے؟

فطرت یہ کہہ رہی ہے کہ کونین کا نصیب
تحریر ہے حسینؑ کی زخمی جبین پر!
دیکھو، عروجِ خاکِ رہِ کربلا کہ آج!
جنّت یہ چاہتی ہے "میں ہوتی زمین پر"

سورج ابھی نہ جا تو حدِ مشرقین سے
جبریلؑ! ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت، سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حُسینؑ سے

○

شبّیرؑ! اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ راز کُھلا "حُرؑ" کے مقدر سے جہاں میں
جنّت تو ترے اِک تبسّم سے بھی کم ہے

○

وہ ابنِ مظاہر ہو کہ حُرؑ، جَون کہ مسلم
یہ کہہ کے بچھڑتا تھا ہر اک "دارِ فنا" سے
جنّت میں بھی مشکل سے مری آنکھ کُھلے گی
سویا ہوں میں شبّیرؑ کے دامن کی ہَوا سے"

تُو نے نماز پڑھ کے سرِ دشتِ کربلا
کہتا ہے کون صرف اِرم ہی خرید کی
شبّیرؑ تیرے آخری سجدے کی ضرب سے
سانسیں اُکھڑ رہی ہیں ابھی تک یزید کی

○

بڑھتی رہی سی ذرا نورِ عین میں
ملتا ہے اضطراب یونہی دل کے چین میں
سیلاب دیکھتا ہوں تو آتا ہے یہ خیال
پانی بھٹک رہا ہے تلاشِ حُسینؑ میں

○

ہر ایک اشک شبنمِ برگِ گلِ نجات
"کالی قبا" لبادۂ عرشِ بریں ہے
"ماتم نہیں" حُسینؑ کی عظمت کا طبل ہے
"نوحہ نہیں" ترانۂ فتحِ مبین ہے

لہرا بکھر رہا ہے وہ ردِ و قبول کا
چہرہ دمک رہا ہے فروع و اصول کا
صف باندھ کر کھڑی ہیں جہاں کی صداقتیں
تاریخ لکھ رہا ہے نواسہ رسولؐ کا

○

اُسی بشر کو شہِ مشرقین کہتے ہیں
دلاوروں کے دل و جاں کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید
اُسے سناں کی لغت میں حُسینؑ کہتے ہیں

○

جب سے اُٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے
کرتی ہے موج موج کہانی حُسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیلِ آب
کیا چاہتی تھی تشنہ دہانی حُسینؑ کی

---

nazar abbas collection 14-12-2004

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب شیخ ناظم صاحب کی رباعیاں

یا علیؑ آقا عظمت آپ کی، کا قرآن قصیدہ خوان ہے
شجاعت آپ کی ، کا شاھد سارا جہان ہے
حسینؑ کی خدمت کے لئے سید الملائکہ دربان ہے
اور طہارت آپ کی، کا خدائے لم یزل پاسبان ہے
قلم اٹھا ہے اب مدح ثنائے محمدؐ و آل محمدؐ میں
اے اللہ اب تو ہی ہمارا محافظ و نگہبان ہے

بچپن سے اک درس پکایا ہے
حیدرؑ کو اپنا مولا بنایا ہے
ماں کی شیرینی نے یہ کیسا ناظم
حیات جاوداں کا دوٹوک فیصلہ سنایا ہے

ہر کوئی تلاش منزل میں بڑھا جائے
کڑی سے کڑی ملائے آگے چلا جائے
رکتے نہیں قدم علیؑ کے چاہنے والوں کے
ہر منزل میں یہی منزل قد آور نظر آئے

سننے کو سنانے کو نام حیدرؑ کافی ہے
دنیا و آخرت کے بنانے کے لئے یہی نام کافی ہے
جس کو چاہیئے ہو بخشش اللہ سے ناظم
اس کو بنالے وسیلہ یہی نام کافی ہے

دیکھو حسینؑ اس جگ کا کتنا حسین پھول ہے
وہ برادر حسنؑ اور جگر گوشہء بتولؑ ہے
بابا کائنات کا مشکل کشاء اور نانا رسولؐ ہے
اور امامت دینؑ الاسلام کا اصل الاصول ہے

حسینؑ نانا تیرا رسولؐ اور نام تیرا کتنا حسین ہے
بس بابا جس کا ہو حیدرؑ اور مادر الزھراؑ ء

فرمایا پاک رسولؐ نے الحسین منی و انا من الحسینؑ
بس اُس گود میں پل کر الاسلام کتنا حسین ہے

حسینؑ تیرا نام کتنا پیارا ہے
رحمۃ للعالمین کی آنکھ کا تارا ہے
دین الاسلام کا اقویٰ سہارا ہے
بنت الرسولؐ کا راج دلارا ہے
ہر مومن کی زبان پر یہی نعرہ ہے
جیسے ڈوبتی کشتی کو کنارا ہے

ناظم بھائی نے اپنے بچوں کے لئے پڑھنے کے لئے عنایت کیا۔ اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور زور قلم عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعا۔۔۔سید نوزر عباس۔۔۔۔۲۴ فروری ۲۰۰۴

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نورؔ لدھیانوی مرحوم کی رباعیاں

حاصل ہوا کچھ زہد سے نہ علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمت دیں۔ دولتِ دنیا
ایمان ملا پنجتن پاک کے در سے

اے نکتہ ور و نکتۂ رحمٰن علیؑ ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علیؑ ہے
ایمان پرستو، سنو ایمان کی باتیں
ایمان علیؑ آیۂ ایمان علیؑ ہے

ہر قلب علیؑ ہر جسم علیؑ ہر جان علیؑ ہے
ہر عزت و ہر عظمت و ہر شان علیؑ ہے
ایمان کے متلاشیو، ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے میرا ایمان علیؑ ہے

کسی کا چرخ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سرِ طور ہم کلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسولؐ بنا اور کوئی امامؑ ہوا

ڈھونڈو تو جز علیؑ کوئی حاجت روا بھی ہے   انصاف سے کہو کوئی مشکل کشا بھی ہے
پیدا کرو کہ سارے خدا کی خدائی میں   اے بندو کوئی بندہ کسی کا خدا بھی ہے

(المرسلہ جناب مختار مہدی۔لاہور)

ذکرِ علیؑ عبادتِ یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریکِ بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکرِ حسین علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

حق جسے بہتر بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اُولا بنے برتر بنے
فرشِ نبویؐ پر علیؑ نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویرِ پیغمبرؐ بنے

ہر حال میں علیؑ کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعتِ حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اُس طرف پڑا قرآں تمام تھا

ہو جائے گا دماغ پر انوار دیکھ لے
کھل جائیں گے چھپے ہوئے اسرار دیکھ لے
بن جائے گی اک آن میں بگڑی ہوئی تیری
بن کر غلامِ حیدرِ کرار دیکھ لے

محبوب خدا شوق کو تول رہے تھے   جذبات دلی راز نہاں کھول رہے تھے
یعنی شبِ معراج سرِ عرشِ معلیٰ   کہتے ہیں کہ پردے میں علیؑ بول رہے تھے

حسینؑ روتے ہوؤں کو ہنسا دیا تو نے   حسینؑ بگڑی ہوئی کو بنا دیا تو نے
نصیبِ حرؑ کو جو غفلت کی نیند سوتا تھا   نگاہِ لطف جو ڈالی جگا دیا تو نے

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔طالبِ دعا۔سیدہ نرجس عباس۔۵ ستمبر ۲۰۰۲ م

jabir.abbas@yahoo.com

ہم سے ہو محبت اغیار یہ ناممکن ہے
ہم ہوں باطل کے پرستار یہ ناممکن ہے
اور جو کہیے وہ اے نور ہے ممکن لیکن
بن سکے ریت کی دیوار یہ ناممکن ہے

اے نکتہ ورو نکتۂ رحمان علی ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علی ہے
ایمان پرستو سنو ایمان کی باتیں
ایمان علی - آیۂ ایمان علی ہے

ہر قلب علی جسم علی جان علی ہے
ہر عزت و ہر عظمت و ہر شان علی ہے
ایمان کے متلاشیو ایمان کی کہہ لوں
ایمان تو یہ ہے میرا ایمان علی ہے

میں نور ہوں پر خاک سر راہ علی ہوں
کیوں ناز نہ ہو مجھ کو ہوا خواہ علی ہوں
مرقد میں نکیرین نے آنکھوں پہ بٹھایا
جب میں نے کہا بندۂ درگاہ علی ہوں

ظلم و ستم کرے۔ کوئی جور و جفا کرے
اے نور اس کے دل میں جو آئے کیا کرے
لیکن نہ بند ہوگی عزادار حسینؑ
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

کسی کا چرخ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سر طور ہمکلام ہوا
کھلے ہے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسول بنا اور کوئی امام ہوا

اے مومنو ایمان کی تکمیل علی ہے
اسرار خداوند کی تفصیل علی ہے
ہیں آج جو دل میں اسی نور کے جلوے
جس شمع کا پروانہ ہے جبریل علی ہے

ایمان کی تقویت تقریر ہے مومن کی
اور کفر کی غارت گر شمشیر ہے مومن کی
جو نار جہنم ہے وہ شر ہے وہ کافر کا
جنت جسے کہتے ہیں جاگیر ہے مومن کی

علی امین ہے قدرت کے سب خزینوں کا
ہے ناخدا یہی ایمان کے سفینوں کا
علی کے قبضۂ قدرت میں آسماں ہیں تمام
ہے بوتراب ہی مختار کل زمینوں کا

نظر حقیقت شناس پائی تو کیا کہیں کس ادا کو دیکھا
ہر ایک ذرے میں جلوہ فرما محمد و مرتضیٰ کو دیکھا
قسم خدا کی خدا نہیں ہے علی خدا سے جدا نہیں ہے
علی کو دیکھا نبی کو دیکھا نبی کو دیکھا خدا کو دیکھا

جس ارض کو ہم کرب و بلا کہتے ہیں
جس خاک کو ہم خاک شفا کہتے ہیں
جس میں کہ حسین ابن علی دفن ہوئے
عرشی تو اسے عرش علا کہتے ہیں

حیدر کو کبھی قبلہ نما کہتے ہیں
اور زینت مسند عرش علا کہتے ہیں
اے نور جو ناری ہیں نہیں ذکر ان کا
نوری بھی انہیں نور خدا کہتے ہیں

علی ہے بندوں کے دل حق سے جوڑنے والا
طلسم کفر و ضلالت کو توڑنے والا
نہ بت پرست ہی باقی رہے نہ بت خانے
بتوں کی آیا جو گردن مروڑنے والا

ڈھونڈو تو بجز علی کوئی حاجت روا بھی ہے
انصاف سے کہو کوئی مشکل کشا بھی ہے
پیدا کرو کر ساری خدا کی خدائی میں
اے بندو کوئی بندہ کسی کا خدا بھی ہے

حسین دے کے جوانوں کو ہنسا دیا تو نے
حسین کمسن بچوں کو بنا دیا تو نے
نصیب حر کا جو غفلت کی نیند سوتا تھا
نگاہ لطف جو ڈالی جگا دیا تو نے

نصیب جنت عمل بن نہیں ملتی
عبادتوں کا بھی ہر گز صلہ نہیں ملتا
خدا کے بندو سنو غور سے خدا کی قسم
جسے علی نہیں ملتے خدا نہیں ملتا

دنیا پہ بے حساب ہیں احسان مرتضیٰ
جز مصطفیٰ نہ سمجھا کوئی شان مرتضیٰ
دنیا و دیں کی نعمتیں حاصل ہوئیں اسے
آیا جو زیر سایۂ داماں مرتضیٰ

ذکر علی عبادت یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریک بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکر حسین علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

ہو جائے گا دماغ پر انوار دیکھ لے
کھل جائیں گے چھپے ہوئے اسرار دیکھ لے
بن جائیگی اک آن میں بگڑی ہوئی تیری
بن کر غلام حیدر کرار دیکھ لے

محبوب خدا شوق کو جب تول رہے تھے
جذبات دل راز نہاں کھول رہے تھے
یعنی شب معراج سر عرش معلیٰ
کہتے ہیں کہ پردے میں علی بول رہے تھے

خالی کوئی سائل نہ گیا اس در سے
جو آیا بھر کے جھولیاں سیم و زر سے
مانگو تو خدا سے مانگو لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے علی کے گھر سے

حق جسے بہتر بتائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اولیٰ بنے برتر بنے
فرش نبوی پر علی نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویر پیغمبر بنے

حاصل ہوا کچھ نہ بہت سے علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمت دیں دولت دنیا
ایمان ملا پنجتن پاک کے گھر سے

ہر حال میں علی کو عبادت سے کام تھا
ہر ایک نفس اطاعت حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اس طرف پڑا قرآں تمام تھا

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نورؔ لدھیانوی مرحوم کی رباعیاں

ایمان کی تقویت تقریر ہے مومن کی
اور کفر کی غارت گر شمشیر ہے مومن کی
جو نارِ جہنم ہے ورثہ ہے وہ کافر کا
جنّت جسے کہتے ہیں جاگیر ہے مومن کی

میں نورؔ ہوں پر خاکِ سرِ راہِ علیؑ ہوں
کیوں ناز نہ ہو مجھ کو ہوا خواہِ علیؑ ہوں
مرقد میں نکیرین نے آنکھوں پہ بٹھایا
جب میں نے کہا بندۂ درگاہِ علیؑ ہوں

ہر مرض کی دوا ہے نامِ علیؑ
اور مکمّل دعا ہے نامِ علیؑ
نورؔ ایمان کی اگر پوچھو
دافعِ ہر بلا ہے نامِ علیؑ

حرام ہے اُسپہ باغِ فردوس جو ہے آلِ عبا کا دشمن
قسم خدا کی وہ دوزخی ہے جو ہے شہِ کربلا کا دشمن
سنو یہ ارشادِ مصطفےٰ ہے حدیث و قرآن میں لکھا ہے
علی کا دشمن نبی کا دشمن نبی کا دشمن خدا کا دشمن

کیا جانے کوئی رتبہ میرے دستگیر کا
پیرانِ پیر یعنی جنابِ امیر کا
تفصیل کیا بیاں ہو فقط مختصر یہ ہے
"بازو نبی کا ہاتھ خدائے قدیر کا"

شریکِ بزم تو دل میں سمائے جاتے ہیں
وہ میری آنکھ کی تپلی میں آئے جاتے ہیں
یہ ادنا فیض ہے اس مجلسِ حسینی کا
یہاں تو ناری بھی نوری بنائے جاتے ہیں

میں دل میں عشقِ شہِ بوترابؑ رکھتا ہوں
نصیب رکھتا ہوں اور کامیاب رکھتا ہوں
سوال مجھسے نکیرین کیا کریں گے نورؔ
جو لاجواب کرے وہ جواب رکھتا ہوں

رسمِ عشاق یہی ہے کہ وفا کرتے ہیں
یعنی ہر حال میں حق اپنا ادا کرتے ہیں
حوصلہ حضرتِ شبیرؑ کا اللہ اللہ
سر قلم ہوتا ہے اور شکرِ خدا کرتے ہیں

(المرسلہ جناب مختار مہدی-لاہور)

حاصل ہوا کچھ زہد سے نہ علم و ہنر سے
کچھ فائدہ پہنچا نہ کسی اور کے در سے
اللہ نے دی نعمت دیں۔دولتِ دنیا
ایمان ملا پنجتن پاک کے در سے

اے نکتہ ورو نکتۂ رحمٰن علیؑ ہے
افسانۂ کونین کا عنوان علیؑ ہے
ایمان پرستو سنو ایمان کی باتیں
ایمان علیؑ آیۂ ایمان علیؑ ہے

ہر قلب علیؑ ہر جسم علیؑ ہر جان علیؑ ہے
ہر عزت و ہر عظمت و ہر شان علیؑ ہے
ایمان کے متلاشیو ، ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے میرا ایمان علیؑ ہے

کسی کا چرخ چہارم پہ ہے مقام ہوا
کوئی خدا سے سرِ طور ہم کلام ہوا
کسی سے راز کی باتیں کوئی سراپا راز
کوئی رسولؐ بنا اور کوئی امامؑ ہوا

ذکرِ علیؑ عبادتِ یزداں سے کم نہیں
جو ہے شریکِ بزم وہ رضواں سے کم نہیں
میں ذاکرِ حسین علیہ السلام ہوں
منبر کے تخت پر ہوں سلیماں سے کم نہیں

حق جسے بہتر بنائے کیوں نہ وہ بہتر بنے
افضل و اعلیٰ بنے اُولا بنے برتر بنے
فرشِ نبویؐ پر علیؑ نے سو کے ثابت کر دیا
بننے والے اس طرح تصویرِ پیغمبرؐ بنے

ہر حال میں علیؑ کو عبادت سے کام تھا
ہر اک نفس اطاعتِ حق کا پیام تھا
کی ابتدا جو پاؤں کو رکھا رکاب میں
جب پاؤں اُس طرف پڑا قرآں تمام تھا

jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عکسِ تحریر استاد قمر جلالوی مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا علی مدد

بیاں کرتی تھی ماں شیون میں فریادوں میں نالوں میں
کہ ان پر آنے والی تھی جوانی چند سالوں میں
کوئی جب پوچھتا زینب سے بیٹوں کو تو کہتی تھی
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والوں میں

بیاں کرتی تھیں ماں شیون میں فریادوں میں نالوں میں
کہ اِن پر آنے والی تھی جوانی چند سالوں میں
کوئی جب پوچھتا زینبؑ سے بیٹوں کو تو کہتی تھیں
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والوں میں

میزباں سے میہماں کی بات کا آغاز ہے
کہہ رہے ہیں مصطفٰےؐ یہ گفتگو کیا راز ہے
بولتا ہے خود مجھے تو اپنے ہی لہجہ میں بول
یہ تو یا رب میری پہچانی ہوئی آواز ہے

نہ ہوں گے بھائی بھی عباسؑ ذی حشم کی طرح
منایا جاتا ہے غم جن کا شہؑ کے غم کی طرح
نہ چھوڑی تا دمِ آخر اطاعتِ شبیرؑ
بلند کر گئے نامِ وفا علم کی طرح

تنہا پسر کی لاش پہ ہیں شاہِ بحر و بر
سر پر ہے دھوپ پیاس سے لب خشک آنکھ تر
حیرت میں ہیں ملائک صبرِ حسینؑ پر
طاعت گذار ایسا نہ ہوگا کوئی قمر

شرف یہ صرف محبوبِ خدا ہی کو میسر ہے
کہ اس گھر میں ہر اک چھوٹا بڑا رہبر ہی رہبر ہے
پیمبرؐ سے جدا آلِ پیمبرؐ ہو تو کیونکر ہو
گُل تر سے ہے خوشبو اور خوشبو سے گُلِ تر ہے

علیؑ کے لال تھے شاہِ انام ہو جاتے
شریکِ آلِ نبیؐ لاکلام ہو جاتے
وقارِ حضرتِ عباسؑ کم نہیں تھا قمر
پلائیں دودھ جو زہرؑا امام ہو جاتے

خدا نے بھیج دی بعدِ نبیؐ حسینؑ کے گھر
رکھی تھی اپنے لئے جو شبیہِ پیغمبرؐ
گئے رسولؐ اُدھر اکبرؑ اس طرف آئے
غمِ فراق کا شکوہ رہا اِدھر نہ اُدھر

واقفِ جذبِ محبت شاید اب تک تو نہیں
ذکرِ شہ سُن کر تری آنکھوں میں گر آنسو نہیں
فائدہ کیا مصطفٰےؐ کو مان کر بے آلؑ کے
پھول رکھنے سے نتیجہ کیا اگر خوشبو نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

RUBAI QAMAR JALAWI

ہمیشہ باب شہرِ علم جس کو مصطفےٰ سمجھے
زمانہ مشکلوں میں نام لے مشکل کشا سمجھے
پھر اس پر بھی علیؑ سے دشمنی یہ کیا قیامت ہے
علیؑ کو اب بھی جو سمجھے نہیں اُن کو خدا سمجھے

نہ جانے دینِ نبیؐ کا نظام کیا ہوتا
ملوکیت سے بھلا اہتمام کیا ہوتا
حسنؑ حسینؑ نہ ہوتے اگر زمانے میں
نبیؐ تو خیر خدا کا بھی نام کیا ہوتا

اپنی امت کی محبت کتنی دامن گیر ہے
یہ رسولِ آخری کی آخری تقریر ہے
کہہ دیا پیشِ کتابِ حق دکھا کر آلؑ کو
دیکھو یہ قرآں ہے یہ قرآں کی تفسیر ہے

انجام کیا چھپے گا جب آغاز کھل گیا
لشکر میں کون کتنا ہے جانباز کھل گیا
ڈیڑھ دن گئی تھی فوجِ مسلماں علیؑ سے قبل
خیبر کا در تو کھل نہ سکا راز کھل گیا

خدا والوں کے دل میں جوشِ ایمانی بھی ہوتا ہے
انھیں پاسِ وفا تا حدِّ امکانی بھی ہوتا ہے
لہو سے لکھ گئے یہ لڑکے پیاسے کربلا والے
جہادِ فی سبیل اللہ بے پانی بھی ہوتا ہے

نبیؐ کس شان سے نجران میں اللہ اکبر ہیں،
علیؑ ہیں فاطمہؑ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں
نصارا کہہ رہے ہیں دیکھ کر ایک اک کو آپس میں
یہ کیسا کارواں ہے جس میں سب رہبر ہی رہبر ہیں

حسنؑ یہ کہتے تھے کر لیں جفا جفا والے
خدا کا راز بتاتے نہیں خدا والے
سوال مجھ سے جو کرتے ہو صلح کیوں کر لی
جواب اس کا تمہیں دیں گے کربلا والے

بلا ثبوت شہِ مشرقین بن جاتے
نہ تھے مگر دلِ زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی
خدا گواہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے

ہو جو سودائے تکبر اہلِ زر کے سر میں ہے
میں فقیرِ کربلا شاہی مری ٹھوکر میں ہے
مدح خواں اُن کا ہوں کہلاتے ہیں جو سردارِ خلد
فکرِ جنت کیوں کروں جنت تو میرے گھر میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

انھیں کب اختیارِ خشک و تر حاصل نہیں ہوتے
مگر صبر و رضا والے اِدھر مائل نہیں ہوتے
اثر ہے نہرِ پر شبیرؑ کی تشنہ دہانی کا
کہ پانی تا بہ لب ہے تر لبِ ساحل نہیں ہوتے

صدا مدینے میں کچھ دن سے روز آتی ہے
چلو حسینؑ تمہیں کربلا بُلاتی ہے
حسینؑ غش میں ہیں پھر بھی ہے یہ حسینؑ کا ڈر
جو فوج دیکھنے آتی ہے بھاگ جاتی ہے

تشہیرِ وارداتِ خونِ امام کردی
کرب و بلا سے لیکر تا ملکِ شام کردی
زینب ہی تھی کہ جس نے نرغے میں ظالموں کے
روداد کربلا کی مشہورِ عام کردی

حسینؑ دین کو بخشی ہے زندگی تو نے
کہ سر کٹا لیا بیعت مگر نہ کی تو نے
رواروی میں وہ سجدہ کیا دمِ آخر
نماز جاتی تھی دنیا سے روک لی تو نے

یہ افتخار ہیں مریم کا فخرِ حواؑ ہیں
وفا میں فرد ہیں صبر و رضا میں یکتا ہیں
نبیؐ کے گھر میں نہ زینبؑ سا ہو سکا کوئی
بس انتہا ہے کہ زہرؑا کے بعد زہرؑا ہیں

نگاہِ خلق میں عالی مقام ہو جاتے
شریکِ آلِ رسولؐ انام ہو جاتے
وقارِ حضرتِ عباس کم نہیں تھا قمر
پلائیں دودھ جو زہرؑا امام ہو جاتے

ایسا میخانہ نظر اب نہیں آتا ساقی
نشہ تیرہ سو برس کا نہیں جاتا ساقی
کربلا والوں کی تقدیر میں خالص تھی شراب
پانی ملتا ہی کہاں تھا جو ملاتا ساقی

دربار میں قیدی جو ستم کھول رہے ہیں
تلواروں کو غصے میں عدو تول رہے ہیں
مصروف ہیں خطبے میں کچھ اس شان سے زینبؑ
معلوم یہ ہوتا ہے علیؑ بول رہے ہیں

محافظِ شہِ گردوں مقام بن کے رہے
پہونچ کے نہر پہ بھی تشنہ کام بن کے رہے
جلالِ حضرتِ عباسؑ تھا خدا کی پناہ
مگر حسینؑ کے دل سے غلام بن کے رہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سب پھر گئے بیعت سے علم تیغِ جفا کی
حیرت تو ہے اس بات پہ قسمیں تھیں وفا کی
ایسی کوئی ملتی نہیں تاریخِ زمانہ
ان کوفیوں نے جیسی کہ مسلمؑ سے دغا کی

رہِ صبر و رضا کی ہیں وہی حد بندیاں ابتک
نہ گذرا کربلا کے بعد کوئی کارواں ابتک
کہیں ہوتی ہے جب شادی تو ایسے کان بجتے ہیں
کہ جیسے رو رہی ہیں حضرتِ قاسمؑ کی ماں ابتک

کتنی مہیب سازش دورِ یزید ہے
ڈوبی ہوئی فریب میں گفت و شنید ہے
مسلمؑ کے بعد جنگ چھڑے گی حسینؑ سے
تمہیدِ کربلا کا یہ پہلا شہید ہے

شمر سے سنئے اگر شہ کی کہانی چاہیے
قصۂ مظلوم ظالم کی زبانی چاہیے
اس قدر سوکھا گلا شبیرؑ کا تھا اے قمر
خنجرِ قاتل پکارا اُٹھا کہ پانی چاہیے

قتل ہو آلِ نبیؐ منشائے ہر حاکم تھا ایک
اس طرف دینِ پیمبرؐ کا فقط ناظم تھا ایک
آج تک تاریخ میں کوفہ کی ملتا ہے رقم
نام کے تو سب مسلماں تھے مگر مسلمؑ تھا ایک

ادھر ہے ماں کی تمنا جواں ہونے کی
اُدھر ہے منتظر اٹھارویں برس کی اجل
نمازِ حق کی اذاں دے گیا شبیہ رسولؐ
حسینیت کا موذن شبابِ علم و عمل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ جناب امام علی النقی علیہ السلام ولادت ۵ رجب

(از جناب سید فیاض مھدی صاحب۔ کینیڈا)

علیؑ یہ دوسرا آیا ہے اس مہینے میں   ہوا ہے شور جو صلوات کا مدینے میں

تیرا کرم ہے کہ تو نے بنائے چار علیؑ   کمی نہیں ہے کرم کی تیرے خزینے میں

کرم خدا کا سمجھنا ہے تو بجھاؤ اسے   لگی ہے آگ جو بغضِ علیؑ کی سینے میں

جگایا جعلی خلیفہ کو خوابِ غفلت سے   گیا تھا ہوش سے مدھوش وہ تو پینے میں

ہزار طرح کے الزام جو لگائے گئے   ملا نہ کوئی بھی عصمت کے اس نگینے میں

کسی علیؑ کو بھی میداں میں مات دے نہ سکے   نہیں ہے ہمت و طاقت کسی کمینے میں

خدا کے واسطے نسبت نہ دے صحابہ سے   ملا نہ خون کو سرکارؐ کے پسینے سے

نجات کے لئے تعریف ہو چکی ہے بہت   بس اب سوار بھی ہو جایئے سفینے میں

ہماری نظروں سے اوجھل ہے آپ کا پوتا

مزا کہاں رہا فیاضؔ ایسے جینے میں

مجاھد رضوی کا نذرانہ عقیدت

جو طفل گھر میں شہ لافتیٰ کے پلتے ہیں

وہ جنگ کے لئے گہوارے میں مچلتے ہیں

خیال آتا ہے جب کربلا کے پیاسوں کا   پگھل کے قلب و جگر آنسوؤں میں ڈھلتے ہیں

یہاں تو بات ہے زخم گلوئے اصغرؑ کی   وگرنہ تیر تو ہنگام جنگ چلتے ہیں

سوال آب پہ گردن سے تیر پار ہوا   پدر کے ہاتھوں پہ اصغرؑ ہوا گلتے ہیں

نہیں قبول زمیں کو فلک کو ہے انکار   لہو صغیر کا رخ پہ حسینؑ ملتے ہیں

مجاھد اب یہ شکایت بھی ہے زمانے کو

غم حسینؑ میں آنسو بہت نکلتے ہیں

کربلا میں وہ تیری جنگ الاماں اصغرؑ   تیغ لب سے باطل کی کاٹ دی زباں اصغرؑ

سرخئ شھادت ہے تیری داستاں اصغرؑ   ہائے نونہالوں کے میر کارواں اصغرؑ

سن یہ چھ مہینے کا یہ یہ شباب کا عالم   ننھے ننھے قدموں پہ کر لیا جہاں کو خم

ہنس رہا تھا تو لیکن چشم ظلم تھی پرنم   کر دیا قیامت تک خم یزید کا پرچم

دو جہاں پہ بھاری ہے تیری ایک قربانی   تو بڑا بہادر تھا اے حسینؑ کے جانی

تجھ کو چھیڑ کر کی تھی حرملہ نے نادانی   بہہ رہا تھا تیرا خون تر تھی اس کی پیشانی

حرملہ لرزا اٹھا تن کے جب کیا نعرہ   تیر کھا کے جیتے تم، وہ تیر مار کر ہارا

ایک حشر بپا تھا، گونجتا تھا رن سارا   پھر علیؑ کے پوتے نے کل کفر کو مارا

کربلا کے میداں میں تو اگر جواں ہوتا   جرات و شجاعت کا بڑھ کے آسماں ہوتا

تول کر علیؑ کی تیغ رن کو جب رواں ہوتا   اس جہاں کے نقشے پر شام پھر کہاں ہوتا

تو کمال آدم ہے تو کمال انسانی

تیری فکر لامحدود تیرا عزم لافانی

۔۔سید علی محمد رضوی نجفی مرحوم۔۔

ولادت امیر المومنینؑ

کر کے اللہ نے دو نور کو شاہی دے دی   ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی

شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے   کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

ﷺﷺﷺ

شرف یہ مادر حیدرؑ نے پایا   ولادت گاہ کعبے کو بنایا

یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے   جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

ﷺﷺﷺ

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات   ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات

پیوندکاریوں کے تسلسل کے باوجود   دیوار کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

۔۔ریحان اعظمی۔۔

ہر اک مومن کا شاہ آیا نصیری کا خدا آیا   رجب کی تیرھویں تاریخ دیں کا آسرا آیا

ملے دو نور کے ٹکڑے زمیں پر روشنی چمکی   کہ پہلے مصطفےٰؐ آئے تھے اب مرتضیٰؑ آئے

امامت کا وہ منبع ہے ولایت کا ہے سرچشمہ   مبارک ہو مسلمانو امام الاولیاء آئے

ﷺﷺﷺ

آمد شاہ ولایت ہے خدا کے گھر میں

میرے مولا کی ولادت ہے خدا کے گھر میں

آج کعبے میں ہے اس ناصر کل کی آمد   جس نے ہر دور میں کی طالب نصرت کی مدد

جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد   در بنا لیجئے دیوار کو اے بنت اسدؑ

آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں

مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج   لینے آیا ہے شجاؤں کی شجاعت کا خراج

اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج   مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج

تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ریحانؔ اعظمی کی رباعیاں

سر بزمِ حمد کا ہے مزا میرے لب پہ نعتِ رسول ؐ ہے
مجھے سن رہا ہے میرا خدا میرے لب پہ نعتِ رسولؐ ہے
یہ جو روشنی کا نزول ہے، یہ مہک جو ساری فضا میں ہے
تجھے کیا خبر تجھے کیا پتہ میرے لب پہ نعتِ رسولؐ ہے

یہ ابو طالبؑ کے بیٹوں کی بڑی پہچان ہے
کمسن و پیر و جواں سر تا قدم ایمان ہے
کاتبِ قرآن دنیا میں کہاں شبیرؑ سا
خاک پر حلقِ بریدہ سے لکھا قرآن ہے

غلط بالکل غلط، بالکل غلط، بالکل غلط ہے یہ
خدا کا دیں محمد مصطفیٰؐ کے گھر سے ملتا ہے
محمد مصطفیٰؐ شعبِ ابو طالب میں رہتے تھے
بتاؤ اعظؔ خدا کا دین کس کے گھر سے ملتا ہے

ہیں خزاؤں کی زد پہ اہل نجف بن کے آ جا بہار کیا کہنا
تم ہی اُمیدِ امنِ عالم ہو حیدری ورثہ دار کیا کہنا

پوچھے کوئی قرآن سے عظمت ابو طالبؑ کی
اتری ہے سرِ کعبہ آیت ابو طالبؑ کی
اسلام کے دامن میں بس اسکے سوا کیا ہے
بیٹے ابو طالبؑ کے جراءت ابو طالبؑ کی
اک ضربِ یداللّٰہی اک سجدہ شبیری

میدانِ عبادت میں سبقت ابو طالبؑ کی

جب ذہن میں آتے ہیں قرآن اور ابو طالبؑ
دھڑکن میں سماتے ہیں قرآن و ابو طالبؑ
کچھ فرق نہیں ملتا لہجے کی بلاغت میں
جب نعت سناتے ہیں قرآن و ابو طالبؑ

روزِ حساب کتنا پشیماں ہوئے وہی لوگ
جو مجلسِ حسینؑ کو بدعت کہا کئے
جس جس کے پاس دولتِ اشکِ عزا نہ تھی
جنت سے دور بیٹھ کے گریہ کیا کئے

رات بھر کفر کی تاریکیاں تھیں اس کا نصیب
خود وہ سورج تھا مقدر کی سحر ہونے تک
حرؑ چلا لشکر اعدا سے یہی کہتا ہوا
دیکھیں کیا گزرے قطرے کو گہر ہونے تک

جہاں بھی سجا ہم علم دیکھتے ہیں
وہیں پر خدا کا کرم دیکھتے ہیں
بندھی مشک بھی گر علم میں کہیں ہو
وہاں کی فضاؤں کو نم دیکھتے ہیں

(اپنے بچوں کیلئے ۲۸ جون ۲۰۰۵ کو کراچی میں جمع کیا۔ طالب دعا۔ سید بزرگ عباس)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ریحانؔ اعظمی کی رباعیاں

جب ذہن میں آتے ہیں قرآن و ابو طالبؑ
رگ رگ میں سماتے ہیں قرآن و ابو طالبؑ
اللہ کی مرضی سے مدحت کا ہنر دے کر
ریحانؔ بناتے ہیں قرآن ابو طالبؑ

بغضِ حیدرؑ دل میں رکھ کے وہ جو ابتر ہو گئے
رزقِ دوزخ کا بنے بدتر سے بھی بدتر ہو گئے
ہم محبانِ علیؑ گو تشنۂ اعمال تھے
رو دیے شبیرؑ پر سیرابِ کوثر ہو گئے

کس نے کہا کہ سرِ شہادت پہ غور کر
خنجر تلے شعورِ عبادت پہ غور کر
اب تک فضا میں نعرۂ ہل من بلند ہے
فرصت ملے تو اپنی سماعت پہ غور کر

یہ بات کیوں نہیں لکھتے ہو تم برائے غدیر
نبیؐ کے قول کا منکر ہے جو بھلائے غدیر
علیؑ کو مولا بنا کر رسولؐ کہتے تھے
سمجھ سکے گا خدا کو سمجھ جو پائے غدیر

جو غمِ شہ میں آنکھ نم رکھے
کیسے دنیا کا دل میں غم رکھے
کاش اللہ مدحِ زہراؑ کی
ایک محفل سرِ ارم رکھے

دیکھی نہ کبھی دہر میں اس شان کی بارات
تھی کتنی تمناؤں کی ارمان کی بارات
بیتِ ابو طالبؑ سے سوئے بیتِ محمدؐ
اسلام کے گھر جاتی تھی ایمان کی بارات

ہے یقیں محکم ہمارا شجرہ و کردار پر
ہم نہیں کرتے بھروسہ خنجر و تلوار پر
کٹ گئی گو کہ زباں رشتہ نہ ٹوٹا عشق سے
ہم نے دیکھا ہے نیا منظر فرازِ دار سے

نظر کے سامنے نورِ رسالت اور عترت ہے
حیاتِ غم کا ہر لحہ مودت ہی مودت ہے
ہے دو لفظوں میں ساری سرگزشت زندگی پنہاں
ہمیں اُن سے محبت ہے انہیں ہم سے محبت ہے

جہاں جہاں کہیں قانون کربلا کے چلے
وہاں وہاں سے کئی قافلے وفا کے چلے
مجال کس کی جو انصارِ شاہِ دیں سے کہے
چراغ لے کے کہاں سامنے ہوا کے چلے

ہمارے دل میں جو یہ عشق بوترابی ہے
مودتوں کی عقیدت کی بے حسابی ہے
علیؑ کے عشق میں مرنا اگر نصیب ہوا
یہی تو دین کی ایمان کی کامیابی ہے

(اپنے بچوں کے لئے اپنے کراچی کے قیام کے دوران یہ رباعیاں جمع کی یزدر عباس ۲۸-۱۰-۲۰۰۵)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ریحانؔ اعظمی کی رباعیاں

لیتا ہوں بابِ علم سے خیراتِ منقبت
پھر بانٹتا ہوں شہر میں سوغاتِ منقبت

ادب، شعور، محبت، عبادتوں کا مزا
ہر ایک چیز ہے زہراؑ ترے گھرانے میں
جو تیرے در سے کرے بیوفائی کوئی بھی ہوا
کسی سے کر نہیں سکتا وفا زمانے میں

خدا کا شکر کہ درد آشنا بنایا ہے
ہمارے دل کو پسِ کربلا بنایا ہے
بتاؤ خلد کی کیا آرزو کریں وہ لوگ
خدا نے جب کہ درِ سیدہؑ بنایا ہے

تبسم علی اصغرؑ نے وہ کمال کیا
پلٹ کے تیر نے دشمن پہ وار کر ڈالا
سمجھ رہے تھے جو اپنے کو کوہ ظلم و ستم
بس ایک جنبشِ لب سے غبار کر ڈالا

ہاتھوں میں کوئی حرب کا ہتیار نہیں ہے
بے شیر یہ خاموش تکلم سے لڑے گا
گھر سے کیا رخصت تو کہا ماں نے میرا لعل
گو تیغ نہیں تیرِ ستم سے لڑے گا

کبھی جو ذکرِ علیؑ کا ارادہ کرتے ہیں
ادائے اجرِ رسالت کا وعدہ کرتے ہیں
نبیؐ بُراق پہ لیکن علیؑ شبِ معراج
عقیدتوں کا سفر پا پیادہ کرتے ہیں

علم ادراک و شعور و آگہی عباسؑ ہیں
عزم ہمت جوش روح بندگی عباسؑ ہیں
دیکھئے! صفین سے غازی کو تا بہ کربلا
مُو بہ مُو سر تا قدم بالکل علیؑ عباسؑ ہیں

تاریخ کربلا کی زباں پر ہے آج تک
بعدِ حسینؑ کام وہ سجادؑ کر گئے
قرآن و دین قید تھے زندانِ کفر میں
خود قید ہو کے آپ نے آزاد کر دیئے

خطبوں کے تیر صبر کے پیکاں میں جوڑ کے
دربارِ شام ضربِ جلالت سے ڈھا دیا
قاتل کے گھر میں مجلسِ شبیرؑ کی بپا
پھر بھی یہ پوچھتے ہو کہ زینبؑ نے کیا کیا

کمالِ عشقِ حیدرؑ مثلِ قنبرؑ دیکھتے جاؤ
لباسِ سنگ میں کچھ لعل و گوہر دیکھتے جاؤ
شبِ عاشور کے بجھتے ستارو! کھول کر آنکھیں
کبھی حرؑ کو کبھی اس کا مقدر دیکھتے جاؤ

۔۔۔ بزمِ عباس نے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔۔۔

۲۹ جون ۲۰۰۵ کراچی

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ریحان اعظمی کی رباعیاں

مصروف ہو گیا ہوں ثنائے حسینؑ میں   بیدار ہر گھڑی ہوں ولائے حسینؑ میں
صد شکر میرے پالنے والے کہ میرا نام   شامل کیا ہے تو نے گدائے حسینؑ میں

نہ ارتعاش میں تھا نہ موجود سکوں میں   مقصودِ کائنات تھا سب کُن فیکوں میں
زینبؑ کی نگاہوں سے وہ بچ سکتا تھا کیسے   عکسِ رخِ قاتل تھا ہر اک قطرۂ خوں میں

عاشور کو دیئے سے ہوا بول رہی ہے   بجھ کر بھی تم میں روحِ بقا بول رہی ہے
آواز دی چراغِ امامت کے نور نے   عمرانؑ کے لہو کی ضیاء بول رہی ہے

کعبہ کا شرف ہے کہ یہ حیدرؑ کا مقدر
وہ رب کا مکاں ہے، یہ مکیں خانۂ رب کے
خود مادرِ عیسیٰؑ سے یہ کعبہ نے کہا تھا
وہ آ کے رہیں گے یہاں مولا ہیں جو سب کے

طوافِ کعبہ سے بغضِ علیؑ کے ہوتے ہوئے
پلِ صراط سے بچ کر نکل نہیں سکتا
ہر ایک دل میں عزا خانۂ حسینؑ جو ہے
یہ گھر کسی کے جلانے سے جل نہیں سکتا

غمِ حسینؑ زمانے میں معتبر ہے بہت
یہ غم غموں کی تمازت میں چارہ گر ہے بہت
تجھے ہے خواہشِ جنت عبادتوں کے عوض
میرے لئے میرے مولا کا سنگِ در ہے بہت

وہ شخص کبھی صاحبِ دستار نہ ہوگا   جو عشقِ محمدؐ میں گرفتار نہ ہو گا
ہے جسکے لہو میں ابو طالبؑ کی محبت   فرار کی تہمت کا سزاوار نہ ہوگا

لہو میں ظرف بھی پاکیزگی سے آتا ہے
وگرنہ رجس تو بغضِ علیؑ سے آتا ہے
سلیقہ خون بہانے کا جاں نثاری میں
حسینؑ ابنِ علیؑ آپ ہی سے آتا ہے

سید قائم علی باقری کی والدہ کا انتقال ۲۷ جون ۲۰۰۵ کو کراچی میں ہوا ان کے ایصالِ ثواب کیلئے
جناب ریحان اعظمی کے مندرجہ ذیل اشعار لکھے جا رہے ہیں

جو بے اثر نہ ہو کبھی ایسی دعا ہے ماں   بعد خدا خدا نہیں عکسِ خدا ہے ماں
نبیوں کی اور اماموں کی حاجت روا ہے ماں   قلب و نظر میں ذہنوں میں قبلہ نما ہے ماں

اس کی جو میم ہے وہ محمدؐ کی میم ہے
یہ میم درمیانِ رحیم و کریم ہے

اس کی محبتوں کا احاطہ ہو کس طرح   یہ ماصرہ ہے کیسے خلاصہ ہو کس طرح
فرقت میں اس کی دل کو دلاسہ ہو کس طرح   گریہ نہ ہو نبیؐ کا نواسہ ہو کس طرح

جب پڑ رہے تھے دین پہ سائے زوال کے
دیں کو دیا ہے اس نے نگینے کمال کے

دنیا میں سیدہؑ کے برابر ہے کوئی ماں   اُمِّ ابیہا کہتے تھے خود سرورِ جہاں
قدموں پہ جس کے جھکتے رہے ہفت آسماں   وہ خود تو ایک روز گئی جانبِ جناں

زندہ ہے کائنات مگر جاں نہیں رہی
جس دن سے کائنات میں وہ ماں نہیں رہی

یہ چشمِ اشکبار بھی حیراں نہیں رہی   جب سے دعا بدست مہرباں نہیں رہی
جو چھاؤں سر پہ رہتی تھی ہاں ہاں نہیں رہی   زندہ حسنؑ حسینؑ کی جب ماں نہیں رہی

فرشِ عزا پہ اب تو یہی اک خیال ہے
دل میں حسنؑ حسینؑ کی ماں کا ملال ہے

غم نے تمہیں وہ ڈھالا ہے ریحان اعظمی   بادل غموں کا چھایا ہے ریحان اعظمی
پرسہ گزار آیا ہے ریحان اعظمی   اشکوں کے پھول لایا ہے ریحان اعظمی

فرقت میں ماں کی قلب و جگر بے قرار ہیں
ہم مادرِ حسینؑ کے سب پرسہ دار ہیں

اپنے بچوں کے لئے یہ رباعیاں اپنے کراچی کے قیام کے دوران جمع کیں۔ طالبِ دعا۔ سید نذر عباس
۔۳۰ جون ۲۰۰۵ م۔

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدہ زینب عباس کی روانہ کردہ رباعیاں

ہم کو علیؑ کے عشق نے اعلیٰ بنا دیا　　قطرہ تھا حسینؑ نے دریا بنا دیا
جب ماتمی لباس کیا ہم نے زیبِ تن　　ہم کو غمِ حسینؑ نے کعبہ بنا دیا

مولا کے ملنگوں کی تقدیر ہے جنت　　حسنینؑ شریفین کی جاگیر ہے جنت
جنت کی ضرورت ہو جسے مانگے دعا وہ　　میرے لئے ہر مجلس شبیرؑ ہے جنت

طاقتِ ماتمِ شبیرؑ سے لاعلم ہے تو　　یہ وہ جادو ہے جو آگ پہ بھی چل جاتا ہے
جس دم کرتے ہیں موالی آگ پر ماتم　　اُن کو کچھ نہیں ہوتا اور تو جل جاتا ہے

حبِ حیدرؑ ہے اک عجب نشہ　　مبتلائے سرور رہتے ہیں
زندگی میں کبھی شراب نہ پی　　پھر بھی نشے میں چُور رہتے ہیں

(اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ۔۔ سیدہ زینب عباس ۔ ۷ مئی ۲۰۰۵ء)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام از محسن نقوی مرحوم

عاشور کا ڈھل جانا۔ صغراؑ کا وہ مر جانا
اکبرؑ تیرے سینے میں برچھی کا اتر جانا
اے خون علی اصغرؑ میدان قیامت میں شبیرؑ کے چہرے پر پھیلا اور نکھر جانا
سجادؑ یہ کہتے تھے معصوم سکینہؑ سے
عباسؑ کے لاشے سے چپ چاپ گزر جانا
ننھے سے مجاہد کو ماں نے یہ نصیحت کی تیروں کے مقابل بھی بے خوف و خطر جانا
محسنؔ کو رلائے گا تا حشر لہو اکثر
زہراؑ تیری کلیوں کا صحرا میں بکھر جانا

جب سے اٹھا ہے ظلم کا پہرہ فرات سے
کہتی ہے موج موج کہانی حسینؑ کی
حیران ہو کے پوچھتا پھرتا ہے سیل آب
کیا چاہتی تھی تشنہ دھانی حسینؑ کی

اگر نہ صبر مسلسل کی انتہا کرتے کہاں سے عزم پیمبرؐ کی ابتدا کرتے
نبیؐ کے دیں کو تمنا تھی سرفرازی کی حسینؑ سر نہ کٹاتے تو اور کیا کرتے

نزر عباس نے اپنے بچوں کے لئے بیدر باعیان راولپنڈی میں جمع کی اور با حدمیں ٹائپ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیب کا چکر ھے

منقبت از ظھور جارچوی صاحب

جسے علیؑ کی بلندی کا اعتراف نہیں
وہ ایسی عقل ہے جس کو نصیب قاف نہیں

اگر عنات خالق کا اعتراف نہیں
حلال ذائقہ نون میم کاف نہیں

بھری ہے ساغر دل میں مئے ولائے علیؑ
خدا کے فضل سے خالص ہے یہ مضاف نہیں

خطائے کافر و مشرک معاف ہو تو ہو
عدوئے شیرِ خدا کی خطا معاف نہیں

علیؑ کو جو بھی وہ چاہیں کہیں خدا نہ کہیں
ہمیں نصیریوں سے اور اختلاف نہیں

جو کہہ رہا ہے مصیبت میں یا علیؑ نہ کہو
یہ جان لیجئے کہ اس کا ضمیر صاف نہیں

شجاع پیشِ نظر کس کے حوصلے رکھیں
علیؑ سا اور کوئی فاتحِ مصاف نہیں

بغیر اجرِ رسالت حج و زکواۃ اور نماز
کہیں یہ حکمِ خدا سے تو انحراف نہیں

مکاں کے ساتھ نہیں معرفت مکیں کی اگر
تو آل گردشِ تقدیر ہے طواف نہیں

اس اصلیت سے کہ کعبہ علیؑ کا مولد ہے
کسی شریف مورخ کو اختلاف نہیں

اسی کے بطن سے ظاہر ہوا ہے رازِ خدا
یہ کون کہتا ہے کعبہ زمیں کی ناف نہیں

بے تعارفِ البیت اور اہل بیت
قیامِ بنتِ اسدؑ ہے یہ اعتکاف نہیں

جدارِ کعبہ میں در کا نشاں ہے لا فانی
مٹا سکے جسے کوشش یہ وہ شگاف نہیں

یہ فکر ہے کہ مکیں کا شرف نہ ظاہر ہو
مکان کو تو کوئی حاجتِ غلاف نہیں

مقام چادرِ تطہیر کو ملا ہے جہاں
وہاں پہ کوئی دوشالہ نہیں لحاف نہیں

علیؑ کی مدح نے بخشا ہوا ہے اس کو عروج
ظہورؔ پر اثرِ لاف یا گزاف نہیں

کرے چاند ٹکڑے نبی کا اشارہ   تو پلٹائے سورج وصی کا اشارہ
ظہورؔ ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے   زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

کعبے میں ہوا جب کہ ظہورِ حیدرؑ   اصنام گرے ڈر کے حضورِ حیدرؑ
مجرے کیلئے خم ہوا طاقِ کسریٰ   اے صلِ علیٰ وفورِ نورِ حیدرؑ

اسلام یہ کہتا ہے قرآن ہے تو سب کچھ ہے
قرآن کا دعویٰ ہے ایمان ہے تو سب کچھ ہے
محبوبِ الٰہی سے ایمان کو جب پوچھا
فرمایا کہ حیدرؑ کا عرفان ہے تو سب کچھ ہے

(اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے برادر حسن مجتبیٰ نقوی کی عنایت کردہ کتاب سے یہ منقبت اور رباعیاں لکھی گئیں ۔۔۔۔۔ طالب دعا سید رضا عباس ۔۔۔۔ ۲۱ اپریل ۲۰۰۴)

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات ۔ رباعی جو سلمان رضا نے لکھوائی

یہ سچ ہے رنگ نکہت و گل آگہی سے ہے
مومن کی زندگی بھی ثناء علیؑ سے ہے
جب پانچ ہوں تو کام بگڑتا نہیں کوئی
گر بڑ خدا کے دین میں ون ٹو تھری سے ہے

جسے ذکرِ علیؑ شام و سحر اچھا نہیں لگتا
نگاہِ رب کو بھی ایسا بشر اچھا نہیں لگتا
علیؑ کے بغض نے ویران کر ڈالا ہے دل جس کا
سجاتا ہے وہ چہرے کو مگر اچھا نہیں لگتا

سنی ہوں دیوبند میں رہتا ہوں مگر میں
حیدرؑ کی محبت میں زباں کھول رہا ہوں
اس دورِ تعصب میں میرا حوصلہ دیکھو
میثمؑ کی طرح آج بھی سچ بول رہا ہوں

میں مان لوں گا کسی اور کو نبیؐ کا وصی
غدیر جیسے ایک اعلان کی دلیل تو دے
علیؑ کے باپ کو کافر بتا رہا ہے مگر
تو اپنے باپ کے ایمان کی دلیل تو دے

ایک غلط بات کو تحقیق بنا دیتے ہو
مسئلہ باعث تفریق بنا دیتے ہو
تم کو گر شک ہو پیمبرؐ پہ تو حیرت کیا ہے
تم تو جھوٹوں کو بھی صدیق بنا دیتے ہو

بستر جو مخملی تھا اسے خار کر دیا　　سونا امیر شام کا دشوار کر دیا
دشمن کی نیند باندھ لی زنجیر پا کے ساتھ　　سجادؑ نے یزید کو بیدار کر دیا

ویران پڑا ہوں برسوں سے آباد مجھے کر بی بی
جھک جائیں گے تیری نسبت سے اس در پہ ہزاروں سر بی بی
کا ہے کو پلٹ کر جاتی ہے تو مالکن کی مہمان نہیں
انکار تو تھا عیسیٰؑ کے لئے حیدرؑ کے لئے در ہے بی بی

جس گلی سے وہ زخم کھاتا تھا　　اس گلی سے وہ روز جاتا تھا
جتنے پتھر بدن پہ پڑتے تھے　　اتنی شدت سے مسکراتا تھا

اصغرؑ نہیں ہیں دشت میں باطل کے سامنے
دورِ خزاں میں آیا ہے گل کھل کے سامنے
شہ بے زباں کو اس لئے میداں میں لاتے ہیں
لب کھولنا فضول ہے جاہل کے سامنے

تہذیب کو ایک درس گوارا بھی دیا　　سیدانیوں کو صبر کا یارا بھی دیا
مقتل میں جو بیمار کو آنے لگا غش　　زینبؑ نے امامت کو سہارا بھی دیا

۔۔جلیل مظہری۔۔

قدم دلیر کا ساحل سے ہل نہیں سکتا　　وہ زخم زخم وفا ہے جو سل نہیں سکتا
حسینؑ کے لئے خالق نے کر دیا مخصوص　　کسی کو دوسرا عباسؑ مل نہیں سکتا

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ بشکریہ سلمان رضا آف اعظم گڑھ

ز ر عباس ۔ ۱۹ نومبر ۲۰۰۳ ۔ یاد بہا لخیر

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برج ناتھ پرشاد مخمور لکھنوی کی رباعی

غم عباسؑ کا

مٹ نہیں سکتا کبھی مخمور غم عباسؑ کا
نقش سجدہ بن چکا ہے ہر قدم عباسؑ کا
گر جہاں والوں میں دیکھیں گے عقیدت کی کمی
ہو کے ہم ہندو اٹھائیں گے علم عباسؑ کا

---مخمور------

غیض میں شہ کا علمدار نظر آتا ہے
جو تھا اُس پار وہ اس پار نظر آتا ہے
دیکھ کر حضرت عباسؑ کو کہتے تھے لعیں
ہو بہو حیدرِؑ کرار نظر آتا ہے

---پیامِ اعظمی---

...ثانی زہرا علیہ السلام...

سرمایہ کردار و عمل جل گیا ہوتا
عاشور کو بنتِ اسداللہؑ نے بچایا
اسلام بچا سید سجادؑ کے دم سے
اور سیدِ سجادؑ کو زینبؑ نے بچایا

--پیامِ اعظمی--

عظمت زہرا سلام اللہ علیہا

از مہدی نظمی مرحوم

زہراؑ کا افتخار شہِ بوتراب ہیں
زہراؑ کا امتیاز رسالت مآبؐ ہیں
مہکا ہے جن سے دامنِ تہذیبِ انبیاء
زہراؑ کے لالہ زار میں گیارہ گلاب ہیں
بیٹے ہیں شہرِ حکمت و دانش کے تاجدار
شوہر دیارِ علمِ پیمبرؐ کا باب ہیں
زینبؑ کا عزم قوتِ صبرِ دلِ حسینؑ
زہراؑ کا ایک گھر ہے کئی انقلاب ہیں
خیرہ ہوا ہے دیدۂ تاریخ زندگی
جمتی نہیں نگاہ وہ آفتاب ہیں
فردوس کی حریص نگاہوں کو کیا خبر
ان کے لہو سے سارے چمن پر شباب ہیں
خلاق کی نگاہ نے خلقت سے پیشتر
جو مسکرا کے دیکھے تھے وہ چودہ خواب ہیں
نظمی خوش بیاں تیرے اشعارِ منقبت
بزمِ سخنوراں میں بہت کامیاب ہیں

--مہدی نظمی مرحوم--

بشکریہ سلمان رضا اپنے بچوں کے لئے جمع کیا

طالب دعا۔سید زرعباس۔۔۲۱ نومبر ۲۰۰۳م۔بادیہ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شوکت رضا شوکت

چودہ کی ثنا ارزشِ فردوسِ بریں ہے
حسانؓ کو فرمانِ شہِ عرش نشیں ہے
جو ہم پہ کہے جائیں وہ اشعار کہاں ہیں
لاریب وہ سرگوشیِ جبریلِؑ امیں ہے

حمد

اوّل سے بھی اوّل ہے تو آخر سے بھی آخر
کب سے ہے کہاں تک ہے خبر بھی نہ خبر ہے
رکھتا بھی نہیں کان تو سنتا ہے دعائیں
آنکھیں بھی نہیں اور ہر اک شے پہ نظر ہے

محمود ہے ایسا کہ تری حمد محمدؐ
اعلیٰ ہے تو اتنا کہ علیؑ سے بھی بڑا ہے
یہ حسن ہے تیرا کہ تو حسنینؑ کا رب ہے
فاطر ہے تو پھر فاطمہ زہراؑ کا خدا ہے

اب میرا قلم عرقِ جبیں آبلہ پا ہے
بس بات یہی ہے کہ کوئی بات نہیں ہے
جب ہیں ترے حماد محمدؐ سے محمدؐ
میں حمد کہوں یہ میری اوقات نہیں ہے

جمالِ نقش کو وہ طور کا سایہ نہیں ہوتا
جبینِ عرش پہ مذکور کا سایہ نہیں ہوتا
بھلا کیسے، کہاں سایہ ملے جسمِ محمدؐ کا
محمدؐ نور ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

اسمِ پاک

مایوس و گنہگار زمانے کو بتادو
بخشش کے تصور سے بنا جسمِ محمدؐ
عصیاں کی معافی کا یہ آسان عمل ہے
تم شام و سحر چوما کرو اسمِ محمدؐ

حقیقت

ہمارے نزدیک حمد وہ ہے کہ جس کے پیکر میں ہو محمدؐ
لکھو محمدؐ، پڑھو محمدؐ، کہو محمدؐ، سنو محمدؐ
وہ اس کا ذاکر یہ اُس کا ذاکر یہی ہے بس حمد کی حقیقت
فلک پہ قرآں وہی ہے شوکت زمیں پہ کہتا ہے جو محمدؐ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عقد اور عقیدہ

جو بشر صاحبِ ایماں نہیں ہو سکتا
وہ محمدؐ کا نگہباں نہیں ہو سکتا
قاضیِٔ عقدِ محمدؐ کو جو کافر سمجھے
وہ کسی طور مسلماں نہیں ہو سکتا

فروغِ دین

کون بھولے، بھلا پیغام، خدیجہؑ تیرا
دِل کی دنیا پہ رقم نام، خدیجہؑ تیرا
تیری دولت نے دیا دینِ محمدؐ کو فروغ
اَب بھی مقروض ہے اسلام، خدیجہؑ تیرا

قرض

حشر تک اِنسانیت کا ارتقا مقروض ہے
جس کے سب مقروض ہیں وہ مصطفےٰ مقروض ہے
اَقرِضُوا کے حکم سے یہ بات ثابت ہو گئی
آدمیت کیا! خدیجہؑ کا خدا مقروض ہے

سرمایہ

بشر کو دی ہے رسالتؐ کی آگہی اُس نے
بنا دیا ہے فقیروں کو بھی غنی اُس نے
پلا ہے دینِ محمدؐ کا اُس کے آنگن میں
عرب پتی کو بنایا ارب پتی اُس نے

عبائے رسولؐ

حیا کی کیوں نہ لکھوں انجمن خدیجہؑ کو
سلام کرتے ہیں جب پنجتنؑ خدیجہؑ کو
سمجھ کے محسنۂ دیں رسولؐ اکرم نے
دیا ہے اپنی عبا کا کفن خدیجہؑ کو

کعبہ و نجف

ڈھونڈنے اپنے لئے اور شرف جاتا ہے
اپنی توقیر کے مرکز کی طرف جاتا ہے
لوگ جب حج کے لئے جاتے ہیں کعبے کی طرف
کعبہ اُس روز وضو کرکے نجف جاتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جدارِ کعبہ

فاطمہ بنتِ اسد آئی ہیں کعبے کے قریب
مریمِ عصر کے بی بی پہ گماں ہوتے ہیں
چاپ قدموں کی سُنی اور بنایا رستہ
سچ ہی کہتے ہیں کہ "دیواروں کے کان ہوتے ہیں"

اسمِ علیؑ

وَلی کا رتبہ وَلی سے پوچھو مقام میں کیا وَلی کا لکھوں
شعورِ گلشن ہو گر میسّر تو تذکرہ پھر کلی کا لکھوں
قلم ہو انوار سے تراشا، لعابِ احمدؐ کی روشنائی
ردائے زہراؑ ملے تو اُس پر میں نام مولا علیؑ کا لکھوں

ذکرِ علیؑ

ماحول پارسا کرو، نورِ جلی کے ساتھ
ذہنوں کی پرورش کرو ذکرِ ولی کے ساتھ
حکمِ نبیؐ کے ساتھ ہے شوکت کی شاعری
مجلس سجانی چاہیے ذکرِ علیؑ کے ساتھ

بیانِ قرآن

ہر شخص، ہر اِک بات کو پاتا ہی نہیں تھا
ذہنوں میں کوئی لفظ سماتا ہی نہیں تھا
قرآن سُناتے بھی بھلا کس کو محمدؐ
قرآں، کسی اور کو آتا ہی نہیں تھا

حلِ مشکلات

اِک دن مرے لئے یہ ہوا قتلِ برق تھی
اور جانِ مشکلات کے دریا میں غرق تھی
بے ساختہ لبوں سے جو نکلا علیؑ کا نام
دیکھا تو مشکلوں کی جبیں عرق عرق تھی

فضیلتِ محبت

جس دن کسی کو معرفتِ حق عطا ہوئی
تاریخ ماہ و سال میں ہوتا ہے نیک دن
گذرے جو مرتضیٰؑ کی محبت میں دوستو
بھاری ہے سال بھر کی عبادت پہ ایک دن

jabir.abbas@yahoo.com

تخلیقِ نار

دل میں اگر ابلیس کی مُورت ہی نہ ہوتی
ذہنوں میں کبھی حق کی کدورت ہی نہ ہوتی
کرتے سبھی انسان، اگر پیارِ علیؑ سے
دوزخ کو بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی

معرفت

محمدؐ سے علیؑ کی ذات کا عرفان لیتے تھے
اور اک لمحے میں وہ ساری حقیقت جان لیتے تھے
رسالتؐ کے زمانے میں صحابہؓ کی یہ عادت تھی
مُنافق کو علیؑ کے بُغض سے پہچان لیتے تھے

نجات دہندہ

قرآن پڑھ کے دیکھ لے، ہجرت کی رات کو
ربّ نے رضائیں بیچ دیں اپنے ولی کے ہاتھ
راضی خدا کو کرنا ہے، راضی علیؑ کو کر
کونین کی نجات ہے مولا علیؑ کے ہاتھ

نعمتِ عظمیٰ

علیؑ سمجھتا ہے رحمٰن کے ارادوں کو
علیؑ کا کام نبھانا نبیؐ کے وعدوں کو
علیؑ کا پیار نہیں ہر بشر کی قسمت میں
ملی یہ نعمتِ عظمیٰ حلال زادوں کو

یا علیؑ مدد

منکر کے دِل پہ ضربِ خدا یا علیؑ مدد
مومن کو کبریا کی عطا یا علیؑ مدد
بسم اللہ جس نے جب بھی کہا اور جہاں کہا
دراصل اُس بشر نے کہا یا علیؑ مدد

تکلّم

اِک رات محمدؐ ہوا مہمان جلی کا
خالق سے ہوئی بات یہ کہنا ہے ولی کا
پردے میں خدا تھا کہ نہیں تھا اُسے معلوم
سرورؐ نے بتایا ہے کہ لہجہ تھا علیؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

عبادت

علیؑ ولی سا نہیں ہے کوئی نبیؐ کے سوا
یہی عقیدہ حقیقت میں اِک سعادت ہے
تمہارے پاس عبادت گذار ہوں گے مگر
علیؑ وہ ہے کہ جسے دیکھنا عبادت ہے

مَنصبِ علیؑ

مزدور بھی، سُلطان بھی اور عُقدہ کُشا بھی
مخلوق کا مولا بھی ہے، خالق کی رضا بھی
اِک وقت میں دو قیمتی منصب ہیں علیؑ کے
اللہ کا بندہ بھی، نُصیری کا خدا بھی

خِراجِ عشق

یا علیؑ! تیرا حَسیں نام بھلا لگتا ہے
تیری نسبت سے یہ اِسلام بھلا لگتا ہے
لوگ کہتے ہیں تِرے عشق میں کافر مجھ کو
اور مِرے دل کو یہ اِلزام بھلا لگتا ہے

شرط

نمودِ پھول سے پہلے، کلی ہونا ضروری ہے
زمانے پر حکومت کو، وَلی ہونا ضروری ہے
مُسلمانوں کا ربّ ہو، یا نُصیری کا خدا شوکت
خدا کا ہو گماں جس پر، علیؑ ہونا ضروری ہے

بندگی

جو اپنے ہر عمل کو دین ہونے کی سند کر دے
خُدا میں اتنا کھو جائے کہ پا لینے کی حد کر دے
علیؑ تاریخِ انسانی میں وہ ذیشان بندہ ہے
جو شانِ بندگی لے لے، خدائی مسترد کر دے

باتیں

نگر نگر میں، چمن چمن میں، گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
میرا وظیفہ ہے روز کرنا، گلی گلی میں علیؑ کی باتیں
علیؑ کی مجلس، علیؑ کا جلسہ کیا کرو مسجدوں میں لوگو
سرور آئے گا جب بھی ہوں گی علیؑ کے گھر میں علیؑ کی باتیں

jabir.abbas@yahoo.com

نسلِ امام

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؑ سے ملی ہے
تاریخ نے لکھا ہے جسے اصلِ محمدؐ
ہاں بنتِ خدیجہؑ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکت
قرآن بتاتا ہے جنہیں نسلِ محمدؐ

وسیلہ

اوجِ کمال، حُسنِ کرامات پانچ ہیں
جن سے خدا ملا ہے وہ آیات پانچ ہیں
آدم کی جن کے صدقے میں توبہ ہوئی قبول
قرآن کہہ رہا ہے وہ کلمات پانچ ہیں

ساتھ

محشر تلک نہ ہوں گے جدا، ساتھ ساتھ ہیں
اک دوسرے پہ ہو گئے فدا، ساتھ ساتھ ہیں
قرآن پڑھ کے نیزے پہ شہؑ نے بتا دیا
قرآن و اہلِ بیتؑ سدا، ساتھ ساتھ ہیں

باپ کی زینت

رسولؐ کے جُز کا لخت، زینبؑ
مزاجِ حیدرؑ کا بخت، زینبؑ
حسینیتؑ کی فتح کا پرچم
یزیدیت کی شکست، زینبؑ

بضعۃ منی

کیوں نہ عصمت کے جہاں کی ہو وہ ملکہ شوکت
جس کی تعظیم شہنشاہِؐ عرب کرتے تھے
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کے لئے میرے نبیؐ
وہ تو اک جزوِ رسالتؐ کا ادب کرتے تھے

سفینۂ نجات

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطمِ میدانِ حشر سے
تو اہلِ بیتؑ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلمان شورش کاشمیری کی نظر میں

سوچتا ہوں کہ اسی قوم کے وارث ہم ہیں — جس نے اولادِ پیمبر ﷺ کا تماشا دیکھا
جس نے سادات کے خیموں کی طنابیں توڑیں — جس نے لختِ دلِ حیدرؑ کو تڑپتا دیکھا
بر سرِ عام سکینہؑ کی نقابیں الٹیں — لشکرِ حیدرِ کرارؑ کو لٹتا دیکھا
ام کلثومؑ کے چہرے پہ طمانچے مارے — شام میں زینبؑ و صغراؑ کا تماشہ دیکھا
شہِ کونین کی بیٹی کا جگر چاک کیا — سبطِ پیغمبر ﷺ اسلام کا لاشہ دیکھا
دیدۂ قاسمؑ و عباسؑ کے آنسو لوٹے — قلب پر عابدؑ بیمار کے چرکا دیکھا
توڑ کر اصغرؑ و اکبرؑ کی رگوں پر خنجر — جورِ دوراں کا بہیمانہ تماشہ دیکھا
بھائی لاش سے ہمشیر لپٹ کر روئی — فوج کے سامنے شبیرؑ کو تنہا دیکھا
پھاڑ کر گنبدِ خضرا کے مکیں کا پرچم — عرش سے فرش تلک حشر کا نقشہ دیکھا
قلبِ اسلام میں صدمات کے خنجر بھونکے — کربلا میں کفِ قاتل کا تماشہ دیکھا
ابوسفیان کے پوتے کی غلامی کر لی — خود فروشوں کو دنائت سے پنپتا دیکھا
اے میری قوم ترے حسنِ کمالات کی خیر — تو نے جو کچھ بھی دیکھا یا وہی نقشہ دیکھا

یہ سبھی کیوں ہے یہ کیا ہے مجھے اب سوچنے دے
کوئی تیرا بھی خدا ہے مجھے اب سوچنے دے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذاکروں کی ابتدائی رباعیاں

اے فیض رساں دامن محتاج کو بھر دے
پتھر بھی پگھل جائیں وہ نالوں میں اثر دے
نہ تاج عطا کر نہ زر و لعل و گہر دے
شبیرؑ کے مدح خوانوں میں شامل مجھے کر دے

مقدور ہمیں کب ہے تیری وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لاح و قلم کا
کوثر ہے نبیؐ کا تو کاسہ ہے علیؑ کا
کاسے کے تلے ہاتھ حسینؑ ابن علیؑ کا

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دشمنِ آلِ محمد ﷺ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا ان کے محبوں سے محبت مجھ کو
کہتے ہیں اہل ولا اہل مودت مجھ کو
فرض مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دن آل محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

---اثر ترابی---

قلندری ہے عزیز مجھ کو تونگری سے غرض نہیں ہے
میری فقیری ہے رشک شاہی شہنشاہی سے غرض نہیں ہے
خدا نے مجھ کو دیا ہے سب کچھ علیؑ کے در سے ملا ہے سب کچھ
یہ گھر سلامت یہ در سلامت مجھے کسی سے غرض نہیں ہے

---فاتح واسطی---

اے خدا تجھ کو ہی زیبا ہے بڑائی تیری
بے نیازی تو کسی نے بھی نہ پائی تیری
جاگنے والے کو محروم دو عالم رکھا
سونے والے سے کہا ساری خدائی تیری

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

زہرؑا کے گھر پہ زیست کا سامان چاہئیے
جبریلؑ جیسا خادم و دربان چاہئیے
بچوں کو گر کبھی ہو ضرورت لباس کی
درزی کے بدلے خلد کا رضوان چاہئیے

--- کلیم ---

بشر ہے سارے جہاں سے غافل اگر نبی کی خبر نہیں ہے
نہیں ہے اہل نظر مسلماں اگر علیؑ پر نظر نہیں ہے
ہزار چکر لگائے لیکن جھکے گا بنتِ نبیؐ کے در پر
کلیم یہ عرش کا ہے تارا یہ اس زمیں کا بشر نہیں ہے

--- کلیم ---

کہاں کے خادم ملائکہ ہیں جو بنتِ احمدؐ کا گھر نہیں ہے
کہاں فرشتوں نے بھیک مانگی جو فاطمہؑ کا وہ در نہیں ہے
ہر اک غاصب سے روزِ محشر پوچھیں گے یہ پیمبرؐ
بتاؤ کیا یہ ہماری دختر ہماری لختِ جگر نہیں ہے

--- کلیم ---

سینکڑوں معبود ہیں لیکن خدا کوئی نہیں
انبیاء لاکھوں ہیں شاہِ انبیاء کوئی نہیں
مردِ میداں ہیں کروڑوں لافتیٰ کوئی نہیں
ماسوا زہرؑا کے بنت مصطفےٰؐ کوئی نہیں
اور اگر ہے بھی تو مثلِ فاطمہؑ کوئی نہیں
مدح کرتا ہے خدا تعظیم کرتے ہیں رسولؐ
اس سے بڑھ کر دو جہاں میں مرتبہ کوئی نہیں

--- کلیم ---

جو دل میں حبِ علیؑ بے حساب رکھتے ہیں
وہ ہر سوال کا زندہ جواب رکھتے ہیں
جناب شیخ کو نام علیؑ سے نفرت ہے
نہ جانے کیا دلِ خانہ خراب رکھتے ہیں
جنابِ شیخ کو سردار تو نہ آئے نظر
مگر نگاہ میں جنت کا باب رکھتے ہیں
علیؑ کے باپ کے ایمان پر نہ بحث کرو
کہ ہم ہر اک کے حسب کا حساب رکھتے ہیں

--- کلیم ---

کیسے نہ کوئی لے گا شہِ لا فتیٰ کا نام
یہ نام ہے کتاب خدا میں خدا کا نام
لولا علیؑ کے کہنے سے یہ راز کھل گیا
مشکل میں سب ہی لیتے ہیں مشکلکشا کا نام

--- کلیم ---

ہم سے مت پوچھئے حیدرؑ کی جلالت کیا ہے
آپ بتلایئے کعبے میں ولادت کیا ہے
ہم سے مت کہیئے نبیؐ سے سرِ میداں کہیئے
یا علیؑ کہنے کی سرکارؐ ضرورت کیا ہے
ہم سے کہتے ہیں کہ ہم آل سے الفت نہ کریں
یہ تو فرمایئے پھر اجرِ رسالت کیا ہے
آج تک کرتے ہیں سب مولدِ حیدرؑ کا طواف
دیکھ لی ہم نے مسلماں کی حقیقت کیا ہے
کم نگاہو! ابو طالبؑ جو نہیں ہیں مومن
اُن کے فرزند کی کعبے میں ولادت کیا ہے

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدہ زہرا عباس۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ م

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات از علامہ ذیشان جوادی مرحوم

یوں دل کو ہے ولائے شہِ لافتیٰ پسند
جیسے مریضِ غم کو ہو خاکِ شفا پسند
خاکِ نجف اڑا کے جو لے آئے صبحِ شام
ہم بوترابیوں کو ہے بس وہ ہوا پسند

لے گیا جب شوقِ دیدارِ خدا چاروں طرف
ہم نے دیکھا جلوہء مشکل کشا چاروں طرف
چھوڑ کر مولودِ کعبہ کو جو کرتا ہے طواف
کون جانے ڈھونڈتا ہے شیخ کیا چاروں طرف

ہر ایک گھر میں ہے مظلوم کی عزا اب تک
یزید مٹ گیا زندہ ہے کربلا اب تک
قدم قدم پہ ہے سبیلِ حسینؑ قائم
مگر یزید کو پانی نہ مل سکا اب تک

امام عصرؑ

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا
جب بھی وعدہ جانِ زہراؑ کا وفا ہو جائیگا
طور کے بدلے چلے ہیں جانبِ کعبہ کلیم
دل یہ کہتا ہے کہ دیدارِ خدا ہو جائیگا

بتا دو ان دشمنانِ حق کو جنہیں کوئی بھی خبر نہیں ہے
جہاں میں کیسا ہے یہ اجالا جو عسکریؑ کا قمر نہیں ہے
زمانہ ہوتا ہے دیں کا پیرو، امام راس و رئیسِ مذہب
نہیں ہے جس میں امام کوئی وہ جسم ہے جسمیں سر نہیں ہے

عباسؑ اور زینبؑ

منفرد عباسؑ اور زینبؑ کا یہ کردار ہے
ایک ہی گفتار ہے اور ایک ہی کردار ہے
اک نے جیتی ہے بلا تلوار جنگِ کربلا
اک کا خطبہ شام میں خود مستقل تلوار ہے

ہر سمت اگر اک مجمع ہے عباسؑ ترے دیوانوں کا
دراصل ہے یہ بھی اک اثر دنیا پہ ترے احسانوں کا
دنیا کے تلاطم میں جب بھی آیا ہے زباں پر تیرا نام
چکرایا ہے سر گردابوں کا جی چھوٹ گیا طوفانوں کا

جسے عروجِ ملائک کی انتہا کہیئے
اسے کمالِ پیمبرؐ کی ابتدا کہیئے
جب اس کے پیچھے ہیں صف بستہ انبیائے کرام
اسے نبی نہیں سردارِ انبیاء کہیئے

خدایا دین پہ کیسی گھڑی یہ آئی ہے
نبیؐ کے گھر پہ مسلمانوں کی چڑھائی ہے
کسی کے منہ سے نہ نکلا بوقتِ قتلِ حسینؑ
تمام عمر کی زہراؑ کی یہ کمائی ہے

اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے جمع کیا۔ سیدہ زر عباس۔ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۲ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معصومینؑ

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی اب حیدرؑ کی
دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پرنور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

چپ تھے سرکارِ رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے دردِ دل درد آشنا کوئی نہ تھا
اے ابو طالبؑ کے بیٹے زندہ و پائندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہِ مصطفیٰؐ کوئی نہ تھا
کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا
اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

بشکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ کلب مورخہ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۰

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدہء تر میں
تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہل بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن چن کے بھر دیں
خدا نے ۵ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دستِ قلندرانہ
ہم ان کے در کے گدا ہیں جنکو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمد مصطفیٰؐ کی سیرت علیؑ کا اندازِ عارفانہ
بتولؑ کا صدق، خلق و عصمت، حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہادِ شبیرؑ، عزمِ زینبؑ، وفائے عباسؑ، صبرِ عابدؑ
علومِ باقرؑ، شعورِ جعفرؑ، عروج ہے کاظمانہ
رضاؑ کی صولت، تقیؑ کی حکمت، نقیؑ کا عرفاں، حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

طالب دعا سید نوذر عباس ۳۰ دسمبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معصومینؑ کی نزر

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی اب حیدرؑ کی
دل ظلمت زدہ کو نور سے پرنور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدۂ تر میں
تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہل بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن کے بھر دیں
خدا نے ۵ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دستِ قلندرانہ
ہم ان کے در کے گدا ہیں جنکو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمد مصطفےٰؐ کی سیرت علیؑ کا اندازِ عارفانہ
بتولؑ کا صدق، خلق و عصمت، حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہادِ شبیرؑ، عزمِ زینبؑ، وفائے عباسؑ، صبر عابدؑ
علومِ باقرؑ، شعورِ جعفرؑ، عروج ہے کاظمانہ
رضاؑ کی صولت، تقیؑ کی حکمت، نقیؑ کا عرفاں، حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

طالبِ زر کو زر و لعل و گہر دیتے ہیں
جیب و دامن گلِ اُمید سے بھر دیتے ہیں
آلِ اطہرؑ کا تو اے نوری یہی ہے دستور
اُدھر اللہ سے لیتے ہیں اِدھر دیتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ مباہلہ

☆ظہورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

حسنؑ حسینؑ علیؑ و بتولؑ آئے ہیں
ریاضِ ختمِ رسالت کے پھول آئے ہیں
دلوں پہ خوف نصاریٰ کے ہو گیا طاری
جو دیکھا آل کو لے کر رسولؐ آئے ہیں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

گئے جب آل کو لے کر رسولؐ میداں میں
کیا نصاریٰ نے جزیہ قبول میداں میں
ادب سے جھک گئے مریمؑ کے ماننے والے
مباہلے کو جب آئیں بتولؑ میداں میں

۔۔ظہور جارچوی۔۔

وہ جان لے جو طلبگار ہے صداقت کا
ہمارے سامنے شہکار ہے صداقت کا
جو چاہے اپنی صداقت کو جانچ لے اس پر
مباہلہ نہیں معیار ہے صداقت کا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

مقابلے میں تو دیکھا ہے اہل عالم نے
مجادلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم
کہاں تھے آپ چنے جب رسولؐ نے سچے
مباہلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم

۔۔ظہور جارچوی۔۔

راہرو منزلِ مقصود نہیں ہو سکتا
کوئی عابد کوئی معبود نہیں ہو سکتا
حق جتایا تھا تو ابلیس نے پایا تھا خواب
پیشوا دین کا مردود نہیں ہو سکتا

۔۔ظہور جارچوی۔۔

جمع کردہ سید نذر عباس ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿قطعات عیدِ مباہلہ﴾

☆ظہورؔ جارچوی صاحب کا کلام☆

نظر آتے جو ممتازِ خلائق اور بھی ہوتے
نبیؐ لاتے اگر قرآنِ ناطق اور بھی ہوتے
مدینے میں بہت تھے نام کے صدیق وصدیقہ
اسی میدان میں ہوتے جو صادق اور بھی ہوتے

--ظہور جارچوی--

ردہوئے سارے تردد قلب حق آگاہ کے
مل گئے دو رہبر کامل خدا کی راہ کے
دی شہادت آیہء ابنا ئنا نے اے ظہورؔ
شبرؑ وشبیرؑ بیٹے ہیں رسول اللہ کے

--ظہور جارچوی--

محمد مصطفیٰؐ کے گھر کے بچے ایسے ہوتے ہیں
نصاریٰ گر پڑے قدموں پہ سچے ایسے ہوتے ہیں
ظہورؔ اکثر منافق شبرؑ و شبیرؑ کی عظمت
کبھی سنتے نہیں کانوں کے کچے ایسے ہوتے ہیں

--ظہور جارچوی--

محمدؐ آل کو جب لائے میدانِ صداقت میں
نصاریٰ دیکھ کر گھبرائے میدانِ صداقت میں
مسلمانوں میں تھے یوں تو بہت صدیق وصدیقہ
مگر کل پانچ تن ہی آئے میدانِ صداقت میں

--ظہور جارچوی--

مان لینا شرط ہے پہچان بھی کافی نہیں
بے اطاعت مومنو ایمان بھی کافی نہیں
آلؑ کو بھیجا خدا نے اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ
جب یہ ثابت ہو گیا قرآن بھی کافی نہیں

--ظہور جارچوی--

جان محفل میں اگر پہچان میں آجایئے
نام پیدا کیجیے قرآن میں آجایئے
چھوڑئے قرآن وہ منزل دور ہے دشوار ہے
کوئی بھی میدان ہو میدانِ ہمٰں آجایئے

--ظہور جارچوی--

دلوں پہ صدق کی معصوم چوٹ دے کے گئے
ذرا سی بات میں یاری کے سارے ٹھیکے گئے
مباہلے میں یہ کیا کر گئے رسول اللہؐ
انہیں تو لے گئے حضرت انہیں نہ لے کے گئے

--ظہور جارچوی--

جمع کردہ سید نزر عباس ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات عیدِ مباہلہ

☆ظہور جارچوی صاحب کا کلام☆

قدم راہِ حق میں جماؤ تو جانیں
ڈٹے ہیں نصاریٰ ہٹاؤ تو جانیں

ہے عیسائیت حملہ آور دین حق پر
بہادر رہو تو فتح پاؤ تو جانیں

تمہارے بہت کام اسلام آیا
تم اسلام کے کام آؤ تو جانیں

بچائی ہیں جانیں تو ہر معرکے میں
کبھی دینِ حق بھی بچاؤ تو جانیں

سنا ہے خدا و نبیؐ کے ہو پیارے
دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ تو جانیں

بہت ہاتھ پاؤں چلاتے رہے ہو
زباں راہِ حق میں چلاؤ تو جانیں

ہے میدان میں امتحان صداقت
خدا سے سند آج پاؤ تو جانیں

سند یافتہ صادقوں کو دبایا
جوان کاذبوں کو دباؤ تو جانیں

ہیں اسلام کی سمت سے پانچ صادق
نصاریٰ کو بڑھ کر گھٹاؤ تو جانیں

نہ مانیں گے ہم پھر کبھی تم کو سچا
یہی وقت ہے آج آؤ تو جانیں

نصاریٰ پہ اسلام نے فتح پائی
ظہورؔ آج خوشیاں مناؤ تو جانیں

--ظہور جارچوی--

نبیؐ کس شان سے میدان میں اللہ اکبر ہیں
علیؑ ہیں فاطمہ ہیں ساتھ میں شبیرؑ و شبرؑ ہیں
نصاریٰ کہہ رہے ہیں دیکھ کر ایک اک کو آپس میں
یہ کیسا کارواں ہے جسمیں سب رہبر ہی رہبر ہیں

(اپنے بچوں کے پڑھنے کے لئے جمع کی--
طالب دعا-سید نزر عباس--۲۵ مئی ۲۰۰۲م)

جمع کردہ سید نزر عباس ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتحِ بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اوجِ کمال حسن کرامات پانچ ہیں جن سے خدا ملا ہے وہ آیات پانچ ہیں
آدم کی جن کے صدقے میں توبہ ہوئی قبول قرآن کہہ رہا ہے وہ کلمات پانچ ہیں
ــ شوکت رضا شوکت ــ

سنو ان کی رگوں میں ذی تقدس خون ہوتا ہے
وہ جب بھی جو بھی کہہ دیں دین کا قانون ہوتا ہے
یہ اہلِ بیتِ محمدؐ کو ملا ہے مرتبہ شوکت
کرم بندوں پہ کرتے ہیں خدا ممنون ہوتا ہے
(سورۃ الدہر) ــ شوکت

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطمِ میدانِ حشر سے
تو اہلِ بیتِ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

ــ شوکت ــ

محشر تلک نہ ہوں گے جدا ساتھ ساتھ ہیں
اک دوسرے پہ ہوں گے فدا ساتھ ساتھ ہیں
قرآن پڑھ کے نیزے پہ شہؑ نے بتا دیا
قرآن و اہلِ بیتؑ سدا ساتھ ساتھ ہیں
ــ شوکت ــ

کچھ لوگ سمجھتے ہیں ستم کر کے جئیں گے کچھ سوچ رہے ہیں کہ یہ اب ڈر کے جئیں گے
ہم اکبرؑ و عباسؑ کے حبدار ہیں شوکت اپنا یہ عقیدہ ہے کہ ہم مر کے جئیں گے
ــ شوکت ــ

ہم عزادار شہادت کے تمنائی ہیں ہم نے مولا کی زیارت کا مزہ لینا ہے
یہ وسیلہ ہے ملاقاتِ علیؑ کا شوکت ورنہ اس موت نے دیوانوں سے کیا لینا ہے
ــ شوکت ــ

کہتے ہیں اک لگے گی عدالت جزا کے دن جو بے ولا ہیں خوف کے مارے علیل ہیں
شوکت ہمیں عدالتِ یزداں کی فکر کیا اہلِ عزا کے واسطے چودہ وکیل ہیں
ــ شوکت ــ

خالق نے کچھ اس طرح سے اتارے ہیں محمدؐ ہر دور میں ہر شخص کو پیارے ہیں محمدؐ
اکثر درِ زہراؑ پہ یہ جبریلؑ نے سوچا پیغام کے دوں کہ یہ سارے ہیں محمدؐ
ــ محسن نقوی ــ

اس باغ پہ توحید کا پہرہ نہ ہو کیونکر جس باغ کی پہچان ہی زہراؑ سی کلی ہے
اس شخص کے رتبے کی بلندی پہ نہ جاؤ جس شخص کے ادنیٰ سے غلاموں میں علیؑ ہے
ــ محسن نقوی ــ

علیؑ والے ہیں شہرِ علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتحِ خیبر بھی رکھتے ہیں
محمدؐ و علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ ۔ فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر پاور بھی رکھتے ہیں
ــ حسنین کاظمی نے بیدائی جدہ سے روانہ کیا ــ

طالبِ دعا ـــ سید زر عباس ـــ ۱۳ اگست ۲۰۰۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

خالق نے محمدؐ کو رسالت بخشی
اور حیدرِؑ صفدر کو امامت بخشی
زہراؑ کو دو عالم کی نساء پر ترجیح
حسنینؑ کو سرداریٔ جنت بخشی

--علامہ فرقاؔنی امروہوی--

جن کو نیند آتی ہے دہکے ہوئے انگاروں پر
گردنیں بڑھ کے وہ رکھ دیتے ہیں تلواروں پر

جیسے بیمارِ الم گزرے ہوں ان راہوں سے
چھائی ہے غم کی گھٹا شام کے بازاروں پر

رنگ اور نسل کی تفریق کے ٹھپے ہیں لگے
شہروں کی راہوں پہ، تعمیروں پہ، معماروں پہ

نہ مروت نہ اخوت نہ مشقت نہ لگن
غلبہ پھر کیوں نہ ہو امراض کا بیماروں پر

نہ رعونت، نہ خشونت، نہ تصنع، نہ حسد
ناز کرتا ہے خدا ایسے ہی دیں داروں پر

کوئی اسلام فروشوں کو ذرا سمجھا دے
اپنا ایماں نہیں بیعت کے طلبگاروں پر

انجمن سازی اور اسلام پسندی کے سوا
اور بھی فرض ہیں شہ کے عزاداروں پر

نقش کر لیجئے ذاؔبر یہ تجدید حیات
اسوۂ ابن علیؑ ذہن کی دیواروں پر

--ذاؔبر فتح پوری--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ والے ہیں شہرِ علم کا ہم در بھی رکھتے ہیں
ہو خیبر سامنے تو فاتحِ خیبر بھی رکھتے ہیں

محمدؐ و علیؑ شبیرؑ اور شبرؑ ۔ فاطمہ زہراؑ
ارے ہم پنجتن جیسے سپر یاور بھی رکھتے ہیں

چپ تھے سرکارِ رسالتؐ ہمنوا کوئی نہ تھا
کس سے کہتے دردِ دل دردآشنا کوئی نہ تھا

اے ابوطالبؑ کے بیٹے زندہ و پائندہ باد
تو نہ ہوتا تو گواہِ مصطفےؐ کوئی نہ تھا

کیوں چلے آتے ہیں سائل ایک فاقہ کش کے گھر
کیا مدینے بھر میں دروازہ کھلا کوئی نہ تھا

اے روایت کے اسیرو لو ذرا اس کی خبر
سب غنی تھے نام کے حاجت روا کوئی نہ تھا

بشکریہ سید حسنین جعفری بذریعہ انٹرنیٹ کل مورخہ ۱۰ اکتوبر ۲۰۰۰

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آڈیو کیسٹ سے مختصر سلام اور نوحے

یا علیؑ مدد

حیدرؑ نے ڈالیں جب درِ خیبر میں انگلیاں
تو چاروں طرف سے شور اٹھا یا علیؑ مدد

تاریخِ خیبری میں ہے اب تک لکھا ہوا
ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد

آزاد اس وجہ سے فلسطیں نہ ہو سکا
چالیس سال میں میں نہ کہا یا علیؑ مدد

چالیس دن کا تجربہ خیبر میں دیکھ کر
اب تک نہ آیا لب پہ دوبارا یا علیؑ مدد

پرچم خدا کا ہاتھ میں اور دم بدم شکست
تو نے نہ کہا شیرِ خدا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

میں کیوں نہ کہوں دل سے صدا یا علیؑ مدد
خیبر میں جب نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد
زنجیریں مشکلات کی سب کٹ کے گر گئیں
جیسے ہی میرے دل نے کہا یا علیؑ مدد
بدعت نہیں ہے سنتِ پیغمبری ہے یہ
ہے کامیابیوں کا صلہ یا علیؑ مدد
بے مرضیٔ خدا سے کبھی بولتا نہیں
واللہ رکنِ دیں ہے صدا یا علیؑ مدد

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

اے شجاعت کے وحیدا ے عزم کے پروردگار
دونوں عالم کی عبادت کے تیری ضربت نثار

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

آسماں میں گونجتی ہے اب بھی قدسی کی پکار
غیرتِ انساں نتیجہ ہے تیری للکار کا
غیرتِ اسلام صدقہ ہے تیری تلوار کا

لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

ﷺ ﷺ ﷺ

امام رضا کی برکت

کیا امام رضاؑ کی برکت ہے — ملکِ ایران ایک جنت ہے
موجزن دل میں گر ہو حبِ علیؑ — زندگی پھر ہزار نعمت ہے
ایک جو نعرۂ رسالت ہے — بارہ تکبیروں کی بدولت ہے
ایک معصوم اور ایک معصومہ — اس زمیں پر یہ کتنی نعمت ہے
دیکھ آیا ہوں آپ کا روضہ — پھر زیارت کی دل میں حسرت ہے

ارضِ مشہد ہو یا ہو ارضِ نجف
یہ بھی جنت ہے وہ بھی جنت ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

نفسِ ہمہ مولا شدم — حیدری ام قلندرم — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
قلب و نظر کشیدہ ام — خونِ جگر چشیدہ ام — پردۂ جاں دریدہ ام — رخِ یار دیدہ ام

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

زینتِ شاہ پیامِ او — دردِ دلِ ما خیامِ او — شیرِ خدا امامِ او
عرشِ علیٰ مقامِ او — مولودِ پاکِ حرم

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

طاہر و پاک کا ہجوم — تا بہ فلک جس کی ہے دھوم — جس پہ فدا ہیں سب نجوم
بابِ معنی مدینۃ العلوم

دم بدم دم علیؑ علیؑ دم بدم دم علیؑ علیؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یہ تم کو حق ہے شوق سے تم لو کسی کا نام
نامِ نبی ﷺ کے بعد میں لوں گا علیؑ کا نام

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

(آڈیو کیسٹ اور انٹرنیٹ سے اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ------ سید ندرعباس)

kfpu ۳۰ جنوری ۲۰۰۴

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجتن پاک علیہم السلام

محمد ﷺ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے
جو آغوشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہارِ نبوت
شمیمِ گلِ باغِ جنت علیؑ ہے

ﷺ ﷺ ﷺ

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں
حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی ابن حیدرؑ کی
دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پُر نور کرتی ہے
عقیدت پانچ کی بارہ کی چودہ کی بہتر کی

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

طالب زر کو زر و لعل و گہر دیتے ہیں
جیب و دامن گلِ امید سے بھر دیتے ہیں
آلِ اطہرؑ کا تو اے نور یہی ہے دستور
ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by Rana Jabir Abbas

بشکریہ
بحوالہ ہفت روزہ شیعہ
مرتبہ: پروفیسر مسعود رضا خاکی
لاہور

رُباعیات

الراقم
سید اصغر علی نقوی
نین وال

زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو
حدود مکہ میں اک اژدھام دیکھو گے
اور حج کے بعد مدینے بھی جاؤ گے تم لوگ
نبیؐ کا روضۂ عالی مقام دیکھو گے

نگاہ پڑتے ہی اس سبز گنبد پر
تمہارے لب پہ درود و سلام آئے گا
وفور عشق میں روضہ کو چومنے کے لئے
تڑپ اٹھو گے اک ایسا مقام آئے گا

قدم قدم پہ کھڑے ہوں گے پاسبانِ حرم
سنبھل کے رہنا کہیں تم کو جوش آ جائے
نبیؐ کے روضہ کی جالی جو چوم لی تم نے
پڑیں گے دُرّے کچھ اتنے کہ ہوش آ جائے

یہی حکومت آلِ سعود کا ہے چلن
جو اپنے آپ کو کہتی ہے خادمِ اسلام
عجب تو یہ ہے کہ رقص و سرور ہے جائز
مگر رسولؐ کے روضہ کو چومنا ہے حرام

وہ پادشاہ بھی گذرا ہے اس حکومت میں
جو تھا مزار بزرگانِ دین سے بیزار
یہ پوچھ لینا کہ ہے جنت البقیع کہاں
وہاں ملیں گے تمہیں اس کے ظلم کے آثار

وہ ایک شہرِ خموشاں جہاں کے خوابیدہ
رسولؐ پاک کے ہی خاندان کے افراد
یہ پوچھ لینا کہ وہ کون سی حکومت تھی
مقابر کے مقابر جو کر گئی برباد

خود اپنی آنکھ سے تم دیکھنا مسلمانو
میں کیا بتاؤں کیا ظلم اُن پہ ڈھائے گئے
جہاں رسولؐ کی بیٹی کی قبرِ اطہر تھی
یہ کس زبان سے کہوں ہل وہاں چلائے گئے

نہ جانے کتنے بزرگانِ دین بقیع میں تھے!
مگر اب اُن کا نشان مزار بھی نہ رہا
چراغ کون جلائے گا ان کی قبروں پر
وہاں تو اب شجرِ سایہ دار بھی نہ رہا

جہاں کہ والدۂ فاطمہ کی تربت تھی
اسی مقام سے پختہ سڑک نکالی ہے
خدا ہی جانے یہ کیسی ہے طرزِ اسلامی
جو اس زمانے میں اہلِ عرب نے ڈھالی ہے

زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو
تلاشِ حق میں ذرا اور جستجو کرنا!
اور حج و زیارت سے جب فراغت ہو
مجاورانِ حرم سے بھی گفتگو کرنا!

خدا کے گھر کے محافظ جو بن کے بیٹھے ہیں
یہ ان سے پوچھنا کا ہے کو اب کیوں چھوڑا
اگر مزار گرانا ہی حکمِ قرآن ہے!
تو پھر مزارِ رسالت مآبؐ کیوں چھوڑا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بشکریہ
بحوالہ ہفت روزہ شیعہ
مرتبہ: پروفیسر مسعود رضا خاکی
لاہور

رُباعیات

الراقم
سید اصغر علی نقوی
نین وال

زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو — حدودِ مکہ میں اژدھام دیکھو گے
اور حج کے بعد مدینے بھی جاؤ گے تم لوگ — نبیؐ کا روضۂ عالی مقام دیکھو گے

نگاہ پڑتے ہی اس سبز گنبد پر — تمہارے لب پہ درود و سلام آئے گا
وفورِ عشق میں روضہ کو چومنے کے لئے — تڑپ اٹھو گے اک ایسا مقام آئے گا

قدم قدم پہ کھڑے ہوں گے پاسبانِ حرم — سنبھل کے رہنا کہیں تم کو جوش آ جائے
نبیؐ کے روضہ کی جالی جو چوم لی تم نے — پڑیں گے دُرے کچھ اتنے کہ ہوش آجائے

یہی حکومت آلِ سعود کا ہے چلن — جو اپنے آپ کو کہتی ہے خادمِ اسلام
عجب تو یہ ہے کہ رقص و سرور ہے جائز — مگر رسولؐ کے روضہ کو چومنا ہے حرام

وہ پادشاہ بھی گذرا ہے اس حکومت میں — جو تھا مزار بزرگانِ دین سے بیزار
یہ پوچھ لینا کہ ہے جنت البقیع کہاں — وہاں ملیں گے تمہیں اس کے ظلم کے آثار

وہ ایک شہرِ خموشاں جہاں کے خوابیدہ — رسولؐ پاک کے ہی خاندان کے افراد
یہ پوچھ لینا کہ وہ کون سی حکومت تھی — مٹا کے سب کے مقابر جو گئی دلشاد

خود اپنی آنکھ سے تم دیکھنا مسلمانو — میں کیا بتاؤں کیا ظلم اُن پہ ڈھائے گئے
جہاں رسولؐ کی بیٹی کی قبرِ اطہر تھی — یہ کس زبان سے کہوں ہل وہاں چلائے گئے

نہ جانے کتنے بزرگانِ دین بقیع میں تھے ! — مگر اب اُن کا نشانِ مزار بھی نہ رہا
چراغ کون جلائے گا ان کی قبروں پر — وہاں تو اب شجرِ سایہ دار بھی نہ رہا

جہاں کہ والدۂ فاطمہ کی تربت تھی — اسی مقام سے پختہ سڑک نکالی ہے
خدا ہی جانے یہ کیسی ہے طرزِ اسلامی — جو اس زمانے میں اہلِ عرب نے ڈھالی ہے

زمانہ حج کا قریب آگیا مسلمانو — تلاشِ حق میں ذرا اور جستجو کرنا !
اور حج و زیارت سے جب فراغت ہو — مجاورانِ حرم سے بھی گفتگو کرنا !

خدا کے گھر کے محافظ جو بن کے بیٹھے ہیں — یہ ان سے پوچھنا کہ ثواب کیوں چھوڑا
اگر مزار گرانا ہی حکم قرآن ہے ! — تو پھر مزارِ رسالت مآبؐ کیوں چھوڑا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

رباعیاں جو نسیم بھائی نے عنایت کی

سرکار صاحب العصرؑ

صدف میں حق کے نہاں ہے گہر امامت کا — ہے کس میں دم کہ لگائے سراغ حجت کا
یہ جلوہ ساماں ہے فانوسِ کبریاء میں نسیم — کسے مجال بجھائے چراغ غیبت کا

ﷺﷺﷺﷺ

حضرت علی اکبرؑ اور حضرت عباس علمدارؑ

میں نے سوچا کہ جوانی کا مرقع کھینچوں — میرے وجدان میں بس چہرۂ اکبرؑ آیا
میں نے تصویر شجاعت جو بنانا چاہی — میری تخئیل میں عباسؑ کا پیکر آیا

ﷺﷺﷺﷺ

جناب قاسم ابن حسنؑ

فنا کا جام تھا قاسمؑ کو اس قدر شیریں — نہ دو کا راستہ دستِ حنا کی خوشبو نے
نثار شہ پہ کئے اپنے جسم کے ٹکڑے — گلے کچھ ایسے لگایا قضا کی خوشبو نے

فروہ کا جگر گوشہ وہ ہم شکل حسنؑ — جو موت سے بے خوف تھا لڑنے میں مگن
کرتے رہے شہ لاشۂ قاسمؑ کو جمع — اعداء نے کیا ٹکڑے بہت جس کا بدن

ﷺﷺﷺﷺ

امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام

خدائے امن و اماں نا خدائے امت ہے — یہی تو لختِ دلِ خاتمِ نبوت ہے
خدا کے بعد محمدؐ اور ان کے بعد علیؑ — علی کے بعد حسنؑ اوجِ پر امامت ہے

سمٹ کے خلق محمد ﷺ کا آ گیا ان میں — حسنؑ کے روپ میں خالق کی یہ عنایت ہے
جو صلح و آشتی انسانیت کا زیور ہے — حقیقتاً یہ امام حسنؑ کی سیرت ہے

تصور جس کا ہر دم روز و شب شام و سحر آیا — نگاہیں ڈھونڈتی ہیں جس کو وہ نورِ نظر آیا
نبوت اور امامت منتظر تھیں دید کی جس کے — ریاضِ فاطمہؑ میں آج وہ پہلا ثمر آیا

ﷺﷺﷺﷺ

امام حسینؑ

سورج کی تپش گرمیِ ریگِ صحرا — وہ تین شب و روز کا بھوکا پیاسا
جنگ ایسے کی شبیرؑ نے روزِ عاشور — اعداء میں تھا محشر کی طرح خوف سزا

ﷺﷺﷺﷺ

حضرت عباسؑ غازی

jabir.abbas@yahoo.com